

# فہرست جلد ثانی معجزات نبی الوری اُردو ترجمہ خصائص کبریٰ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۵	صلعم کے پاس آئے تھے واقع ہوئی ہیں۔ باب اوں آیتوں کے بیان میں کہ بنی عامر کے سفیرون کے آنے کے وقت واقع ہوئی ہیں۔	۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوں معجزوں کا ذکر جو بادشاہوں کو غلط سمجھتے وقت واقع ہوئے ہیں
۴۸	باب اوں آیت کے بیان میں کہ عمروان اعاص کے اسلام لانے کے وقت واقع ہوئی ہے۔	۳	باب اوں آیتوں کے بیان میں کہ جب وقت رسول اللہ صلعم نے قیصر کو خط بھیجا تھا واقع ہوئے ہیں۔
۵۱	باب اوں آیتوں کے بیان میں جو دوس کے سفیرون آنے کے وقت واقع ہوئی ہیں۔	۲۳	باب اوں آیتوں کے بیان میں ہے کہ جب وقت رسول اللہ صلعم نے کسریٰ کو بھیجا تھا واقع ہوئے ہیں
۵۳	باب اوں آیت کے بیان میں جو بنی سلیم کے سفیر آنے کے وقت واقع ہوئی ہے۔	۲۹	باب اوں آیت کے بیان میں کہ رسول اللہ صلعم حارث عسائی کو نامہ لکھا تھا ظہور میں آئی۔
۵۴	باب اوں آیت کے بیان میں جو زیاد الہلالی کے آنے میں واقع ہوئی ہے۔	۳۱	باب اوں آیت کے بیان میں کہ رسول اللہ صلعم مقوقس کو نامہ لکھا تھا ظہور میں آئی۔
۵۵	باب اوں آیت کے بیان میں جو ابوسبرہ کے آنے میں واقع ہوئی ہے۔	۳۵	باب اوں آیت کے بیان میں کہ رسول اللہ صلعم نے حمیر کو نامہ لکھا تھا ظہور میں آئی۔
۵۶	باب اوں آیتوں کے بیان میں جو جریرہ انہیم واقع ہوئی ہیں آنے میں واقع ہوئی ہیں۔	۳۶	باب اوں آیت کے بیان میں کہ رسول اللہ صلعم نے جلندری کو نامہ لکھا تھا واقع ہوئی۔
۵۷	باب اوں آیتوں کے بیان میں جو بنی طی کے سفیرون آنے میں واقع ہوئی ہیں۔	۳۷	باب اوں آیت کے بیان میں کہ رسول اللہ صلعم نے بنی حارثہ کو نامہ لکھا واقع ہوئی ہے۔
۵۸	باب اوں آیت کے بیان میں جو طارق بن عبد اللہ کے آنے میں واقع ہوئی ہے۔	۳۸	اوں معجزوں کا ذکر جو قاصدون کے آنے کے وقت واقع ہوئے تھے۔
۵۹	باب اوں آیتوں کے بیان میں جو حضرت موت کے سفیرون کے آنے میں واقع ہوئی ہیں۔	۴۱	باب اوں آیت کے بیان میں جو بنی ثقیف کے قاصد آنے کے وقت واقع ہوئی ہے۔
۶۰	باب اوں آیتوں کے بیان میں جو حضرت یحییٰ بن زکریا کے آنے میں واقع ہوئی ہیں۔	۴۲	باب اوں آیتوں کے بیان میں ہے کہ عبدالغنیس کے سفیر جس وقت رسول اللہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۷۳	باب اوس آیت کے بیان میں جو نبی البکا کے آنے میں واقع ہوئی ہے۔	۶۳	سفیرون کے آنے میں واقع ہوئی ہیں باب اون آیتوں کے بیان میں جو نبی سمیم کے سفیرون کے آنے میں واقع ہوئی ہیں۔
۷۵	باب اوس آیت کے بیان میں جو نجیب کے آنے میں واقع ہوئی ہے۔	۷۴	باب اون آیتوں کے بیان میں جو نبی غیبیان کے سفیرون کے آنے میں واقع ہوئی ہیں۔
۷۶	باب اوس آیت کے بیان میں جو محارب کے سفیرون کے آنے میں واقع ہوئی ہے۔	۷۵	باب اوس آیت کے بیان میں جو نبی عذرہ کے سفیرون کے آنے میں واقع ہوئی ہے۔
۸۱	باب اوس آیت کے بیان میں جو خیر بن فاکک کے آنے میں واقع ہوئی ہے۔	۷۶	باب اون آیتوں کے بیان میں جو نبی نجران کے سفیرون کے آنے میں واقع ہوئی ہیں۔
۸۳	باب اوس آیت کے بیان میں جو خنافر بن التوم الحیری کو اسلام لانے میں واقع ہوئی ہے۔	۷۷	باب اوس آیت کے بیان میں جو معاویہ بن حیدہ کے آنے میں واقع ہوئی ہے۔
۸۵	باب اوس آیت کے بیان میں جو جواہر بن عبد بن کائناتین واقع ہوئی ہے۔	۷۸	باب اوس آیت کے بیان میں جو فرارہ کے سفیرون کے آنے میں واقع ہوئی ہے۔
۸۷	باب اوس آیت کے بیان میں جو رافع بن عمر کے اسلام لانے میں واقع ہوئی ہے۔	۷۹	باب اوس آیت کے بیان میں جو کعب بن مرہ کے آنے میں واقع ہوئی ہے۔
۸۸	باب اوس آیت کے بیان میں جو حکم بن کھیان مولیٰ بنی مخزوم کے اسلام لانے میں واقع ہوئی ہے۔	۸۰	باب اوس آیت کے بیان میں جو دارین کے سفیرون کے آنے میں واقع ہوئی ہے۔
۸۹	باب اوس آیت کے بیان میں جو دارین کے سفیرون کے آنے میں واقع ہوئی ہے۔	۸۱	باب اوس آیت کے بیان میں جو دارین کے سفیرون کے آنے میں واقع ہوئی ہے۔
۹۰	باب اوس آیت کے بیان میں جو حکم بن کھیان مولیٰ بنی مخزوم کے اسلام لانے میں واقع ہوئی ہے۔	۸۲	باب اوس آیت کے بیان میں جو دارین کے سفیرون کے آنے میں واقع ہوئی ہے۔



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۴۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اون معجزوں کا ذکر	۹۰	ابی جہل کے آنے میں واقع ہوئی ہے۔
۱۵۳	جو اقسام حیوانات میں واقع ہوئے ہیں۔	۹۱	باب اوس آیت کے بیان میں۔ تحنن کے
۱۵۶	باب اونٹ اور مٹھی کے قصہ میں۔	۹۲	آنے میں واقع ہوئی ہے۔
۱۵۸	باب جنگلی بکری اور بہیر وغیرہ کے قصہ	۹۳	باب اوس آیت کے بیان میں جو خفایہ میں
۱۶۴	باب ہرنی کے قصہ میں	۹۴	نخلہ کے آنے میں واقع ہوئی ہے۔
۱۶۸	باب بہیر کے قصہ میں	۹۵	باب اوس آیت کے بیان میں جو بنی تمیم کے
۱۶۹	باب حمزہ کے قصہ میں	۱۰۴	آنے میں واقع ہوئی ہے۔
۱۷۰	باب وحشی جانور کے قصہ میں	۱۰۵	باب اوس آیت کے بیان میں جو ایک عربی
۱۷۱	باب گھوڑے کے قصہ میں	۱۰۶	کے آنے میں واقع ہوئی ہے۔
۱۷۲	باب گدھے کے قصہ میں	۱۰۷	باب اوس آیت کے بیان میں جو ایک عربی کے
۱۷۳	باب گدھے کے قصہ میں	۱۰۸	ہوئی جو بنی عامر بن صعصعہ سے تھا۔
۱۷۴	باب گدھے کے قصہ میں	۱۰۹	باب اوس آیت کے بیان میں جو دوسرے
۱۷۵	باب گدھے کے قصہ میں	۱۱۰	عربی کے آنے میں واقع ہوئی ہے۔
۱۷۶	باب شیر کے قصہ میں	۱۱۱	باب اون آیتوں اور معجزوں کے بیان
۱۷۷	باب طائر کے قصہ میں	۱۱۲	میں جو حجۃ الوداع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۱۷۸	باب غفریت کے قصہ میں	۱۱۳	واقع ہوئے ہیں۔
۱۷۹	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اون آیتوں کے	۱۱۴	اون بقیہ معجزوں کا ذکر جو سابق کے
۱۸۰	بیان میں جو مردے زندہ ہوئے ہیں اور	۱۱۵	ابواب میں داخل نہیں ہیں۔
۱۸۱	آپ نے اون سے باتیں کی ہیں۔	۱۱۶	باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انکشاف میں اسرار کی طرف اشارہ
۱۸۲	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اون آیتوں	۱۱۷	کے بیان میں اور ان کی برکت سے اس کی کثرت ہونا
۱۸۳	میں جو گونگے اور اندھے صحیح ہوئے ہیں۔	۱۱۸	کی بیان میں ایسا اکثر ہوا ہے۔
۱۸۴	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اون آیتوں	۱۱۹	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اون معجزوں کے بیان میں
۱۸۵	کے بیان میں جو بیمار اور آفت رسیدہ	۱۲۰	جو کھانوں کی کثرت میں واقع ہوئے ہیں۔
۱۸۶	اچھے ہوئے ہیں۔	۱۲۱	باب لہو کی اور پانی کی مشک اور چکی کے
۱۸۷	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اون آیتوں	۱۲۲	بیان میں۔
۱۸۸	میں جو لوگوں کی بھوک اور پیاس اور	۱۲۳	باب اوس طعام کے بیان میں کہ آنحضرت
۱۸۹	تعب اور غیرت اور حرارت اور برودت	۱۲۴	صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آسمان اور جنت سے آیا
۱۹۰	اور آنسوؤں کے روکنے میں واقع ہوئی ہیں		تھا۔
۱۹۱	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اون آیتوں میں		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۰۲	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس آیت کے بیان میں جو امیرِ ق کے فرزند کے باب میں واقع ہوئی ہے۔	۱۸۹	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس آیتوں میں جو تیز اندازی کی قوت حاصل ہونے میں واقع ہوئی ہیں۔
۲۰۳	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس آیت کے بیان میں جو حارث کی بیٹی کے باب میں واقع ہوئی ہے۔	۱۹۰	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری آیت کے بیان میں۔
۲۰۴	باب اوس آیت کے بیان میں جو راک کے باب میں واقع ہوئی ہے۔	۱۹۱	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری آیت کے بیان میں۔
۲۰۵	باب عصا اور کوڑے اور انگلیوں کے روشن ہونے کے بیان۔	۱۹۲	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوس معجزوں کا ذکر جو انواعِ جاوات میں واقع ہوئے ہیں
۲۰۶	باب اوس روشنی کے بیان میں جو حضرت حسن اور حسین علیہما السلام کے واسطے چکی تھی۔	۱۹۳	باب سنگریزوں اور کھانے کے تسبیح پر سنبھلے۔
۲۰۷	باب اس بیان میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آفتاب کو غروب ہونے کے بعد پھر دیا۔	۱۹۴	باب نخل کے تنہ کے زیادہ کرنے میں۔
۲۰۸	باب اوس تقریر کے بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اوس پر رکھا وہ دور ہو گئی۔	۱۹۵	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے وقت دروازے کی چوکبٹ اور دیواروں نے آمین کہا۔
۲۰۹	باب اوس آیت کے بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک رکھا وہ سفید نہیں ہوئے تھے۔	۱۹۶	باب پہاڑ کے حرکت کرنے کے بیان میں
۲۱۰	باب اس آیت کے بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک رکھا وہ سفید نہیں ہوئے تھے۔	۱۹۷	باب منبر کے حرکت کرنے کے بیان میں
۲۱۱	باب اس آیت کے بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک رکھا وہ سفید نہیں ہوئے تھے۔	۱۹۸	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے بیان میں اوس شخص کے باب میں جو مرگیا اور زمین نے اوس کو قبول نہیں کیا۔
۲۱۲	باب اس آیت کے بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک رکھا وہ سفید نہیں ہوئے تھے۔	۱۹۹	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک آیت کے بیان میں کہ ایک مرد نے آپ کی نبت جھوٹ کہا وہ قتل کیا گیا۔
۲۱۳	باب اس آیت کے بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک رکھا وہ سفید نہیں ہوئے تھے۔	۲۰۰	
۲۱۴	باب اس آیت کے بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک رکھا وہ سفید نہیں ہوئے تھے۔	۲۰۱	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	آیت کے بیان میں -		آیت کے بیان میں -
۲۱۹	باب خاتم کی دوسری آیت کے بیان میں	۲۱۹	باب منبر کی آیت کے بیان میں
۲۱۹	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے	۲۲۰	معانی کو جسافی صورت میں ملاحظہ فرمایا -
۲۲۰	وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی -	۲۲۱	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
۲۲۱	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو	۲۲۲	شہ کو دیکھا اور اس کا کلام سنا -
۲۲۲	جس شخص سے سہم کیا گیا تھا اس کی خبر اپنے دی تھی -	۲۲۳	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
۲۲۳	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے	۲۲۴	فتنوں کا مشاہدہ فرمایا -
۲۲۴	سدا جوج و ماجوج کے فتح ہونے کی خبر دی تھی -	۲۲۵	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
۲۲۵	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے	۲۲۶	دنیا کو دیکھا اور اس کی باتیں سنیں -
۲۲۶	نئے آدمیوں کے ولوں کی باتوں کی خبر دی تھی -	۲۲۷	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
۲۲۷	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے	۲۲۸	روزِ جمعہ اور قیامت کو دیکھا -
۲۲۸	منافقوں کی خبر دی تھی -	۲۲۹	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
۲۲۹	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے	۲۳۰	ملکوت السموات والارض کی تہی ہوئی
۲۳۰	اوس شخص کی خبر دی تھی جس نے اپنے آپکو ذبح کیا تھا -	۲۳۱	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
۲۳۱	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے	۲۳۲	برزخ اور بہشت اور دوزخ کے حوالے
۲۳۲	ابوہریرہ کے اسلام کی خبر دی تھی -	۲۳۳	اطلاع ہوئی -
۲۳۳	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے	۲۳۴	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
۲۳۴	ابوہریرہ کے اسلام کی خبر دی تھی -	۲۳۵	اور حضرت خضر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام
۲۳۵	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے	۲۳۶	جمع ہوئے ہیں -
۲۳۶	اوس ایسی خبر دی تھی جو بین میں برسا تھا	۲۳۷	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
۲۳۷	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے	۲۳۸	صحابہ نے ملائکہ کو دیکھا اور
۲۳۸	اوس مرو کی خبر دی تھی جس نے ایک جاریہ کو راستہ میں کہتا تھا -	۲۳۹	اون کی باتیں سنیں -
۲۳۹	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے	۲۴۰	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
۲۴۰	اوس بکری کی خبر دی تھی جو بنی حرق کے	۲۴۱	کلام سنا -
		۲۴۲	یہ بیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیب کی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	خزادور کرمان کی جنگ اور اون کو		لی گئی تھی۔
۲۹۰	خبر دی تھی جو بالون کے جوتے پہنے گی	۲۶۸	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کے احوال کی خبر دی تھی
	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فارس اور روم کے فتح ہونے کی خبر دی تھی۔	۲۶۸	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس عورت کی خبر دی تھی جو روزہ رکھتی تھی اور غیبت کرتی تھی۔
۲۹۳	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ کسری اور قیصر ملک ہو جائیں گے اور اون کے خزانے بٹھا دیں گے اور پھر کسری اور قیصر ہوں گے۔	۲۶۴	باب جامع احادیث اخبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون امور کی خبر دی تھی جو بعد آنے والے تھے۔
۲۹۵	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلفاء اور چارون خلفائون اور بنو امیہ اور بنو العباس کی خبر دی تھی اور یہ خبر دی تھی کہ امیر قریش میں جب تک رہے گا کہ قریش دین کو قائم رکھیں گے اور یہ خبر دی تھی کہ ترف اور کا ملک سلب کریں گے۔	۲۸۱	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ اسحاب پر اور امت پر دنیا کی کٹھالیٹھ ہوگی اور اون کے منقش فرش ہوں گے اور باہم حد اور جنگ کریں گے۔
۳۱۴	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو اون کی شہادت کی خبر دی تھی۔	۲۸۲	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ یہ خبر دی تھی۔
۳۱۵	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کے قتل کی خبر دی تھی۔	۲۸۴	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس اور اوس کے ملکوں کے فتح ہونے کی خبر دی تھی۔
۳۲۳	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کے قتل کی خبر دی تھی۔	۲۸۷	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مصر اور وقات مصر کی خبر دی تھی۔
۳۲۴	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت طلحہ اور حضرت زبیر کی شہادت کی خبر دی تھی۔	۲۸۸	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ جو لوگ دریا میں جنگ کریں گے ام میں اور میں سے ہوں گی۔
۳۲۵	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت بن قیس بن شماس کی شہادت کی	۲۸۹	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۳۹	عبداللہ بن سلام کے حال کی خبر دی تھی	۳۲۵	خبر دی تھی۔
۳۴۰	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رافع بن خدیج کو شہادت کی خبر دی تھی	۳۲۶	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسین کی شہادت کی خبر دی ہے
۳۴۱	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر کے حال کی خبر دی تھی۔	۳۲۷	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی ہے کہ میرے بعد لوگ مرتد ہو جائیں گے۔
۳۴۲	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کی خبر دی تھی کہ وہ اپنی مشک پھٹنے سے پہلے قتل ہو جاوے گا۔	۳۲۸	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ جزیرہ عرب میں کبھی بیت پرستی نہ ہوگی۔
۳۴۳	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ میری امت کا ایک مرد دنیا میں بہشت میں داخل ہوگا۔	۳۲۹	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ سہیل بن عمرو اچھے مقام میں قائم رہیں گے۔
۳۴۴	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کذابین کی خبر دی تھی جو آپ کے بعد ہوں گے اور حجاج کی خبر دی تھی۔	۳۳۰	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ براہین مالک اگر اللہ تعالیٰ کو قسم دینگے تو اللہ تعالیٰ اون کی قسم پوری کرے گا۔
۳۴۵	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ حضرت حسن کے سبب اللہ تعالیٰ دو عظیم گروہوں میں اصلاح کرے گا۔	۳۳۱	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ عمر محمد بن سے ہیں۔
۳۴۶	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد بن الحنفیہ کی خبر دی تھی۔	۳۳۲	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اون بی بی کی خبر دی ہے جو ب
۳۴۷	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلہ بن النخعیہ کی خبر دی تھی۔	۳۳۳	بی بیوں سے پہلے آپ سے لاحق ہونے والی ہیں۔
۳۴۸	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہب اور قرقلی اور غیلان اور ولید کی خبر دی تھی۔	۳۳۴	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریفون کے لکھے جانے کی خبر دی ہے۔
۳۴۹	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس طاعون کی خبر دی تھی جو شام میں واقع ہوا اور یہ خبر دی تھی کہ میری	۳۳۵	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اویس قرنی کی خبر دی تھی۔
۳۵۰	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے	۳۳۶	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۶۵	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن صوحان اور حذیب کی خبر دی تھی۔		است کی فتانہ کی بہاں اور طاعون سے ہوگی۔ ہر واقعات عوف بن مالک کی حدیث میں آگے آچکے ہیں۔
۳۶۷	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار بن یاسر کے قتل کی خبر دی تھی۔	۳۵۱	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام ورقہؓ کو شہادت کی خبر دی تھی۔
۳۶۹	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل حرہ کے قتل کی خبر دی تھی۔	۳۵۲	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام الفضلؓ کی خبر دی تھی۔
۳۷۰	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون مقتولین کی خبر دی تھی جو مقام خندامین میں قتل کئے گئے۔	۳۵۲	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کی خبر دی تھی جس کی ابتدا حضرت عمرؓ کا قتل ہوگا۔
"	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن الحمق کے قتل کی خبر دی تھی۔	۳۵۵	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ ابوالدرداءؓ فتنہ سے قتل ہو جاویں گے۔
۳۷۱	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن ارقم کے نابینا ہونے کی خبر دی تھی۔	"	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ محمد بن مسلمہؓ کو فتنہ ضرر نہ پہنچے گا۔
"	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون اماموں کی خبر دی تھی جو بے وقت نماز پڑھیں گے۔	۳۷۷	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ جمل اور صفین اور نہروان کی خبر دی تھی۔ اور یہ خبر دی تھی کہ حضرت عائشہؓ اور حضرت زبیرؓ حضرت علیؓ سے جنگ کرینگے اور دو حکم بھیجے جاویں گے۔
۳۷۲	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کی عمر اور قرن کے منتفی ہونے کی خبر دی تھی۔	۳۷۲	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے لڑکوں اور واقعات سے جنگ کی خبر دی تھی۔
۳۷۴	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نعمان بن بشیرؓ کی شہادت کی خبر دی تھی۔	۳۷۴	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے عالم کی خبر دی تھی۔
"	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کذابوں اور شیاطین کی خبر دی تھی جو کذب سے حدیثیں روایت کرینگے۔	۳۷۵	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے عالم کی خبر دی تھی۔
۳۷۵	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ چوتھے ذین میں اومیون میں تیسرے پیدا ہو جاوے گا۔		
۳۷۶	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	صلعم نے ابوریحانہ کو خبر دی تھی۔		ایک گروہ کی خبر دی تھی کہ آخر سرنے والا دور ختمی ہو گا۔
۳۸۹	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلم نے رئیس غیر کو اوس کے حال کی خبر دی تھی۔	۳۹۰	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلم یہ خبر دی تھی کہ ایک آدمی ایک گروہ میں کا دور ختمی ہے۔
۳۹۰	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلعم نے میت کے کلام کرنے کی خبر دی تھی۔	۳۹۱	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلم ولید بن عتبہ کے حال کی طرف اشارہ فرمایا تھا۔
۳۹۱	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلعم نے اون لوگوں کی خبر دی تھی جو حدیث کو روک دیتے اور قرآن شریف کی آیات متشابہات کیساتھ مجادلہ کریں گے۔	۳۹۲	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلم قیس بن مساط کے حال کی خبر دی تھی۔
۳۹۲	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلعم نے قیس بن خرضہ کے حال کی خبر دی تھی۔	۳۹۳	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلعم نے خبر دی تھی کہ میری امت تہتر فرقتے ہو جاوے گی۔ اور جو لوگ میری امت سے پہلے تھے اون کے طریق پر وہ چلے گئے۔
۳۹۳	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلعم نے انصار کو خبر دی تھی کہ میرے بعد تم لوگ ناخوشی دیکھو گے۔	۳۹۴	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلعم نے خوارچ کی خبر دی تھی۔
۳۹۴	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلعم نے یہ خبر دی تھی کہ قوم کامولی قوم کے نفوس سے ہے۔	۳۹۵	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلعم نے رافضہ اور قدریہ اور مرجیئہ اور زنادقہ کی خبر دی تھی۔
۳۹۵	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلعم نے ابو ہریرہ کے حال سے خبر دی تھی۔	۳۹۶	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلم یہ خبر دی تھی کہ حضرت سیونہ مکہ میں نہریں تھیں۔
۳۹۶	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلعم نے اوس قوم کی خبر دی تھی جو آپ کے بعد اوسے گی۔	۳۹۷	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۹۴	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلعم نے یہ خبر دی تھی کہ میری امت خواجہ سراؤں کو اختیار کرے گی۔	۳۹۴	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلعم نے یہ خبر دی تھی کہ میری امت خواجہ سراؤں کو اختیار کرے گی۔
۳۹۵	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلعم نے کوثر الی کے پیادوں کی خبر دی تھی۔	۳۹۵	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلعم نے کوثر الی کے پیادوں کی خبر دی تھی۔
۳۹۶	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلعم نے بصرہ اور کوفہ کی خبر دی تھی۔	۳۹۶	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلعم نے بصرہ اور کوفہ کی خبر دی تھی۔
۳۹۷	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلعم نے بنی نجد کی خبر دی تھی۔	۳۹۷	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلعم نے بنی نجد کی خبر دی تھی۔
۳۹۸	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلعم نے اپنی امت کی مدت کی خبر دی تھی۔	۳۹۸	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلعم نے اپنی امت کی مدت کی خبر دی تھی۔
۳۹۹	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلعم نے یہ خبر دی تھی کہ قیامت تک آپ کی امت کا ایک گروہ حق پر رہے گا۔	۳۹۹	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلعم نے یہ خبر دی تھی کہ قیامت تک آپ کی امت کا ایک گروہ حق پر رہے گا۔
۴۰۰	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلعم نے لوگوں کی خبر دی تھی جو آغاز صدی پر دین کی پیروی کریں گے۔	۴۰۰	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلعم نے لوگوں کی خبر دی تھی جو آغاز صدی پر دین کی پیروی کریں گے۔
۴۰۱	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلعم نے یہ خبر دی ہے کہ افضل او شریف لوگ دنیا سے چلے جائیں گے اور ان کے بعد افضل لوگ اسی طور سے جاویں گے۔	۴۰۱	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلعم نے یہ خبر دی ہے کہ افضل او شریف لوگ دنیا سے چلے جائیں گے اور ان کے بعد افضل لوگ اسی طور سے جاویں گے۔
۴۰۲	باب اس امت کے جامع احوال کے	۴۰۲	باب اس امت کے جامع احوال کے



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۴۱	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیم نے ابن عباس کے واسطے دعا فرمائی تھی۔	۴۴۱	باب رسول اللہ صلیم کی اوس دعا کے بیان میں جو نابالغ کے واسطے فرمائی تھی۔
۴۴۲	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیم نے انس بن مالک کے واسطے دعا فرمائی تھی۔	۴۴۲	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیم نے ثابت بن یزید کے واسطے دعا فرمائی تھی۔
۴۴۳	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیم نے ابو ہریرہ اور ان کی والدہ کے واسطے دعا فرمائی تھی۔	۴۴۳	باب رسول اللہ صلیم کی اوس دعا کے بیان میں جو مقدار کے واسطے فرمائی تھی۔
۴۴۴	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیم نے سایب کے واسطے دعا فرمائی تھی۔	۴۴۴	باب رسول اللہ صلیم کی اوس دعا کے بیان میں جو عمرو بن الحق کے واسطے فرمائی تھی۔
۴۴۵	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیم نے عبد الرحمن بن عوف کے واسطے دعا فرمائی تھی۔	۴۴۵	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیم نے ابوسبرہ کی اولاد کے واسطے دعا فرمائی تھی۔
۴۴۶	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیم نے عروۃ الباری کے واسطے دعا فرمائی تھی۔	۴۴۶	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیم نے ثعلبہ کے واسطے دعا فرمائی تھی۔
۴۴۷	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیم نے عبد اللہ بن جعفر کے واسطے دعا فرمائی تھی۔	۴۴۷	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیم نے ایک یہودی کے واسطے دعا فرمائی تھی۔
۴۴۸	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیم نے ام سلیم کے محل کے واسطے دعا فرمائی تھی۔	۴۴۸	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیم نے ابی سلمہ کے واسطے دعا فرمائی تھی۔
۴۴۹	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیم نے عبد اللہ بن ہشام کیواسطے دعا فرمائی تھی۔	۴۴۹	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیم نے ابی بن کعب کے واسطے دعا فرمائی تھی۔
۴۵۰	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیم نے عبد اللہ بن ہشام کیواسطے دعا فرمائی تھی۔	۴۵۰	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیم نے ابی بن کعب کے واسطے دعا فرمائی تھی۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۷۶	اسمیل علیہ السلام کو دی گئی تھی۔ باب اوس شے کے بیان میں جو	۴۷۷	صلعم نے حکیم بن خرام کے واسطے دعا فرمائی تھی۔
۴۷۷	حضرت یعقوب علیہ السلام کو دی گئی تھی۔ باب اوس شے کے بیان میں جو حضرت یوسف علیہ السلام کو دی گئی تھی۔	۴۷۸	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلعم نے قریش کے واسطے دعا فرمائی تھی۔
۴۷۸	باب شمس کی مانند جو حضرت یونس علیہ السلام کو دی گئی تھی۔ باب اوس شے کے بیان میں جو حضرت	۴۷۹	باب رسول اللہ صلعم کی جامع دعاؤں کے بیان میں۔
۴۷۹	یوشع علیہ السلام کو دی گئی تھی۔ باب اوس شے کے بیان میں جو حضرت	۴۸۰	باب اون دعاؤں اور منقروں کے بیان میں جو رسول اللہ صلعم نے پھر اصحاب کو سکھائے ہیں۔
۴۸۰	داؤد علیہ السلام کو دی گئی تھی۔ باب اوس شے کے بیان میں جو حضرت	۴۸۱	اون خوابوں کا ذکر جو آدمیوں نے رسول اللہ صلعم کے عہد میں دیکھے تھے۔
۴۸۱	سلیمان علیہ السلام کو دی گئی تھی۔ باب اوس شے کے بیان میں جو حضرت	۴۸۲	انبیاء کو فضائل کے ساتھ نبی صلعم کو فضائل کا ذکر۔ جو فضایل اور مجرے حضرت آدم کو دئے گئے اور کئے نظیر ہمارے نبی صلعم کو دئے گئے۔
۴۸۲	یوحنا بن زکریا علیہ السلام کو دی گئی تھی باب اوس شے کے بیان میں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دی گئی تھی۔	۴۸۳	باب اوس شے کے بیان میں ہے جو حضرت ادریس علیہ السلام کو دی گئی تھی۔
۴۸۳	اون خصائص کا ذکر جن کے سبب نبی صلعم کو جمیع انبیاء پر فضیلت دی گئی اور آپ کے وہ خصائص آپسے پہلے کسی نبی کو نہیں دئے گئے۔	۴۸۴	باب اوس شے کے بیان میں جو حضرت نوح علیہ السلام کو دی گئی تھی
۴۸۴	باب اس بیان میں کہ نبی صلعم انہی خلقت اور نبوت میں کل انبیاء اسے مقدم ہیں۔	۴۸۵	باب اوس خصوصیت کے بیان میں جو حضرت ہود علیہ السلام کو دی گئی تھی۔
۴۸۵	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ آپ کی کتاب قرآن شریف سچو ہے ہمیشہ تبدیل اور تحریف سے محفوظ رہے گی اور ہر شے کی جامع ہے زور اپنے غیر سے مستثنیٰ ہے۔ اور جن مقاصد	۴۸۶	باب اوس شے کے بیان میں جو حضرت صالح علیہ السلام کو دی گئی تھی
		۴۸۷	باب اوس شے کے بیان میں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دی گئی تھی۔
		۴۸۸	باب اوس شے کے بیان میں جو حضرت

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۹۵	حیات کی قسم کھائی ہے۔ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں کہ آپ کا ہرگز مسلمان ہو گیا اور آپ کے ازواج مطہرات آپ کے مددگار تھے۔	۴۸۹	جسے کتب مشتمل ہیں اور مقاصد کی یہ جامع ہے اور اون سے مطالب میں زیادہ ہے اور حفظ کے واسطے آسان کی گئی ہے وغیرہ وغیرہ مطالب
۴۹۸	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں کہ میت اپنی قبر میں آپ سے سوال کی جاتی ہے۔	۴۸۹	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں کہ آپ خاتم النبیین ہیں اور مبعوث ہونے میں انبیاء سے آخر ہیں اور آپ کی شرع قیامت سے آگے کی۔ اور آپ کی شرع جمیع شرائع انبیاء کی ناسخ ہے۔ اور آپ اس امر کے ساتھ مختص ہیں کہ اگر کوئی انبیاء آپ کو پاتے تو آپ کا اتباع اون پر واجب ہے۔
۵۰۱	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں کہ آپ کی ازواج کا کفر آپ کے بعد حرام تھا۔	۴۹۱	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قہر الناس کی دعوت کیساتھ مختص ہیں۔ اور انبیاء سے تابعین میں اکثر ہیں اور بالاجماع آپ کے ساتھ مختص ہیں کہ جنوں کی طرف پیچھے گئے تھے اور آپ کتاب اللہ کو اتقان سے پڑھتے تھے اور آپ امی تھے پڑھتے تھے لکھتے نہیں تھے۔
۵۰۴	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قبلوں کے درمیان جمع کیا اور آپ کے واسطے شریعت اور طریقت جمع کی گئی وغیرہ وغیرہ۔	۴۹۴	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں کہ آپ رحمتہ العالمین ہیں میان تک کہ کفار کے تاخیر عذاب میں آپ رحمت ہیں پیغمبروں کی تکذیب کرنے والی امتوں پر عذاب نازل ہو جاتا تھا۔
۵۰۶	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں کہ ایک مہینہ کے راستہ پر آپ کے رعب ہے آپ کو نفرت دی گئی۔ آپ کو جوامع الکلم دئے گئے اور روئے زمین کے خزائن کی کنجیاں آپ کو دی گئیں۔	۴۹۵	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۲۰	لئے نہیں ہوا۔ باب آنحضرت صلعم کے اس اختصاص میں کہ تمام عالم پر آپ کی طاعت مطلقاً فرض ہے۔	۵۱۲	اور ہر شے کا علم آپ کو دیا گیا مگر پانچ چیزوں کا علم نہیں دیا گیا۔ اور حلال کے امر میں آپ سے وہ شے بیان کی گئی جو کسی نبی سے بیان نہیں کی گئی اور آپ کا اسم مبارک احمد ہوا اور حضرت اسرافیل آپ کے پاس آئے ہیں۔ باب آپ کے اہل خاصہ میں کہ آپ محبوب کے سوتے اور صبح کو کھانا کھائے ہوئے اور بچتے تھے۔ آپ پر قوت میں کوئی غالب نہ ہوتا تھا۔ اور طہارت کے وقت اگر پانی نہ پاتے تو آپ کی انگشتان مبارک سے پانی جاری ہو جاتا تھا وغیرہ وغیرہ۔
۵۲۱	باب اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں رسول اللہ صلعم کے ہر ایک عضو کی تریف کی ہے۔	۵۱۳	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ آپ کا شریعہ صادر ہوا اور آپ کا گناہ ساقط کیا گیا۔ اور آپ کا ذکر بلند کیا گیا اور آپ کی زندگی میں آپ سے منفرت کا وعدہ کیا گیا۔ اور آپ حبیب الرحمن ہیں اور اولاد آدم کے سردار ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اکرم المخلوقین ان صفات سے آپ انبیاء اور ملائکہ سے افضل ہیں اور آپ کے روبرو آپ کی تمام امت پیش کی گئی وغیرہ وغیرہ
۵۲۲	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلعم پر خطا کا اطلاق جائز نہیں تھا و دیگر انبیاء علیہم السلام کے۔	۵۱۴	باب اس بیان میں کہ اور انبیاء اور آپ کے خطاب میں فرق واقع ہوا ہے۔ باب آنحضرت صلعم کے اس اختصاص کہ جو شخص آپ سے نجوی کرے وہ صدقہ دے۔ اور انبیاء میں سے کسی کے
۵۲۳	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ رسول اللہ صلعم کے نام کے ساتھ نام رکھتے ہیں فضیلت ہے اور اس کی تعظیم واجب ہے۔	۵۱۵	باب اس بیان میں کہ اور انبیاء اور آپ کے خطاب میں فرق واقع ہوا ہے۔ باب آنحضرت صلعم کے اس اختصاص کہ جو شخص آپ سے نجوی کرے وہ صدقہ دے۔ اور انبیاء میں سے کسی کے
۵۲۴	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ آپ کی صاحبزادیوں اور اذواج مطہرات کو دنیا کی جمیع عورتوں پر فضیلت ہے اور آپ کی ازواج کا ثواب اور عقاب الصاعف ہے	۵۱۶	باب اس بیان میں کہ اور انبیاء اور آپ کے خطاب میں فرق واقع ہوا ہے۔ باب آنحضرت صلعم کے اس اختصاص کہ جو شخص آپ سے نجوی کرے وہ صدقہ دے۔ اور انبیاء میں سے کسی کے
۵۲۵	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ آپ کی صحابہ کو سوا انبیاء علیہم السلام کے عالمین پر فضیلت ہے	۵۱۷	باب اس بیان میں کہ اور انبیاء اور آپ کے خطاب میں فرق واقع ہوا ہے۔ باب آنحضرت صلعم کے اس اختصاص کہ جو شخص آپ سے نجوی کرے وہ صدقہ دے۔ اور انبیاء میں سے کسی کے

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۳۶	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم ربنا لک الحمد کہنے کے ساتھ مختص ہیں " باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی نعلین میں کے نماز پڑھنے میں مختص ہیں " باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی محراب میں نماز پڑھنا مکروہ تھا اور پہلے لوگ محراب میں نماز پڑھتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ فتاوتہ ملائکہ وہو تایم یعلیٰ فی المحراب۔	۵۲۹	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں کہ آپ کے دو شہر ہوں کو باقی شہروں پر فضیلت ہے۔ اون دونوں شہروں میں طاعون اور طاعون داخل نہ ہو گا۔ اور آپ کی مسجد کو سب مسجدوں پر فضیلت ہے اور آپ اس امر کے ساتھ خاص ہیں کہ آپ کے وطن کی جگہ کعبہ اور عرش سے افضل ہے۔ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں کہ آپ کی شریعت میں غیبتین حلال ہوئیں اور مکہ اور مدینہ میں مسجد گئی اور مٹی ہر کی گئی بوجہ وضو کے وہ تیمم ہے۔
۵۳۷	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی لاحقاً ولاقوة اور وقت مصیبت کے انا للہ وانا الیہ راجعون اور تکبیر یعنی التکبیر انتملک صلوٰۃ میں کہنے کے ساتھ مختص ہیں " باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں کہ آپ کی امت کے گناہ استغفار سے بخشے جاتے ہیں اور گناہ کی ندامت ان کے لئے توبہ ہے اور ان کو مدتات کہلانے پر ثواب دیا جاوے گا۔ اور دنیا میں ان کے ثواب کو تعبیل ہوگی یا جو دیکھ ان کے لئے آخرت میں ثواب کا ذخیرہ ہوگا۔	۵۳۲	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں کہ پانچ وقتوں کی نماز میں آپ کے لئے جمع ہوئیں اور آپ سے پہلے کسی کے لئے جمع نہیں ہوئیں اور آپ نے اول عشا کی نماز پڑھی ہے۔ اور آپ سے پہلے کسی نے عشا کی نماز نہیں پڑھی۔
۵۳۸	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی ساعت اجابت اور لیلة القدر اور ماہ رمضان اور دن پانچ فصلتوں کے ساتھ مختص ہیں جن میں کفارہ ہے اور عیدی اور نحر کے ساتھ اور اہل کتاب کے لئے قریح تھا اور کھد کے ساتھ اور اہل کتاب کے لئے شق تھا اور تعبیل افطار اور اکل و شرب اور نحر تک اباحت جماع کے ساتھ مختص ہیں	۵۳۳	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجہ اور آئین کہتے اور روئے قبلہ ہونے نماز میں اور صفت باندہ میں جیسے ملا لکھ صفت باندہ ہیں اور تحیۃ السلام کے ساتھ مختص ہیں۔
۵۳۹	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اذان اور اقامت کے ساتھ مختص ہیں " باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی نماز رکوع اور جماعت کے ساتھ اختصاص ہے۔	۵۳۵	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذان اور اقامت کے ساتھ مختص ہیں " باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی نماز رکوع اور جماعت کے ساتھ اختصاص ہے۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	صلوات پر مجتمع نہ ہوگی۔ آپ کی امت کا اجماع محبت ہے اور اختلاف رحمت ہے۔	۵۴۲	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کلام کرنے کی حرمت اور روزہ میں کلام کرنے کی اباحت کے ساتھ مختص ہیں پہلے لوگوں کے لئے اس کے برعکس حکم تھا۔
۵۵۷	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں کہ آپ کی امت کا ایک کلمہ ہمیشہ حق پر رہیگا۔ اور آپ کی امت میں انقلاب اور	۵۴۳	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں کہ آپ کی امت خیر الامم اور آخر الامم ہے۔ کل امتیں اس امت کے سامنے فضیلت ہوئیں اور یہ امت اون کے سامنے فضیلت نہیں ہوئی۔ اون کی کتاب اون کے سینوں میں محفوظ ہے اللہ تعالیٰ نے اس امت کا نام اپنے دو ناموں کے ساتھ ایک مسلمان دوسرے مومنوں کا
۵۵۸	اوتاد اور نیچا اور ابدال رہینگے اور آپ کی امت کا شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نماز پڑھائیگا۔ اور آپ کی امت میں وہ لوگ ہوں گے کہ تسبیح میں ملائکہ کے قائم مقام ہوں گے اور طعام سے مستغنی رہیں گے اور دجال سے جنگ کریں گے۔	۵۴۵	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں شملہ چھوڑے اور کر پر مہربان رہے ہیں مختص ہیں۔ یہ دونوں طریقے ملائکہ کے ہیں۔
۵۶۴	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں کہ پہلی بار آپ سے زمین شق ہوگی اور سب سے پہلے آپ بیوقوفی سے افاقہ پاویں گے اور آپ ستر ہزار فرشتوں میں حشر کئے جاویں گے اور آپ براق پر حشر کئے جاویں گے۔ اور سوقف میں آپ کے نام کے ساتھ اذان دی جاوے گی۔ اور جنت کے اعظم حلون میں سے دوسلے آپ کو پہنائے جاویں گے۔ اور آپ کا مقام عرش کی وہی جات ہوگا۔	۵۴۷	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں کہ پہلی امتوں کا بارگاہ آپ کی امت کو معاف کیا گیا اور جن چیزوں سے اور امتوں پر تشدد کیا گیا تھا آپ کی امت کو بہت سی چیزیں حلال کی گئیں وغیرہ
۵۶۶	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان خصوصیتوں کے بیان میں آپ مقام محمود کے ساتھ مختص ہیں اور آپ کے دست مبارک میں کلمہ ہوگا		باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کی امت بھوک اور غرق سے ہلاک نہ کی جاوے گی۔ پہلے لوگوں کا عذاب اون کو نریا جاوے گا۔ اور کوئی دشمن اون کا ملک مباح نہ کرے گا اور آپ کی امت

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۸۷	نہ دیا جاوے گا۔ باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ آپ سب سے پہلے عراط سے گزریں گے اور سب سے پہلے جنت کا دروازہ آپ کہٹ کہٹا دیں گے اور آپ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور آپ کے بعد آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ جنت میں داخل ہوں گی اور آپ کے سر اور چہرہ مبارک کے ہر ایک بال میں نور ہوگا اور اہل عشر کو حکم کیا جاوے گا کہ وہ اپنی آنکھیں بند کر لیں تاکہ حضرت فاطمہؓ عراط سے گزر جاویں۔	۵۸۷	اور آدم اور اون کے سوا کل مخلوق آپ کے زیر لوہوگی۔ اور آپ اوس روز امام النبیین اور خطیب انبیاء علیہم السلام اور نو قاید ہونگے اور آپ اول شرف اور شفع ہوں گے اور آپ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کو پہنچ جائیں گے اور سب سے پہلے آپ کو سجدہ کے لئے امر کیا جاوے گا اور سب سے پہلے آپ سجدہ سے سراوٹھا وینگے اور تبلیغ رسالت آپ سے کوئی گواہ نہ طلب کیا جاوے گا۔ اور کل انبیاء سے گواہ طلب ہوں گے اور فضل قضائیں شفاعت خطمی کے ساتھ آپ مخصوص ہوں گے اور شفاعت کر کے ایک قوم کو بجز حساب کے جنت میں داخل کرینگے۔ اور موحیدین سے جو لوگ مستحق دوزخ ہوں گے اون کی آپ شفاعت فرماوینگے۔ کہ دوزخ میں داخل نہ ہوں۔ اور آدمیوں کے درجہ بلند ہوئے شفاعت فرماویں گے اور جو کفار کہ ہمیشہ دوزخ میں ہوں گے اون کے عذاب کی تخفیف کے لئے آپ شفاعت فرماویں گے۔ اور آپ کی شفاعت سے مشرکوں کے اطفال کو عذاب
۵۹۴	باب اس بیان میں کہ آپ کی امت کو اللہ تعالیٰ نے عادل حکام کا مرتبہ دیا ہے۔ اور آپ کی امت کو ایسی وسعت دی کہ وہ انبیاء نے تبلیغ رسالت کر دی ہے وغیرہ وغیرہ۔	۵۹۴	باب اس بیان میں کہ دوزخ کی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	آپ سے ساقط نہیں ہوتا تھا۔ تجلیات آپ کی امت کے کہ خوف کے وقت وجوب اون سے ساقط ہو جاتا ہے۔	۵۹۷	حرارت آپ کی امت پر حرام کی سی حرارت ہو گی۔ باب رسول اللہ صلعم کے اون خصایا میں کہ آپ امت کے عوض اون خصایا کے ساتھ فحص میں وہ واجبات اور محرمات اور مباحات اور کرہات کی قسم سے ہیں۔ فقہاء کی ایک جماعت نے اپنی تصنیف میں تنہا ذکر کیا ہے اور شافعیہ نے اس کا ترض کتب فقہیہ میں باب نکاح میں کیا ہے اور تمام کو جمع نہیں کیا ہے میں اون امور کو پورے طور پر اشار اللہ تعالیٰ اس مقام میں بیان کر چکا کہ اس پر زیادتی ممکن نہ ہو گی۔ واجبات کے ساتھ آپ کا اختصاص زیادتی درجات اور قربت ہے۔
۶۰۳	باب رسول اللہ صلعم کے اختصاص میں کہ جو شخص عسرت کی حالت میں مرتا اس کا دین ادا کرنا آپ پر واجب تھا۔	۵۹۸	باب اس اختصاص میں کہ رات کی نماز اور وتر اور فجر اور چاشت کی نماز اور سواک کرنا اور خیمہ رسول اللہ صلعم پر واجب تھا۔
۶۰۴	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ اپنی بیویوں کی تحریر آپ پر واجب تھی اور اپنی اختیار کی ہوئی بی بی کا روک کر رکھنا اور اس کی طلاق کی تحریر واجب تھی۔	۶۰۰	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ مشورہ آپ پر واجب تھا۔
۶۰۸	باب مختلف خصایا میں۔	۶۰۳	باب رسول اللہ صلعم کے اختصاص میں کہ دشمنان کثیر التعداد سے آپ کو صبر کرنا واجب تھا۔ امر منکر کا تہذیب واجب تھا۔ یہ وجوب بوجہ خوف
۶۱۰	قسم محرمات		
۶۱۰	باب اس اختصاص میں کہ رسول صلعم اور آپ کی آل اور آپ کے مواالی اور آپ کی آل کے مواالی پر صدقہ اور زکوٰۃ حرام ہے۔		
۶۱۳	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ کریمہ بوی کی چیز کا کہنا نا آپ پر حرام تھا۔		
۶۱۴	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ آپ کو تکلیف لگا کر کہنا نا کہنا نا حرام تھا۔		
۶۱۶	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ کتابت اور شعر آپ کو حرام تھا۔		
۶۱۸	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ رزہ پہننے کے بعد قبل جنگ کے اوس کا		



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	اختصاص میں کہ جس وقت آپ تکبیر سنیں اغارت آپ پر حرام تھی باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلعم کو مشرکین سے ان کے فتنے کرنا حرام تھا۔	۴۱۹	اوتارنا آپ پر حرام تھا۔ باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ احسان کے بدلہ میں زیائن چاہنا آپ پر حرام تھا۔
۴۲۵	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ آپ جو پرگاہی نہیں دیتے تھے۔ مباحات کی قسم۔	۴۲۰	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ قرص دار میت پر آپ کو نماز پڑھنا حرام تھا۔
۴۲۶	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ عصر کے بعد آپ کو نماز مباح تھی۔	۴۲۱	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ جو عورت آپ سے کارہ ہوتی اس کا روک کے رکھنا آپ کو حرام تھا۔
۴۲۷	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ نماز میں آپ غیرہ کو آغوش میں لئے رستے تھے۔	۴۲۲	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ کتابیہ کا نکلج آپ کو حرام تھا۔
۴۲۸	باب اس بیان میں کہ غایب شخص پر نماز پڑھنی آپ کے خصایس سے بے غیر کو جائز نہیں۔ جیسے نجاشی پر آپ نے نماز پڑھی تھی۔	۴۲۳	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ جس مسلمان عورت نے ہجرت نہیں کی اس کے ساتھ نکاح آپ کو حرام تھا۔
	باب اس بیان میں کہ غایب شخص پر نماز پڑھنی آپ کے خصایس سے بے۔	۴۲۴	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ آنکھوں سے اشک کرتا آپ کو حرام تھا۔
۴۲۹	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ کلام مفصل میں ایک زمانہ کے بعد آپ سنتنا کریں۔	۴۲۵	باب رسول اللہ صلعم کے اس

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۳۵	شہادت دے آپ قبول کریں اور آپ اپنے نفس اور اپنے خزانہ کے واسطے شہادت دین اور آپ ہدیہ قبول کریں اور حکام کو یہ جائز نہیں ہے۔ باب رسول اللہ صلم کے اس اختصاص میں کہ غضب کی حالت میں آپ کو فتویٰ دینا مکروہ نہ تھا۔	۴۳۰	باب رسول اللہ صلم کے اس اختصاص میں کہ اپنے اور اپنے رب کے دربان ضمیر میں جھکریں
۴۳۶	باب رسول اللہ صلم کے اس اختصاص میں کہ جتنا بت کی حالت میں آپ کو مسجد میں ٹھہرنا جائز تھا اور چٹ لیٹ کر سونے میں اور عورتوں کے چھونے سے آپ کا وضو نہیں توڑتا تھا۔	۴۳۱	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلم چار غسون اور خمس خمس اور غنیمت کے ساتھ مختص میں اور قبل تقسیم غنیمت کے جس شے یا جاریہ وغیرہ کو چاہتے ہیں لیتے۔
۴۳۸	باب رسول اللہ صلم کے اس اختصاص میں کہ بغیر سبب کے جس شخص کو چاہیں لعنت کریں جائز ہے۔	۴۳۲	باب رسول اللہ صلم کے اس اختصاص میں کہ حمی آپ کے نفس شریف کے واسطے ہے اور جس زمین کی آپ نے حمی کی ہے وہ نہ ٹوٹے گی۔
۴۳۹	باب رسول اللہ صلم کے اس اختصاص میں کہ جس شخص کے کہانے پانی کو چاہیں زور سے لے لیں۔	۴۳۳	باب رسول اللہ صلم کے اس اختصاص میں کہ مکہ میں جنگ کرنا اور قتل کرنا آپ کو مباح ہے۔ اور مکہ میں بغیر احرام کے آپ کو داخل ہونا مباح ہے۔ اور امن دینے کے بعد میں قتل کرنا آپ کو مباح ہے۔
		۴۳۴	باب رسول اللہ صلم کے اس اختصاص میں کہ اپنے علم سے حکم دین اور اپنے نفس شریف اور اپنے خزانہ کے واسطے حکم دین اور جو شخص آپ کی اور آپ کے خزانہ کی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
"	باب مختلف خصایص میں۔	۴۳	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ
"	باب مختلف خصایص میں۔		صلعم چار عورتوں کے نکاح سے
۴۵۱	باب مختلف خصایص میں۔		بکثرت کے ساتھ مختص ہیں۔
"	باب مختلف خصایص میں۔	۴۴۱	باب رسول اللہ صلعم کے اس
۴۵۲	باب رسول اللہ صلعم کی کرامات کی قسموں کے بیان میں۔		اختصاص میں کہ بلا ولی اور بلا
۴۵۳	باب مختلف خصایص میں۔		شہبہ کے آپ کو نکاح جائز ہے۔
"	باب مختلف خصایص میں۔	۴۴۲	باب رسول اللہ صلعم کے مختلف خصایص میں کہ اللہ
۴۵۴	باب رسول اللہ صلعم کو اس اختصاص میں جو کچھ انکے ازواج		تعالیٰ کو حلال کر نیکی سب عورت کے پاس بلا عقد
	اہل امت میں ہیں۔		داخل ہو جاتے تھے وغیرہ وغیرہ۔
۴۵۵	باب رسول اللہ صلعم کو اس اختصاص میں جو کچھ انکے ازواج عیالات کے	۴۴۵	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ اپنی
	جسم کو چاروں طرف سے دیکھنا اور نہ دیکھنا اور نہ دیکھنا اور نہ دیکھنا		ازواج کے واسطے تقسیم اوقات ٹھہر کر۔
۴۵۶	باب رسول اللہ صلعم کے اس	۴۴۶	باب رسول اللہ صلعم کے اس
	اختصاص میں کہ آپ کے بعد آپ کی		اختصاص میں کہ احرام کی حالت
	ازواج کو واجب ہے کہ اپنے مکانوں		میں آپ کو نکاح جائز ہے۔
	میں رہیں اور باہر نکلنا اور نہ باہر نکلنا	۴۴۷	باب رسول اللہ صلعم کے اس
	اگر چہ حج یا عمرہ کے واسطے نکلنا ہو۔		اختصاص میں کہ اپنی گونڈی کو
۴۵۹	باب رسول اللہ صلعم کے اس		آزاد کرین اور اس کی آزادی کو
	اختصاص میں کہ آپ کا بول و براہ		مہر ٹھہراؤ۔
	اور خون ملا ہے۔	۴۴۸	باب رسول اللہ صلعم کے اس
۴۶۲	باب رسول اللہ صلعم کے اس		اختصاص میں کہ اجنبی عورتوں
	اختصاص میں کہ آپ کا بیٹھ کر نفل		کی طرف دیکھنا اور ان کے ساتھ
	پڑھنا ویسا ہے جیسا کھڑا ہو کر نفل		خلوت مگر نہ آپ کو مباح ہے۔
	پڑھنا ہے۔	۴۴۸	باب رسول اللہ صلعم کے اس
"	باب رسول اللہ صلعم کے اس		اختصاص میں کہ جس عورت کو
	اختصاص میں کہ آپ کا علی آپ کے		جس مرد کے ساتھ چاہیں بلا رضا
	واسطے نافذ ہے۔		عورت اور بلا رضا مندی اس
۴۶۳	باب رسول اللہ صلعم کے اس		کے باپ و دادا کے بیاہ دیں۔
	اختصاص میں کہ مصلی اس قول	۴۵۰	باب مختلف خصایص میں۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۶۶	آواز و نیا حرام ہے۔ باب رسول اللہ صلم کے اس اختصاص میں کہ جس نے آپ کی اہانت کی کافر ہو گیا۔ اور جو شخص آپ کو گالی دے بُرا کہے وہ قتل کیا جاوے گا۔		اسلام علیکم ایہا النبی کے ساتھ آپ سے خطاب کر سکتا ہے۔ اور تمام آدمیوں کے ساتھ نماز میں خطاب نہیں کر سکتا اور مصلی پر یہ واجب ہے کہ جس وقت آپ اوس کو بلاوین وہ فوراً حاضر ہو جاوے اوس کی نماز اس فعل سے باطل نہ ہوگی۔
۴۶۷	باب رسول اللہ صلم کے اس اختصاص میں کہ آپ کی محبت اور پلے اہلبیت کی محبت واجب ہے۔	۴۶۷	باب رسول اللہ صلم کے اس اختصاص میں کہ آپ کے عہد میں جس شخص نے آپ کے خطبہ پڑھتے وقت کلام کیا اوس کا جہد باطل ہو گیا اور آپ کی مجلس سے بلا اذن آپ کے کسی کو جانا جائز نہیں ہے۔
۴۶۸	باب رسول اللہ صلم کے اس اختصاص میں کہ آپ کی بیٹیوں کی اولاد آپ کی طرف نسبت کی جاتی ہے۔ کہ آپ کی اولاد ہے۔	۴۶۸	باب رسول اللہ صلم کے اس اختصاص میں کہ آپ پر کذب کہنا ایسا نہیں ہے جو آپ کے غیر پر کذب ہو آپ پر کذب کہنے کے بعد اگر کاذب تو بہ بھی کرے اوس کی روایت قبول نہ کی جاوے گی اور جو شخص آپ پر کذب کہے گا کافر ہو جاوے گا۔
۴۶۹	باب اس بیان میں کہ جو کوئی آپ کے خاندان میں تزوج کرے گا دوزخ میں نہ جاوے گا۔	۴۶۹	باب رسول اللہ صلم کے اس اختصاص میں کہ آپ کی انگشتی کا نقش و دوسروں کو نقش کرنا حرام ہے
۴۷۰	باب رسول اللہ صلم کے اس اختصاص میں کہ آپ کی انگشتی کا نقش و دوسروں کو نقش کرنا حرام ہے	۴۷۰	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلعم صلوٰۃ خوف کے ساتھ شخص میں۔
۴۷۱	باب رسول اللہ صلم کے اس اختصاص میں کہ ہر ایک گناہ صغیرہ اور کبیرہ سے جو سبھا ہو یا عمدہ	۴۷۱	باب رسول اللہ صلم کے اس اختصاص میں کہ آپ کے سانسے تقسیم کرنی اور آپ کی آواز سے فوق آواز کرنی اور پکار کے آپ سے باتیں کرنی اور حجروں کے اوس طرف سے آپ کو پکارنا اور دوسرے آپ کو



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۷۰۵	۱۰۵	۷۰۵	اپنی وفات کی جگہ کی خبر دی تھی۔ باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت کے ساتھ شہادت کی تفصیل دی گئی ہے۔
۷۰۶	۱۰۶	۷۰۶	باب اون واقعات کے بیان میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض میں واقع ہوئے۔
۷۰۷	۱۰۷	۷۰۷	باب اون آیتوں اور خصوصیات کے بیان میں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اختصار کے وقت واقع ہوئی ہیں۔
۷۰۸	۱۰۸	۷۰۸	باب اوس شے کے بیان میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح شریف کے نکلنے کے وقت واقع ہوئی ہے۔
۷۰۹	۱۰۹	۷۰۹	باب اوس آیت کے بیان میں کہ اہل کتاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبریں دی ہیں۔
۷۱۰	۱۱۰	۷۱۰	باب اون آیات کے بیان میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل میں واقع ہوئی ہیں۔
۷۱۱	۱۱۱	۷۱۱	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں کہ تہانیر امام کو آپ پر نماز پڑھانی گئی اور غیر دعا و سورت خوانہ آپ پر نماز پڑھانی گئی وغیرہ۔
۷۱۲	۱۱۲	۷۱۲	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں کہ آپ کو دفن میں ایام کی تاخیر ہوئی۔
۷۱۳	۱۱۳	۷۱۳	باب اوس آیت کے بیان میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخریت میں واقع ہوئی۔
۷۱۴	۱۱۴	۷۱۴	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں کہ
۷۱۵	۱۱۵	۷۱۵	کہ آپ کی قبر شریف پر نماز پڑھنی حرام ہے۔
۷۱۶	۱۱۶	۷۱۶	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں کہ آپ کے آپ کے جسد مبارک کو گلنا نہیں ہے۔
۷۱۷	۱۱۷	۷۱۷	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور آپ کی قبر شریف پر ایک فرشتہ مقرر ہے جو شخص آپ پر سلام بھیجتا ہے وہ فرشتہ سلام پہنچاتا ہے اور آپ سلام کا جواب دیتے ہیں۔
۷۱۸	۱۱۸	۷۱۸	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایات اور وفات امت کے لئے خیر ہے۔
۷۱۹	۱۱۹	۷۱۹	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا تھا کہ میری وفات کے بعد انا اللہ وانا
۷۲۰	۱۲۰	۷۲۰	الیہ راجعون پڑھو اس کلمہ سے ہر ایک مصیبت کا ماحولہ ہے۔
۷۲۱	۱۲۱	۷۲۱	باب اس بیان میں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصیت کی تھی کہ میرے جنازہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روح مبارک کے پاس لے جا کر دفن کے لئے اذن چاہیں۔
۷۲۲	۱۲۲	۷۲۲	اون آیات کا بیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے اصحاب کو عزوات وغیرہ میں واقع ہوئے ہیں۔
۷۲۳	۱۲۳	۷۲۳	باب اس آیت کے بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عہد سے اب تک ہمیشہ آ رہی ہے۔
۷۲۴	۱۲۴	۷۲۴	باب اس آیت کے بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحت تنعم

ما کان محمداً اباً احد من انبياءکم وکبریا من الانبياء  
 محمد بن عبد الله بن عبد المطلب بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نضر بن معد بن عدنان

سعد بن ابی خزیمہ بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نضر بن معد بن عدنان  
 وکبریا من الانبياء  
 آدم بنی الامم رسول العرب العجم صاحب قافه سین سید الشعلین خولجہ و سریش و کبریا  
 انبیاء مقدّمه بحیث اصفیاء منظمه شان بولاک لما حبیب کبریا احمد مجتبی محمد مصطفی  
 صلوات اللہ علیہ وآلہ الکرام و صلبه العظام و امته الایمان الایمان و صلبه

# معجزات نبی الوری

## خصایص برقی

جو نور افشاخاتم النبیین حجت اللہ فی العالمین امام مہام شیخ جلال الدین محمد علی اور لباب احادیث  
 صحیحہ سے لہجہ دولت علیہ فخر الملوک و السلاطین و قیاس کمال اللام ظالعرب العجم قدر  
 علی حضرت حضور زبور ابی عثمان علی بن ابی طالب در نظام سابع و کبریا منظمہ سلطنتہ خلافتہ  
 خا کا محمد عبد الحجاز خان اکھتری نظامی منظم حکمہ مقصدی صوفی خاص و مشی خداوندی علی  
 مدوح نے صاف الفاظ میں اصحاب قلوب صافیہ کے ملاحظہ کیلئے ترتیب فرمایا اور توفیق الہی اور  
 مطبع شمس المطابع حیدر دکن میں پائنتہ شمس النجاشی الوری



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اون حجرات کا ذکر ہے جو پادشاہوں کو  
خطوط پہنچتے وقت واقع ہوتے ہیں۔

شیخین نے حسن سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسری اور قیسر  
اور نجاشی اور ہر ایک بادشاہ جبار کو لکھا آپ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلا تے تھے یعنی اسلام  
کی دعوت دیتے تھے (اور یہ نجاشی وہ نجاشی تئیں ہے جسے حجازہ کی نماز آپ نے پڑھی تھی)۔  
ابن ابی شیبہ نے (مصنف) میں کہا ہے کہ ہے حاتم بن اسمعیل نے یعقوب سے اور یعقوب نے  
جعفر بن عمرو سے حدیث کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبار مرد چار نامور  
بادشاہوں کے پاس بھیجے ایک مرد کو کسری کے پاس دوسرے کو قیسر کے پاس تیسرے کو  
مقوقس کے پاس بیجا اور عمرو بن اسمیہ کو نجاشی کے پاس بیجا ان بھیجے ہوئے مردوں میں سے  
ہر ایک مرد اس قوم کی زبان میں کلام کرتا تھا جس قوم کے پاس وہ بھیجا گیا تھا۔

ابن سعد نے بریدہ اور زہری اور یزید بن رومان اور شعبی سے یوں روایت کی ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کو ایک گروہ کے پاس بیجا اور ان لوگوں کو بندگان خدا کی  
نصیحت کے واسطے امر فرمایا جس قوم کے پاس وہ لوگ بھیجے گئے تھے ان میں کا ہر ایک  
مرد اس قوم کی زبان میں کلام کرتا تھا یہ احوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا کہ وہ بھیجے ہوئے



لوگ قوم کی زبان میں کلام کرتے تھے، اپنے فرمایا کہ عباد اللہ کے امر میں حجت اللہ تعالیٰ کا اعلان کے  
 ذمہ واجب تھا یہ امر اس سے اعظم ہے۔

یہ باب اون آیتوں کے بیان میں ہے کہ حقیقت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے قیصر کو خط بھیجا تھا اور وقت واقع ہوئی میں  
 شیخین نے ہن و ہاش سے روایت کی ہے کہ ابوسفیان نے اون کو یہ خبر دی ہے کہ جس پر  
 میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان اور قریش کو مدت دی تھی ہر قریظ نے ابوسفیان  
 کے پاس کسی کو بھیجا ابوسفیان قریش کے نامزدن کی جماعت میں شام میں تھے یہ قریشی لوگ  
 ہر قریظ کے پاس آئے اور وقت وہ لوگ ایلیا میں تھے اس نے قریش کو اپنی مجلس میں بلایا  
 اور وقت ہر قریظ کے اطراف میں دروم کے عظیم الشان لوگ تھے۔ پھر ہر قریظ نے قریش کو اور  
 اپنے ترجمان کو بلایا اور اون سے پوچھا کہ تم لوگوں میں کون شخص اس مرد سے نسب میں زیادہ خوب  
 ہے جو یہ زعم کرتا ہے کہ وہ نبی ہے ابوسفیان نے کہا میں نے کہا میں اس مرد سے نسب میں زیادہ  
 قریب اہل ہر قریظ نے اپنے آدمیوں سے کہا ابوسفیان کو میرے نزدیک لاؤ اور اس کے اصحاب  
 کو اس کے قریب کر دو اور اس کے آدمیوں نے قریشیوں کو ابوسفیان کی پیٹھ کے پاس بٹھلا دیا۔  
 پھر اپنے ترجمان سے کہا کہ ان آدمیوں سے کہہ دو کہ میں یہ بات اس مرد سے پوچھتا ہوں اگر  
 یہ مرد یعنی ابوسفیان مجھے جھوٹ کے تو تم لوگ اس کی تکذیب کیجیو ابوسفیان نے کہا واللہ  
 اگر اس امر کی حیا نہ ہوتی کہ وہ لوگ مجھ کو جھوٹا نہیں دین گے تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے معاملہ میں جھوٹ کتنا ہر قریظ نے اول جواب دیا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بوجھ تھی  
 کہ تم لوگوں میں اس نبی کا نسب کیونکر ہے میں نے کہا کہ وہ ہم لوگوں میں صاحب نسب ہے۔  
 اس نے پوچھا کیا تم لوگوں میں کسی نے اس نبی سے پہلے کبھی یہ بات کہی تھی یعنی نبوت کا  
 دعویٰ کیا تھا میں نے کہا نہیں ہر قریظ نے پوچھا کیا اس نبی کے باپ و ادا میں سے کوئی بادشاہ تھا

سینے کہا نہیں۔ ہرقل نے پوچھا اوس نبی کا اتباع قوم کے اخراجات لوگ کرتے ہیں یا ضعیف  
 لوگ میں نے کہا ضعیف اوس کا اتباع کرتے ہیں۔ ہرقل نے پوچھا کیا وہ لوگ زیادہ  
 ہوتے جاتے ہیں یا کم ہوتے جاتے ہیں میں نے کہا زیادہ ہوتے جاتے ہیں۔ ہرقل نے پوچھا  
 جو لوگ اوس کے دین میں داخل ہوتے ہیں کیا داخل ہونے کے بعد اوس کے دین سے  
 ناخوش ہو کے اوس میں سے کوئی پہچاتا ہے میں نے کہا نہیں ہرقل نے پوچھا کہ قبل دعوی  
 نبوت کے کیا تم لوگ اوس نبی کو کہتے تھے کہ تمہارے تھے میں نے کہا نہیں۔ ہرقل نے پوچھا  
 کیا وہ نبی یوحنا کی گرتا ہے میں نے کہا نہیں اور میں نے کہا کہ ایک مدت ہوئی ہے کہ ہم اوس سے  
 بے خبر ہیں ہم یہ نہیں جانتے کہ وہ اوس مدت میں کیا کرنے والا ہے۔ ایوسفیان نے کہا  
 بغیر سب کے مجھ کو کوئی ایسا ماکمل مکمل نوحہ میں کچھ شے داخل کروں۔ ہرقل نے پوچھا کیا تم لوگوں  
 نے اوس نبی سے جنگ کی ہے میں نے کہا ہاں ہم نے جنگ کی ہے۔ ہرقل نے پوچھا تمہاری  
 جنگ تمام اوس کے ساتھ کیونکر تھی میں نے کہا کہ ہمارے اور اوس نبی کے درمیان جنگ پانی  
 کے ڈول کی شکل تھی کہ ایک بہرے اور اوس کے بعد دوسرا بہرے یعنی کبھی ہم اور پھر غالب  
 ہوتے تھے اور کبھی وہ پھر غالب ہوتا تھا۔ ہرقل نے پوچھا وہ نبی کس چیز کے ساتھ تم کو اڑتا رہا  
 ایوسفیان نے کہا نبی یہ کہتا ہے کہ ایک اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو اور اوس کے ساتھ  
 کسی شے کو شریک نہ کرو اور تمہارے باپ دادا جو کچھ کہتے ہیں اوسکو ترک کر دو اور ہکو نامہ اور  
 زکوٰۃ اور صدق اور عفات اور صلہ رحمی کے واسطے ادا کرتا ہے۔ ہرقل نے یہ باتیں سن کر  
 ترجمان سے کہا کہ ایوسفیان سے کہہ دو کہ میں نے تجھے اوس نبی کا نسب پوچھا تو نے کہا کہ ہم  
 لوگوں میں وہ نبی صاحب نسب ہے حال یہ ہے کہ کل رسول ایسی ہی اپنی قوم کے نسب میں  
 سعادت کے جاتے ہیں اور میں نے تجھے یہ پوچھا کیا تم لوگوں میں سے کسی شخص نے یہ بات  
 کہی ہے کہ میں نبی ہوں تو نے ذکر کیا کہ کسی نے نہیں کہی میں کہتا ہوں کہ اگر کسی نے اوس نبی  
 سے پہلے یہ بات کہی ہوتی تو میں ضرور یہ کہتا کہ وہ ایک ایسا مرد ہے جو اوس سے پہلے کسی نے

یہ دعویٰ کیا تھا وہ اسکی پیروی کرتا ہے اور میں نے تجھے یہ پوچھا کیا اس نبی کے باپ دادا میں سے کوئی بادشاہ گزرا ہے تو نے کہا نہیں گزرا اگر اس کے باپ دادا میں سے کوئی بادشاہ ہوتا تو میں یہ کہتا کہ یہ ایک ایسا مرد ہے جو اپنے باپ دادا کا ملک چاہتا ہے اور میں نے تجھ سے یہ پوچھا کیا تم لوگ قبل دعویٰ نبوت کے جو بڑے بولنے کی تہمت اور سپر لگاتے تھے تو نے ذکر کیا کہ میں نے کبھی جو بڑے سے اسکو مستہم نہیں کیا میں یہ پہچانتا ہوں کہ آپ آدمیوں پر جو بڑے نہیں کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر جو بڑے کہیں اور میں نے تجھ سے پوچھا کیا اس نبی کا تبلیغ اشراۃ آدمیوں نے کیا ہے یا ضعیف آدمیوں نے تو نے ذکر کیا کہ ضعیفوں نے اس کا اتباع کیا ہے حال یہ ہے کہ رسولوں کی پیروی کرنے والے ضعیف لوگ ہی ہوتے ہیں اور میں نے تجھے پوچھا کیا وہ لوگ بڑھتے جاتے ہیں یا گھٹتے جاتے ہیں تو نے یہ ذکر کیا کہ وہ لوگ زیادہ ہوتے جاتے ہیں حال یہ ہے ایسا ہی ایمان کا معاملہ ہے یہاں تک کہ پورا ہو جاتا ہے اور میں نے تجھے یہ پوچھا جو آدمی اس کے دین میں داخل ہوتے ہیں کیا داخل ہونے کے بعد اس کے دین سے ناخوش ہو کے پھر جاتے ہیں تو نے یہ ذکر کیا کہ نہیں پھرتے ایمان ایسا ہی ہے کہ جبوقت اسکی بشارت دلوں سے مخالفت کرتی ہے تو پھر ایمان نہیں جلتا اور میں نے تجھے پوچھا کیا وہ بے وفائی اور بدعہدی کرتا ہے تو نے کہا نہیں۔ رسول ایسے ہی ہوتے ہیں کہ کسی سے بے وفائی اور بدعہدی نہیں کرتے ہیں اور میں نے تجھے پوچھا وہ نبی کس چیز کے ساتھ تم لوگوں کو امر کرتا ہے تو نے ذکر کیا کہ وہ نبی یہ امر کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اسکی عبادت کے ساتھ کسی شے کو شریک نہ کرو اور تم کو بتوں کی عبادت سے مانعت کرتا ہے اور تم کو نثار اور صدق اور عفاف کے ساتھ امر کرتا ہے تو جو بات کہتا ہے اگر حق ہے تو میرے ان ہڈیوں کی جگہ کا وہ مالک ہو جائیگا۔ مجھ کو یہ علم تھا کہ وہ نبی ظہور کرنے والا ہے ولیکن میں یہ گمان نہیں کرتا تھا کہ وہ نبی تم لوگوں میں سے ہوگا اگر مجھ کو یہ معلوم ہو جادو کہ میں اس کے پاس جیڑ دیا جاؤنگا تو میں اسکی ملاقات کے واسطے ضرور مشقت اور ماتا مارا کرتا اور میں اس نبی کے پاس ہوتا تو اس کے قدم

۱۰۰  
۱۰۱  
۱۰۲  
۱۰۳  
۱۰۴  
۱۰۵  
۱۰۶  
۱۰۷  
۱۰۸  
۱۰۹  
۱۱۰  
۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱  
۶۱۲  
۶۱۳  
۶۱۴  
۶۱۵  
۶۱۶  
۶۱۷  
۶۱۸  
۶۱۹  
۶۲۰  
۶۲۱  
۶۲۲  
۶۲۳  
۶۲۴  
۶۲۵  
۶۲۶  
۶۲۷  
۶۲۸  
۶۲۹  
۶۳۰  
۶۳۱  
۶۳۲  
۶۳۳  
۶۳۴  
۶۳۵  
۶۳۶  
۶۳۷  
۶۳۸  
۶۳۹  
۶۴۰  
۶۴۱  
۶۴۲  
۶۴۳  
۶۴۴  
۶۴۵  
۶۴۶  
۶۴۷  
۶۴۸  
۶۴۹  
۶۵۰  
۶۵۱  
۶۵۲  
۶۵۳  
۶۵۴  
۶۵۵  
۶۵۶  
۶۵۷  
۶۵۸  
۶۵۹  
۶۶۰  
۶۶۱  
۶۶۲  
۶۶۳  
۶۶۴  
۶۶۵  
۶۶۶  
۶۶۷  
۶۶۸  
۶۶۹  
۶۷۰  
۶۷۱  
۶۷۲  
۶۷۳  
۶۷۴  
۶۷۵  
۶۷۶  
۶۷۷  
۶۷۸  
۶۷۹  
۶۸۰  
۶۸۱  
۶۸۲  
۶۸۳  
۶۸۴  
۶۸۵  
۶۸۶  
۶۸۷  
۶۸۸  
۶۸۹  
۶۹۰  
۶۹۱  
۶۹۲  
۶۹۳  
۶۹۴  
۶۹۵  
۶۹۶  
۶۹۷  
۶۹۸  
۶۹۹  
۷۰۰  
۷۰۱  
۷۰۲  
۷۰۳  
۷۰۴  
۷۰۵  
۷۰۶  
۷۰۷  
۷۰۸  
۷۰۹  
۷۱۰  
۷۱۱  
۷۱۲  
۷۱۳  
۷۱۴  
۷۱۵  
۷۱۶  
۷۱۷  
۷۱۸  
۷۱۹  
۷۲۰  
۷۲۱  
۷۲۲  
۷۲۳  
۷۲۴  
۷۲۵  
۷۲۶  
۷۲۷  
۷۲۸  
۷۲۹  
۷۳۰  
۷۳۱  
۷۳۲  
۷۳۳  
۷۳۴  
۷۳۵  
۷۳۶  
۷۳۷  
۷۳۸  
۷۳۹  
۷۴۰  
۷۴۱  
۷۴۲  
۷۴۳  
۷۴۴  
۷۴۵  
۷۴۶  
۷۴۷  
۷۴۸  
۷۴۹  
۷۵۰  
۷۵۱  
۷۵۲  
۷۵۳  
۷۵۴  
۷۵۵  
۷۵۶  
۷۵۷  
۷۵۸  
۷۵۹  
۷۶۰  
۷۶۱  
۷۶۲  
۷۶۳  
۷۶۴  
۷۶۵  
۷۶۶  
۷۶۷  
۷۶۸  
۷۶۹  
۷۷۰  
۷۷۱  
۷۷۲  
۷۷۳  
۷۷۴  
۷۷۵  
۷۷۶  
۷۷۷  
۷۷۸  
۷۷۹  
۷۸۰  
۷۸۱  
۷۸۲  
۷۸۳  
۷۸۴  
۷۸۵  
۷۸۶  
۷۸۷  
۷۸۸  
۷۸۹  
۷۹۰  
۷۹۱  
۷۹۲  
۷۹۳  
۷۹۴  
۷۹۵  
۷۹۶  
۷۹۷  
۷۹۸  
۷۹۹  
۸۰۰  
۸۰۱  
۸۰۲  
۸۰۳  
۸۰۴  
۸۰۵  
۸۰۶  
۸۰۷  
۸۰۸  
۸۰۹  
۸۱۰  
۸۱۱  
۸۱۲  
۸۱۳  
۸۱۴  
۸۱۵  
۸۱۶  
۸۱۷  
۸۱۸  
۸۱۹  
۸۲۰  
۸۲۱  
۸۲۲  
۸۲۳  
۸۲۴  
۸۲۵  
۸۲۶  
۸۲۷  
۸۲۸  
۸۲۹  
۸۳۰  
۸۳۱  
۸۳۲  
۸۳۳  
۸۳۴  
۸۳۵  
۸۳۶  
۸۳۷  
۸۳۸  
۸۳۹  
۸۴۰  
۸۴۱  
۸۴۲  
۸۴۳  
۸۴۴  
۸۴۵  
۸۴۶  
۸۴۷  
۸۴۸  
۸۴۹  
۸۵۰  
۸۵۱  
۸۵۲  
۸۵۳  
۸۵۴  
۸۵۵  
۸۵۶  
۸۵۷  
۸۵۸  
۸۵۹  
۸۶۰  
۸۶۱  
۸۶۲  
۸۶۳  
۸۶۴  
۸۶۵  
۸۶۶  
۸۶۷  
۸۶۸  
۸۶۹  
۸۷۰  
۸۷۱  
۸۷۲  
۸۷۳  
۸۷۴  
۸۷۵  
۸۷۶  
۸۷۷  
۸۷۸  
۸۷۹  
۸۸۰  
۸۸۱  
۸۸۲  
۸۸۳  
۸۸۴  
۸۸۵  
۸۸۶  
۸۸۷  
۸۸۸  
۸۸۹  
۸۹۰  
۸۹۱  
۸۹۲  
۸۹۳  
۸۹۴  
۸۹۵  
۸۹۶  
۸۹۷  
۸۹۸  
۸۹۹  
۹۰۰  
۹۰۱  
۹۰۲  
۹۰۳  
۹۰۴  
۹۰۵  
۹۰۶  
۹۰۷  
۹۰۸  
۹۰۹  
۹۱۰  
۹۱۱  
۹۱۲  
۹۱۳  
۹۱۴  
۹۱۵  
۹۱۶  
۹۱۷  
۹۱۸  
۹۱۹  
۹۲۰  
۹۲۱  
۹۲۲  
۹۲۳  
۹۲۴  
۹۲۵  
۹۲۶  
۹۲۷  
۹۲۸  
۹۲۹  
۹۳۰  
۹۳۱  
۹۳۲  
۹۳۳  
۹۳۴  
۹۳۵  
۹۳۶  
۹۳۷  
۹۳۸  
۹۳۹  
۹۴۰  
۹۴۱  
۹۴۲  
۹۴۳  
۹۴۴  
۹۴۵  
۹۴۶  
۹۴۷  
۹۴۸  
۹۴۹  
۹۵۰  
۹۵۱  
۹۵۲  
۹۵۳  
۹۵۴  
۹۵۵  
۹۵۶  
۹۵۷  
۹۵۸  
۹۵۹  
۹۶۰  
۹۶۱  
۹۶۲  
۹۶۳  
۹۶۴  
۹۶۵  
۹۶۶  
۹۶۷  
۹۶۸  
۹۶۹  
۹۷۰  
۹۷۱  
۹۷۲  
۹۷۳  
۹۷۴  
۹۷۵  
۹۷۶  
۹۷۷  
۹۷۸  
۹۷۹  
۹۸۰  
۹۸۱  
۹۸۲  
۹۸۳  
۹۸۴  
۹۸۵  
۹۸۶  
۹۸۷  
۹۸۸  
۹۸۹  
۹۹۰  
۹۹۱  
۹۹۲  
۹۹۳  
۹۹۴  
۹۹۵  
۹۹۶  
۹۹۷  
۹۹۸  
۹۹۹  
۱۰۰۰

دہوتا ہرقل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ خط مانگا جس کے ساتھ وحیہ کریمہ پہنچی تھی کہ  
 پاس آجئے ہیجا تہا اوسنے وہ خط ہرقل کے پاس بھیجا تاہرقل نے اوس خط کو پڑھا اوس میں لکھا  
 یہ لکھا یا ابا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد عبد اللہ و سولہ الی ہرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع  
 الہدی ابوالجعد فانی ادعوک بدعا یتہ الاسلام مسلم تسلیم تو یک اللہ جہک مرتین فان تولیت فان  
 علیک اثم الیریسین دیا اہل الکتاب تعاونوا الی کلہ سوار بنینا و بنینک ان ناتبع لہ الا اللہ ولا نشتک  
 بہ شیئاً ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان تولوا فقلوا اللہ و ابانا مسلمون۔  
 ابوسفیان نے کہا جبکہ ہرقل نے جو کچھ کہہ کر خط پڑھا ہے سے فارغ ہو گیا اوس کے پاس جیون کی  
 کثرت ہو گئی اور آرازمین بندہ ہونین یعنی لوگ شور و غل کرنے لگے اور ہم لوگ وہاں سے نکال دے  
 گئے جبوقت ہم نکال دے گئے مینے اپنے دوستوں سے کہا کہ ابن ابی کثیر کا امر بہت عظیم ہو گیا  
 جو بنی اصف کا بادشاہ اوس سے خوف کرتا ہے یہ امور دیکھ کر بنی ہاشمہ یقین کرتا تھا کہ آپ غلبہ  
 کریں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجرمین اسلام کو داخل کیا ابن ناطور صاحب ایلیمیا اور ہرقل  
 نصاریٰ شام کے پیشوا اور بادشاہ تھے ابن ناطور یہ کہتا تھا کہ ہرقل جبوقت ایلیمیا میں یا خضیت انفس  
 ہو گیا بعض بطریقوں نے کہا کہ ہم تیری ہیئت کو منکر پاتے ہیں ابن ناطور نے کہا ہرقل مجھ ہی تھا  
 ستارون میں غور کیا کرتا تھا جبوقت بطریقوں نے اوس سے احوال پوچھا تو اوس نے یہ کہا  
 کہ آجکی رات جبوقت مینے ستارون میں غور کیا تو ملک ختان کو مینے دیکھا کہ اوس نے ظہور کیا  
 ہے یہ بتلاؤ اس امت میں سے کون لوگ ختنہ کرتے ہیں انہوں نے کہا کوئی ختنہ نہیں کرتا  
 ہے مگر یہ لوگ یہود کی شان سے تو غلگین نہ ہوا اور تو اپنے ملک کے شہروں کی طرف لکھ  
 بیج کہ یہود میں سے جو لوگ ہوں ان کو تیرے ملک کے لوگ قتل کر ڈالیں اوس درمیان  
 کہ وہ لوگ اپنے امر پر تھے ہرقل کے پاس ایک مرد لایا گیا ملک غسان نے اوسکو بھیجا تھا  
 ملک غسان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سے ہرقل کو خبر دی تھی جبکہ ہرقل نے اوس  
 مرد سے خبر پوچھی آدمیوں سے یہ کہا کہ اسکو لے جاؤ اور دیکھو کیا یہ ختنہ کیا ہوا ہے یا ختنہ کیا

نہیں ہے لوگوں نے اوسکو دیکھا اور ہرقل سے کہا کہ یہ مرد ختنہ کیا ہوا ہے اور اوس مرد سے عرب کا اعلا پوچھا اوس نے کہا کہ عرب کے لوگ ختنہ کرتے ہیں ہرقل نے سنکر کہا کہ یہ شخص اس امت کا بانی و شاد ہے جو ظاہر ہوا ہے ہرقل نے اپنے اوس وزیر کو لکھا جو رومیہ میں تھا ۱۱، علم میں ہرقل کا نظیر تھا اور ہرقل حمص کی طرف چلا گیا ہرقل نے حمص کا قصد نہیں کیا بابتناک کہ اوس کے وزیر کا خط آگیا ہرقل کے وزیر نے اوس کی رائے کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور میں موافقت کی اور اوس نے یہ لکھا کہ آپ نبی ہیں ہرقل نے عطاے روم کو اپنے اوس قصر میں جو حمص میں تھا آنے کے واسطے حکم دیا پھر اوس نے اوس قصر کے دروازے بند کرادے پھر وہ اوس قصر پر چڑھا اور عطاے روم سے اوس نے خطاب کر کے پوچھا اے جماعت اہل روم کیا تم کو خلائع اور رشدا اور اس امر میں رغبت ہے کہ تمہارا ملک قائم رہے تم اس نبی سے بیعت کر لو یہ سنکر عطاے روم اس طور سے دروازوں کی طرف بھاگے جیسے جنگلی گدھے بھاگتے ہیں۔ دروازوں کو اونہوں نے بند پایا جبکہ ہرقل نے اون لوگوں کی نفرت دیکھی اور انکے ایمان لانے سے مایوس ہوا تو آدمیوں سے یہ کہا کہ ان کو میرے پاس پھیر کے لاؤ جب وہ ہرقل کے پاس پلٹ کے آئے تو اون سے ہرقل نے کہا کہ میں نے تم سے ابھی جو بات کہی تھی میں تمہاری آزمائش کرتا تھا کہ تم لوگ اپنے دین میں کتنے شدید ہو میں نے دیکھ لی ہرقل کی یہ بات سنکر سب نے اوسکو سجدہ کیا اور اوس سے سب راضی ہو گئے یہ واقعہ ہرقل کی آخر شان تھی۔

یہی مہدی نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابوسفیان شلم کی طرف تجارت کے واسطے گئے قیصر نے ابوسفیان کے پاس اپنا آدمی بھیجا اور ابوسفیان سے کہا کہ اس مرد نے جو تم لوگوں میں خروج کیا ہے مجھکو اوسکی خبر دو کیا ہر بار وہ مرد تم لوگوں پر غالب آتا ہے ابوسفیان نے کہا کہ اوس مرد نے ہم لوگوں پر ہرگز غلبہ نہیں کیا مگر اوسوقت غلبہ کیا ہو کہ میں غائب رہا ہوں۔ قیصر نے ابوسفیان سے پوچھا کیا تم اوس مرد کو صادق گمان کرتے ہو یا کاذب ابوسفیان نے کہا بلکہ وہ مرد کاذب ہے۔ ہرقل نے سنے ابوسفیان سے کہا یہ بات نہ کہو

اس لئے کہ کذب ایسی شے ہے کہ اس سے کوئی شخص غلبہ نہیں رہتا ہے اگر تم لوگوں میں نبی ہے تو تم اس کو قتل کیجیو زیادہ ایسا فعل کرنے والے ہو دو گنہ گین یعنی رانیا کو قتل کرتا یہود کا فعل ہے۔

ابو نعیم نے عبد اللہ بن شداد سے روایت کی ہے کہ اسے کہ ابو سفیان نے کہا ہے کہ وہ پہلا دن جب میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھ کو رعب ہوا البتہ وہ دن بڑا تھا اور میں قیصر نے اپنے ملک اور اپنی سلطنت اور اپنی بارگاہ میں جو کچھ کہا وہ کہا میں قیصر کے پاس ایسے حال میں حاضر ہوا تھا کہ اس کی پیشانی سے پسینا ٹپک رہا تھا اس کی یہ حالت اس میں صحیفہ کی وجہ سے تھی جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو لکھا تھا قیصر کی یہ حالت دیکھ کر میں ہوش محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے خوف زدہ رہتا تھا یہاں تک کہ میں مسلمان ہو گیا۔

بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہ اسے مجھے زہری نے حدیث کی ہے زہری نے کہا ہے مجھے نصاریٰ کے ایک اور پیشوا نے جس نے اس زمانہ کو پایا تھا جبکہ وحید بن خلیفہ ہرقل کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط لائے اس خط میں یہ لکھا تھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول اللہ اے ہرقل عظیم الروم سلام

عملی من اتباع الہدی اما بعد فاسلم تسلیم تو کیا اللہ اجر کرتا ہے فان ابیت فان اثم الاکارین علیک جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط ہرقل کے پاس پہونچ گیا اور ہرقل نے اس کو پڑھ لیا اس نے اس کو لیکر اپنی زبان اور کمر کے درمیان رکھ لیا پھر ہرقل نے ایک مرد کو جواہل رومیہ میں سے تھا اور عبرانی زبان سے جو کچھ وہ پڑھتا تھا غیر اس کا نہیں پڑھ سکتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے جو خط اور قاصد ہرقل کے پاس لایا تھا اس کی حقیقت اس کو لکھی اس نے ہرقل کو لکھا کہ یہ یہی ہے جس کا تمہارا کیا جانا ہے اس میں شک نہیں ہے تو اس نبی کا اتباع کر کے ہرقل نے عظمائے روم کو حکم دیا وہ اس کے ملک کے قصر میں جمع ہوئے۔ پھر ہرقل نے حکم دیا اس کے دروازے

بند کر دے گئے اور ہر قتل اپنے بالا خانہ پر ایسے حال میں چڑھا کر اون غلطے روم  
خافت تھا پہر اوس نے اون سے خطاب کر کے کہا اے جماعت روم میرے پاس احمد کا  
ایک خط آیا ہے واشد احمد وہی نبی ہے جس کا ہم انتظار کرتے تھے اور اوس کا ذکر ہم اپنی کتاب  
میں پاتے تھے ہم اوسکی نشانیوں اور اوس کے زمانہ ظہور سے پہچانتے ہیں تم لوگ اسلام  
قبول کر لو اور اوس کا اتباع کرو تمہاری آخرت اور دنیا تمہارے لئے سلامتی ہوگی۔ اون  
غلطانے ہر قتل کی یہ باتیں سن کر یکا کر لیا اور نفرت اور غضب سے کلام کیا اور قصر کے  
دروازوں کی طرف دوڑے قصر کے دروازوں کو اپنے اس طرف بند پایا ہر قتل نے اون سے  
خوف کیا اور آدمیوں سے کہا کہ ان کو میرے پاس پلٹا کے لے آؤ لوگ اون غلطے روم  
کو ہر قتل کی طرف پہیر لائے جب وہ آئے تو ہر قتل نے کہا اے جماعت روم میں نے  
تم لوگوں سے یہ باتیں اس لئے کی ہیں کہ ان باتوں سے تمکو میں کو نیچے دیتا تھا تاکہ میں  
دیکھوں کہ تمہاری صلابت تمہارے دین میں کیونکر ہے میں نے تمہاری وہ حالت دین میں  
دیکھی جس نے مجھے مسرور کیا ہر قتل کی یہ گفتگو سن کر وہ سب سجدہ میں گرے پہر انکے واسطے  
قصر کے دروازے کھول دئے گئے اور وہ سب نکل کے چلے گئے۔

بزار اور ابو نعیم نے وصیت الکلبی سے روایت کی ہے وجہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
نے مجھ کو قیصر صاحب روم کے پاس خط دیکر بھیجا میں نے قیصر کے پاس داخل ہونے کے واسطے  
اجازت چاہی میں نے قیصر کے آدمیوں سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد  
کیواسطے اجازت چاہو کوئی آدمی قیصر کے پاس گیا اور اوس سے یہ کہا گیا کہ دروازہ  
ایک مرد حاضر ہے وہ یہ زعم کرتا ہے کہ وہ رسول اللہ کا قاصد ہے اس بات کو سن کر سب  
اٹھ گئے اور قیصر نے کہا کہ اوس قاصد کو داخل ہونے دو میں قیصر کے پاس داخل ہوا  
اوس وقت قیصر کے پاس قیصر کے بطریق لوگ تھے میں نے وہ خط قیصر کو دے دیا وہ خط قیصر کے سامنے  
پڑھا گیا یکایک اس خط میں یہ لکھا ہوا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم بن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صاحب الروم قیصر کا ہستیجا جو سرخ رنگ اور کبود چشم اور فروشتہ موتا اوس نے غصہ اور نفرت سے باتیں کیں اور کہا کہ آج کے دن اس خط کو تو نہ پڑھ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خط میں اپنے نفس سے امتدائی ہے یعنی (اپنے آپ کو جسے تخریب دینا مقدم ذکر کیا ہے اور تیر نام آخر میں لکھا ہے) اور تجھ کو صاحب الروم کہا ہے وحی سے کہا قیصر نے اوس خط کو پڑھایا نہ کہ وہ اوس سے ناروغ ہو گیا بہر قیصر نے اہل مجلس کو حکم دیا وہ لوگ اوس کے پاس سے نکل کے چلے گئے پھر قیصر نے میر سے پاس آدمی بھیجا میں اوس کے پاس داخل ہوا اُس نے مجھے پوچھا میں نے اوس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات سے خبر دی قیصر نے اسقف کے پاس آدمی بھیجا وہ قیصر کے پاس آیا اسقف اہل روم کا صاحب امت تھا اوس کے قول اور ارے سے لوگ نہیں بہرتے تھے جبکہ اوس نے وہ خط پڑھا کہ اللہ یہ وہی نبی ہے جسکی بشارت عیسیٰ بن مریم اور موسیٰ علیہما السلام نے ہوئی ہے وہی نبی ہے جسکی موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام نے ہوئی بشارت دی ہے یہ وہی نبی ہے جسکا ہم انتظار کرتے تھے قیصر نے اسقف سے پوچھا تو تجھ کو کیا امر کرتا ہے میں کیا کروں اسقف نے کہا مجھے جو تو پوچھتا ہے تو میں اوس نبی کی تصدیق کرنے والا اور امکا اتباع کرنے والا ہوں قیصر نے اسقف سے کہا کہ میں پہچانتا ہوں کہ وہ نبی ایسا ہی ہے کہ اوسکی تصدیق اور اوس کا اتباع کیا جائے ولیکن مجھ کو یہ قدرت نہیں ہے کہ میں اوس کا اتباع کر سکوں اگر میں یہ فعل کروں گا تو میرا ملک جاتا رہے گا اور اہل روم مجھ کو قتل کر ڈالیں گے پھر قیصر نے کوئی آدمی اس لئے بھیجا کہ اہل عرب میں سے کسی مرد کو ڈھونڈیں اوس زمانہ میں ابوسفیان روم میں تجارت کے لئے آئے تھے قیصر کا بھی ابوسفیان کو لایا اور قیصر کے پاس اونکو داخل کیا قیصر نے ابوسفیان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات پوچھے اور کہا کہ وہ مرد جو تمہاری سر زمین میں پیدا ہوا ہے اوس کے احوال سے مجھ کو تم خبر دو کہ وہ کون ہے ابوسفیان نے کہا وہ ایک نوجوان مرد ہے قیصر نے پوچھا



اوس کو حسب کیا ہے ابوسفیان نے کہا وہ ہم لوگوں میں صاحب حسب ہے اور سپر کسی  
 شخص کو فضیلت نہیں دیجاتی قیصر نے کہا یہ نبوت کی نشانی ہے قیصر نے پوچھا اوس کے  
 پیرو اور تابعین کون ایک ہیں ابوسفیان نے کہا نو عمر اور کم درجہ لوگ ہیں قیصر نے کہا یہ نبوت  
 کی نشانی ہے قیصر نے پوچھا کیا تم نے دیکھا ہے کہ جو لوگ تم لوگوں میں سے نکلا اوس کے  
 پاس جاتے ہیں وہ بہر تہاری طرف پلٹ کے آتے ہیں ابوسفیان نے کہا نہیں بلکہ میں  
 قیصر نے کہا کہ یہ نبوت کی نشانی ہے قیصر نے پوچھا جو آدمی اوس کے اصحاب میں سے تھا کہ  
 پاس آتا ہے کیا وہ اوس کے پاس پلٹ کے جاتا ہے ابوسفیان نے کہا ہاں پلٹ کے  
 جاتا ہے قیصر نے کہا یہ نبوت کی نشانی ہے۔ قیصر نے پوچھا جو وقت وہ اور اوس کے اصحاب  
 جنگ کرتے ہیں کیا کبھی جنگ سے وہ پہرتا ہے ابوسفیان نے کہا ہاں کبھی ایسا ہی ہوتا  
 ہے قیصر نے کہا یہ نبوت کی نشانی ہے وحیہ نے کہا یہ قیصر نے مجھ کو بلایا اور کہا کہ اپنے  
 صاحب کو یہ بات پہنچا دو کہ میں یہ جانتا ہوں کہ آپ کا ہن و لیکن میں اپنا ملک نہیں چھوڑ  
 سکتا یہ قیصر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ خط لیا اور اوس کو اپنے سر پر کہا  
 پہر اوس کو پوس دیا اور دیا اور حریر میں اوس کو لپیٹا اور جامہ دان میں رکھ دیا اور اسقف  
 جو تھا اوس کی شان یہ تھی کہ یکشنبہ کے روز نصاریٰ ہمیشہ اوس کے پاس جمع ہوا کرتے تھے  
 وہ نصاریٰ کی طرف نکل کر آتا اور اوس کو وعظ اور نصیحت کرتا اور اوس کے سامنے قصے بیان کرتا  
 تھا پہر وہ اپنی جگہ میں داخل ہو جاتا تھا اور یکشنبہ کے دن تک بیٹھا رہتا تھا وحیہ نے کہا ان  
 اوس کے پاس جاتا تھا اور وہ مجھے پوچھا کرتا تھا جبکہ یوم یکشنبہ آیا نصاریٰ نے اوس کا انتظار  
 کیا کہ اوس کے پاس نکل کر آئیگا وہ نہیں نکلا اور اوس سے مرض کا حیلہ کیا اور ایسا حیلہ کرتا کیا  
 یہاں تک کہ آخر اس امر کا یہ ہوا کہ نصاریٰ لوگ حاضر ہوئے اور اوس کے پاس کیسی بیسی کر گیا  
 بیسیا کہ تجھ کو ضرور نکلتا چاہیے اگر تو نہ نکلے گا تو ہم تیرے پاس غزوہ داخل ہونگے اس لئے  
 کہ جیسے یہ مرد عربی آیا ہے ہم تیری حالت بدلی ہوئی پاتے ہیں اسقف نے میرے پاس

ایک آدمی پہنچا اور یہ کہا! یہی جا کہ تم اپنے صاحب کے پاس جاؤ اور اذن کو میرا سلام کہو اور یہ خبر کرو کہ میں یہ شہادت دیتا ہوں لا الہ الا اللہ و انہ رسول اللہ پھر اسقف نصاریٰ کے پاس نکلا آیا نصاریٰ نے اوس کو قتل کر ڈالا۔

ابو نعیم نے ابوسفیان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہر قتل نے بطریقوں اور اشراف نصاریٰ کو جمع اور وہ ایک ایسی بلند جائے میں بیٹھا کہ نصاریٰ اوس پر قدرت نہ پاسکیں پھر اوس نے کہنے کیا واسطے حکم دیا اوس کے دروازے بند کر دے گئے پھر اوس نے نصاریٰ کے سامنے خطبہ پڑھا اور کہا کہ یہ وہ نبی ہے جسکی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تمکو دی ہے تم اس نبی کا اتباع کرو اور اوس پر ایمان لاؤ اذن سب نے ایک کر کے غصہ اور انکار کیا پھر وہ کنینہ میں دوڑنے لگے اوس کو بندیا یا ہر قتل تک اونکا ہاتھ نہیں پہنچا جبکہ ہر قتل نے اون کی یہ حالت دیکھی تو اون سے کہا تم سب لوگ بٹھ جاؤ بیٹھے تمہارے آزمائش کا ارادہ کیا تھا اب مجھ کو یہ ڈرتا کہ تم لوگوں کو تمہارے دین میں کوئی فریب دیکر پیروں گے تمہاری جو حالت میں دین میں دیکھی اوس نے مجھ کو مسرور کیا ہر قتل کے قاضی نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے نصاریٰ نے اوس کو مارا اور اوس کو مارنے لگے اور دانتوں سے اوس کو کاٹنے لگے یہاں تک کہ نصاریٰ نے اوس کو مار ڈالا۔

سعید بن منصور نے عبداللہ بن شداد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب الروم کو لکھا میں محمد رسول اللہ امی ہر قتل صاحب الروم جبکہ یہ خط ہر قتل کے پاس آیا اوس نے اس کو پڑھا اوس کا بہائی کٹھا ہو گیا اور اوس نے کہا کہ اس خط کو نہ پڑھ تجھے پہلے اپنی ذات سے اس میں ابتدا کی ہے (یعنی اپنا نام پہلے اور تیرا نام اس کے بعد لکھا ہے) اور تجھ کو بادشاہ خنیں لکھا تجھ کو صاحب الروم گردانا ہر قتل نے کہا اگر یہ امر ہے کہ اس کے لکھنے والے نے اپنے نفس سے ابتدا کی ہے سو لکھنے والا

وہی ہے جس نے مجھے لکھا ہے اور اگر میرا نام صاحب الروم کہا ہے تو میں صاحب الروم ہوں اہل روم کا کوئی صاحب میرے سوا نہیں ہے ہر کتاب پڑھنے لگا اور اس کی پیشانی سے اس خط کے کرب سے عرق ٹپک رہا تھا اس وقت ہر قل سردی کے سخت موسم میں تھا ہر قل نے پوچھا اس مرد کو کون شخص پہچانتا ہے کسی کو ابوسفیان کے پاس بھیجا اور ابوسفیان سے پوچھا کیا تم اس مرد کو پہچانتے ہو ابوسفیان نے کہا ہاں میں پہچانتا ہوں ہر قل نے پوچھا تم لوگوں میں اس کا نسب کیا ہے ابوسفیان نے کہا وہ نسب میں ہم لوگوں کے اوسط ہے ہر قل نے پوچھا تمہارے قریہ میں اس کا گھر کہاں ہے ابوسفیان نے کہا ہمارے قریہ کے وسط میں ہے ہر قل نے کہا کہ یہ اسرار اس کے آیات نبوت سے ہیں اور باقی حدیث آگے کی حدیث کی مثل ذکر کیا ہے اور اس میں استغفرت کے قتل کا ذکر ہے۔

ستید بن منصور نے ابن المیثب سے روایت کی ہے کہ اس نے جبکہ قیصر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خط پڑھ لیا کہ یہ وہ خط ہے کہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے بعد بنیہ ایسا خط نہیں سنا۔ قیصر نے ابوسفیان اور مغیرہ بن شعبہ کو بلایا اور دونوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض حالات پوچھے دونوں نے قیصر کو آپ کے احوال سے خبر دی قیصر نے کہا کہ میرے قدموں کے تحت میں جو ملک ہے وہ ضرور اس کا مالک ہوگا۔

ابونعیم نے (مغزہ) میں ابن عمر سے روایت کی ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ ایسا کون شخص ہے جو یہ خط طاغیہ روم کی طرف لیجاوے اس کے واسطے جنت ہے انصار میں سے ایک مرد کٹرا ہو گیا اور جس کا نام عبید اللہ بن عبدالحق تھا اس نے کہا میں حاضر ہوں وہ مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط لیکر گیا یہاں تک کہ طاغیہ تک پہنچا اور اس مرد انصاری نے کہا رسول رب العالمین کا میں رسول ہوں طاغیہ روم نے اس مرد کو اذن دیا وہ اس کے پاس داخل ہوا طاغیہ روم نے پہچان لیا کہ وہ

مرد امرحق کو نبی مرسل کے پاس سے لایا ہے اوس مرد انصاری نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا  
 خلیفہ صر کے سامنے پیش کیا اوس نے اہل روم کو اپنے پاس بھیج کیا پھر اوس نے خدا کو اوس کے  
 سامنے پیش کیا جو شے وہ مرد لایا تھا اونہوں نے اوس سے کہا ہست کی بار بار میں روم میں  
 سے ایک مرد آپ کے اوس خط پر ایمان لے آیا۔ ایمان لائے کے وقت قتل نہ دیا گیا پھر وہ  
 انصاری مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئے آیا اور اوس نے قیصر اور اوس  
 مرد کے واقعہ سے جو قتل کیا گیا تھا آپ کو خبر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرا کر فرمایا کہ اوس  
 مقتول کو اللہ تعالیٰ امتداد عجلہ مبعوث کرے گا۔

ابن عساکر نے وجہ انکلیبی سے روایت کی ہے کہ ابیہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 اپنے خط کے ساتھ بادشاہ روم کے پاس بھیجا کہ بیجا بادشاہ روم اس وقت دمشق میں تھا۔  
 میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خط اوس کو دے دیا اوس نے اپنی انگشتی اتار کے جس شے  
 پر بیٹھا ہوا تھا اوس کے نیچے رکھ دی پھر اوس نے نکارا بطریق اور اوس کی قوم کے لوگ جمع ہو گئے  
 بادشاہ روم کے واسطے تکیے دوہرے کر کے گئے وہ اونپر کھڑا ہوا اہل فارس اور اہل روم  
 ایسے تکیوں پر کھڑے ہوتے تھے اون کے منبر پر تھے پھر اوس نے اپنے امیاب کو خط یہ سنلایا  
 ابیہ کہ کیا یہ خط اوس نبی کا ہے جسکی بشارت ہم کو مسیح علیہ السلام نے دی ہے جو اسمعیل بن  
 ابراہیم علیہما السلام کی اولاد سے ہے اہل روم نے مسکرا کر غصہ کے طور پر عہد کیا اور نفرت کی  
 بادشاہ نے اون کا یہ احوال دیکھ کر اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ بٹیر جاؤ پھر اون سے کہا کہ میں  
 تمہاری آزمائش کرتا تھا کہ تمہاری نصرت نصرتیہ کے واسطے کیونکر ہے وجہ نے کہا بادشاہ  
 روم نے دو سو دن کسی کو میرے پاس مخفی طور سے بھیجا اور مجھ کو ایک ایسے عظیم مکان  
 میں داخل کیا جس میں تین سو تیرا تصویریں تھیں دیکھا کہ وہ انبیاء علیہم السلام کی  
 تصویریں ہیں اوس نے مجھے پوچھا کہ ان انبیاء کی تصویریں میں سے تم دیکھو تمہارا صاحب  
 کہاں ہے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر دیکھی ایسا پایا گیا آپ باتیں کر رہے ہیں میں نے

کہا یہ ہے اوس نے کہا تم نے سچ کہا اوس نے پوچھا آپ کی دہن طرف کس شخص کی صورت ہرینے کہا آپ کی قوم میں سے ایک مرد جو جبکا نام ابو بکر مرہ ہے اوس نے پوچھا آپ کے بائیں طرف کون شخص ہے میں نے کہا آپ کی قوم میں سے ایک مرد ہے جس کا نام عمر ہے اوس نے کہا سنو ہم کتاب میں یہ پاتے ہیں کہ آپ کے ان دونوں دوستوں سے اللہ تعالیٰ اس دین کو بورا کرے گا دھیہ نے کہا جبکہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا مینے آپ کو اس واقعہ سے خبر کی آپ نے فرمایا کہ پادشاہ روم نے سچ کہا ابو بکر اور عمر کے سبب اللہ تعالیٰ اس دین کو میرے بعد پورا کرے گا اور فتح دے گا۔

بیہقی اور الانعم نے ابی امامۃ الباہلی سے روایت کی ہے اوہنوں نے ہشام بن العاص سے روایت کی ہے کہ آپ کے مین اور ایک مرد قریشی ابو بکر الصمد بنی کے زمانہ میں ہر قتل صاحب الروم کے پاس بھیجا گیا ہم اوس کو اسلام کی طرف بلاتے تھے اپنی جگہ سے ہم نکل کے گئے یہاں تک کہ ہم غوطہ تک یعنی دمشق تک پہنچے اور جب بن الاثم غسانی کے پاس اوترے اور ہم اوس کے پاس داخل ہوئے لیکہ ایک پہننے دیکھا کہ وہ اپنے تخت پر بیٹھا ہوا ہے اوسنے ہمارے پاس اپنے ایک قاصد کو بھیجا کہ ہم اوس سے کلام کریں پہننے کہا واللہ ہم قاصد سے کلام نہ کریں گے ہم پادشاہ کے پاس بھیجے گئے ہیں اگر وہ ہم کو اذن دے گا تو ہم اوس سے کلام کریں گے ورنہ ہم قاصد سے کلام نہ کریں گے وہ قاصد اوس کے پاس پہنٹ کے گیا اور اوس کو ہماری اس گفتگو سے خبر کی اوس نے ہم کو اذن دیا اور سے ہشام نے گفتگو کی اور اوس کو اسلام کی طرف بلایا پنا ایک پہننے دیکھا کہ اس کے جسم پر سیاہ کپڑے ہیں ہشام نے اوس سے پوچھا کہ یہ سیاہ لباس تیرے جسم پر کیا ہے اوس نے کہا کہ مینے اس لباس کو پہنا ہے اور اس کے ساتھ ہی مینے یہ حلفت کیا ہے کہ مین اس لباس کو نہ اتاروں گا یہاں تک کہ تکو شام سے نکال دوں گا پہننے اوس سے کہا اللہ تیرے یہ بیٹھے کی جا سچو ہے ہم اس کو ضرور تجھ سے لے لیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس ملک اعظم کو لے لیں گے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے اسکی خبر دی ہے اوسنے کہا کہ تم لوگ وہ نہیں ہو کہ یہ ملک لوگ جو لوگ اس ملک کو لین گے وہ

وہ قوم ہے جو دن میں روزہ رکھے گی اور رات میں انظار کرے گی مہتہار روزہ کیونکر  
ہوتا ہے پہنچے اوس کو خبر کی سنکر اوس کا چہرہ سیاہی سے بھر گیا اور ہم سے کہا تم اٹھ جاؤ اور  
ہم رے ساتھ اوس نے ایک قاصد کو بادشاہ کے پاس بھیجا ہم ملک روم کے پاس لیے  
حال میں داخل ہوئے کہ اپنی سوار یوں پر سوار تھے اور ہم اپنی تلواریں اپنے گلے میں  
ڈالے ہوئے تھے یہاں تک کہ بادشاہ روم کے غرقہ تک ہم پہنچے اور ہم نے اوس  
غرقہ کی جڑ میں اپنے اونٹ بٹھا دئے اور وہ ہماری طرف دیکھ رہا تھا کہ لا الہ الا اللہ  
واللہ اکبر کہا وہ غرقہ اس آواز سے شق ہو گیا یہاں تک کہ وہ ایسا ہو گیا گویا انگور یا کچو  
خوشہ کی ایسی خالی شاخیں ہیں جن کو ہوا ہلاتی ہے یہ صورت غرقہ کے منہدم ہونے اور  
دیرانی کی حالت تشبیہ ہے) پھر ہم اوس کے پاس داخل ہوئے اوس نے کہا اگر تم  
لوگ اپنے آپ میں جس طور سے تجبیہ کرتے ہو اگر میرے ساتھ تجبیہ کرتے تو تمہارا ضرر نہ تھا  
ہم نے اوس سے السلام علیک کہا اوس نے پوچھا تم اپنے بادشاہ کو کیونکر سلام کرتے ہو ہم نے کہا اسی  
کلمہ سے سلام کرتے ہیں اوس نے پوچھا تمہارا بادشاہ سلام کا جواب کیونکر دیتا ہے ہم نے کہا اسی  
کلمہ سے جواب دیتا ہے اوس نے پوچھا تمہارا اعظم کلام کیا ہے ہم نے کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر  
ہے جبکہ ہم نے یہ کلمہ کہا تو غرقہ شق ہو گیا یہاں تک کہ بادشاہ روم نے غرقہ کی طرف ہر شاہ  
دیکھا اوس نے پوچھا تم نے جو یہ کلمہ کہا غرقہ اس سے شق ہو گیا جسوقت تم لوگ اپنے گم تین یہ کلمہ  
کہتے تو کیا تمہارے مکانات تم پر گر پڑتے ہیں ہم نے کہا ایسا نہیں  
ہوتا ہے ہم نے مکانوں کو اس کلمہ سے شق ہوتے ہوئے ہرگز نہیں دیکھا  
مگر تیرے پاس اوس نے کہا کہ میں اس امر کو دوست رکھتا ہوں کہ جسوقت تم لوگ  
یہ کلمہ کہو تو ہر ایک شے شق ہو کے پتھر گر پڑے اور میں اپنے نصف ملک سے خارج ہو جاؤں  
ہم نے اوس سے پوچھا تو یہ کس واسطے چاہتا ہے اوس نے کہا یہ امر زیادہ آسان اوس کلمہ کی شان کے  
واسطے اور زیادہ لائق اس لئے ہو کہ یہ کلمہ امر نبوت سے نہ ہو اور یہ کلمہ آدمیوں کے جلد سے نہ ہو

آدمیوں کے حیلہ کو میں نصف ملک چھوڑ کر دفع کر سکوں گا اور اگر امر نبوت سے ایسا امر ہو گا کہ  
 الحمد للہ اللہ اللہ کے کہنے سے ہر چیز شوق ہو جائے گی تو میں کیا کر سکوں گا) پھر اوس نے جس  
 کا ارادہ کیا ہم سے پوچھا ہم نے اوسکو خبر کی پھر اوس نے پوچھا تم لوگوں کی نماز اور روزہ کیونکر ہے  
 ہم نے اوسکو خبر کیا اوس نے ہم سے کہا تم لوگ اب برخاست کرو ہم اوٹھ کر طے ہوئے اور  
 ہمارے واسطے ایک اچھی اور ترے کی جگہ اور کثیر کھانے پینے کی اشیاء جو مہمانوں کو کھلائی  
 جاوین اور ان کے واسطے حکم دیا ہم لوگ تین دن ٹھہرے رہے پھر اوس نے رات میں ہمارے  
 پاس اپنا آدمی بھیجا ہم اوس کے پاس داخل ہوئے اوس نے ہم سے ہمارے قول کا اعادہ  
 چاہا ہم نے جو کچھ اوس سے بیان کیا تھا اوس کا اعادہ کیا پھر اوس نے ایک ایسی شے  
 منگائی کہ عظیم پٹارے یا صندوق کی مہیت پر تہی جسٹلائی کا رہتا اور اس میں چھوٹے چھوٹے  
 خانے تھے اور ان خانوں پر دروازے تھے اوس نے ایک گہرا دروازے کے قفل کو کھولا اور ایک  
 سیاہ حریر نکالا اور اوسکو پہلایا ایک ایک اوس حریر میں ایک سرخ تصویر دیکھی گئی اور میں ایک  
 ایسا مرد موجود پایا گیا جسکی دونوں آنکھیں بڑی بڑی تھیں اور دونوں کان بڑے بڑے تھے اور  
 گردن اس قدر لانی تھی کہ میں نے اوس کے طول کی مثل نہیں دیکھا اور ایک ایک میں دیکھا کہ اوس  
 کی ڈاڑھی نہیں ہے اور ایک ایک اوس کے دو ضمیرے دیکھے اللہ تعالیٰ نے جو مخلوق پیدا  
 کی ہے اوس سے وہ احسن تھا اوس نے ہم سے پوچھا کیا تم لوگ اس شخص کو پہچانتے ہو ہم نے  
 کہا ہم نہیں پہچانتے اوس نے کہا یہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں ہم نے اوسکو دیکھا کہ بہ نسبت  
 اور آدمیوں کے اوس کے بال اکثر تھے پھر اوس نے ہمارے واسطے دو سردار وازہ کھولا اور  
 او میں سے ایک سیاہ حریر نکالا ایک ایک ہم نے او میں ایک سفید تصویر موجود پائی اور  
 ہم نے دیکھا کہ اوس کے بال گونگریا لے ہیں اور اوسکی دونوں آنکھیں سرخ ہیں اور اوس کا  
 سر بڑا ہے اور ڈاڑھی خوبصورت ہے اوس نے ہم سے پوچھا کیا تم لوگ اس شخص کو پہچانتے  
 ہو ہم نے کہا ہم نہیں پہچانتے اوس نے کہا یہ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں پھر اوس نے



دوسرا دروازہ کہولا اور اس میں سے ایک سیاہ حریر نکالا لیکا ایک پہنے ایک ایسے مرد کی  
تصویر دیکھی جو نہایت گورا تھا اسکی آنکھیں خوبصورت کشادہ پیشانی کشیدہ بخارا سفید ڈاڑھی  
تھی اس کی ایسی شان تھی گویا وہ تیس کم کر رہا ہے اس نے مجھے پوچھا کیا تم اس پر کو بیچا کرتے  
ہو مجھے کہا ہم نہیں بیچا کرتے اس نے کہا یہ ہر ایم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں پھر اس نے  
ایک دوسرا دروازہ کہولا اور اس میں سے ایک سیاہ حریر نکالا لیکا ایک سا سو گئے اوس میں ایک  
گوری صورت موجود پائی مجھے دیکھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس نے مجھے  
پوچھا کیا تم اس مرد کو بیچا کرتے ہو مجھے کہا بیشک ہم بیچا کرتے ہیں مگر یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم ہیں وہ کھڑے ہونے کے طور پر کھڑا ہوا پھر وہ بیٹھ گیا اور اس نے کہا وہ ضرور وہی  
ہے مجھے کہا بیشک وہ ضرور وہی ہے وہ تھوڑی دیر بیٹھ رہا پھر اس نے کہا تم لوگ سب  
میں جو خانہ کہولا وہ آخر خانہ تھا لیکن میں تمہارے لئے اس کے کہوتے میں عجالت  
کی تاکہ جو شے تمہارے پاس ہے میں اسکو دیکھوں (یعنی مجھ کو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ تصویر  
تمہارا ہے ہی نبی کی ہے یا تمہارا ہے نبی کی صورت اس تصویر سے متغیر ہے۔)

پھر اس نے ایک اور دروازہ کہولا اور اس میں سے ایک سیاہ حریر نکالا لیکا ایک  
اوس میں ایک ایسی صورت موجود تھی کہ گندمی رنگ اور زنگ میں سیاہی تھی اور لیکا ایک  
ایک ایسا مرد نظر آیا جس کے پیچیرہ کہونگراے چھوٹے چوٹے بال تھے اور اسکی آنکھیں  
بیٹھی ہوئی تھیں اور تیز نظر تھا اور منہ بنا سے ہوئے تھا اس کے دانت اس طرح سے تھے  
کہ ایک دانت دوسرے دانت پر تھا اس کا ہونٹ سکڑا ہوا تھا گویا وہ غضبناک تھا اس نے  
پوچھا کیا تم اس مرد کو بیچا کرتے ہو مجھے کہا ہم نہیں بیچا کرتے اس نے کہا یہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ  
والسلام ہیں اور انکے پہلو میں ایک تصویر تھی جو اون کے مشابہ تھی مگر اس صورت کی  
ایسی شان تھی کہ سر میں چکنیاں تھیں جیسے تیل ٹالا ہوا اور چوڑی پیشانی تھی اس کی دونوں  
آنکھوں میں ایسی کچی تھی جنکی سیاہی ناک کی طرف پھیلی ہوئی تھی اس نے مجھے پوچھا کیا تم



اس مرد کو پہچانتے ہوئے بھی کہا ہم نہیں پہچانتے اس نے کہا یہ ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں بہر  
 اوس نے ایک اور دروازہ کھولا اور اوسمیں سے ایک سفید حریر نکالا ایک ایک اوسمیں ایک  
 ایسے مرد کی صورت نظر آئی جو گندم گون تھا اور اوس کے سر کے بال نکلے ہوئے تھے اور میانہ قدر  
 تھا گویا وہ غضبناک تھا اوس نے مجھے پوچھا کیا تم اس مرد کو پہچانتے ہو مجھے کہا ہم نہیں پہچانتے  
 اسنے کہا یہ لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں بہر اوس نے ایک اور دروازہ کھولا ایک ایک اوسمیں  
 ایک ایسے مرد کی صورت نظر آئی جو گوا تھا اور اوس کے رنگ میں سرخی ملی ہوئی تھی اوس کی  
 ناک بلند تھی اوس کے دونوں رخساروں پر گوشت کم تھا خوبصورت چہرہ تھا اوس نے مجھے  
 پوچھا کیا تم اس مرد کو پہچانتے ہو مجھے کہا ہم نہیں پہچانتے اوس نے کہا یہ اسحاق علیہ الصلوٰۃ  
 والسلام ہیں بہر اوس نے ایک اور دروازہ کھولا اور اوسمیں سے ایک سفید حریر نکالا ایک ایک  
 اوسمیں ایک ایسی صورت موجود تھی گئی جو اسحاق علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشابہ تھی  
 مگر اتنا فرق تھا اوس کے ہونٹ پر ایک تل تھا اوس نے مجھے پوچھا کیا تم اس مرد کو پہچانتے  
 ہو مجھے کہا ہم نہیں پہچانتے اوس نے کہا یہ یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں بہر اوس نے  
 ایک اور دروازہ کھولا اور اوسمیں سے ایک سیاہ حریر نکالا ایک ایک اوسمیں ایک گورے  
 خوبصورت مرد کی صورت تھی اور اوس کی ناک بلند تھی اوس کا قد خوبصورت تھا اوس کے  
 چہرہ پر نور بلند ہوا تھا اور اوس کے چہرہ سے خشوع پھانا جاتا تھا اور اوس کے چہرہ میں سرخی  
 غالب تھی اوس نے مجھے پوچھا کیا تم اس مرد کو پہچانتے ہو مجھے کہا ہم نہیں پہچانتے اوس نے  
 کہا یہ اسمعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام تمہارے نبی کے دادا ہیں۔ بہر اوس نے ایک اور دروازہ  
 کھولا اور اوسمیں سے ایک سفید حریر نکالا ایک ایک اوسمیں ایک روشن صورت تھی گویا وہ  
 آدم علیہ السلام کی صورت تھی گویا اوس کا چہرہ آفتاب تھا اوس نے مجھے پوچھا کیا تم اس مرد  
 کو پہچانتے ہو مجھے کہا ہم نہیں پہچانتے اوس نے کہا یہ یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں بہر  
 اوس نے ایک اور دروازہ کھولا اور اوسمیں سے ایک سفید حریر نکالا ایک ایک اوسمیں ایک

ایسے مرد کی صورت موجود نظر آئی بر سرخ رنگ تھا اوسکی پشت لیمین بتلی بتلی تھیں اور دونوں  
 آنکھیں چوٹی چوٹی تھیں بڑا سپٹ تھا اور میانہ قدر تھا اور اوس کے گلے میں تلوار بڑی چھوٹی  
 تھی اوس نے ہم سے پوچھا کیا تم اس مرد کو پہچانتے ہو ہم نے کہا ہم نہیں پہچانتے اوس نے  
 کہا یہ داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ پھر اوس نے ایک اور دروازہ کھولا اور ایک سفید حریر  
 نکالا اوس میں ایک ایسے مرد کی صورت تھی جس کو تو بڑے بڑے تھے اور پاؤں لانبے لانبے  
 تھے اور وہ گہوڑے پر سوار تھا اوس نے پوچھا کیا تم اس مرد کو پہچانتے ہو ہم نے کہا ہم نہیں پہچانتے  
 اوس نے کہا یہ سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں پھر اوس نے ایک اور دروازہ کھولا اور  
 اوس میں سے ایک سیاہ حریر نکالا ایک ایک اوس میں ایک گوری صورت تھی ایک ایسا مرد  
 جوان تھا کہ جبکی ڈاڑھی نہایت سیاہ تھی اور بال کثرت سے تھے اور چہرہ خوبصورت تھا  
 اوس نے ہم سے پوچھا کیا تم اس کو پہچانتے ہو ہم نے کہا ہم نہیں پہچانتے اوس نے کہا یہ  
 ابن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں ہم نے اوس سے پوچھا یہ صورتیں تمہارے پاس کہاں سے  
 آئی ہیں اس لئے کہ ہم جانتے ہیں کہ یہ صورتیں اوس حالت پر ہیں جس حالت پر انبیا  
 علیہم الصلوٰۃ والسلام کی صورتیں بنائی گئی ہیں اس لئے کہ ہم نے اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 کی صورت آپ کی مثل دیکھی اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسی ہی کل انبیا کی صورتیں اونکی مثل  
 ہونگی، اوس نے کہا کہ آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے یہ سوال کیا تھا کہ اون کی اولاد  
 میں سے جو انبیا ہیں اونکی صورتیں اون کو اللہ دکھا دے اللہ تعالیٰ نے اون انبیا کی  
 صورتیں آدم علیہ السلام پر نازل کی تھیں اور کل صورتیں آدم علیہ السلام کے خزانہ میں  
 مغرب شمس کی جگہ موجود تھیں ان صورتوں کو ذوالقرنین نے مغرب شمس سے  
 نکالا تھا اور دانیال علیہ السلام کو دے دیا تھا پھر اوس نے کہا تم سنو واللہ میں اس مرد کو دست  
 کر کرتا ہوں کہ میں اپنے ملک سے نکلیں اور میرا نفس اس بات سے خوش ہو اور تم لوگوں میں ازبک  
 مملکت کے جو باشندے ہیں اوس کا غلام ہو جائیں یہاں تک کہ میں مر جاؤں پھر اوس نے ہم کو

انعام دیا اور اچھے طور سے انعام دیا اور ہر کو بھیج دیا جبکہ ہم لوگ حضرت ابوبکر الصدیقؓ کے پاس آئے جو کچھ ہم نے دیکھا تھا اور جو کچھ اوس نے سہمے کہا تھا اوس سے ہم نے آپ کو خبر دی ان واقعات کو سنکر حضرت ابوبکر الصدیقؓ روتے اور فرمایا وہ مسکین ہے اگر اللہ تعالیٰ اوسکے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا تو کچھ اوس نے کہا تھا وہ کراپہ پختہ ابوبکر الصدیقؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کوئی خبر دی ہو کہ نصاریٰ اور یہود و مجوسی اللہ علیہ وسلم کی صفت ابوبکرؓ کے اور اسی حدیث کی روایت ابو نعیم نے موسیٰ بن عقبہ کے ہارون سے ہم کی ہر اس قصہ میں غرقہ کے شوق ہونے کو کہتا ہے کہ حیوۃ ان لوگوں نے لا الہ الا اللہ کا غرض شوق ہو گیا یہ امر بات پر دلالت نہیں کرتا ہے کہ انبیاء کی موت کے بعد انبیاء کے معجزات سے پایا جاوے جیسے کہ انبیاء کی بعثت سے پہلے اس معجزہ کے امتثال انبیاء کے قرب بعثت و وقت از روئے اعلام اور اندازہ رکھے جاتے ہیں۔

ابو بعلی نے اور عبد اللہ بن احمد نے (زوائد سند) میں اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے سعید بن ابی راشد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہر قل کے رسول تنوخی سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا گیا تھا نے طاقات کی مینے اوس سے کہا کہ ہر قل نے جو تم کو قاصد بنایا ہے بھیجا ہے کیا اوس سے مجھ کو تم خبر مند کے تنوخی نے کہا میں خبر دیتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک میں تشریف لائے اور اپنے وحید کو ہر قل کے پاس بھیجا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط ہر قل کے پاس گیا تو اوس نے روم کے قسیسون اور بطریقین کو بلایا پھر اوس نے اپنے اوپر اور اوپر مکان کے دروازے بند کر دئے اور اوس نے اذن سے یہ کہا کہ اس روم نے میرے پاس اپنا قاصد بھیجا ہے اور وہ مجھ کو دین کی دعوت دیتا ہے واللہ تم جو کتابیں پڑھتے ہو تم نے اونہیں پڑھا ہے کہ جو ملک میرے تحت قدم ہے وہ اوس کو ضرور لے گا تم لوگ میری طرف آؤ ہم اوس مرد کا اتباع کریں اور ان قسیسون اور بطریقوں نے متحد القول کے غصہ کیا اور سخت باتیں کیں جبکہ ہر قل کو یہ گمان ہوا کہ یہ لوگ اگر میرے پاس سے نکل کے جاویں گے تو اہل روم کو مجھ سے

بگاڑینگے اوس نے اون لوگوں سے کہا کہ میں نے تم سے یہ بات سنے کہی تھی کہ تمہارے دین  
 میں جو کچھ صلابت تمہاری ہے مجھ کو اس کا علم ہو جاوے پہر ہر قل نے مجھ کو بلایا اور کہا کہ  
 میرا یہ خط اوس مرد کے پاس لجاؤ وہ مرد جو بات کہے اوسکو ضائع نہ کیجو اور تین خصلتیں میں  
 واسطے یاد رکھو تو غور کیجو کیا وہ مرد اوس صحیفہ کا کچھ ذکر کرتا ہے جو مجھے اوس نے لکھا ہوتا  
 اور تو غور کیجو حیقت وہ مرد میرا خط پڑھے کیا رات کا ذکر کرتا ہے اور تو دیکھو کیا اوس مرد کی  
 پشت پر کچھ ایسی شے ہے جو تم کو شک میں ڈالے تنوخی نے کہا ہر قل کا خط لیکر میں  
 گیا بیان تک کہ میں تبوک میں آیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا خط دے  
 دیا اپنے فرمایا اے براور تنوخی میں نے کسری کو اپنا خط لکھا اوس نے اوس خط کو جھڑکے  
 کر ڈالا اللہ تعالیٰ اوس کے ٹکڑے ٹکڑے کر لیا اور میں اسکا مالک ہو گیا اور میں نے نجاشی  
 کو ایک صحیفہ لکھا نجاشی نے اوس صحیفہ کو پھاڑ ڈالا اللہ تعالیٰ اوس کو اور اوس کے ملک کو  
 پھاڑ ڈالنے والا ہے اور میں نے تیرے صاحب کے پاس ایک صحیفہ لکھا اوس نے اوس  
 صحیفہ کو اپنے پاس رکھ لیا جب تک وہ زندہ ہے آدمی ہمیشہ اوس سے خوف پادینگے  
 میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہر قل نے مجھے تین باتوں کے واسطے جو وصیت کی تھی اون  
 تین میں سے ایک یہ بات ہے پہر اپنے ہر قل کے صحیفہ کو ایک مرد کو دے دیا جو آپ کے بائیں  
 طرف تھا اوس نے اوس صحیفہ کو پھاڑ لیا ایک اوس صحیفہ میں یہ مضمون موجود پایا گیا اپنے  
 مجھ کو ایسی جنت کی طرف بلایا ہے جکا عرض آسمان اور زمین ہے دفنخ کہاں ہے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا سبحان اللہ حیقت دن آیا تو رات کہاں پہر  
 اپنے مجھے فرمایا اے براور تنوخی آؤ آپ جو دیا بند ہے ہوئے تھے اپنی پشت مبارک  
 سے اوسکو قبول ڈالا پہر اپنے فرمایا کہ جس چیز کے واسطے تم کو امر کیا گیا ہے یعنی ہر قل نے  
 تم سے کہا ہے اس جگہ جاؤ میں آپ کی پشت مبارک کے پیچھے گیا اور شانہ کے غصہ و ف کی  
 جگہ میں نے خاتم نبوت دیکھی وہ ایسی تھی جیسے بچنے لگانے کی بڑی موٹی جگہ ہو۔

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے کسری کو حیثیت خطا پہنچا تھا اور سبقت واقع ہوئی ہے

بخاری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا خط کسری کے پاس پہنچا جبکہ کسری نے مسکرتے ہوئے ہاتھ لکھ کرے کر ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پرچون بردار کر کے دو ٹکڑے کر دیے کئے جانے کے طور پر ٹکڑے ٹکڑے کئے جاوین۔

بیہقی نے ابن شہاب کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھے عبدالرحمن بن عبدالقاری نے یہ حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا خط کسری کے پاس پہنچا کسری نے اوس خط کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسری نے اپنا ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔

بزار اور بیہقی اور ابونعیم نے وحید سے یوں روایت کی ہے کہ حیثیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسری کو خط لکھا کسری نے اپنے وزیر کو جو صنعا میں تھا لکھا اور اوس کو ڈرایا کیا تو ایک ایسے مرد کو میرے لئے کفایت نہیں کر سکتا ہے جس نے تیری سرزمین میں غلام کر دیا ہے اور وہ مجھ کو اپنے دین کی طرف بلاتا ہے تجھ کو چاہئے کہ اوس کو کفایت کرے۔ اگر ایسا نہ کیا تو میں تجھے بڑے طور پر پیش آؤنگا صاحب صنعا اپنے آدمی اور خط نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا جبکہ اپنے اوسکا خط پڑھا اور لوگوں کو جو صاحب صنعا کی طرف سے آئے تھے پتہ نہ رہا تو ان تک چھوڑ دیا اور ان سے کہہ کر فرمایا کہ بعد ان سے فرمایا تم اپنے صاحب کے پاس چلے جاؤ اور اوس سے یہ کہہ دو کہ میرے رب نے تیرے رب کو جو کسری تھا آج کی رات قتل کر ڈالا وہ لوگ چل گئے اور صاحب صنعا کو خبر کی وحید نے کہا یہ خبر آئی کہ کسری اوس رات میں قتل کیا گیا۔

ابن اسحاق اور بیہقی اور ابو نعیم اور خزاعی نے ابی سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سے  
یہ روایت کی ہے اون کو یہ خبر پہنچی ہے کہ کسری اوس در میان کہ اپنی ہلکت کے قصر  
میں تھا اوس کے لئے کوئی آسنے والا لایا گیا اور اوس نے امر حق کو اوس کے در و در پیش کیا  
کسری کے پاس اچانک ہنہین آیا مگر ایک مرد جو پر ہاتھ اور ارشے ہاتھ میں عصا تھا اوس  
مرد نے پوچھا اے کسری کیا تجھ کو اسلام میں رغبت ہے قبل اس کے کہ میں اس عصا کو توڑ ڈالوں  
کسری نے کہا بیشک رغبت ہے تو اس عصا کو نہ توڑ تو اس عصا کو نہ توڑ وہ مرد پیٹھ پھیر کے  
چلا گیا جبکہ وہ مرد چلا گیا تو کسری نے اپنے سنا جہون کے پاس آدمی بھیجا اور اوس سے پوچھا  
کہ کس شخص نے اس مرد کو میرے پاس آئے گیواسطے اجازت دی حاجیوں نے کہا کہ تیرے  
پاس کوئی شخص داخل نہیں ہوا کسری نے کہا تم لوگوں نے جوٹ کہا اوس نے اوپر سختی کی  
پہر اون کو چوڑیا جبکہ آغاز سال تھا کسری کے پاس وہی مرد آیا اوسکے ساتھ عصا تھا اوس نے  
کسری سے پوچھا اے کسری قبل اس کے کہ میں اس عصا کو توڑ ڈالوں تجھ کو اسلام میں رغبت  
ہے اوس نے کہا بیشک رغبت ہے تو اس عصا کو نہ توڑ تو اس عصا کو نہ توڑ جبکہ وہ مرد کسری  
کے پاس سے چلا گیا کسری نے اپنے سنا جہون کو بلایا اور اوس سے پوچھا کس شخص نے اس  
کو اذن دیا حاجیوں نے اس امر سے جو اوس کے پاس کوئی شخص داخل ہوا ہوا انکار کیا جو  
سزا اور جزا کسری سے حاجیوں نے اول بار دیکھی تھی وہی اس بار بھی دیکھی یہاں تک  
کہ جبکہ آئندہ سال تھا کسری کے پاس وہی مرد آیا اوس کے ساتھ عصا تھا اوس نے پوچھا  
اے کسری قبل اس کے کہ میں اس عصا کو توڑ ڈالوں تجھ کو اسلام میں رغبت ہے کسری نے  
کہا بیشک رغبت ہے تو اس عصا کو نہ توڑ تو اس عصا کو نہ توڑ اوس نے اوس عصا کو توڑ ڈالا  
اوس کے ٹوٹنے کے وقت اللہ تعالیٰ نے کسری کو ہلاک کر دیا یہ حدیث مرسل اور صحیح الاسناد  
ہے زہری اور عمر ابن عبد القوی نے ابو سلمہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور زہری سے  
عقیل اور عبد اللہ بن ابی بکر اور صلح بن کیسان وغیرہ ہم نے روایت کی ہے اور اس حدیث

ایک واقعہ ہے اور ابو نعیم نے ابو سلمہ سے ابو سلمہ نے ابو ہریرہؓ سے موصول طور پر روایت کی ہے اور ابو نعیم نے غکرہ سے اسکی مثل روایت کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے کہ اس سبب سے ابن کسری نے باذان کو کہا اور اس امر سے باذان کو منع کیا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حرکت دے اور جو کچھ اوسنے دیکھا تھا اوس نے دیکھا تھا اوس سے اوس نے خوف کیا۔ ابو نعیم اور ابن النجاشی نے حسن بصریؒ سے یہ روایت کی ہے کہ اصحاب نے غرض کی یا رسول اللہ ﷺ تعالیٰ کی محبت کسری پر آپکے معاملہ میں کیا ہے آپنے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کسری کے پاس ایک فرشتہ کو بھیجا جس نے اپنا ہاتھ کسری کے اوس مکان کی دیوار میں سے نکالا جس میں وہ تھا اوس ہاتھ سے نور کی ایک بجلی چمکی جبکہ کسری نے اوس ہاتھ کو دیکھا تو وہ ڈر گیا اوس فرشتہ نے کہا اے کسری تو کوا سٹے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ نے ایک رسول کو بھیجا ہے اوس پر کتاب نازل کی ہے تو اوس رسول کا اتباع کر تیری دنیا اور آخرت سلامت رہے گی کسری نے کہا میں دیکھوں گا۔

بیہقی نے ابن عون کے طریق سے عمیر بن احاق سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر اور کسری کی طرف لکھا قیصر نے کچھ خطا کر کہہ لیا اور کسری نے آپکے خطا کو کھڑے کھڑے کر ڈالا یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپنے یہ ارشاد فرمایا کہ مجھوس لوگ ٹکڑے ٹکڑے کئے جاویں گے اور قیصر کی قوم والوں کو بچا ہوگی۔

ابو نعیم نے ابوامامہ الباہلی سے روایت کی ہے کہ کسری کے سامنے ایک مرد دو بزرگوں درمیان میں ہوا اور ساتھ ایک بزرگ تھا اسکی پشت خمیدہ ہو گئی تھی وہ یہ کہتا تھا اے کسری تو اسلام قبول کر ورنہ میں تیرے ملک کو اسطورے شکستہ کر ڈالوں گا جیسے میں اس عصا کو توڑ ڈالوں گا کسری نے کہا تو عصا کو توڑ پیر وہ مرد کسری کے پاس سے پشت پیر کے چلا گیا۔

ابو نعیم نے محمد بن کعب القرظی سے یہ روایت کی ہے کہ ایک بوڑھے شخص نے مجھے مدائن میں یہ حدیث کی ہے کہ کسری نے خواب میں دیکھا کہ ایک سیڑھی زمین



میں آسمان تک رکھی گئی ہے اور اس کے اطراف آدھی جمع ہوئے ہیں یکایک ایک ایسا مرو  
 سامنے سے آیا جس کے سر پر عمامہ ہے اور جسم پر چادر اور تہمت ہے وہ اس میٹری پر چڑھ گیا وہ  
 اس میٹری کی ایک جگہ میں تھا یہ نہا کی گئی فارس کہاں ہے اور فارس کے مرد اور عورتیں  
 اور زمین اور خزانے کہاں ہیں آدمی آئے ان سب چیزوں کو گون میں بہر دیا بہر وہ گون میں  
 اس مرد کو دے دی گئیں جو میٹری پر چڑھا تھا کسری اس خواب سے صبح کی خوف کی حالت  
 میں اٹھا اور اس نے اس واقعہ کو اپنے فوجی افسروں سے ذکر کیا وہ لوگ اس امر کو کسری پر  
 آسان کرنے لگے (یعنی یہ کہنے لگے کہ یہ کچھ بات نہیں ہے) وہ ہمیشہ غلغلہ رہتا تھا یہاں تک  
 کہ اس کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم آیا اور ابو نعیم نے سعید بن جبیر سے روایت  
 کی ہے کہا ہے کہ کسری نے خواب میں یہ دیکھا کہ ایک میٹری زمین پر رکھی گئی ہے اور وہ  
 آسمان تک ہے اس کے بعد اپنی مثل واقعہ کو ذکر کیا ہے اور یہ زیادہ گیا ہے کہ کسری نے  
 باذن عامل میں کو لکھا کہ اس مرد کے پاس کسی کو بھیج اور اس کو امر کر تاکہ وہ اپنی قوم کے  
 دین کی طرف رجوع کرے ورنہ یہ مرد ایک دن تجھ کو ڈرائے گا تم لوگ اس مردن مقابلہ  
 کرو گے اور اس سے قتال کرو گے باذان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
 دو مرد بھیجے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو مقام کرنے کے واسطے امر  
 فرمایا وہ لوگ کچھ دنوں تک ٹھہرے رہے پھر ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے ایک دن صبح کے وقت کسی کو بھیجا اور فرمایا کہ تم دونوں باذان کے پاس چلے جاؤ  
 اہل اس کو آگاہ کر دو کہ میرے رب نے آج رات کسری کو قتل کر دیا وہ دونوں باذان  
 کے پاس گئے اور اس کو خبر کی باذان کے پاس ویسے ہی خبر آئی کہ کسری قتل کیا گیا۔

ابن سعد نے واقدی کے طریق سے ابن عباس سے اور مسور بن رفاعہ اور علاء  
 بن انحضری سے روایت کی ہے بعض ان راویوں کی حدیث بعض کی حدیث میں  
 داخل ہو گئی ہے ان راویوں نے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسری کو



لکھا کسری نے باذان کو جو اوس کا عامل یمن پر تھا لکھا کہ اپنے پاس سے دو بہادر مردوں  
 کو اوس مرد کے پاس بھیج جو حجاز میں ہے وہ دونوں اوس مرد کو میرے پاس لیکر آوین باذان  
 نے دو مرد بھیجے اور اون کے ساتھ ایک خنڈ لکھ کر بھیجا جبکہ اون دونوں نے باذان کا  
 خط نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا آپ نے تبسم فرمایا اور اون دونوں کو اسلام کی دعوت  
 دی اور اون دونوں کا یہ حال تھا کہ اون کے شانے کا نپ رہے تھے آپ نے اون دونوں  
 فرمایا کہ آج کے دن تم دونوں میرے پاس سے پلٹ کے چلے جاؤ اور کل کے دن صبح کو  
 میرے پاس دونوں آؤ جس بات کا میں ارادہ کروں گا تم کو اوس سے خبر دوں گا دو سہ  
 دن صبح کو وہ دونوں آئے حضرت صلعم کے پاس آئے آپ نے فرمایا کہ تم دونوں اپنے صاحب  
 کو یہ خبر پہنچا دو کہ میرے رب نے باذان کے رب کسری کو آج کی رات سات گھڑی گزرنے  
 کے بعد قتل کر ڈالا اور اللہ تعالیٰ نے اوپر اوس کے بیٹے شیر دیہ کو مسلط کر دیا اوس نے کسری  
 کو قتل کر ڈالا اس خبر کے ساتھ وہ دونوں باذان کے پاس پلٹ کے آئے باذان اور آتا  
 زمان جو یمن میں تھے مسلمان ہو گئے۔

ابو نعیم نے اور ابن سعد نے (شرف المصطفیٰ) میں ابن اسحاق کے طریق سے زہری  
 سے زہری نے ابی سلمہ بن عبدالرحمن سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کا خط کسری کے پاس آیا کسری نے اپنے عامل باذان کو جو یمن میں تھا یہ لکھا کہ  
 وہ مرد جو حجاز میں ہے اوس کے پاس دو بہادر مرد اپنے پاس سے بھیج دے تاکہ وہ دونوں  
 اوس کو میرے پاس لیکر آوین باذان نے اپنے قہرمان اور ایک اور مرد کو بھیجا اور اون کے  
 ساتھ ایک خط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا جو یمن میں تھا کہ اون دونوں کے ساتھ  
 کسری کی طرف آپ متوجہ ہوں اور باذان نے اپنے قہرمان سے کہا کہ اوس مرد کو تو غور سے  
 دیکھو وہ کس شان کا مرد ہے اور اوس سے گفتگو کیجئے اور اس کی خبر میرے پاس لے کر آؤ وہ دونوں نبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو باذان اور کسری کے ارادہ سے خبر کی آپ نے اون دونوں

سے فرمایا کہ تم دونوں پلٹ کے جاؤ یہاں تک کہ میرے پاس کل کے درن تم آؤ جبکہ دو سہ دن وہ دونوں آپ کے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو یہ خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے کسری کو قتل کر ڈالا اور اللہ تعالیٰ نے فغان راستہ اور غلامانِ حبشیہ میں چہرہ راست گزرنے کے بعد کسری پر اوس کے بیٹے شیرزیہ کو مسلط کر دیا دونوں نے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں آپ یہ کیا کہتے ہیں ہم اسکی خیال اپنے بادشاہ کہ کردین آپ نے فرمایا بیشک میری طرف سے تم دونوں اوسکو خیر کرو اور دونوں اُس سے کہہ دو کہ میرا دین اور میری سلطنت جہان تک ملک کسری پہنچا ہے قریب میں پہنچیں مگر وہاں تک اڈٹ اور گھوڑے پہنچتے ہیں وہاں تک میرا دین اور سلطنت ختمی ہوگی اور تم دونوں اوس سے کہہ دو کہ اگر تو مسلمان ہو جائے گا تو جو ملک تیرے تحت تصرف میں ہے میں تجھکو عطا کردوں گا وہ دونوں باذان کے پاس آئے اور اوسکو خبر کی اوس نے سنکر کہا واللہ یہ کلام بادشاہ کا کلام نہیں ہے جو کچھ اپنے فرمایا ہے ہم اہل بیت اوسکو دیکھیں گے کہ کیونکر ہو گا باذان کچھ دونوں ہمیں شہید کر دے گا اوس کے پاس شیرزیہ کا خا کیا اوسمیں لکھا تھا اما بعد میںے فارس کے سبب سے کسری کو غضب سے قتل کر ڈالا اور اس سبب سے میںے قتل کر ڈالا کہ فارس کے اشرف کے قتل کو وہ علانِ بختا بجا جو لوگ میرے سامنے ہیں میری طاعت کا اذن سے عہد لےئے اور جس مرد کے سبب سے کسری نے تجھکو لکھا تھا اوسکو تو کچھ برا لگیتا ہے مگر جبکہ باذان نے شیرزیہ کے خط کو پڑھا یہ کہا کہ یہ مرد ضرور نبی مرسل ہے باذان مسلمان ہو گیا اور بنائے آل فارس بھی مسلمان ہو گئے اور باذان نے اپنے قہرمان سے پوچھا وہ مرد کیسا ہے قہرمان نے کہا میرے نزدیک یہ بات ہے کہ اوس مرد سے زیادہ کسی ہیبت ناک مرد سے میںے کلام نہیں کیا باذان نے پوچھا کیا اوس مرد کے ساتھ کوئی مردار ہے قہرمان نے کہا نہیں ہے اور ابو نعیم نے حباب بن عبد اللہ کی حدیث سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

احمد اور بنزار اور طبرانی اور نعیم نے ابی بکر سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم نے کسری کو نامہ لکھا کسری نے اپنے عامل باذان نامی کو جو مین پر تھا یہ لکھا کہ تجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تیرے سرزمین کی طرف سے ایک مرد نے منہور کیا ہے وہ یہ زعم کر رہا ہے کہ وہ نبی ہے تو اس مرد سے کہہ دے کہ اس دعویٰ سے باز آئے یا مین اون کو گونہ واد کی طرف جہتوں گاجو اذیکو اور اوس کی قوم کو قتل کروالین گے باذان نے آپ کے پاس اپنا قاصد بھیجا آپ نے اوس قاصد سے یہ پیغام کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ امر نبوت اپنی طرف سے میرا کیا ہوا کام ہوتا تو ضرور میں اوس سے رک رہتا لیکن اللہ تعالیٰ جتنا نہ نے مجھ کو رسالت پر مبعوث کیا ہے اور آپ نے باذان کے رسول کو اپنے پاس ٹھیرایا اور پھر اوس سے اپنے یہ فرمایا کہ میرے رب نے کسری کو ہلاک کر دیا آج کے دن کے بعد کسری نہیں ہے اور قیصر ہی قتل کیا گیا اور آج کے دن کے بعد قیصر بھی نہیں ہے آپ کا یہ قول جس ساعت اور جس دن اور جس مہینہ میں آپ نے فرمایا تھا اوس نے لکھ لیا پھر وہ رسول باذان کی طرف پاٹ کے آیا اوس نے یہ لکھا ایک یہ پایا کہ کسری مر گیا تھا اور قیصر بھی مر گیا تھا۔

قبلی نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسری عظیم فارس کے دونوں اون قاصدوں سے جبکہ کسری نے اون کو آپ کے پاس بھیجا تھا فرمایا کہ میرے رب نے تمہارے رب کو آجکی رات قتل کر دیا کسری کو کسری کے بیٹے نے قتل کر ڈالا اللہ تعالیٰ نے اوس کے بیٹے کو اوس پر مسلط کر دیا تم دونوں اپنے صاحب سے کہہ دو کہ اگر تو سلمان ہو جاو لگا تو جو ملک تیرے ہاتھ کے نیچے ہے مین تجھ کو بخشہ دین گا اور اگر تو اسلام قبول نہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ تجھ پر امانت کرے گا۔

باب اوس شے کے بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
حارث غسانی کو حیو قوت نامہ لکھا ہے مین آئی ہے

ابن سعد نے واقدی کے طریق سے واقدی کے شیوخ سے روایت کی ہے اونہوں نے

کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شجاع بن وہب الاسدی کو حارث بن ابی  
 شمر غسانی کے پاس بھیجا اور ان کے ساتھ ایک نامہ لکھا شجاع نے کہا میں حارث  
 کے پاس ایسے حال میں پہنچا کہ وہ غوطہ دمشق میں تھامین اوس کے حاجب کے پاس آیا اور  
 بیٹھ گیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رسول ہوں اوس نے کہا تم اوس تک نہ پہنچ  
 سکو گے یہاں تک کہ وہ فلاں فلاں دن نکلے گا حارث کا حاجب ایک رومی مرد تھا اوس کا  
 نام مری تھا وہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات پوچھنے لگا میں اوس سے رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت اور جس شے کی طرف آپ بلاتے تھے بیان کیا کرتا تھا اوس کو  
 رقت ہوتی تھی یہاں تک کہ اسپر و نا غالب ہو جاتا تھا وہ یہ کہتا تھا کہ میںہ انجیل پڑھی ہے میں  
 اس نبی کی صفت بعینہ پاتا ہوں میں آپ پر ایمان لاتا ہوں اور آپ کی تصدیق کرتا ہوں  
 اور حارث سے میں یہ خوف کرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل کر ڈالے گا حارث مکان سے نکلا اور  
 بیٹھا اور اوس نے تلخ اپنے سر پر رکھا میںہ اوس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ دیدیا  
 اوس نے اوس کو پڑا اور ہنسیک دیا اور کہا کہ میرا ملک مجھے کون شخص چھین سکتا ہے میں اپنی  
 طرف خود جاتا ہوں اور اگر آپ میں ہیں ہی ہوتے تو میں آپ کے پاس جاتا اوس نے حکم دیا  
 کہ میرے پاس آؤ میں کو لاؤ وہ یہ قصد ہی کرتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ کھڑا ہو گیا اور گھڑوان کی  
 نعل بندی کیو اسطے حکم دے دیا مجھے کہا تم جو کچھ دیکھا ہے اپنے صاحب کو اوس سے  
 خبر کرو اور قیصر کے پاس آپ کی خبر لکھی قیصر نے حارث کو لکھا کہ تو آپ کی طرف بجا اور  
 آپ کے خیال سے ہٹ جا جبکہ حارث کے پاس قیصر کا نامہ آیا اوس نے مجھے بلایا اور مجھے  
 پوچھا تم کب جاؤ گے میںہ کہا کہ میںہ راجاؤنگا حارث نے ایک سو شقال طلائی کیو اسطے  
 میرے لئے حکم دیا اور کہا کہ میرا سلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہد جو میں رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میںہ حارث کے اور قیصر کے خط و کتابت وغیرہ امور سے  
 آپ کو خبر کی آپ نے سنکر فرمایا کہ اوس کا ملک ہلاک ہو گیا حارث سال فتح مکہ میں مر گیا۔

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
جس وقت مقوقس کو نامہ لکھا اور سوقت وہ شہر واقع ہوئی

بہیقی نے حاطب بن ابی بلتعہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مقوقس ملک اسکندریہ کے پاس بھیجا حاطب نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ لیکر اوس کے پاس گیا اوس نے اپنے مکان میں مجھ کو ادتار اور مین اور سکی پاس ٹھیکر گیا پھر اوس نے میرے پاس کیو بھیجا اور اوس نے اپنے بطریقوں کو جمع کیا اور مجھے کہا کہ میں تم سے ایک کلام کے ساتھ کلام کر دن گا اور میں اس امر کو دوست رکھتا ہوں کہ تم مجھے اوس کلام کو سچی لکھو حاطب نے کہا میں نے مقوقس سے کہا کہو، اوس نے کہا تم اپنی صاحب کی مجھے خبر دو کیا وہ بنی یمن ہے میں نے کہا بیشک وہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے اوس نے کہا کہ اوس شخص کو کیا ہو گیا ہے وہ بنی تھا اور سکی قوم نے اوس کو اوس کے شہر سے غیر شہر کی طرف نکال دیا اوس نے اونپر بددعا نہیں کی حاطب نے کہا میں نے کہا کہ عیسیٰ بن مریم جو میں کیا تم شہادت نہیں دیتے ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور ان کو اوس نے کیا ہو گیا تھا کہ ان کی قوم نے ان کو پکڑ لیا یہ ارادہ کیا کہ ان کو سولی پر چڑھا دیں اوس وقت عیسیٰ علیہ السلام کو چاہئے تھا کہ اونپر لوں بدعا کرتے کہ لوں لوگوں کو اللہ تعالیٰ عزوجل ملاک کر دے اونہوں نے بددعا نہیں کی بیان تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی طرف دینے کے آسمان پر اڑھا لیا مقوقس نے کلام وہ حکیم ہو کہ ایک حکیم کے پاس سے آئے ہو۔

واقفی اور ابو نعیم نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے کہ جب وقت مغیرہ بنی ملک کے ساتھ مقوقس کی طرف گئے مقوقس نے ان لوگوں سے پوچھا کہ تم لوگ اپنے طایفہ سے نکل کر میرے پاس ایسے حال میں کیو نکر ہو پوچھے کہ مجھ صلعم اور آپ کے اصحاب میرے اور تمہارے درمیان حائل تھے ان لوگوں نے کہا کہ ہم دریا کے مل گئے اور

تیرے پاس اس آنے میں جتنے محمد صلعم سے خوف کیا ہے اس نے پوچھا جس شے کی طراوت  
محمد صلعم نے تمکو بلایا تھا تم نے اس میں کیا تدبیر کی اور انہوں نے کہا ہم لوگوں میں سے ایک مرد نے  
بھی ان کا اتبل نہیں کیا مقوقس نے پوچھا کس واسطے اتبل نہیں کیا اور انہوں نے کہا کہ محمد صلعم ایک  
ایسے دین کو لائے ہیں کہ نہ ہمارے باپ دادا اس دین پر چلتے تھے اور نہ بادشاہ اس دین پر  
ہے اور ہم لوگ اسی دین پر ہیں جس دین پر ہمارے باپ دادا تھے مقوقس نے پوچھا محمد صلعم کی  
قوم نے کیونکر معاملہ کیا اور انہوں نے کہا آپ کی قوم کے کم سن آدمیوں نے آپ کا اتبل کیا ہے اور  
آپ کی قوم کے لوگوں میں سے اور آپ کی قوم کے سوا جو لوگ عرب میں سے ہیں جنہوں نے آپ سے  
خلافت کیا اکثر مقامات میں اور انہوں نے آپ سے جنگ کی ہے کبھی ادن کو ہزیمت سے ضرر  
ہوتا ہے اور کبھی ان کو دوسروں کی ہزیمت سے نفع مقوقس نے کہا کیا مجھ کو خبر ندو گے کہ محمد صلعم  
کس چیز کی طرف بدلتے ہیں ان لوگوں نے کہا اس طرف بدلتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی تنہا  
عبادت کریں جبکہ کوئی شریک نہیں ہے اور ہمارے باپ دادا جس شے کی عبادت کرتے  
تھے ہم اس کو چھوڑ دین اور محمد صلعم نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کے واسطے کہتے ہیں  
مقوقس نے پوچھا کیا نماز اور زکوٰۃ کا کوئی ایسا وقت ہے کہ بچا جائے اور ان دونوں  
کی کچھ تعداد ہے کہ یہ ہر ایک اس عدد کی طرف منہی ہوتا ہے ان لوگوں نے کہا وہ لوگ  
رات اور دن میں پانچ نمازیں پڑھتے ہیں وہ کل نمازیں اپنے اوقات اور شمار سے ہیں  
اور جو مال کہ میں شغال کو بیچتا ہوں اس سے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور بیخ و بنٹوں میں  
ایک بکری زکوٰۃ کی ہوتی ہے پھر انہوں نے کل اموال کے صدقہ کی خبر دی مقوقس نے  
پوچھا کیا تم لوگوں نے دیکھا ہے کہ جب وقت وہ صدقہ محمد صلعم نے لیا اس کو کہاں رکھا کہا  
وہ صدقہ قوم کے فقیروں پر تقسیم کر دیتے ہیں اور صلہ رحمی اور عہد کی وفا اور تحریک زنا اور ریا  
اور خمر کی واسطے امر کرتے ہیں اور جس فیجہ پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جاوے اور غیر کے نام  
سے ذبح کیا جاوے اس کو نہیں کہا تم مقوقس نے یہ باتیں سن کر کہا کہ آپ کا اللہ الناس کے

واسطے بنی کرل میں اور اگر قبط اور روم کو یہ دین ہو بچے گا تو وہ لوگ آپ کی پیروی کریں گے ان  
 لوگوں کو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے ان امور کو اسٹے امر کیا ہے اور یہ امر جسکی تم صفت  
 آپ نے کرتے ہو اس کے ساتھ نبیا علیہم السلام پہلے معجوت کیے گئے ہیں اور آپ  
 کا نیک انجام ہو گا یہاں تک کہ آپ کو کسی شخص منازعت نہ کرے گا اور آپ کا دین جہان تک  
 اونٹ اور گھوڑے جا سکتے ہیں اور جہاں بھرنی انتہی ہوتی ہے وہاں تک ظاہر ہو گا ان لوگوں  
 نے کہا ہننے مقوقس سے کہا اگر کل آدمی آپ کے ساتھ داخل ہو جاوینگے ہم داخل نہو گے مقوقس  
 نے اونکی گفتگو سنا بنا سہ ہلایا۔ اور کہا تم لوگ کہیل اور بازی میں مصروف ہو پھر مقوقس نے  
 پوچھا محمد صلعم کا نسب اونکی قوم میں کیونکر ہے ہنر کہا اذروے نسب کے وہ اپنی قوم میں اوسطہ ہیں  
 مقوقس نے کہا ایسی ہی انبا اپنی قوم کے نسب میں معجوت ہوتے ہیں مقوقس نے پوچھا  
 آپ کی بات کی سچائی کیونکر ہے ہنر آپ کے صدق کے سبب سے کہا آپ کا نام نہیں لیا جاتا ہے مگر  
 امین مقوقس نے کہا تم اپنے امور کی طرف دیکھو کیا تم لوگ یہ گمان کرتے ہو کہ تمہارے اور اوس  
 بنی کے درمیان جو امر ہے اوس میں وہ سچ کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ کہیں گے مقوقس  
 نے پوچھا کن لوگوں نے آپ کا اتباع کیا ہے انہوں نے کہا نو عمر لوگوں نے مقوقس نے کہا  
 کہ آپ پہلے جو انباتے اوس کے تابعین نو عمر لوگ ہی تھے مقوقس نے پوچھا یہود و مشرب جو  
 اہل تورات ہیں اوسوں نے کیا کیا انہوں نے کہا یہود نے آپ سے مخالفت کی آپ اوسے  
 لڑے اور اوکو قتل کیا اور ان کو بڑھ بنایا یہود ہر طاف متفرق ہو کے چلے گئے مقوقس نے  
 کہا یہود وہ قوم ہے جس نے آپ سے حسد کیل ہے لیکن وہ آپ کے امر کو اسطور پر چانتے ہیں جیسے  
 ہم لوگ پچانتے ہیں مغیرہ نے کہا ہم مقوقس کے پاس سے اوسٹہ کھڑے ہوئے اور ہننے  
 مقوقس سے ایسا کلام سنا جس سے ہم محمد صلعم کے مطیع ہو گئے اور ہننے خضوع کیا اور ہننے کہا  
 کہ بلوک عجم جو بعید الارحام ہیں آپ کی تقدیر یق کرتے ہیں اور آپ سے ڈرتے ہیں اور ہم لوگ  
 آپ کے اقربا اور آپ کے ہمسایہ ہیں آپ کے ساتھ عدم تحمل نہیں ہوئے اور تمہارے گھروں پر آپ



دعوت اسلام دینے کیلئے آئے مغیرہ نے کہا میں اسکو نہ دیکھتا ہوں کسی کو نہیں چھوڑنا  
 مگر اوسین داخل ہوتا تھا اور کیند کے اسقف جو قبیل اور روم سے تھے اور محمد علیہ کی صفقت  
 اپنے پاس پالتے تھے میں اون سے آپ کی صفقت پوچھتا تھا ایک اسمتہ قبیل سے تھائیے  
 اجتہاد میں اشد اوس سے کسی کو نہیں دیکھا میں اوس سے کہا کہ تیرے بھائی نے ان سے کوئی  
 نبی با تو رہا ہے اوس نے کہا بیشک وہ آخر انبیاء ہے انا اوس کے اور محمد علیہ السلام کے وہ میرا  
 کوئی نبی نہیں ہے عیسیٰ علیہ السلام نے اوس نبی کے ابتداء کے واسطے امر کیا ہے وہ نبی اسی اور طرف  
 ہے اوسکا نام احمد ہے وہ نہ طویل القامت ہے اور نہ قصیر القامت ابھی دلوں میں آنکھوں  
 میں سرخی ہے اور نہ وہ زیادہ گرا ہے اور نہ گندم گرن ہے اپنے سر کے بال چھوڑے گا اور  
 جو لباس کہ وہ پہن لیا ہو گا وہ اوسکو پہنے گا اور جو کمانا پاؤ لگا اوسکو وہ قناعت کر لیا اوسکی تلوار اوسکے  
 کماندہ پر رہے گی اور جو لوگ اوس سے جنگ کریں گے اون سے وہ پرواہ نہ کرے گا اور اپنی  
 ذات سے قتال کی مباشرت کر لیا اور اوس کے ساتھ اوس کے ایسے اصحاب ہوں گے  
 جو اپنے نفوس اوسپر فدا کریں گے اور اپنے باپ دادا اور اولاد سے اوسکے ساتھ محبت میں  
 اشد ہوں گے وہ نبی ایک حرم سے آوے گا اور دوسری حرم کی طرف ایسی سرزمین میں ہجرت  
 کرے گا جو شورہ راز اور غفل کی ہوگی اور دین ابراہیم اوس کا دین ہوگا مغیرہ نے کہا میں  
 اوس سے کہا اوس نبی کی صفقت مجھے زیادہ بیان کرو اوس نے کہا وہ اپنے وسط جسم پر  
 تسبیح باندھے گا اور اپنے ہاتھ پاؤں وہو لگا اور اوس نے اوس کے ساتھ مخصوص ہوگا جس کے  
 ساتھ انبیاء اوس سے پہلے مخصوص نہ تھے ہر ایک نبی اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا  
 اور وہ نبی کل مخلوق کی طرف مبعوث کیا جاوے گا اور کل روئے زمین اوس کے واسطے مسجد  
 اور طہار کی گئی ہے جہاں کہیں اوسکو نماز پڑھے گی یعنی نماز کا وقت آوے گا وہ تیمم کر لے گا  
 اور نماز پڑھے گا اور اوس نبی سے پہلے جو لوگ تھے ان پر سختی کی گئی تھی کہ وہ نماز نہیں  
 پڑھتے تھے مگر کنیون اور صومون میں مغیرہ نے کہا کہ اسقف اور دوسرے نصاری نے



جو یہ باتیں جیسے کہی نہیں ہیں، پہلے کو محفوظ رکھا اور میں پلٹ کے آیا، اور مسلمان ہو گیا۔  
ابن سعد نے واقعی کے طریق سے اور شیخ سے روایت کی ہے اور شیوخ نے کہا  
ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **مَنْ خَلَعَ ثِيَابَهُ وَخَلَعَ ثِيَابَهُ مَقُوتٌ** نے کہا کہ  
جبکو تحقیق معلوم ہوا ہے کہ ایک نبی باقی رہ گیا ہے، یہ گمان کرتا تھا کہ وہ نبی ملک شام  
میں خرم کرے گا، آپ نے قاصد کا انعام کیا اور آپ کی طرف سے یہ یہی ہے۔

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے تمیز کو جو وقت نامہ لکھا تھا واقع ہوئی تھی

ابن سعد نے زہری سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حادث  
اور سرحد اور نعیم بن عبد کلل کو جو حیر سے تھے نامہ لکھا اور عیاش بن ربیعہ الخمری کے  
ساتھ اوس نامہ کو بیجا اور اوس سے فرمایا کہ جو وقت تم حیر کی سرزمین میں پہنچو تو رات میں ہرگز  
ہرگز داخل نہ ہو جو یہ بیان تاک کہ تم صبح کو اوثویر صبح کو طہارت کیجو اور اچھے طور سے طہارت کیجو  
اور دو رکعت نماز پڑھو اور اللہ تعالیٰ سے حاجت روائی اور قبول چاہو اور اللہ تعالیٰ سے  
پناہ مانگیو اور میرا نام اپنے دہنے ہاتھ میں لکھو اور ان لوگوں کے دہنے ہاتھ میں وہ نامہ  
دیکھو وہ لوگ اوس کو قبول کرنے والے ہیں اور ان کے سامنے **لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ**  
**وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُنَافِقِينَ** جو جب تم اس سے فارغ ہو جاؤ تو آمنت بجز وانا اول المؤمنین کہو  
تمہارے سامنے کوئی حجت نہ آئیگی مگر باطل ہو جاوے گی اور نہ کوئی کتاب ایسی آئیگی جو آرایش  
سخن سے اوس میں زینت ہو مگر اوس کا نور چلا جائیگا اور وہ لوگ تمہارے سامنے کچھ پڑھنے  
والے ہیں جو وقت وہ غیر زبان عربی میں تمہے کلام کریں تو تم یہ کہو کہ تم تمہی کرو اور حبیبی اللہ  
آمنت بما انزل اللہ من کتاب و امرت لاعدل بینکم اللہ تعالیٰ کے قول والیہ المصیتر تک  
پڑھو جو وقت وہ لوگ مسلمان ہو جاویں تو اوس سے اوس کی اوس میں شاخون کو پوچھو کہ جو وقت

وہ حاضر کی جاتی ہیں تو وہ لوگ اونکو سیدہ کرتے ہیں اور وہ شاخین جہاد کے درخت کی ہیں ایک شاخ سفیدی اور زردی سے طبع کی ہوئی ہے اور ایک شاخ ایسی ہے جس میں گڑھے ہیں گویا وہ شاخ خیزان ہے اور ایک شاخ نہایت سیاہ ہے گویا وہ آہنوس کی شاخ ہے ہر تم اور شاخوں کو نکالو اور اون کے بازار میں اونکو جلاؤ پھر عیاش نے کہا میں اسلئے گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جو امر فرمایا ہے میں اوسکا کروں یہاں تک کہ میں اہل حمیر کے پاس پہنچاؤں اور لوگوں سے کہتا ہوں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جو کچھ ارشاد فرمایا تھا میں نے وہ کیا اور لوگوں نے میرا کہا قبول کر لیا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویسے ہی ہوا۔

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
جلندی کو جس وقت نامہ لکھا تھا واقع ہوئی ہے

ثیمہ نے کتاب (الروۃ) میں ابن اسحاق سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن العاص کو جلدی کے پاس جو عمان کا بادشاہ تھا بھیجا آپ اسکو اسلام کی طرف بلاتے تھے اوس نے کہا کہ اس نبی امی کی طرف مجھکو اس امر نے راہبری کی ہے کہ وہ کسی خیر کو پہنچے اور میں کرتا ہے مگر پہلے وہ اسکو اختیار کرتا ہے اور وہ کسی شے سے نہیں کرتا ہے مگر پہلے وہ اسکا تارک ہوتا ہے اور وہ غالب ہوتا ہے اپنے غلبہ سے نہیں اترتا اور تکبر نہیں کرتا اور پھر لوگ غلبہ کرتے ہیں مگر اوس کے اصحاب اسکو نہیں چھوڑتے اور وہ عہد کی وفا کرتا ہے اور وعدہ پورا کرتا ہے میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ وہ نبی ہے۔

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشہ  
نبی حارثہ کو نامہ لکھا تھا واقع ہوئی ہے

ابو نعیم نے واقدی کے طریق سے اور شیوخ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے نبی سارنہ بن عمرو بن قرقط کو نکلیا آپ اوسکو اسلام کی طرف بلا تے تھے اور منوں نے آپ کے صحیفہ کو لیا اور اوسکو دھو ڈالا اور اوس سے اپنے ڈول میں پیوند لگایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اون لوگوں کو کیا ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ نے اون لوگوں کی عقلوں کو سلب کر دیا ہے اور فرمایا کہ وہ لوگ ڈرپوک اور اہل عجلت ہیں اور اون کا کلام مختلط ہے یعنی اون کی باتیں جتنے کے لائق نہیں ہیں اور وہ بے وقوف لوگ ہیں۔ واقعہ یہ کہ کئی نے کہا میں نے اون کے بعض آدمیوں کو دیکھا کہ وہ کلام کرنے کی قدرت نہیں رکھتا تھا اور خوبی سے کلام ظاہر نہیں کر سکتا تھا

## باب

یہی نے انس سے روایت کی ہے کہ اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے ایک مرد کو مشرکین کے سرداروں میں سے ایک بڑے سردار کے پاس بھیجا آپ اللہ تعالیٰ کی طرف اوسکو بلا تے تھے اوس مشرک نے پوچھا یہ الحبیبی کی طرف آپ مجھے بلا تے ہیں وہ سونے کا ہے یا چاندی کا ہے یا مٹی کا ہے آپ کا رسول اوسکی گفتگو سن کر بے لطف آیا اللہ تعالیٰ نے آسمان سے ایک بجلی بھیجی اوس نے اوس مشرک کو جلا دیا ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد راستہ میں تھا اوسکو اسکا علم نہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے صاحب کو ہلاک کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے ویرسل انصوحی آخر آیت تک نازل فرمایا۔

یہ اون معجزوں کا ذکر ہے کہ حیثیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قاصد آئے تو اسوقت واقع ہوئے تھے

یہ باب اوس آیت کے بیان میں ہے جو نبی ثقیف کے قاصد کے

## آنے کے وقت واقع ہوئی اور

سہیلی اور ابو نعیم نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے زہری سے اور عروہ کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عروہ بن مسعود، اشقیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور مسلمان ہو گئے پھر آپ سے اذن چاہا کہ اپنی قوم کی طرف پلٹے چلے جاوےں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا مجھ کو یہ خوف ہے کہ تمہاری قوم کے لوگ تم کو قتل کر ڈالیں گے اور اس حدیث میں عروہ کا یہ لفظ ہے کہ وہ لوگ تم سے جنگ کرینگے عروہ بن مسعود نے کہا کہ اگر وہ مجھ کو سوتا پاؤں گے تو سید انہیں کرینگے یعنی میری مہیت اون کے دلوں میں اتنی ہے کہ مجھ کو خواب سے بیدار نہیں کر سکتے عروہ اپنی قوم کی طرف پلٹ کے گئے اور اونکو اسلام کی طرف بلایا اور ان لوگوں نے اونکی نافرمانی کی اور اون کو انیدادہ باتیں سنائیں جبکہ عروہ سحر کے وقت اڑے اور فجر طلوع ہوئی عروہ اپنے خوف پر کڑے ہو گئے اور صداۃ کے واسطے اذان دی اور کلمہ شہادت پڑھا ایک مرد نے جو ثقیف سے تھا اون کے تیر مارا اور اونکو قتل کر ڈالا جو وقت عروہ کے قتل کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا کہ عروہ کی مثل صاحبائیس کی مثل ہے جو اونہوں نے قوم کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا قوم نے اونکو قتل کر ڈالا عروہ کے قتل کے بعد یعنی ثقیف میں سے اونیس آدمی سفارت پر آئے جنہیں کنانہ بن عبدیلیل اور عثمان بن ابی العاص تھے وہ مسلمان ہو گئے حاکم نے اس حدیث کی روایت عروہ کے طریق سے کی ہے اور ابن سعد نے اسکی مثل واقدی کے طریق سے عبد اللہ بن جحییٰ سے عبد اللہ نے اکثر اہل علم سے روایت کی ہے اس حدیث میں یہ ہے کہ وہ لوگ تم سے اس وقت قتال کرینگے اور اس روایت میں یہ ہے کہ جو وقت عروہ کے تیر لگا اونہوں نے کہا اشمدان محمد رسول اللہ مجھ کو آپ نے خبر دی تھی کہ تم لوگ مجھ کو قتل کر ڈالو گے۔ ابو نعیم نے واقدی سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے

پلٹے عروہ بن مسعود نے غیلان ابن مسلمہ سے کہا کیا تو اس اور کی طرف نہیں دیکھتا ہے کہ اس مرد کا اللہ تعالیٰ نے قریب کر دیا ہے اور اس آدمیوں نے آپ کا اتباع کر لیا ہے اب آدمیوں کی یہ حالت ہے کہ کوئی تو راغب ہے اور کوئی خائف ہے اور ہم لوگ آدمیوں کے نزدیک عرب میں زیادہ دانشمند اور سخت ترین مخلوق ہیں اور جس شے کی طرف صحیحہ صلعم ہکو بلائے ہیں مثل ہمارے اس سے جاہل نہیں ہو سکتا اور آپ نبی ہیں اور میں تجھے ایک ایسے امر کو ذکر کرنے والا ہوں کہ میں نے اسے کسی سے نہ سنا ہے کہ میں تجارت کی حالت میں ہجران میں قیل اسکے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں ظہور کریں گے اتنا اور ہجران کا اسقف میرا سچا دوست تھا اور اس نے مجھے کہا اے ابولعیفور ہمارے نبی کا وقت آگیا ہے تمہاری حرم میں ظہور کرے گا اور وہ نبی آخر الزما نبی ہے اور وہ اپنی قوم کو ضرور قوم عادی کی مثل قتل کرے گا جبروت وہ نبی ظاہر ہو اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلاوے تو تم اس نبی کا اتباع کیجیو میں نے اسقف کی ان باتوں میں سے ایک حرف کو کسی ثقیفی یا غیر ثقیفی سے اس گہری تک ذکر نہیں کیا اور میں آپ کا اتباع کرنے والا ہوں عروہ مدینہ منورہ میں آئے اور مسلمان ہو گئے۔

بہیقی نے وہب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے جابر سے پوچھا کہ جبوقت ثقیف نے بیعت کی اور ان کی کیا شان تھی جابر نے کہا ثقیف نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ شرط کی کہ نہ وہ صدقہ دینگے اور نہ جہاد کریں گے جابر نے اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ثقیف صدقہ دینگے اور جہاد کریں گے جبوقت وہ اسلام قبول کر لیں گے۔

مسلم نے عثمان بن ابی العاص سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ شیطان میرے اور میری نماز اور قرأت کے درمیان حائل ہو گیا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ شیطان ہے اس کا نام خرب ہے جبوقت تم کو شیطان محسوس ہو تو تم اعوذ باللہ پڑھو اور اپنے بائیں طرف تین بار تھوک دیجو عثمان نے کہا میں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے شیطان کو مجھے دفع کر دیا۔

ابو نعیم نے عثمان بن ابی العاص سے روایت کی ہے کہ اسے کہہ سکتا تھا کہ یہ حالت ہو گئی کہ میں یہ نہیں جانتا تھا کہ میں کیا پڑتا ہوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو اپنے خبر کی آپ نے فرمایا کہ وہ شیطان ہے میرے قریب آؤ میں آپ کے نزدیک ہو گیا آپ نے فرمایا اپنا منہ کہو اور آپ نے میرے سینہ پر اپنا ہاتھ مارا اور میرے منہ میں لعاب دہن مبارک ڈالا اور فرمایا اے عبد اللہ نکل جا ایسا تین بار کیا پھر آپ نے فرمایا کہ جو عمل تمہارا ہے تم دو کر دو اس کے بعد شیطان مجھ پر ظاہر نہیں ہوا۔

بیہقی اور ابو نعیم نے عثمان بن ابی العاص سے روایت کی ہے کہ اسے کہہ سکتا تھا کہ اپنے حانظل کی بُرائی کی شکایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کی کہ مجھ کو قرآن شریف حفظ نہیں ہوتا ہے آپ نے فرمایا وہ شیطان ہے اس کا نام خرب ہے اے عثمان میرے نزدیک آؤ میں آپ کے قریب گیا پھر آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینہ پر رکھا میں نے دست مبارک کی ٹٹک اپنے دونوں شانوں کے درمیان پائی اور آپ نے فرمایا اے شیطان عثمان کے سینہ سے باہر نکل جا اس کے بعد میں نے کوئی شے نہیں مٹی مگر اس کو میں نے حفظ کر لیا۔

بیہقی اور بطبرانی نے دوسری وجہ سے عثمان بن ابی العاص سے روایت کی ہے کہ اسے کہہ سکتا تھا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ قرآن شریف مجھے فوت ہو جاتا ہے آپ نے شکر اپنا دست مبارک میرے سینہ پر رکھا اور فرمایا اے شیطان عثمان کے سینہ سے باہر نکل جا جس چیز کے حفظ کا میں ارادہ کرتا اس کے بعد میں اس کو نہیں بولتا تھا۔

بیہقی نے اور ابو نعیم نے (معرفت) میں عثمان بن ابی العاص سے روایت کی ہے کہ اسے کہہ سکتا تھا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے حال میں آیا کہ میرے الیاء دردتا قریب آؤ کہ مجھ کو ہلاک کر ڈالے آپ نے فرمایا بسم اللہ اعوذ بقرآن اللہ و قد رتہ من شر ما اجد سات بار یہ تہجد پڑھنے دہتے ہاتھ کو ساتھ بار در رکھی جاے پھر پھر دہتے ارشاد کے موافق کیا جو تکلیف دہ

کی مجبکو تھی اللہ تعالیٰ نے اسکو دفع کر دیا میں ہمیشہ اپنے اہل اور غیر لوگوں کو اس دشمن کے واسطے امر کرتا ہوں۔

## یہ باب اون آیتوں کے بیان میں ہر جو بنی حنیفہ کو قاصد و نکلے آنے کے وقت واقع ہوئی ہیں

شیخین نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ ابیہ کہ سیدۃ الکذاب اپنی قوم کے کثیر آدمیوں میں مدینہ منورہ کو آیا اور یہ کہنے لگا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعد میرے واسطے ظہیر اور بیگے تو میں آپکا اتباع کروں گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس تھے اور بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں اس وقت ایک ٹکڑا کجور کی شاخ کا تھا یہاں تک آپ تشریف لا کر میلہ کے پاس کھڑے ہو گئے اور آپ نے فرمایا کہ اگر تو مجھے لکڑی کے اس ٹکڑے کا سوال کر لگا تو میں یہ ٹکڑا بھی تجھ کو مذون گا اور تجھ میں اللہ تعالیٰ کا امر رگز تجاؤ نہ کر لگا اور اگر تو پشت پیہر کے جاو لگا تو اللہ تعالیٰ تیری کو بچیں ضرور کاٹے گا جو کچھ میں نے دیکھا ہے جس حالت میں مجھے دکھایا گیا ہے میں تجھ کو وہی مرد گمان کرتا ہوں اور یہ ثابت بن قیس بن میری طرف سے تجھ کو جواب دین گے پہر آپ پلٹ کے تشریف لے گئے ابن عباس نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو پوچھا جو کچھ میں نے دیکھا ہے جس حالت میں مجھ کو دکھایا گیا ہے میں تجھ کو وہی مرد گمان کرتا ہوں اس کا کیا معنی ہے ابو ہریرہؓ نے مجھ کو یہ خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس درمیان کہ میں سو رہا تھا مجھ کو خواب میں دکھایا گیا کہ میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن ہیں اور کنگنوں کی شان نے مجھ کو عمگین کیا خواب میں مجھ کو یہ وحی بھی گئی کہ ان کنگنوں پر ہونک مار دینے اور ہونک ماری دو دو تون اور گئے میں نے ان دو تون کی یہ تاویل کی ہے کہ میرے بعد دو کذاب ظہیر کر سکیں گے

سوں دونوں میں سے ایک غیبی صاحب صنعا ہے اور دوسرا سید صاحب الیما ہے شیخین نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس درمیان کہ میں سوراہتا یا ایک میرے پاس روئے زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے ہاتھوں میں دو کنکن طلائی پہنائے گئے وہ کنکن مجھ پر بڑے شاق ہوئے اور مجھ کو اونٹوں نے غمگین کیا مجھ کو یہ وحی کی گئی کہ میں ان پر ہونک ماروں مینے دونوں پر ہونک ماری مینے اس خواب کی یہ تاویل کی ہے کہ دو کذاب ہونگے جنکے درمیان میں ہوں ایک صاحب صنعا اور دوسرا صاحب الیما ہے۔

ابن عدی نے محمد بن جعفر کے طریق سے روایت کی ہے کہا کہ مینے اپنے باپ سے سنا ہے میرے باپ میرے دادا سان بن علق الیمانی سے ذکر کرتے تھے کہ جو سفیر نبی حنیفہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے مین ان میں اول تھا مینے آپ کو ایسے حال میں پایا کہ آپ اپنا سر مبارک دھو رہے تھے آپ نے فرمایا اے یمامہ کے بہائی بیٹہ جاؤ اور اپنا سر دھو ڈالو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک دھونے کے باقی پانی وغیرہ سے مینے اپنا سر دھویا پھر مین مسلمان ہو گیا پھر آپ نے میرے واسطے ایک نامہ لکھا مینے عرض کی یا رسول اللہ اپنی قمیص شریفہ کا ایک ٹکڑا مجھ کو عطا فرمائے تاکہ اس کے ساتھ مین اگس بکڑوں آپنے مجھ کو قمیص مبارک کا ایک ٹکڑا عطا فرمایا محمد بن جابر نے کہا کہ میرے باپ نے مجھے حدیث کی ہے کہ وہ ٹکڑا اون کے پاس رہتا تھا اور رضی کے واسطے وہ دھو کے دیتے تھے اوس سے وہ شفا پاتا تھا۔

یہ باب اون آیتوں کے بیان میں ہے کہ عبد القیس کے سفیر حقیقت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر واقع ہوئی مین

الولعی اور یہیقی نے تفسیر العصری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس درمیان کہ نبی صلی اللہ



علیہ السلام اپنے اصحاب سے باتیں کر رہے تھے یکا یک اپنے اصحاب سے فرمایا کہ تمہارے پاس اس جگہ سے ایک گروہ آئیگا وہ لوگ خیر اہل مشرق ہیں یہ بات سنا کر حضرت عمرؓ کھڑے ہو گئے اور انکی طرف چلے گئے اور تیرہ اشتر سوار انکو ملے اون سے پوچھا تم کس قوم کے لوگ ہو اونہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا ہم بنی عبد القیس ہیں سے ہیں۔

ابن سعد نے عروہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس رات کی صبح کو اُفق کی طرف نظر فرمائی جس رات کی صبح کو عبد القیس کے سفیر آئے اپنے فرمایا کہ اشتر سوار اون کی ایک جماعت مشرق کی طرف سے آرہی ہے وہ لوگ اسلام لانے پر کراہت نکریں گے اون لوگوں کا یہ حال ہے کہ اونہوں نے اپنی سواری کے اونٹوں کو راستہ کی مشقت سے دبلا اور اپنے زاد راہ کو فنا کر دیا ہے اونکے صاحب میں ایک علامہ ہے آپنے اونکے واسطے یہ دعا کی اللہم اغفر لعبید القیس اتونی لایسا لونی مالا ہم خیر اہل مشرق اے میرے اللہ تعالیٰ تو عبد القیس کی مغفرت کر وہ میرے پاس آویں گے مال مجھ سے طلب نہ کریں گے وہ لوگ خیر اہل مشرق ہیں ہمیں مرد آئے اون کے سردار عبد اللہ بن عوف الاشجعی تھے اوس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے اونہوں نے آپکو سلام کیا آپنے اونکو سلام کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم لوگوں میں عبد اللہ بن عوف الاشجعی کون صاحب ہیں عبد اللہ نے عرض کی یا رسول اللہ میں ہوں اور عبد اللہ حقیر بد صورت مرد تھے اونکی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا عبد اللہ نے کہا مرد نکے چمڑے میں پانی نہیں بہرتے ہیں مرد سے حاجت نہیں ہوتی ہے مگر اوسکی چوٹی چوٹی دو چیزوں سے ایک خیر زبان ہے اور دوسری چیز قلب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں دو خصلتیں ہیں جن کو اللہ دوست رکھتا ہے عبد اللہ نے آپسے پوچھا وہ دونوں خصلتیں کیا ہیں آپ نے فرمایا ایک حلم ہے دوسرا وقار عبد اللہ نے پوچھا کیا کوئی ایسی شے ہے جو نبی پیدا

ہو گئی ہے یا جیلی خصلتیں ہیں اپنے فرمایا کوئی شے نئی پیدا نہیں ہوئی ہے بلکہ تم اس صفت پر پیدا کئے گئے ہو (یعنی تمہاری خلقت ہی میں یہ اوصاف ہیں)۔

حاکم نے اس سے یہ روایت کی ہے کہ عبدالقیس کے سفیر جو اہل ہجر سے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اوس درمیان کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ ایک ایک اون کی طرف متوجہ ہوئے اور اون سے اپنے فرمایا تمہارے خرمے میں تم لوگ ایسا نام لیتے ہو اور خرمے میں اون کا نام تم ایسا لیتے ہو بیان تک کہ اون کے خرموں کے کل اقسام کو اپنے گن دیا اوس قوم کے ایک مرد نے کہا میرے ان باپ آپ پر خدا ہوں یا رسول اللہ اگر آپ مقام ہجر کے درمیان پیدا ہوتے اس گھڑی جو علم آپ کو ہے اس سے زیادہ آپ کو علم نہ ہوتا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ رسول اللہ ہیں اپنے فرمایا کہ تمہارے زمین جس وقت کے تم میرے پاس بیٹھے ہو میرے واسطے بلند کی گئی ہے میں نے اوس کی قریب سے بعید تک کو دیکھ لیا ہے تمہارے خرموں میں چھا خرم قسم برنی ہے جو بیماری کو دفع کرتا ہے اور اوس میں کوئی بیماری نہیں ہے۔

امداد و طبرانی نے وازع سے روایت کی ہے کہ اسے کہ میری شیخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شہر سوارون کے ایک گروہ میں آیا اور ہمارے ساتھ ایک مدتنا جبرین متا پنے عرض کی یا رسول اللہ میرے ساتھ میرا مومن ہے اور سپہرین ہے آپ اوس کے واسطے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے اپنے فرمایا اوس کو میرے پاس لیکر آؤ میں اوس کو آپ کے پاس لایا آپ نے اپنی چادر مبارک کا ایک حصہ پکڑا اور اس کو اوٹایا یا نہ تک کہ میں نے آپ کی بغلون کی سفیدی کو دیکھا پھر اوس کی پٹیا پر تپے مارا اور فرمایا اے خدا اللہ نکل جاوہ سامنے اگر صحیح نظر سے دیکھنے لگا اوس کی وہ نظر اول کی نظر نہ تھی پھر اپنے اوس کو اپنے سامنے بٹلایا اور اوس کے لئے دعا کی اور اوس کے چہرہ پر اپنے اپنا دست مبارک پیرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے بعد سفیرون میں کوئی ایسا شخص نہ تھا جس کو او سپر فنیات دی جاتی یعنی اوس کے کل صفات صوری و معنوی سب سفیرون سے اچھے اور افضل ہو گئے تھے۔

احمد نے شہاب بن عبد الوہاب سے یہ روایت کی ہے انہوں نے عبد القیس کے بعض سفیرین سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ اشج نے عرض کی یا رسول اللہ ہماری سرزمین ثقیل ہے یعنی آب و ہوا وہاں کی ہمارے موافق نہیں ہے اور ہم لوگ جو وقت یہ پینے کی چیزیں نہیں پیتے ہیں تو ہمارے رنگوں کو برباد ہوتا ہے اور ہمارے پیٹ بڑھ جاتے ہیں آپ ہکو ان مشروبات کے استعمال کے واسطے اتنی مقدار سے اجازت دیجئے اور اشج نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو کہو لکر مقدار بتلائی آنحضرت صلعم نے فرمایا اسے اشج اگر میں تم کو اس مقدار کی مثل میں خدمت پینے کی دوں گا اور آپ نے دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرمایا کہ ایسے تم پیو گے اس مقدار کی مثل اس کے بعد آپ نے اپنے دونوں ہاتھ کو ملے اور ان کو کھینچا یعنی اتنی بڑی مقدار آپ نے ہاتھوں سے بتلائی کہ اشج کی مقدار ہر دو کف دست سے نہایت درجہ عظیم تھی اور فرمایا کہ یہ اتنا تک تمہارے لوگوں میں سے کسی نے شراب پی گا وہ اپنے ابن عم کی طرف کھڑا ہو کر اوکی پنڈلی پر تلوار مارے گا یعنی او کو زخمی کر دیا جائے گا۔ قوم کے لوگ جو آئے ہوئے تھے وہ وقت اونہیں ایک مرد تھا جس کا نام حارث تھا شراب نوشی میں اس کی پنڈلی پر تلوار کا زخم ہو چکا تھا سب اس کا یہ ہوا تھا کہ حارث نے اون لوگوں کی عورتوں میں سے ایک عورت کے ساتھ قصیدہ کی ایک بیت میں تنش کیا تھا میں شراب نوشی میں ایک مرد نے او کی پنڈلی پر تلوار ماری حارث نے کہا جبکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کی بڑائی سنی میں اپنا کپڑا لٹکانے لگا اور میری پنڈلی میں تلوار کی ضرب جو تھی او کو میں ڈبا پینے لگا اور ایسا حال تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس ضرب کو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تحقیق ظاہر کر دیا تھا۔

یہ باب اون آیتوں کے بیان میں ہے جو نبی عامر کے سفیروں کے آنیکے وقت واقع ہوئی ہیں

بقیہ نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نبی عامر کے سفیر نے ابیہن عامر بن الطفیل اور ابوبکر بن قیس اور خالد بن جعفر تھا یہ لوگ قوم کے رئیس

اور شیاطین تھے عامر بن الطفیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے حال میں آیا کہ کوٹکا  
 یہ ارادہ تھا کہ آپ سے بے وفائی اور دھوکہ کرے عامر نے اربد سے کہا جس وقت ہم اس مرد کے پاس  
 آویں گے تو میں تیری طرف سے اوسکا منہ پیر دوں گا جب میں ایسا کروں گا تو تو اس کے تلوار مارو مجھ کو جبکہ  
 وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے عامر نے کہا اے محمد مجھ کو چھوڑ دیجئے آپ نے فرمایا  
 نہ چھوڑوں گا یہاں تک کہ تو اللہ تعالیٰ واحد پر ایمان لاوے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 اوسکی خواہش سے انکار کر دیا تو عامر نے کہا سن لیجئے واللہ اس شہر کو سرخ رنگ مٹا دوں اور  
 مردوں سے آپ پر ہر دوں گا یعنی آپ پر جائے تنگ کر دوں گا جبکہ عامر نے پیٹھ پھیری رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی اللھم اکفنی عامر بن الطفیل جبکہ یہ لوگ نکلا گئے عامر نے اربد سے  
 کہا اے اربد تیرا بھلا ہو جس شے کے واسطے میں تجھ کو امر کیا تا وہ کمان ہے یعنی تو نے آپ پر  
 وار کیا یوں نہیں کیا اربد نے کہا واللہ جس چیز کے واسطے تو نے مجھ کو امر کیا تا اوس کا قصد میں  
 نہیں کیا مگر میرے اور اوس مرد کے درمیان تو داخل ہو گیا کیا تلوار سے میں تجھ کو مارتا ہر وہ لوگ اپنے  
 شہروں کی طرف پلٹتے ہوئے چلے گئے جبکہ وہ لوگ بعض راستہ میں تھے اللہ تعالیٰ نے عامر  
 پر اوسکی گردن میں طلا عوٹ کو بھیج دیا اللہ تعالیٰ نے اوسکو ایک عورت کے مکان میں جو بنی سلول  
 سے تھی قتل کر ڈالا پھر اوس کے اصحاب بنی عامر کی سرزمین میں آئے قوم نے پوچھا اے اربد کیا خبر لایا  
 ہے اوس نے کہا جھگڑا ایسی شے کی عبادت کی طرف بلا یا ہے کہ میں اس امر کو دوست رکھتا ہوں  
 کہ وہ شے میرے نزدیک ہوتی اور میں اپنے یہ تیریا تنگ اوس کے مارتا کہ اوسکو مار ڈالتا  
 اربد اس گفتگو کے ایک دن یا دو دن بعد اپنے مقام سے اپنا اونٹ بیچنے کے واسطے نکلا اللہ تعالیٰ  
 نے اربد اور اربد کے اونٹ پر صاعقہ کو بھیج دیا اوس نے دونوں کو جلا دیا۔ اور ابو نعیم نے اس  
 حدیث کی روایت عروہ بن الزبیر سے اسکی مثل کی ہے۔

بہیقی نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے روایت کی ہے کہ عامر بن الطفیل رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم عامر بن الطفیل پڑیس صبح تک دعا فرماتے رہے آپ کی دعا یہ تھی اللھم اکفنی عامر بن الطفیل

بما شئت والبعث الیہ دار الفیئۃ اللہ تعالیٰ نے عامر پر طاعون کو بھیج دیا اوس نے اوس کو قتل کر ڈالا۔

بہیقی نے مول بن جمیل سے روایت کی ہے کہ اسے عامر بن الطفیل بنی معلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اپنے اوس سے فرمایا اے عامر تو مسلمان ہو جا اوس نے کہا کہ اس شرط پر میں مسلمان ہوتا ہوں کہ کل اہل بوا دی میرے واسطے رہیں اور اہل شہر آپ کے لئے رہیں یعنی بادیہ پر میں حکمران رہوں اور شہر پر آپ حکمران رہیں اپنے اس سے انکار فرمایا عامر پٹوہ پہیر کے گیا اور یہ کہتا جاتا تھا واللہ اے محمد آپ کے شہر کو اسیل گھوڑوں اور زچوان مردوں سے بہرہ روں گا اور ہر ایک کجور کے درخت سے ایک گھوڑے کو ضرور باندھوں گا اپنے یہ دعا کی اللهم کفنی عاروا و ہد قومہ وہ چلا گیا یہاں تک کہ جو وقت وہ مدینہ کے درمیان بنی سلول کی ایک عورت کے مکان میں تھا اوس کے حلق میں ایک غدود نکل آیا اوس وقت اوس نے اپنے گھوڑے چربست کی اور اپنا نیزہ لیا اور اُس کو جھولان دیتا ہوا آیا اور وہ یہ کہتا تھا کہ یہ غدود اونسٹ کے غدود کی مثل ہے اور میری موت سلولہ کے گھر میں ہے اوس کا یہی حال تھا یہاں تک کہ وہ اپنے گھوڑے پر سے مرا ہوا اگر اور حاکم نے مسلم بن الاکوع کی حدیث سے اسکی مثل روایت کی ہے۔

ابو نعیم نے ابن عباس رضی سیرہ روایت کی ہے کہ اربد بن قیس اور عامر بن الطفیل دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے عامر نے کہا کہ اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو کیا آپ امنوت کو اپنے بعد میرے واسطے ٹھیرائیگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ امر نہ تیرے واسطے ہے اور نہ تیری قوم کے واسطے عامر نے کہا واللہ مدینہ کو گھوڑوں اور مردوں سے بہرہ روں گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو اس مغل سے باز رکھے گا جبکہ دونوں آپ کے پاس سے نکل کے گئے عامر نے کہا اے اربد بن محمد صلعم کو گفتگو کے ساتھ تجھے غافل رکھوں گا تو آپ کو تلوار سے مار دیجوا اربد نے کہا تو ایسا ہی کر دونوں پٹ کے آئے عامر نے کہا اے محمد آپ میرے ساتھ کھڑے ہو جائے میں آپ سے گفتگو کروں گا نبی صلعم اوس کے ساتھ

کھڑے ہو گئے اربہ نے اپنی تلوار نیام سے نکال لی جبکہ اوس نے اپنا ہاتھ تلوار پر رکھا اوس کا ہاتھ  
 قبضہ پر خشک ہو گیا وہ عامر کے پاس نہیں آیا اور تلوار مارنے سے تاخیر کی پھر دونوں پاٹ کے  
 چلے گئے جبکہ دونوں مقام پر قدم میں جو ایک چشمہ ہے پونچے اللہ تعالیٰ نے اربہ پر بجلی کو بھیج دیا بجلی  
 نے اوس کو قتل کر ڈالا اور عامر پر زخم کو بھیج دیا اوس نے اوس کو لے لیا عامر گیا اللہ تعالیٰ نے اپنا قول  
 اللہ تعالیٰ کا عمل کل انشی اپنے قول شہید الحمال تک نازل فرمایا ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ معصیات  
 اللہ تعالیٰ کے امر سے ہیں وہ ہر ایک شے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتے تھے۔  
 یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو عمرو بن العاصؓ کو اسلام اور اونگے  
 آنے میں واقع ہوئی ہے

ابن سعد اور بیہقی اور ابو نعیم نے عمرو بن العاصؓ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ اسلام سے میں کنارہ  
 تھا اور جبکہ اسلام سے عداوت تھی جنگ بدر میں مشرکین کے ساتھ میں حاضر ہو اپنے نجات پائی  
 پھر میں جنگ احد میں حاضر ہوا اپنے نجات پائی پھر میں خندق میں حاضر ہوا اور اپنے نجات پائی میں نے  
 اپنے دل میں کہا کہ مجھ کو کتنی دولت اور ثمانی ہوگی واللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قریش پر غور و غالب ہو جاوے گا  
 جبکہ میں صدیقیہ میں حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلح کی حالت میں واپس پھرے اور  
 قریش مکہ کو پلٹ کے آئے میں اپنے دل میں یہ کہتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں اپنے اصحاب کے  
 ساتھ آئندہ سال میں داخل ہو جاؤنگے اوس وقت نہ کہ ٹھہرنے کی جگہ ہے اور نہ طائف خروج سے  
 اچھی کوئی شے نہیں ہے اور میں اب تک اسلام سے دوری چاہتا ہوں میں یہ بتا دیکھتا ہوں کہ اگر  
 کل قریش اسلام قبول کر لینگے میں مسلمان نہ ہوں گا میں مکہ میں آیا اور میں نے اپنی قوم کے آدمی جمع کئے  
 وہ لوگ میری رائے کو وقعت سے دیکھا کرتے تھے اور میری بات سنتے تھے اور جو امر دشوار و حواش  
 ازمانی سے اونپر آتا اوس میں وہ مجھ کو مقام کرتے تھے یعنی اُن لوگوں سے پوچھا میں تم لوگوں میں کیوں کر  
 ہوں اونہوں نے کہا ہم لوگوں میں تم صاحب الراے ہو میں نے اُن سے کہا تم لوگ جانتے ہو

والدہ مین دیکھتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا امر ایک ایسا عظیم امر ہے جو کل امور پر منکح طور سے علو کرنے والا ہے تحقیق میں ایک راس دیکھی ہے اونہوں نے پوچھا وہ کیا راس ہے کہا ہم نجاشی کے پاس پہلے جا دیں اور اس کے ساتھ رہیں اگر محمد صلعم غالب ہو جائینگے تو ہم نجاشی کے پاس رہیں گے اور نجاشی کے ہاتھ کے نیچے ہم رہیں گے تو ہمارے نزدیک اس سے زیادہ دوست ہے کہ ہم محمد صلعم کے ہاتھ کے نیچے رہیں اور اگر قریش غالب ہو گئے تو ہم وہ لوگ ہونگے جو معروف ہیں سب نے کہا یہ اعلیٰ راس ہے عروے اون سے کہا کہ تم جو میری نجاشی کو مدیہ بھیجا کرتے ہو اسکو جمع کرو جسے کثرت سے نجاشی کو بہا رہی سرزمین کی جو چیزیں بھی جاتی تھیں اون میں زیادہ دوست تحفہ جڑا تا چڑے جمع کئے پھر ہم اپنے ملک سے نکلے یہاں تک کہ ہم نجاشی کے پاس آئے والدہ مین نجاشی کے پاس ہی تھا ایک ایک اس کے پاس عمرو بن امیہ الضمری آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن امیہ کو اپنا نامہ دیکر نجاشی کے پاس بھیجا تھا اور نجاشی کو لکھا تھا کہ ام حبیبہ بنت ابوسفیان کا نکاح میرے ساتھ کرو اسے عمرو بن امیہ نجاشی کے پاس داخل ہوا پھر اس کے پاس سے نکل کے چلا گیا میں نے اپنے اصحاب سے کہا یہ عمرو بن امیہ ہے اگر مین نجاشی کے پاس داخل ہو گا اور نجاشی سے عمرو بن امیہ کے واسطے سوال کروں گا اگر نجاشی نے مجھ کو اسے دے دیا تو مین عمرو بن امیہ کی گردن مار دوں گا جو بوقت مین یہ کام کروں گا تو مین قریش کو مسرور کروں گا اور جو بوقت محمد صلعم کے قاصد کو مین قتل کروں گا تو قریش کی طرف سے مین کفایت کروں گا مین نجاشی کے پاس داخل ہوا جیسے مین سجدہ کیا کرتا تھا میں نے اسکو سجدہ کیا اس نے مجھے مرحبا کہا اور دوست صادق مکر لوچھا کیا اپنے ملکوں سے میرے واسطے کوئی شے مدیہ لایا ہے میں نے کہا ہاں اسے بادشاہ مین تیرے واسطے بہت سے چمچے مدیہ لایا ہوں پھر میں نے اون چمچوں کو اس کے پاس پیش کیا اس نے بہت پسند کئے اس نے اون چمچوں مین سے بہت سے اپنے بظریقوں کو تقسیم کر دئے اور باقی چمچوں کے واسطے حکم دیا وہ ایک جگہ مین داخل کئے گئے جبکہ میں نے اس تحفہ سے نجاشی کے نفس کو خوش دیکھا میں نے اس سے کہا اے بادشاہ میں نے ایک مرد کو دیکھا ہے جو تیرے پاس سے وہ نکل کے گیا ہے وہ مرد ہمارے شوخ

سفیر ہے اوس دشمن نے ہلکواکیلا کر دیا ہے اور ہمارے اشترافون اور ہمارے اچھے لوگوں کو قتل کر ڈالا ہے تو اوس قاصد کو مجھے دے دے میں اوسکو قتل کر ڈالوں گا نجاشی میری یہ گفتگو سکر عذبناک ہوا اور اوس نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور میری تاک پر نہایت زور سے مارا جس سے میں نے یہ گمان کیا کہ میری تاک اوس نے توڑ ڈالی میرے منہنوں سے خون بہنے لگا میں اوس خون کو اپنے کپڑوں میں لیتا تھا مجھکو اس قدر زلت پہونچی کہ اگر زمین ہیٹ جاتی تو میں اوس میں سما جاتا خون جو بہ رہا تھا کچھ اوس بھڑا پیر میں نے اوس نجاشی سے کہا اے بادشاہ اگر مجھکو یہ گمان ہوتا کہ جو بات میں تجھے کہوں گا تو اوسکو مکروہ جانے گا تو میں اوس کا سوال تجھے نہ کرتا نجاشی نے کہا اے عمرو تو اوس شخص کے قاصد کو مجھے مانگتا ہے کہ جس کے پاس وہ ناموس اکبر آتا ہے جو حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے پاس آتا تھا تاکہ تو اوسکو قتل کر ڈالے عمرو نے کہا کہ جس حالت پر میں تھا اللہ تعالیٰ نے میرے دل کو اوس سے متغیر کر دیا اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ اس حق کو عرب اور عجم نے پہچان لیا اور تو اوس کی مخالفت کرتا ہے میں نے پوچھا اے بادشاہ کیا تو اسکی شہادت دیتا ہے اوس نے کہا بیشک اللہ کے نزدیک میں اسکی شہادت دیتا ہوں اے عمرو تو میری اطاعت کر اور اوس نبی کا اتباع کرو اللہ ضرور وہ نبی حق پر ہے اور وہ نبی اون لوگوں پر ضرور غالب ہوگا جو لوگ اوس کے مخالف ہوں گے جیسے کہ موسیٰ علیہ السلام فرعون اور او کے لشکر پر غالب ہوئے تھے میں نے نجاشی سے پوچھا کیا اسلام پر اوس نبی کے واسطے تو مجھے بیعت دیتا ہے اوس نے کہا بیشک اوس نے اپنا ہاتھ پھیلا دیا اور اسلام پر مجھے بیعت لی۔ اور اسی حدیث کو ابن ہشام اور بیہقی نے دوسری وجہ سے عمرو بن العاص سے روایت کیا ہے۔

بیہقی نے عمرو بن دینار سے روایت کی ہے کہ اے جبکہ عمرو بن العاص سرزمین حبشہ سے آئے تو وہ خانہ نشین ہو گئے اور دوستوں کی طرف نکل کے نہیں گئے اتنے لوگوں نے کہا عمرو کا کیا حال ہے کہ گھر سے باہر نہیں نکلتے عمرو نے کہا کہ حبشی لوگ یہ زعم کرتے ہیں کہ تم لوگوں کا صاحب نبی ہے۔



ابن عساکر نے غزیر بن دینار سے روایت کی ہے کہ اسے کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج کی رات تمہارے پاس ایک مرد حکیم ہجرت کر کے آئیگا عمرو بن العاص آئے اور مسلمان ہو گئے۔

## یہ باب اون آیتوں کے بیان میں ہے جو دوس کو سفیرون کے آنے میں واقع ہوئی ہیں

ابن سعد نے کہا ہے مجھے واقفی نے حدیث کی ہے واقفی سے ولید بن مسلم نے مخیر بن جعبہ رضی اللہ عنہ سے حدیث کی ہے کہ اسے کہہ کر ام شریک الدوسیہ کا شوہر جو ابو العکر تھا مسلمان ہو گیا اور اسے ابو ہریرہ اور دوس کے قبیلہ کے ساتھ ہجرت کی جو وقت دوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی ام شریک نے کہا میرے پاس ابو العکر کے قرابت دار آئے اور اونہوں نے مجھ سے پوچھا شاید تو اس نبی کے دین پر ہے میں نے کہا والدین اوسے دین پر ہیں اونہوں نے منکر کہا ہم تم کو ضرور عذاب شدید دیں گے اونہوں نے میرے ساتھ ایک ایسے اونٹ پر سوار کیا جو نہایت کم رفتار تھا جبکی رفتار سے سوار کو سخت تکلیف ہوتی تھی اور اون کے اونٹوں میں بارادٹ اور زیادہ سخت تھا مجھ کو وہ شہد کے ساتھ روٹی کلاتے اور پانی کا ایک قطرہ نہیں پلاتے تھے یہاں تک کہ جو وقت دوپہر دن ہو گیا اور آفتاب گرم ہوا ہم لوگ گرمی کی شدت سے ٹھہرنے والے تھے ہمارے ساتھ کے لوگ اتر پڑے اور اونہوں نے اپنے کمل اور ڈیرے کڑے کر دیے اور مجھ کو اونہوں نے دھوپ میں چھوڑ دیا میری یہ حالت ہوئی کہ میری عقل اور میری سماعت اور میری بصیرت جاتی رہی، اونہوں نے میرے ساتھ یہ معاملہ تین دن تک کیا اور تیسرے دن مجھے کہا جس دین پر تو ہے اوسکو تو ترک کر دے ام شریک نے کہا نہ میں نہیں سمجھ سکتی کہ وہ لوگ کیا کہتے ہیں مگر میں نے ایک کل بعد ایک کل کینا اسے ہی میں سمجھی (یعنی میرے حواس مختل ہو گئے تھے) میں آسمان کی طرف اپنی انگلی سے توحید کا اشارہ کرتی تھی

ام شریک نے کہا واللہ میں اس حالت پر تھی اور مجھ کو نہایت مشقت اور تکلیف پہنچتی تھی۔  
 ایک ایک نے ایک ڈول کی شکل اپنے سینہ پر بانی میںے اوس ڈول کو لے لیا اور وہ میں سے ایک سانس  
 بہر بانی پیا پھر وہ ڈول مجھے لے لیا گیا میں اوسکو دیکھنے لگی ایک ایک میںے اوسکو دیکھا کہ وہ ڈول آسمان  
 اور زمین کے درمیان معلق ہے مجھ کو اوس قدرت نہیں ہوئی پھر وہ دوسری بار میری طرف ٹسکا یا گیا  
 میںے اوس میں سے ایک سانس بہر بانی پیا پھر وہ ڈول اوپر اٹھا لیا گیا میں اوسکو دیکھتی رہی ایک ایک  
 میںے دیکھا کہ وہ ڈول آسمان اور زمین کے درمیان معلق ہے پھر وہ ڈول تیسری بار میری طرف  
 ٹسکا یا گیا میںے اوس میں سے آٹھ بانی پیا کہ میں سیراب ہو گئی اور میںے اوسکو اپنے سر اور چہرہ اور کپڑوں  
 پر ٹھوڑا ام شریک نے کہا وہ لوگ اپنے اپنے ڈیروں میں سے باہر نکلے اور اونہوں نے دیکھا اور  
 مجھے پوچھا تیرے پاس کمانے یہ بانی آیا میںے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے مجھ کو نصیب ہوا ہے  
 اللہ تعالیٰ نے مجھ کو نصیب کیا ہے وہ لوگ یہ دیکھ کر اور سکر اپنی اپنی مشکوں اور ظروف کی طرف  
 جلد دوڑے ہوئے گئے اور اونہوں نے اون کو ملے تھپایا اور ان کے منہ نہیں کھلے تھے اونہوں  
 نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ تیرا ہے وہ میں ہمارا ہے اور اس جگہ میں جس سے مجھ کو نصیب  
 کی ہے اوسی رب نے نصیب کی ہے اس کے بعد کہ بہنے تیرے ساتھ جو معاملہ کیا وہ کیا وہی  
 رب ہے جس نے اسلام کو شروع کیا ہے وہ سب لوگ مسلمان ہو گئے اور اونہوں نے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی اور میری جو فضیلت اور نبوتی اور جو احسان اللہ تعالیٰ  
 نے مجھ پر کیا تھا وہ اوسکو پہنچاتے تھے ام شریک ابھی عورت ہے جس نے اپنا نفس رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو سہہ کر دیا تھا حضرت عائشہؓ نے کہا جس عورت نے اپنا نفس کسی مرد کو  
 حبوت سہہ کر دیا اوس میں خیر نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی **وَأَعْرَآة مَّوْنَتَہِ اِن  
 وَہِیْتَ اَنفُسَہَا لِلنَّبِیِّ جِکَیہِ آیت نازل ہوئی تو حضرت عائشہؓ نے کہا کہ تیری ہی میں اللہ کا  
 تیرے واسطے ضرور سرعت کرتا ہے۔**

ابن سعد نے کہا ہے کہ حکم عمار بن الفضل نے خبر دی ہے ان سے حماد بن زید نے

یہی بن سعید سے حدیث کی ہے کہ ام شریک الدوسیہ نے آخرات میں ہجرت کی لیک ایک سو کو سینہ پر ایک ڈول اور ایک توشہ دان رکھا ہوا موجود پایا گیا اس نے پانی پیا ہر اون لوگوں کو آخر شب کے اندھیرے میں کوخ کرنے کے لئے اٹھایا ایک یہودی نے کہا میں آواز کو زیادہ سننے والا ہوں ام شریک راستہ میں یہودی کے ساتھ جا رہی تھیں اور روزہ رکھ لیا تھا یہودی نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر تو اس عورت کو پانی پلائے گی تو میں تیرے ساتھ برے طور سے پیش آؤں گا ام شریک بے طعام اور بے آب رہیں یہودی کی عورت ام شریک کو پانی پلاتی تھی ام شریک کتنی تھیں واللہ انہی مجھ کو پانی نہیں پلایا راوی نے کہا ہے ام شریک کے پاس ایک عکہ تاجو شخص اون کے پاس آتا اور اسکو وہ عاریت دے دیتی تھیں ایک مرد نے اسکی قیمت کرنی چاہی ام شریک نے کہا میں تلچھٹ بھی نہیں ہے پہر اونہوں نے اس عکہ میں ہونکس بھری اور اسکو دھوپ میں ٹنکا دیا۔ لیک ایک وہ عکہ گئی سے بھرا ہوا موجود پایا گیا راوی نے کہا ہے لوگ یہ بات کہتے تھے کہ ام شریک کا حکم اللہ تعالیٰ کی آیات میں سے تھا اور اس حدیث کے موصو لہ طرق ہی ہیں کہ باب تکثیر طعام اور اس سے جو باب ملا ہوا ہے اوس میں وہ طرق آئینگے۔

یہ باب اس شے کے بیان میں ہے جو بنی سلیم کے سفیرون کے آنے میں واقع ہوئی ہے

ابن سعد نے روایت کی ہے کہ ہکمو ہشام بن محمد نے خبر دی ہے اور انکو بنی سلیم کے ایک مرد نے خبر دی ہے کہا ہے کہ ہم لوگوں میں سے ایک مرد کا نام قدر بن عمار تھا مدینہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سفیر ہو کر آیا اور وہ مسلمان ہو گیا اور اس نے آپ سے یہ عہد کیا کہ اپنے قوم کے ایک ہزار آدمی اسب سوار آپ کے پاس لاؤں گا پہلے اس مرد کی قوم کے لوگ آئے اس کے ساتھ نو سو آدمی نکلے اور قبیلہ میں ایک سو آدمی پیچھے رہ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا ایک ہزار کا مکمل کہاں ہے لوگوں نے عرض کی کہ ایک سو مرد اس خوف سے کہ ہمارے اور بنی کنانہ کے

درمیان حرب تھی قبیلہ میں رہ گئے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ تکلیف کی چیز ہے جو تمہارے اس سال میں کوئی ایسی شے جسکو تم کروہ سمجھتے ہو وہ انگلی اوزن کی گون سننے باقی ہوا دن کے پاس کسی کو بھیجا دو لوگ مقام ہدایہ میں آپ کے پاس آئے جبکہ لوگوں نے گمراہیوں کی آواز سنی عرض کیا یا رسول ہمارے پاس مخالف لوگ آہو بچے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اس میں ہمارا اتنا ہے ہمارا اور نہ نہیں ہے یہ سلیم بن منصور میں جو آئے ہیں۔

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو زیادہ اسلامی کے آنے میں واقع ہوئی ہے

ابن سعد نے کہا ہے کہ ہجویشام بن محمد نے خبر دی ہے کہ اشام کو جعفر بن کذاب الجعفری نے بنی عامر سے شیوخ سے خبر دی ہے اوس شیوخ نے کہا ہے کہ زیاد بن عبداللہ بن مالک بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سفارت پر آئے آپ نے اوس کے واسطے دعا کی اور اپنا دست مبارک اوس کے سر پر کیا پھر آپ اپنا دست مبارک اوس کی ٹانگ کی طرف پھرتے ہوئے آئے بنی ہلال یہ کہتے تھے کہ ہم ہمیشہ زیاد کے چہرہ میں برکت کو پہچانتے تھے اور ایک شاعر نے علی بن زیاد کی تعریف میں یہ اشعار کہے ہیں۔

یا ابن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوا  
و دعا بالخیبر عند المسجد

اے اوس مرد کے بیٹے جس کے سر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک پیرا ہے اور اوس کے لئے مسجد بن خیر کے ساتھ دعا فرمائی ہے۔ ۱۲

یعنی زیاد والایہ ہوا  
من غائر و تمہم او بنجد

میری راہ وہی زیاد ہے نہ دوسرا شخص جو زیاد کے سوا غور کار رہنے والا ہے یا تمامہ کار رہنے والا ہے یا غیب کا رہنے والا ہے۔ ۱۲

ما زال ذاک النور فی عینہ  
حق تو ہوا بیتہ فی لمحہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کا جو ذرہ تادہ ہمیشہ اسکی ناک پر تھا ایسا نیک کار و سی زیادہ نے اپنا گھر قرین شیریال یعنی وہ مر گیا ۱۲

یہ باب اوس شجر کے بیان میں ہے جو ابوسبرہ کے آنے میں واقع ہوئی ہے

ابن سعد نے کہا ہے ہکو ہشام بن محمد نے خبر دی ہے اوس سے ولید بن عبد اللہ الجعفی نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے اور اُن کے باپ نے اپنے شیوخ سے روایت کی ہے اوس شیوخ نے کہا ہے کہ ابوسبرہ زید بن مالک بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سفیر ہو کر آئے اور اوس کے ساتھ اونکے دو عزیز ابوسبرہ اور عزیز تھے ابوسبرہ نے عرض کی یا رسول اللہ میرے پشت دست میں ایک رسولی ہے جس نے میری سواری کے اونٹ کی ہمارا تانے سے جبکہ باز رکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک میز جمین پیکان نہ تھی مانگا اور اوسکو اوس رسولی پر مارنے لگے اور ابوسبرہ دست مبارک پر پیرتے رہے وہ رسولی چلی گئی۔

یہ باب اوس آیتوں کے بیان میں ہے جو جریر کے آنے میں واقع ہوئی ہیں

بیہقی نے جریر الجعفی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے اپنا حلقہ پہنا اور میں داخل ہوا آپ اوس وقت خطبہ پڑھ رہے تھے آدمیوں نے مجھکو دیکھنا شروع کیا میں نے اپنے جلیس سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے امر کا کچھ ذکر کیا ہے اوس نے کہا ہاں تمکو اچھے طور سے یاد فرمایا ہے اوس درمیان کہ آپ خطبہ پڑھ رہے تھے آپ کے روبرو کوئی شخص پیش آیا اپنے فرمایا کہ اس دروازہ سے یا اس راستہ سے تم لوگوں کے پاس وہ شخص داخل ہوگا جو بہتر اس میں کا ہے ابو لوس کے چہرہ میں بادشاہی کی علامت ہے۔

شیخین نے جریر سے روایت کی ہے کہا ہے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم مجھکو صاحب خلد سے راحت نہ دو گے میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں گھوڑے کی پیٹھ پر

قائم نہیں رہ سکتا ہوں آپ نے میرے سینہ پر مارا اور یہ دعا کی اللہم ثبتہ واجعلہ یامدیا  
آپ کی دعا کے بعد میں خلعہ کی طرف حمس کے دیرہ سو سواروں میں گیا ہم سب واروہان آئے  
اور پہنچے اوسکو جلا ڈالا۔

ابو نعیم نے خبر پر سے روایت کی ہے کہ آپ کے من گھڑے پر قائم نہیں رہ سکتا تھا میں نے یہ  
واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینہ پر مارا تا تک  
کہ میں نے آپ کے دست مبارک کا اثر اپنے سینہ پر کیا اور آپ نے میرے لئے یہ دعا فرمائی اللہم ثبتہ واجعلہ  
یامدیا مدیا اوسکو بعد آپ کی دعا کے اثر سے اب تک میں اپنے گھڑے پر سے نہیں گرا۔

یہ باب اون آیتوں کے بیان میں ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سفیروں کے آنے

### میں واقع ہوئی ہیں

بہیقی نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سفیر آئے انہیں سے زید بن حنیمل  
تھے وہ لوگ مسلمان ہو گئے اور زید بن حنیمل کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حنیمل کہا پھر  
زید بن حنیمل اپنی قوم کی طرف پلٹ کے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زید بن حنیمل کی  
تپ سے ہرگز نجات نہ پاوینگے جبکہ شہر نجد کے پانیوں میں سے ایک پانی تک پہنچے  
او کو تپ آگئی اور وہ وہیں مر گئے اور اس حدیث کی روایت ابن سعد نے ابو عمیر الطائی سے  
اسکی نقل کی ہے اور ابن درید نے اخبار مشہورہ میں ابی مخنف سے اسکی نقل روایت کی ہے۔  
نخاری نے عدی بن حاتم سے روایت کی ہے کہ آپ کے اوس درمیان کہ میں نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم کے پاس تھا ایک ایک آپ کے پاس ایک دم آیا اوس نے آپ سے فاقہ کی شکایت کی  
اور دوسرا آدمی آیا اوس نے بھڑنی کی شکایت کی آپ نے فرمایا اے عدی بن حاتم اگر بھڑنی  
حیات دراز ہوگی تو تم ضرور دیکھ نو گے کہ ہودج نشین عورت جہر سے کوچ کرے گی یہاں تک  
کہ وہ کعبہ کا طواف کرے گی وہ کسی کا خوف نہ کرے گی مگر اللہ تعالیٰ کا سینہ اپنے اور اپنے نفس کے

درمیان یہ گفتگو کی کہ بنی طی کے وہ راہزن کمان بجاویٹ گئے جنہوں سے مشہورون کو آگ لگا دی ہے  
اور اپنے فرمایا اگر تمہاری حیات دراز ہوگی تو تم کسری کے خزانوں کو خیر و رستہ پر گھسیٹنے عرض کی کیا  
کسری بن ہرز کے خزانے اپنے فرمایا کسری بن ہرز کے خزانے اور اپنے فرمایا اگر تمہاری حیات دراز  
ہوگی تو تم ضرور دیکھو گے کہ مردا کیسے حال میں باہر نکلیں گے اپنے دونوں ہاتھ سونے سے یا چاندی سے  
بھرے ہوگا اور وہ اس شخص کو ڈھونڈے گا کہ جو اس سے وہ سونا یا چاندی ملے وہ کسی کو بچا لے گا  
عدی نے کہا میں ہودج نشین عورت کو دیکھا کہ وہ کوڑے کو قح کرتی تھی یہاں تک کہ بیت اللہ  
شریف کا طواف کرتی تھی وہ کسی کا خوف نہیں کرتی تھی اگر اللہ تعالیٰ کا اور جن لوگوں نے کہ کسری  
کے خزانے فتح کئے تھے اون میں مین متاعدی نے کہا اگر تم لوگوں کی حیات دراز ہوگی تو تم  
لوگ تیسری بات کو بھی دیکھ لو گے کہ سونے روپے کا لینے والا کوئی نہ لے لے گا۔ یہی سنا کہ  
کہ تیسری بات حضرت عمر بن عبد العزیز کے زمانہ میں واقع ہوئی پھر عمر بن اسید بن عبد الرحمن بن  
زید ابن الخطاب سے روایت کی ہے کہ اسے یہ عمر ابن عبد العزیز نے اڑائی سان تک والی رے  
واللہ عمر ابن عبد العزیز نہیں مرتے کہ مرد ہمارے پاس عظیم مال لیکر آتا اور وہ یہ کہتا کہ میں حکم  
تم لوگ فقرا میں مناسب دیکھو اس مال کو تقسیم کرو آدمی مال لیکر فقروں کو ڈھونڈتا اور  
کسی کو نہیں پاتا تھا یہاں تک کہ اس کا مال لیکر ملٹ آتا اور وہ یہ کہتا کہ میں لوگوں کو یہ مال  
دون جنکو دیا جاتا وہ اون کو نہیں پاتا تھا اصل مالک اپنا مال لیکر ملٹ جاتا تھا حضرت عمر ابن  
عبد العزیز نے آدمیوں کو غنی کروا دیا۔

یہ باب اس شے کے بیان میں ہے جو طارق بن عبد اللہ کے آئے  
میں واقع ہوئی ہے

یہی نے طارق بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ ہم لوگ مدینہ میں آئے جبکہ ہم مدینہ  
کی دیواروں کے نزدیک آگئے ہم اوپر سے لباس میں رہتے یکا یک بنے ایک ایسے مرد کو

جو، پایا جو وہ چادرین اور اسکے جسم پر تین اوس نے سلام علیک کی اور مجھے پوچھا کہاں کا ارزا  
رکتے ہو تھے کہا اس مدینہ کا ارزا رکتے ہیں اوس نے پوچھا تمہاری کیا حاجت اس مدینہ میں  
ہے مجھے کہا کہ مدینہ کے خرے اپنی قوت کی واسطے لینگے اوس وقت ہمارے ساتھ ہماری ایک  
تانی سواری تھی اور ہمارے ساتھ ایک سرخ اونٹ تھا اوس کے مارا لگی ہوئی تھی اوس مرد نے  
پوچھا کیا تم لوگ پناہ اونٹ بیچتے ہو مجھے کہا اتنے اتنے صاع تمر کو ہم فروخت کرینگے طارق نے کہا  
ہم نے اونٹ کے عوض میں جو کچھ کیا تھا اوس مرد نے اوس میں سے کچھ کم نین کر لیا اور اونٹ کی  
ہمارا کڑالی اور چلا گیا جبکہ ہماری آنکھوں سے فاسب ہو گیا ہم نے کہا نے کیا کیا کہ ہے اپنا  
اونٹ اوس شخص کے ہاتھ فروخت کیا جسکو ہم نہیں پہچانتے اور نہ مجھے اوس کی قیمت لی  
جو عورت ہمارے ساتھ تھی اوس نے کہا آپس میں ملامت نہ کرو اللہ میں سے ایسے مرد کا چہرہ  
دیکھا ہے جو تم سے بے وفائی نہ کرے گا میں نے کوئی شبیہ جو وہ ہوں رات کے چاند کے ساتھ شبہ اوس  
چہرے نہیں دیکھی ہمارے اونٹ کی قیمت کی میں ضامن ہوں وہ عورت یہ کہہ رہی تھی کہ کیا  
ایک مرد سامنے سے آیا اور اوس نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رسول ہوں  
تمہارے خرے یہ ہیں تم کہا اور سیر ہو جاؤ اور اونکو باپ لود اور پورے لے لو۔

یہ باب اون آیتوں کے بیان میں ہے جو حضور موت کے سفیروں کے

### آنے میں واقع ہوئی ہیں

بخاری نے تاریخ میں اور بیہقی نے داخل بن حجر سے روایت کی ہے کہا ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کے ظہور کی خبر پہنچی میں آپ کے پاس آیا آپ کے اصحاب نے مجھ کو یہ خبر دی کہ میرے آنے سے تین دن  
پہلے اپنے اپنے اصحاب کو میرے آنے کی خبر دی تھی۔

ابن سعد نے زہری اور عکرمہ اور عاصم بن عمر بن قتادہ وغیرہم سے روایت کی ہے ان راویوں  
نے کہا ہے کہ حضور موت کے سفیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور وہ مسلمان



ہو گئے مخمس نے عرض کی یا رسول اللہ آپ دعا فرمائے کہ اللہ تعالیٰ میری زبان کی روکا دے  
کو دفع کر دے آپ نے اُنکے لئے دعا فرمائی۔

ابن سعد نے کہا ہے کہ ہشام بن محمد نے یہ کہو خبر دی ہے اوسنے بنی ہاشم کے مولیٰ نے  
ابن عبیدہ سے جو عمار بن یاسر کے فرزندوں سے ہیں حدیث کی ہے کہا ہے کہ مخمس بن جحدیر کرب  
سفارت پر اذن لوگوں میں جو اُنکے ساتھ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے  
پہر آپ کے پاس سے وہ چلے گئے مخمس کو لقمہ ہو گیا اذن لوگوں میں سے ایک جماعت پلٹ  
کے آئی اور انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ عرب کے سردار کو لقمہ نے مارا ہے آپ اوسکی دوا  
پر بھری فرمائیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سوئی لو اور اوسکو آگ میں گرم کر دو  
پھر اوس کی آنکھ کے پوٹے پر پیڑ دو اس میں اوسکی شفا ہے اور اوسکی طرف اوس کی مصیبت ہے  
واللہ اعلم بحقیقت تم لوگ میرے پاس سے گئے تھے تم نے کیا کیا تھا جس کے وجہ سے یہ حادثہ  
واقع ہوا جو علاج آپ نے فرمایا تھا مخمس کی واسطے وہی کیا گیا مخمس بوسخت ہو گئی۔

ابن سعد نے کہا ہے کہ ہشام بن محمد نے خبر دی ہے ہشام سے عمرو بن مہاجر الکندی نے  
حدیث کی ہے کہ خضر موت سے کلیب بن اسد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جو وقت  
وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اذن انہوں نے یہ اشعار کہے۔

مَن وفز برہوت تہوی بی غدا فرۃ	الیک یا خیر من یحیی و یتعل
ستر زمین پر ہوت سے جو حضرت کا جنگل ہے لاری ہے مجھ کو اوتھنی ہے آپ کی طرف سے اچھے اذن لوگوں میں سے جو برہنہ رہتے ہیں اور جو تاپنتے ہیں ۱۲	
شہرین اعلیٰ انصا علی وجہ	ارجو ناک ثواب اللہ یا رجل
دو مہینوں سے نہایت تیز جلا رہا ہوں اوسکو خوفناک راستہ میں اور اسکے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ثواب کی اے مرد میں امید رکھتا ہوں ۱۳	
انت النبی الذی کنا نخبہ	وبشرنا بک التوراة والرسل

آپ وہ نبی ہیں جسکی ہم آدمیوں سے خبر دریافت کرتے تھے اور ہم لوگوں کو قوراہ اور رسولوں نے آپ کی  
بشارت دی تھی۔ ۱۲-

یہ باب اون آیات کے بیان میں ہے جو اشیعین کے آنے کے

وقت واقع ہوئی ہیں

ابن سعد اور بیہقی نے انس سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس وہ قوم آتی ہے جو تم لوگوں سے تلموب میں زیادہ نرم ہے اس کے بعد اشیعین آئے جنہیں ابو موسیٰ اشعری کہتے۔

عبدالرزاق نے کہا ہے ہیکو معمر نے خبر دی ہے کہ اسے مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب میں ایک دن بیٹھے ہوئے تھے آپ نے یہ دعا فرمائی اللہم انج اصحاب السفینہ پہر آپ تنوڑی دیر ٹھیر گئے پہر آپ نے فرمایا سفینہ گرا گیا جبکہ وہ لوگ مدینہ کے قریب آگئے آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ آگئے اون کو ایک مرد صالح لارہا ہے راوی نے کہا وہ لوگ جو سفینہ میں تھے اشیعین تھے اور وہ مدجو اون کو لارہا تھا عمر بن حنظلہ اعمی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے پوچھا تم لوگ کہاں سے آئے ہو اونہوں نے عرض کی ہم زبید سے آئے ہیں آپ نے دعا فرمائی بارک اللہ فی زبید اون لوگوں نے عرض کی کہ موضع رمع کے باب میں دعا فرمائی آپ نے دوسری بار بھی فرمایا بارک اللہ فی زبید اونہوں نے عرض کی کہ موضع رمع کے باب میں دعا فرمائیے آپ نے تیسری بار رمع کے باب میں فرمایا و فی رمع۔ اس حدیث کی روایت بیہقی نے کی ہے۔

ابن سعد نے عیاض الاشعری سے اللہ تعالیٰ کے قول فوف یا قی اللہ بقوم یحیون روایت کی ہے کہ اسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ قوم ابو موسیٰ الاشعری کی قوم ہے۔

یہ باب اون آیتوں کے بیان میں ہے جو عبد الرحمن بن عقیل کے

آنے میں واقع ہوئی ہیں

بیہقی نے عبد الرحمن بن ابی عقیل سے روایت کی ہے کہا ہے اون سفیرون میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تھے میں گیا ہم سب لوگ آپ کے پاس حاضر ہوئے اور رہنے دروازے پر اپنے اونٹ بٹھا دئے اور ہماری اوسوقت یہ حالت تھی کہ جس مرد کے پاس ہم داخل ہوئے اوس سے بغض ہمارے نزدیک کوئی نہ تھا اور جبکہ ہم نکلے آدمیوں میں کوئی شخص اوس مرد سے ہمارے نزدیک احب الناس نہ تھا جس کے پاس ہم داخل ہوئے تھے (یعنی رسول اللہ کے پاس جب ہم گئے آپ ہمارے نزدیک بغض الناس تھے اور جبکہ ہم آپ کے پاس سے نکل کے آئے تو آپ ہمارے نزدیک احب الناس تھے) ہم لوگوں میں سے ایک کئے دئے گئے کیا رسول اللہ آپ اپنے رب سے سلیمان علیہ السلام کے ملک کی مثل ملک کیوں نہیں جانتے یہ بات سنکر آپ ہنس دئے پھر اپنے فرمایا یقین ہے کہ تمہارا صاحب اللہ تعالیٰ کے نزدیک سلیمان سے افضل ہے اور آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو بیعت نہیں کیا مگر اوس کو ایک دعا عطا فرمائی ہے اون انبیاء میں سے وہ ہیں جنہوں نے اوس دعا سے دنیا کو لیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا عطا فرمائی ہے اور اون انبیاء میں سے وہ ہیں کہ حبس وقت ان کی قوم نے نافرمانی کی اوس دعا سے انہوں نے اپنی قوم پر دعا کی ہے قوم کے لوگ اوس دعا سے ہلاک کئے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ایک دعا عطا فرمائی ہے میں نے اوس دعا کو اپنے رب کے پاس چھپا رکھا ہے وہ دعا قیامت کے دن میری امت کی شفاعت ہے۔

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو مانع بن مالک کے آنے میں واقع ہوئی ہے

بیہقی نے جابر بن عبد الرحمن بن مانع سے روایت کی ہے کہ مانع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے

آپنے ایک تجھ راغر کو یوں دی کہ ماغر قوم سے آخر مسلمان ہوا ہے ماغر کا گناہ نکر لگا مگر ماغر کا ہاتھ ماغر نے اس شرط پر آپسے بیعت کی۔ ماغر کا قصہ مشہور ہے۔

یہ باب ادن آیتوں کے بیان میں جو مزینہ کے سفیروں کے آنے میں واقع ہوئی ہیں

احمد اور طبرانی اور بیہقی نے نعمان بن مقرن کے بہت طرق سے روایت کی ہے کہ کہ ہے کہ وہ مزینہ اور جغیفہ کے چار سو مردوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں آیا اپنے اپنے امر کے ساتھ ہنگو امر فرمایا پر آپ نے فرمایا اسے عمران کو تو شہ راہ دو غرضے کما میرے پاس کچھ نہیں ہے مگر بچے ہو گئے کچھ تمرین آپ نے پھر فرمایا ان کو زار راہ دو غرضے ہمارے واسطے ایک بالا خانہ کہو لاہ میں تھوڑے خرے تھے اور وہ اس ہیئت پر تھے جیسے اونٹ بیٹھا ہوا ہوا ادن خرمون میں سے چار سو شتر سواروں نے زار راہ لی راوی نے کہا کہ جو لوگ کہ نخل کے گئے اونہیں آخرین تہا میں ادن خرمون کی طرف متوجہ ہوا جسکو یہ معلوم ہوا کہ ان خرمون میں سے ایک خر کو ہی جگہ میں مفقود نہیں کی سب اپنی جگہ پر تھے اور گویا سمجھنے ایک خر باہی کم نہیں کیا۔

احمد اور طبرانی اور ابو نعیم نے زکین بن سعید سے روایت کی ہے کہ کہ ہے کہ چار سو شتر سواروں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپسے سمجھنے کہا مانگا آپ نے فرمایا اسے عمر تم انکو بیجا و اور ان کو طعام کلاؤ اور انکو طعام دو غرضے عرض کیا کہ پاس نہیں ہیں مگر کچھ صلح کر کے جن سے میرے عیال قوت کرتی ہے ابو بکرؓ را اسے عمر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو سنو اور اطاعت کرو غرضے کہ میں نے سننے کے طور پر سنا اور میں اطاعت کرتا ہوں غرضے یہاں تک کہ بالا خانہ تک آئے اور قوم کے لوگوں سے کہا کہ بالا خانہ میں آؤ اور لو ادن میں سے ہر ایک مرد نے جس مقدار کو دوست رکھا دتے لئے پھر میں نے خرمون کی طرف توجہ سے دیکھا اور وقت قوم کے لوگوں میں سے میں آخر تہا جسکو یہ معلوم ہوا گویا سمجھنے ایک خر باہی کم نہیں کیا ہے۔

## یہ باب اون آیتوں کے بیان میں ہے جو بنی سحیم کے سفیروں کے آنے میں واقع ہوئی ہیں

اشعاطی نے ابو عبیدہ سے یوں روایت کی جسے کہ انفس بن سلمہ بنی سحیم کے سفیروں میں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور مسلمان ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگوں  
کو اون کی قوم کی طرف واپس کر دیا اور ان کو یوں امر فرمایا کہ اپنی قوم کو سلام کی طرف بلاؤ اور  
اون کو بانی کا ایک آفتابہ عطا فرمایا جس میں آپ نے لعاب دہن مبارک توالدیر یا تھا یا کلی کر کے ڈال دی  
تھی اور آپ نے فرمایا کہ بنی سحیم کی طرف پتھامے جاؤ یہ لوگ اس آفتابہ کا بانی بنی سحیم کی مسجد میں چھر  
دین اور اپنے سر اونچے رکھیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے سر سلام کی عزت سے اونچے کئے ہیں  
راوی نے کہا اون لوگوں میں سے کسی مرد نے سیلہ کی پیروی نہیں کی اور اون میں سے ہرگز کوئی  
خارجی نہیں نکلا۔

## یہ باب اون آیتوں کے بیان میں ہے جو بنی شیبان کے سفیروں کے آنے میں واقع ہوئی ہیں

ابن سعد نے قیلہ بنت مخرمہ سے روایت کی ہے کہ اس نے شیبان کے سفیر کے ساتھ میں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور سوقت آپ ایسی حالت میں بیٹھے تھے کہ آپ کے دونوں ہاتھ آپ کے  
پاؤں پر حلقہ کے طور پر تھے جبکہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خشوع کی حالت میں بیٹھے دیکھا  
میں خوف سے کانپنے لگی آپ کے ایک جلیس نے کہا یا رسول اللہ یہ سکیئہ کا نبی ہے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو نہیں دیکھا اور سوقت میں آپ کی پشت مبارک کے پاس ہی اور یہ فرمایا  
اسے سکیئہ آرام پکڑو اور المینان رکھو جبکہ آپ نے اس کا کہنا فرمایا میرے دل میں جو رعب داخل ہوا  
اللہ تعالیٰ اس کو مٹے گیا۔

## یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو نبی عذرہ کے سفیرون کے آنے میں واقع ہوئی ہے

ابن سعد نے (طبقات) میں اور ابوسعید نے (مشرف المصطفیٰ) میں ملج بن شداد بن زبل بن عمر الخدری سے نزل نے اپنے باپ کے روایت کی ہے کہ اہل مکہ نے کہ نزل بن عمرو الخدری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سفارت پر آئی اور اپنی قوم کے بت سے جو باتیں بنی تہین آپکو اودنے خبر دی آپ نے فرمایا کہ وہ تہین جن ہے سو مسلمان ہو گیا ہے۔

ابن عساکر نے متصل سند سے نزل بن عمرو الخدری سے روایت کی ہے کہ اہل مکہ نے کہ نبی عذرہ کا ایک بت تھا جبکہ نام حمام تھا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہیر فرمایا ہم لوگوں نے ایک آواز سنی وہ یہ کہ اتنا یا نبی ہذر بن حرام ظہر الحق واودی حمام و دفع الشکر الاسلام راوی نے کہا ہم اس سے گہرا لگے اور اس آواز نے ہمکو خوف میں ڈالا ہم کچھ دلوں ٹہرے رہے پر ہننے ایک آواز سنی وہ یہ کہ اتنا۔

یا طارق یا طارق لعن البنی الصادق یوحی ناطق صریح صاوع یا رض ہما تہ ناصرہ اسلامتہ ولما تہی السلامتہ و ہذا یومع منی اسے یوم القیامہ پر وہ بت اوندھا اگر پڑا نزل نے کہ میں نے کوچ کر دیا یہاں تک کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میری قوم کی ایک جماعت آئی میں مسلمان ہو گیا اور سہنے جو کچھ سنا تھا اوس سے آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا وہ کلام جن کا کلام ہے۔

## یہ باب اون آیتوں کے بیان میں ہے جو نبی بخران کے سفیرون کے آنے میں واقع ہوئی ہیں

ابن اسحاق اور بیہقی نے اور طبرانی نے (اوسط) میں کرزن علقمہ سے روایت کی ہے کہ اہل بخران کے نصاریٰ کے سفیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سات شتر سوار تھے اون میں حارثہ بن عقیقہ تھا کہ نصاریٰ کا عالم اور انکا امام تھا اور روم کے بادشاہوں نے اسکو خلعت اور کثیر مال

دئے تھے اور اسکی خدمت کی تھی اور اس کے لئے بہت سے کینے بنائے تھے اس کے ساتھ اسلئے  
 اپنی عطا میں اور شششین و سبع کی تھیں کہ دین نصاریٰ میں جو کچھ وہ اجتہاد کرتا تھا اور عمل اوسکا تھا  
 اؤ کو اوس کے عمل اور اجتہاد کی خبر پہنچتی تھی جبکہ نصاریٰ نے اؤ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 طرف بھیجا ابو حارثہ اپنے بھنے پر سوار ہوا اور اوس کا بھائی کرز بن علقمہ اؤ کو لو جارہا تھا ایک ابو حارثہ  
 کے بھنے نے ٹھوکر کھائی کرز نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بدو عادی کہ آپ کو ہلاکت ہو ابو حارثہ نے  
 سکر اپنے بھائی سے کہا بلکہ تو ہلاک ہو کرز نے پوچھا اسے بھائی میں کس لئے ہلاک ہوں ابو حارثہ  
 نے کہا واللہ ضرور وہی نبی ہے جبکہ ہم انتظار کرتے تھے کرز نے اوس سے پوچھا تو اس امر کو جانتا  
 ہے پہ پہنچو کون چیز اسلام سے منع کرتی ہے اؤ نے کہا کہ قوم نصاریٰ اور قوم نصاریٰ کے لوگوں نے  
 جو احسانات ہمارے ساتھ کئے ہیں کہ جو خلعت دئے ہیں بزرگی دی ہے اموال دئے ہیں اور ہمارا  
 اکرام کیا ہے یہ امور مانع ہیں قوم نصاریٰ نے آپ کی سچیت سے انکار کیا ہے اور خلاف اختیار کیا  
 ہے اگر میں اسلام قبول کروں گا تو جو چیزیں تو دیکھتا ہے وہ کل ہے وہ لوگ چھین لینگے اوس کے  
 بھائی کرز نے ان باتوں کو اپنے دلمین چسپا یا یا تا تک کہ اس کے بعد کرز مسلمان ہو گیا۔ اور ابن  
 سعد نے اس حدیث کی روایت دوسری وجہ سے مرسل طور پر کی ہے اور اوس حدیث میں  
 یہ ہے کہ کرز کے بھائی نے کہا بلکہ تجھ کو ہلاکت ہو تو اوس مرد کو بڑا کتا ہے جو مرسلین سے ہے وہ  
 نبی ضرور وہ ہے جسکی بشارت عیسیٰ علیہ السلام نے دی ہے اور اوس کا ذکر تورات میں ہے ابو حارثہ  
 کے بھائی نے یہ سکر پوچھا اوس کے دین سے تجھ کو کون چیز منع کرتی ہے ابو حارثہ نے کہا کہ قوم نصاریٰ  
 نے تمکو شرف دیا ہے خلعت دئے ہیں اور باقی باتیں اوپر کی حدیث کی مش وار د ہوئی ہیں یہ سکر  
 اؤ کے بھائی نے حلف کیا کہ میں اپنے بالوں کو نہیں بٹونگا میاں تک کہ مدینہ میں آؤں گا اور آپ  
 پر ایمان لاؤں گا۔ اور اس حدیث کی روایت بیہقی نے بھی سعید بن عمر کے طریق سے کی ہے  
 سعید نے اپنے باپ سے اؤ کے باپ اؤ کے دادا سے روایت کی ہے اور یہ روایت حدیث طویل  
 کے درمیان ہے اور اس حدیث کی روایت ابو نعیم نے محمد بن المنکدر کے طریق سے کی ہے

محمدؐ نے اپنے باپ سے اون کے باپ نے اون کے دادا سے اوپر کی حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

بخاری نے خدیفہ بن الیمان سے یوں روایت کی ہے کہ سید اور عاقب دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اپنے طاعت کا ارادہ کیا اون دونوں میں سے ایک نے اپنے صاحب کے کہا کہ آپ سے طاعت کرو اللہ اگر آپ بنی ہونگے اور تو طاعت کر لگیا تو ہم کو خلاصیت نہ ہوگی اور طاعت کے بعد ہمارا پس ماندہ کوئی نہ رہے گا آپ سے اون لوگوں نے کہا جو چیز آپ چاہتے ہیں ہم آپ کو دیتے ہیں مسلم نے بغیر بن شعبہ سے روایت کی ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بخران کی طرف بھیجا ان لوگوں نے کہا کہ جو خیر و رحم لوگ (یا) اخت ہارون (کیا) پڑھتے ہو اور جو فاصلہ زمانہ کا موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کے درمیان ہے تنے او کو جان لیا ہے بغیرہ نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو مینے خبر کی آپ نے مجھے فرمایا کیا تم نے اون کو یہ خبر نہیں دی کہ جو انبیا اور صالحین اون سے قبل تھے وہ لوگ اون کے ناموں سے اپنی لوگوں کے نام رکھتے تھے۔

ابونعیم نے ابن عباسؓ سے یوں روایت کی ہے کہ بخران کے سفیر آئے اور وقت مبارک کی آیت نازل ہوئی اونہوں نے کہا کہ تین دن کی صلت دیجئے وہ لوگ بنی قریظہ اور بنی نضیر کے پاس گئے اور اون سے مشورہ کیا اونہوں نے یہ اشارہ کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ سے طاعت کرو آپ وہی نبی ہیں جنکو ہم تو رات اور بخمیل میں پاتے ہیں اہل بخران نے آپ سے اس شرط پر صلح کر لی کہ دو ہزار حملے ہم آپ کو دیا کریں گے۔

ابونعیم نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ آپ سے یہ ذکر کیا گیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل بخران پر عذاب نازل ہو چکا تھا اگر وہ مبارک کرتے تو روئے زمین سے اون کی بیج کٹی ہو جاتی۔

ابونعیم نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ آپ سے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس اہل بخران کی ہلاکت کی واسطے بشارت دینے والا آگیا تھا میانک جو طائر خرت پرستے اور جو چڑھیں درخت پر تمین وہ بھی انکی ہلاکت کی بشارت دیتی تھیں اگر اہل بخران طاعت پر اصرار



کرتے تو ہلاک ہو جاتے۔

احمد اور ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آپ نے کہا اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مین کعبہ کے پاس دیکھو مین گا کہ نماز پڑھ رہے مین مین آپ کے پاس ضرور آئے آپ کی گردن کھلے نون گا۔  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا کہ اگر ابو جہل ایسا فعل کرے گا تو ظاہری طور سے ملائکہ اوسکو پکارتے گے اور اگر مودت کی تمنا کرینگے تو سب مرد جاوینگے اور وہ لوگ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مباہلہ کرینگے اور اپنی جگہ سے نکلیں گے اور اپنے مکانوں کو پاٹ کے جاوینگے نہ اپنے مال کو وہ پائینگے اور نہ اپنے اہل کو سب کو ہلاک ہوا دیکھیں گے خطیب نے مفتقر اور متفرق ہر ایسی سند سے حسین مجبول راوی مین قیس بن الربیع کے طریق سے شمر دل بن قباث الکلبی سے یون روایت کی ہے کہ وہ  
 بخران کے سفیرون مین تھا اوس نے پوچھا یا رسول اللہ میرے مان باپ آپ پر خدا ہون مین طلبا  
 کرتا تھا مجھ کو کیا شے حلال ہے اپنے فرمایا کہ رگ کی فصد اور اگرچہ تم کو کوئی مجبور کرے تو نیزہ وغیرہ کے  
 زخم کا علان کجیو اور اپنی دوا مین شیم کو شریک نہ کیجو اور سنا کو اپنے ذمہ لازم پکڑو اور جب تک  
 حتم بیماری کو نہ پہچانو تو کسی کا علان کیجو شمر دل نے سن کر آپ کے زانو دن کو پوسہ دیا اور کہا قسم ہے  
 اوس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ معیشت کیا اور طلب مین آپ مجھے زیادہ عالم مین۔  
 ابن ابی الدنیا اور ابن عساکر نے ابو عبیدہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے کہ حضرت عمرؓ نے  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین گھوڑا دوڑایا عہد کے نیچے سے اونکی ران کسل گئی اہل بخران مین  
 سے ایک مرد تھا اوس نے حضرت عمرؓ کی ران مین جو خال تھا اوسکو دیکھ لیا اوس نے  
 کہا یہ وہی شخص ہے جس کا وصف ہم اپنی کتاب مین پاتے مین یہ شخص ہم کو ہمارے ملکوں سے  
 باہر نکال دے گا۔

یہ باب اون آیات کے بیان مین ہو کہ جرش کے سفیرون کے آنے مین  
 واقع ہوئی مین

بیہقی اور ابو نعیم نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ صرد بن عبد اللہ الاسدی آئے نبی اسد

میں جو سفیر آئے تھے انہیں وہ سنمان ہو گئے انکی قوم کے جو لوگ مسلمان ہو گئے تھے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمدردی اور ہمدردی کر لیا اور ان کو حکم دیا کہ جو لوگ تمہارے ساتھ مسلمان  
 ہوئے ہیں ان کے ہمراہ ان شریکین سے جو تمہارے قریب رہتے ہیں جہاد کرو صرف لنگھ کر گئے یہاں تک  
 کہ حشر میں اترے اور اسکا محاصرہ ایک حدینہ کیا پہراؤن کے پاس سے پلٹ کے چلے آئے  
 جو وقت وہ ان کے اوس پہاڑ میں تھے سبکا نام شتر اہل حشر سے رنگان کیا کہ ہمدردی ان کے پاس  
 سے نہ پہیر کے نہیں گئے ہیں مگر ہمدردی کی حالت میں حشر سے نہ لوگ ہمدردی کی طلب میں نکلے یہاں تک کہ  
 جو وقت اور انہوں نے ہمدردی کیا اور انکی طرف سے ہمدردی سے سخت تشال کیا اور اہل حشر سے  
 اپنے آدمیوں میں سے دو مردوں کو مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تھا ان دونوں  
 کی ایسی حالت تھی کہ کسی چیز پر ہمدردی نہ ہو رہی ہیں اور دیکھ رہے ہیں (یعنی گہرا سوئے تھے) اوس  
 درمیان کہ وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عشا کے وقت انکار کے بعد تھے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں شکر سے دونوں جہاد میں لے لیا کہ  
 ہمارے بلاؤں میں ایک پہاڑ ہے جسکا نام شتر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ پہاڑ شتر  
 ہے ولیکن وہ شکر ہے ان دونوں نے پوچھا اوس پہاڑ کا کیا حال ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ  
 کی فریاد کے اونٹ اب اوس پہاڑ کے پاس فوج کئے جیتے ہیں وہ دونوں مرد حضرت ابوبکر اللہ  
 اور عثمان کے پاس بیٹھ گئے دونوں حضرات نے ان دونوں جہاد میں سے کہا تمہارا پہاڑ ہو  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم دونوں کو تمہاری قوم کے مرنے کی خبر سناتے ہیں تم دونوں آپسے یہ  
 چاہو کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرماؤں تاکہ اللہ تعالیٰ تمہاری قوم سے عذاب اٹھائے وہ دونوں  
 آپ کے پاس آکر کھڑے ہو گئے اور آپسے اپنی قوم کی واسطے سلامتی کی دعا چاہی آپ نے یہ دعا فرمائی  
 اللهم ارفع عنهم وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایسے حال میں نکلے کہ اپنی  
 قوم کی طرف پلٹے والے تھے ان دونوں نے قوم کو ایسے حال میں پایا کہ عبد بن عمرو بن عبد اللہ  
 ان کے پاس پہنچے تھے وہ لوگ تھکے ہوئے تھے اور وہ دونوں جہاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم نے فرمایا تھا ہر کچھ کہ فرمایا تھا: جس گٹری میں جو کچھ اپنے ذکر فرمایا تھا وہ فرمایا تھا اور  
اوس دن اوس گٹری میں قوم جرش قتل ہوئی تھی، ہر جرش کے سفیر نکلے یہاں تک کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور مسلمان ہو گئے

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو معاویہ بن حنیفہ کے آنے میں واقع  
ہوئی ہے

بیہقی نے معاویہ بن حنیفہ سے روایت کی ہے کہ آپ کے سین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
آیا جبکہ میں آپ کی طرف پہنچا یا گیا اپنے فرمایا آگاہ ہو جاؤ میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ چاہا تھا کہ تم لوگوں  
پر اللہ تعالیٰ کی محبت ایسی غلط سالی کے ساتھ اعانت کرے کہ تم کو ایسی تکلیف دے کہ تم حد سے زیادہ  
المنحرف کرو اور تمہارا بدلہ میں اللہ تعالیٰ رعب طامے معاویہ نے اپنے دو نوں ہاتھوں سے  
اشارہ کیا کہ آپ سنئے میں نے ایسا ایسا حلف کیا تھا کہ میں آپ پر ایمان نہ لاؤں گا اور آپ کا اتباع  
نہ کروں گا سو غلط سالی محبت ہمیشہ حد سے زیادہ تکلیف دیتی رہی اور ہمیشہ رعب میرے قلب میں  
رہا یہاں تک کہ میں آپ کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔

## باب

ابن سعد نے زامل بن عمرو الجذامی سے روایت کی ہے کہ آپ کے فروہ بن عمرو الجذامی روم کی  
طرف سے عمان پر جواض بلقا سے ہے عاش تھا وہ مسلمان ہو گیا اور اوس نے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کو لکھا کہ میں مسلمان ہو گیا فروہ کے اسلام کی خبر ملک روم کو پہنچی اوس نے اسے بلایا  
اور کہا کہ تو اپنے دین کی طرف سے پہر جاؤ تم کو ملک کا مالک کر دینگے فروہ نے کہا کہ میں محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم کے دین کو نچوڑوں گا اور تم کو یہ معلوم ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے آپ کی دنیا رنداری سے  
ولیکن تو اپنے ملک کے سب سے بھلے کتا ہو ملک روم نے فروہ کو قید کر دیا پھر قید سے نکلا اور قتل کیا

اور رسولی چہ پڑایا۔

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو فزارہ کے سفیروں کے آنے میں

واقع ہوئی ہے

ابن سعد اور بیہقی نے ابو جہزہ زید بن عبید السعدی سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے پلٹ کے تشریف لائے اور ہجرت کا نوان سنہ تھا آپ کے پاس بنی فزارہ کے سفیر آئے انہیں مرد تھے اون میں سے ایک مرد نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارے شہر قحط ناک ہو گئے اور ہمارے مویشی ہلاک ہو گئے اور ہمارے باغات خشک ہو گئے اور ہمارے عیال بہو کے ہو گئے آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے واسطے دعا فرمائے آپ منہ پر چڑھے

اور آپ نے دعا کی اور یہ کیا اللہم اسق بلاوک وبراہمک وانشرحمتک واحی بلدک المیت اللہم اسقنا غثنا سفینا مریامریا طبعنا واسقنا عاجلا غیر اجل نافعنا غیر ضرار اللہم اسقنا سفیاجتہ لاقنا

عذاب ولا ہدم ولا غرق ولا محن اللہم اسقنا النعیم والنصر تاعلی الاعدا و اسقنا من الیو لیا یلین عبد المذکر کرے ہو گئے اور عرض کی یا رسول اللہ خرے خرے میں کی جگہ میں ہیں ایسا نہ ہو کہ پانی سے اون کو نقصان پہنچے آپ نے فرمایا اللہم اسقنا حتی یقوم الیو یا یہ عریا ناسید ثعلبہ مریدہ بازارہ پانی اسقدر برسا کہ

چھ دن تک آدمیوں نے آسمان کو نشین دیکھا اور الیو بیا بہ برہنہ کڑی ہو گئے خرین کی جگہ کی کوری کو پڑتہ سے بند کرتے تھے پھر لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اسواں ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے کوئی آمد و رفت نہیں کر سکتا یہ بات شکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر چڑھے

اور آپ نے یہ دعا کی اللہم جو الینا ولا علینا اللہم علی الاکام و انظراب و بطون الادویۃ ومنابت الشجرینہ منورہ میں سے ابراہیا پٹ گیا جیسے کپڑا پٹ جاتا ہے۔

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو کعب بن جہو کے آنے میں واقع ہوئی ہے ابو نعیم نے کعب بن جہو سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی خیر بد دعا کی میں آپ کے

پاس آیا اور آپسے یعنی یہ عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نصرت دی اور آپ نے جو چاہا آپ کو عطا کیا اور آپ کی دعا قبول کی اور آپ کی قوم ہلاک ہو گئی آپ اللہ تعالیٰ سے اون کے واسطے دعا کیجئے آپ نے یہ دعا کی اللہم استغنا غیشنا مریعا طبقا غذا عاجلا غیر رائثنا غایضا ضرار کعبے کما کہ ہم پیر حمزہ نبین آیا یا شک کہ ہمارے واسطے بارش ہوئی۔

ابونعیم نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ نبی مضر کے کچھ آدمی حبشی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اونہوں نے آپسے یہ سوال کیا کہ آپ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کریں کہ ہم کو پانی سے سیراب کرے آپ نے یہ دعا کی اللہم استغنا غیشنا مریعا طبقا غذا عاجلا غیر رائثنا غایضا ضرار کعبے کما کہ ہم کو پانی سے سیراب کرے اور لوگوں کو گھیر لیا یا شک کہ سات دن تک اون کو پانی برستا رہا۔

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے کہ بنی مرہ بن قیس کے سفیرون کے آنے میں واقع ہوئی ہے

ابن سعد اور ابونعیم نے ماقدی کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھے عبدالرحمن بن ابراہیم المری نے اپنے شیوخ سے حدیث کی ہے اونہوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کے پلٹے لشکر لائے تھے بنی مرہ کے سفیر سہم جہری میں آپ کے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونے پوچھا ملک کیونکر ہیں اونہوں نے عرض کی واللہ ہم لوگ قحط زدہ ہیں اور مال میں اصل اور خالص نہ رہا آپ ہمارے واسطے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے آپ نے یہ دعا فرمائی اللہم استغنا غیشنا مریعا طبقا غذا عاجلا غیر رائثنا غایضا ضرار کعبے کما کہ ہم کو پانی سے سیراب کرے اور لوگوں کی طرف پلٹ کے گئے اونہوں نے شہروں کو ایسی حالت میں پایا کہ اوسی دن پانی برسایا گیا تھا جہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے لئے دعا کی تھی آپ کے پاس ایک آنے والا اوس وقت آیا کہ آپ حجۃ الوداع کے ساز و سامان کی تیاری میں تھے اوس نے عرض کی یا رسول اللہ ہم اپنے شہروں کو پلٹ کے گئے اور ہم نے اون شہروں کو ایسی حالت میں پایا کہ پانی اوس دن برساتا تھا جہن آپ ہمارے واسطے دعا فرمائی تھی پھر آپ نے ہم کو کیتی کی سیرا بین سے سیراب

ہر چند ہر دین دن خوب پانی برستاہے اور بیٹے اور بیٹوں کو دیکھا وہ بیٹے ہو گئے کساتے ہیں گھاس  
 اتنی بڑھ گئی ہے اور ہماری بکیریں ہمارے گھروں سے کہیں نفعی نہیں ہوتی ہیں وہ بیٹے بڑھ جاتی ہیں  
 اور ہمارے اہل میں دو پہر کو رہتی ہیں یہ شکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احمد رضا  
 ہو صنف و نکت۔

یہ باب اس شے کے بیان میں ہے جو دارہین کے سفیرون کے آنے میں  
 واقع ہوئی ہے

ابن سعد نے زہری کے طریق سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کے طریق سے روایت کی ہے کہ  
 کہ دارہین کے سفیر ایسے حال میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے پلٹ کے آ رہے تھے  
 آگے وہ دس آدمی تھے اور ان میں تمیم تھے وہ سب مسلمان ہو گئے تمیم نے عرض کی یا رسول اللہ  
 ہمارے ہمسایہ اہل روم ہیں اور ان کے دو قریبے ہیں ایک کا نام جری ہے اور دوسرے کا نام بیت  
 عینون ہے اگر اللہ تعالیٰ آپ کو شام کی فتح دے تو وہ دونوں قریبے مجھ کو عطا فرمادیجئے آپ نے  
 فرمایا وہ دونوں تمہارے لئے ہیں اور تمیم کو اور ترقون کیواسطے آپ نے لکھا یا جبکہ حضرت ابو بکر الصدیق  
 خلافت پر قائم ہوئے تو وہ قریبے اور نکو دے دئے۔

مسلم نے فاطمہ بنت قیس سے روایت کی ہے کہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
 تیمم الداری آئے اور انہوں نے آپ کو یہ خبر دی کہ وہ دریا میں سوار ہوئے کشتی اور نکو غیر راستہ  
 پر رہے گئی وہ ایک جزیرہ میں اور تڑپے اور اس جزیرہ کی طرف وہ نکلا کہ پانی کی طلب میں گئے ایک  
 ایسے آدمی کو انہوں نے دیکھا جس کے بال اتنے بڑے تھے کہ وہ ان کو کہیں بھی کر چل رہا تھا انہوں نے  
 اس سے پوچھا تو کون ہے اس نے کہا میں جاسہ ہوں اور انہوں نے کہا تو کہو بیان کی خبر دے  
 اس نے کہا میں نکو خبر زندگی ولیکن تم اس جزیرہ میں جاؤ اور اس میں بہر و ملک معلوم ہو جائیگا ہم لوگ  
 جزیرہ میں داخل ہوئے کیا ایک ایک مرد کو مقتدر آیا اس نے ہم سے پوچھا تم کون لوگ ہو پتے

کما ہم عرب میں سے آدمی میں اوس نے پوچھا وہ نبی جو تم لوگوں میں ظاہر ہوئے تھے وہ کیا ہوئے  
 سمجھئے کما: اوس نبی پر آدمی ایمان لائے ہیں اور اسکی تصدیق کی ہے اور اسکا تبلیغ کیا ہے اوس نے کما  
 یہ امر آدمیوں کے واسطے خیر ہے بواوہون نے کیا ہے اوس نے کما کیا (عین زعر) کی مجھ کو خبر دے گے  
 وہ کیا ہوا سمجھئے اسکی خبر اسکو دی اوس نے سکر اس صوبہ سے حبت کی قریب تھا کہ دیوار کے اوس  
 طرف نکل جاتا پھر اوس نے پوچھا کہ ہسیان کا نخل کیا ہوا کیا اوس کے پہل بچتے ہوئے ہیں سمجھئے اوسکو  
 خبر دی کہ اوس کے پہل بچتے ہوئے ہیں یہ سکر پہلی بار کئی مثل اوس نے پھر حبت کی پھر اوس نے  
 کما کہ اگر مجھ کو اذن دیا جائیگا تو میں کل شہروں میں پھر ونگا غیر طیبہ کے فاطمہ نے کما رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا کہ تم ان واقعات کو آدمیوں سے بیان کرو اور اپنے فرمایا  
 یہ طیبہ ہے اور وہ دجال ہے -

## یہ باب اوس شکر کے بیان میں ہے جو حارث بن عبدکلال کے آنے میں واقع ہوئی ہے

ہمدانی نے انساب میں کما ہے کہ حارث بن عبدکلال الحمیری میں کے ایک بادشاہوں میں سے  
 تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل اسکے کہ حارث داخل ہوا صحیحاً  
 یہ فرمایا اس راستہ سے تمہارے پاس ایک ایسا مرد داخل ہوگا کہ کریم الجبرین اور بیچ الحزین ہے  
 اس ارشاد کے بعد حارث داخل ہوئے اور مسلمان ہو گئے اپنے اوس سے معاف کیا اور  
 اوس کے واسطے اپنے اپنی چادر مبارک پہنا دی -

## یہ باب اوس شکر کے بیان میں ہے جو بنی البکاء کے آنے میں واقع ہوئی ہے

ابن سعد اور ابن شاہین نے اور ثابتنے (دلائل) میں حجد بن عبد اللہ بن ماعز البکائی کے  
 طریق سے روایت کی ہے حجد نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ سنہ نوین تین آدمی بنی البکاء کے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ایک معاویہ بن سعد و سرادونکا بیٹا بشر تیسرا خلیج بن عبد اللہ اور یمنوں کے ساتھ عید عمر نامی تمام معاویہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کے مس کرنے کی برکت میں چاہتا ہوں میرے فرزند بشر کے چہرہ پر آپ اپنا دست مبارک پیرے آپ نے بشر کے چہرہ پر ہاتھ پیرا اور انکو خاکستری رنگ بیٹرن عطا فرمائیں اور ان پر برکت کی واسطے دعا کی جس نے کہا کہ نبی امیکا کو اکثر اوقات قحط سالی ہوئی اور اون لوگوں کو قحط سے کچھ مدد نہ تین پہونچا محمد بن بشر بن معاویہ نے اس باب میں اشعار کہے ہیں ۵

و ابی الذی مسح الرسول براہ	و دعا لہ بالخیر والبرکات
----------------------------	--------------------------

میرا باپ وہ شخص ہے جسے سر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک پیرا اور اسکے لہو خیر اور برکات کے ساتھ دعا کی ۱۲

اعطاه احمد اذا تاه اعمنرا	عفرا نواجل من بالجمبات
---------------------------	------------------------

عطا کیں احمد نے میرے باپ کو بیٹرن جب وقت میرا باپ احمد کے پاس آیا وہ بیٹرن سفید رنگ کریم انسل جبین تھوڑے دودھ والی تین تین ۱۲

یلان فودا لکھ کل عشیہ	ولیعو و ذاک الملاء بالقدوات
-----------------------	-----------------------------

دو بیٹرن بہر دینی تین می میں آنے والوں کو عشا کے وقت دودھ سے اور وہ بہرنا عود کرتا ثابت ہی صحیح اوقات میں

لوکن من منج دیورک مانخا	ولعی مہنی ماجیست صلاتی
-------------------------	------------------------

وہ بیٹرن برکت دی گئیں احمد کی بخششوں سے یا دودھ سے برکت دی گئیں اور برکت دی گئی بخششیں کرنے والے اوس بخشش کرنے والے پر جب تک میں زندہ رہوں میری طرف سے درود پہونچے۔

بخاری نے گائرن میں اور لغوی اور ابن مندہ نے (صحابہ) میں معاویہ بن العلاء بن بشر کے طریق سے روایت کی ہے معاویہ نے اپنے باپ سے اون کے باپ سے اون کے دادا بشر بن معاویہ سے روایت کی ہے کہ وہ اپنے باپ معاویہ بن ثور کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اپنے اون کے سر پر دست مبارک پیرا اور اون کے لئے دعا کی اور اون کے چہرہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم



کے مسجد کی وجہ سے غزوہ کی مثل تباہی کسی چیز پر ہاتھ نہیں پیرتے تھے مگر وہ عیبت یا بیماری سے بری ہو جاتی تھی۔

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو نجیب کے آنے میں واقع ہوئی ہے

ابن سعد نے کہا ہے واقعہ نے ہکو خبر دی ہے واقعہ نے کہا ہے جسے عبداللہ عمرو بن زہیر نے ابو الحویرث سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نجیب کے سفیر نے نوین آئے اور انہیں ایک لڑکا تھا اوس نے عرض کی یا رسول اللہ میری حاجت روائی فرمائی آپ نے اوس سے دریافت فرمایا تیری کیا حاجت ہے اوس نے عرض کی آپ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا فرماؤ میں کہ میری مغفرت کرے اور مجھ پر رحم کرے اور میرے دل میں غنا پیدا کرے آپ نے یہ دعا فرمائی اللھم اغفر لہ وارحمہ واجعل غناہ فی قلبہ وہ سفیر لیٹ کے چلے گئے پھر وہ لوگ موسم حج میں بمقام منیٰ سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اپنے اون سے اوس لڑکے کا احوال پوچھا اون لوگوں نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے جو چیز اوس کو نصیب کی ہے اوس لڑکے کی مثل زیادہ قانع اوس چیز کے ساتھ نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ سے یہ امید کرتا ہوں کہ جمیع مسلمانین وہ کامل ہو کے مرے گا۔

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو مسلمان کے سفیروں کے آنے میں واقع ہوئی ہے

ابو نعیم نے واقعہ کی طریق سے واقعہ نے اپنے شیوخ سے یہ روایت کی ہے کہ مسلمان کے سفیر شوال سلسلہ میں آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے پوچھا تمہارے نزدیک تمہارے شہر کیونکر ہیں اونہوں نے عرض کی قطعاً ناگ ہیں آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی کہ ہمارے شہر وہ ہیں اللہ تعالیٰ ہکو میرا کرے آپ نے یہ دعا فرمائی اللھم استقم فی بلادہم اون لوگوں نے عرض کی یا نبی اللہ آپ دعا میں اپنے ہاتھ اوٹھائیے آپ کے ہاتھ اوٹھانے سے باتش کی کثرت ہوگی اور یہ امر اطیب ہوگا آپ نے

تبسم فرمایا اور آپ نے ہاتھ میاں تک اڑھا کر آپ کی دونوں بخلوں کی سفیدی ظاہر ہو گئی پھر وہ لوگ اپنے شہروں کی طرف پلٹ کے چلے گئے اور انہوں نے اپنے شہروں کو ایسی حالت میں پایا کہ جسدِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تھی اوسیدن اور اوسسی گہری مین پانی برساتا۔

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو محارب کے سفیرین کے آئینہ واقع ہوئی ہے

ابن سعد نے کہا ہے واقدی نے ہمکو خبر دی ہے واقدی نے کہا مجھے محمد بن صالح نے ابو ذرۃ السعفی سے حدیث کی ہے کہا ہے کہ سلمہ بن محارب کے سفیر حجۃ الوداع میں آئے وہ دس آدمی تھے اوں کو گن میں ابو الحارث اور انکا بیٹا خرمید تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خرمید کے چہرہ پر دست مبارک پیرایا ایک چمکدار روشن سفیدی اونکے چہرہ پر ہو گئی۔

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو جنات کے سفیرین کے آئے مین واقع ہوئی ہے

ابو نعیم نے کہا ہے کہ جنات کا اسلام اور انکی سفارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسی ہوئی ہے جیسے انسانوں کی سفارت فوج فوج اور قبیلہ بعد قبیلہ کے کہ مین وہ ہجرت کے بعد ہوئی ہے اور ابو نعیم نے عمرو بن غیلان الشافعی کے طریق سے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اہل صفہ مین سے ہر ایک مرد کو اس مرد نے لیا جو عشا کا کانا اونکو کلاتا تھا اور مین چوڑو دیا گیا مجھ کو کسی نے مین لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حضرت ام سلمہ کے حجرہ کی طرف لے لیا پھر آپ اپنے ہمراہ مجھ کو لے گئے میاں تک کہ ہم بقیع غرقہ مین آئے آپ نے اپنے عصا سے ایک خط کینچا پھر آپ نے مجھے فرمایا کہ اس خط میں تم بیٹھ جاؤ اور جب تک مین اوں تم اس خط سے باہر نہ جائیو۔ پھر آپ چلے گئے آپ جا رہے تھے اور مین آپ کی طرف نخل کے درمیان دیکھ رہا تھا جبکہ اتنی دوری تھی کہ مین آپ کو اوس جگہ سے دیکھ رہا تھا ایک سیاہ غبار کی مثل برانگیختہ ہوا اور متفرق ہو گیا مین اپنے دل مین کہا کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملوں مین یہ گمان کرتا ہوں کہ یہ ہوا زن کے لوگ

میں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکر کیا ہے تاکہ بکو قتل کر ڈالیں میں لوگوں کے مکانوں کی طرف دوڑ کر جاؤں اور ان سے استغاثہ کروں پھر میں نے اس بات کو یاد کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ وصیت کی تھی کہ جس جگہ پر میں ہوں میں وہیں رہوں میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو عصا سے مار رہے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ بیٹھ جاؤ وہ جنات لوگ بیٹھ گئے یہاں تک کہ قریب تھا کہ عمود صبح شق ہو جاوے پھر وہ لوگ اوٹھے اور چلے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ جنات کے سفیر تھے انہوں نے مجھے تمتع اور زارہ چاہا تھا میں نے ان کو ہر ایک استخوان سے جھکارنگ متغیر ہو گیا ہوا اور گوبراؤ مینگینوں سے تمتع دیا وہ کوئی استخوان نہ پاؤینگے مگر ادھر وہ گوشت پاؤینگے کہ جسدن وہ گوشت کھایا گیا تھا ادھر وہ موجود ہو گا اور وہ کسی کو برکوتہ پاؤینگے مگر اس میں وہ غلہ پاؤینگے جسدن کہ وہ کھایا گیا تھا۔

ابو نعیم نے زبیر بن العوام سے روایت کی ہے کہ اس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کو صبح کی نماز میں نہ کی مسجد میں پڑھائی جبکہ آپ مسجد سے پھرے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تم لوگوں میں سے کون شخص میرے ساتھ جنات کے سفیروں کی طرف آج رات کو جائیگا میں آپ کے ساتھ گیا ہم اتنی دور گئے کہ مدینہ کے کل پہاڑ ہم سے چھپ گئے اور ہم ایک زمین فروخ کی طرف پہونچے یہاں تک پہنچے ایسے دراز قدمروں کو موجود پایا گیا وہ درازی میں نیزے تھے اور اپنے پاؤں کے درمیان اپنے کپڑے دھرتی کے طور پر یا اسطور پر پیٹے ہوئے تھے جیسے پہلوان لنگوٹ کو پیسٹ لیتے ہیں جبکہ میں نے اونکو دیکھا مجھ کو شدید لرزہ لے ڈھانپ لیا یہاں تک کہ خوف سے میرے پاؤں مجھ کو روک نہیں سکتے تھے جبکہ ہم اون سے نزدیک ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤں کے انگوٹھے سے ایک خط میرے واسطے کینچا اور مجھے فرمایا کہ اس کے درمیان تم بیٹھ جاؤ جبکہ میں بیٹھ گیا تو شک کی قسم سے جو شے تھی وہ کل مجھے دفع ہو گئی اور میرے اور اون کے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزر گئے آپ نے قرآن شریف پڑھا وہ لوگ یہاں تک رہے کہ

خبر طلوع ہوئی پہر آپ تشریف لائے اور اپنے فرمایا کہ ہمارے پاس آجاؤ میں آپ کے ساتھ چلا گیا ہم تو بڑی دور گئے تھے اپنے فرمایا کہ مڑو اور دیکھو جس جگہ وہ لوگ تھے کیا تم اس جگہ کسی کو دیکھتے ہو میں نے عرض کی کثیر سیاہی کو دیکھتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک زمین کی طرف نیچے کیا اپنے گوبر کے ساتھ ایک بڑی کوثر یک کیا اور اسکو ان کی طرف پھینک دیا اور فرمایا کہ انہوں نے مجھے زاد طلب کیا میں نے ان کے واسطے ہر ایک استخوان اور گوبر زاد ڈھیر کیا ابو نعیم نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ آپ کے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا اپنے فرمایا میرے واسطے بہتر ڈھیر کے لاد میں استنجا کر ڈنگا اور بڑی اور گوبر نہ لاز میں عرض کی کہ بڑی اور گوبر کی کیا حالت ہے یا رسول اللہ آپ کی بن منع فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میرے پاس جنات کے سفیر جو تعبیین کر رہے تھے ان کے ملک شام سے تھے آئے اور وہاں چھ سفیر تھے انہوں نے مجھے ارادہ چاہا میں ان کے واسطے دعا کی وہ کسی بڑی اور کسی گوبر پر نہ گریں گے مگر اس طرح موجود پاویں گے۔

ابو نعیم نے ابو سعید الخدری سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ منورہ میں جنات کا ایک گروہ ہے جو وہ سلمان ہو گئے ہیں ان جنات میں سے جو شخص کچھ دیکھے تو متین دن تک اذان دے اگر تیسرے دن کے بعد اسکو ظاہر ہو تو وہ اسکو قتل کر ڈالے اس لئے کہ وہ شیطان ہے۔

ابو نعیم نے ابن عمر سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جنات کے سفیر جزیرہ سے آئے جتنے دن چاہا انہوں نے اتنے دن آپ کے پاس اقامت کی پہر انہوں نے اپنے شہر میں کی طرف پلٹ جانے کی واسطے ارادہ کیا اور انہوں نے آپ سے سوال کیا کہ آپ انکو زارادہ دین اپنے فرمایا میرے پاس وہ چیز نہیں ہے جس میں نکوزادادہ دون۔ ولیکن تم جاؤ جس بڑی کے پاس سے تم گرو گے وہ بڑی تمہارے واسطے نازہ گوشت ہو جائے گی اور جس گوبر کے پاس سے تم گرو گے وہ گوبر تمہارے لئے خرم ہو جائیگا اس لئے آپ نے گوبر اور بڑی کے ساتھ استنجا کرنے سے ممانعت فرمائی۔

حمد اور نذر اور ابوعلی اور بہیقی اور ابو نعیم نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ ایک مرد خیر  
 سے لگا اوسکا چچا دیر مردوں نے کیا اور دوسرا مردوں و دونوں کے قارم بتقدم جہاں باتا اور اوس سے کتا  
 متا کہ تم دونوں پلٹ جاؤ میانک کہ اس دو کے مردوں نے اوس دونوں کو بالیا اور دونوں کو پیر دیا پیر  
 مرد اوس مرد سے جہاں اخیر سے نکلا تھا اور اوس سے کسا کہ یہ دونوں شیطان تھے میں اوس کے  
 ساتھ ساتھ تیا میانک کہ میں اوس دونوں کو تجھے پیر دیا جوقت تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے پاس پہونچے تو میرا سلام آپ کے کھدیر اور آپ کو یہ خبر کر دی جو کہ میں اپنی قوم کے صدقات  
 جمع کرنے میں مصروف ہوں اگر وہ صدقات آپ کے پاس بھیجنے کی صلاحیت رکھیں گے تو  
 تو ہم آپ کے پاس بھیجیں گے جبکہ وہ مرد مدینہ میں آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا  
 اور آپ کو واقعہ سے خبر کی اسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنہائی سے امانت کی  
 ابوالمثنیٰ نے (العظمت) میں اور ابو نعیم نے کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف سے کثیر نے اپنے  
 باپ سے اور ان کے باپ نے ان کے دادا سے روایت کی ہے بلال بن اسحاق نے کہا کہ ہم نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے بعض سفر میں مقام عرج میں اترا جبکہ میں آپ کے قریب آیا میں آواز دین  
 اور باہمی خورایے مردوں کا سنا جنکی زبانوں سے زیادہ تیز زبان میں نے ہرگز نہیں دیکھی تین یا وہ  
 خصوصیت کے طور پر باتیں کرتے تھے میں یہاں تک تیرا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف  
 لائے اور آپ ہنس رہے تھے آپ نے فرمایا کہ میرے پاس مسلمان جنات اور شرکین جنات نے خبر لیا  
 پیش کیا اور انہوں نے مجھے یہ سوال کیا کہ میں ان کو سکونت کی جگہ دین میں نے مسلمان جنات کو مجلس  
 میں رہنے کو جگہ دی اور شرکین کو غور میں کثیر نے کہا ہے کہ مجلس قرآن اور ہاڑ میں اور غور وہ جگہ  
 ہے جو پہاڑوں اور دیاروں کے درمیان ہے کثیر نے کہا ہے کہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ مجلس میں  
 جبکہ کچھ صدمہ پہونچا مگر وہ سلامت رہا اور غور میں کسی کو آفت اور صدمہ نہیں پہونچا مگر وہ قریب  
 نہیں رہا کہ سلامت رہے یعنی اوسکو سلامتی نہیں ہوئی (یعنی شرکین جنات کی خباثت کی وجہ  
 سے اوسکو صحت نہیں ہوئی)۔

خطیب نے (رواد مالک) میں جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تین چیزیں دیکھیں تھی اگر آپ قرآن شریف نہ لاتے میں ضرور آپ پر ایمان لاتا ہم ایسے صحرا میں گئے جگے اس طرف راستے منقطع ہوتے تھے یعنی اوس سے آگے راستہ نہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابدست کا پانی لیا اور دو تفریق نخل دیکھے آپ نے فرمایا اے جابر اولن تخلون کے پاس جاؤ اور اہل نئے کھدو دو دون ایک جگہ جمع ہو جاؤ میں گیا اور میں نے اون سے کہا وہ دونوں آئیے جمع ہو گئے گویا ایک جڑ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا میں نے آپ کی طرف بے سختی کی پانی لے گیا اور میں نے اپنے دل میں کہہ آپ کے شک مبارک کے جو شے نکلی ہے شاید اللہ تعالیٰ مجھ کو اوس پر مطلع کرے میں اوس کو کمال دین کا میں نے زمین کو صاف کر دیا پانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا آپ نے ابدست نہیں کیا آپ نے فرمایا بیشک ابدست کیا ہے ولیکن ہم انبیاء کے گروہ جو ہن زمین کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ پاخانہ اور پیشاب کی قسم سے جو شے ہم لوگوں میں سے خارج ہو زمین اوس کو چھپا دے پھر وہ دونوں نخل جدا ہو گئے اس درمیان کہ ہم جا رہے تھے ایک ایک سیاہ سانپ سامنے سے آیا وہ تر تعبان تھا اوس نے اپنا سر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گوش مبارک میں رکھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دھن مبارک اوس کے کان پر رکھا اور اوس سے آپ نے سرگوشی کی پھر وہ ایسا غائب ہو گیا گویا زمین اوس کو نگل گئی میں نے عرض کی یا رسول اللہ اوس سانپ کے آپ ڈر گئے تھے اپنی فرمایا کہ یہ جنات کا سفیر تھا جنات ایک سورۃ کو ببول گئے تھے اونہوں نے اس کو میرے پاس بھیجا تھا میں نے اون پر قرآن شریف کو کھول دیا پھر ہم ایک قریہ تک پہنچے آدمیوں کا ایک گروہ ایک جاریہ کے ساتھ آیا وہ جاریہ ایسی حسین تھی گویا چاند کا ٹکڑا تھا جو وقت ابراہیم سے دور ہو جا گئے اور مجبور تھی اوس کے اہل نے کہا یا رسول اللہ اس جاریہ کے باب میں اللہ تعالیٰ سے ثواب لیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اور اوس پر جو جن تھا اوس سے فرمایا تیرا براہو میں محمد رسول اللہ ہوں اوس کے پاس سے چلا جا اس ارشاد کے ساتھ ہی اوس جاریہ نے

پنا نقاب پہن لیا اور حیا کی اور صحت کی حالت میں پلٹ کے چلی گئی۔

## یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو خرم بن فاکت کے آنے میں واقع ہوئی ہے

طبرانی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہجو خرم بن فاکت نے حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا آپ سنے میں اپنی ابتداء اسلام کی خبر دیتا ہوں اوس میں کیا کہ میں اپنے اونٹوں کی طلب میں تجارت ہو گئی میں نے بلند آواز سے بیچہ ندا کی احوذ بغیر زہد الوادی من سفھا و قومہ یکا یک میں نے سنا کہ ایک ہاتھ مجھ کو آواز دیتا ہے اور وہ بیچہ اشعار پڑھتا ہے۔

عذیافتی باللہ ذی الجلال	والحمد والنعمار والافصال
-------------------------	--------------------------

پناہ مانگ تو اے جوان اُس اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو صاحب جلال اور صاحب مجد اور صاحب نعماء اور صاحب افضال ہے۔

واقترایات من الافعال	ووحده اللہ ولا تبال
----------------------	---------------------

اور سورۃ الافعال کی آیتوں کو پڑھ اور اللہ تعالیٰ کو ایک جان اور پھر کسی چیز سے پرواہ نہ کر۔ میں یہ اشعار شکر شدت سے خوف زدہ ہو گیا جبکہ میں اپنے میں ایمان نے یہ اشعار کہے

یا ایہا الماتلف ما تقول	اے ہاتھ تو کیا کہتا ہے۔
-------------------------	-------------------------

ارشد عندک ام تضلیل	میں لسان ہدایت یا سبیل
--------------------	------------------------

نیا تیرے پاس رشد ہو یا گمراہی ہے تجھ کو ہدایت ہو ہم سے بیان کر کیا راستہ ہے۔ اوس ہاتھ نے یہ اشعار پڑھے

ہمارسول اللہ ذوالنچرات	بیشرب یدعو الی النجاة
------------------------	-----------------------

یہ رسول اللہ صلعم صاحب خیرات میں شرب بین نجات کی طرف بلاتے ہیں

جاء بیاسین وحایمات	وسور بعد مفصلات
--------------------	-----------------

آپ یاسین اور حایمات اور دوسری سورتیں بعد مفصلات کے لائے ہیں ۵

محرمات و محرمات

یا مرن بالضموم و الصلوة

اور حرام اور حلال کو لائے ہیں روزہ اور نماز کے ساتھ ہم کو فرماتے ہیں ۵

وینزع الناس عن الحسنات

ینہی عن المنکر لارطاعات

باز رکھتے ہیں آدمیوں کو بدکاری سے منع کرتے ہیں منکرات سے نہ طاعات سے۔

یہ اشعار سنکر پیغمبر پر ہوا اور مدینہ میں داخل ہوا اور مسجد میں آیا۔ ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ میری طرف نکل گئے آئے اور فرمایا جھک اُتو ہم کو تمہارے اسلام کی خبر پہنچ چکی ہے میں ایسے حال میں داخل ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تھے آپ یہ فرما رہے تھے۔

ما من عبد مسلم تضاف حسن الوضوء ثم صلى صلوٰۃ يعقلها ويحفظها الا دخل الجنة

حضرت عمرؓ نے سنکر کہا کہ اس واقعہ کے گواہ ہمارے پاس لا حضرت عثمانؓ نے خریم کی گواہی دی اور ابن عباسؓ نے دوسری وجہ سے قیس بن الربیع اسدی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ خریم نے کہا اور اس کی حدیث کی مثل ذکر کیا اور شعر کے بعد یہ زیادہ کیا ہے خریم نے کہا میں نے ہاتھ سے کہتا رکھا تھا تو کون شخص ہوا اس نے کہا میں عمرو بن آثال ہوں اور نجد میں جو مسلمان جنات ہیں اون پر آپ کا معاملہ ہوں اور میں تیرے اونٹوں کی کفایت یہاں تک کروں گا کہ تو اپنے اہل کے پس جاوے گا یہ وہاں سے نکلا یہاں تک کہ میں مدینہ کو آیا ایک مرد مجھے ملا اور اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تمہارے اسلام کی خبر مجھ کو پہنچ چکی ہے میں نے اس مرد سے پوچھا تم کون ہو اونٹوں نے کہا میں ابو ذر ہوں میں ایسی حال میں مسجد میں داخل ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تھے میں نے ایسی شہادت دی جو حق کی شہادت تھی اور میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے اوس صاحب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے آپ نے فرمایا کیا تم کو علم نہیں ہوا کہ اوس شخص نے تمہارے اونٹ تمہارے اہل کے پاس پہنچا دیئے۔ اور اس حدیث کی روایت طبرانی اور ابن عباسؓ نے بھی دوسری وجہ سے خریم سے کی ہے اور اس میں بھی یہ کہ میں نے پوچھا تو کو



ہے اوس نے کہا میں مالک بن مالک ابجدی ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بکد کے جنات کے پاس بھیجا ہوں میں نے اوس جتنی سے کہا کاش کوئی ایسا شخص ہو تا جو میرے یہ اونٹ میرے اہل کے پاس پہنچا دیتا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ضرور جاتا اور سلمان ہو جاتا اوس جتنی نے کہا کہ تمہارے اونٹ تمہارے اہل کے پاس میں پہنچا دوں گا اون اونٹوں میں سے ایک اونٹ پر میں سوار ہوا اور میں آیا یکایک میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر پایا جبکہ آپ نے مجھ کو دیکھا فرمایا وہ مرد کیا ہوا جو تم سے اس امر کا خاص ہو تھا کہ تمہارے اونٹ پہنچا دیگا تم آگاہ ہو جاؤ کہ اوس مرد نے تمہارے اونٹ سالم پہنچا دیا

## یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو خنافرن التوئم الحمیری کے اسلام میں واقع ہوئی ہے

ابن درید نے (اخبار مشورہ) میں روایت کی ہے کہ ہے کہ میرے چچا نے اپنے باپ سے اور اون کے باپ نے ابن الکلبی سے اور انھوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ہمیں کخافرن التوئم کا ہن تھا جبکہ میں کے سفیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اسلام ظاہر ہوا اوس نے مراد کے اونٹ لوٹ لئے اور اپنے مال اور کچھ لیکر نکل گیا اور پھر کے ساتھ ملحق ہو گیا اور عہد جاہلیت میں اوس کا ایک جن تابع تھا اسلام کے زمانہ میں اوس نے اوس کو گم کر دیا تھا وہ اوس کے پاس نہیں آتا تھا اوس نے کہا کہ میں ایک رات اوس صحرا میں تھا یکایک وہ جن میری طرف اس طور سے اوتر اے بطور پر عقاب اوترتا ہن خنافرن نے کہا میں نے پوچھا کیا شععار ہے اوس نے کہا مجھ سے تو سن میں کہتا ہوں میں نے اوس سے کہا تو کہو میں سنتا ہوں اوس نے کہا میں جوابات کہتا ہوں تو اوس کو یاد رکھ اور غنیمت جان وہ یہ ہے۔ لکل ذی المد نہایت وکل ذی ابدا والی غایت وکل دولۃ

الی اجل ثم یتاح لہما حول وقد انشخت النخل ورجعت الی ہاتھایا الملل انی ایت بانام  
تفراس ال العدام حکما علی الحکام نیر برون دارونق من الکلام لیس بالشعر المولف ولا السجع  
المکلف فاصغیت فخرجت فعاوت فطلعت فقلت یم یمون والی م تعثرون فقاوا خطاب

کہا جاوے من عند الملک الجبار فاسمح یا شصار بصدق الاخبار واسلک اوضح الاتار سچ من ادار النسا  
فقلت وما هذا الکلام قالوا فرقان بین الکفر والایمان اتی یہ رسول من مضر ثم من اهل الذرابتغت فطهر  
بقول قد بر و اوضح نجا قدر فقیہ مولع لمن اعترفت ومن هذا المبعوث بالای الکبر قالوا الحمد للہ  
فان آمنت عطیت البشر وان خالفت اصلیت سقر ہر ایک صاحب نہایت کے لئے نہایت ہر  
اور ہر ایک صاحب ابتداء غایت کی طرف جانے والا ہر مین نے کہا ہاں ایسا ہی ہے شصار نے کہا  
ہر ایک دولت ایک وقت تک ہے پھر اس کے لئے انقلاب مقدر کیا ہوا ہے اور تحقیق باطل مذاہب  
منسوخ کئے گئے اور کل مذاہب اپنی حقیقتوں کی طرف آئے ہیں آل عدم سے جو ایک گروہ ہر مین اوس کے  
پاس ملک شام میں گیا وہ گروہ حاکمون پر حاکم ہے وہ لوگ رونق دار کلام سے کلام کرتے ہیں  
وہ کلام تالیف کیا ہوا شعر نہیں ہے اور نہ ایسی سچ ہے جس میں تکلف کیا گیا ہو وہ کلام مین نے  
سنائیں زجر کیا گیا پھر مین نے عود کیا اور مین ظاہر ہوا مین نے اون لوگوں سے پوچھا تم کس چیز کے تھے  
گنگنائے ہو اور کہاں تک دھوکا دو گے ان لوگوں نے جواب دیا کہ یہ کلام ہم جو پڑھتے ہیں یہ بڑا  
بزرگ خطاب ہر ملک جہاد کے پاس سے آیا ہے یہ زیادہ سچی خبریں ہیں اسے شصار تو اون کو سن لے  
اور زیادہ واضح راستہ پر توجہ لے لگ شعلوں سے تو نجات پاویگا مین نے پوچھا یہ کیا کلام ہے انھوں نے  
جواب دیا کہ کفر اور ایمان کے درمیان یہ کلام فرق کرنے والا ہے اس کلام کو ایک رسول لایا ہے  
جو مضر سے ہے پھر وہ اہل دار سے مبعوث ہوا ہے اور ظاہر ہوا ہے اور غالب ہوا ہے وہ رسول ایسے  
قول کو لایا ہے جو روشن ہے اوس رسول نے اوس راستہ کو واضح کر دیا ہے جس سے آدمیوں نے پیٹھ  
پھیر لی تھی جو لوگ نصیحت پکڑتے ہیں اوس قول میں اون کے لئے عبرت ہے مین نے اون سے پوچھا  
یہ رسول جو بزرگ آیتوں کے ساتھ بھیجا گیا ہے کون شخص ہے کہا وہ احمد ہے جو خیر البشر ہے اگر تو ادب  
ایمان لائیگا تو تجھ کو بشارتیں دی جاویں گی اور اگر تو اوس سے خلاف کریگا تو دوزخ میں داخل کیا جائیگا  
یہ سنکر مین ایمان لایا اور تیرے پاس آنے میں مین نے مبادرت کی تو ہر ایک شخص کا فر سے بچ اور بڑا  
مومن ظاہر کی تو شایعت کرو نہ وہ میرے اور تیرے درمیان فراق ہے خافرنے کہا مین نے اپنے اہل کو

سوار کیا اور اونٹوں کو اون کے مالک کے پاس پھیر دیا پھر من معاذ بن جبل کے پاس متعین کیا اور اون کے  
بعیت اسلام کی اور یمن پر باب میں بھی کہتا ہوں۔

الم تر ان الله عاد بعنصره	وانقذ من كفج ابجيم خناسرا
---------------------------	---------------------------

کیا نہیں دیکھا تو نے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کو پٹا دیا اور دوزخ کی لپٹ سے خنفس کو چھڑا دیا۔

دعانی شصار للتی لو رفضتھا	لاصلیت جبراسن نطی البول جبارا
---------------------------	-------------------------------

شصار نے مجھ کو اوس راستہ کی طرف بلایا اگر میں اوس کو چھوڑ دیتا تو دوزخ کی ایسی بھرکنے والی آگ میں  
ہو جاتا جو خوف سے ہے۔

## بیمہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو حجاجہ کے آنے میں میں واقع ہوئی ہے

ابن ابی شیبہ نے عطاء بن یسار کے طریق سے حجاجہ الغفاری سے روایت کی ہے کہ وہ اپنی قوم کے ایک اہل  
گروہ کے ساتھ آئے جو اسلام کا ارادہ کرتا تھا وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز و قرب میں  
حاضر ہوئے (ف اصل کتاب میں اتنی حدیث ہے اور صحیح مطبع نے اس حدیث کے متعلق حاشیہ پر یہ تحریر  
کی ہے کہ تمام قصہ مصنف سے یا کاتب سے رگیل ہے اور اس حدیث میں ایک منجر ہے اور تمام قصہ یوں ہے)  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کے واسطے فرمایا وہ دوہی گئی حجاجہ نے اوس کا دودھ پی لیا پھر دوسری  
دوہی گئی اوس کا دودھ بھی پی لیا پھر دوسری دوہی گئی اوس کا دودھ بھی پی لیا یہاں تک کہ سات بکریوں کا  
دودھ پیا پھر صبح کو حجاجہ اٹھا اور مسلمان ہو گیا اوس کے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک  
بکری کے واسطے فرمایا اوس کا دودھ دوہا گیا حجاجہ نے اوس کا دودھ پی لیا پھر اپنے دوسری بکری  
کے واسطے فرمایا وہ اوس کا پورا نہ پی سکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا المؤمن شرب فی سعادۃ  
والکافر شرب فی سبۃ معاً۔ مسلمان ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔

بیمہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو راشد بن عبد

## کے آنے میں واقع ہوئی ہے

ابو نعیم نے حکیم بن عطاء السلی کے طریق سے جو راشد بن عبد ربہ کے فرزندون میں سے ہیں اور انھوں نے اپنے باپ سے اور اون کے باپ نے اون کے دادا سے انھوں نے راشد بن عبد ربہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ وہ بت جس کا نام سواع ہے معلاۃ میں تین جوار ہاٹ کے متعلقات سے ہے جو ظفر نے جھکو ہدیہ کے ساتھ اوس کی طرف بھیجا میں فجر کے ساتھ سواع بت کے پاس پہنچنے سے پہلے ایک بت کے پاس پہنچا کیا کہ میں نے سنا کہ ایک پکارنے والا اوس کے پیٹ میں سے پکار رہا ہے العجب کل العجب من خروج نبی بن نبی عبد المطلب یحرم الزنا والزنا والذبیح للاحنام وحرست السماء و زمینا بالشہب پھر ایک آواز دینے والے نے دوسرے بت کے پیٹ میں سے پھر آواز دی ترک الضمار وکان یعبد فرج احمد بنی یصلی الصلوۃ ویامر بالذکوۃ والصیام والبر والصلوات لمارحام پھر تیسرے بت کے پیٹ میں سے ایک آواز دینے والے نے آواز دی۔

بعد ابن مریم من قریش مہندی

ان الذی رث النبوة والہد

وہ شخص جو نبوت اور ہدایت کا وارث ہوا ہے ابن مریم علیہا السلام کے بعد قریش سے ہے جو ہدایت یافتہ ہیں۔ نبی خیر سابق ہوا کیون فی غد وہ ایسا نبی ہے جو گزرے ہوئے کی اور اوس شے کی خبر دیتا ہے جو کل کے دن ہوگی۔

راشد نے کہا کہ سواع کو میں نے فجر کے وقت پایا کیا کہ میں نے دیکھا کہ دو لوٹریں جو شے اوس کے اطراف میں ہے چاٹ رہی ہیں اور جو شے اوس کے لئے ہدیہ بھی گئی ہے وہ اوس کو کھا رہی ہیں پھر وہ دونوں اوس پر پڑتی ہیں اور اوس پر پیشاب کر دیتی ہیں اس واقعہ کے مشاہدہ کے وقت راشد کہتے ہیں۔

لقد ذل من بالت علیہ الشائب

ارب یبول الثعلبان براسہ

کیا وہ رب ہے جس کے سر پر دو لوٹریں پیشاب کریں جس کے سر پر دو لوٹریں پیشاب کیا تحقیق وہ ذلیل ہو گیا۔

یہ واقعہ اس وقت کا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی طرف تشریف لیکے تھے  
راشد اپنی جگہ سے نکلے یہاں تک کہ مدینہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور  
مسلمان ہو گئے اور آپ سے بیعت کی پھر راشد نے آپ سے ایک قطعہ زمین کا رباط طلب  
کیا اپنے راشد کو خاص وہ قطعہ عطا فرمایا اور اون کو پانی کا ایک آفتابہ دیا جو پانی سے بہا ہوا  
تھا اور اس میں آپ نے لعاب دہن مبارک ڈالا تھا اور راشد سے ارشاد فرمایا کہ اس آفتابہ کے  
پانی قطعہ زمین کے اوپر کے حصہ پر بوندیو اور اس کے بقیہ پانی سے آدمیوں کو منع کیجو راشد نے ارشاد  
موافق کیا وہ پانی جاری اور کثیر آجکے دن تک ہے راشد نے اس زمین پر کھجور کے درخت بکے  
لوگ کہتے ہیں کہ کھ رباط اوسی پانی کو پیتا ہے اور آدمیوں نے اس پانی کا نام ماء الرسول رکھا  
ہے اور رباط کے رہنے والے اس پانی سے غسل کرتے ہیں اور اس پانی کے سبب سے شفا پاتے ہیں

### یہ باب اس شے کے بیان میں ہے جو حجاج بن علاط کے اسلام میں واقع ہوئی ہے

ابن ابی الدینانے (مواتف) میں اور ابن عساکر نے واثق بن الاسقع سے روایت کی ہے کہ اس  
کہ حجاج بن علاط کے اسلام کا سبب یہ تھا کہ وہ اپنی قوم کے چند شتر سواروں کے قافلہ میں مکہ کی طرف  
گئے تھے جبکہ اون کو رات ہو گئی اون کو وحشت ہوئی وہ کہہ رہے ہو گئے اور اپنے اصحاب کی حراست  
کر رہے تھے اور یہ شعر پڑھتے تھے۔

من کل جبتی ہذا النقب

اعیذ نفسی و اعیذ محبسی

میں اپنے نفس کی اور اپنے ہمراہی کی پناہ مانگتا ہوں ہر ایک جن سے اس راہ میں ہے

حتیٰ اعدو سالار کبی

یہاں تک کہ میں اور میری جماعت سلامت ملٹ جاوے۔

حجاج نے سنا ایک پڑھنے والا یہ پڑھ رہا تھا یا معشر النجی والانس ان استطعتم ان تغذوہم ان اطارہم

والارض آخر آیت تک جبکہ حجاج مکہ میں آئے قریش کو اوس کی خبر دی قریش نے کہا جس امر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نرم کرتے ہیں یہ اوند پر نازل ہوا ہے حجاج نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا احوال پوچھا لوگوں نے اوند سے کہا آپ مدینہ میں ہیں حجاج مسلمان ہو گئے۔

## یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو رافع بن عمیر کے اسلام لانے میں واقع ہوئی ہے

خزاعی نے (ہو اتف) میں سعید ابن جبیر سے یوں روایت کی ہے کہ نبی تمیم کا ایک مرد جس کا نام رافع بن عمیر ہے اوس نے اپنے اسلام کے آغاز امر کو ذکر کیا کہا کہ میں ایک تہہ ریک میں ایک رات جا رہا تھا ایک خواب مجھ پر غالب ہو گیا میں اوٹرا اور میں نے کہا اعدو بظلم ہذا الوادی من الجن اور قصہ کو یہاں تک ذکر کیا کہ یکایک میں نے دیکھا جنات میں سے ایک بوڑھا مرد مجھ پر بٹا ہوا اور اوس نے مجھ سے کہا اے شخص جسوقت تو صحرانوعین سے کسی صحرا میں اوترے اور اوس کے ہول سے تو خوف کئے تو مجھ کہو اعدو باللہ رب محمد بن ہول ہذا الوادی اور جنات میں سے کسی کے ساتھ پناہ مانگ جنات کا امر باطل ہو گیا ہے میں نے اوس بوڑھے سے پوچھا یہ محمد کون شخص ہے اوس نے کہا ہذا نبی عربی لاشر ولا غری بعث یوم الاثنين میں نے اوس بوڑھے سے پوچھا اوس نبی کا مسکن کہاں ہے اوس نے کہا شرب ہے جو نخل والی جگہ ہے میں اپنے شتر پر سوار ہوا اور چلنے میں میں نے کوشش کی یہاں تک کہ میں مدینہ میں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا اور میری باتیں جو مجھ پر گزری تھیں مجھ سے کہیں قبل آئیں کہ میں آپ سے کچھ اوند کا ذکر کروں اور آپ نے مجھ کو اسلام کی طرف بلایا میں مسلمان ہو گیا۔

## یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو حکم بن کیسان مولیٰ بنی مخزوم کے اسلام میں واقع ہوئی ہے

ابن سعد نے معاذ ابن عمرو سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے حکم بن کیسان کو اسیر کیا اور ہم اوس کو

لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کی طرف ہاتھ  
 تھے اوس نے وقت کو طول دیا مسلمان نہوا حضرت عمرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ کس امید پر آپؐ  
 شخص سے کلام کرتے ہیں واللہ یہ شخص آخر بدتک مسلمان نہ ہوگا آپؐ مجھ کو چھوڑ دیجئے میں اس کی گردن  
 مار دوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمرؓ کی طرف توجہ نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ حکم مسلمان ہو گیا۔  
 حضرت عمرؓ نے کہا کہ نہ تھا وہ گریحہ کہ میں نے صلہ کو دیکھا وہ مسلمان ہو گیا پہلے اور آخر کے امر نے مجھ کو غم  
 میں ڈالا میں نے اپنے دل میں کہا کہ جس امر کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے زیادہ ظالم ہیں میں اوس  
 امر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کیونکر رد کروں (پہلی بات حکم کے قتل کا ارادہ اور آخر امر اونکا مسلمان ہونا)

## پچھ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو ابو صفروہ کے آنے میں واقع ہوئی ہے

ابن مندہ اور ابن عساکر نے محمد بن غالب بن عبد الرحمن بن زید بن المہلب بن ابی صفروہ کے طریق  
 سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میرے باپ نے اپنے باپ دادا سے پچھ ذکر کیا ہے کہ ابو صفروہ نبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس ارادہ پر آئے کہ آپؐ سے بیعت کریں اون کے جسم پر زرد حلقہ  
 تھا اپنے پیچھے سے اوس کے دامن کھینچتے ہوئے آ رہے تھے اور ابو صفروہ کے قامت میں طول  
 اور صورت دیکھنے کے لائق اور جمال اور فصاحت تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے پوچھا  
 تم کون ہو ابو صفروہ نے کہا میرا نام قاطع ابن سارق ابن ظالم ابن عمرو بن شہاب بن مرہ بن الملقا  
 بن الجملندی بن المستنیر بن الجملندی ہے اور جملندی وہ تھا کہ یاخذ کل سفینۃ غضبا ہر ایک شے  
 کو اذروے غضب کے لیتا تھا میں پادشاہ ہوں اور پادشاہ کا بیٹا ہوں پچھ سنکر نبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے فرمایا تم ابو صفروہ ہو سارق اور ظالم کو چھوڑ دو ابو صفروہ نے کہا اشہدان لا الہ الا اللہ  
 وانک رسول اللہ حقاً میرے اٹھارہ بیٹے ہیں اور آخر اولاد مجھ کو مٹی نصیب ہوئی ہے میں نے  
 اوس کا نام صفروہ رکھا ہے۔

## یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو عکرمہ بن ابوجہل کے آنے میں واقع ہوئی ہے

حاکم نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا ابوجہل میرے پاس آیا اور اوس نے مجھ سے بیعت لی جبکہ خالد سلمان ہوئے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کے خواب کو سچ کیا یہ خواب خالد کا اسلام تھا آپ نے فرمایا کہ ضرور اس کے غیر ہو گا یہاں تک کہ عکرمہ بن ابوجہل سلمان ہوئے اون کا یہ اسلام آپ کے خواب کی تصدیق تھا۔

حاکم نے ام سلمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوجہل کے واسطے جنت میں میں نے ثمر دار کھجور کا درخت دیکھا جبکہ عکرمہ سلمان ہوئے میں نے کہا کہ وہ درخت یہ ہے۔

ابن عساکر نے انس سے روایت کی کہا ہے کہ عکرمہ بن ابوجہل نے صخر الانصاری کو قتل کیا خیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ شکر منے انصاری نے کہا یا رسول اللہ آپ ہنستے ہیں کہ آپ کی قوم کے ایک مرد نے ہماری قوم کے ایک مرد کو مار ڈالا آپ نے فرمایا کہ اس امر نے مجھ کو نہیں ہنسایا ولیکن اس امر نے ہنسایا کہ اوس نے اوس کو قتل کیا اور وہ اوس کے درجہ میں ہے۔

## یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو نخع کے آنے میں واقع ہوئی ہے

ابن شاپین نے ابوالحسن المدائنی کے طریق سے ابوالحسن کے شیوخ سے روایت کی ہے اون شیوخ نے کہا ہے کہ میں نے نخع کے سفیر محرم سنہ دس میں آئے اون پر زرارہ ابن عمرو امیر تھخارہ نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے راستہ میں ایک ایسا خوب دیکھا ہے جس نے مجھ کو ڈرا دیا ہے میں نے



ایک مادہ خرد کی جس کو میں نے اپنے اہل کے پاس چھوڑ دیا تھا وہ ایک بچہ کبریٰ کا جنی ہے جس کا رنگ  
 کالا کراٹا ہوا ہے اور میں نے ایسی آگ دیکھی ہے جو زمین سے نکلی اور میرے اور میرے بیٹے کے درمیان  
 حائل ہو گئی اور میں نے نفعان بن المنذر کو دیکھا اوس کے کانوں میں دو مندرے ہیں اور دو بازو  
 اوس کے بندھے ہیں اور اوس کے جسم پر خوشبودار دھولے ہیں اور میں نے ایک عجوز دیکھی جس کے  
 سینہ اور سفید ہاں ہیں وہ زمین سے نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم نے اپنے چچے  
 ایسی لوٹھی چھوڑ دی ہے جو سرور کرنے والی اور حائل ہے زرارہ نے عرض کیا بیشک ایک جاریہ  
 حائل چھوڑی آپ نے فرمایا کہ اوس نے ایک لڑکا جانا ہے اور وہ تمہارا بیٹا ہے زرارہ نے عرض کی  
 کہ اس لڑکے کا یہ کیا حال ہے کہ وہ کالا کراٹا ہے آپ نے فرمایا میرے نزدیک تو زرارہ آپ کے قریب  
 ہو گئے آپ نے ان سے پوچھا کیا تم کو برص ہے تم اوس کو چھپاتے ہو زرارہ نے عرض کی بیشک میرے  
 برص ہے قسم ہے اوس ذات جس نے آپ کو حق کے ساتھ معوث کیا ہے مخلوق میں سے کسی نے آپ سے  
 پہنے اوس کو نہیں جانا آپ نے فرمایا کہ وہ کبریاں وہ برج آپ نے فرمایا کہ تم نے آگ جو دیکھی ہے وہ ایک  
 فتنہ ہے جو میرے بعد ہوگا زرارہ نے پوچھا وہ کیا فتنہ ہے آپ نے فرمایا کہ آدمی اپنے امام کو قتل کرین گے  
 اور یہاں تک منازعت کرین گے کہ مومن کا خون پانی کے پینے سے زیادہ شیریں اور گوارہ ہو جائیگا  
 اگر تم مرجاؤ گے تو وہ فتنہ تمہارے فرزند کو پاؤں لگا اور اگر تم زندہ رہو گے تو وہ فتنہ تم کو پاؤں لگا زرارہ  
 نے عرض کی آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائے کہ وہ فتنہ جمع نہ ہو پاؤں آپ نے زرارہ کے واسطے دعا فرمائی۔  
 راوی نے کہا کہ زرارہ کا بیٹا عمر و مخلوق میں اول آدمی تھا جس نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو خلع بیت کیا آپ نے فرمایا کہ  
 نعمان اور اوس کے جسم پر جو چیزیں تم نے دیکھی ہیں وہ عرب کا پادشاہ ہمدانہ افضل خوبی اور حسن اور زینت پر  
 ہو جائیگا اور وہ عجوز جس کے بال کچڑی ہیں وہ بقیہ دنیا ہے اس حدیث کو ابن سعد نے (طبقات) میں بلا اسناد ذکر کیا ہے

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو خفاف بن نضله  
 کے آنے میں واقع ہوئی ہے

بہیقی نے اور ابو سعید نے (شریح مصطفیٰ) میں روایت کی ہے مرزبانی نے بمعجم الشعرین کہا جو خفاف بن  
نضله بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کے حضور میں یہیہ اشعار پڑھے۔

انی امانی فی المہام مخبر | من خیر وجہ فی الامور ہوائے

سیرے پاس خواب میں ایک ایسا خبر دینے والا آیا جو خبر دہرہ سے ہے اور امور میں موافق ہے۔

یعنی ایک لیا لیا و لیا لیا | ثم اخر انا وقال لت باتے

وہ خبر دینے والا مجھ کو آپ کی طرف کئی راتیں بلاتا تھا پھر وہ ننگرا ہو گیا اور اس نے کہا میں نہ آؤنگا۔

فکرکت ناجیۃ اضربنہا | جبرئیل علی الاکسات

میں اوس اونٹنی پر سوار ہوا جس کے نفس کو وہ چال ضرر پہنچاتی تھی جس چال سے وہ ٹیلوں پر دوڑا جاتی تھی۔

۵ حتی وردت الی المدینہ جاہدا | کیا اراکت ففصرج الکمرات

یہاں تک کہ میں مدینہ میں وارد ہوا کوشش کی حالت میں تاکہ میں آپ کو دیکھوں اور آپ پیری سختیوں کو کھولیں۔

پچھہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو بنی تمیم کے

آنے میں واقع ہوئی ہے

ابن سعد نے زہری اور سعید بن عمرو سے روایت کی ہے دونوں راویوں نے کہا ہے کہ بنی تمیم کے سفیر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اون لوگوں نے عطار دہن حاجب کو آگے کیا عطار دہنے

خطبہ پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس سے ارشاد فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ اور اون کے

خطیب کو جواب دو ثابت خطبہ کی قسم سے پڑھنا کچھ نہیں جانتے تھے اور اس سے پہلے اونھوں نے خطبہ کا

قصہ ہی نہیں کیا تھا کہ کیا پڑھیں ثابت نے خطبہ پڑھا پھر تمیم کا زبر قائل کھڑا ہوا اور اس نے اشعار

پڑھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حسان تم اون کے اشعار کا جواب دو اور آپ نے

فرمایا ان اللہ لیوید حسانا بروح القدس مانافع عن نبیہ تحقیق اللہ تعالیٰ حسان کو بروح القدس کے ساتھ

ضرورتاً دیدیگا جب تک حسان اللہ تعالیٰ کے نبی کی طرف سے خصومت کریں گے حسان فم اللہ

کھڑے ہو گئے اور بدیعہ شعار پڑھے اور ہفیرون بن سے بعض کے پاس بعض نئے تہنائی کی اور ان کے کسی کہنے والے نے کہا تم جنت ہو واللہ یہ مرد من جانب اللہ نؤید ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے ساتھ احسان کیا گیا ہے واللہ اس مرد کا خطیب ہمارے خلیب سے زیادہ خطیب ہے اور اس کا شاعر ہمارے شاعر سے زیادہ شاعر ہے اور یہ لوگ ہم سے زیادہ عقل والے ہیں۔

## بیکھ باب اوس آیت کے بیان میں ہے جو ایک اعرابی کے آنے میں واقع ہوئی ہے

بزار اور ابونعیم نے بریدہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آیا اور اوس نے عرض کی یا رسول اللہ میں مسلمان ہو گیا آپ مجھ کو کوئی شے دکھائیے جس سے یقین کو میں بنا کر وں اپنے اوس اعرابی سے پوچھا وہ کیا چیز ہے جس کے دیکھنے کا تو ارادہ کرتا ہے اوس نے عرض کیا کہ آپ اوس درخت کو لائے آپ کے پاس وہ ضرور آ جاویگا آپ نے فرمایا کہ توجا اور اوس کو بلا وہ اعرابی اوس درخت کے پاس گیا اور اوس نے درخت سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان قبول کر۔ وہ درخت اپنے اطراف میں سے ایک طرف کو جھک گیا اور اس کے ریشے اور جڑیں قطع ہو گئیں۔ دوسری طرف کو جھک گیا اور اس کی جڑیں قطع ہو گئیں یہاں تک کہ وہ درخت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گیا اور اوس نے السلام علیک یا رسول اللہ کہا اعرابی نے یہ واقعہ دیکھ کر کہا مجھ کو کاشی مجھ کو کافی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس درخت سے فرمایا تو پلٹ کے چلا جا وہ پلٹ گیا اور اپنے رگ و ریشہ پڑ گیا اعرابی نے عرض کی یا رسول اللہ مجھ کو بھیہ اذن دیجئے کہ میں آپ کے سر مبارک اور پاؤں کو بوسہ دوں اپنے اذن دیا اور اوس نے آپ کے سر مبارک اور پاؤں کو بوسہ دیا پھر اوس اعرابی نے عرض کی آپ مجھ کو اذن دینا کہ میں آپ کا زچہ کروں آپ نے فرمایا کہ کوئی کسی کے واسطے سجدہ نہیں کرتا ہے۔

ابونعیم نے دوسری وجہ سے بریدہ سے یوں روایت کی ہے کہ ایک اعرابی آیا اور اوس نے عرض کیا یا نبی اللہ میں تم کے پاس مسلمان آیا ہوں اور شہدان لا الہ الا اللہ و اکملت عہدہ و رسولہ اوس نے کہا او

کہا میں بھرا رہا وہ کرتا ہوں کہ آپ اوس سرسبز درخت کو بلائے وہ آپ کے پاس آ جاویگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس درخت سے فرمایا آ جا اوس درخت نے اپنے دہنے اور بائیں جانب اپنی جڑوں پر ٹپکھکھایا پھر وہ اونڈھا کر گیا یہاں تک کہ اوس کے رگ و ریشہ قطع ہو گئے اور پھر وہ سیدھا ہو گیا پھر وہ درخت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اپنے ریشوں کو کھینچ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس درخت سے فرمایا اے درخت تو کس چیز کی شہادت دیتا ہے درخت نے اشہدان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ کہا اپنے فرمایا تو نے سچ کہا اعرابی نے عرض کی کہ آپ اس درخت کو حکم دیجو تاکہ اپنی جاے پر پٹ جاوے آپ نے اوس سے فرمایا تو اپنی جگہ پر پٹ جا او جس طور پر تو تھا ویسہی ہو جاوہ درخت اپنے گڑھے کی طرف پٹ کے چلا گیا اور اوس نے اپنے رگ و ریشہ کو گڑھے میں لٹکا دیا اوس کا ہر رگ و ریشہ جس جگہ میں تھا اپنی اوس جگہ میں واقع ہو گیا پھر اوس پر زمین لگائی اعرابی نے عرض کی کہ میں اپنی اہل اور اپنی قوم کے پاس جاتا ہوں اور خبر سے اون کو خبر دیتا ہوں اور اون لوگوں میں سے ایک طایفہ مومن کو آپ کے پاس لاتا ہوں۔

یہ باب اوس آیت کے بیان میں ہے جو ایک اعرابی کے آنے میں واقع ہوئی ہے وہ اعرابی بنی عامر بن صعصعہ تھا

احمد نے ابونجاری نے تاریخ میں اور دارمی اور ترمذی اور حاکم نے روایت کی ہے اور ابودون علمانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم اور ابویعلیٰ اور ابن سعد نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک اعرابی بنی عامر بن صعصعہ میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اوس نے کہا کس چیز سے میں آپ کو پہچانوں کہ آپ رسول اللہ ہیں آپ نے اوس سے فرمایا کہ تو کہو اگر میں درخت کی شاخ کو ہٹا لوں گا تو کیا تو مجھے شہادت دیکھا کہ میں رسول اللہ ہوں اعرابی نے کہا بیشک آپ نے درخت کی شاخ کو ہٹا دیا وہ شاخ درخت سے اترنے لگی یہاں تک کہ زمین پر اتر آئی اور دوڑنے لگی اور ابونعیم کے ایک لفظ میں یہ ہے کہ آپ پاس وہ شاخ آگئی اور آپ کو

مسجد کرتی تھی اور پناہ اور ٹھکانہ تھی یہاں تک کہ اسی حالت میں آپ تک پہنچی اور آپ کے سامنے کھڑی ہو گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا کہ تو اپنی جگہ پر پلٹ جا وہ شاخ اپنی جگہ پر پلٹ کے چلی گئی اور اعرابی نے یہ واقعہ دیکھ کر کہا اشہد انک رسول اللہ اور وہ ایمان لے آیا۔

## یہ باب اوس آیت کے بیان میں ہے جو دوسرے اعرابی کے آنے میں واقع ہوئی

دارمی اور ابویعلیٰ اور طبرانی اور بزار اور ابن جہان اور بیہقی اور ابو نعیم نے صحیح سند سے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم لوگ سفر میں تھے ایک اعرابی سامنے سے آیا جبکہ وہ نزدیک آگیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچھا کسان کا ارادہ رکھتا ہے اوس نے عرض کی اپنے اہل کی طرف جاتا ہوں آپ نے اوس سے پوچھا تمہارے میں کچھ رغبت ہے اوس نے پوچھا وہ کیا خیر ہے آپ نے اوس سے فرمایا تشہدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمد عبدہ و رسولہ اوس اعرابی نے پوچھا جو بات آپ فرماتے ہیں اوس پر کون شخص شاہد ہے آپ نے فرمایا یہ درخت تھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس درخت کو بلایا اور وہ درخت اوس وقت صحرا کے کنارہ پر وہ درخت آپ کے سامنے ایسی حالت سے آیا کہ زمین کو شکاف کرنے کے طور پر شکاف کرتا تھا یہاں تک کہ آپ کے سامنے آگیا آپ نے اوس سے تین بار شہادت چاہی جیسے آپ نے فرمایا اوس نے دینے شہادت دی پھر وہ درخت اپنے اوگنوں کی جگہ کو پلٹ گیا اور وہ اعرابی اپنی قوم کی طرف پلٹ کے گیا اور یہ کہہ گیا کہ اگر میری قوم کے لوگوں نے میرا اتباع کیا تو میں اونکو آپ کے پاس لیکر آؤں گا ورنہ میں آپ کے پاس آؤنگا اور آپ کے ساتھ رہوں گا۔

## یہ باب اون آیتوں اور معجزوں کے بیان میں ہے جو حجۃ اوداع میں واقع ہوئے ہیں

ابویعلیٰ اور بیہقی نے ایسی سند سے روایت کی ہے جس کو ابن حجرؓ نے (مطالب عابہ) میں حسن کہا ہے اس

بن زید سے روایت کی ہے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرج کیا آپ کے ساتھ ہم اوس حج  
 میں گئے یہاں تک کہ جو قہم بطن روحا میں تھے آپ نے ایک عورت کی طرف نظر کی کہ وہ اچھا  
 قصہ رکھتی تھی آپ نے اپنے شہر کو روک لیا جبکہ وہ عورت آپ کے نزدیک آگئی اوس نے  
 عرض کی یا رسول اللہ مجھ پر کیا ہے جس روز سے میں نے اوس کو جانا ہے اوس نے روز سے آج کے دن  
 اوس کو فاقہ میں ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کے لئے اوس عورت سے لے لیا اور  
 اوس کو اوس جگہ بٹھلایا کہ آپ کے سینہ مبارک اور کبھی وہ کے واسطہ کے درمیان تھی پھر آپ نے  
 اوس کے دہان میں اپنے دہان مبارک کا لعاب ڈالا اور فرمایا اے دشمن اللہ تعالیٰ کے کھجی میں رسول  
 یوں پھر اپنے اوس لڑکے کو اوس عورت کو دیدیا اور فرمایا اس کو لے اس پر کچھ خوف نہیں ہے  
 ارامہ نے کہا جبکہ آپ نے اپنا حج ادا کر لیا آپ پھر یہاں تک کہ جو قہم بطن روحا میں آپ  
 اترے وہ عورت آپ کے پاس ایک بکری لائی جس کو اوس نے بریان کیا تھا پھر آپ نے مجھ سے  
 فرمایا کہ اوس کا ذراع مجھ کو دو میں نے اُکھو دیدیا پھر آپ نے فرمایا مجھ کو ذراع دو میں نے ذراع دیدیا پھر  
 آپ نے فرمایا کہ ذراع مجھ کو دو میں نے عرض کی یا رسول اللہ دو ہی ذراع ہوتے ہیں میں نے اُکھو دو نوں  
 دیدئے ہیں آپ نے فرمایا قسم ہے اوس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم خاموش رہے  
 جب تک تم سے ذراع مانگتا تم مجھ کو ذراع دیتے رہتے پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ دیکھو کوئی درخت یا  
 کوئی پہر ہے میں نے عرض کی کہ میں نے کچھ رکے درخت آپس میں قریب قریب دیکھے ہیں اور پھر چنے ہو  
 ہیں آپ نے فرمایا کہ تم ٹخنوں کی طرف جاؤ اور اوس سے مجھ کہدو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 تم سے فرماتے ہیں کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاجت کے واسطے آپس میں نزدیک ہو جاؤ اور  
 اس کے تئیں پھر دن سے سچی کہدو میں درختوں کے پاس آیا اور میں آپ کا ارشاد درختوں سے کہدیا قسم  
 اوس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ معوث کیا ہے میں درختوں کی طرف دیکھنے لگا وہ اس طر  
 سے چلتے تھے کہ زمین کو شوق کرنے کے طویر پر شوق کرتے تھے یہاں تک کہ وہ سب ایک جگہ جمع ہو گئے اور  
 میں پھر وہاں کی طرف دیکھ رہا تھا وہ آپس میں کو درہے تھے یہاں تک کہ درختوں کے پیچھے وہ ایک ایسا

دہیر ہو گئے جیسے کوئی بچہ اوپر چڑھ دیتا ہے جبکہ آپ نے اپنی حاجت قضا کی اور آپ پھر سے  
آپ نے مجھ سے فرمایا کہ درختوں اور پتھروں کی طرف پلٹ کے جاؤ اور اون سے یہ کہہ دو کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نکلا اور فرماتے ہیں کہ تم اپنی اپنی جگہوں کو ملٹ جاؤ۔

دارمی اور ابن اسہویہ اور ابن ابوشعبہ اور بہقی نے جابر سے روایت کی ہے کہ ابا جبر کہ میں رسول اللہ  
علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں گیا اور اپنی عادت شریف سمجھ کر کچھ وقت تک چھوڑ کر حاجت کا ارادہ فرماتے تو  
دور چلے جاتے تھے یہاں تک کہ آپ کو کوئی نہیں دیکھتا تھا ہم ایک ایسی منزل میں اترے جو پتھریوں پر  
تھی نہ اوس میں کوئی پہاڑ تھا اور نہ کوئی درخت تھا آپ نے مجھ سے فرمایا اے جابر تم پانی کا آقا  
لو اور چلو میں نے آقا کو پانی سے بھرا اور ہم گئے اور ہم پہاڑ تک چلے گئے کہ ہم نہیں دیکھتے تھے  
یکایک ہم نے دو درخت موجود دیکھے کہ جن کے درمیان چند ذراع کا فاصلہ تھا آپ نے فرمایا اے  
جابر تم جاؤ اور اس درخت سے کہہ دو کہ تجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے  
ہیں کہ تو اپنے صاحب سے ملتی ہو جانا کہ میں تمہارے پیچھے بیٹھوں میں نے حسب الارشاد کیا وہ  
درخت دوسرے درخت سے مل گیا آپ اون دونوں کے پیچھے بیٹھ گئے یہاں تک کہ آپ نے اپنی  
حاجت قضا کی پھر ہم وہاں سے پلٹے اور ہم سوار ہو گئے اور چلے گئے یکایک عورت موجود ہو گئی  
اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئی اوس کے ساتھ ایک بچہ تھا جسکو وہ  
اٹھائے ہوئے تھی اوس نے عرض کی یا رسول اللہ میرے اس بیٹے کو شیطان پکڑ لیتا ہے اور  
ہر روز تین بار کھڑتا ہے اوس کو وہ نہیں چھوڑتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر ٹھہر گئے  
آپ نے اوس لڑکے کو لے لیا اور آپ نے اوس کو اپنے اوپر مقدم کجا وہ کے درمیان بٹھلایا اور  
آپ نے تین بار فرمایا اے دشمن اللہ تعالیٰ کے دور ہو جا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
لڑکے کو اوس عورت کو دیدیا جب کہ ہم پلٹ کے آئے وہ عورت ہمارے سامنے آئی اوس کے ساتھ  
دو میڈھے تھے وہ اون کو کھینچ کر لا رہی تھی اور لڑکے کو گود میں لئے ہوئے تھی اوس نے آگے عرض کی  
یا رسول اللہ میرا یہ بچہ میری طرف سے آپ قبول فرمائے قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپ کو

حق کے ساتھ بھیجا، اب تک اوس شیطان نے اس لڑکے کی طرف عود نہیں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دونوں ینڈھون میں کا ایک اس عورت سے لے لو اور دوسرے پھیر دو پھر ہم چلے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تھے آپ کے پاس ایک اونٹ چکا رہا ہوا آیا جبکہ سناٹوں کے درمیان تھا وہ سجدے میں گر پڑا آپ نے پوچھا اس اونٹ کا مالک کون ہے انصار میں سے چند جوان تھے اونھوں نے کہا وہ اونٹ ہمارا ہی آپ نے پوچھا اوس کا کیا احوال ہے اونھوں نے عرض کی کہ ہم نے اس پر بیس سال پانی بھرا ہے جبکہ اس کا گیسر ہو گیا ہم نے ارادہ کیا کہ اسکو ذبح کر ڈالیں اور اپنے غلاموں میں تقسیم کر دیں آپ نے پوچھا کیا اسکو ہمارے ہاتھ بیچتے ہو اونھوں نے عرض کی آپ ہی کا ہو آپ لے لیجئے آپ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ یہاں تک نیکی کرو کہ اوس کی اجل آ جاوے۔

براز اور طبرانی اور بیہقی نے ابن مسعود رضی سے روایت کی ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ مکہ کے سفر میں تھے اور طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ غزوہ حنین میں تھے ابن مسعود نے کہا کہ آپ رفع حاجت کے واسطے گئے آپ نے کوئی ایسی شے نہیں پائی جس کے ساتھ اپنے آپ کو چھپا دیں پھر درخت دیکھے پھر دونوں درختوں کے قعہ اور اونٹ کے قعہ کو حدیث جابر کی مثل ذکر کیا ہے۔

احمد اور ابن سعد اور حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی نے یعلیٰ بن مروہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کی طرف سفر کیا میں نے آپ سے عجیب شے دیکھی ہم ایک نزل میں اترے آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اون دونوں درختوں پاس جاؤ اور یہ کہہ دو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم دونوں سے فرماتے ہیں کہ تم جمع ہو جاؤ میں گیا اور میں نے اون درختوں سے کہا اون درختوں میں سے ہر ایک دخت اپنی اپنی جگہ سے نکلے اور ہر ایک نے اپنے ساتھی کی طرف جت کی اور دونوں باہم مل گئے آپ نے اون کے اوس طرف اپنی حاجت قضا کی پھر آپ نے مجھ سے فرمایا تم جاؤ اور دونوں درختوں سے کہہ دو کہ ہر ایک اپنی اپنی جگہ کی طرف پلٹ جاوے میں دونوں درختوں کے پاس آیا اور میں نے اون سے



آپ کا ارشاد کہ ہدیہ ایک درخت اپنی جگہ سے اٹھ کر اسے شک کہ اپنی اپنی جگہ میں ہر ایک نے عروج کیا اور آپ کے پاس ایک عورت آئی اوس نے کہا میرے اس بیٹے کو ساتھ برس سے ایک قسم کی ڈیوٹی ہے اور ہر روز دو بار اسکو پکڑتی ہے آپ نے فرمایا اوسکو میرے پاس لاؤ اپنے اوس کے منہ میں اپنا لعاب دہن مبارک ڈال دیا اور آپ نے فرمایا اے اللہ تعالیٰ کے دشمن نکل جا میں رسول اللہ ہوں اور آپ نے اوس عورت سے فرمایا کہ جس وقت ہم پلٹینگے تو ہمسوا گاہ کر دیجو کہ اس کا حوالہ کیسا رہا جب کہ آپ پلٹ کے آئے وہ عورت آپ کے پاس آئی اور اوس نے کہا قسم جو اوس نے کچھ جس نے آپ کو بزرگی دی ہو جب سے آپ نے بھوکو چھوڑا ہر قسم نے اوس کے ساتھ کوئی شے نہیں دیگی پھر آپ کے پاس ایک اونٹ آیا اور آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا آپ نے دیکھا اوس کے دونوں کانوں سے آنسو بھر رہے تھے آپ نے اونٹ کے مالک کے پاس کیسیکو بھیجا اور اون سے پوچھا تمہارے اس اونٹ کو کیا ہوا ہے کہ تمہاری شکایت کرتا ہے اور خون نے کہا کہ ہم اس سے کام لیتے تھے جب چاہا کہ وہ بوڑھا ہو گیا تو اوس کا کام جاتا رہا ہم نے اس کے ذبح کرنے کے لئے کل کے دن آپس میں وعدہ کیا تھا آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس اونٹ کو ذبح نہ کرو اور اونٹوں میں چھوڑ دو اور اس حدیث کی روایت یہی ہے اور ابو نعیم نے دوسری وجہ سے کی ہے اور اوس میں یہ ہے آپ نے فرمایا کہ مجھ اونٹ کہتا ہے کہ میں نے ان لوگوں کے پاس بچے دیئے اور انھوں نے مجھ سے کام لئے یہاں تک کہ میں حبس وقت بوڑھا ہو گیا تو انھوں نے مجھ ارادہ کیا کہ مجھکو ذبح کر ڈالیں۔

احمد اور بیہقی اور ابو نعیم نے دوسری وجہ سے یعلیٰ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ تین چیزیں ہیں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھی ہیں اوس درمیان کہ میں آپ کے ساتھ جا رہا تھا ایک ہم ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جس پر پانی بھرا جاتا تھا جبکہ اونٹ نے آپ کو دیکھا آواز کی اور زمین پر اپنی گردن رکھ دی آپ نے اوس کے مالک کو بلایا اور فرمایا کہ اس اونٹ نے کثرت عمل اور قلت حلف کی شکایت کی ہر قسم اس کے ساتھ نیکی کرو پھر اچھ چلے گئے یہاں تک کہ ہم ایک منزل پر اترے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے ایک درخت

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے ایک درخت آیا جو زمین کو شق کر رہا تھا ہاں تک کہ اوسس نے آپ کو ڈھانپ لیا پھر وہ درخت اپنی جگہ پر پلٹ گیا جب کہ آپ خواب سے بیدار ہوئے تو میں نے آپ سے عرض کی آپ نے فرمایا کہ وہ درخت وہ ہے جس نے اپنے رب سے اس باب میں اذن چاہا تھا کہ مجھ کو وہ سلام کرے رب نے اوس کو اذن دیا پھر راوی نے ایک لڑکے کا قصہ ذکر کیا۔

ابو نعیم اور ابن عساکر نے غیلان بن سلمۃ الشقی سے روایت کی ہے کہ اسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے ہم نے عجب امر دیکھا ہم البسی زمین پر گئے جس پر کھجور کے چھوٹے چھوٹے درخت متفرق تھے آپ نے فرمایا اسے غیلان کھجور کے ان دونوں درختوں کے پاس تم جاؤ اور ان میں سے ایک سے کہدو کہ اپنے ساتھی سے ملجاوے میں گیا اور میں دونوں کے درمیان کھڑا ہو گیا اور میں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تم دونوں میں ایک کو حکم دیتے ہیں کہ اپنے ساتھی کے ساتھ ملجاوے ایک درخت اون میں کا جھک گیا پھر وہ زمین سے اوٹھ کر زمین کو شق کرتا تھا یہاں تک کہ وہ اپنے ساتھی سے مل گیا آپ اترے اور آپ نے اون کے پیچھے آبدست کیا پھر آپ سوار ہو گئے اور درخت نے اپنی جگہ پر ایسے حال میں خود کیا کہ زمین کو اپنی جگہ تک شق کرتا تھا تاکہ پھر ہم ایک منزل پر اترے ایک عورت اپنے بیٹے کو لائی اور اوس نے عرض کی یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی لڑکا مجھ کو میرے اس بیٹے سے زیادہ دوست نہ تھا اوس کو جنون ہو گیا ہے میں اللہ تعالیٰ سے اسکی موت کی تمنا کرتی ہوں آپ اوس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس لڑکے کو اپنے نزدیک بلایا پھر آپ نے تین بار اللہ انار رسول اللہ اخرج عدو کا کہا پھر آپ نے اوس عورت سے فرمایا کہ اپنے بیٹے کو لیجا انشا اللہ تو ہرگز خوف نہ کیو کی پھر ہم چلے گئے اور ہم ایک منزل پر اترے ایک مرد آیا اور اوس نے عرض کی یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ ہے میری اور میرے عیال کی زندگی اوس پر ہے اور میرے دو اونٹ آگوش میں وہ دونوں مست ہو گئے ہیں اور ان دونوں نے مجھ کو اپنے پاس باغ میں

آنے سے منع کیا ہو وہ کام نہیں دیتی اور باغ میں جھکے آنے نہیں دیتی اور اون کے نزدیک جو نے پر کوئی شخص قدرت نہیں رکھتا آپ نے نہ رکنا اپنے اصحاب کے ساتھ قسم کیا اور آپ باغ میں تشریف لائے اور صاحب باغ سے فرمایا کہ باغ کا دروازہ کھول دو اس نے عرض کیا کہ ان دونوں اونٹوں کا امر اس سے زیادہ عظیم ہو کہ میں باغ کا دروازہ کھولوں آپ نے فرمایا تم باغ کا دروازہ کھول دو جبکہ اوس نے دروازے کو کچی سے حرکت دی وہ دونوں اونٹ سامنے سے آئے اون کے آنے کا شور مچا تھا جیسے ہوا کا سنا ہوتا ہو جبکہ دروازہ کھولا گیا اون دونوں اونٹوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ دونوں ہٹیں گئے پھر دونوں نے سجدہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونوں کے سر پر ہاتھ رکھے پھر اونکو اون کے مالک کو دیدیا اور اوس سے فرمایا کہ دونوں سے کام لو اور اونکو چارہ اچھی طور سے دو قوم کے لوگوں نے عرض کیا نبی اللہ آپ کو بہائم سجدہ کرتے ہیں ہم لوگ آپ کے سجدہ کرنے کے واسطے احتیاج میں آپ نے فرمایا کہ سجدہ کسی کے واسطے نہیں ہو مگر اوس حی کے واسطے ہو جو نہیں مرتا ہو پھر ہم وہاں سے پلٹ آئے پھر مجنون لڑکے کی مان آئی اور اوس نے کہا قسم ہو اوس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ سمیٹ لیا ہو میرا لڑکا جیسے قید کے لڑکے اچھے پن دیے ہی وہ بھی اچھا ہو۔

احمد اور ابن ابی شیبہ اور بیہقی اور طبرانی اور البیہیم نے سلیمان بن عمرو بن الاحوص کے طریق سے روایت کی ہے اونھوں نے اپنی ماں ام جندب سے روایت کی ہے کہا ہے جو نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حرقہ عقبہ کے پاس دیکھا آپ نے رمی جمار کیا اور آدمیوں نے رمی جمار کیا پھر آپ وہاں سے پھرے ایک عورت آئی اور اوس کے ساتھ اوس کا بیٹا تھا اوس کو آسیب ہو گیا اوس نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے اس بیٹے پر بلا ہو بھی بات نہیں کرتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا وہ تمہارے ایک برتن لائی جس میں پانی تھا آپ نے اوس کو اپنے دست مبارک میں لے لیا اور اوس میں آپ نے کلی کی اور اوس پر دعا پڑھی اور پھر آپ نے اوس عورت سے فرمایا کہ اوس کو پلا دے اور اوس کو اس میں غسل دیدے ام جندب نے کہا

میں اوس عورت کے پیچھے گئی اور میں نے اوس سے کہا مجھ کو اوس پانی میں سے دیدے  
 اوس نے کہا اس میں سے لے لے میں نے اوس پانی میں سے دونوں ہاتھوں کی مقدار میں  
 لے لیا اور میں نے اوس کو اپنے بیٹے عبداللہ کو پلایا وہ جلتا رہا جو کچھ اللہ تعالیٰ نے چاہا تھا  
 کہ وہ ہو میرے بیٹے کی زندگی آپکی نیکی اور بخشش سے ہوئی ام جندب نے کہا میں نے اوس عورت  
 سے ملاقات کی وہ بھروسہ سے کہتی تھی کہ اوس کا بیٹا اچھا ہو گیا اور ایسا لڑکا ہو جس سے اچھا  
 کوئی لڑکا نہیں ہو۔ اور ابو نعیم کا یہ لفظ ہے وہ لڑکا ایسا اچھا اور عقل میں ایسا عاقل ہو کہ آدمیوں  
 کی عقلوں کی سی عقل اوس کی نہیں ہو بڑا دانشمند ہو۔

بیہقی اور ابن عساکر نے معقیب یانی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے وہ حج کیا جو حجۃ الوداع تھا میں  
 مکہ میں ایک مکان میں گیا اوس مکان میں نبین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ سے  
 میں نے عجب امر دیکھا ایک مرد اہل یمہ سے ایک لڑکے کو آپ کے پاس لایا جو اوس دن پیدا ہوا تھا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس لڑکے سے پوچھا اے لڑکے میں کون ہوں اوس نے کہا آپ  
 رسول اللہ میں آپ نے فرمایا تو نے سچ کہا اور آپ نے اوس کو دعا دی بارک اللہ فیک پھر اوس  
 لڑکے نے اوس کے بعد کلام نہیں کیا یہاں تک کہ وہ جوان ہو گیا ہم لوگوں نے اوس کا نام مبارک لیا  
 ابن نجار نے احمد بن محمد بن عبد اللہ الجوسری ابن الحسن سے انھوں نے محمد بن عبد الجبار سے روایت  
 کی ہے کہا ہے کہ مجھ سے جعفر بن محمد الکوفی نے ایک مرد سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 رکن غریب تک پہنچے اور اوس سے گذرے رکن نے کہا یا رسول اللہ آپ کے رب کے بیت کے رکن  
 میں سے کیا میں ایک رکن نہیں ہوں مجھ میں کیا عیب ہے جو لوگ مجھ کو بوسہ نہیں دیتے آپ اوس کے  
 نزدیک گئے اور فرمایا تجھ پر سلام ہو تو ٹھہر رہو مجھ کو لوگ چور کر رہے۔

بیہقی نے عروہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں فرمایا اے لوگو جو میں تم سے  
 کہتا ہوں وہ کرو میں بھیہ نہیں جانتا ہوں کہ اس سال کے بعد اس مہینہ میں شاید تم لوگوں سے  
 نہ ملاقات کروں گا اے لوگو میری بات سنو میں نے تم لوگوں میں وہ چیر مچھوڑی ہے کہ اگر تم اوس کے ساتھ

اعتصام کرو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے ایک کتاب 'نہ ہر' اور دوسرے میری سنت ہے۔

مسلم نے جابر سے روایت کی ہے کہ ہاجرین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنے اونٹ پر سے قربانی کے دن ٹنگریاں مار رہے تھے اور فرماتے تھے کہ تم لوگ اپنے مناسک کو مجھ سے سیکھ لو اس لئے کہ میں یہ نہیں جانتا ہوں شاید اپنے اس حج کے بعد میں حج مکروں گا۔ ابن سعد نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے دن اوس حج میں جس میں آپ نے حج کیا کفرے ہوئے اور آدمیوں سے دریافت فرمایا یہ کون دن ہے (راوی نے یہ حدیث لفظ ان قال تک روایت کی ہے) پھر آپ نے پوچھا کیا میں نے تم لوگوں کو حکم الہی کی تبلیغ کر دی ہے آدمیوں نے کہا بیشک آپ نے فرمایا اے میرے اللہ تو شاہد ہو پھر آپ نے آدمیوں کو رخصت کیا آدمیوں نے کہا یہ حجۃ الوداع ہے۔

بہیقی اور ابونعیم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہاجرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد خیف میں بیٹھا تھا ایک انصاری مرد اور ایک ثقفی مرد آیا اون دونوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم آپ کے پاس آئے ہیں آپ نے فرمایا اگر تم دونوں چاہتے ہو کہ جس شے کے ساتھ تم مجھ سے سوال کرو گے میں تم کو خبر دوں تو میں تم کو خبر دیتا ہوں اور اگر تم دونوں یہ چاہتے ہو کہ میں ساکت رہوں اور تم مجھ سے سوالی تو مجھ سے تم سوال کرو اور دونوں نے کہا کہ ہاں یا رسول اللہ خبر دیجئے کہ ہم اپنا ایمان زیادہ کریں آپ نے مرد ثقفی سے فرمایا کہ تم اس لئے آئے ہو کہ اپنی رات کی نماز اور اپنے رکوہ اور اپنے سجود اور اپنے روزہ اور اپنے غسل جنابت کو مجھ سے پوچھو پھر آپ نے مرد انصاری سے فرمایا کہ تم اس لئے آئے ہو کہ تم مجھ سے یہ پوچھو کہ میں اپنے گھر سے بیت کی کاقصد کر کے ایسے حال میں نکلوں کہ میرا مال گھر میں ہو اور میں عرفات میں ٹھہروں اور اپنا سر نہ دھواؤں اور بیت اللہ شریف کا طواف کروں اور رمی جمار کروں یہ ارشاد سن کر دونوں نے عرض کی قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ معبود کیا ہے ضرور یہی چیزیں ہیں کہ ہم آپ سے اون کے پوچھنے کے واسطے آئے ہیں اور اوس کی مثل ابن عمر کی حدیث سردار دہلوی

وہ حدیث آگے آئے گی۔

طبرانی اور ابو نعیم اور حاکم نے اس حدیث کی عبد اللہ بن قرط سے روایت کی ہر اور اسکو صحیح حدیث کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قربانی کے پانچ پانچ اونٹ سردی کے دن میں آئے وہ شتر ارادہ کرتے تھے اور آپ کے نزدیک اس لئے پڑھ رہے تھے کہ جس کے ساتھ آپ چاہیں قربانی کی ابتدا احمد اور بیہقی نے عاصم بن حمید السکونی سے یوں روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عاذ بن جیل کو یمن کی طرف بھیجا آپ اون کے ساتھ نکلے وصیت فرما رہے تھے جبکہ وصیت سے آپ فارغ ہو چکے تو آپ نے فرمایا اے معاذ قرب ہے کہ تم مجھ سے اس سال کے بعد نہ ملاقات کرو گے اور شاید تم میری قبر اور میری مسجد پر گزر کر رو گے سیکر معاذ رو رو گئے اور اس حدیث کی روایت احمد نے عاصم سے انھوں نے معاذ سے موصول طور پر کی ہے۔

بیہقی نے زہری کے طریق سے ابن کعب بن مالک سے روایت کی ہو کہا ہو کہ جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا معاذ بن کوین کی طرف بھیجا معاذ حضرت ابوبکر کے پاس یمن سے ایسے حال میں آئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا چکے تھے۔

خطیب نے ایسی سند سے روایت کی جو حسن میں مجہول راوی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہا ہو کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہموک کوچ کرایا اور مجھ کو عقبہ الحجون کے پاس ایسے حال میں لے گئے کہ آپ رو رہے تھے حزن اور غم میں تھے پھر گئے اور ایسے حال میں پلٹ کے آئے کہ آپ تہمت کر رہے تھے اور خوش تھے میں نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا کہ میں اپنی ماں کی قبر پر گیا اور میں نے اللہ تعالیٰ سے بیٹھ چاہا کہ اون کو اللہ تعالیٰ زندہ کرے وہ زندہ ہو میں اور وہ مجھ پر ایمان لائیں پھر اللہ تعالیٰ نے اون کو اون کی حالت پر بھیجا ہوا ہوا

یہ کہ اون بقیہ معجزوں کا ذکر ہے جو ابواب سابقہ میں نہیں ہوئے ہیں  
یہ باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انکشتان شریفہ سے پانی

نکلنے اور آپ کی برکت کے سبب سے اوس کی کثرت ہونیکے سبب

میں ہے ایسا اکثر ہوا ہے

بخاری نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اپنے آپ کو مین سے ایسے حال میں دیکھا کہ عصر کی نماز اگلی تھی اور ہمارے ساتھ ہوا بچے ہوئے پانی کے اور پانی نہ تھا وہ پانی ایک برتن میں کیا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے اپنا دست مبارک اوس برتن میں داخل کر دیا اور اپنے انگشتان مبارک کھول دیں اور فرمایا کہ تم لوگ وضو کے واسطے آؤ اور برکت اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہم میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگشتان مبارک کے درمیان سے جاری ہو رہا تھا آدمیوں نے وضو کیا اور پانی پیا اوس وقت ایک ہزار چار سو آدمی تھے۔

شیخین نے اسحاق ابن عبد اللہ بن ابی طلحہ کے طریق سے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے حال میں دیکھا کہ عصر کی نماز قریب ہو گئی تھی آدمیوں نے وضو کا پانی ڈھونڈا اور بنین پایا وضو کا پانی لایا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اوس برتن میں رکھ دیا جس میں وہ پانی تھا اور آدمیوں سے فرمایا کہ اس پانی سے وضو کریں میں نے دیکھا کہ آپ کی انگشتان مبارک کے نیچے سے پانی جاری ہو رہا تھا آدمیوں نے وضو کیا یہاں تک کہ سب سے آخر جو تھا اوس نے بھی وضو کر لیا۔

شیخین نے ثابت کے طریق سے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی مانگا ایک ایسا قح لایا گیا جس کا منہ فراخ تھا اور اوپر کچھ پانی تھا آپ نے اپنی انگشتان مبارک اسی قح میں رکھ دیں میں نے پانی کی طرف دیکھنا شروع کیا آپ کی انگشتان مبارک کے درمیان سے پانی نکل رہا تھا قوم کے لوگ وضو کرنے لگے جن آدمیوں نے اوس پانی سے وضو کیا میں نے ان کی تعداد کی ستر انتی کے درمیان تھے۔

یہ بھی نے دوسرے طریق سے ثابت سے اور ثابت نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہر کہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم قباہ کی طرف تشریف لے گئے اہل قباہ کے بعض مکانوں سے ایک چھوٹا قلعہ لایا گیا آپ نے اپنا دست مبارک قلعہ میں داخل کیا قلعہ میں گنجائش نہ تھی آپ نے اپنی چار انگلیاں داخل فرمایاں اور آپ اپنا انگوٹھا داخل نہ کر سکے پھر آپ نے اپنی قوم کے لوگوں سے فرمایا کہ پانی کی طرف آؤ انس نے کہا میری آنکھوں نے دیکھا کہ آپ کی انگشتان مبارک سے پانی نکل رہا تھا قوم کے لوگ قلعہ پر بار بار دوڑ رہے تھے یہاں تک کہ اوس سے سب سیراب ہو گئے۔

بخاری نے حذیر کے طریق سے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہر کہ نماز موجود ہو گئی جن لوگوں کا قریب مکان تھا کھڑے ہو گئے وہ اپنے اہل کے پاس وضو کر رہے تھے اور ایک قوم باقی رہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر کا ایک برتن لایا گیا جس کو خضب کہتے ہیں اوس میں پانی تھا وہ اتنا چھوٹا تھا کہ آپ اپنا دست مبارک اوس میں گھول نہ سکے قوم کے کل آدمیوں نے وضو کر لیا ہم نے پوچھا وہ آدمی کتنے تھے انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اسی تھے باز یاد تھے۔ اور بخاری نے اس حدیث کی روایت حسن کے طریق سے اس کی مثل کی ہے۔ یہی تھے کہ ہر کہ انس سے جو بیچہ روایت ہیں اس کے مشابہ ہیں کہ بیچہ کل روایتیں ایک ہی واقعہ کی ہوں اور بیچہ واقعہ اوس وقت کا ہو کہ آپ قباہ کو تشریف لے گئے تھے۔ اور قباہ کی روایت انس سے جو ہر وہ اس کے مشابہ ہر کہ دوسرے واقعہ کی خبر ہو۔

شیخین نے قباہ کے طریق سے انس رضی اللہ عنہ سے بیچہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب زوراً بین تھے آپ نے ایک قلعہ مانگا جس میں پانی تھا آپ نے اپنا ہاتھ اوس میں رکھا پانی آپ کی انگلیوں سے اور انگلیوں کے اطراف سے نکلنے لگا آپ کے جمیع اصحاب نے وضو کر لیا میں نے انس سے پوچھا کتنے آدمی تھے کہا کہ تین سو آدمیوں کے اندازہ میں تھے۔

یہی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق سے انس رضی اللہ عنہ سے بیچہ روایت کی طرف سے قباہ کے کنوین کے واقعہ کو کسی نے پوچھا انس رضی اللہ عنہ نے کہا وہ کنوین تھا اور ایک آدمی اوس کنوین کا پانی کھینچ کے اپنے گدھے پر بٹھا ہوا تھا اس گدھے کو پانی کھینچ جاتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قباہ میں تشریف لائے آپ نے



ایک ڈول کے واسطے فرمایا وہ بہر گایا یا مجھ اسر ہو کہ آپ نے اوس سے وضو کیا یا اوس میں لعاب  
 و میں مبارک ڈالنا پھر آپ نے اوس ڈول کپانی کے واسطے فرمایا وہ کنوے میں بچہ ڈال یا گیا اب تک  
 اوس کنوے کا کل پانی نہیں کھینچا گیا یعنی کثیر پانی ہو گیا ہے کھنچ نہیں سکتا۔

ابن سعد نے بن رقیش کے طریق سے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے ساتھ تسکی عرف آئے آپ سیر غس تک پہنچے اور اوس کنوے کا ایک گدھے پر پانی بھرجاتا تھا ہم ہم  
 تمام دن کھرے رہتے تھے ہم اوس میں پانی نہیں پاتے تھے اپنے ڈول میں کلی کی اور اوس کے پانی  
 کو کنوے میں بچھیر دیا کنوے نے سیراب کرنے والے پانی سے جوش مارا اور ابل پڑا۔

عمرت بن ابی اسامہ نے اپنی (سند) میں اور یہ بھی اور ابو نعیم نے زیاد بن الحارث الصدائی سے یوں  
 روایت کی کہ کعبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے بوقت فجر طلوع ہوئی آپ اتر پڑے اور قصائے حاجت  
 کے لئے سحر کی طرف گئے پھر وہاں سے پھر کے میرے پاس تشریف لائے اور آپ نے مجھ سے پوچھا اے  
 برادر صد کیا پانی ہمیں نے عرض کی نہیں ہو مگر تھوڑا سا پانی وہ آپ کو کفایت کرے گا آپ نے فرمایا  
 اوس کو ایک برتن میں ڈال دو پھر اوس کو میرے پاس لے آؤ میں نے پانی برتن میں ڈالا اور آپ کے  
 پاس لے کر آیا آپ نے اپنا دست مبارک پانی میں رکھ دیا میں نے آپ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں  
 میں ایک چشمہ دیکھا جو کہ جوش مار رہا تھا آپ نے مجھ سے فرمایا میرے اصحاب میں سے جس شخص کو  
 پانی کی حاجت ہو اوس کو نہا کر دو میں نے اصحاب میں پکار دیا اصحاب میں سے جس شخص نے پانی  
 کا ارادہ کیا لے لیا ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارا ایک کنواں ہے جو بوقت سردی کا موسم ہوتا ہے تو اس  
 کا پانی ہمسکو فرائی سے ہوتا ہے اور ہم لوگ اوس پر جمع ہو جاتے ہیں اور جبکہ گرجی کا موسم ہوتا ہے تو ہم لوگ  
 وں پانیوں پر متفرق ہو جاتے ہیں جو ہمارے اطراف میں ہوتے ہیں اور ہم لوگ مسلمان ہو گئے ہیں  
 و رکھ لوگ جو ہمارے گرد رہتے ہیں وہ ہمارے دشمن ہیں آپ ہمارے واسطے ہمارے کنویں کے باب  
 میں یہ دعا کیجئے کہ اوس کا پانی ہم کو فرائی سے ملے پھر ہم اوں کو بنیں پر جمع رہیں اور دوسرے پانیوں پر متفرق  
 ہوں آپ نے سات کنکر میں انگلیں اور اپنے دست مبارک میں اوں کو ملا اور اوں میں دعا کی پھر آپ نے

فرمایا کہ کنہریوں کو لیجا وجبکہ تم کہتے ہو کہ تو ایک ایک کنہری اللہ تعالیٰ کا نام لیکر نوین سینہ دے دے جا  
صحنہ نے کہا کہ آپ نے جو کچھ ہم سے ارشاد فرمایا تھا ہم نے وہ کیا ہم کو سید قدرت بنو سکے گی کہ ہم  
اوس کنوے کے قعر کو دیکھ سکیں۔

ابن ابی شیبہ اور ابن سعد اور بیہقی اور ابو نعیم نے طلحہ بن علی سے روایت کی ہے کہ ہمارے بھائی حضرت  
ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور ہم نے آپ کو یہ خبر دی کہ ہمارے ملک میں ہمارا ایک کنہریہ  
ہو اور ہم نے آپ سے یہ چاہا کہ آپ اپنے وطن کا بچا ہوا پانی ہکو عنایت کریں آپ نے پانی مانگا اور اس میں  
کھلی کی پھر اس پانی کو ہمارے واسطے آپ نے ایک لوٹے میں ڈال دیا اور فرمایا کہ اس کو لیجا وجبکہ تم اپنے  
شہر میں جاؤ تو تم اپنے کنہریہ کو توڑ ڈالو اور اوسکی جگہ میں اس پانی کو چھڑک دیجو اور کنہریہ کی جگہ مسجد  
اختیار کیجیو ہم نے عرض کی یا نبی اللہ گرجی شدید ہو اور شہر دور ہو پانی ایسی حالت میں خشک ہو جاتا ہے تو  
فرمایا کہ اس پانی کو اور پانی سے مدد کیجو تاکہ نہ سوسکے وہ ملا ہو پانی اس پانی کو غوبی اور زیادہ کر لیا اوس  
لوٹے کے اوٹھانے میں ہم نے آپس میں حرص کی اور ہم نے کہا کہ ہم لوگوں میں سے کون شخص اوس کو  
اوٹھائیگا ہم نے اپنے درمیان اوس لوٹے کی باری ٹھیرائی کہ ہر روز ایک مرد اوس کو اوٹھا کر اپنے محلے  
جبکہ ہم اپنے شہر میں آئے جس بات کے واسطے آپ نے ہم سے فرمایا تھا ہم نے وہ بات کی ہم لوگوں کا آپ  
نبی طے کا تھا ہم نے نماز کے واسطے مذاکی اوس راہب نے کہا کہ یہ حق کی دعوت ہے پھر وہ راہب  
وہاں سے بھاگ گیا اور اب تک نہیں دکھائی دیا۔

احمد اور بیہقی اور بزار اور طبرانی اور ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ہمارے ایک دن رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو اوٹھے حال یہ تھا کہ لشکر میں پانی نہ تھا ایک مرد نے عرض کی یا رسول اللہ لشکر  
میں پانی نہیں ہے آپ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ پانی ہے اوس نے عرض کی ہاں ہے وہ ایک  
برتن لایا جس میں کچھ پانی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن کے منہ میں اپنی انگلیں رکھ کر  
اور ان کو کھولا راوی نے کہا کہ میں نے چشموں کو دیکھا کہ آپ کی انگشتان مبارک کے درمیان سے  
نخل رہے تھے آپ نے بلال سے فرمایا کہ وضو کے اس مبارک پانی کے واسطے آدھون میں نذر کر دو

دارمی ابو ہریرہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو بلایا اور یہاں تک کہ بلال نے عرض کی پانی نہیں ہے اور اللہ میں نے پانی نہیں پایا آپ نے دریافت فرمایا کوئی مشکیزہ ہر بلال آپ کے پاس مشکیزہ ولا سے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اوس میں پھیلا دیئے آپ کے دست مبارک کے نیچے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا ابن مسعود اوس پانی کو پی رہے تھے اور اوٹھ کھڑے ہو گئے تھے وہ وضو کر رہے تھے۔

بخاری نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ انہوں نے تم لوگ آیات کو عذاب شمار کرتے ہو اور ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عبد میں اون آیات کو برکت شمار کرتے تھے ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھاتے تھے اور ہم طعام کی تسبیح سنتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک برتن لایا گیا آپ کے انگشتان مبارک کے درمیان سے پانی نکلنے لگا آپ نے آدمیوں سے فرمایا کہ اب مبارک پانی کو برکت کے لئے اور برکت من جانب اللہ ہے یہاں تک کہ ہم آج میون نے وضو کر لیا۔

بخاری اور ابونعیم نے ابویسیٰ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے ہجرت مکہ کی معلوم ہوئی ہم نے آپ سے شکایت کی آپ نے ایک گڑھا کھودنے کے واسطے امر فرمایا میں نے گڑھا کھودا اور آپ نے اوس پر ایک جزار کھدایا اور اپنا دست مبارک چمڑے پر رکھا اور درخت فرمایا کیا پانی ہر پانی لایا گیا جس کے پاس پانی کا لون تھا آپ نے اوس سے فرمایا کہ میرے ہاتھ پر پانی ڈالو اور بسم اللہ کہو اوس مرد نے بسم اللہ کہہ لیا آپ کے دست مبارک پر پانی ڈالا ابویسی نے کہا میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انگشتان مبارک کے درمیان سے پانی نکل رہا تھا یہاں تک کہ قوم کے سب لوگ سیراب ہو گئے اور انھوں نے اپنی سواری کے اونٹوں کو پانی پلایا۔

ابونعیم نے قاسم بن عبد اللہ بن ابی رافع کے طریق سے روایت کی ہے کہ قاسم نے اپنے باپ سے قاسم کے باپ نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں گئے اور آخر شب میں سب لوگ اتر پڑے آپ نے فرمایا اے قوم کے لوگو ہر ایک مرد اپنے لوٹے میں پانی ڈھونڈ لے گا ایک مرد کے اونٹوں نے اپنے لوٹوں میں پانی نہیں پایا آپ نے اوس کو ایک برتن میں ڈالا پھر

آپ نے فرمایا کہ وضو کرو راوی نے کہا میں نے پانی کی طرف دیکھا کہ آپ کے انگشتان مبارک سے جوش کے ساتھ نکل رہا تھا یہاں تک کہ کل قافہ نے وضو کر لیا پھر آپ نے اپنے دست مبارک کو جمع کر لیا میں اوسکو خیال نہیں کرتا ہوں مگر اوسا پانی پانی تھا جو اول بار طرف میں ڈالا گیا تھا۔

ابونعیم نے مطلب بن عبد اللہ بن خطب کے طریق سے عبد الرحمن بن ابی عمرۃ الانصاری سے روایت کی ہے عبد الرحمن نے اپنے باپ سے روایت کی کہ کہا ہر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو غزوہ کیا تھا ہم آپ کے ساتھ اوس غزوہ میں تھے اوس وقت آدمیوں کو بھوک لگی تھی پھر آپ نے کوزہ طرب فرمایا اور اوس کو اپنے سامنے رکھ دیا پھر آپ نے پانی مانگا اور اوس کو کوزہ میں ڈال دیا پھر آپ نے کھلی کد کے اوس میں ڈال دی اور جس چیز کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ نے تکلم کیا (یعنی آپ نے کچھ پڑھا) اوس کا علم نہیں ہے کہ آپ نے کیا پڑھا پھر آپ نے کوزہ میں اپنی خضر مبارک داخل کی میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاکے کہ اس ہون کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشتان مبارک کو دیکھا کہ لاؤنیے چشمے جاسے پھر آپ نے آدمیوں سے فرمایا اوسھوں نے پانی پیا اور پلایا اور اپنی مشکین اور چھاگلین وغیرہ بھیر لیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے ہنسے کہ آپ کی کچلیاں ظاہر ہو گئیں پھر آپ نے فرمایا استہمدان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد عبده و رسولہ ان دونوں نکلنے کے ساتھ کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن ملاقات نہ کرے گا کہ وہ جنت میں داخل ہوگا۔

ابونعیم نے اصحاب (خدیج بن سدرہ بن علی السلمی کے طریق سے جواہل قبا سے) روایت کی ہے اور اوسھوں نے اپنے باپ سے اور اون کے باپ نے اون کے دادا سے روایت کی ہے کہا ہر کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گویا نہایت کہ ہم (قاحہ) میں اوترے اور قاحہ وہ مقام ہے جو آج کے دن اوس کا نام (سقیا) ہے قاحہ میں پانی نہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکو بنی غفار کے پانیوں پر چڑھا قاحہ سے وہ پانی ایک میل پر تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم صدر وادی میں اوترے اور آپ کے بعض اصحاب بطن وادی میں لیٹ گئے اور اپنے ہاتھ سے تھریلی زمین کھود دی اون کا ہاتھ پانی سے تر ہو گیا وہ لیٹے سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اوسھوں نے تفتیش کی اون کو پانی نکل آیا

اونھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کی اور آدمیوں کو پانی پلایا اور سب لوگ جو آپ کے ساتھ تھے  
 انھوں نے پانی پھر لیا یہاں تک کہ انھوں نے اتنا پانی لے لیا کہ اون کو کافی ہو گیا نبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے فرمایا کہ یہ یہ مقام سقیا ہوا اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو اوس کا پانی پلایا ہاؤں مقدمہ کا نام سقیا رکھا گیا  
 طبرانی اور ابن عساکر نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہر کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 ساتھ گئے یہاں تک کہ جس وقت ہم بعض راستہ میں تھے حضرت حسن اور حضرت حسینؑ کی آواز  
 سنی گئی پھر دونوں صاحبزادے روتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہراؑ  
 سے دریافت فرمایا کہ میرے ان دونوں بیٹوں کا کیا احوال ہے حضرت فاطمہ نے کہا کہ پیاس سے روتے  
 ہیں آپ نے آدمیوں میں نہ کی کیا کوئی شخص تم لوگوں میں سے ایسا ہے جس کے ساتھ پانی ہے کسی  
 اون لوگوں میں سے پانی کا ایک قطرہ نہیں پایا آپ نے حضرت فاطمہ سے فرمایا کہ ان دونوں میں سے  
 ایک صاحبزادے کو مجھے دید و حضرت فاطمہ نے ایک صاحبزادے کو آپ کو پر دے کے نیچے سے دیدیا  
 آپ نے لے لیا اور اون کو اپنے سینہ پر رکھا وہ رو رہے تھے اور خاموش نہیں ہوتے تھے آپ نے اپنی  
 زبان مبارک نکال دی وہ اوسکو چوسنے لگے یہاں تک کہ روتے سے ٹھہر گئے اور اون کو سکون ہو گیا  
 اون کا رونا نہیں سنا اور دوسرا صاحبزادہ رو رہا تھا جیسے کہ رو رہا تھا وہ خاموش نہیں ہوا تھا  
 فرمایا دوسرے صاحبزادے کو مجھے دید و حضرت فاطمہ نے اون کو دیدیا آپ نے اون کے ساتھ بھی  
 ویسا ہی کیا دونوں صاحبزادے خاموش ہو گئے میں اون کی آواز نہیں سنتا تھا۔

شیخین نے عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہ ہر کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
 سفر میں تھے آدمیوں نے آپ سے پیاس کی شکایت کی آپ نے حضرت علیؑ اور دوسرے ایک مرد  
 کو بلایا اور اون سے فرمایا کہ تم دونوں جاؤ اور میرے واسطے پانی ڈبو کر لاؤ دو نو صاحب گئے دونوں  
 صاحب ایک عورت سے ملے اوس کی دونوں فراڈوں یا دونوں سطحوں میں اوس کے اونٹ پر پانی تھا  
 اور وہ فراڈوں کے سچ میں بیٹھی تھی دونوں صاحبوں نے اوس سے پوچھا پانی کہاں ہے اوس نے  
 کہا کہ کل کے روز سے اس گھڑی تک پانی کے ساتھ میرا عبد ہر (یعنی پانی اتنی دور ہر کہ کل کے دن

اسی وقت بن پانی پر تھی دو ٹوٹا صاحب اس عورت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے آپ نے  
 پانی کا ایک برتن مانگا اور میں دونوں مردوں کے دہانوں سے پانی ڈالایا آپ نے پانی میں کھنکھ  
 کیا اور اس پانی کو دونوں مردوں کے دہانوں میں پھیر دیا اور ان دہانوں کو باندھ دیا اور مردوں کو  
 چھوٹے منہ جن سے پانی نکالتے ہیں چھوڑ دئے گئے اور آدھون کو پکارا گیا کہ پانی پلا دین اور پانی بھر لیا  
 جس نے چاہا پانی پلایا اور جس نے چاہا پانی بھر لیا اور دوسرے کو پلایا وہ عورت کھڑی ہوئی دیکھ رہی تھی  
 کہ آپ اس کے پانی کے ساتھ کیا کرتے ہیں قسم جو اللہ تعالیٰ کی برکت مرادے سے پانی لیا گیا مٹو بھی  
 خیال ہوتا تھا کہ پہلی بار جو مراد میں ابتداء کی گئی تھی پانی لینے کے بعد بھی وہ اس سے زیادہ بھر لیا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس عورت کے واسطے کھانے کی چیزیں جمع کرو آدھون نے  
 مجموعہ جو قسم خرماسے جو وہ اور آٹا اور سب جمع کئے یہاں تک کہ اس کے واسطے کثیر کھانا جمع کیا رہا  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے فرمایا تو جانتی جو اللہ ہم نے تیرا پانی کچھ کم نہیں کیا وکیل اللہ کے  
 غرور جل ہی نے ہم کو پانی پلایا راوی نے کہا وہ عورت اپنے اہل گھر کے پاس آئی اور وہ اپنے اہل سے رک رہی تھی۔  
 (یعنی اس کو آنے میں دیر نہ لگی تھی) انھوں نے اس سے پوچھا اسے فدائی بھگا کس چیز نے روکا تھا اور  
 کہا تعجب کی بات میں نے دیکھی جو عجیب سے وہ مرد ملے اور مجھ کو وہ دو ٹوٹا اس مرد کے پاس لے گئے  
 جس کو صابی کہتے ہیں اس نے میرے پانی سے ایسا کیا اور ایسا کیا جو واقعہ ہو گیا تھا اور میں ایک کو بیان کیا  
 اور اس نے اپنے دو ٹوٹا اونٹنیوں وسطی اور ستبابہ سے آسمان اور زمین کی طرف اشارہ کر کے کہا  
 واللہ وہ مرد اون لوگوں میں زیادہ سادہ جو اس آسمان ارض میں کے درمیان میں یا وہ مرد اللہ تعالیٰ  
 کا برحق رسول ہو راوی نے کہا کہ اس عورت کے اطراف جو شریکین رہتے تھے مسلمان اون کو ٹوٹے  
 تھے اور جو گروہ اپنے اونٹ لیکر پانی پر اترتا اور وہ عورت اون میں ہوتی اس جماعت کو کچھ  
 تکلیف نہ پہنچاتے تھے اس عورت نے ایک دن اپنی قوم سے کہا میں چاہتی ہوں کہ قیوم لوگوں کو خدا  
 ٹوٹنے سے چھوڑ دیتی ہو کیا تم لوگوں کو اسلام کی رغبت ہو اور انھوں نے اس عورت کی اطاعت  
 کی اور اسلام میں داخل ہو گئے۔

بہتھی سے عمر بن خطابؓ سے روایت کی کہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در صحابہ  
 رات کو ایک سفر میں گئے روئے رہے کہ اصحاب کو نہایت تشنگی ہو گئی آپ کے اصحاب میں سے دو مرد  
 گئے زوی سے کہ میں تم کو نہایت جودہ دونوں حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے یا  
 اون کے سو دو مرد تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ تم دونوں ایک ایسی عورت  
 کو پائو گے۔ وہ ایسا ہی جگہ نکھوٹ گئی جس کے ساتھ ایک اونٹ ہے جس پر دو مردین میں تم دونوں  
 اوس کو میرے پاس آؤ راوی نے کہا وہ دونوں اوس عورت کے پاس آئے اور اوس کو ایسی جگہ  
 میں پایا کہ وہ دو مرد اون کے درمیان اونٹ پر سوار ہو اٹھوں نے اوس عورت سے کہا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم تجھ کو بلے میں تو چل اوس نے پوچھا کون رسول اللہ کیا بھیہ صابی بلاتا ہے اٹھوں نے  
 کہا تو جس سے مراد کہتی ہے وہی شخص تجھ کو بلاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا برحق رسول ہے دونوں صاحب اوس  
 عورت کو لیکر آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوس کی دونوں مردوں سے ایک برتن میں پانی لیا گیا  
 پھر جو کچھ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ آپ پئیں آپ نے دعا کے طور پر پڑھا پھر اوس پانی کو دو ٹوٹا مردوں میں  
 ڈال دیا پھر اون مردوں کے چھوٹے دھنوں کے کھولنے کے واسطے فرمایا وہ کھول دے گئے پھر آپ نے  
 آدمیوں سے فرمایا اٹھوں نے اپنے اپنے برتن اور اپنی مشکیں بھریں اور اوس دن کسی برتن اور کسی  
 مشک کو اٹھوں نے نچھوڑا مگر اوس کو بھریا عمران نے کہا کہ مجھ کو یہ خیال ہوتا تھا کہ فردوں نے زیادہ  
 نہیں کیا مگر پھر ہو جانے کو یعنی پہلے سے زیادہ بھری خیال کی جاتی تھیں عمران نے کہا نبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے اوس کے کپڑے کے واسطے امر فرمایا وہ بچھا دیا گیا پھر اپنے اپنے اصحاب سے فرمایا وہ اپنے  
 توشوں میں سے لائے یہاں تک اوس کو کھانا دیا کہ اوس کا کپڑا اٹھوں نے بھردیا پھر آپ نے  
 اوس عورت سے فرمایا تو چلی جا ہم نے تیرے پانی میں سے کچھ نہیں لیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ہم کو  
 پانی پلایا اور سیراب کیا وہ عورت اپنے اہل کے پاس آئی اور اوس نے اون کو خبر کی کہ میں بھرا  
 بالی بحر الشاس کے پاس سے آئی ہوں یا وہ البتہ اللہ تعالیٰ کا برحق رسول ہے وہاں اونٹوں کا بڑا گروہ  
 تھا اوس کے سب مالک یہ خبر سنکر آئے اور مسلمان ہو گئے۔

پہنچی نے اور بھی دوسری وجہ سے عمران بن الحکیم سے یوں روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 تشریف لے گئے اور اپنے اصحاب کو لے گئے اصحاب بیچ کے قبل ٹھہر گئے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب سو گئے یہاں تک سوئے کہ آفتاب طلوع ہو گیا حضرت  
 بوکر الصدیق بیدار ہوئے اور انھوں نے دیکھا کہ آفتاب طلوع ہو چکا ہے انھوں نے سبحان اور سبحان  
 کہا اور گویا انھوں نے اس امر سے کراہت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیدار کرین یہاں  
 کہ حضرت عمرؓ بیدار ہوئے حضرت عمرؓ کا بیدار ہونا ایک بڑے آواز والے شخص کا بیدار ہونا تھا  
 حضرت عمرؓ نے سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہا اور اپنی آواز کو خوبش سے بلند کیا یہاں تک کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے آپ کے اصحاب میں سے ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ ہم سے منہ باز  
 قوت ہو گئی آپ نے فرمایا تم سے نماز فوت ہو چکی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا وہ  
 سب سو رہے اور آہستگی اور وقار سے گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتر پڑے اور اسی  
 آپ کے ساتھ اترے جس جگہ آپ نماز سے سو گئے تھے گویا اس جگہ میں رہنے سے آپ نے کراہت فرمائی  
 تھی اسلئے وہاں سے چلے گئے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس پانی لاؤ آپ کے  
 پاس آدمی آتا تھا وہ پانی لانے کو ایک گھونٹ کی مقدار سے بھی کم لوٹنے میں تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے اس پانی کو ایک برتن میں ڈال دیا پھر آپ نے اپنا دست مبارک پانی میں رکھ دیا پھر آپ نے اپنے  
 اصحاب سے فرمایا کہ وضو کرو تقریباً تیرہ دوں نے وضو کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز  
 کے واسطے مذاکجاوے مذاکی گئی پھر آپ کھڑے ہو گئے اور اپنے دو کرتین پہن پھر اپنے نماز کے واسطے فرمایا اتنا  
 کہی گئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھی جبکہ آپ نماز سے پھرے تو یکایک  
 آپ نے اپنے اصحاب میں سے ایک مرد کو کھڑا یا جبکہ اوس کو آپ نے دیکھا اوس سے پوچھا نماز پڑھیں  
 سے کس چیز نے ٹکومع کیا اوس مرد نے عرض کی یا رسول اللہ مجھ کو حجاب ہو گئی ہے آپ نے فرمایا پاک نشی  
 سے تیمم کر جو وقت تم تیمم سے فارغ ہو جاؤ نماز پڑھ لو اور جو وقت تکو بانی لمجاوے تو تم غسل کر لیجو۔  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب صبح کو اٹھے یہ نہیں جانتے تھے کہ پانی ان کے پاس نہ تھا نہ کہ ان کے پاس نہ تھا  
 کہ ان کے پاس نہ تھا



آپ کے اصحاب میں سے چند مرد گئے کہ آپ کے واسطے بانی و مؤیدین حضرت علیؓ صحاب میں سے چند لوگوں کے ساتھ گئے اور آپ اوس دن اور اوس رات چھ گئے پھر ایک عورت سے ملے جو اپنے اونٹ پر دو نفر دون کے درمیان بیٹھی تھی جس پر علیؓ نے اوس عورت سے پوچھا تو کہاں سے آئی ہو اوس نے کہا ہم نے آپؐ کو پہنچا دیا ہے کہ وہ اسے دیکھ کر بے ہوش ہو کر رہے۔

جبکہ اوس عورت نے حضرت علیؓ سے کہا اور ان کو خبر دی کہ اون کے اور بانی کے درمیان ایک رات اور اوس سے زیادہ کی رات ہر حضرت علیؓ نے یہ سن کر اپنے عمر بھون سے کہا اور اگر میرے جاوینے کے بعد پھر بیٹھے رہا تا تک کہ ہماری سواری کے چوپائے ہلاک ہو جاوینگے اور جو شخص ہم لوگوں میں سے نہ آئے گا وہ ہلاک ہو جاوے گا پھر تعجب نہ ہوں ان دونوں افرادوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجاوین گئے تاکہ آپؐ بانی کے باب میں غور فرماوین جبکہ حضرت علیؓ نے اور آپ کے اصحاب آئے اور اوس عورت کو اسے جو دوسرا دن کے درمیان اپنے اونٹ پر بیٹھی تھی حضرت علیؓ نے رضی اللہ عنہ کی یا رسول اللہ میرے ہاں نہ چاہے آپؐ پر قربان ہوون ہم نے اس عورت کو ایسی ایسی گلچہ پایا اور میں نے اوس سے پانی کو پوچھا تو نے بھرتہ سے کہا کہ اوس کے اور بانی کے درمیان ایک دن اور ایک رات کا راستہ ہر اور راوی نے اوپر کی حدیث کا منسل اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

مسلم نے اپنی فتاویٰ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غریب تھے آپؐ نے رات میں راہ قطع کی پھر آپؐ سو گئے آپؐ بیدار ہوئے مگر اوس وقت فتاب پہ کی اشد مبارک پر آگیا آپؐ نے وضو کا لوٹا لگا جو سیر سے ساتھ تھا اوس میں کچھ پانی تھا آپؐ نے اوس لوٹے سے وضو کیا اور پھر فرمایا کہ اپنے لڑکے کو حفاظت سے رکھو قریب میں اس کی کوئی خیر ہونے والی ہے پھر آپؐ چلے گئے یہاں تک کہ دن چڑھ گیا آدمیوں نے کہا کہ ہم ہلاک ہو گئے اور ہم یہاں سے ہو گئے آپؐ نے شکر فرمایا تکوینا ہلاکت نہوگی پھر آپؐ نے فرمایا کہ میرے چھوٹے قح کی طرف جاؤ اوسکو لیکر آؤ اور آپؐ نے وضو کا لوٹا لگنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم قح میں بانی ڈالتے جاتے تھے اور بوقا وہ انکو بانی پلاتے جاتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھی طور سے بھرو تم کل لوگ سیراب ہو جاؤ گے یہاں تک کہ کل آدمی سیراب ہو کر کوئی تشنگی نہ رہے۔

بہتر وقت اور یہ روایت کی ہے نہایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شکرین تشریف لائے  
 بہتر وقت اور یہ روایت کی ہے نہایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شکرین تشریف لائے  
 کہ یہ چھپ رہے تھے اپنی حاجت فقہ کی اور میں نے لوٹے سے پانی ڈالا آپ نے وضو کیا اور مجھ سے  
 فرمایا کہ اس کو منہ کو حائل سے اس کے پانی کی کوئی شاخ ہوگی اس کے چہرہ پر وہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس کے کہہ دے تو کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمرؓ کی اس حدیث کو دیکھو  
 نفوس کے ساتھ نرمی کرینگے اور اگر وہ ان دونوں حضرات کی نافرمانی کرینگے تو اپنے نفوس سے شقاوت  
 کرینگے البتہ وہ نے کہا کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمرؓ نے اہل لشکر کو یہ اشارہ کیا تھا کہ وہ نہ  
 ترین یہاں تک کہ پانی آجائے اور بقیہ آدمیوں نے کہا ہم اور ترینگے تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم آجائیں وہ لوگ اور ترپڑے ہم اون کے پاس دوپہر کے وقت آئے ہم نے اہل لشکر کو ادھیڑ  
 میں پایا کہ پیاس سے ہلاک ہو رہے تھے آپ نے چھلو لوٹنے کے ساتھ بلایا میں آپ کے پاس لوٹا آیا  
 آپ نے اوس کو بغل میں لے لیا پھر آپ آدمیوں کو پانی ڈالنے لگے اور خود نے پانی یہاں تک سیراب  
 سیراب ہو گئے اور وضو کیا اور ہر ایک برتن جو اون کے ساتھ تھا اوس کو پھر یہاں تک کہ آپ  
 میٹھ فرمانے لگے کیا کوئی پانی بھرنے والا ہے البتہ وہ نے کہا میرے خیال میں یا کہ وہ لوٹا پانی کا  
 ہی تھا جیسا کہ آپ نے لیا تھا اوس وقت شکرین بہتر مرد تھے۔

ابن ہدی اور ابو یعلیٰ اور بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک  
 لشکر تیار کر کے مشرکین کی طرف بھیجا اہل لشکر میں حضرت ابو بکر الصدیقؓ رہے تھے آپ نے اہل لشکر سے  
 فرمایا کہ اچھی رفتار سے چلو اس لئے کہ تمہارے اور مشرکین کے درمیان پانی ہے اگر مشرکین پانی کی  
 طرف سبقت کریں گے تو آدمیوں پر بھیہ امر دشوار ہو جائیگا اور تمہارے چوپائے نہایت درجہ شبنہ  
 ہو جائینگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ آدمیوں میں پیچھے رہ گئے میں اون کا نوان آدمی  
 تھا اور آپ نے اصحاب سے پوچھا کیا تم کو خواہش ہے کہ ہم تھوڑی دیر رات میں ٹھیر جاویں پھر آدمیوں  
 سے ملجاویں گے اصحاب نے عرض کی بہتر ہر رات میں سب اور ترپڑے ان سب کو کسی نے بیدار

یہ سب کیا فرمایا یہ سب کچھ دیکھ کر آپ نے اپنے ان لوگوں سے فرمایا کہ تم جو اب اس جنت میں جا رہے ہو وہ سب سے بڑے  
مقام پر پہنچنے کے لیے تیار رہو۔ پھر آپ نے کہا کہ میں نے تم کو گونا گوں چیزوں سے منع کیا ہے اور تم نے ان کی تعمیل نہیں کی  
تو میں نے تم کو اس دنیا سے نکلنے کا حکم دیا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ میں نے تم کو بتایا تھا کہ اگر تم نے میری بات نہ لی تو میں  
تم کو اس دنیا سے نکلنے کا حکم دیتا ہوں۔ اب تم نے میری بات نہ لی تو میں تم کو اس دنیا سے نکلنے کا حکم دیتا ہوں۔  
پھر آپ نے فرمایا کہ میں نے تم کو بتایا تھا کہ اگر تم نے میری بات نہ لی تو میں تم کو اس دنیا سے نکلنے کا حکم دیتا ہوں۔  
اب تم نے میری بات نہ لی تو میں تم کو اس دنیا سے نکلنے کا حکم دیتا ہوں۔

تغویٰ اور ابن ابی شیبہ اور روی اور طبرانی نے جہان بن بکر سے روایت کی کہ کہا کہ میری قوم

اعلم باطن  
الرحمن هو  
شفا وصالحه  
عالم عین  
بین دار و  
نقطه صلی

مسلمان ہو گئی اور مجھ کو بھی خبر ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کی طرف ایک لشکر تیار کر کے بھیجا۔ ہر جن آپ کے پاس آیا اور میں نے آپ سے یہ عرض کی کہ میری قوم اسلام پر آپ نے مجھ سے پوچھا کیا ایسی ہی ہر من نے عرض کی بیشک وہ اسلام پر میں جان نے کہا میں رات سے صبح تک آپ کے ساتھ رہا جبکہ میں صبح کو اٹھا میں نے منانہ کے واسطے اذان دی اور آپ نے مجھ کو ایک برتن دیا میں نے اس سے وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشتان مبارک برتن میں رکھ دیں آپ کی انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے آپ نے فرمایا تم لوگوں میں سے جو شخص وضو کا ارادہ کرے وہ وضو کرے۔

ابن اسکر نے ہمام بن نفیل السعدی سے روایت کی ہے کہ آپ کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگوں کے واسطے ایک کنواں کھودا گیا وہ کنواں شورنگلا میں ہے مجھ کو ایک لٹا دیا اس میں پانی تھا اور آپ نے فرمایا کہ اس پانی کو اوس کنوین میں ڈال دو میں نے وہ پانی کنوین میں ڈال دیا وہ کنواں شیریں ہو گیا وہ کنواں ملکاتین میں زیادہ شیریں پانی کا کنواں ہے یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اون حجروں میں ہے کہ کھانے کی کثرت میں واقع ہوئے ہیں یہ معجزے اون معجزوں کے سوا ہیں جو اس کے بیان ہو چکے ہیں ۲

اسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے آپ کو آپ کے اصحاب کے ساتھ بیٹھا پایا آپ اونے باتیں کر رہے تھے اور آپ نے اپنے شکم مبارک پر ایک کپڑا باندھا تھا میں نے آپ کے بعض اصحاب سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے شکم مبارک پر کپڑا کس واسطے باندھا ہے اصحاب نے کہا بھوک سے باندھا ہے میں ابو طلحہ کے پاس گیا اور اون کو میں نے خبر کی وہ میری ماں کے پاس گئے اور اون سے پوچھا کیا کوئی شے ہو جو اونھوں نے کہا ہاں میرے پاس روٹی کے ٹکڑے اور خرے ہیں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئیں گے تو ہم اون کا پیٹ بھر دینگے اور اگر آپ ہمارے پاس کسی کو لیکر آویں گے

تو اون لوگوں کے واسطے کھانا تھوڑا ہو جاوے گا ابو طلحہ نے مجھ سے کہا اے انس تم جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب کھڑے ہو جسوقت آپ کھڑے ہوں تو تم آپ کو چھوڑ دو یہاں تک کہ آپ کے اصحاب چلے جاویں پھر تم آپ کے پیچھے جاؤ یہاں تک کہ جسوقت آپ دروازے کے پردہ کے پاس کھڑے ہو جاویں یا دروازے کی دہلیز کے پاس کھڑے ہو جاویں تو تم بھی عرض کرو کہ میرے باپ نے آپ کو بلایا ہے پھر جو کچھ میرے باپ نے مجھ سے کہا تھا میں نے اس طور سے کیا جبکہ میں نے آپ سے یہ عرض کیا کہ میرے باپ نے آپ کو بلایا ہے آپ نے اپنے اپنے اصحاب سے فرمایا اے لوگو! آپ پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور اس کو مضبوط پکڑا پھر آپ اپنے اصحاب کے ساتھ آئے جسوقت ہم اپنے مکان کے قریب گئے آپ نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا میں مکان میں ایسے حال میں داخل ہوا کہ جو لوگ آپ کے ساتھ آئے تھے ان کی کثرت کے سبب سے میں عجز میں تھا میں نے اپنے باپ سے کہا اے بااُم تم نے جو بات مجھ سے کہی تھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گہدی تھی آپ نے اپنے اصحاب کو بلایا اور آپ اپنے اصحاب کو لیکر تمہارے پاس آئے میں بھی منکر ابو طلحہ مکان سے باہر نکلے اور عرض کی یا رسول اللہ میں نے انس کو آپ کے پاس اس لئے بھیجا تھا کہ وہ تمہارا آپ کو بلا کر لاوے جن آدمیوں کو میں دیکھتا ہوں میرے پاس آتا کھانا نہیں ہے کہ وہ میرے مہوین آپ نے فرمایا تم مکان میں جاؤ جو کھانا تمہارے پاس ہے اللہ تعالیٰ اوس میں برکت دیگا ابو طلحہ مکان میں گئے اور کہا کہ تمہارے پاس جو کچھ ہو اوس کو جمع کر لو پھر اوس کو آپ کے پاس لاؤ وہاں میرے پاس جو کچھ روٹی اور خضرے تھے ہم آپ کے پاس لے گئے اور ہم نے اپنے ایک بوریہ پر اوس کو رکھ دیا آج اوس میں برکت کے واسطے دعا مانگی اور فرمایا کہ میرے پاس آٹھ آدمی آویں میں نے آپ کے پاس آٹھ آدمی داخل کئے آپ نے اپنا دست مبارک کھانے کے اوپر رکھ دیا اور فرمایا کھاؤ اور بسم اللہ کہو آدمیوں نے آپ کی انگشتان مبارک کے درمیان سے کھانا کھایا یہاں تک کہ وہ آٹھوں میں میرے گئے پھر آپ نے مجھ سے امر فرمایا کہ آپ کے پاس میں آٹھ آدمیوں کو داخل کروں آپ آٹھ آٹھ آدمیوں کے واسطے فرماتے گئے یہاں تک کہ آپ کے پاس اتنی مرد آئے اور ہر ایک مرد اوس میں کاکھانا کھانا یہاں تک کہ وہ میرے جوتا تھا پھر آپ نے مجھ کو اور میری ماں اور ابو طلحہ کو بلایا اور فرمایا کہ تم لوگ کھانا کھاؤ ہم نے یہاں تک کھایا کہ ہم میرے گئے پھر آپ نے اپنا دست مبارک



ابونعیم اور ابن عساکر نے انسؓ سے روایت کی کہ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینبؓ  
 حش سے نکاح کیا سیری بان نے مجھے کہا اے انسؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عروسی کی حالت میں صبح  
 کی ہوا میں نہیں دیکھتی ہوں کہ آپؐ کے واسطے صبح کا کھانا ہو تم وہ عکہ اور خرے سے آہ خرہ کاغذ  
 بدل لیا تھا سیری بان نے آپؐ کے واسطے حیس تیار کیا اور مجھ سے کہا کہ اس حیس کو رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی بی بی کے پاس لیجاو میں اس حیس کو آپؐ کے پاس پہرے کے ایک طباق میں لایا  
 آپؐ نے فرمایا کہ اسکو مکان کے ایک گوشہ میں رکھ دو اور تم جاؤ اور میرے پاس ابو بکر اور عمر و عثمان اور  
 علیؓ اور اصحاب میں سے ایک گروہ کو بلا کے لے آؤ پھر میرے پاس اہل سب کو اور اون لوگوں کو بلا کر لاؤ  
 جن کو تم راستہ میں دیکھو میں قلت طعام اور آدمیوں کی کثرت سے جنکو آپؐ نے بلایا تھا تعجب کر رہا تھا میں  
 نے اون کو بلایا اتنی آدمی آئے کہ مکان اور حجرہ مبارک بھر گیا پھر آپؐ نے فرمایا اے انسؓ وہ حیس لاو میں  
 طباق لیکر آیا آپؐ نے اوس میں اپنی تین انگلیاں ڈالیں وہ حیس بڑھتا اور اونچا ہوتا جاتا تھا آدمی کھاتے  
 جانے اور مکان سے نکلتے جاتے تھے یہاں تک کہ جسوقت سب لوگ فارغ ہو گئے طباق میں اوسى موافق باقی لایا  
 جسقدر میں لایا تھا آپؐ نے فرمایا کہ اس حیس کو زینب کے سامنے رکھ دو ثابت نے کہا میں نے انسؓ سے  
 پوچھا جن آدمیوں نے وہ حیس کھا یا تم گمان کرتے ہو کتنے آدمی تھے انسؓ نے کہا بہتر آدمی تھے۔

طبرانی اور ابونعیم اور ابن عساکر نے عبد الرحمن بن ابی قیسہ کے طریق سے واثلہ بن الاسقع سے روایت کی  
 کہا کہ اصحاب صفہ نے جو میں مرد تھے محمدؐ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا وہ لوگ بھوک کی شکایت  
 کرتے تھے آپؐ نے اپنے گھر میں دیکھا اور پوچھا کچھ اہل خانہ نے کہا ہاں ایک ٹکڑا ہی یا بھیہ کہا ٹکڑے  
 میں اور کچھ دودھ ہو وہ ٹکڑا یا ٹکڑے اور دودھ آپؐ کے پاس لایا گیا آپؐ نے اوس کو باریک توڑا  
 پھر اوس پر دودھ ڈالا پھر آپؐ نے اوس کو اپنے دست مبارک سے یہاں تک ملایا کہ اوس کو شریک  
 مانہ کر دیا پھر آپؐ نے فرمایا اے واثلہ تم اپنے اصحاب میں سے دس کو بلاؤ اور دس کو سچے چھوڑ دو  
 میں نے دس کو بلایا اور دس کو چھوڑ دیا آپؐ نے اون دس سے فرمایا بسم اللہ اسکے اطراف سے  
 کھاؤ اور اوس کے سر کو چھوڑ دو اس لئے کہ برکت اس کے اوپر سے آتی ہو اور وہ بڑھتا جاتا ہے

میں نے اون دس مردوں کو دیکھا کہ وہ کھارہے تھے اور آپ کے انگشتان مبارک کے درمیان سے نکل رہے تھے یہاں تک کہ سیری سے وہ بھر گئے پھر وہ چنے گئے اور دوسرے آدمی آئے جیسے آپ نے پہلے آدمیوں سے فرمایا تھا اس کے مثل ایسے بھی فرمایا۔ دھنوں سے اون کھا سہیں جس سے یہاں تک کھایا کہ سیری سے بھر گئے یہاں تک کہ کھانے والے انتہی کو پہنچ گئے یہ سب کھا لیٹا اور بتین بتین باز کا نام دے دو چٹا ہین نے جو چھ دیکھا اس سے میں تعجب کی حالت میں اوتھا۔

میر تقی اور ابو نعیم نے سلیمان بن حبان کے طریق سے وائلیہ بن الماسقع کے طریق سے روایت کی ہے کہ اسے کہیں اصحاب غنہ میں سے تھا میرے اصحاب نے مجھے بھوک کی شکایت کی اور انھوں نے کہا اے وائلیہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور میرے واسطے کھانا مانگو میں آپ کے پاس آتا ہوں عرض کی کہ میرے اصحاب بھوک کی شکایت کرتے ہیں آپ نے سنا کر فرمایا اے عائشہ تم میرے پاس آؤ پھر حضرت عائشہ نے کہا میرے پاس کچھ نہیں ہے مگر روٹی کچھ تو ہے میں آپ نے فرمایا اون ٹکڑوں کو تو اور ایک طبق مانگا اور روٹی کو طبق میں ڈالا پھر آپ اپنے دست مبارک سے ٹکڑے بٹانے لگے اور روٹی ٹکڑے بٹاتا جاتا تھا یہاں تک بڑا کہ طبق بھر گیا اور آپ نے مجھ سے فرمایا کہ تم جاؤ اور اپنے اصحاب میں سے دس کو لے آؤ جب آگئے تو آپ نے اون سے فرمایا کہ بسم اللہ طبق کے اطراف سے اواہ رکھالے کہ پھر سے نہ لو اس نے کہ اس کے اوپر کی جانب سے برکت آتی تھی ہر اون آدمیوں نے یہاں تک کھایا کہ وہ سیر ہو پھر وہ اٹھ گئے اور جتنا کھانا طبق میں تھا اس کی مثل باقی رہ گیا پھر آپ اس کو اپنے دست مبارک سے بٹا کرنے لگے اور کھانا بڑا رہا تھا یہاں تک کہ طبق بھر گیا آپ نے فرمایا کہ اپنے اصحاب میں سے دس آدمیوں کو لے آؤ میں آؤں آئے اور جتنا انہوں نے پہلے دس آدمیوں کے طور پر کھانا کھایا پھر آپ نے روایت فرمایا کہ کوئی آدمی باقی رہ گیا پھر میں نے عرض کی ہاں وہ آدمی باقی رہا آپ نے فرمایا اون دس کو لے آؤ وہ آئے اور دھنوں سے یہاں تک کھایا کہ وہ سیر ہو گئے اور پھر وہ اٹھ گئے تو سب اوجھٹا کھا طبق میں اوجھٹا مثل رہ گیا آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اس کو حضرت عائشہ کے پاس لیجاؤ۔

حکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح کہا ہے نیز ابن ابی شیبہ نے اس حدیث سے وائلیہ بن الماسقع



سے روایت کی کہ جب کہ ہم تین دن تیسرے رجبہ میں نے کھانا نہیں کھایا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے پاس گیا وہ میں نے آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا کچھ شہر ہو ایک جا رہی ہے عرض کی کہ  
 وہ جہنم ہے میں نے ایک تھوڑا سا آپ نے دیکھا پھر آپ نے اپنے دست مبارک سے روٹی کو توڑا  
 اور مجھ پر فرمایا تم باہر اور دوسرا ذیوں کو بلا لاؤ میں دس آدمیوں کو بلا کر لایا ہم نے یہاں تک کھانا  
 کھا کہ ہم سب تھکے اور لیٹے گئے کئی کچھ حالت تھی کہ یا ہم نے دس میں اپنی انگلیں ڈالی تھیں کچھ کم  
 نہیں ہوا تھا پھر آپ نے فرمایا وہ دس آدمیوں کو میرے پاس بلا کر لے آؤ راوی نے ذکر کیا کہ کہیں نے ان  
 آدمیوں کے کھانے کے بعد دس دس کے درمیان سے آدمیوں کو بلایا اور راوی نے یہ کہہ کہا ہر کہ انھوں  
 نے کھانا تو تیار دینے کے طور پر چھوڑ دیا۔

ہذا فی نے (اوسط میں صفیہ ام المومنین سے روایت کی ہر انھوں نے فرمایا ہر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 ایک دن میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے دریافت فرمایا کہ تمہارے پاس کچھ چیز ہیں بھوکا ہوں  
 میں نے عرض کی کچھ شہر نہیں ہو مگر وہ آٹا پھر آپ نے فرمایا کہ اوس کو گرم کرو میں بریان کرو میں نے آٹے کو  
 ہانڈی میں ڈالا اور اوس کو پکایا اور میں نے آپ سے عرض کیا کہ آٹا پک گیا پھر آپ نے روغن زرد کو مشک  
 مانگی جس میں نہ تھا مگر تھوڑا کچھ آپ نے اوس کے دونوں کنارے ہانڈی میں پھوڑے اور آپ نے اس بات  
 مبارک اوس پر رکھ دیا اور فرمایا بسم اللہ اپنی بہنوں کو بلاؤ اس نے کہ میں جانتا ہوں مجھ کو علم ہے جسے  
 میں بھوکا پاتا ہوں اوس کے مثل وہ بھی کچھ پاتی ہیں میں نے ان کو بلایا ہم سب نے یہاں تک کھایا کہ ہم  
 ہو گئے پھر حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے پھر آپ اور مروانہ اور انھوں نے  
 اتنا کھایا کہ سیر ہو گئے اور ان سے بچ رہا۔

احمد نے (زہد) میں اور بزار اور بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ کہا ہر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 ایک اعرابی کو مہمان کیا اور اوس کے کھانے کے واسطے کچھ طلب فرمایا کچھ نہ پایا مگر ایک تکرہ جو سوکھا  
 ہوا کسی سوراخ میں پڑا تھا اوس تکرہ کے آس پاس لے لیا اور اوس کے چمکے کڑے کے اوس پر اپنا دست  
 مبارک رکھ دیا اور اعرابی کو بلایا اور اوس سے فرمایا کھاؤ انہی نے اتنا کھایا کہ سیر ہو گیا اور بچنے کے

طور پر کھڑے پھر آپ کی طرف سے لگا اور دیکھتے لگاتار آپ نے دراصل مردہ بن۔

وآرمی اور بن ابی شیبہ اور ترمذی اور حاکم اور بیہقی نے اس حدیث کی روایت کی جو اور ان علمائے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور ابو نعیم نے سمرہ بن جندب سے جو روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانے کا ایک پیالہ لایا گیا جس میں کھانا تھا صبح کے وقت سے ظہر تک آدمی باہر مقاب آ رہے تھے ایک قوم کھانا کھا کے اٹھ کھڑی ہوئی اور دوسری قوم اس کے بعد بیٹھتی تھی ایک مرد نے سمرہ سے پوچھا کیا کھانا بڑھتا تھا سمرہ نے کہا نہیں بڑھتا تھا مگر اس کچھ سے اور آسمان کی طرف اشارہ کیا یعنی منجانب اللہ کھانا بڑھتا تھا۔

بیہقی اور طبرانی اور ابو نعیم نے ابو یوب سے روایت کی ہے کہ اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ کے واسطے کھا آپ کو اوس قدر تھا کہ آپ کو اور ابو بکرؓ کو کفایت کرتا ہے وہ کھانا آپ کے اور ابو بکرؓ کے پاس لایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جاؤ اور میرے پاس تین آدمی اشرف انصار میں سے بلا کے آؤ یہاں مجھ پر دشوار ہوا اور میں نے اپنے دو مہینے کہا کہ میرے پاس کچھ شے نہیں ہے جو میں اوس کو زیادہ کر دوں میری یہ حالت تو گئی تو یامین بن اوفیؓ کو گیا آپ نے مجھ سے فرمایا تم جاؤ اور میرے پاس تین آدمی اشرف انصار سے آؤ میں نے تین آدمیوں کو بلایا وہ آئے آپ نے سرایا کہ کھانا کھاؤ ان سب نے یہاں تک کھا یا کہ کھانے سے ہٹ گئے پھر انھوں نے یہ شہادت دی کہ آپ رسول اللہ میں اور انھوں نے جانے سے پہلے آپ سے بیعت کی پھر آپ نے فرمایا میرے پاس ساتھ آدمیوں کو ہمارے ناؤں سے آدمی آئے یہاں تک کہ آپ کے اوس کھانے سے انصار میں سے ایک سو اسی مردوں نے کھایا۔

بخاری نے عبد الرحمن بن ابی بکرؓ سے روایت کی ہے کہ اس کے ہم ایک مہینے آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے دریافت فرمایا کہ تم لوگوں میں سے کسی کے ساتھ کھانا ہے کیا ایک معاذ ہو اگر ایک آدمی کے ساتھ ایک صلح یا ایک صلح کی مثل غلہ ہو وہ علیہ میں گزرتا ہو گا پھر ایک مرد ایک بکری لایا جس کو وہ ہانک رہا تھا آپ نے اوس مرد سے بکری خرید فرمائی اور اوس بکری کے واسطے حکم دیا وہ ذبح کی گئی اور پکائی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کی کھجی کے واسطے فرمایا کہ جو بیوی کے واسطے قسم ہے اللہ تعالیٰ

کہ اون ایک سو تیس آدمیوں میں سے کوئی آدمی نہ تھا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کے واسطے بکری کی کلیجی کا ایک ٹکڑا قلع کیا اگر آدمی موجود تھا تو اوس کو کلیجی کا ایک ٹکڑا دیدیا اور اگر آدمی اوس وقت حاضر نہ تھا تو اوس کے لئے آپ نے ایک ٹکڑا چھپا کر رکھ لیا راوی نے کہا کہ اوس بکری کے گوشت سے دو پیالے تیار کئے گئے ہم کل آدمیوں نے اوس بکری کے گوشت میں سے کھایا اور ہم سب سیر ہو گئے اور دونوں پیالوں میں اوس کا گوشت بچ رہا اور دونوں پیالے اونٹ پر رکھ دیئے گئے۔

بخاری نے ابو ہریرہ رضی سے روایت کی ہر ابو ہریرہ رضی نے یوں قسم کھا۔ کہے کہا ہر واللہ اللہمی لا الہ الاہو زوی نہیں پر میں اپنے جگر پر بھوک کا بھر وسا کرتا تھا (یعنی میں سمجھتا تھا کہ دنیا میں مجھ سے زیادہ بھوک کی برداشت کوئی نہیں کر سکتا) اور میں بھوک سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا کرتا تھا ایک دن میں راستہ پر ٹھیکہ گیا میرے پاس سے ابو بکر گزرے میں نے اون سے کتاب اللہ کی ایک آیت پوچھی اور میں نے اون سے آیت کو نہیں پوچھا مگر اس لئے کہ وہ مجھ کو اپنے ساتھ لیں وہ چلے گئے اور مجھ کو ساتھ نہیں لیا پھر میرے پاس سے عمر گزرے میں نے اون سے کتاب اللہ کی ایک آیت پوچھی اور میں نے اون سے آیت کو نہیں پوچھا مگر اس لئے کہ وہ مجھ کو اپنے ساتھ لے جاویں وہ چلے گئے اور مجھ کو ہمراہ نہیں لے گئے پھر میری طرف سے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم گزرے جو وقت آپ نے مجھ کو دیکھا تب تم فرمایا اور جو بات میرے دل میں تھی اور میرے چہرے میں تھی اس کی آپ نے پہچان لیا پھر آپ نے فرمایا ابو ہریرہ میں نے عرض کی لبیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ ہمارے ساتھ ہو لو اور آپ چلے گئے میں آپ کے پیچھے ہوا آپ کا کان میں داخل ہو گئے میں نے اذن چاہا آپ نے مجھ کو اذن دیا میں کان میں داخل ہوا میں نے ایک قحج میں دودھ پایا آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا ہر گھر کے آدمیوں نے کہا کہ اس کو آپ کے واسطے فلاں خڑو نے یا فلاں عورت نے بطور ہدیہ بھیجا ہر آپ نے فرمایا ابو ہریرہ میں نے عرض کی لبیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اہل صفہ کے پاس پہنچو اور اون کو میرے پاس بلا کے لے آؤ ابو ہریرہ رضی نے کہا کہ اہل صفہ اسلام کے مہمان تھے نہ اہل کے پاس ٹھکانہ رکھتے تھے اور نہ مال تھا جس وقت آنحضرت صلعم کے پاس صدقہ آتا تو آپ اہل صفہ کے ہاتھ سے لیتے تھے اور صدقہ میں سے آپ کچھ نہیں لیتے تھے اور جس وقت آپ کے پاس ہدیہ

آپ اون کے پاس آدمی بھیجے اور اس ہریہ سے آپ لیتے اور اہل صفہ کو اس میں شریک فرماتے تھے آپ نے ان کے پاس جو مجھکو بھیجا یہ امر مجھکو ناگوار ہوا میں نے اپنے دل میں کہا کہ مجھ کو دودھ اہل صفہ میں کیا حقیقت رکھتا ہے : یعنی حضورؐ اور مجھکو بھیجا یہ تھی کہ پیاس کی غذا نہ مجھکو بلکہ ان کی کہ مجھکو اس سے قوت ہوگی اور میں آپکا بھیجا ہوں جسوقت اہل صفہ آویں گے آپ مجھکو بھیجئے تاکہ میں ان کو دودھ دیدوں اور یہ نہ ہوگا کہ اس دودھ میں سے مجھکو کچھ بچھوئے اسوقت اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول کی طاعت سے مجھکو چارہ رہا تھا میں اہل صفہ کے پاس آیا اور ان کو میں نے بدایا اہل صفہ نے اور مکان میں اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے آپ نے مجھکو پکارا اے ابوہریرہ میں نے عرض کی لبیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ دودھ کو لو اور اہل صفہ کو دودھ میں نے دودھ کا قح لیامیں ہر ایک آدمی کو دودھ کا وہ قح دے دیتا اور وہ پتیا ہانگ کہ وہ سیراب ہو جاتا پھر وہ مرد مجھکو قح پھر دیتا میں دوسرے مرد کو دیدیتا تھا وہ آتا پتیا کہ سیراب ہو جاتا پھر وہ مجھکو قح پھر دیتا تھا یہاں تک کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا اور قوم کے کل آدمی اسوقت سیراب ہو چکے تھے آپ نے قح مجھ سے لے لیا اور اپنے دست مبارک پر رکھا اور میری طرف دیکھا اور آپ نے تبسم فرمایا اور فرمایا اے ابوہریرہ میں نے عرض کی لبیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ میں اور تم باقی رگڑ میں میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے سچ ارشاد فرمایا آپ نے مجھ سے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اور دودھ پی لو میں نے دودھ پیا پھر آپ نے فرمایا میں نے پھر پیا آپ مجھ سے یہی فرماتے تھے کہ پوٹو پوٹو تھا یہاں تک کہ میں نے کہا اب ہمیں پتیا قسم ہو اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ سمجھوٹ کیا ہر دودھ کے واسطے میں کوئی راستہ نہیں پاتا ہوں میں نے قح آپ کو دیدیا آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور اللہ تعالیٰ کا نام مبارک لیا اور بچا ہوا دودھ پی لیا۔

ابن سعد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ کہا ہر کہ ہم ایک شب بغیر شب کے کھانے کے رہے میں صبح کو اٹھا میں نے جستجو کی مجھکو وہ شہر ملی کہ میں نے غلہ اور گوشت ایک درہم کو خرید کیا پھر میں اس کو حضرت فاطمہؓ کے پاس لایا حضرت فاطمہؓ نے روٹی پکائی اور گوشت پکایا جب آپ پکانے سے فارغ ہو گئیں تو یہ فرمایا کاش میرے باپ کے پاس آپ جاتے اور ان کو بلکہ لاتے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ لیٹے ہوئے تھے اور آغوش اللہ میں الجھ رہے تھے میں نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارے پاس کھا ہر آپ تشریف لے چلے آپ ایسے

حال میں تشییف اسے کہ ہانڈی جوش مار رہی تھی آپ نے حضرت فاطمہ سے فرمایا کہ عائشہؓ کے واسطے  
 نکال لو اودھنوں نے ایک کبابی میں اون کے واسطے نکال لیا پھر آپ نے فرمایا کہ حفصہ کے واسطے  
 نکال لو اودھنوں نے ایک رکابی میں اون کے واسطے نکال لیا یہاں تک کہ حضرت فاطمہ نے اپنی جمیع  
 عورتوں کے واسطے جو نوٹھیں کھانا نکالا پھر آپ نے فرمایا کہ اپنے باپ اور اپنے شوہر کے واسطے  
 نکال لو اودھنوں نے کھانا نکالا پھر اپنے فرمایا کہ تم اپنے واسطے نکالو اور کھاؤ حضرت فاطمہ نے فرمایا میں نے اپنے  
 واسطے بھی کھانا نکالا پھر میں نے ہانڈی کو اودھنا بیا رہا لباب تھی جب قدر اللہ تعالیٰ نے چاہا ہم نے اوس میں سے کھا  
 ابن سعد اور ابن ابی شیبہ اور طبرانی اور ابو نعیم نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک رات رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے باہر تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا کہ میرے اہل صفہ کو بلا کے لاؤ میں نے اون کو بلا  
 آپ نے ایک طبق رکھا جس میں جو کھا کھانا پکا ہوا تھا میں گمان کرتا ہوں ایک مکی مقدار میں تھا آپ نے اپنا دست  
 مبارک اوس پر رکھ دیا اور فرمایا بسم اللہ تو ہم نے جتنا چاہا اوس میں سے کھایا اور ہم لوگ باہر نکلے  
 مردوں کے تھے پھر ہم نے کھانے سے اپنے ہاتھ اٹھائے جو قوت وہ کھانا رکھا گیا تھا وہ کھانا اوس کی مثل تھا  
 مگر اتنی بات تھی کہ اوس کھانے میں اوگلیوں کے نشان تھے۔

طبرانی نے (اوسط) میں صحیح سند سے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میری ماں نے کھانا پکایا  
 اور مجھ سے کہا کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا اور آپ کو بلا کے لاؤ میں آپ کے پاس  
 گیا اور میں نے مخفی طور سے آپ سے کہا آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ تم لوگ کھڑے ہو جاؤ آپ کے ساتھ  
 پچاس مرد اٹھ کرائے آپ نے اون سے فرمایا کہ دس دس آدمی مکان میں داخل ہوں سب نے یہاں تک  
 کھانا کھایا کہ میرے گئے اور جتنا کھانا پہلے تھا اوس کے مقدار میں پھر ہا۔

ابو نعیم نے صہیب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے کھانا پکایا اور  
 میں آپ کے پاس آیا آپ اوس وقت اپنے چند اصحاب میں تھے میں آپ کی حیا کی وجہ سے کھڑا ہو گیا جبکہ  
 آپ نے میری طرف دیکھا میں نے آپ کی طرف اشارہ کیا آپ نے فرمایا کہ میرے آدمی جو میں نے غرض کی تھیں  
 آپ سن کر چپ ہو رہے اور میں اپنی جگہ پر کھڑا رہا جبکہ آپ نے میری طرف دیکھا میں نے آپ سے اشارہ کیا

آپ نے دوبارہ یاقین بار فرمایا کہ بیہ آدمی جو مین مین نے عرض کی ہینک بیہ آدمی مین مین نے آپ کے واسطے  
تھوڑی شہر کا کی ہر غرض سب اصحاب نے کھایا اور کھانا اون سے بچ رہا۔

احمد اور ابن سعد اور ابو نعیم نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن کے طریق سے عبد اللہ بن مہفہ کے ایک فرزند سے روایت  
کی ہر اونھوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہر کہا ہر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیہ طریق تھا کہ جس وقت مہمان  
جمع ہو جاتے آپ فرماتے کہ ہر ایک مرد ایک مہمان کو اپنے ساتھ لیکر گھر کو لٹ جاوے یہاں تک کہ ایک رات  
تھی مسجد میں بہت سے مہمان جمع ہو گئے آپ نے فرمایا کہ ہر ایک مرد اپنے اپنے مجلس کو لیکر لٹ جاوے مین اون آدمیوں  
مین سے تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لٹ کے گیا آپ نے حضرت عائشہ رضی سے پوچھا کیا کچھ شہر کا اور اونھوں  
نے کہا ہاں حویسہ ہر جو مین نے آپ کے افطار کے واسطے مہیا رکھا ہر ایک چھوٹی قعب مین وہ حویسہ آپ کے پاس  
لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس مین سے کچھ کھایا اور پھر اوس کو ہمارے آگے بڑھا دیا پھر آپ نے فرمایا  
بسم اللہ کھاو ہم نے اوس حویسہ مین سے یہاں تک کھایا واللہ ہم سیری کی وجہ سے اوس کی طرف نہیں دیکھتے تھے پھر  
آپ نے دریافت فرمایا کیا کچھ پینے کی شہر ہے حضرت عائشہ رضی نے کہا کہ تھوڑا سا دودھ ہر جو آپ کے افطار کے  
واسطے مین نے مہیا رکھا ہر وہ دودھ لیکر آئین آپ نے اوس مین سے تھوڑا سا پیا پھر آپ نے فرمایا بسم اللہ  
اچھا کھو واللہ ہم نے یہاں تک پیا کہ ہم سیری کی وجہ سے اوس کی طرف نہیں دیکھتے تھے۔

ابو نعیم نے دوسری وجہ سے ابو سلمہ سے اونھوں نے نعیش بن مہفہ سے روایت کی ہر کہا ہر کہ میرا باپ  
اہل صفہ سے تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل صفہ کے واسطے فرمایا اصحاب مین سے ہر ایک آدمی ایک  
آدمی کو اور دو آدمیوں کو لے جانے لگا اور مین اون آدمیوں مین گیا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گھر  
آپ نے فرمایا اے عائشہ کھو کھانا کھلاو حضرت عائشہ رضی نے ہم نے خشیش کھایا پھر قطا کی مثل جلد  
سے جیسہ لائین ہم نے جیسہ کھایا پھر آپ نے فرمایا اے عائشہ کھو کھانا حضرت عائشہ رضی نے ایک چھوٹا سا لہ دودھ  
کا لائین ہم نے دودھ پیا۔

لہ خشیش لہیوں اور ستر پے ہوے جو ہاڈی مین ڈالکر کچاے جاوین اور اوس مین گوشت یا خرمازا جاوے ۱۲  
لہ قطا ایک طائر کا نام ہر جو قریب قدم لکھتا ہر ۱۳

ابو یحییٰ نے جابر بنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کئی دن تک ٹھہرے رہے اور آپ نے کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ بھوکا رہنا آپ پر دشوار ہو گیا آپ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور ان سے فرمایا اے میری بیٹی کیا تمہارے پاس کچھ شہد ہو اور انھوں نے کہا کچھ شہد نہیں ہے جبکہ آپ ان کے پاس سے چلے گئے تو ان کی ایک ہم سایہ عورت نے دو چپائیں اور گوشت کا ایک ٹکڑا بھیجا حضرت فاطمہ نے اس کو ایک پیالہ میں رکھ دیا اور اس پر کوئی خیر ڈھانپ دی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا بھیجا آپ حضرت فاطمہ کے پاس ہلٹ کے آئے حضرت فاطمہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ شہد دی ہیں میں آپ کے واسطے چھپا رکھی ہے آپ نے فرمایا لیکر آؤ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس لیکر آئیں آپ نے پیالہ کو کھول دیا یکایک وہ پیالہ روٹی اور گوشت سے بہا ہوا تھا جبکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس کو دیکھا وہ متحیر ہو گئیں اور انھوں نے یہ بھیچا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ برکت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا اے میری پیاری بیٹی تمہارے پاس یہ کہاں سے آیا انھوں نے کہا اے بابائے اللہ تعالیٰ کے پاس سے ہے۔ **وَرَزَقَ اللَّهُ رِزْقًا غَيْرَ حِسَابٍ**۔ آپ نے فرمایا اے میری پیاری بیٹی جس اللہ تعالیٰ نے منکو سیدۂ نسا بنی اسرائیل کا بشیہ کیا ہے اسی کو حمد سزا اور اس لئے کہ سیدۂ نسا بنی اسرائیل کی یہ نشان تھی جو قوت اللہ تعالیٰ ان کو کوئی شکر نصیب کرتا اور ان سے آدمی پوچھتے کہ یہ شہد تمہارے پاس کہاں سے آئی ہے وہ یہ جواب دیتی تھیں **وَجَاءَ عِندَ اللَّهِ الْقَدِيرُ رِزْقًا غَيْرَ حِسَابٍ** پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا پھر آپ نے اور حضرت علی اور حضرت فاطمہ اور حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم نے وہ کھانا کھایا اور آپ کی جمیع ازواج مطہرات اور آپ کے جمیع اہل بیت نے کھایا یہاں تک کہ سب سیر ہو گئے اور پیالہ جیسا تھا وہی باقی رہا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بقیہ کھانا اپنے ہمراہ لے کے پاس بھیجا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو کھانے میں کثیر خیر و برکت کی۔

ابن سعد نے ائمہ عامر اسماعیل بن زید بن النکن سے روایت کی ہے کہ اس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ہماری مسجد میں مغرب کی نماز پڑھی میں اپنے مکان میں آئی اور میں آپ کے

پاس ایسی بڑی جس پر گوشت تھا اور روٹھیں لائی اور میں نے عرض کی میرے ان باپ آپ پر فدا ہوں آپ  
 عشاء کا کھانا نوش فرمائے آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا بسم اللہ کھاؤ آپ نے اور آپ کے اولیٰ اصحاب  
 نے جو آپ کے ساتھ آئے تھے اور ان آدمیوں نے جواہل خانہ سے حاضر تھے وہ گوشت اور چائین  
 کھائیں قسم ہر اوس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں نے بعض استخوان کو دکھایا کہ اوس کا  
 گوشت کم نہیں ہوا تھا اور تمام روٹھیں کم نہیں ہوئی تھیں اور اوس وقت قوم کے آدمی چالیس ہوتے تھے  
 پھر آپ نے میرے پاس ایک ایسی مشک میں پانی بیا جو عظیم ڈول کے مشابہ تھی پھر آپ تشریف لے گئے  
 میں نے اوس مشک پر چکنائی لگائی اور اوس کو پلیٹ کے رکھ دیا ہم اوس مشک سے بیار کو پانی پلاتے  
 تھے اور بیماری کی موت کے وقت میں برکت کی امید سے ہم اوس مشک سے پانی پلاتے تھے۔

طبرانی نے مسعود بن خالد سے روایت کی ہر کہا ہر کہین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کبری  
 بھیجی پھر میں اپنی کسی حاجت کے واسطے چلا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کبری کا ایک حصہ ہمارا  
 لوگوں کو پھیر دیا جب میں بٹ کے آیا کیا کہ میں نے گوشت موجود پایا میں نے پوچھا اے ام خناس یہ  
 کیا گوشت ہر اوس نے کہا جو کبری تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجی تھی آپ نے اوس کا  
 گوشت ہمو کو پھیر دیا ہر میں نے اوس سے کہا تم کو کیا ہو گیا ہر کہ تو اپنے بچوں کو یہ گوشت نہیں کھلاتی اوس  
 نے کہا کہ یہ گوشت اون کا پس خورد ہر اور کل کو میں نے کھلا دیا ہر وہ لوگ دو بکریں اور تین بکریں  
 دینچ کیا کرتے تھے اور اون کو کافی نہیں ہوتی تھیں۔

طبرانی نے اوسط میں صحیح سند سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہر کہا ہر کہ ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے مجھ کو بلایا اور فرمایا کہ مکان کو جاؤ اور یہ کہو کہ جو کھانا تمہارے پاس ہر وہ لاؤ اہل مکان نے مجھ کو ایک  
 رکابی دی جس میں عصیدہ تھا اور اوس کے ساتھ کھجوریں دیں میں اوس کو آپ کے پاس لیکر آیا آپ نے  
 اعلیٰ عظیم بلقا شجب کا ترجمہ ہر جو اصل حدیث میں آیا ہر شجب ایسی مشک ہوتی ہر جو نیچے کسی جاتی ہے اور

اوپر سے اوس کا سر کاٹ دیا جاتا ہے عظیم ڈول کے مشابہ ہوتی ہے ۱۲

۱۳ عصیدہ۔ آٹے اور گھی اور میٹھے سے پکاتے ہیں ۱۲



مجھ سے فرمایا کہ اہل مسجد کو میرے پاس بلاؤ میں نے اپنے دل میں کہا کہ مجھ کو ملاکت ہو کہ میں کھانا مقور اور کھانا  
اور اس امر سے مجھ کو ملاکت ہو کہ آپ کی مافرمانی میں کروں کہ آدھون کو نہ بلاؤں میں نے اہل مسجد کو بلایا  
اہل مسجد جمع ہو گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عسیدہ میں اپنی انگلیں جھادیں اور اس کے اطراف کو دہ بایا اور دیکھ  
سے فرمایا بسم اللہ کھاؤ اور عسیدہ نے کھایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے اور میں نے کھایا یہاں تک کہ میں سیر ہو گیا اور  
میں نے اس کو اٹھالیا وہ عسیدہ اپنی اسی ہٹ پر تھا جیسے میں نے اس کو رکھا تھا مگر اس میں نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم کی انگشتان مبارک کی نشانیاں تھیں۔

ابن سعد نے ابوہریرہ رضی سے روایت کی ہے کہ جو کہ میں اُمید بن اپنے مکان سے نکل کے مسجد کو گیا مجھ کو مکان میں  
نکالا مگر سب کو نے میں نے لیک کر وہ کھایا اور انھوں نے مجھ سے کہا کہ ہکو مکانوں سے نہیں نکالا مگر سب کو نے ہم لوگ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوئے اور ہم نے آپ کو خبر کی آپ نے ایک طبق منگایا جس میں خرغے  
اور آپ نے ہر ایک آدمی کو دو دو خرغے دئے اور فرمایا کہ ان دو دو خرغوں کو کھا لو اور ان پر پانی پی لو یہ  
دو دو خرغے تم کو آج کے دن کفایت کریں گے۔

شیخین نے عبد الرحمن بن ابی بکر رضی سے روایت کی ہے کہ جو کہ حضرت ابو بکر رضی میں مہانوں کو لائے اور نبی صلی  
علیہ وسلم کے پاس چلے گئے اور عشاء کھا کھا لیا پھر وہاں ٹھہرے رہے اور جتنی رات گذرنا اللہ تعالیٰ نے  
چاہا اس کے گزرنے کے بعد آئے ابو بکر رضی کی بی بی نے ان سے پوچھا کہ تم کو کس امر نے تمہارے مہانوں سے  
روک دیا جو تم نہ آئے حضرت ابو بکر رضی نے پوچھا کیا تم نے مہانوں کو شب کا کھانا نہیں کھلایا ان کی بی بی نے کہا  
تمہارے مہانوں نے کھانا کھانے سے انکار کیا یہاں تک کہ تم آ جاؤ حضرت ابو بکر رضی نے کہا واللہ میں کبھی نہ کھا  
راوی نے کہا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی قسم کوئی قوم نہیں لیتے تھے مگر اس قوم کے اسفل سے آساثرہ جاتا کہ قوم سے  
اکثر ہو جاتا تھا ہم سب لوگ سیر ہو گئے اور جب کھا کھانا تھا اس سے زیادہ تر ہو گیا ابو بکر رضی نے اس کھانے  
کی طرف دیکھا وہ ویسا ہی تھا جیسا کہ تھا یا اس سے اکثر تھا حضرت ابو بکر رضی نے اپنی بی بی سے پوچھا اسے  
نبی فراس کی ہن بھ کیا واقعہ ہوا ان کی بی بی نے کہا مجھ کو اپنی انگلیوں کی ٹھنڈک کی قسم ہے اس سے پہلے جو  
کھانا تھا یہ کھانا اس وقت اس سے تین مرتبہ زیادہ ہو اس کھانے میں سے حضرت ابو بکر رضی نے کھایا

اور کہا میں نے جو کھا نا کھانے سے قسم کھائی تھی وہ فعل شیطان کی جانب سے تھا پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کھانا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے وہ کھانا صبح تک آپ کے پاس رہا راوی نے کہا ہمارے  
 اور قوم کے درمیان عہد تھا عہد کی مدت گزر گئی تھی ہم نے معاہدہ میں سے بارہ آدمیوں کو قوم کا  
 شناسندہ ٹھہرایا اور بارہ آدمیوں میں سے ہر ایک مرد کے ساتھ اور بہت سے آدمی تھے اللہ کے  
 کو زیادہ علم ہے کہ ہر ایک مرد کے ساتھ کتنے کتنے آدمی تھے ہر کو علم نہیں سوا اس کے کہ یہ متحقق ہے کہ آنحضرت  
 صلعم نے ان شناسندوں کے ساتھ اون آدمیوں کو بھیجا تھا اوس کھانے میں سے اون تمام آدمیوں نے  
 ابن سعد اور بیہقی اور ابونعیم نے ابوالعالیہ کے طریق سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ  
 میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خرے لیکر آیا اور میں نے عرض کی کہ آپ میرے واسطے ان  
 خرمن میں برکت کی دعا فرمائے آپ نے وہ خرے لے لئے پھر ان میں برکت کے واسطے دعا کی پھر آپ نے  
 فرمایا کہ ان خرمن کو لے لو اور ان کو اپنے گوشہ دان میں رکھ دو جو وقت تم یہ ارادہ کرو کہ ان میں  
 سے لو تو گوشہ دان میں اپنا ہاتھ ڈال گئے لی جاؤ رکھنے کے طور پر ان کو نہ بکھیرو یا ضایع نہ کیجو  
 فرمایا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہم میں نے ان خرمن میں سے اتنے اتنے وسیع فی سبیل اللہ دئے اور  
 ابن سعد کا لفظ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایسے ایسے اونٹ دئے اور میں ان خرمن میں  
 سے کھاتا تھا لوگوں کو کھلاتا تھا اور وہ خرے میرے گوشہ دان میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کے دن  
 تک تھے وہ گوشہ دان گر پڑا اور وہ خرے چلے گئے۔

بیہقی اور ابونعیم نے ابن سیرین کے طریق سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم ایک غزوہ میں تھے اصحاب کے پاس طعام کی قلت ہو گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ شہر میں نے عرض کی میرے گوشہ دان میں کچھ  
 خرے ہیں آپ نے فرمایا اوس کو لے آؤ میں گوشہ دان لے گیا آپ نے فرمایا چم بچھا لے کھائے  
 میں ایک نطفہ لے گیا اور میں نے اوس کو بچھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک  
 گوشہ دان میں ڈالا اور خرے لئے بیکار وہ اکیس خرے نکلے پھر آپ نے بسم اللہ کہا اور ہر ایک خرے

آپ رکھنے لگے اور ہر ایک خرمے پر بسم اللہ کہتے گئے یہاں تک کہ آپ سب خرمون پر گزریے اور اون پر  
 بسم اللہ کہا اور اون کو جمع کیا اور آپ نے فرمایا کہ فلان اور اوس کے اصحاب کو بلا لو وہ سب آئے  
 اور خرمے یہاں تک کھائے کہ سیر ہو گئے اور چلے گئے پھر آپ نے فرمایا کہ فلان اور اوس کے اصحاب کو بلا  
 وہ لوگ آئے اور سب نے خرمے کھائے یہاں تک کہ سیر ہو گئے اور چلے گئے اور خرمے بچ رہے آپ نے  
 مجھ سے فرمایا جہنہ جاؤ میں بیٹھ گیا آپ نے اور میں نے خرمے کھائے اور خرمے بچ رہے آپ نے اون  
 لیا اور توشہ دان میں داخل کر دیا اور مجھ سے فرمایا کہ جس وقت تم کچھ لینے کا ارادہ کرو تو اپنا ہاتھ  
 توشہ دان میں داخل کر کے لیجو اور توشہ دان کو اونڈہا نہ کیجو میں خرمون کا ارادہ نہیں کرتا مگر اپنا  
 ہاتھ توشہ دان میں ڈالتا میں نے اون خرمون سے پیاس و سق لیکر فی سبیل اللہ دئے توشہ دان  
 میرے کجاوے کے پیچھے لٹکتا رہتا تھا وہ توشہ دان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں گرنے پر خرمے چلے گئے  
 بیہقی اور ابو نعیم نے ابو نعیم کے طریق سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اسلام میں مجھ کو  
 تین مصیبتیں پہنچیں جیسی وہ تین مصیبتیں ہیں مجھ کو اوس کی مثل کوئی مصیبت نہیں پہنچی ایک مصیبت  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو دوسری مصیبت حضرت عثمان کا قتل ہو اور تیسری مصیبت توشہ دان  
 آدمیوں نے اون سے پوچھا توشہ دان کی حقیقت کیا ہے بیان کرو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہم لوگ نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا اے ابو ہریرہ تمہارے ساتھ کچھ  
 شے جو میں نے عرض کی کہ توشہ دان میں خرمے ہیں آپ نے فرمایا کہ اوس کو لیکر آدمیوں نے توشہ دان  
 خرمے نکالے اور اون کو آپ کے پاس لیکر آیا آپ نے اون کو مس کیا اور اون کے باب میں دعا  
 کی پھر آپ نے فرمایا کہ دس آدمیوں کو بلا لو میں نے دس آدمیوں کو بلا لیا اونہوں نے خرمے یہاں تک  
 کھائے کہ سیر ہو گئے پھر اسی طور سے دس آدمی آئے اور اونہوں نے پیٹ بھر کے خرمے کھائے یہاں  
 تک کہ کل شکر نے خرمے کھائے اور توشہ دان کے خرمون میں سے باقی رہ گیا آپ نے مجھ سے فرمایا ابو ہریرہ  
 جو وقت تم ارادہ کرو کہ خرمون میں سے کچھ لے لو تو اپنا ہاتھ توشہ دان میں ڈالکر لیجو اور توشہ دان کو  
 اونڈہا نہ کیجو میں نے اون خرمون میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم

کے عہد حیات تک کھائے جب کہ عثمان رضی اللہ عنہ قتل ہوئے جو کچھ سامان میرے مکان میں تھا وہ لوٹا گیا اور توشہ دان اوس کے ساتھ لوٹا گیا تم لوگ آگاہ ہو جاؤ میں تم کو خبر دیتا ہوں لیکن اون غرمون میں سے کتنے خرے کھائے میں نے ذوق و سق سے زیادہ خرے کھائے۔

شخصین نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہا ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے حال میں وفات پائی کہ میرے مکان میں کوئی شے باقی نہیں رہی تھی مگر تھوڑے سے جو میرے رف میں باقی رہ گئے میں نے اون جو سے یہاں تک کھائے کہ مجھ پر ایک مدت گذر گئی میں نے اون کو پیانہ سے ناپا وہ فنا ہو گئے۔

مسلم اور بیہقی اور بزار نے جابر رضی سے روایت کی ہے کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غلہ مانگنے کے واسطے آیا آپ نے اوس کو آدھے و سق جو دئے یا و سق سے کچھ حصہ جو دئے وہ بڑھ اور اوس کی بی بی اور جو لوگ کہ اوس کے یہاں ہوتے اوس غلہ میں سے کھاتے تھے یہاں تک کہ اوس مرد نے پیانہ سے وہ جو ناپے اور پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے اوس سے فرمایا کہ اگر تم اون جو نہ مانپتے تو کھاتے رہتے اور تمہارے پاس وہ جو قائم رہتے۔

حاکم اور بیہقی نے نوفل بن الحارث بن عبد المطلب سے روایت کی ہے کہ اوصخون نے اپنی ترویج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد چاہی آپ نے اون کو قیس صلح جو دئے نوفل نے کہا ہم نے اون جو نہ میں سے نصف سال کھائے پھر ہم نے اون کو پیانہ سے ناپا ہم نے اون کو ویسہ ہی پایا جیسے ہم نے اون کو داخل کیا تھا میں اس واقعہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ اگر تم اون جو نہ کو نہ مانپتے تو جب تک تم زندہ رہتے اون جو نہ میں سے کھاتے رہتے۔

حسن بن سفیان نے اپنی (مسند) میں اور نسائی نے (کتاب الکفنی) میں اور طبرانی اور بیہقی نے قتادہ بن عبد الغری بن سلامہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے ایک بکری ذبح کر کے بنوائی اور حال یہ تھا کہ خالد کی حیاں کثیر تھی وہ بکریاں ذبح کرتے اپنے عیال کو ایک ایک ہڈی دے دے۔ ایک چوڑی لکڑی جس کے دونوں سرے دیو این ہوتے ہیں اور اوس پر گھر کا عہد سامان رکھتے ہیں۔

مکمل تقسیم نہیں کر سکتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کبریٰ کے گوشت میں سے کھایا پھر آپ نے اون سے فرمایا اے ابو خناس اپنا ڈول مجھ کو دکھاو آپ نے اون کے ڈول میں بقیہ گوشت کبریٰ کا کر دیا پھر آپ نے یہ دعا فرمائی اللہم بارک لابی خناس ابو خناس اوس گوشت کو لیکر اپنے گھر کو پہرے اور اپنے عیال کے روبرو اوس کو بکھیر دیا اور اون سے کہا کہ اس گوشت میں برابر برابر لے لو اوس گوشت میں سے اون کے عیال نے کھالیا اور اوس کو چھوڑ دیا۔

بیہقی نے فضل بن عمرو الغفاری سے روایت کی ہے کہ اونھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک برتن میں دودھ دو ڈال آپ نے دودھ پایا اور بچا دودھ اوس برتن کا نصفہ نے پایا اون کا پیٹ بھر گیا نصفہ رزق نے کھایا رسول اللہ میں سات بکریوں کا دودھ پیتا تھا میرا پیٹ نہیں بھرتا تھا۔

احمد اور بزار نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت کی ہے کہ آپ کہ اس در بیان کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے ایک لڑکا آپ کے پاس آیا اور اوس نے کہا میرے باپ مان آپ پر خدا ہوں یا رسول اللہ میں تیس لڑکا ہوں اور میری ایک بہن تھی ہے اور میری مان محتاج ہے آپ کو کھانا کھلائے اللہ تعالیٰ کے پاس جو شے ہو اللہ تعالیٰ اوس میں سے آپ کو کھلاوے گا آپ نے اوس سے فرمایا کہ ہمارے اہل کے پاس جاو اور تم جو چیز اون کے پاس پاؤ وہ ہمارے پاس لے آؤ وہ اکیس خرے لیکر آیا اور اون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر رکھ دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا اور ہم لوگ دیکھ رہے تھے کہ آپ برکت کے واسطے دعا کر رہے ہیں پھر آپ نے فرمایا اے لڑکے سات خرے تیرے واسطے ہیں اور سات تیری مان کے واسطے اور سات تیری بہن کے واسطے تو ایک خرے عشا کو کھائیو اور دوسرا خرہ مجھ کو کھائیو۔

بخاری نے شعبی کے طریق سے یوں روایت کی ہے کہ جابر کا باپ یوم احد میں شہید ہو گیا اور چھ لڑکیاں اور اپنے ذمہ کثیر قرض چھوڑا جابر نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کو معلوم ہے کہ میرا اللہ شہید ہو گیا اور اپنے ذمہ کثیر قرض چھوڑا ہیں میں اس امر کو دوست رکھتا ہوں کہ قرض خواہ لوگ آپ کو دیکھ لیں آپ نے فرمایا کہ تم جاو اور کل غرموں کو ایک طرف ڈیر کر دو

ارشاد کے موافق میں نے ڈہیر کر دیا پھر میں نے آپ کو بلایا خرمون کے ڈہیرون سے جو بڑا ڈہیر تھا آپ نے اوس ڈہیر کے اطراف تین پھیرے کئے پھر آپ اوس پر بیٹھ گئے پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے اصحاب کو بلا لو آپ قرض خواہوں کے واسطے وہ خرمے ماننے لگے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے باپ کی امانت کو ادا کر دیا اور میں اس بات پر راضی تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے والد کی امانت کو ادا کر دے اور میں اپنی بہنوں کے پاس ایک خرمالیکر لٹ کے نجاؤں واللہ کل ڈہیر خرمون کے سلامت رہے یہاں تک کہ میں اوس ڈہیر کو دیکھتا تھا جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے گویا اوس ڈہیر میں سے ایک خرمابھی نہیں گھٹا تھا۔

شیخین نے وہب بن کیسان کے طریق سے جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ جابر کا باپ مر گیا اور اوس نے اپنے ذمہ ایک یہودی مرد کے تیس دسق چھوڑے جابر نے اوس سے مہلت چاہی یہودی نے مہلت سے انکار کیا جابر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ گفتگو کی کہ آپ یہودی سے سفارش فرما دیں آپ نے یہودی سے یہ گفتگو کی کہ اوس دین کے پوچھیں جو اوس کا ہمردہ درختوں کے خرمے لے لیے یہودی نے اس بات کے قبول کرنے سے انکار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرمون کے درختوں میں داخل ہوئے اور انہیں آپ نے مٹی کی پھر آپ نے فرمایا اے جابر اوس یہودی کا جو دین ہر خرمون کو توڑ کے اوس کو پورا ادا کر دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ جانے کے بعد جابر نے خرمے توڑ کے تیس دسق یہودی کو ادا کر دیئے اور جابر کے واسطے شرہ دسق بیچ رہے جابر نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس واقعہ سے خبر کی حضرت عمر نے کہا کہ جو وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرمون کے درختوں میں مٹی فرما رہے تھے میں نے یہ بات جان لی تھی کہ اللہ تعالیٰ ان خرمون میں ضرور برکت دیجائے بیہقی نے کہا ہے کہ یہ حدیث اول کی حدیث کے مخالف نہیں ہے اس لئے کہ یہ برکت اور زیادتی تمام اون قرض خواہوں کے باپ میں واقع ہوئی ہے جو وہ اولاً حاضر ہوئے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے یہاں تک کہ اون سب کا قرض پورا کر دیا تھا اور یہ واقعہ اوس یہودی کے باب میں واقع تھا

جو جابر رضہ کے پاس اون قرض خواہوں کے بعد آیا تھا اور اوس نے اپنے قرض کا مطالبہ کیا تھا اور  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون خرمون کو توڑ کے دینے کے واسطے امر فرمایا تھا جو خرمے <sup>ذہن</sup>  
پر باقی رہ گئے تھے۔

حاکم نے بیچ الغنمی کے طریق سے جابر رضہ سے روایت کی ہے جابر نے کہا ہر کہ جس وقت میرا  
باپ قتل کیا گیا اوس نے قرض چھوڑا اس حدیث کو راوی نے ذکر کیا اس حدیث میں  
یہ ہر جابر نے کہا میں نے اپنی بی بی سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج دوپہر کو میرے  
پاس تشریف لاوین گے آپ آگئے میری بی بی نے آپ کے واسطے بھجونا بچھا دیا آپ سو گئے  
اور میں نے آپ کے واسطے ایک بچہ بکری کا ذبح کیا جب آپ بیدار ہوئے تو میں نے اوس کو  
آپ کے سامنے رکھ دیا آپ نے فرمایا کہ میرے پاس ابو بکر رضہ کو بلا لاؤ پھر آپ نے اپنے اون  
حواریں کو بلایا جو آپ کے ساتھ تھے وہ مکان میں آئے اور اونھوں نے کھانا کھایا یہاں تک  
کہ اون کے پیٹ بھر گئے اور اوس بکری کے بچہ کا گوشت پکھا۔

طبرانی اور ابو نعیم نے (کتاب المعرقہ) میں اور ابن عساکر نے ابورجا سے روایت کی ہے  
کہا ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے نکلے یہاں تک کہ بعض انصار کے ایک باغ  
میں داخل ہوئے آپ نے اوس انصاری کو ایسے حال میں موجود پایا کہ وہ پانی بھر رہا تھا آپ نے  
اوس سے پوچھا اگر میں تمھارے باغ کو سیلاب کر دوں گا تو تمھیں کیا دوں گے اوس انصاری  
مرد نے کہا کہ میں کوشش اور محنت کرتا ہوں کہ اس باغ کو سیلاب کروں میں اس امر کی طاقت نہیں  
رکھتا کہ آپ سے پانی بھراؤں آپ نے اوس سے فرمایا کیا تم سو خرمے مجھ کو دیدرگے اگر میں  
اس باغ کو سیلاب کر دوں گا اوس انصاری نے کہا بیشک میں دوں گا رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ڈول لے لیا کچھ دیر نہیں کی کہ اوس باغ کو سیلاب کر دیا یہاں تک کہ اوس مرد نے  
کہا میرا باغ غرق ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو خرمے لے لئے اور آپ نے اور  
آپ کے اصحاب نے وہ خرمے کھائے یہاں تک کہ سیر ہو گئے پھر سو خرمے جو اوس انصاری سے

لئے تھے آپ نے اوس کو پھیر دئے ۔

بیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت بنی دوس کی تھی اوس کا نام ام شریک تھا وہ مسلمان ہو گئی وہ آئی اوس شخص کو ڈھونڈ رہی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے ہمراہ اوس کو لیجاوے اوس نے ایک یہودی مرد سے ملاقات کی اوس نے کہا آؤ میں تمہارا ہمراہ ہوں اوس عورت نے یہودی سے کہا تو میرا انتظار کر کہ میں اپنی مشک میں پانی بہاؤں یہودی نے کہا میرے پاس پانی ہے وہ عورت یہودی کے ساتھ گئی اور دونوں چلے گئے یہاں تک کہ شام ہوئی یہودی اوترا اور اوس نے ایسا دسترخوان بچھایا اور شاہ کبابا کھانا اور کھماے ام شریک شرب کھانے پر آم شریک نے کہا مجھ کو پانی پلاؤ میں پیاسی ہوں اور میں یہ طاقت نہیں رکھتی کہ جب تک پانی نہ پی لوں کھانا کھاؤں یہودی نے کہا میں تجھ کو پانی کا ایک قطرہ نہ دینگا یہاں تک کہ تو یہودی ہو جاوے ام شریک نے کہا واللہ میں کبھی یہودی نہ ہوں گی ام شریک اپنے اونٹ کی طرف آئی اور اوس کو باندھ دیا اور اپنا سراونٹ کے گٹھنے پر رکھ کر سو رہی ام شریک نے کہا میں ایسی ہو گئی کہ مجھ کو کسی چیز نے بیدار نہیں کیا مگر اوس ڈول کی خشکی نے جو میری پیشانی پر واقع ہوا میں نے اپنا سراونٹ اٹھایا اور یکایک میں نے دیکھا ایسا پانی ہر کہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہر میں نے وہ پانی یہاں تک پیا کہ میں سیراب ہو گئی پھر وہ پانی میں نے اپنی مشک پر چھڑکا وہ تر ہو گئی پھر میں نے مشک کو بھریا پھر وہ ڈول میرے سامنے اٹھالیا گیا اور میں اوس کو دیکھ رہی تھی یہاں تک کہ وہ ڈول آسمان میں مجھ سے غائب ہو گیا جبکہ میں صبح کو اٹھی تو وہ یہودی آیا اور اوس نے مجھ سے پوچھا اے ام شریک کیا حال ہے میں نے کہا واللہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو پانی پلایا اوس نے پوچھا کہاں سے تجھ پر پانی اوتا را گیا کیا آسمان سے پانی اوتا را گیا میں نے کہا بیشک واللہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے مجھ پر پانی کو نازل کیا پھر وہ میرے سامنے اٹھالیا گیا یہاں تک کہ وہ مجھ سے آسمان میں غائب ہو گیا پھر وہ آئی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوئی اور اوس نے اپنے بضع کو آپ کو بخش دیا آپ نے اوس کا نچاغ زید سے کر دیا اور اوس کے واسطے آپ نے تیس صاع دینے کو حکم دیا اور فرمایا کہ اوس کو کھایو اور



نہ ناپو اتم شریک کے ساتھ گئی کا ایک حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہدیہ کے طور پر تھا اور  
 نے اپنی کنیر سے کہا اوس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا دے وہ کنیر اوس حکم کو رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی آپ کے آدیوں نے اوس حکم کو لے لیا اور اوس کو خالی کر دیا حکم  
 کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوس کو لٹکا دیجو اسکو ڈاٹ نہ لگائیو آدیوں نے اوس  
 حکم کو اتم شریک کے مکان میں لٹکا دیا اتم شریک اپنے مکان میں داخل ہوئی اوس نے دیکھا کہ حکم گئی سے  
 بھرنو ہوا اوس نے کنیر سے کہا اے فلائی کیا میں نے تجھ سے نہیں کہا تھا کہ تو یہ حکم رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے پاس لے جا اوس کنیر نے کہا واللہ میں اوس حکم کو جیسے تم نے کہا تھا لیکر گئی تھی پھر میں اوس  
 حکم کو تپکا تی تھی اوس سے کوئی شے نہیں ٹپکتی تھی ولیکن آپ نے فرمایا تھا کہ اس حکم کو لٹکا دیجو اور اوس کے  
 منہ کو نہ بانڈیو میں نے اوس کو اوسکی جگہ لٹکا دیا اوس حکم میں سے یہاں تک گئی اونھون نے کھایا  
 کہ وہ فنا ہو گیا پھر اونھون نے جو اون کو پیما نہ سے مانپا اون کو تیس صاع پایا اون سے کچھ نہیں ہوتے  
 یہ باب گھی کی مشک اور پانی کی مشک اور چکی اور ذراع کے

### قصہ نمبر ۳۰

مسلم نے جابر رض سے یوں روایت کی ہے کہ اتم مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنے حکم میں سے  
 گھی بدیہ بھیجا کرتی تھیں اتم مالک کے شر کے اون کے پاس آتے اور اون سے سالن مانگتے اور اون  
 کے پاس کچھ چیز نہ ہوتی تو وہ حکم کی طرف قصہ کرتیں اوس میں گھی پاتی تھیں ہمیشہ اتم مالک کے گھر کا  
 سالن قائم رہتا تھا یہاں تک کہ اونھون نے اوس حکم کو خچر لیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
 آئیں آپ نے اون سے پوچھا کیا تم نے حکم کو خچر لیا اتم مالک نے عرض کی ہاں میں نے خچر لیا  
 آپ نے فرمایا اگر تم اوس حکم کو نہ خچر تین تو گھی ہمیشہ قائم رہتا۔

ابن سعد نے ابوالزیر کے طریق سے جابر رض سے اونھون نے اتم شریک سے روایت کی ہے کہ اون کے  
 پاس گھی کا ایک حکم تھا اوس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھی بدیہ بھیجا کرتی تھیں اون سے  
 ایک دن اون کے لڑکوں نے گھی طلب کیا گھی نہ تھا وہ حکم کی طرف کھڑی ہوئیں تاکہ دیکھیں کیا

انھوں نے عکہ کو دیکھا کہ ہر ماہ ہجرت شریک نے کہا میں نے لڑکوں کو گھسی اوڈیل کر دیا او انھوں نے ایک وقت گھسی کھایا پھر اہم شریک گئیں کہ دیکھیں کتنا گھسی باقی رہ گیا ہر ماہ ہجرت نے اوس کو سب اوڈیل دے گھسی فنا ہو گیا پھر اہم شریک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں آپ نے اون سے پوچھا کیا تم نے گھسی اوڈیل لیا تم سن لو اگر تم اوس کو نہ اوڈیل تین تو تمہارے واسطے ایک زمانہ تک وہ قائم رہتا ابن ابی شیبہ اور طبرانی اور ابونعیم نے یحییٰ بن جعدہ سے اون سے ایک مرد نے ام مالک الانصاری سے حدیث کی ہر کہ اہم مالک گھسی کا ایک عکہ لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں آپ نے بلال سے فرمایا انھوں نے اوس عکہ کو پھڑپھڑایا پھر وہ عکہ اہم مالک کو دیدیا وہ پٹ کے چلی گئیں پچاس انھوں نے دیکھا کہ وہ عکہ گھسی سے بھر ہوا ہر ماہ اہم مالک نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کی آپ نے فرمایا کہ یہ وہ برکت ہے جس کا ثواب اللہ تعالیٰ نے تم کو جلد دے دیا ہر۔

طبرانی اور بیہقی نے ام اوس البہزیہ سے روایت کی ہر کہا ہر کہ میں نے اپنے گھسی کو پچاس کے درست کیا اور اوس کو ایک عکہ میں بھر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا آپ نے اوس کو قبول فرمایا اور عکہ میں تھوڑا گھسی چھوڑ دیا اور آپ نے عکہ میں پھونکا اور برکت کے واسطے دعا کی پھر اپنے فرمایا کہ ام اوس کا عکہ اون کے پاس پھیر دو آدمیوں نے وہ عکہ اون کے پاس پھیر دیا وہ گھسی سے بھر ہوا تھا اہم اوس نے یہ گمان کیا کہ آپ نے اوس کو قبول نہیں فرمایا وہ ایسے حال میں آئیں کہ اون کی آواز رونے کی سی تھی انھوں نے اگے عرض کی یا رسول اللہ میں نے گھسی کو اسلئے گرم کیا تھا کہ آپ کھاؤ آپ نے اون کی بات سن کر یہ جانا کہ آپ نے جو برکت کے لئے دعا کی تھی قبول ہو گئی کہ عکہ گھسی سے بھر گیا آپ نے آدمیوں سے فرمایا جاؤ اہم اوس سے کہہ دو کہ وہ اپنا گھسی کھاوین اور برکت کے واسطے دعا کریں اہم اوس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بقیہ عمر اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان کی ولایت کے زمانہ تک اور یہاں تک کھایا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور معاویہ کا امر واقع ہوا جو کچھ واقع ہوا۔

ابو نعیمی اور طبرانی اور ابونعیم اور ابن عساکر نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اون کی ماں ام نسیم

اپنی بکریوں سے ایک عکہ میں گئی جگہ اور اوس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا آپ نے اوس کو خالی کر لیا اور اوس کو پھیر دیا وہ عکہ ایک سوچ سے لگا دیا گیا ام سلمہ آئیں اونھوں نے عکہ کو دیکھا کہ بھلا ہوا ہوا اوس سے گئی تھک رہا ہوا ام سلمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا کیا تم اس سے تعجب کرتی ہو جیسے تم نے اللہ تعالیٰ کے نبی کو گھسی کہلایا تو انکو اللہ تعالیٰ گھسی کہلایا وہ تم کھاوا اور اوروں کو کھلاؤ ام سلمہ نے کہا میں مکان میں آئی اور میں نے ایک عقبہ میں اتنا اتنا تقسیم کیا اور میں نے عکہ میں اتنا گچھوڑ دیا کہ ہم نے ایک مہینہ میا دو مہینے اوس سے سالن کیا۔

طبرانی اور بیہقی اور ابونعیم نے کثیر بن زید کے طریق سے محمد بن عمرو بن حمزہ الاسلمی سے اونھوں نے اپنے باپ سے اون کے باپ نے اون کے دادا سے روایت کی ہے کہا ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانا آپ کے اصحاب میں دور کرتا تھا ایک رات اس کے پاس اور ایک رات اوس کے پاس ایک رات مجھے بھی دورہ کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانا پکا یا پھر میں اوس کو لیکر گیا گھسی کی مشک لڑک گئی اوس میں جو کچھ گھسی تھا وہ بٹ گیا میں نے اپنے دل میں کہا کہ میرے ہاتھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانا گر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ گھسی کی مشک کے پاس جاؤ میں نے عرض کی یا رسول اللہ مجھ کو شرم سے طاقت نہیں ہے کہ سب گھسی مجھ سے گر گیا میں پلٹا گیا میں نے سنا کہ گھسی کی مشک سے قب قب کی آواز آرہی ہے میں نے اپنے دل میں کہا کہ بچا ہوا گھسی ہے جو میں بچ رہا ہوں میں نے مشک کو کھینچ لیا کیا میں نے اوس کو دیکھا کہ وہ اپنے دونوں دستوں تک بھری ہوئی ہے میں نے اوس کا منہ باندھ دیا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور سچہ واقعہ میں نے آپ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اس کو اگر تم اوس کو چھوڑ دیتے تو وہ مشک اپنے منہ تک بھر جاتی۔

ابن سعد نے کہا ہوا کہ یحییٰ بن سعید ابن سلیمان نے خبر دی ہے اور ان سے خالد بن عبد اللہ نے حسین بن اور ان سے سالم بن ابی العبد نے حدیث کی ہے کہا ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض امراء میں دو مردوں کو بھیجا اونھوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارے پاس کوئی ایسی شے نہیں ہے جسکو ہم زور راہ بناویں آپ نے فرمایا کہ میرے پاس ایک مشک لے آؤ وہ دونوں ایک مشک لے آئے

راوی نے کہا ہم سے آپ نے امر فرمایا ہم نے اوس کو بھرا لیا پھر آپ نے اوس کا منہ باندھ دیا اور آپ نے فرمایا کہ تم دو ٹوٹے جاو یہاں تک کہ تم ایسی ایسی جگہ پہنچو گے اللہ تعالیٰ تمکو رزق دے گا وہ دونو چلے گئے یہاں تک کہ جس وقت وہ دونوں اوس جگہ میں آئے جس جگہ کے ساتھ آپ نے اون کو امر فرمایا تھا اون کی مشک کھل گئی یکایک اونھوں نے دودھ اور بکری کا مسکہ موجود پایا دونوں نے مسکہ کھایا اور دودھ پیا یہاں تک کہ وہ دونوں سیر ہو گئے۔

بیہقی نے ابن سیرین کے طریق سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک مرد اپنے اہل کے پاس آیا اور جو حاجت اون کی تھی اوس نے دیکھی وہ صحرا کی طرف چلا گیا اور اوس نے یہ دعاء کیا اللہم ارزقنا العجین وخبثہ لیسیر اللہ تعالیٰ وہ شکر دے کہ ہم آگاہ نہ ہیں اور رزق پکاؤں یکایک اوس کے گھر میں ایک ایسا پایا کہ موجود ہو گیا جس میں روٹیاں تھیں اور چکی آٹا پس رہی تھی اور تنور بریان پسلیوں سے بھرا ہوا تھا وہ اپنی زوجہ کے پاس آیا اور اوس نے پوچھا کیا تمہارے پاس کوئی شکر ہے اوس نے کہا ہاں اللہ تعالیٰ نے رزق دیا ہے اوس نے چکی کو اٹھالیا اور اوس کے اطراف میں جو آٹا تھا اوس کو جھاڑ لیا اوس مرد نے یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے سن کر فرمایا کہ اگر تو اوس چکی کو اوس کی حالت پر چھوڑ دیتا تو وہ روز قیامت تک پھرتی رہتی بیہقی نے سعید بن ابی سعید سے ابی سعید نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد انصار بنی حنظلہ تھا وہ ایک دن اپنے مکان سے باہر گیا اور اوس کے اہل کے پاس کچھ شکر نہ تھی اوس کی عورت نے کہا اگر میں اپنی چکی چلاتی اور اپنے تنور میں خرے کے درخت کی شاخیں ڈالتی اور میرے ہمسایہ لوگ چکی کی آواز سننے اور آگ کا دھواں دیکھتے تو وہ یہ گمان کرتے کہ ہمارے پاس کھانا ہے بلکہ درویشی کی حالت نہیں ہے وہ عورت اپنے تنور کے پاس گئی اور اوس کو روشن کیا اور چکی خود حرکت میں آگئی اتنے میں اوس کا شوہر آگیا اور اوس نے چکی کی آواز سنی اور اوس سے پوچھا تو کیا پستی ہے اوس نے اپنے شوہر کو واقعہ سے خبر کی وہ ایسے حال میں مکان میں داخل ہوا کہ اوس کی چکی پھر رہی تھی اور آٹا ڈال رہی تھی اوس مکان میں کوئی برتن باقی نہ رہا کہ وہ بھرا لیا گیا پھر وہ عورت اپنے تنور کی طرف گئی اوس نے

تنور کو ایسے حال میں دیا کہ روٹیوں سے بھرا ہوا تھا اوس عورت کا شوہر آیا اور اوس نے یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے اوس سے پوچھا چکی کیا ہوئی اوس مرد نے کہا میری عورت نے اوس کو اٹھایا اور اوس کا آٹا جھاڑ لیا آپ نے فرمایا اگر تم لوگ اوس چکی کو چھوڑ دیتے تو تمہاری حیات کے واسطے وہ چکی ویسہی چلتی رہتی اور آٹا دیتی رہتی اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔

احمد اور دارمی احمد ابن سعد اور طبرانی اور ابوالغسیم نے شہر بن حوشب کے طریق سے ابو عبیدہ سے روایت کی ہے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک ہانڈی پکائی آپ نے اوس کو فرمایا مجھ کو ذراع دو اوٹھرنے آپ کو ذراع دے دیا پھر آپ نے فرمایا مجھ کو ذراع دو انھوں نے آپ کو ذراع دے دیا پھر آپ نے فرمایا مجھ کو ذراع دو راوی نے کہا میں نے عرض کی یا نبی اللہ بکری کے کتنے ذراع ہوتے ہیں آپ نے فرمایا قسم میرا اوس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہو اگر تم چپ رہتے جتنے میں ذراع تم سے مانگتا تم مجھ کو بہت سے ذراع دیتے رہتے۔ احمد اور ابن سعد اور ابوالغلی اور طبرانی اور ابوالغسیم اور ابن عساکر نے چار طریقوں سے ابورافع سے روایت کی ہے کہا ہے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک بکری ذبیح کی آپ نے مجھ سے فرمایا اے ابورافع مجھ کو ذراع دو میں نے آپ کو ذراع دیدیا پھر آپ نے فرمایا مجھ کو ذراع دو میں نے آپ کو ذراع دے دیا پھر آپ نے مجھ سے فرمایا مجھ کو ذراع دو میں نے عرض کی یا رسول اللہ بکری کے کہیں ہوتے ہیں مگر دو ذراع آپ نے فرمایا اگر تم چپ رہتے جتنے ذراع میں تم سے مانگتا تم مجھ کو دیتے رہتے۔

ابوالغسیم نے ابوسریہ رحمہ سے روایت کی ہے کہا ہے ایک بکری پکائی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا مجھ کو ذراع دو میں نے آپ کو ذراع دیدیا پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ ذراع دو میں نے آپ کو ذراع دیدیا پھر آپ نے فرمایا مجھ کو ذراع دو میں نے عرض کی یا رسول اللہ بکری کے کہیں ہوتے ہیں مگر دو ذراع آپ نے فرمایا سنو اگر تم ڈھونڈتے تو ذرا عین کو ضرور پاتے

ابوالغسیم نے دوسری وجہ سے ابوسریہ رحمہ سے روایت کی ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ایک بکری بیچ کی اور آپ نے فرمایا اے لڑکے اوس کا شانے آدھ لڑکا اوس کا شانہ آپ کے پاس لایا پھر آپ نے اوس سے شانہ لانے کے واسطے فرمایا وہ شانہ آپ کے پاس لایا پھر آپ نے اوس سے شانہ لانے کے واسطے فرمایا وہ شانہ آپ کے پاس لایا پھر آپ نے اوس سے شانہ لانے کے واسطے فرمایا اوس نے عرض کی یا رسول اللہ زوج ہمیں کی گئی مگر ایک بکری اور مین آپ کے پاس تین شانے لایا ہوں آپ نے فرمایا اگر تو چپ رہتا جتنے شانے مین مانگتا تو شانے لاتا رہتا۔

ابو نعیم نے تیسری وجہ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بکری کا ذراع مانگا اور اوس کو نوش فرمایا پھر آپ نے دوسرا ذراع مانگا اور اوس کو نوش کر لیا پھر آپ نے دوسرا ذراع مانگا اوسوں نے عرض کی یا رسول اللہ بکری کے ہمیں بوتے کو ذراع آپ نے فرمایا قسم ہے اوس ذات کی جس نے مجھ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے اگر تم لوگ چپ رہتے ضرور تم بہت سے ذراعوں کو پاتے۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ ابن اخبار سے زالت کی وجہ آپ کا اپنی فضیلت سے مخلوق کو اس طور پر خیر دینا تھا کہ جس شے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عادت جاری نہیں ہوتی ہے جسوقت آپ اللہ تعالیٰ سے چاہتے ہیں آپ کی فضیلت اور تخصیص کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے چاہتے ہیں۔

یہ باب اوس طعام کے بیان میں ہے کہ آپ کے پاس آسمان اور جنت سے

احد اور داری اور نسائی اور حاکم نے روایت کی ہے اور اوس کو صحیح حدیث کہا ہے اور نیز از اور ابو یعلیٰ اور طبرانی نے سلمہ بن نفیل السکونی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے یکایک ایک کہنے والے نے پوچھا یا رسول اللہ کیا آپ کو آسمان سے کھانا دیا گیا ہے اور ایک لفظ میں یہ وارد ہوا کہ آپ کی جنت سے کھانا دیا گیا ہے آپ نے فرمایا بیشک دیا گیا ہے قائل نے پوچھا کس چیز میں دیا گیا ہے آپ نے فرمایا ایک مسخہ میں دیا گیا ہے اوس نے پوچھا کیا اوس میں آپ کا بقیہ کھانا رہ گیا تھا آپ نے

سرخ کھانہ  
میں

فرمایا ہاں رہ گیا تھا اوس نے پوچھا وہ کہاں گیا آپ نے فرمایا کہ آسمان کی طرف اٹھایا گیا اور آپ نے فرمایا  
 مجھ کو وحی پہنچی گئی ہے کہ میں مرنے والا ہوں تم لوگوں میں ٹھہرنے والا نہیں ہوں اور تم لوگ میرے بعد ٹھہرنے  
 والے نہیں ہو مگر تھوڑی مدت تک تاکہ تم لوگ کوئی بات کہو اور تم لوگ میرے پاس ایسی حالت میں آؤ  
 کہ سٹھے ہوئے ہو اور بعض تمہارا بعض کے پیچھے جاوے اور میرے روبرو قیامت ہر دو یومین شدید ہوگی  
 اور اوس کے بعد ایسے سال آویں گے جن میں زلزلے ہوں گے یعنی آفات اور حوادث ہوں گے۔  
 ذہبی نے (مختصر مستدرک) میں کہا ہے کہ یہ حدیث غرائب صحاح سے ہے۔

ابن عساکر نے حادث بن محمد کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے محمد سے اس مرد نے حدیث کی جس کی کیفیت  
 ابوسعید تھی اوس نے کہا میں مدینہ منورہ کو آیا میں نے سنا کہ ایک مرد اپنے صاحب سے کہتا تھا  
 کہ آج کی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہمانی ہوئی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
 گیا میں نے پوچھا یا رسول اللہ مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ آج رات آپ کی مہمانی کی گئی آپ نے  
 فرمایا بیشک میں نے پوچھا وہ کیا شے تھی آپ نے فرمایا وہ ایک طعام تھا جو مسخندہ میں تھا میں نے پوچھا  
 اوس کھانے کا بچا ہوا کیا ہو آپ نے فرمایا اٹھالیا گیا۔

ابن عساکر نے حفص بن عمر اللہ شقی کے طریق سے عقیل بن خالد سے عقیل نے ابن شہاب سے  
 انہوں نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے  
 کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا آپ کا رب آپ کو سلام کہتا  
 اور مجھ کو آپ کے پاس انگور کے اس خوشہ کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ آپ اس کو کھاویں رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے وہ خوشہ انگور کالے لیا۔ اس حدیث کی روایت میں حفص بن عمر اللہ شقی جو صاحب حدیث  
 النطف مشہور ہے بخاری رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ حفص پر وثوق نہیں کیا جائیگا حفص نے سنہ میں انتقال کیا  
 ابو عبد الرحمن اسلمی نے (کتاب الاطعمہ) میں ایسی سند سے جس میں کذاب میں حوط بن قمر سے روایت  
 کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کیا آپ کو جنت کے طعام سے کچھ نئے  
 دی گئی ہے آپ نے فرمایا ہاں دی گئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنت کے خیموں میں سے

ایک قسم کا غصیصہ لائے میں نے اوس کو کھایا۔ ابن حجر نے اصابع میں کہا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اون معجروں کا ذکر جو قسام

حیوانات میں واقع ہوئے ہیں

یہہ پاس اونٹ اور اونٹنی کے قصہ میں ہے

بیہقی نے جابر ابن عبد اللہ سے یوں روایت کی ہے کہ بعض نبی سلمہ کے پانی بھرنے کا اونٹ بہت ہو گیا اور اون پر اوس نے حملہ کیا اور پانی بھرنے سے نافع ہوا یہاں تک کہ اون کے نخل تشنہ ہوئے اس کی شکایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے یہاں تک کہ باغ نخل کے دروازے تک پہنچ گئے کسی نے آپ سے عرض کی یا رسول اللہ آپ باغ میں داخل ہوں ہم اوس ست اونٹ سے آپ پر خوف کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لون سے فرمایا تم لوگ باغ میں داخل ہو جاؤ تم پر کچھ خوف نہیں ہے جب کہ اونٹ نے آپ کو دیکھا وہ ایسی حالت میں نہ پاتا تھا کہ اپنا سر نیچے ڈالے ہوئے تھا وہ آکر آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا پھر اوس نے سجدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے اونٹ کے پاس آ جاؤ اور اوس کو جہار لگا دو بیہقی اور ابو نعیم نے عبد اللہ بن اوفی سے روایت کی ہے کہ اوس دریا کے ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے ایک آنی والا آپ کے پاس آیا اور اوس نے یہہ کہا کہ نبی فلان کے پانی بھرنے کا اونٹ اون سے سرکشی کر کے بھاگ گیا ہے یہہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھ کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ ہم لوگ بھی اوٹھ کھڑے ہوئے اور ہم نے عرض کی یا رسول اللہ آپ اوس اونٹ کے قریب نہ جائیے بلکہ آپ پر خوف ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ کے نزدیک گئے جب کہ اونٹ نے آپ کو دیکھا سجدہ کیا پھر یہہ ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست بے غصیصہ حلاوت راہ لگی سے پکڑا ہے ۱۲



مبارک اوس کے سر پر رکھ دیا اور فرمایا کہ سفار لاؤ سفار لائی گئی آپ نے اونٹ کے سر پر اوس کو دے دیا اور فرمایا اونٹ کے مالک کو میرے پاس بلاو وہ آپ کے پاس بلایا گیا آپ نے اوس کو فرمایا کہ اس کو چارہ اچھی طور سے دیجو اور کام لینے میں اس پر سختی اور دشواری نہ کیجیو۔

بیہقی اور طبرانی اور ابونعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک قوم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور قوم کے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہمارا اونٹ باغ میں ٹھیر گیا ہے باغ پر قبضہ کر لیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے پاس آئے اور اوس کو آواز دی کہ آجا وہ اونٹ اپنا سر جھکائے ہوئے آگیا آپ نے اوس کو ہمارا لگا دی اور اوس کے مالک کو اسے ویدیا ابوبکر نے پوچھا یا رسول اللہ گویا اوس اونٹ نے یہ جان لیا کہ آپ نبی میں آپ نے فرمایا کہ لاہتیں کے درمیان کوئی شے نہیں ہے مگر یہ جانتی ہے کہ میں نبی ہوں مگر کفار جن اور کفار انس نہیں جانتے بیہقی نے حدیث ابن سلمہ کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے ایک بوڑھے آدمی سے سنا جو بیہقی میں سے تھا وہ اپنے باپ سے حدیث کرتا تھا اوس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمارے پاس ایک سخت اونٹنی تھی جس پر ہم قدرت نہیں رکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے پاس گئے اور آپ نے اوس کے ہاتھوں پر ہاتھ پھیرا اوس کس تھن دوڑے سے بھر آئے آپ نے اوس کا دودھ پھوڑا اور پیا۔

ابن ابی شیبہ اور بیہقی اور ابونعیم نے عبد اللہ بن جعفر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری مرد کے بلخ میں تشریف لے گئے یہاں آپ نے وہاں ایک اونٹ کو موجود پایا جبکہ اوس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ آپ کا شتاق ہوا اور اوس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے آپ نے دریافت فرمایا کہ اس اونٹ کا مالک کون شخص ہے انصاری میں سے ایک جوان آیا اوس نے عرض کی یہ میرا اونٹ ہے آپ نے فرمایا کیا تو اس ہمیشہ کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا ہے کہ اللہ نے تجھ کو اوس کا مالک کیا ہے اوس نے تیری شکایت مجھ سے کی ہے کہ تو اوس کو بھوکا رکھتا ہے اور کام لینے میں تو اوس سے کوشش کرتا ہے اور اوس کو تھکا ہوا ہے۔

احمد اور ابن ابی شیبہ اور دارمی اور ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ یہ کہتا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بنی نجار کے باغ کی طرف گئے پکایت ایک ایسا اونٹ اوس باغ میں موجود پایا گیا کہ کوئی شخص باغ میں داخل نہیں ہوا مگر وہ اونٹ اوس پر چل کر تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے پاس آئے اور اوس کو آپ نے بلایا وہ ایسی حالت سے آپ کے پاس آیا کہ اپنے لب زمین پر رکھے ہوئے تھا یہاں تک کہ وہ اونٹ آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے فرمایا مہار لا واپ نے اوس کو مہار لگا دی اور اوس کے صاحب کو اوس کو دیدیا پھر آپ متوجہ ہوئے اور فرمایا آسمان سے زمین تک کوئی شے نہیں ہے مگر یہ بات جانتی ہے کہ میں رسول اللہ ہوں مگر عاصی الحق اور انسان نہیں جانتے ہیں۔

ابن سعد نے حسن سے روایت کی ہے کہ ہر اس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مسجد میں تھے یکایک ایک بھاگا ہوا اونٹ آیا اور اوس نے اپنا سر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آغوش میں رکھ دیا اور بڑبڑایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اونٹ بھیہ زعم کرتا ہے کہ وہ ایک مرد کا اونٹ ہے اور وہ مرد یہ ارادہ کرتا ہے کہ اپنے باپ کی جانب سے کھانا لوگوں کو دے اور اوس کو آپ فوج کر ڈالے یہ اونٹ اگر استغاثہ کر رہا ہے پھر آپ اونٹ کے مالک کے پاس آئے اور اوس پر چڑھا اوس نے آپ کو خبر کی کہ اوس نے اوس کے فوج کا ارادہ کیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیہ خواہش کی کہ وہ مرد اوس اونٹ کو فوج کرے اوس نے اوس کو فوج نہیں کیا۔

احمد اور ابو نعیم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک گروہ میں تشریف فرما تھے ایک اونٹ آیا اور اوس نے آپ کو سجدہ کیا۔

بزار نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں داخل ہوئے ایک اونٹ آیا اور اوس نے آپ کو سجدہ کیا۔

ابو نعیم نے ثعلبہ بن ابی مالک سے روایت کی ہے کہ کسی آدمی نے نبی سلمہ سے ایک اونٹ مول لیا جس پر پانی بھرا تھا اوس مرد نے اوس اونٹ کو اپنے شترخانہ میں داخل کیا تاکہ اوس پر

وجود لا دیا جائے اوس کو خارشس ہوگئی کسی نے یہ قدرت نہیں پالی کہ اوس کے پاس داخل ہو سکے  
مرد و اوس کو ہاتھوں سے کچلتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ سے یہ واقعہ ذکر  
کیا گیا آپ نے فرمایا اوس کی زبان وغیرہ کھول ڈالو آدمیوں نے کہا ہم کو اوس سے آپ پر خوف  
ہوتا ہے آپ نے فرمایا اوس کو کھول ڈالو جبکہ اونٹ نے آپ کو دیکھا وہ سجدے میں گر اقوم کے آدمیوں  
نے یہ حالت دیکھ کر تبسج کہی یعنی سبحان اللہ کہا اور عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگ سجدہ کرنے کے واسطے  
اس حیوان سے زیادہ حق رکھتے ہیں آپ نے فرمایا اگر مخلوق میں سے کسی شے کو یہ سزاوار ہو تاکہ اللہ  
کے سوا وہ کسی شے کو سجدہ کرے البتہ اس امر کو ضرور میں چاہتا کہ عورت اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

طبرانی اور ابونعیم نے علی بن مرہ سے روایت کی ہے کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر  
گئے ایک اونٹ آیا وہ آواز کر رہا تھا یہاں تک کہ اوس نے آپ کو سجدہ کیا مسلمانوں نے دیکھ کر  
کہا ہم اس کے اتنی ہن کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کریں آپ نے فرمایا اگر میں کسی کو یہ امر کرنے  
والا ہوتا کہ غیر اللہ تعالیٰ کے وہ کسی کو سجدہ کرے تو میں عورت کو ضروریہ امر کرتا کہ وہ اپنے شوہر کو  
ضرور سجدہ کرے تم لوگ جانتے ہو مجھ کو اونٹ کیا کہتا ہے مجھ پر زخم کرتا ہے کہ اوس نے اپنے مالکوں کی چلیاں  
سال خدمت کی یہاں تک کہ جس وقت مجھ بوڑھا ہو گیا تو اونٹوں نے اس کا چارہ لگ کر دیا اور  
اوس سے کام لینے میں زیادتی کر دی ہے یہاں تک کہ جس وقت اون لوگوں میں شادی کی مہمانی  
تھی تو اونٹوں نے چھری کی ناگہ اوس کو زچ کر ڈالیں آپ نے اونٹ کے مالکوں کے پاس کسی کو بھیجا  
اور ان سے یہ واقعہ بیان کیا اون لوگوں نے سن کر کہا واللہ یا رسول اللہ اس اونٹ نے سچ کہا ہے  
فرمایا میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ تم اس اونٹ کو میرے واسطے چھوڑ دو۔

ابونعیم نے بریدہ سے یوں روایت کی ہے کہ ایک مرد انصاریں سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے  
پاس آیا اور اوس نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارا ایک اونٹ ہے جو گھر میں آدمیوں پر حملہ کرتا ہے اور  
ہم لوگوں میں سے کوئی شخص قدرت نہیں رکھتا کہ اوس کے پاس جاوے یا اوس کی ناک میں نیکیل  
ڈالے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس مرد کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور ہم لوگ آپ کے ساتھ

کھڑے ہو گئے آپ اوس دروازے پر آئے جس مکان میں اونٹ تھا اور اوس کو کھولا جبکہ اونٹ نے آپ کو دیکھا آپ کے پاس آیا اور اوس نے آپ کو سجدہ کیا اور اوس نے اپنی گردن زمین پر رکھ دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کا سر پکڑا اور اوس پر اپنا دست مبارک پھیرا پھر آپ نے ہمارا طلب کیا اور ہمارا اوس کو لگا دی پھر اوس اونٹ کو اوس کے مالک کو دیدیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا اس اونٹ نے آپ کو پہچان لیا کہ آپ نبی اللہ ہیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص نہیں ہے مجھ جانتی ہر کہیں رسول اللہ ہوں سو اکثرا جن وانس کے کہ وہ نہیں پہچانتے کہ میں رسول اللہ ہوں ابو نعیم نے ابو ظلال کے طریق سے انس رضی اللہ عنہ سے یوں روایت کی ہے کہ انصار میں سے ایک مرد تھا جس کا ایک اونٹ تھا وہ اوس سے بہرگ گیا اوس مرد نے عرض کی یا رسول اللہ میرا ایک اونٹ ہے جو مجھ سے بہرگ گیا ہے اور وہ میری زمین کے منتہی میں ہے اور میں یہ طاقت نہیں رکھتا ہوں کہ اوس کے پاس جاؤں مجھ کو یہ خوف ہے کہ وہ مجھ کو کپڑے لگاے گا آپ اوس کی طرف گئے جبکہ اونٹ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دیکھا وہ آپ کی طرف بولتا ہوا آیا اور اوس نے اپنی گردن زمین پر رکھ دی یہاں تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا اور اوس کی آنکھیں آنسو بہانے لگیں آپ نے فرمایا اے فلان میں تیرے اونٹ کو دیکھتا ہوں کہ وہ تیری شکایت کرتا ہے اور اوس کے ساتھ تو نیکی کر اور اس کا مالک ایک درسی لایا اور اوس نے اونٹ کے سر میں ڈال دی احمد اور بزر اور ابو نعیم نے حفص کے طریق جو انس رضی اللہ عنہ کے ہتھیے میں انس سے اوپر کی حدیث کی مثل روایت کی ہے اور اس حدیث میں یہ ہے کہ اونٹ آیا یہاں تک کہ آپ کے سامنے سجدے میں گرا یہ واقعہ آپ کے اصحاب نے دیکھا کہ کہ یہ کہہ رہے تھے کہ ہمیں جانتا ہے اور اوس نے آپ کو سجدہ کیا ہم اس کے احق ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں۔

ابو نعیم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی کہ انصار کے باغون میں سے ایک باغ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے یکایک آپ نے اوس باغ میں دو اونٹ موجود پائے کہ وہ چلائے تھے اور ایسے گرج رہے تھے جیسے رعد گرجتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون دونوں سے قریب ہو گئے اون دونوں اونٹوں نے زمین پر اپنی اپنی گردنیں رکھ دیں جو شخص آپ کے ساتھ تھا اوس نے

کہا ہر کہ اون دونوں نے آپ کو سجدہ کیا۔

مسلم نے جابر سے روایت کی ہر کہا ہے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہتر ایک آپ ایسے حال میں مجھ سے ملتی ہوئے کہ میری سواری میں ایک اونٹ تھا جو وہ تھک رہا تھا اور نہیں چلا سکتا تھا آپ نے مجھ سے پوچھا تمہارے اونٹ کو کیا ہو گیا ہر میں نے عرض کی میں نے آپ نے اسکو ڈانٹا اور اس کے واسطے دعا فرمائی میرے سامنے جو اونٹ جا رہے تھے وہ اون کے آگے جا رہا تھا آپ نے مجھ سے پوچھا تم اپنے اونٹ کو کیا پاتے ہو میں نے عرض کی میں اس کو خیر کے ساتھ پاتا ہوں آپ کی برکت اسکو پہنچتی ہے۔

مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کہیں بھیجا وہ آپ کے پاس آیا اور اس نے عرض کی یا رسول اللہ میری اونٹنی نے مجھ کو ہکا دیا وہ نہیں چلتی یہ سنکر آپ اس کی اونٹنی کے پاس آئے اور آپ نے پاؤں سے اس کے ٹھوکہ ماری ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا قسم ہر اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں نے اس اونٹنی کو دیکھا کہ جو شخص اس کو کھینچے لے لیا رہا تھا وہ اس سے آگے بڑھ جا رہی تھی۔

ابن حبان نے (کتاب الصحابہ) میں اور حسن بن سفیان نے اور ابن ابی عاصم اور ربیع اور طبرانی نے حکم ابن ایوب سے جن کو ابی الحارث اسلمی کہتے ہیں اون سے روایت کی کہ ہر کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا یکایک میری اونٹنی جگہ سے نہیں ہٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ڈانٹا وہ سب اونٹوں سے آگے ہو گئی۔

حاکم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہر کہا ہر کہ ایک اعرابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ لوگوں نے مجھ کو سارق ٹھہرایا ہر اونٹنی نے دروازہ کے پیچھے سے کہا قسم ہر اس ذات کی جس نے آپ کو کرامت کے ساتھ مبعوث کیا ہر اس اعرابی نے مجھ کو نہیں چرایا اور اسکے سوا کوئی میرا مالک نہیں ہوا ہے حاکم نے کہا ہر کہ اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں اور اس کی روایت میں یحییٰ بن عبد اللہ مصری ہے جو عبد الرزاق سے روایت کرتا ہر میں اس کو نہیں پہچانتا ہوں اور اسکو

کچھ جرح بھی نہیں ہے۔ ذہبی نے کہا ہے کہ یحییٰ بن عبد اللہ المصری وہی شخص ہے جس نے اس حدیث کو بنایا ہے (شیخ جلال الدین رحمہ اللہ کہتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں کہ اس حدیث کا دوسرا طریق ہر طہرانی نے ایسی سند سے روایت کی ہے جس میں مجہول راوی میں زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک مرنہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا اس اعزبی نے اس اونٹ کو چرایا ہر اونٹ ایک ساعت تک آواز کرتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش کان لگائے ہوئے تھے پھر آپ نے اوس مرد سے فرمایا کہ تو اس سے باز آ اونٹ نے تجھ پر یہ کوا بھی دی ہے کہ تو جھوٹا ہے۔

ابن شامین اور ابن مندہ نے عبد المطلب بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے حارث بن سواد کے بیٹوں سے پوچھا کیا تھا را باپ وہی ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعیت سے انکار کیا تھا حارث کے بیٹوں نے مجھ سے کہا یہ بات نہ کہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے باپ کو ایک جوان قوی اونٹ عطا کیا تھا اور یہ فرمایا تھا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ تجھ کو اس اونٹ برکت دیگا ہم کسی مبارک اور نامبارک اونٹ کو نہیں مانگتے ہیں مگر وہ اوس اونٹ کی نسل ہے

### یہ بکری اور بکھر وغیرہ کے قصہ میں ہے

ابن سعد اور بیہقی اور ابوالغیر اور ابن السکن نے نافع بن الحارث بن الکلدہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چار سو مردوں کی مقدار میں تھے ان میں وہ آپ کے ساتھ تھے کہا ہوا آپ نے جہان پانی نہ تھا وہاں اوتارا آؤ یوں پر سختی مولیٰ یکا یک ایک بکھر بھر رہی تھی آگئی یہ بات کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اوس کے دونوں سینک تیز تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کو دو ما اور اپنے تمام شکر کو سیراب کیا اور آب بھی سیراب ہوئے پھر آپ نے فرمایا اسے نافع اس کے تمام مالک ہو جاؤ اور میں گناہ نہیں کرتا ہوں کہ تم اسے مالک ہو سکو مالک نے کہا میں نے ایک لکڑی لی اور اوس کو میں نے زمین میں گاڑا اور ایک

رستی لی اور بکری کو باندھ دیا اور اوس سے اوس کو میں نے جکڑ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے اور آدمی بھی سو رہے اور میں بھی سو رہا پھر میں خواب سے بیدار ہوا ایک مین نے دیکھا کہ جس شخص سے میں نے بھوس کو باندھا تھا وہ کھلی پٹری ہے اور یکایک بکری نہیں ہے میں نے اس واقعہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کی آپ نے فرمایا کیا میں نے تم کو خبر نہیں دی تھی کہ تم اوس کے مالک نہ ہو گے جو اوس کو لایا تھا وہی اوس کو لے گیا۔

ابن عدی اور بیہقی اور طبرانی اور ابو نعیم نے حسن کے طریق سے سعد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اس کے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے ہم ایک منزل میں اوترے آپ نے مجھ سے فرمایا اسے بعد اس بھیر کو تم دودھ لو حال بھیہ ہو کہ اوس جگہ میں جبوقت سے میں تھا کوئی بھیہ نہ تھی میں آیا یکایک میں نے ایک بھیہ دیکھی جس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہیں میں نے اوس کو دو ہا میں بھیہ نہیں جانتا ہوں کہ میں نے کتنے بار اوس کو دو ہا اور میں نے اوس سے بھیہ لے کر حفاظت کی اور اوس کے واسطے آدمیوں سے وصیت کی کوچ کے سبب سے ہم اوس بھیہ سے بچ گئے وہ بھیہ گرم ہو گئی میں نے عرض کی یا رسول اللہ بھیہ گرم ہو گئی آپ نے فرمایا کہ اوس کا رب اس کو ملیا ہی اور ابن سعد اور بیہقی نے جناب بن الارت کی بیٹی سے روایت کی جو انھوں نے کہا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بکری لائی آپ نے اوس کے پاؤں باندھے اور اس کو دو ہا اور آپ نے مجھ سے فرمایا کہ تمہارے بڑبڑاوت میں جو بڑا برتن ہو وہ لاؤ ہم لوگ آپ کے پاس آئیں گے کہ ہم نے اوس کو باندھا لائے آپ نے اوس میں دودھ دو ہا باندھا کہ اوس کھیلے کو بھر دیا پھر آپ نے فرمایا کہ تم پی لو اور تمہارے ہمسایے پی لیں ہم لوگ اوس بکری کو آپ کے پاس لیجا یا کرتے تھے ہکو آپ نے فراموشی میں کیا یہاں تک کہ میرا باپ آیا اوس نے اوس بکری کو لیا اور اوس کے پاؤں باندھے بکری نے اپنے دودھ پر جو کیا (یعنی جتنا دودھ وہ پہلے دیتی تھی اتنا ہی دینے لگی) میری ماں نے میرے پاس کہا تم نے ہماری بکری کو ہم پر فاسد کر دیا میرے باپ نے پوچھا وہ کیا امر جو میں نے بکری کو فاسد کر دیا میری ماں نے کہا کہ بھیہ بڑا پیالہ بھر کے دوہی جاتی تھی میرے باپ نے پوچھا اس کو کون شخص دوہتا تھا

میری مان نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوہتے تھے میرے باپ نے کہا تو نے آپ کی برا بھلا کہا  
واللہ آپ برکت میں لعظمیٰ۔

ابن ابی شیبہ اور احمد اور طبرانی اور ابن سعد نے خواب کی بیٹی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں میرا باپ نمازیوں میں گھر سے گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری گناہداشت اور خبر گیری کرتے تھے آپ ہماری بھیڑ کو دوہا کرتے تھے ہمارے کٹھنلے میں اوس کا دودھ دوہتے تھے پھر جاتا تھا جبکہ خواب آیا وہ نھوں نے اوس کو دوہا اوس کا دودھ پہلی حالت پر آگیا جیسے کہ تھا۔

ابو نعیم نے ابو قریصہ سے روایت کی ہے کہ میرے اسلام کی ابتدا یہ تھی کہ میں اپنی مان اور خالہ کے درمیان تسم تھا اور میں اپنی بکریں چراتا تھا میری خالہ اکثر مجھ سے یہ کہا کرتی تھی کہ اے میرے پیارے فرزند تو اس مرد کی طرف بجا نیو (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بجا نیو) تجھ کو اغوا کر لیا اور گمراہ کر دیا گامین چرگاہ کی طرف جاتا اور اپنی بکریوں کو چھوڑ دیتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا میں آپ کے پاس رہتا اور آپ کی باتیں میں سنتا رہتا تھا پھر میں اپنی بکریں شام کو ایسے حال میں لیا یا کرتا تھا جن کے پیٹ پیٹھ سے لگے ہوتے اور تھکن تھکن میری خالہ مجھ سے کہتی کہ تیری بکریوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ان کے تھن سوکھے ہوئے ہیں میں کہتا تھا تجھ کو معلوم نہیں پھر میں غموں سے دن بھی ویسا ہی کیا پھر تیسرے دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف خود کیا اور میں مسلمان ہو گیا اور میں نے آپ سے اپنی خالہ کے اور بکریوں کے امر کی شکایت کی آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اپنی بکریاں میرے پاس لے آؤ میں بکریاں آپ کے پاس لایا اپنے اوکئی تھنوں اور پیٹھوں پر دست مبارک پھیرا اور ان میں برکت کے واسطے دعا کی وہ بکریں چری اور دودھ سے بھر گئیں جب کہ میں ان کو لیکر اپنی خالہ کے پاس آیا تو میری خالہ نے کہا اے میرے پیارے بیٹے اسی طور سے انکو چرایا کریں نے اپنی خالہ کو واقعہ سے خبر کی میری خالہ اور میری مان مسلمان ہو گئی۔



سلم نے قدا بن الاسود سے روایت کی ہے کہا ہر کربن اور میرے دود دوست ایسی حالت میں آئے کہ قریب  
تھا کہ سحر فافہ اور تنگ عیشی کی وجہ سے ہماری قوت سماعت اور بصارت چلی جائے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رہنے کی جگہ میں بکھوٹھکانا دیا اس وقت آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی تین بیویاں تھیں ان کو وہ دوا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے درمیان دودہ کو  
بانا کرتے تھے اور ہم لوگ آپ کا حصہ آپ کے پاس پہنچا دیتے تھے آپ تشریف لاتے اور اس طور  
سے سلام علیک کرتے کہ بیدار آدمی سنتا اور سوتے ہوئے کو آپ بیدار نہیں کرتے تھے شیطان  
نے مجھ سے کہا کہ اگر تو یہ ایک گھونٹ دودہ پی لیتا تو بہتر ہوتا اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم انصار کے پاس آتے ہیں انصار آپ کو تحفے دیتے ہیں شیطان مجھ سے یہی کہتا رہا کہ  
کہ میں نے اوس دودہ کو پی لیا جبکہ میں نے وہ دودہ پی لیا اس نے مجھ کو مادم کیا اور مجھ سے کہا  
تو نے کیا کام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آویں گے اور اپنے پیئے کا دودہ نہ پاویں گے تو تجھ پر بدعا  
کرین گے تو ہلاک ہو جاوے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے آیا کرتے تھے آئے اللہ تعالیٰ  
نے جتنی نماز چاہی آپ نے پڑھی پھر آپ نے اپنے دودہ کی طرف دیکھا آپ نے کچھ چیزیں دیکھی آپ نے  
اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے میں نے اپنے دل میں کہا کہ اب آپ مجھ پر بدعا کریں گے آپ نے  
یہ دعا مانگی اللہم اطعم من اطمعنی واسق من سقانی میں نے چہر ایا اور میں بکریوں کی طرف گیا  
میں اور کوٹھونے لگا کہ ان میں کون سی بکری زیادہ موٹھی ہے تاکہ اوس کو رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے واسطے بچ کوں چلاک میں نے دیکھا کہ کل بکریاں دودہ سے بھری ہوئی ہیں میں نے  
آل محمد کا وہ برتن لیا جس میں وہ طبع کرتے تھے کہ دودہ دوا جاوے میں نے یہاں تک دودہ دوا کہ  
برتن کے اوپر جھاگ آگئے۔

بیہقی نے ابو العالیہ سے روایت کی ہے کہا ہر کربن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نو مکانوں کی طرف  
آدمی کو بھیجا آپ کھانا طلب کرتے تھے اوس وقت آپ کے پاس آپ کے اصحاب تھے کوئی چیز  
کھانے کی نہیں پائی گئی اپنے مکان میں ایک بھیر کے بچے کی طرف دیکھا جس نے کوئی چیز نہیں چاہی

آپ نے اس کے تہنوں کی جگہ دست مبارک پھیرا وہی نے کہا ہر کو بیٹھ کر کے اوس بچے نے اپنے تھن سے  
 حال میں دے دے جو دونوں پاؤں کے درمیان لٹکتے رہتے تھے آپ نے ایک قعب لنگائی اور  
 دودھ دوہا اور اپنے گھروں کو بی بیوں کے پاس ایک ایک قعب دودھ بھیجا پھر آپ نے دودھ دوہا  
 سوا صحاب نے اوس کو پیا۔

عبد الرزاق نے مصنف میں کہا ہے ہکوم محمد ابن راشد نے خبر دی ہے اوسھون نے کہا ہر مجھ سے  
 مرصین بن عطائے حدیث کی ہے کہ ایک قصاب نے ایک دروازہ کھولا جس میں بکری تھی تاکہ اوسکو  
 ذبح کرے وہ بکری اوس کے پاس سے بھاگ گئی یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور  
 قصاب اوس کے پیچھے آیا اور اوس نے بکری کو پکڑ لیا اور اوسکو اوس کے پاؤں سے کیچڑ  
 تھا آپ نے بکری سے فرمایا کہ امر الہی سے تو صبر کر اور قصاب سے فرمایا تو اوس کو موت کی  
 طرف ہانک مگر نرمی سے۔

ابونعیم نے انس رض سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے ایک باغ میں ایسے حال  
 میں داخل ہوئے کہ آپ کے ساتھ ابو بکر اور عمر رض انصار کے مردوں میں تھے اوسوقت باغ میں بکریاں  
 تھیں اوسھون نے آپ کو سجدہ کیا ابو بکر صدیق نے دیکھ کر کہا یا رسول اللہ آپ کے سجدے کے واسطے  
 ان بکریوں سے ہم لوگ زیادہ حق دار ہیں آپ نے فرمایا کہ میری امت میں عیسا مسزاوار بنیں ہر کوئی  
 سیکو سجدہ کرے اور اگر یہ امر مسزاوار ہوتا کہ سیکو سجدہ کرتا تو میں ضرور یہ امر کرتا کہ عورت  
 مرد کو سجدہ کرے۔

### یچھ باب ہرنی کے قصہ کے بیان ہے

طبرانی نے (کبیر) میں اور ابونعیم نے ام سلمہ رض سے روایت کی ہے کہا ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم صحابین تھے ایک سنا کہ ایک منادی کہیو لا یا رسول اللہ کہلر پکار رہا ہے اپنے مکرر دیکھا سیکو جو بکریاں تھیں  
 مکرر دیکھا یکایک آپ نے ایک ایسی ہرنی دیکھی جو بندھی ہوئی تھی اوس نے کہا یا رسول اللہ آپ میرے  
 پاس آنے آپ اوس کے نزدیک گئے اور اوس سے پوچھا تیری کیا حاجت ہے اوس ہرنی نے کہا کہ

اس پہاڑ میں میرے بچے ہیں آپ مجھ کو لے دیجئے تاکہ میں جاؤں اور اون کو دودھ پلاؤں پھر آپ  
 یاس پلٹ کے آجاؤں آپ نے اوس ہرنی سے پوچھا کیا تو دودھ پلا کر واپس آجائیں گی اوس نے  
 کہا اگر میں ایسا کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ کو عذاب عرشا سے عذاب دے آپ نے اوس کو چھوڑ  
 ہرنی چلی گئی اور اوس نے اپنے دونوں بچوں کو دودھ پلایا پھر پلٹ کے آگئی آپ نے اوس کو باندھا  
 اعرابی سیدار ہوا اور اوس نے پوچھا یا رسول اللہ کیا آپ کی کوئی حاجت ہے آپ نے فرمایا ہاں یہ  
 حاجت ہے کہ تو اس ہرنی کو چھوڑ دے اعرابی نے اوس ہرنی کو چھوڑ دیا وہ دوڑتی ہوئی جا رہی  
 تھی اور یہ کہنتی تھی اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد انک رسول اللہ اس حدیث کی اسناد میں غلب  
 بن تمیم ضعیف ہے لیکن اس حدیث کے کثیر طرق ہیں جو اس پر شہادت دیتے ہیں کہ اس قصہ کی اصل  
 طبرانی نے (اوسط) میں اور ابونعیم نے صالح المری کے طریق سے روایت کی ہے اور صالح ضعیف  
 راوی ہے صالح نے ثابت سے ثابت نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر گزرے جنھوں نے ایک ہرنی پکڑی تھی اور اونھوں نے اوس کو  
 خیمہ کے ستون سے باندھ دیا تھا اوس ہرنی نے کہا یا رسول اللہ میں جہنی ہوں۔ اور میرے دو بچے  
 میں آپ میرے لئے ان لوگوں سے اجازت چاہئے کہ میں اون کو دودھ پلا دوں یہاں تک کہ میں  
 پلٹ کے آجاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگوں سے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو تاکہ اپنے  
 دونوں بچوں کے پاس جاوے اور اون کو دودھ پلاوے اور تمھارے پاس آجاوے اول لوگوں  
 نے کہا یا رسول اللہ تمھارے واسطے کون شخص ذمہ دار ہوگا آپ نے فرمایا میں ذمہ دار ہوں اونھوں نے  
 ہرنی کو چھوڑ دیا وہ چلی گئی اور اوس نے بچوں کو دودھ پلایا پھر اون کے پاس پلٹ کے آگئی اونھوں نے  
 اوس کو باندھ دیا آپ نے اون سے پوچھا کیا تم اس ہرنی کو بچتے ہو اونھوں نے کہا یا رسول اللہ یہ  
 ہرنی آپ ہی کے واسطے ہے اوس کا راستہ اونھوں نے چھوڑ دیا اور اوس کو کھول دیا وہ چلی گئی۔  
 لے عشار اوس اونشی کو کہتے ہیں جس پر حمل کے دس مہینے گزر گئے ہوں اور اوس پر بوجہ لاد اجاؤ  
 اور وہ مشقت اور تکلیف سے فریاد کرے ۱۲

سہیتی نے ابوسعید انخدری سے روایت کی ہے کہا ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہرنی کی طرف سے گزرے جو ایک خیمہ کی طرف بندھی ہوئی تھی اوس نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھ کو کھول دیجئے تاکہ میں جاؤں اور اپنے بچے کو دودھ پلاؤں اور پھر پلٹ کے آجاؤں آپ مجھ کو باندھ دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک قوم کا شرکار ہے اور ایک قوم کی باندھی ہوئی ہے آپ نے اوس سے عہد لیا اوس نے قسم کھائی آپ نے کھول دیا وہ چلی گئی نہیں ٹھہری مگر تھوڑی دیر بیابانیت کہ آگئی اور اوس کے تھنوں میں جو دودھ تھا وہ خالی کر آئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کو باندھ دیا آپ کے اصحاب آگئے اور کہنے لگے ان لوگوں سے اوس ہرنی کہ بخشدینے کے واسطے فرمایا اوسنوں نے آپ کو دھرنی بخشدی آپ نے اوس کو کھول دیا سہیتی اور ابونعیم نے زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہا ہر کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ کی آہن گلیوں میں تھا ہم ایک اعرابی کے خیمے کی طرف گئے نکاح کیا ہم نے دیکھا کہ ایک ہرنی خیمہ کے پاس بندھی ہوئی ہے اوس نے کہا یا رسول اللہ اس اعرابی نے تم کو بید کیا ہے اور میرے دو بچے صحر میں ہیں اور میرے تھنوں میں دودھ جم گیا ہے وہ اعرابی مجھ کو بچ کر لے گیا ہر کہ مجھ کو راحت دے دے اور نہ وہ مجھ کو چھوڑے کہ میں اپنے بچوں کے پاس صحر میں پلٹ کے جاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس ہرنی سے پوچھا اگر میں تمھیں چھوڑ دوں تو کیا تو پلٹ کے آئے گی اوس نے کہا ہاں میں پلٹ کے آؤں اور نہ اللہ تعالیٰ مجھ کو عذاب عذاب سے عذاب دے آپ نے اوس کو چھوڑ دیا وہ نہیں ٹھہری کہ آگئی اور بار بار زبان چاٹ دیتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کو خیمہ کی طرف باندھ دیا اس میں لڑائی لڑائی اور سکے ساتھ بانی کی ایک شکایت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچھا کیا تو اس ہرنی کو میرے ہاتھ سے چھوڑا اوس نے عرض کی یا رسول اللہ مجھ ہرنی آپ ہی کے لئے ہے آپ نے اوس کو چھوڑ دیا زید بن ارقم نے کہا وہ اندھین نے اوس ہرنی کو دیکھا وہ صحر میں جا رہا تھی اور یہ کہتی تھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

### بیکھ باب بھیر پنے کے قصہ میں ہے

احمد اور ابن سعد اور بزار نے اور حاکم اور سہیتی نے روایت کی ہے اور ان دونوں علمائے اس حدیث کی صحت کی ہے اور ابونعیم نے متعدد طریقوں سے ابوسعید انخدری سے روایت کی ہے

کہا کہ اوس درمیان کہ ایک چرواہا پسر بنی زمین میں کبریٰ میں چڑھا اوس کی کبریوں میں سے ایک  
 کبری کے سامنے یکا یک ایک بھیڑیا آیا و چرواہا کبری اور بھیڑیے کے درمیان حائل ہو گیا بھیڑیا اپنی  
 پر بھیڑ گیا پھر اوس نے راعی سے کہا کیا تجھ سے اسے نہیں ڈرتا کہ میرے اور میرے دس رزق کے  
 درمیان حائل ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے میری طرف سے یہ ہے چرواہے نے سن کر کہا اس بھیڑیے سے تجھے  
 ہے کہ انسان کے کام سے کام کرتا ہے بھیڑیے چرواہے سے کہا سن نے میں اپنے کلام کرنے سے زیادہ  
 تجھے ناک بات تجھ سے کہتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنین کے درمیان سابق زمانہ  
 کی خبروں کے ساتھ آدمیوں سے باتیں کرتے ہیں اوس چرواہے نے یہ بات سن کر اپنی کبریوں کو  
 ہانک دیا یہاں تک کہ وہ مدینہ منورہ میں آیا اور بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوا اور  
 بھیڑیے کی بات سے اوس نے بات کہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوس نے سچ  
 سچ کہا آگاہ ہو جاو درندوں کا آدمیوں سے باتیں کرنا قیامت کے شرائط سے ہر قسم ہر اوس ذات  
 کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے قیامت جب تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ درندے انسان  
 سے کلام کرینگے اور مردے اوس کی جوتی کا تمہ بات کرے گا اور اوس کے کورے کا پھندا اوس سے  
 کلام کرے گا اور انسان کے گھر سے جانے کے بعد اوس کے اہل نے جوئی بات پیدا کی ہوگی اوس کی ان کو خبر  
 بخاری نے تاریخ میں اور بیہقی اور ابونعیم نے اسباب بن اوس سے روایت کی کہ وہ اپنی کبریوں میں  
 تھے اون کبریوں میں سے ایک کبری پر ایک بھیڑیے نے حملہ کیا اونھوں نے بھیڑیے پر شور کیا بھیڑیا اپنی  
 دم پر بھیڑ گیا اسباب نے کہا بھیڑیے نے مجھ سے خطاب کیا اور کہا جس دن تو کبریوں سے غافل ہوگا  
 اوس دن کبریوں کا کون نگہبان ہوگا کیا تو مجھ سے اوس رزق کو چھینتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے  
 مجھے نصیب کیا ہے یہ سنکر میں نے کہا واللہ میں نے اس امر سے زیادہ تجھے ناک کوئی شے نہیں دیکھی اس  
 بھیڑیے نے مجھ سے کہا تو اس امر سے تعجب کرتا ہے حال یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مخلوق کے  
 درمیان آدمیوں سے زمانہ سابق کی خبریں کہتے ہیں اور جو امور آئندہ ہونے والے ہیں اون کی خبریں کہتے  
 ہیں اور آپ اللہ تعالیٰ کی طرف مخلوق کو بلاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کے واسطے فرماتے ہیں

اہسان بھیڑیے سے یہ خبر سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو اس واقعہ کی خبر کی اور مسلمان ہو گئے۔

ابن عدی اور بیہقی نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہا ہر اوس در بیان کہ ایک چرواہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اپنی بکریوں میں تھا ایک ایک ایک بھیڑیا آیا اور اوس نے ایک بکری کو پکڑا چرواہا نے جست کی یہاں تک کہ اوس بکری بھیڑیے کے منہ سے چھین لیا اوس چرواہے سے بھیڑیے نے کہا سن نے کیا تو خدا سے نہیں ڈرتا ہر کہ تو مجھ کو اوس خوراک سے منع کرتا ہو جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دی ہے تو مجھ سے اوس کو چھین تا ہے چرواہے نے کہا بھیڑیے سے تعجب ہر کہ کلام کرتا ہے بھیڑیے نے سنکر کہا تو سن لے میں تجھ کو اوس امر کی طرف رہنمائی کرتا ہوں جو میرے کلام سے زیادہ تعجب خیر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق میں ہیں آدمیوں سے اولین اور آخرین کی باتوں کی خبر دیتے ہیں یہ سنکر وہ چرواہا گیا یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس واقعہ کی آپ کو خبر کی اور مسلمان ہو گیا۔

ابو نعیم نے انسؓ سے روایت کی ہے کہا ہر کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہٴ تبوک میں تھا میں نے اپنی بکریں بائوڈالین ایک بھیڑیا لگیا اور اون بکریوں میں سے ایک بکری اوس نے لی چرواہے اوس کے پیچھے دوڑے بھیڑیے نے کہا کچھ وہ خوراک ہو جو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دی ہے تم لوگ اوس کو مجھ سے چھین لے ہو یہ سنکر لوگ تعجب ہو گئے بھیڑیے نے کہا بھیڑیے کے کلام سے تم کیا تعجب کرتے ہو ایسا حال ہر کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی ہے۔ احمد اور ابو نعیم نے صحیح سند کے ساتھ ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک بھیڑیا بکریوں کے چرواہے کی طرف آیا اور بکریوں میں سے اوس نے ایک بکری کو پکڑا چرواہے نے یہاں تک کوشش کی کہ بھیڑیے سے بکری چھین لی راوی نے کہا بھیڑیا ایک ٹیلے پر چڑھا اور اپنی دم پر بیٹھ گیا اور کہا کہ میں نے اوس رزق کا قصد کیا جس کو اللہ تعالیٰ نے مجھے نصیب کیا تھا تو نے مجھ سے اس کو چھین لیا چرواہے نے سنکر کہا اللہ تعالیٰ کی قسم ہر اگر میں نے آجکے دن کی مثل کسی بھیڑیے کو کھانا

کے واسطے ظاہر ہوگی۔ ۵

و ابصرت الضیاء یضئ حولی	امامی ان سعیت وعن جنوبی
-------------------------	-------------------------

اور میں نے ضیاء کو دیکھا جو میرے اطراف روشن ہے اور میرے آگے روشن ہو کر میں چاہا ہوں اور میرے دہتی طرف سے روشن ہے ۵

الا بلع بنی عمرو ابن عوف	واخو قسم جدیہ ان جیبی
--------------------------	-----------------------

آگاہ ہو جا بھیجہ خبر۔ عمر بن عوف اور اون کے بھائیوں کو پھونچا دے جو بنی جدیہ میں کہ تم میرے کہنے کو قبول کرو ۵

و عاد المصطفیٰ لاشک فیہ	فانک ان اجبت فتن تجنیبی
-------------------------	-------------------------

دین حق کی طرف مصطفیٰ صلعم ملانے میں کچھ شک نہیں ہے اگر تم قبول کر دے تو غلو کو فی نقصان  
بزار اور سعید ابن منصور اور بیہقی نے ابو ہریرہ رحمہ سے روایت کی ہے کہ ہاجر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بھیڑیا آیا اور وہ اپنی دم پر آپ کے دو برو بیٹھ گیا پھر وہ اپنی دم ملانے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بھیڑیوں کا سفیر جو آیا ہے تم سے سوال کرتا ہے کہ تم لوگ اپنے اموال میں سے اس کے لئے کچھ بھیج دو۔

بیہقی اور ابو نعیم نے زہری کے طریق حمزہ بن ابی اسید سے روایت کی ہے کہ ہاجر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرد کے جنازہ میں گئے یکایک آپ نے ایک بھیڑیہ کو راستہ پر موجود پایا جو اپنے ہاتھ دراز کر کے ہوئے بیٹھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمیوں سے فرمایا کہ یہ بھیڑیا تم لوگوں سے اپنا حصہ معین کرنا چاہتا ہے تم لوگ اس کے واسطے حصہ معین کر دو آدمیوں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کی رے مبارک اس معاملہ میں کیا ہے آپ نے فرمایا کہ ایک مکبری صحر کے ہر ایک ریوڑ میں سے ہر سال دینا چاہئے آدمیوں نے عرض کی کہ یہ کثیف ہے آپ نے بھیڑیے سے اشارہ فرمایا کہ اون کی مکبر میں تو اوچک لیجا یا کر یہ سنکر بھیڑیا چلا گیا۔

ابن سعد اور ابو نعیم نے مطلب بن عبد اللہ بن جنطب سے روایت کی ہے کہ ہاجر کہ اس دریا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے تنہا بیٹھے ہوئے تھے یکا یک ایک بھٹی یا سامنے سے آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کھڑا ہو گیا اور اوس نے آواز کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمھاری طرف بھیدہ درندوں کا سفیر ہے اگر تم لوگ اس امر کو دوست رکھتے ہو کہ اوس کے لئے کچھ وظیفہ معین کر دو تو اوس سے بغیر کی طرف اوس کو تباہ و زکوٰۃ کرنے دو گے اور اگر تم اس امر کو دوست رکھو گے کہ اوس کو بے نصیب چھوڑ دو تم اوس سے خوف کی حالت میں رہو گے اور جو چیز وہ لے لیا گاہ اوس کا رزق ہوگا اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ اوس کے واسطے کچھ دینے کو ہمارے نفوس خوش نہیں ہوتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کی طرف اپنی تین انگلیوں سے یہ اشارہ فرمایا کہ اون کی کبریاں تو اوجک لیجا کر وہ بھٹی یا پیٹھ پھیر کے چلا گیا اور روڑ رہا تھا اور سر ہلاتا جاتا تھا وارمی نے اور ابن مہنیہ نے اپنی سندان اور ابو نعیم نے شمر بن عطیہ کے طریق سے شمر نے ایک ایسے مرد سے جو فرسید یا جہنیہ سے تھا روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھی یکا یک آپ نے سو بھٹیوں کے قریب دیکھے جو وہ اپنی دسوں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ بھٹیوں کے سفیر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمیوں نے پوچھا کیا تم لوگ اپنے کھانے میں سے ان بھٹیوں کو تھوڑی بخشش کر سکتے ہو اور اوس کے ماسوا جو شربے اوس سے تم امن میں رہنا چاہتے ہو یعنی تمھارا اور مال بکریوں وغیرہ کی قسم سے جو یہ محفوظ رہیگا اور تمکو بھٹیوں سے امن ہوگا (آدمیوں نے شکایت کی کہ ہم خود حاجت مند ہیں آپ نے فرمایا ان بھٹیوں کو اذن دید کہ چلے جاویں اون کو لوگوں نے اذن دید یا وہ چلے گئے وہ پکار تے ہوئے جا رہے تھے۔

واقعی اور ابو نعیم نے سلیمان بن یسار سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صرہ میں تشریف لائے یکا یک آپ نے دیکھا کہ ایک بھٹی آپ کے روبرو کھڑا ہو آپ نے فرمایا اس بھٹی کا نام اویس ہے یہ جھگڑ کے ہر ایک چرسے والو میں سے ایک بکری چاہتا ہے آدمیوں نے بکری کے دینے سے انکار کیا آپ نے اپنی انگشتان مبارک سے اوس کو اشارہ کیا وہ پیٹھ پھیر کر چلا





## یہ باب قصہ حمرہ کے بیان میں

بیہقی اور ابو نعیم نے اور ابوالشیخ نے (کتاب الغنمہ) میں ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہر کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے ہم ایک ایسے درخت کی طرف گزرے جس پر حمرہ کے دو بچے تھے ہم نے اون دونوں کو پکڑ لیا حمرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئی اور وہ آپ کے سامنے آتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کس شخص نے اس حمرہ کو اس کے دو بچوں کے سبب سے دکھ پہنچایا ہے۔ ہم نے عرض کی ہم لوگوں نے اون کو پکڑا ہے آپ نے فرمایا دونوں بچوں کو اون کی جگہ پھر دو ہم نے آپ کے ارشاد سے اون دونوں بچوں کو اون کی جگہ پھر دیا۔

## یہ باب وحشی جانور کے قصہ کے بیان میں ہے

احمد اور ابویعلیٰ اور بزار نے اور طبرانی نے (اوسط) میں اور بیہقی اور ابو نعیم اور دارقطنی اور ابن عساکر نے بہت سے طریقوں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ اہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک وحشی جانور تھا جو قوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے باہر تشریف لیجاتے وہ کھیلتا اور چلا جاتا اور آجاتا تھا اور جو قوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکان میں تشریف لاتے تو اپنی جگہ اگر بیٹھ جاتا اور کسی قسم کی حرکت نہیں کرتا صاحب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکان میں رہتے تھے اس حدیث کی صحت تیمی نے کی ہے۔

## یہ باب گھوڑے کے قصہ کے بیان میں ہے

بیہقی نے حیل سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایسے حال میں جہاد کیا کہ میں اپنے ایسی گھوڑی پر سوار تھا جو دہلی اور ضعیف تھی اس سبب سے میں سب آدمیوں کے آخر جماعت میں تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آ پہنچے اور مجھ سے فرمایا اے صاحب فرس چلو میں نے عرض کی یا رسول اللہ میری گھوڑی دہلی اور ضعیف ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوڑا تھا آپ نے اوس کو اٹھایا اور گھوڑی کو مارا اور آپ نے میری دعا کی اللہم بارک فیہا

میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں اوس کا سروک نہیں سکتا تھا وہ سب آدمیوں سے آگے ہو گئی  
اوس کے پیٹ سے جو بچے پیدا ہوئے میں نے بارہ ہزار کو فروخت کئے۔

شیخین نے حماد ابن زید کے طریق سے ثابت سے ثابت نے انس سے روایت کی ہر کہا ہے کہ نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس اور اجدد الناس اور اشجع الناس تھے ایک رات اہل مدینہ  
درگئے آپ ابو طلحہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار ہو کر گئے آپ کے بعد آدمی اپنے گھوڑے باہر  
نکلے یکایک اونھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ آدمیوں سے پہلے اوس طرف  
تشریف لے گئے تھے جس طرف سے ہونا ک آواز آئی تھی اور آپ خبر کی تحقیق کر چکے تھے آپ آدمیوں  
سے یہ فرماتے تھے کہ تم لوگ برگزوف کرو گے (یعنی کوئی خوف ناک امر نہیں ہے) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ ہم نے اس گھوڑے کو ایک بچہ پایا یہ فرمایا کہ یہ ضرور ایک بچہ ہو۔ حماد نے کہا ہر مجھ سے  
ثابت نے حدیث بیان کی ہے یہ کہہ رہا ہے کہ ثابت سے دوسرے راوی کے ذریعہ مجھ کو روایت ہوئی  
ہے کہا ہے کہ اس کے بعد کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس گھوڑے پر سوار ہوئے کوئی گھوڑا  
اوس سے آگے نہ بڑھا اور پہلے وہ گھوڑا راستہ رفتار تھا۔

### یہ باب گدے کے قصہ کے بیان میں ہے

ابن سعد نے اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے سعد سے ملاقات کی اون کے پاس آپ نے قیلو کہ کیا جبکہ ٹھنڈا وقت ہو گیا اون کے  
پاس ایک انصاری حمار تھا کہ تنگ قدم آہستہ رفتار تھا اوس کو آدمی لانے اور رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے واسطے اوس پر ایک روٹی دار کپڑا بچھا دیا آپ اوس پر سوار ہو گئے اور مکان پر پہنچے  
کے بعد اوس کو پھر زیادہ حمار ایسی حالت میں واپس آیا کہ خوب رفتار اور فرخ کام تھا اور  
چلنے میں اوس سے کوئی جانور برابر ہی نہیں کر سکتا تھا۔

طبرانی نے غنیمت میں مالک انخطبی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
قبائکے پاس ہم سے ملاقات کی جبکہ اپنے پلٹنے کا ارادہ کیا ہم آپ کے پاس ایک ایسا گدہ ہلائے

جو تک قدم اور آہستہ رفتار تھا آپ اوس پر ہوا ہو گئے اور پہونچنے کے بعد اوس کو پھیر دیا وہ اسی حالت میں آیا کہ فرخ کلام اور خوب رفتار تھا اوس سے رفتار میں کوئی جانور برابر ہی نہیں کر سکتا ابن عساکر نے ابن منظور سے روایت کی ہر کہا ہے کہ جوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو فتح کیا ایک سیاہ رنگ گدھا آپ کو ملا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس گدھے سے کلام کیا اوس گدھے نے آپ سے کلام کیا آپ نے اوس سے پوچھا تیرا کیا نام ہوا اوس نے کہا یزید بن شہاب ہر میرے دادا کی نسل سے اللہ تعالیٰ نے ساٹھ گدھے پیدا کئے اون کل گدھوں پر کوئی شخص سوار نہیں ہوتا تھا مگر نبی میں آپ سے توقع رکھتا تھا کہ آپ مجھ پر سوار ہوں میرے دادا کی نسل سے میرے سوا کوئی نہیں رہا اور آپ کے سوا انیا سے کوئی نہیں رہا آپ سے پہلے میں ایک یہودی مرد کی ملک میں تھا اور اوس کے سوار ہونے کے وقت عہد آئین ٹھوکر کھا کے اوس کو گریا دیتا تھا وہ یہودی میرے پیٹ کو در پہونچتا اور میری پیٹھ پر مارتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا کہ تو یعفور ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کو کسی مرد کے پاس بھیجے وہ اوس کے مکان کے دروازے پر آتا اور اپنے سر سے دروازہ کھٹ کھٹاتا جوقت صاحب مکان اوس کے پاس ٹھکے آتا یعفور اوس کو بھیہ اشارہ کرنا کہ تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلاتے ہیں آپ کے پاس آؤ جبکہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی یعفور ابی اہشیم بن النہمان کے کنوین کے پاس آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر سے کنوین میں گر پڑا۔

ابو نعیم نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہر کہا ہر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تبک بن خیر میں تھے ایک گدھا سیاہ رنگ آیا اور آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچھا تو کون ہر اوس نے کہا کہ میں عمرو بن فلان ہوں ہم تین بھائی تھے ہم ہر ایک پر انیا علیہم السلام سوار ہوئے ہیں میں اپنے اون بھائیوں سے اصغر ہوں اور میں آپ کے واسطے تھا یہودی سے ایک مرد میرا مالک ہو گیا میں ایسی حالت میں تھا کہ جوقت آپ کو میں یاد کرتا تو اوس یہودی کو لیکر گر پڑتا تھا وہ مجھ کو مار سے دکھ پہونچاتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا کہ تو یعفور ہر۔

## باب

ابن سبع نے کہا ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص سے یہ امر ہو کہ ہر ایک جو پایہ جس پر آپ سوار ہوئے ہیں وہ جوانی کی اوسی مقدار پر رہا جس مقدار پر کہ تھا اور آپ کی برکت سے وہ بوڑھا نہیں ہوا۔

## یہ باب گوہ کے قصہ کے بیان میں ہر

طبرانی نے (اوسہ اور صغیر) میں اور ابن عدی نے اور حاکم نے (معجزات) میں اور بیہقی اور ابونعیم اور ابن عساکر نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کی محفل میں تھے یکایک ایک اعرابی جو نبی سلیم سے تھا آیا اوس نے ایک گوہ شکار کی تھی اوس نے کہا قسم ہے لات اور غزنی کی میں جب تک کہ ایمان نہ لاؤں گا یہاں تک کہ یہ گوہ آپ پر ایمان لاوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے گوہ میں کون ہوں گوہ نے ایسی عربی میں زبان جیکو جمیع قوم سمجھتی تھی یہ کہا لبیک و سعدیک یا رسول رب العالمین آپ نے اوس سے پوچھا کہ تو کس کی عبادت کرتی ہے اوس

کہا الَّذِي فِي السَّمَاءِ عَرْشُهُ وَفِي الْأَرْضِ سُلْطَانُهُ وَفِي الْبَحْرِ سَيِّدُهُ وَفِي الْجَنَّةِ رَحْمَتُهُ وَفِي النَّارِ عَذَابُهُ

آپ نے اوس سے پوچھا میں کون ہوں اوس نے کہا انت رسول رب العالمین و خاتم النبیین

قد افلح من صدقت وقد خاب من كذبك وہ اعرابی مسلمان ہو گیا اس حدیث کی اسناد میں

کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کے حال میں غور کیا جاوے سوی محمد بن علی بن الولید البصری

اسلمی کے کہ طبرانی اور ابن عدی کا شیخ جریر بیہقی نے کہا ہر کہ اس حدیث میں حمل محمد بن علی کے ذمہ

ہے۔ اور بیہقی نے کہا ہر کہ یہ حدیث دوسرے طریقوں سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے اور ابن دحبہ نے یہ زعم کیا ہر کہ یہ حدیث موضوع ہے اور ابوسبی

ذہبی نے زعم کیا ہر (میں یہ کہتا ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کا دوسرا طریق ہے جس میں محمد بن علی بن

الولید نہیں ہے اوس کی روایت ابونعیم نے کی ہے اور بھی اوسی حدیث کی مثل حضرت علی کم اللہ وجہہ

کی حدیث سے وارد ہوا ہے جس کی روایت ابن عساکر نے کی ہے۔

## یہ باب شیر کے قصہ کے بیان میں ہے

ابن سعد اور ابوالجلی اور تبرا اور ابن مندہ نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم نے سفینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق روایت کی ہے کہا ہے کہ دریا میں ایک کشتی پر میں ہوا ہوا کشتی ٹوٹ گئی اوس کے ایک تختہ پر میں ہوا ہو گیا اوس تختہ نے مجھ کو اوس نستان کے پاس نکالا جس میں شیر تھا ایک شیر سامنے آ گیا جب کہ میں نے اوس کو دیکھا میں نے کہا اے ابوہریرہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوا وہ آیا اور دم ملائے اور چالو سی کرنے لگا یہاں تک کہ وہ میرے پہلو کے پاس پہنچا ہو گیا پھر میرے ساتھ چلنے لگا یہاں تک کہ اوس نے مجھ کو راستہ پر لاکر کھڑا کر دیا پھر اوس نے اپنے سینہ میں آواز پھر آئی میں نے دیکھا کہ وہ مجھ کو رخصت کرتا ہے۔ اور ابونعیم اور ابن عساکر نے سفینہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھ کو ایک شیر ملائے اوس سے کہا میں سفینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مولی ہوں سفینہ نے کہا اوس نے اپنی دم زمین پر ماری اور بیٹھ گیا۔

## یہ باب طائر کے قصہ میں ہے

بیہقی اور ابونعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت حاجت کا ارادہ کرتے تو دو در چلے جاتے تھے آپ ایک دن حاجت کے واسطے گئے میں آپ کے پیچھے گیا ایک درخت کے نیچے آپ بیٹھ گئے اور آپ نے اپنے منہ سے اوتاڑ ڈالے پھر ایک منہ پہناتا تھا کہ ایک طائر آیا اوس نے دوسرا منہ لے لیا اور اوس کو آسمان میں حرکت دی اوشن سے ایک ایسا کالا سانپ جس کی کھلی نکل گئی تھی دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہندہ کرامۃ الکرسی اللہ بہا پھر وہ کرامت ہو جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے میرا کرام کیا ہے۔

ابونعیم نے ابو امامہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں

موزے مانگے دونوں میں کا ایک موزہ آپ نے پہنا پھر ایک کو آیا اوس نے دوسرے موزے کو اٹھا لیا اور اوس کو پھینک دیا اوس میں سے ایک سانپ نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخر پر ایمان لاتا ہر اوس کو چاہئے کہ اپنے دونوں ہونڈ نہ پہنے یہاں تک کہ اون کو جھاڑ ڈالے۔

خزاعی نے (سکرام الاخلاق) میں ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منوکر کے کارادہ کیا آپ نے اپنے دونوں ہونڈے اوتاڑ ڈالے موزے میں سے ایک کا لاسانپ بے کچلی کا نکلا یہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ کرامتہ اگر نبی اللہ بہا اللہ انی اعوذ بک من شر من میثی علی الریح۔

### بیمہ باب قصہ عفریت کے بیان میں ہے

شیخین نے محمد ابن زیاد کے طریق سے ابوہریرہ رضی سے ابوہریرہ رضی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہر آپ نے فرمایا کہ جنات میں سے ایک عفریت نے مجھ پر رات میں اس لئے تھوک دیا کہ میری غار مجھ پر قطع کر دے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اوس پر قدرت دی میں نے اوس کو پکڑ لیا اور میں نے سیدہ ارادہ کیا کہ اس مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون سے اوس کو باندھ دوں تاکہ تم لوگ صبح کو اٹھو اور اوس کو دیکھو سو مجھ کو میرے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کی بیمہ دعا یاد آئی رب اغفر لی وہب لی ملکاً لا ینبغی لاحد من بعدی میں نے اوس کو دھتکار کے پھیر دیا۔

ابی سلمہ کے طریق سے ابوہریرہ رضی سے ابوہریرہ رضی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہر آپ نے فرمایا ہے کہ میرے مصلیٰ پر شیطان میرے سامنے آیا میں نے اوس کا حلق پکڑ لیا یہاں تک کہ اوس کی زبان کی سردی میں نے اپنی ہتھیلی پر پائی اگر میرے بھائی سلیمان علیہ السلام نے دعائے مانگی ہوتی تو وہ صبح کو بندھا ہوا ہوتا اور تم لوگ اوس کو دیکھتے۔

یہی نے ابن سعد رضی سے روایت کی ہر کہا ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس

سے شیطان گزرا میں نے اوس کو پکڑ لیا اور میں نے اوس کا گلا گھونٹا یہاں تک کہ اوس کی زبان  
نکل پڑی میں نے اوس کی زبان کی خنکی اپنے ہاتھ پر پائی شیطان نے کہا کہ آپ نے مجھ کو دکھ دیا آپ نے  
مجھ کو دکھ دیا اگر سلیمان علیہ السلام نے دعا نہ مانگی ہوتی تو اس مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون  
سے صبح کو وہ لشکا ہوا ہوتا اور اہل مدینہ کے ٹرکے اوس کو دیکھتے ہوتے۔

حانم نے عقب بن مسعود رضی سے روایت کی ہر کہا ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہو گئے صبح کی نماز  
پڑھ رہے تھے آپ نے اپنا دست مبارک اپنے سامنے بڑھایا آپ سے کسی نے ہاتھ بڑھانے کا سبب پوچھا  
آپ نے فرمایا شیطان آیا میں نے اوس کو جھڑک دیا اگر میں اوس کو پکڑ لیتا تو اس مسجد کے ستونوں میں سے  
ایک ستون سے اوس کو ضرور بازہ دیتا یہاں تک کہ اہل مدینہ کے ٹرکے اوس کے گرد پھرتے ہوتے۔

بیہقی اور بزار اور ابونعیم نے جابر بن سمیرہ رضی سے روایت کی ہے کہا ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے سکو فجر کی نماز پڑھائی آپ نماز میں تھے اپنا ہاتھ آگے بڑھا رہے تھے حیوت آپ نماز سے پہلے  
تو قوم کے لوگوں نے آپ سے ہاتھ بڑھانے کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا کہ شیطان میرے پاس آیا  
اگ کا شرابیہ اوپر ڈالتا تھا تاکہ مجھ کو فتنہ میں ڈالے میں نے اوس کو لے لیا تھا اگر میں اوس کو پکڑ لیتا تو وہ  
مجھ سے ہنہیں جھوٹ سکتا یہاں تک کہ اس مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون سے لٹکا دیا جاتا اور اوس  
اہل مدینہ کے ٹرکے دیکھتے۔

مسلم نے ابودرداء سے روایت کی ہر کہا ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوئے میں نے منہ آپ  
آحوذ باللہ منک فرما رہے تھے پھر آپ نے تین بار اللعنک بلغتہ اللہ فرمایا پھر آپ نے اپنا ہاتھ دراز  
کیا گویا آپ کوئی شے لیتے ہیں جبکہ آپ نماز سے خارج ہو گئے تو ہم نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ  
کا دشمن ابلیس آگ کا ایک شعلہ لایا تھا کہ اوس کو میرے منہ پر ڈالے میں نے اوس کے پکڑنے کا ارادہ کیا  
اگر میرے بھائی سلیمان علیہ السلام نے دعا نہ مانگی ہوتی تو وہ صبح کو بندھا ہوا ہوتا اور اہل مدینہ کے ٹرکے  
اوس کے ساتھ کھیلے ہوتے۔

ابونعیم نے ابن الملقب کے طریق سے ابوبکر رضی سے یہ روایت ہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اس دریاں کہ میں سو رہا تھا میرے سامنے شیطان آیا میں نے اس کا حلق پکڑ لیا اور وہ  
 نکلا میں نے گھونٹا بہا شک کہ اوس کی زبان کی خوشی میرا پسے انگوٹھے پر پڑے ہوں اللہ تعالیٰ سلیمان علیہ السلام  
 پر رحم کرے اگر انھوں نے وہی نہ لگی چوٹی نہ توجہ کر بند پا ہوا ہوتا نہ اس کو دیکھتے۔

طبرانی نے (اوسط) میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا  
 کہ میں بیت المقدس میں داخل ہوا ایک مین نے شبیہ ان کو دروازہ کے پیچھے موجود پایا میں اس کو پکڑ لیا  
 گھونٹا بہا شک کہ اوس کی زبان کی خوشی میں نے پسے ہاتھ پر پانی اگر عہد صالح کی دعا ہوتی یعنی  
 سلیمان علیہ السلام نے دعا مانگی جو تیرے ساتھ ہے وہاں ہوتا اوس کو آدمی دیکھتے۔

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اون آیات میں جو مردوں کے زندہ اور ان کو ساتھ بایں کر میں ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ ماجدہ کو زندہ کیا تھا باب حجۃ الوداع میں اس کا  
 بیان آگے آچکا ہے۔ اور باب غزوہ خیبر میں زہرا کے دیکھنے کا کلام کرنا آچکا ہے اور باب غزوہ بدر میں  
 اصحاب غیب کا زندہ کرنا۔ اور زہرا کو دیکھنے کے سچے کلام کرنا بیان کیا گیا ہے اور ابن جابر  
 اور ابن ابی الدین اور بیہقی اور ابوالخیر نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انصار  
 میں سے ایک جوان تھا اوس کی ہم نے عبادت کی اور اوس کے پاس اوس کی بوڑھی ماں  
 نہایت ہی ہم وہیں تھے کہ وہ مر گیا ہم نے اوس کی آنکھیں چھپا دیں اور اوس کے منہ پر کپڑا  
 ڈال دیا اور ہم نے اوس کی ماں سے کہا کہ تو خدا سے تعالیٰ سے اس کے ثواب کی امید کر اور  
 پوچھا کیا تحقیق مر گیا ہم نے کہا بیشک اوس نے آسمان کی طرف اپنے ہاتھ پھیلائے اور  
 اوس نے یہ دعا کی اللہم ان کنست تعلم انی ہاجرۃ الیک والیٰ نیک رجائون لغنی عند  
 کل شدة فلا تمکل علیٰ ہذہ المصیبة الیوم انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ واللہ ہم وہاں سے نہیں ملے تھے کہ اوس  
 مردہ نے اپنے چہرہ پر سے کپڑا الگ کر دیا اور اوس نے کھانا کھایا اور ہم نے اوس کو کس سے کھانا کھا



یہی نے دوسرے طریق سے انس رضی سے روایت کی ہر کہا ہر کہ میں نے اس امت میں تین چیزوں  
 کو پایا ہے اگر وہ تین چیزیں بنی اسرائیل میں ہوتیں تو ان کو امتیں آپس میں تقسیم نہ کر سکتیں ہم  
 پوچھا وہ تین چیزیں کیا ہیں انس رضی نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صفیہؓ  
 کہ ایک مہاجرہ عورت آپ کے پاس آئی اور اوس کے ساتھ اوس کا ایک بیٹا تھا جو  
 سن بلوغ کو پہنچ گیا تھا وہ ہمیں بھیج دیا کہ اوس کو مدینہ کی وبا ہو گئی وہ کچھ دنوں مرعض رہا پھر وہ  
 مر گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کی آنکھیں چھپا دیں اور اوس کی تجہیز و تکفین کے واسطے  
 آپ نے امر کیا جبکہ ہم نے اوس کے غسل دینے کا ارادہ کیا آپ نے فرمایا اے انس تم اس کی  
 مان کے پاس جاؤ اور اوس کو خبر کرو و انس نے کہا میں نے اوس کو آگاہ کر دیا کہ تیرا بیٹا مر گیا وہ بھی  
 خبر نہ کر آئی اور اوس کے دونوں قصوں کے پاس بھیج گئی اور ان دونوں قدموں کو کپڑا لیا پھر اوس  
 سے دعا کی اللھم انی اسلمت لک طوعاً و خلعاً الاثمان زہدا و ہاجرت الیک رغبۃ اللھم لا تمسک  
 بی عبدۃ الاثمان ولا تخملنی من ہذہ المصیبتہ مالا طاعت لی یحلبھا انس رضی نے کہا واللہ اوس عورت  
 نے اپنا کلام پورا ادا نہیں کیا تھا کہ اوس کے بیٹے نے اپنے دونوں قدم ہلانے اور اپنے چہرہ پر سے  
 کپڑا پھینک دیا اور وہ یہاں تک زندہ رہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو قبض کیا اور اوس کی مان  
 بھی مر گئی انس رضی نے کہا حضرت عمرؓ نے ایک لشکر تیار کیا اور اوس پر علاء ابن الحضرمی کو افسر بنایا  
 اور میں اوس لشکر کے غازیوں میں تھا ہم لوگ اپنی جہاد کی جگہوں میں آئے ہم نے قوم کو ایسے  
 میں پایا کہ ان کو ہمارا علم ہو گیا تھا اس لئے انھوں نے پانی کی نشانیاں مٹا دی تھیں انہیں نے  
 کہا اوس وقت شدید گرمی تھی پیاس نے ہم کو اور ہمارے چوپایوں کو مشقت اور محنت میں ڈال  
 دیا تھا جبکہ آفتاب مائل ہوا تو علاء رضی بن الحضرمی نے ہم کو دو رکعت نماز پڑھائی پھر انھوں نے  
 اپنا ہاتھ پھیلا یا اور ہم لوگ آسمان میں کچھ نہیں دیکھتے تھے واللہ انھوں نے ایسا ہاتھ نیچے نہیں  
 کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہوا کو بھیجا اور ابر کو پیدا کر دیا یہاں تک برساکہ تالاب اور گھاٹیں پانی  
 سے بھر گئیں ہم نے پانی پلایا اور ہم نے پیا اور بھر لیا پھر ہم لوگ اپنے دشمن کی طرف آئے وہ

لوگ خلیج بحر سے پار اتر کے ایک جزیرہ کی طرف چلے گئے تھے علاؤ الدین بن انخضری خلیج پر کھڑے ہوئے اور انھوں نے یا علی یا عظیم یا کریم کہا پھر ہم لوگوں سے کہا بسم اللہ پار اتر جاؤ ہم پانی سے اس طور سے پار اترے کہ پانی ہمارے چو پائیوں کے سمون کو تر نہیں کرتا تھا علاؤ الدین ٹھیرے مگر تھوڑی مدت یہاں تک کہ انھوں نے وفات پائی ہم نے اون کو دفن کر دیا اس کے بعد کہ ہم اون کے دفن سے خارج ہوئے تھے ایک مرد آیا اور اوس نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے ہم نے کہا یہ خیر الشیر ہے یہ ابن انخضری اوس نے کہا کہ یہ زمین مردوں کو باہر پھینک دیتی ہے اگر تم انکو ایک سیل یا دو سیل پر نقل کر دو گے تو زمین قبول کر لے گی ہم نے یہ سنا کہ آپس میں کہا کہ ہمارے صاحب کی کیا خبر اسوگی اگر ہم اوس کو درندوں کے ساتھ کر دینگے وہ کھا جاوینگے (یعنی جب زمین اونکو باہر پھینکتا دیکھ کر درند اونکو کھا جائے گا) ہم نے اون کی لاش نکالنے کے واسطے اتفاق کیا جب کہ ہم نجد کے پاس پہنچے پچاس کیت ہم نے دیکھا کہ ہمارا صاحب نجد میں نہیں ہے اور یکایک ہم نے دیکھا کہ جہاننگ نگاہ پہنچتی ہے نجد نور سے روشن اور چمک رہی ہے ہم نے یہ حالت دیکھ کر قبر پر پھر مٹی ڈال دی پھر ہم نے وہاں سے کوچ کر دیا۔

ابو نعیم نے روایت کی ہے کہ ہم سے عبداللہ بن محمد بن جعفر نے اور اون سے عبدالرحمن بن محمد بن حماد اور اون سے ابو نرہ محمد بن ابی ہاشم مولیٰ بنی ہاشم نے اور اون سے ابو کعب البداح بن سہل الانصاری نے اپنے باپ سہل بن عبدالرحمن سے اور سہل نے اپنے باپ عبدالرحمن بن کعب سے اور انھوں نے اپنے باپ کعب بن مالک سے حدیث کی ہے کہ ہمارے جابر بن عبداللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے حال میں آئے کہ آپ کے چہرہ مبارک کو متغیر دیکھا وہ پلٹ کے اپنی عورت کے پاس گئے اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو متغیر دیکھا ہے اور میں آپ کے چہرہ کے تغیر کو گمان نہیں کرتا ہوں مگر سوچو کہ سے کیا تمھارے پاس کوئی شے ہو اور ان کی بی بی نے کہا واللہ ہمارے پاس کچھ نہیں ہے مگر یہ بکری اور بچا ہوا توشہ اون کی بی بی نے بکری کو ذبح کیا اور جو علقہ اون کے پاس تھا اوس کو پیسا اور روٹی پکائی اور گوشت پکایا پھر ہم نے اپنے کٹھن میں اوس کا شربہ بنایا پھر میں اوس کو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اسے جا بر اپنی قوم کو میرے پاس جمع کرو میں آدمیوں کو آپ کے پاس لایا آپ نے فرمایا کہ انکو میرے پاس انتظام سے چھوڑو وہ لوگ کھانا کھاتے تھے جسوقت ایک قوم سپر ہو جاتی وہ نکل کے چلی جاتی اور دوسرے آدمی داخل ہوتے یہاں تک کہ سب نے کھانا کھا لیا اور کٹھن میں جتنا کھانا تھا اسکا کی مثل بچ رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرماتے تھے کہ کھانا کھاؤ اور ہڈی کو نہ توڑو پھر آپ نے ہڈیوں کو کٹھن کے درمیان جمع کیا اور اپنا دست مبارک اوس پر رکھا پھر آپ نے ایسے کلام سے کلام کیا جسکو میں نے نہیں سنا کیا ایک بکری کھڑی ہو گئی جو اپنے دندوں کا چھچھا رہی تھی آپ نے مجھ سے فرمایا تم اپنی بکری لے لو میں اپنی عورت کے پاس آیا اس نے مجھ سے پوچھا کہ یہ کونسی بکری ہے میں نے کہا واللہ ہماری یہ وہی بکری ہے جس کو ترج کیا تھا آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اللہ تعالیٰ نے اوس کو ہمارے واسطے زندہ کیا میرا بی بی نے کہا یہ ایک شہادت دیتی ہوں کہ آپ رسول اللہ ہیں۔

ابو الشیخ اور ابن حبان نے عبید بن مرزوق کی مرسل حدیث سے روایت کی ہے کہ ایک عورت مدینہ منورہ میں تھی وہ مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی وہ عورت مرگئی بنی سلمہ اللہ علیہ وسلم کو اوس کا علم نہیں ہوا آپ اوس کی قبر کی طرف گزرے اور آپ نے پوچھا یہ کیسی قبر ہے آپ نے کہا ام محن کی قبر ہے آپ نے پوچھا اوس عورت کی قبر ہے جو مسجد میں جھاڑو دیتی تھی آپ نے کہا ہاں آپ نے آدمیوں کی صف بنائی اور اوس پر پناہ پڑی پھر آپ نے فرمایا کہ نسا عمل تو نے نے افضل پایا آدمیوں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا یہ عورت سنٹی ہے آپ نے فرمایا کہ تم اس سے زیادہ نہیں سینٹے ہو پھر آپ نے ذکر کیا کہ اوس عورت نے جواب دیا (شیخ خلال الدین رحمہ فرماتے ہیں) کہ باب غزوہ احد میں آگے آچکا ہے کہ شہدا اور حمزہ نے سلام کا جواب دیا تھا اور اوس کو آدمیوں نے سنا اور عبدالمہد بن عمرو بن حرام وغیرہ کی قبر سے قرآن شریف کی قرأت آدمیوں نے سنی ہے۔

ابن ابی الدینا نے (کتاب القبور) میں ایسی سند سے جس میں ابہام ہے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ تہجد کی طرف گئے اور کہا السلام علیکم یا اہل القبور

جو امور ہمارے پاس ہو رہے ہیں اون کی یہ خبریں ہیں کہ تمھاری عورتوں نے دوسروں سے نکاح کر لئے ہیں اور تمھارے شہروں میں دوسروں نے سکونت اختیار کی ہے اور تمھارے اموال تقسیم کئے گئے ہیں حضرت عمرؓ کو ہاتھ نے جواب دیا اے عمر ابن الخطاب جو امور ہمارے پاس ہیں اون کی یہ خبریں ہیں کہ جن چیزوں کو ہم نے پہلے بھیج دیا تھا اون کو ہم نے پایا اور جن چیزوں کو ہم نے خرچ کیا اوس سے ہم نے نفع پایا اور جن چیزوں کو ہم نے اپنے بعد چھوڑ دیا ہم اوس سے ٹوٹے میں رہے۔

حاکم نے (تاریخ نیشاپور) میں اور بیہقی اور ابن عساکر نے ایسی سند سے جس میں مجہول راوی ہے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم مدینہ منورہ کے مقبروں میں حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کے ساتھ داخل ہوئے حضرت علیؓ ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے پکارا یا اہل القبور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کیا تم اپنے اخبار سے ہم کو خبر دو گے یا ہم کو خبر دین سعید نے کہا ہم نے ایک آواز علیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا امیر المؤمنین کی سنی اور یہ سنا کہ ہمارے بعد جو امور ہوئے ہیں اون کی خبر آپؐ کو دیجئے حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ تمھارا بی بیوں نے نکاح کر لئے اور تمھارے اموال تقسیم کئے گئے اور تمھاری اولاد یتیموں کے گروہ میں جمع کی گئی ہے اور وہ مکانات جنگو تم نے بنایا تھا اون میں تمھارے دشمن سکونت پذیر ہوئے ہیں جو امور کہ ہمارے پاس ہیں یہ اون کی خبریں ہیں اور تمھارے پاس جو امور ہیں اون کی کیا خبر ہے حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کو ایک میت نے جواب دیا کہ کفن پارہ ہو گئے اور بال کھر گئے اور پوست تکرے تکرے ہو گئے اور آنکھیں بہ کر خساروں میں آگئیں اور تنہوں نے پیپ اور میل کو بہا لیا ہے اور جو شے ہم نے آگے بھیج دی تھی اوس کو ہم نے پایا ہے اور جو شے ہم نے پیچھے چھوڑ دی تھی اوس سے ہکو ٹوٹا رہا اور ہم اعمال میں رہیں ہیں۔

حاکم نے یحییٰ بن ایوب الکفری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے اوس شخص سے سنا ہے جو وہ یہ ذکر کیا کرتا تھا کہ حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ ایک جوان کی قبر پر گئے اور اوس کو

پکار کر کہا یا فلان و لمن خاف مقام ربہ جنتان حضرت عمرؓ کو جو ان نے قبر کے اندر سے جواب دیا اے عمران دو لون جنتوں کو میرے رب نے جنت میں دو بار بھیج دیا شیخ جلال الدین رحم فرماتے ہیں کہ یہ قصہ دراز سے میں اس قصہ کو (کتاب البرزخ) میں لایا ہوں اور اس کتاب میں اس نخط سے کثیر اخبار میں لایا ہوں کہ صحابہ اور تابعین اور اذن کے بعد جو لوگ گزرے ہیں مردوں سے کلام سننے کا اون کو اتفاق ہوا ہے اور یہ سچی روایت ہے کہ ایک جماعت سے صحیح اسناد سے کلام کرنے کے باب میں مرنے کے بعد روایت کیا گیا ہے پھر ہر مہر بن عبد اللہ بن عبد اللہ الانصاری سے یوں روایت کی ہے کہ مسیلہ کے مقتولین میں سے ایک مرد نے کلام کیا اور محمد رسول اللہ ابو بکر الصدیق عثمان الامین الرحیم کہا راوی کہتا ہے میں نہیں جانتا کہ اس مرد نے حضرت عمرؓ کے واسطے کیا کہا۔

ابو نعیم نے ضمہ رہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک مرد کی بکری میں تھیں اور اس کا ایک بیٹا تھا جو وقت وہ دودھ پوڑتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ کا پیالہ لایا کرتا تھا پھر ایسا ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو گم کر دیا یعنی آپ کے پاس وہ نہیں آیا اور اس کا باپ آپ کے پاس آیا اور اس نے آپ کو خبر کی کہ میرا بیٹا گم گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا تو مجھ پر ارادہ کرتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کروں کہ تیرے لئے اس کو زندہ کر دے یا تو صبر کرے اور روز قیامت تک اللہ تعالیٰ اس کو تیرے لئے آخر میں رکھے پھر قیامت کے دن تیرا بیٹا تیرے پاس آوے اور تیرا ہاتھ پکڑے اور تمھیں جنت کے دروازے تک لیجاوے اور توجنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے چکا داخل ہووے اس مرد نے کہا یا نبی اللہ کون شخص ہے جو میرے واسطے ایسا کرے گا آپ نے فرمایا تیرا بیٹا تیرے واسطے اور ہر ایک مومن کا بیٹا اس کے واسطے ہے۔

بیہقی نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو اسمعیل بن ابی خالد کے طریق سے صحیح حدیث کہا ہے ابی سبرۃ الغفی سے روایت ہے کہ میں سے ایک مرد آیا جبکہ وہ بعض راستہ میں تھا اور کہا کہ ہمارا گناہ کبھڑا ہوا اور اس نے وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی پھر اس نے یہ دعا کی۔

اللہم انی جئت مجاہدا فی سبیلک وابتغاء مرضا لک وانا اشدہ املک تجی الموتی وبعث من فی القبور  
 لا تجعل لاحد علی الیوم منہ اطلب الیک ان تبعث فی حارمی اس دعلکے ساتھ ہی گدہ ہا  
 حال میں کھڑا ہو گیا کہ اپنے دونوں کان جھاڑ رہا تھا بیہقی نے کہا ہر کہ بیچہ اسناد صحیح ہے اور  
 کہا ہے کہ جہان کہیں ایسا امر ہوگا صاحب شریعت کی کرامت سے ہوگا پھر بیہقی ازراہ ابن ابی الدی  
 نے دوسری وجہ سے اسمعیل بن ابی خالد سے اس کی مثل شعبی سے روایت کی ہر شعبی نے روایت  
 میں یہ زیادہ کیا ہر کہ میں نے اس گدھے کو دیکھا ہے کہ کنا سے بین بیع کیا جاتا تھا بیہقی نے کہا ہر  
 کہ اسمعیل نے اس حدیث کو اون دونوں راویوں سے سنا ہوگا پھر بیہقی اور ابن ابی الدین نے  
 اس حدیث کی روایت مسلم بن عبد اللہ بن شریک النخعی سے بھی کی ہے کہا ہر کہ بنا تہ بن یزید بنی  
 نخع سے ایک مرد تھا حضرت عمرؓ کے زمانہ میں جہاد کے واسطے نکلا پھر اوپر کی حدیث کی مثل ذکر کیا  
 اور بیچہ زیادہ کیا ہر کہ اوس مرد کے گروہ میں سے ایک مرد نے اشعار کہے ہیں اون اشعار میں سے  
 ایک بیت یہ ہے ۵

ومنا اللذی احبب الالہ حمارہ وقدمات منہ کل عضو مفصل

ہم لوگوں میں سے وہ شخص ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اوس کے گدھے کو زندہ کر دیا، یہی حال میں کہ گدھے کا ہر ایک عضو اور  
 ہر ایک مفصل مر گیا تھا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اون آیتوں کے  
 بیان میں ہے جو گونگے اور اندھے کے صحیح کرنے میں ہیں یہ آیا  
 اون آیات کے سوا ہیں جو آگے گزر چکی ہیں

بیہقی نے شمار بن عطیہ کے طریق سے اونھوں نے بعض شیوخ سے روایت کی ہر کہ نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے پاس ایک عورت ایک لڑکے کو لیکر آئی جو جوان ہو گیا تھا اوس نے آپ سے عرض کیا

کہ جس دن سے میرا بیٹا پیدا ہوا ہے اوس نے بات نہیں کی کہ آپ نے اوس سے پوچھا میں کون ہوں اوس نے کہا آپ رسول اللہ ہیں۔

ابن ابی شیبہ اور ابن السکین اور بغوی اور بیہقی اور طبرانی اور ابو نعیم نے حبیب بن فدیہ سے روایت کی ہے اور فدیہ کو فدیہ بھی کہتے ہیں حبیب کو اون کا باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا اون کی دونوں آنکھیں ایسی سفید تھیں جن سے کچھ نہیں دیکھ سکتے تھے آپ نے اون سے دریافت فرمایا کہ کیا صدر پہ پونچا ہے اوصوں نے کہا میرا پاؤں سانپ کے انڈوں پر پڑ گیا تھا میری بصر جاتی رہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کی دونوں آنکھوں میں پھونکا اور دیکھا کہ اون کی عمر اوس وقت اسی سال کی تھی اور اون کی دونوں آنکھیں سفید تھیں۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اون آیات کے بیان میں ہے جو بیماروں اور دوسرے آفت رسیدہ آدمیوں کو آپ نے اچھا کیا اس سے آگے جو آیات گزر چکے ہیں یہ اون کے سونے

بیہقی نے محمد بن ابراہیم سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد لایا گیا جس کے پاؤں میں ایسا قرعہ تھا کہ اوس نے اطبا کو عاجز کر دیا تھا آپ نے اپنی انگشت مبارک اپنے لعاب دہن پر رکھی پھر طرف خنصر کو اٹھایا اور اپنی انگشت مبارک مٹی پر رکھی پھر اوس کو اٹھایا اور اوس کو قرعہ پر رکھ دیا پھر آپ نے یہ فرمایا باسمک اللہم رقی بعضنا بعضا ایضا لیشفی سقیمنا باذن ربنا۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

بیہقی نے سماک بن حرب کے طریق سے محمد بن حاطب سے روایت کی ہے کہ میرے ہاتھ پر ہانڈی گر پڑی میرا وہ ہاتھ جل گیا میری ماں مجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی آپ اوس پر تھوکتے جاتے اور یہ فرماتے جاتے تھے اذهب الباس رب الناس میں اچھا ہو گیا

بخاری نے تاریخ میں کہا ہر جم سے سعید ابن سلیمان نے اور اون سے عبد الرحمن بن عثمان بن ابی نعیم  
بن محمد بن حاطب نے اپنے باپ سے اور اونھوں نے اون کے دادا سے اور اونھوں نے محمد بن حاطب  
سے اور اونھوں نے اپنی ماں احمہ بیل سے روایت کی ہے کہا ہر کہ میں تجھ کو سر نہ میں حبشہ سے  
لیکرائی یہاں تک کہ میں مدینہ سے ایک رات کے فاصلہ پر تھی میں نے پکانے کی چیز کائی لکڑی  
سب چل گئیں کچھ باقی نہیں میں لکڑیوں ڈھونڈنے کو نکلی تو نے ہانڈی کو لے لیا اور اپنی کھائی پر  
ہانڈی کو اونڈیل دیا میں تجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی آپ تیرے ہاتھ پر بخوک تے

جاتے اور یہ فرماتے جاتے تھے اذہب الباس رب الناس اشف انت الشافی لا تشاء  
الاشفاک شفا دلاینا درستھا آپ کے پاس سے میں تجھ کو لیکر نہیں کہڑی ہوئی یہاں تک کہ  
تیرا ہاتھ اچھا ہو گیا اس حدیث کی روایت حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے کی ہے۔

بخاری نے اپنی تاریخ میں اور ابن السکن اور ابن منذر اور بیہقی نے شریح جلیل المحضی سے روایت کی  
ہے کہا ہر کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے حال میں آیا کہ میرے ہاتھ میں گرہ  
تھی میں نے عرض کی یا رسول اللہ اس گرہ نے مجھ کو ایذا دی ہے اگر میں تلوار کا قبضہ اور کھوڑے  
کی باگ پکڑتا ہوں تو مجھ پر میرے اور میری تلوار کے قبضہ اور باگ کے درمیان حائل ہوتی ہے  
آپ نے میرے ہاتھ پر پھونکا اور آپ نے اپنا دست مبارک میری گرہ پر رکھا آپ اپنی ہاتھی سے  
اوس کو ملے رہے یہاں تک کہ اپنا دست مبارک اوس گرہ پر سے اٹھالیا میںخداوس کا نشان نہیں  
بیہقی نے واقفی سے روایت کی ہے کہ ابوسبرہ نے عرض کی یا رسول اللہ میرے ہاتھ میں ایسی  
گرہ ہے جس نے مجھ کو شتر کی مہار پکڑنے سے منع کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تیر  
منگایا اور آپ اوس گرہ پر مارتے جاتے اور اپنا دست مبارک اوس پر پھیرتے جاتے تھے  
گرہ چلی گئی۔

ابن سعد اور بیہقی اور ابونعیم نے ابیض بن محال سے روایت کی ہے اون کے چہرہ پر داؤ تھا  
اوس دادا سے اون کا چہرہ سفید ہو گیا تھا اور ایک لفظ میں بچہ آیا ہے کہ اوس دادا نے اون کی



تک کھائی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اور اون کے چہرہ پر دست مبارک پھیرا  
اوس دن سے رات نہیں ہونے پائی تھی کہ اوس دوا کا اثر تک نہ رہا۔

بیہقی نے حبیب بن مہزیار سے روایت کی ہے کہ اہل بیت کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
جنگ کی ایک جگہ میں حاضر ہو امیر کے کانڈھے پر تلوار کی ایسی ضرب لگی کہ میرا ہاتھ ٹٹکنے لگا میں  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے اوس زخم میں لعاب دہن مبارک ڈال دیا اور  
اوس کو جوڑ دیا وہ زخم ٹٹک گیا اور میں اچھا ہو گیا اور جس مردے کی تلوار ماری تھی میں نے اُس کو قتل کر ڈالا۔  
بیہقی نے اس حدیث ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اون کے سر پر  
چہرہ میں ورم آگیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کے سر پر چہرہ پر اپنا دست  
مبارک رکھا اور فرمایا بسم اللہ اذہب عنہا سورہ فحشہ جو حقہ بنیک الطیب المبارک  
الکبیر عندک ایسا تین بار فرمایا ورم چلا گیا۔

ابن سعد نے عبید بن عیفر سے یہ روایت کی ہے کہ اسما رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گردن میں ورم  
تھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس پر دست مبارک پھیرتے جاتے اور یہ دعا فرماتے تھے اللہم  
عافنا من فحشہ واذاہ۔

احمد اور دارمی اور طبرانی اور بیہقی اور ابوالغسیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک  
عورت اپنے بیٹے کو لائی اور اوس نے عرض کی یا رسول اللہ میرے اس لڑکے کو جنون ہے اور  
وہ جنون اوس کو ہمارے صبح اور شام کے کھانے کے وقت پکڑتا ہے ہمارا کھانا وہ ہم پر فاسد کرتا  
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس کے سینہ پر پھیرا اور اوس کے  
واسطے دھاک اوس نے قے کرنے کے طور پر قے کی اوس کے پیٹ میں سے درندے کے کالے بچے  
کی مثل نکلا اور اوس نے شفا پائی۔

بیہقی نے محمد بن سیرین سے یہ روایت کی ہے کہ ایک عورت اپنے لڑکے کو رسول اللہ صلی  
علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائی اور اوس نے عرض کی کہ یہ میرا بیٹا ہے اور اس پر ایسی ایسی بیماریاں

آئی ہے وہ جیسا ہر آپ اوس کو دیکھ رہے ہیں آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ وہ اوس کو زندہ کرے  
 آپ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگتا ہوں کہ اسکو شفا دے اور مجھ جوں ہو جاوے  
 اور صالح مرد ہو اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جنگ کرے اور قتل کیا جاوے اور جنت  
 میں داخل ہو آپ نے اوس کے واسطے دعا کی اللہ تعالیٰ نے اوسکو شفا دی اور وہ چون ہو گیا اور  
 وہ صالح مرد تھا اور اوس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتال کیا اور مارا گیا۔ یہ سچی بات ہے کہ یہ  
 حدیث مرسل ہے اور جید ہے۔

یہ سچی بات ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اور جید ہے۔  
 یہ سچی بات ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اور جید ہے۔  
 رسول اللہ میرے دانت میں دردمی اوس نے مجھکو ایذا دی ہے مجھپر وہ ایذا دشوار ہے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک اون کے اوس رخسار پر رکھا  
 جس میں درد تھا اور آپ نے ساتھ ہاتھ دعا کی اللہم اذهب عنہ سو یا سجدہ و فحشہ بدعوہ  
 بنیک المبارک الملکین عندک اللہ تعالیٰ نے اون کو شفا دی قبل اس کے کہ وہ دھڑلے کھڑا  
 ہو سہتی اور ابو نعیم نے (صحابہ) میں رفاعہ بن رافع سے روایت کی ہے کہ کہا ہر کہ میں نے چڑی  
 لی اوس کو گھل گیا اوس سے میں ایک سال بیمار رہا پھر میں نے یہ دعا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے اپنا دست مبارک میرے پیٹ پر پھر میں نے اوس چڑی  
 کو قے سے ایسے حال میں ڈالا کہ وہ ہری تھی قسم اوس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ  
 سبوت کیا ہر اس گھڑی تک مجھکو پیٹ کی شکایت نہیں ہوئی۔

طبرانی نے جبرید سے یہ روایت کی ہے کہ اوغون نے اپنے ہاتھ سے کھانا کھایا نبی  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون سے فرمایا اپنے دہنے ہاتھ سے کھاؤ اوغون نے عرض  
 کی کہ دہنے ہاتھ کو صدمہ بھونچا ہر آپ نے اوس ہاتھ پر بھونک دیا جب تک وہ مرے  
 اوغون نے ہاتھ کی شکایت نہیں کی

طبرانی نے عبد اللہ بن انیس سے روایت کی ہے کہ مستنیر بن رزامہ چودری نے میرے

چہرہ پر تلوار ماری میرے سر کی ہڈی یا اوس کے اوپر کا پردہ کٹ گیا یا دماغ پر زخم لگا میں اوس زخم کو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے اوس کو کھولا اور اوس پر عینک لگا دیکھا کہ اوس زخم سے کسی شے نے ایذا نہیں دی۔

ابو نعیم نے وازع سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اپنے منجنیق کے ٹکڑے کو لیکر گئے آپ نے اوس کے چہرہ پر اپنا دست مبارک پھیرا اور اوس کے لئے دعا کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کے بعد سفارت میں کوئی آدمی اوس سے زیادہ عاقل نہ تھا۔

واقفی اور ابو نعیم نے عہدہ رخ سے پھر روایت کی ہے کہ ملاعب الاسنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کسی کو بھیجا اون کے پیٹ میں دنبل ہو گیا تھا اوس کو درد سے شفا چاہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین سے ایک ڈھپلا لیا اور اوس پر تھوکا پھر وہ ڈھپلا اوس بھیجے ہوئے مرد کو دیدیا اور اوس سے فرمایا کہ اس ڈھیلے کو پانی میں گھول دو پھر وہ ملاعب الاسنہ کو ملا دو ارشاد کے موافق عمل کیا اون کو شفا ہو گئی اور لوگ پھر بھی کہتے ہیں کہ آپ نے ملاعب الاسنہ کے پاس شہد کا ایک حکم بھیجا وہ اوس شہد کو چاٹا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ اچھے اور تندرست ہو گئے ابن سعد نے روایت کی ہے کہ ہکمو واقفی نے خبر دی ہے ان سے ابی بن عباس بن سہل بن سعد الساعدی نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے اور مخنف نے کہا ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد اصحاب سے سنا ہے جن میں ابوسعید اور ابو حمید اور ابی سہل بن سعد ہیں پھر راوی کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر بطناء پر تشریف لائے اور اپنے ڈول میں منو کیا اور اوس کے پانی کو گنوج میں پھیر دیا اور دوسرے ہار ڈول میں آپ نے گلی کی اور لعاب دہن مبارک انہیں ڈالا اور اوس کنوے کا پانی پیا جو قوت آپ کے عہد میں کوئی مریض بیمار ہوتا آپ فرما تے تھے کہ اوس کو بطناء کے پانی سے غسل کرنا اس طور سے اچھا ہو جاتا گویا رستی ہو نہا تھا چوتھ شیخین نے جابر سے روایت کی ہے کہ ہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہما نے عیادت نبی سلیمہ میں کی مجھ کو ایسی حالت میں پایا کہ میں کچھ نہیں پہچانتا تھا آپ نے پانی انکھانوں

وضو کیا اور پانی میں سے مجھ پر چھڑکا میں نے اتفاقاً پایا میں نے کہا میں اپنے مال میں کیونکر عمل کروں  
پس یہ آیت یوحیکم اللہ نازل ہوئی۔

ابن التکن نے اور ابو نعیم نے (صحابہ) میں معاویہ بن الحکم سے روایت کی ہے کہ یہاں کہ ہم  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے میرے بھائی علی بن الحکم نے اپنے گھوڑے کو خندق  
کدایا گھوڑا خندق کو دے سے قاصر رہا خندق کی دیوار نے اون کی پٹلی کچل ڈالی ہم اون کو  
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گھوڑے پر لائے آپ نے اون کی پٹلی پر دست مبارک  
پھیرا وہ گھوڑے پر سے نہیں اترے یہاں تک کہ وہ اچھے ہو گئے معاویہ بن الحکم نے انیسے تین گنا

ہو! لد لو	مترعتہ بدل
-----------	------------

علی نے گھوڑے کو ایسے حال میں کدایا کہ وہ اس طور پر گر تھا جیسے بھرا ہوا ڈول لٹکانے کے سبب سے گرے۔

صفوف الخندقین فابہرتہ	ہو تیہ مظلم السحالیین غل
-----------------------	--------------------------

اوس گھوڑے کو خندق کی دو صفوں میں کدایا اوس کا خون دادی کے اوس گڑھے نے بوٹا جو رات دن تاریک  
رہتا ہے اور اوس میں علامت بوجہ تاریکی کے نہیں ہے۔

فغضب رجلہ فما علیہا	سمو الصقر صا دف یوم غل
---------------------	------------------------

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے پاؤں پر پٹی باندھ دی وہ اوس گھوڑے پر اس طور سے چڑھ گئے جیسے سقر یاہ کاونا  
پاکر بندی پر چڑھتا ہے لینے اویس وقت آرام سے گھوڑے پر سوار ہو گئے۔

فقال محمد صلی علیہ	ملیک الناس ہذا خیر فصل
--------------------	------------------------

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نیک فعل ہے اللہ تعالیٰ محمد پر درویشی رحمت نازل کرے۔

لعلک فاستمر بہا سویا	وکانت بعد ذاک ابصر رجل
----------------------	------------------------

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمکو شفا دے سو بیشہ وہ صحیح رہا اور اوس کے بعد وہ پاؤں زیادہ صحیح تھا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اون آیات میں

ہے جو آدمیوں کی بھوک اور پیاس اور تعب اور غیرت اور  
حرارت اور برودت اور آنسوؤں کے روکنے میں واقع ہوئی

بیہوشی اور ابوغسیم نے عمران بن ابھیین رضی سے روایت کی ہے کہ اسے کہیں رسول اللہ صلی  
علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا یکایک حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں اور آپ  
کے سامنے کھڑی ہو گئیں آپ نے اون کی طرف ایسے حال میں دیکھا کہ اون کا چہرہ بھوک  
کی شدت سے زرد تھا آپ نے اپنا دست مبارک اٹھایا اور اس کو اون کے سینہ  
پر اس مقام میں رکھا جس جگہ ہار پہنتے ہیں اور اپنی انگلیوں کو کھول دیا پھر آپ نے فرمایا

اللهم شیع الجاعة ورافع الوضیعة ارفع فاطمة بنت محمد عمران نے کہا میں نے حضرت فاطمہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف ایسے حال میں دیکھا کہ اون کے چہرہ زرد سی چلی گئی تھی پھر اس کے  
بعد میں اون سے ملا اونھوں نے مجھ سے کہا اسے عمران اب تک میں بھوک کی نہیں ہوئی۔

بیہوشی نے کہا ہر ظاہر بھی امر ہے کہ عمران نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو قبل حجاب کے دیکھا  
قاسم بن ثابت نے (دلائل) میں موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے سو ربن محرمہ سے روایت  
کی ہے کہا ہر کہ ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حج کو گئے جس وقت ہم لوگ مقام  
عرج میں تھے یکایک راستہ پر ہم نے سنا کہ ایک ہاتھ کھڑا ہو شہر جاؤ ہم لوگ ٹہر گئے اوس نے  
پوچھا کیا تم لوگوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

اوس سے فرمایا جو بات تو کہتا ہو کیا تو اوس کو سمجھ کر کہتا ہو اوس نے کہا بیشک میں سمجھ کر کہتا ہوں  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اوس نے سن کر انا للہ کہا  
اوس نے پوچھا آپ کے بعد کون شخص والی ہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ  
پوچھا کیا وہ تم لوگوں میں ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اونھوں نے وفات پائی اوس نے سن کر

انا للہ کہا پھر اس نے پوچھا اون کے بعد کون شخص والی ہو کہا عمر اوس نے پوچھا کیا وہ

وہ تم لوگوں میں ہیں حضرت عمرؓ نے کہا عمروہؓ جو تجھ سے خطاب کر رہا ہے اس نے منکر  
 الخوث الخوث کہا حضرت عمرؓ نے اس سے پوچھا تو کون شخص ہو اس نے کہا میں جنس بن عقل  
 بنی نضلہ میں سے ایک شخص ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے بنی حبال کے تہر ملی زمین کے  
 رشتہ پر ملے تھے اور مجھ کو اسلام کی طرف بلایا تھا میں مسلمان ہو گیا آپ نے مجھے ہوسے ستونیک  
 مجھ کو ملائے ہمیشہ جبکہ میں پیاسا ہوتا ہوں تو اس کی سیرابی کو پاتا ہوں اور جسوقت بھوکا ہوتا ہوں  
 تو اس کی سیرابی کو پاتا ہوں پھر میں نے اس الابیض کا قصد کیا دس برس ہوئے کہ میں اور میرے  
 اہل ہمیشہ وہیں رہتے ہیں ہر روز پانچ وقت کی نماز میں پڑھتا ہوں اور رمضان کے مہینہ کے  
 روزے رکھتا ہوں اور دسویں ذی الحجہ کو قربانی ذبح کرتا ہوں ایسا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے مجھ کو تعلیم کیا ہر حال یہ کہ مجھ کو فحط سالی کا صدیرہ پہنچا، ہر حضرت عمرؓ نے کہا تیرے پاس غوث  
 آگیا جو یعنی تیری فریاد رسی میں کروں گا تو مجھ کو پانی پہنچا دے راوی نے کہا جبکہ ہم حج سے پٹے  
 ہم نے پانی کے مالک سے اس شخص کو پوچھا اس نے بتلایا کہ وہ اس کی قبر ہے حضرت عمرؓ اس  
 کی قبر کے پاس آئے اور رحم اللہ کہا اور اس کی مغفرت کی دعا کی۔

ابو یعلیٰ اور بہتقی اور ابن عساکر نے بہت سے طریقوں سے ابی غالب سے اونھوں نے ابی امامہؓ  
 سے روایت کی ہے کہا ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو میری قوم کی طرف بھیجا میں اون  
 لوگوں کے پاس پہنچا میں بھوکا تھا اور وہ لوگ خون کھا رہے تھے اونھوں نے مجھ سے کہا آؤ اور  
 کھاؤ میں نے کہا میں تمھارے پاس اس لئے آیا ہوں کہ تم کو اس کے کھانے سے منع کروں اونھوں  
 نے مجھ سے ٹھٹھکیا اور مجھ کو جھوٹا ٹھیرایا اور مجھ کو پھیر دیا میں اون کے پاس سے اپنے حال میں چلا گیا  
 کہ میں بھوکا اور پیاسا تھا مجھ پر شدید شقت نازل ہوئی تھی میں سو گیا میرا سر پاس دابین ابابہ  
 آنے والا آیا اس نے مجھ کو ایک برتن دیا جس میں دودھ تھا میں نے اس کو لے لیا اور پی لیا  
 میرا پیٹ بھر گیا اور میں سیراب ہو گیا میرا پیٹ عظیم ہو گیا اون لوگوں میں سے بعض نے بعض سے کہا  
 کہ تمھارے پاس تمھاری قوم کے سرداروں میں سے ایک مرد آیا تم نے اس کو پھر دیا تم اس کے

جاؤ جو کھانے اور پینے سے اوس کی خواہش بوجہ اوس کو کھلاؤ اور پلاؤ وہ لوگ میرے پاس اپنے کھانے اور پینے کی چیزیں لائے میں نے اون سے کہا مجھ کو اس کی حاجت نہیں ہر اونھوں نے کہا ہم نے تلو بھوک کی حالت میں دیکھا تھا میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو کھانا کھلایا اور پلا یا اؤ میں نے اپنا پیٹ اون کو دکھلایا وہ لوگ بیہ واقعہ دیکھ کر سب مسلمان ہو گئے اور اس حدیث کے بعض طرق میں ابن عساکر کے نزدیک یہ ہر کہ میں اؤ کو اسلام کی طرف بلانے لگا وہ مجھ سے اسلام کا انکار کرتے تھے میں نے اون سے کہا تمہارا بھلا ہو مجھ کو تھوڑا پانی پلاؤ میں نہایت پیاسا ہوں انھوں نے کہا ہم بانی نہیں پلاؤں گے لیکن ہم تمھیں ایسی حالت میں چھوڑ دیں گے کہ تو پیاس سے مر جاؤ گی کچھ نہیں ہوا اور میں نے اپنا سر عیا میں چھپالیا اور میں جلتی زمین پر سخت گرمی میں ہو رہا ایک آنے والا میرے خواب میں آیا اور ایک ایسا پیالہ زجاج کا لایا کہ آدھوں نے اوس سے احسن نہیں دیکھا ہو گا اوس پیالے میں پینے کی ایسی چیز تھی کہ آدھوں نے اوس سے زیادہ لذیذ چیز نہیں دیکھی ہو گی اوس شخص نے مجھ کو اوس پر قدرت دی میں نے اوس کو پی لیا جس وقت میں اپنے پینے سے فائدہ ہو میں بیدار ہو گیا اوس کے پینے سے اب تک واللہ میں نہ پیاسا ہوا اور نہ میں بھوکا ہوا۔

بیہقی نے ثابت اور ابی عمران الجونی اور ہشام ابن حسان سے روایت کی ہر ان راویوں نے کہا ہر کہ اتم امین نے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی اون کے ساتھ زاد راہ نہ تھا جبکہ وہ جاؤ کے پاس تھیں شدید پیاسی ہو گئیں اتم امین نے کہا میں نے ہوا کی شدید آواز اپنے سر پر سنی میں نے اپنا سر ہوشایا کیا میں نے سفید رتنی سے بند ہوا ایک ڈول دیکھا جو آسمان سے لٹکا ہوا تھا میں نے اوس ڈول کو اپنے ہاتھ میں لے لیا یہاں تک کہ میں اُس کو تھامے رہی پھر میں نے اوس سے یہاں تک کہ میں سیراب ہو گئی اتم امین نے کہا کہ اوس پینے کے بعد شدید حرارت کے دن میں میں روزہ رکھتی ہوں پھر میں دھوپ میں پھرتی ہوں تاکہ میں پیاسی ہو جاؤں لیکن اب تک اوس کے پینے کے بعد سے میں پیاسی نہیں ہوئی۔ اور اسی حدیث کی روایت ابن شیبہ نے اپنی مستدرین کی ہے کہ ہم سے روح نے اون سے ہشام نے عثمان بن القاسم سے اسکی مثل حدیث

کی ہر اور اسی حدیث کی ابن سعد نے ابی اسامہ سے انھوں نے جویر بن حازم سے اونھوں نے عثمان بن القاسم سے روایت کی ہے۔

بیہقی نے ابی بکر بن عبد الرحمن بن ابی مہرث بن ہشام سے روایت کی ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اون کو خبر دی ہے کہ ابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے شادی کرنا چاہا میں نے کہا میری مثل عورت نکاح کر لیتی ہے لیکن میں نکاح نہیں کرتی ہوں میری اولاد ہے اور میں غمور اور صاحب عیال ہوں آپ نے فرمایا کہ میں تم سے اکبر ہوں لیکن غیرت جو ہو اللہ تعالیٰ اوس کو دو کر دیگا لیکن تمھارے عیال ہیں وہ اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول کے ذمہ ہوں گے آپ نے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کر لیا راوی نے کہا نکاح کے بعد ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی ایسی شان تھی کہ وہ آپ کی ازواج مطہرات میں انھیں ان گویا اون میں سے نہیں ہیں اور دوسرے ازواج اپنے میں جو غیرت پاتی تھیں اور باہم جو رشک تھا حضرت ام سلمہؓ کچھ رشک اور غیرت اپنے نفس میں نہیں پاتی تھیں۔ اور ابن مہنی نے اس حدیث کی روایت دوسری وجہ سے عمر بن ابی سلمہ سے اسکی مثل کی ہے۔ اور اس حدیث کی روایت ابویعلیٰ اور عبد بن احمد نے (روایۃ الزہری) میں انس کی حدیث سے اس کی مثل کی ہے۔

ابو نعیم نے اتم اسحاق سے روایت کی ہے کہ ابی بکرؓ نے اپنے بھائی کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی میرے بھائی نے مجھ سے کہا میں تم میں اپنا نفقہ بھول کر آیا ہوں وہ سائلے پلٹ گئے کہ اپنا نفقہ لے آؤ میں میرے بھائی کو میرے شوہر نے قتل کر ڈالا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ سے میں نے عرض کی کہ میرا بھائی قتل کر دیا گیا کہا آپ نے ایک چلو پانی لیا اور اوس کو میرے چہرہ پر چھڑک دیا ام اسحق کی یہ شان ہو گئی تھی کہ اون پر مصیبت آتی اون کی دونوں آنکھوں میں آنسو دھکتے تھے اور اون کے رخسار پر ہنسن بہتے تھے۔

ابن عدی اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابوب بن سیار کے طریق سے اونھوں نے محمد بن المنکدر سے اونھوں نے جابر بن عبد اللہ سے اونھوں نے ابی بکر سے اونھوں نے بلال سے روایت کی ہے کہ ابی بکرؓ نے صبح کے سرد وقت میں اذان دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے باہر تشریف لے



آپ نے مسجد میں کیونہیں بنایا آپ نے پوچھا بلال آدمی کہاں ہیں میں نے عرض کی کہ سردی نے انکو آنے سے منع کیا ہے آپ نے دعا فرمائی اللہم اذہب عنہم البرد بلال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے آدمیوں کو دیکھا کہ نماز صبح کے وقت یا صبح کے وقت پنکھا جھل رہے تھے اس حدیث کے ساتھ ایوب متفرد ہے۔ احمد اور ابن سعد اور بیہقی اور ابو نعیم نے سفینہ سے روایت کی ہر اون سے پوچھا گیا کہ تمہارا نام کیا ہے اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام سفینہ رکھا ہے آدمیوں نے پوچھا سفینہ کس واسطے نام رکھا ہے کہا کہ آپ باہر تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب تھے اون کا سامان اون پر بوجہ ہو گیا آپ نے مجھ سے فرمایا کہ تم اپنی چادر پھیلاؤ میں نے چادر پھیلا دی اصحاب نے اپنا سامان چادر میں رکھ دیا اور اوس کو مجھ پر لاد دیا آپ نے فرمایا کہ اوٹھاؤ کہ تم سفینہ ہو اوس دن سے اگر میں ایک اونٹ کا یا دو کا یا تین کا یا چار کا یا پانچ کا یا چھ کا یا سات کا بوجہ اوٹھاؤ ہوں تو مجھ پر بھاری نہیں ہوتا ہے۔

یچھ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اون آیات میں ہے کہ آپ آدمیوں کے نسیان اور یہودہ کوئی دفع کر دیتے تھے اور توڑا سے آدمیوں کو حفظ اور علم اور فہم اور حیا حاصل ہوتی تھی

شیخین نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہم سے باتیں کیں آپ نے فرمایا کون شخص اپنا کپڑا بچاتا ہے تاکہ میں اپنی بات کو اوس کپڑے میں ڈالوں پھر وہ شخص اپنا کپڑا اپنی طرف لے لے میں نے اپنا کپڑا بچا دیا پھر آپ نے ہم سے باتیں کیں میں نے اپنا کپڑا اپنی طرف لے لیا واللہ میں نے آپ سے جس شئی کو سنا اوس کو میں نہیں بھولا۔

بخاری رحمہ اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں آپ سے کثیر حدیثیں سنتا ہوں اون کو بھول جاتا ہوں آپ نے مجھ سے فرمایا کہ تم اپنی چادر بچھاؤ میں نے اس کو بچھا دیا آپ نے اوس چادر میں اپنے دست مبارک سے اشارہ فرمایا پھر آپ نے

فرمایا کہ اپنی چادر سیٹ لومین نے اوس کو سیٹ لیا اوس کے بعد کسی بات کو نہیں بھولا  
حاکم نے روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے حضرت علی رض سے  
روایت کی ہے کہ اہل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو یمن کی طرف بھیجا میں نے  
عرض کی یا رسول اللہ آپ مجھ کو یمن کو بھیجتے ہیں حال یہ کہ میں جوان ہوں اور لوگوں کے درمیان  
میں قصداً کرتا ہوں یہ نہیں جانتا ہوں کہ قصداً کیا چیز جو آپ نے اسادت مبارک  
میرے سینہ پر مارا اور یہ دعا کی اللہم اہل قلبہ وثبت لسانہ قسم ہر اوس ذات کی جس نے دُعا  
کو چیرا ہے میں نے دُعا آدمیوں کے درمیان جو حکم کیا اوس میں میں نے کچھ شک نہیں کیا۔  
ابن سعد نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ ہر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو  
یمن کی طرف بھیجا میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ مجھ کو ایسی قوم کی طرف بھیجتے ہیں جو شیون  
میں میں خوف کرتا ہوں کہ مجھ کو ان کے معاملات میں اصابت ملے ہنوا آپ نے فرمایا کہ  
اللہ تعالیٰ تمہاری زبان کو ثابت رکھیگا اور قلب کو ہدایت کریگا۔

طبرانی نے ابوامامہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت تھی جو مردوں کے ساتھ  
فحش بجا کرتی تھی اور یہودہ گو تھی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ اور قوت  
شرید کھا رہے تھے اوس نے آپ سے شریداً لگا آپ نے اوس کو دیدیا اوس نے کہا آپ  
دہان مبارک میں جو ہے وہ مجھ کو کھلائے آپ نے اوس کو دیدیا اوس نے کھایا اوس  
پر ایسی حیا غالب ہو گئی کہ کسی کے ساتھ فحش کوئی نہیں کی یہاں تک کہ وہ مر گئی۔  
یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونیات کے بیا  
مین ہے کہ تیر اندازی کی قوت حاصل ہونے میں واقع ہوئی ہے

بیہقی نے سلمہ بن الاکوع سے یوں روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم اونی آدمیوں کے پاس تشریف لے گئے کہ نبی اسلام سے تھے وہ لوگ باہم تیر اندازی

کر رہے تھے آپ نے فرمایا کہ مجھ کو کھیل اچھا ہے تم لوگ تیر اندازی کرو اور میں ابن الاکوع کے ساتھ رہتا ہوں آپ کا مجھ کو کلام سنکر آدمیوں نے اپنے ہاتھ تیر اندازی سے روک لئے اور اونھوں نے کہا واللہ ہم ایسے حال میں تیر اندازی نہیں کریں گے کہ آپ ابن الاکوع کے ساتھ ہوں گے وہ ہکو تھکا دیں گے آپ نے فرمایا کہ تم لوگ تیر اندازی کرو میں تم سب کے ساتھ ہوں اون لوگوں نے اپنے اوس تمام دن تیر اندازی کی پھر سادات کی حالت میں اپنی اپنی جگہ چلے گئے بعض نے بعض کو نہیں تھکایا۔

مجھ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری آیت کی کیا نہیں ہے ابن سعد نے سعید بن المسیب کے ایک بیٹے سے روایت کی ہے اونھوں نے اپنے باپ سے اور انھوں نے اون کے دادا اخرن سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے پوچھا تمہارا کیا نام جو میں نے کہا اخرن ہے آپ نے فرمایا بلکہ تمہارا نام سہل ہے میں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا کبر سنی کے بعد اپنے نام کو میں بدل ڈالوں راوی نے کہا ہے کہ ہم لوگوں میں اب تک حزنوت یعنی سختی ہمیشہ چلی رہی ہے۔

ابن سعد نے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دادا اخرن سے فرمایا کہ تم سہل ہو میرے دادا نے کہا کہ سہولت یعنی نرمی گدھے کے واسطے ہے اور اوس نے سہل نام قبول کرنے سے انکار کیا سعید نے کہا واللہ ہم لوگ خروتنہ کو اپنے درمیان پہچانتے ہیں۔

بخاری نے زہری کے طریق سے ابن المسیب سے روایت کی ہے اونھوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ اون کے باپ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے اون سے پوچھا تمہارا کیا نام ہے اونھوں نے کہا اخرن ہے آپ نے فرمایا کہ تم سہل ہو اونھوں نے کہا کہ میرے باپ نے میرا جو نام رکھا جو میں اوسکو تغیر نہ دنگا ابن المسیب نے کہا ہے کہ ہم لوگوں میں ہمیشہ سے خنوت اب تک رہی۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری آیت کے بیان میں ہے

حاکم نے ابی بن کعب سے روایت کی ہے کہ یہ ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھا ایک اعرابی آیا اور اوس نے عرض کی یا نبی اللہ میرا ایک بھائی ہے اوس کے ایک درد ہے آپ نے اوس سے پوچھا اوس کو کیا درد ہے اور اوس نے عرض کی کہ اوس کو دیوانگی ہے آپ نے اوس سے فرمایا تو اوس کو لیکر آؤ اعرابی اوس کو لیکر آیا اور آپ کے سامنے اوس کو رکھ دیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاتحہ کتاب یعنی الحمد اور سورہ بقرہ کی چار آیتیں اور یہ دو آیتیں والہمکم الہ واحد اور آیتہ الکرسی اور ایک یہ آیت اعرف کی ان ربکم اللہ اور آخر سورۃ المؤمنین فطعا لی اللہ الملک الحق اور ایک آیت سورہ جن وانہ تعالیٰ جدر بنا اور سورہ صافات کی اول دس آیتیں اور سورہ حشر کی تین آیتیں اور قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور اور قل اعوذ برب الناس پڑھیں وہ مرد اس طور پر کہڑا ہو گیا گویا اوس نے کسی شے کی ہرگز گتائیں کی یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری آیت کے بیان میں جن کے استعاذہ میں ہے

بیہقی نے ابی امامہ بن سہل بن صلیف سے یہ روایت کی ہے کہ ایک گروہ انصار کا جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب سے تھا اوس نے انکو بھیہ خبر دی کہ ایک مرد نصف شب میں اس لئے کہڑا ہوا کہ وہ اوس سورت کو پڑھے جسکو اوس نے یاد کیا تھا اوس مرد نے اوس سورہ میں سے کسی شے پر قدرت پڑھنے کی نہیں پائی مگر بسم اللہ الرحمن الرحیم پر اور یہی امر آپ کے اصحاب میں سے بہت سے آدمیوں کو واقع ہوا وہ لوگ صبح کو اٹھے اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوس سورت کو پوچھا آپ ایک ساعت تک ایسے ساکت رہے کہ اون لوگوں کو آپ نے کچھ جواب نہ فرمایا پھر آپ نے فرمایا کہ وہ سورت آج شب کو منسوخ کی گئی ہے اس لئے اون کے سینوں سے بھی نسخ کر دی گئی ہے اور جس شے میں وہ سورت تھی اوس شے سے بھی وہ

سُخ کر دی گئی۔ جو یہی قی ہے کہ اس میں نبوت کی دلائل میں سے ایک ظاہر دلالت ہے۔  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل معجزوں کا ذکر جو انواع  
 جمادات میں واقع ہوئے ہیں بھیا باب شکر یزوں اور کھانے کے  
 تسبیح پڑھنے کے بیان میں ہے

بزار نے اور طبرانی نے (اوسط) میں اور ابونعیم اور بیہقی نے ابو ذر سے روایت کی ہے کہ  
 کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تنہا بیٹھے ہوئے تھے میں آیا یہاں تک کہ میں آپ کے پاس بیٹھ گیا  
 پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور انھوں نے سلام کیا اور بیٹھ گئے پھر حضرت عمر  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور سوت رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سات کنکریوں میں تھیں آپ نے اون کو لے لیا اور اون کو اپنی  
 ہاتھیلی پر رکھا اور کنکریوں نے تسبیح پڑھی یہاں تک کہ میں نے اون کی آواز ایسی سنی جیسے  
 شہد کی کہیوں کی بھن بھناٹ ہوتی ہے پھر اون کنکریوں کو آپ نے رکھ دیا وہ گونگی ہوئیں  
 پھر آپ نے اون کنکریوں کو لیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر رکھ دیا اور کنکریوں نے تسبیح  
 پڑھی یہاں تک کہ میں نے اون کی آواز کہیوں کی آواز کی مثل سنی پھر آپ نے اون کو رکھ دیا وہ  
 گونگی ہوئیں پھر آپ نے اون کو لے لیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اون کو رکھ دیا اور انھوں نے تسبیح  
 پڑھی یہاں تک کہ میں نے اون کی آواز ایسی سنی جیسے شہد کی کہیوں کی آواز ہوتی ہے پھر آپ نے اون کو رکھ دیا  
 وہ گونگی ہو گئیں پھر آپ نے اون کنکریوں کو لیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر رکھ دیا اور انھوں نے  
 تسبیح پڑھی یہاں تک کہ میں نے اون کی ایسی آواز سنی جیسے شہد کی کہیوں کی آواز ہوتی ہے پھر آپ نے  
 اون کو رکھ دیا وہ گونگی ہو گئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نبوت کی خلافت ہے۔ اس  
 ابن عساکر نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست پر  
 میں کنکریاں لیں اور انھوں نے تسبیح پڑھی یہاں تک کہ میں نے تسبیح سنی پھر آپ نے اون کنکریوں

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں رکھ دیا اونھوں نے تسبیح پڑھی یہاں تک کہ ہم نے تسبیح سنی پھر آپ نے اون کنکریوں کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں دیدیا اونھوں نے تسبیح پڑھی یہاں تک کہ ہم نے تسبیح سنی پھر آپ نے اون کنکریوں کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں دیدیا اونھوں نے تسبیح پڑھی یہاں تک کہ ہم نے تسبیح سنی پھر آپ نے اون کنکریوں کو ہم لوگوں میں سے ایک ایک مرد کے ہاتھ میں دیا اون کنکریوں میں سے کسی کنکری نے کسی کے ہاتھ میں تسبیح نہیں پڑھی۔

ابو نعیم نے سدی کے طریق سے روایت کی ہر اونھوں نے ابی مالک سے اونھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہر کہا ہر کہ حضرت موت کے ٹوک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اون میں اشعث بن قیس تھے اون ٹوک نے کہا کہ ہم نے ایک امر کو چھپانے کی طور سے چھپایا ہر وہ کیا امر پھر آپ بتلائی آپ نے فرمایا سبحان اللہ سمجھ کام تو کاہن کے ساتھ کیا جاتا ہر اور کاہن اور کہا تہ دونوں دونوں میں داخل ہونے والے ہیں اونھوں نے کہا کہ ہم لوگ کیونکر جانیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہتھیلی کی مقدار میں کنکریاں ہیں اور فرمایا کہ سمجھ گواہی دیتے ہیں کہ میں رسول اللہ ہوں کنکریوں نے آپ کے دست مبارک میں تسبیح پڑھی اونھوں نے سمجھ دیکھ کر کہا ہم شہادت دیتے ہیں کہ آپ رسول اللہ ہیں۔

ابو اشیح نے (کتاب العظمت) میں انس ابن مالک سے روایت کی ہر کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس طعام لایا گیا جو خرید تھا آپ نے فرمایا کہ سمجھ کھانا تسبیح پڑھتا ہر آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ کیا آپ اسکی تسبیح سمجھتے ہیں آپ نے فرمایا بیشک پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد سے فرمایا کہ اس کھیلے کو اوس مرد کے قریب کر دو اوس نے اوس کے قریب کھٹلا رکھ دیا اوس مرد نے عرض کی بیشک یا رسول اللہ سمجھ کھانا تسبیح پڑھتا ہر پھر اوس کھیلے کو دوسرے آدمی کے قریب رکھا پھر دوسرے مرد کے پاس رکھا اون دونوں نے اوس

مرد کی مثل عرض کی کہ یہ کھانا تسبیح پڑھتا ہے پھر اوس کٹھیلے کو آپ نے پھیر دیا ایک مرد نے عرض کی یا رسول اللہ کاش آپ اس کٹھیلے کے دورہ کرنے کے واسطے جیسے قوم کے پاس امر فرماتے تو بہتر موتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کٹھیلے اگر کسی مرد کے پاس سات ہو جائیگا تو لوگ کہیں گے کہ کسی گناہ کی وجہ سے اس کے پاس کھانا تسبیح سے ساکت ہو گیا ہے تو اوس کو پھیر دے تو اوس کو پھیر دے۔

ابو اسبیح نے خفیہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابوالدرداء کھانے کی ہانڈی پکا رہے تھے وہ ہانڈی ہانڈ ہو گئی اور تسبیح پڑھنے لگی۔

بیہقی اور ابو نعیم نے قیس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس در بیان کہ ابوالدرداء اور سلمان ایک طبق میں کھانا کھا رہے تھے طبق نے اور اوس کھانے نے جو طبق میں تھا یکایک تسبیح پڑھی۔

**یہ یاب نخل کے تنہ کے فریاد کرنے کے بیان میں ہے**

بخاری نے جابر بن عبد اللہ رحمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک تنہ تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس کے پاس کھڑے ہوتے تھے جبکہ آپ کے واسطے منبر رکھا گیا ہم نے سنا کہ وہ تنہ درخت مثل دس مہینے کی حاملہ اوٹنی کے جیسے بوجہ رکھا جاوے فرما دے کہ اتنا یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر سے اتر آئے اور آپ نے اپنا دست مبارک اوس پر رکھ دیا وہ ساکت ہو گیا۔ بخاری رحمہ نے جابر رحمہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک نخل کے پاس کھڑے ہوتے تھے اصحاب نے آپ کے واسطے منبر بنایا جبکہ جمعہ کا دن تھا آپ منبر کے پاس تشریف لے گئے اوس نخل نے ایسی فریاد کی جیسے بچہ روتا ہے آپ منبر پر سے اتر آئے اور آپ نے اوس کو چٹپٹا لیا وہ اس محمد سے نالہ کرنے لگا جیسے بچہ نالہ کرتا ہے اور نالہ سے بھر جاتا ہے اور وہی نے کہا ہے وہ نخل اس لئے روتا تھا کہ اوس کے پاس جو ذکر ہوتا تھا وہ اوس کو سناتا تھا۔

دارمی نے عبد اللہ بن بریدہ کے طریق سے روایت کی ہے عبد اللہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک تنہ درخت کے پاس خطبہ پڑھا کرتے تھے آپ نے اپنے واسطے

منبر اختیار کیا جبکہ آپ نے اوس تہ درخت کو چھوڑا اور اوس منبر کی طرف قصد کیا جو آپ کے واسطے بنایا گیا تھا اوس تہ نے فریاد کی اور اسطور سے نالہ کیا جیسے اوٹنی نالہ کرتی ہو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے اور اپنا دست مبارک اوس پر رکھ دیا اور آپ نے اوس سے فرمایا کہ تو یہ امر اختیار کر کہ میں تجھ کو اوس جگہ بودون جس جگہ کہ تو پہلے تھا جیسا تو پہلے تھا ویسا ہی ہو جاوے گا اور اگر تو مجھ چاہتا ہو کہ تجھ کو میں جنت میں بودون اور توحشت کی نہروں اور اوس کے چشموں سے پانی پئے اور تیرا اوگنا اچھا ہو اور تجھ میں پھل آوین اور تیرے پھل اولیاء اللہ تعالیٰ کھاوین تو تو اسکو اختیار کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا اوس نے آپ سے دوبارہ کہا بہتر ہو عین اوس کو تسلیم کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے پوچھا اوس نے کیا کہا آپ نے فرمایا اوس نے یہ امر اختیار کیا کہ میں اوس کو جنت میں بودون۔ اور اس حدیث کی روایت طبرانی نے (اوسط) میں کی ہو اور ابو نعیم نے اس حدیث کی مثل عبد اللہ بن بربہ کے طریق سے حضرت عائشہ رحمہ سے روایت کی ہو۔

نبوی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے ابی ابن کعب رحمہ سے روایت کی ہے کہا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک تہ درخت کے پاس خطبہ پڑھا کرتے تھے آپ کے واسطے منبر بنایا گیا جبکہ آپ منبر پر کھڑے ہوئے اوس تہ درخت نے فریاد کی آپ نے اوس سے فرمایا کہ ٹھیر جا اگر تو چاہتا ہو تو تجھ کو میں جنت میں بودون گا صالحین تیرے پھل کھاوین گے اور اگر تو چاہتا ہو تو تجھ کو میں جہنم میں حالت پر پھیر دوں گا تو تر و تازہ ہو جاوے گا جیسا کہ تو پہلے تھا اوس نے آخرت کو دنیا پر اختیار کیا ابن ابی شیبہ نے اور دارمی اور ابو نعیم نے ابی سعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک تہ درخت کے پاس خطبہ پڑھا کرتے تھے آپ کے واسطے منبر بنایا گیا جبکہ آپ منبر پر کھڑے ہوئے اوس تہ درخت نے اس طور سے فریاد کی جیسے ناقہ اپنے بچہ کے واسطے فریاد کرتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر سے اتر کے اوس کے پاس آئے اور اوس کو چپا لیا وہ ساکن ہو گیا۔



بخاری رحمۃ ابن عمرؓ سے یہ روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک تنہ درخت کے پاس پہنچ کر ہا کرتے تھے جبکہ آپ نے منبر اختیار فرمایا آپ منبر کی طرف پھر گئے اوس تنہ درخت نے فریاد کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس کے پاس آئے اور اوس پر دست مبارک پھیرا وہ ساکن ہو گیا۔

احمد اور ابن سعد اور دارمی اور ابن ماجہ اور ابوالخسیم اور بیہقی نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک تنہ درخت کے پاس خطبہ پڑھا کرتے تھے قبل اسکے کہ آپ منبر اختیار کریں جبکہ آپ نے منبر اختیار کیا اور منبر کی طرف پھر گئے تو اوس تنہ درخت نے فریاد کی آپ اوس کے پاس آئے اور آپ نے اوس کو بغل میں لے لیا وہ ساکن ہو گیا اور آپ نے فرمایا کہ اگر میں اوس کو اپنے آغوش میں نہ لیتا تو وہ روز قیامت تک فریاد کرتا رہتا۔

دارمی اور ترمذی اور ابویعلیٰ اور بیہقی اور ابوالخسیم نے انسؓ سے روایت کی ہو کہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک تنہ درخت کے پاس کھڑی ہوتے تھے جبکہ آپ نے منبر اختیار فرمایا اور اوس پر آپ بیٹھے اوس تنہ درخت نے ایسی آواز کی جیسے سیل آواز کرتا ہو یہاں تک کہ اوس کی آواز کے سبب سے مسجد ملنے لگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر سے اتر کے اوس کی طرف تشریف لائے اور اوس کو چٹا لیا وہ ساکت ہو گیا آپ نے فرمایا قسم ہر اوس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہو اگر میں اوس کو نہ چٹا لیتا تو وہ روز قیامت تک میرے غم سے ایسا ہی فریاد کرتا رہتا۔

ابن سعد اور ابن راہویہ نے اپنی سند میں ابویہقی نے ہبل ابن سعد الساعدی سے یہ روایت کی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک لکڑی کے پاس کھڑے ہوتے تھے جبکہ آپ نے منبر اختیار کیا تو اوس لکڑی نے فریاد کی آدمی اوس کے پاس آئے اور اوس کی پہلو کی طرف کھڑے ہو گئے اور اوس کی فریاد سے اون کو رقت ہوئی یہاں تک کہ اون کی بکا کی کثرت ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر سے اترے اور اوس کے پاس تشریف لائے اور آپ نے اپنا دست مبارک اوس پر رکھ دیا وہ ساکن ہو گیا۔

بیہقی اور ابو نعیم نے اہم سلمہ رضی سے روایت کی ہر کہا ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ایک لکڑی تھی جو بوقت آپ خطبہ پڑھتے اوس سے ٹیکا لگایا کرتے تھے آپ کے واسطے منبر بنایا گیا جبکہ اوس نے آپ کو کھودیا تو ایسی آواز کی جیسے بیل آواز کرتا ہر بہانک کہ اوس آواز کو اہل مسجد نے سنا آپ اوس کے پاس تشریف لائے اور اسکو بغل میں لے لیا وہ فریاد ساکن دارجی اور ابن ماجہ اور ابن سعد اور ابویعلیٰ اور ابو نعیم اور بیہقی نے ابی ابن کعب رضی سے روایت کی ہر کہا ہر کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک تنہ درخت کے پاس خطبہ پڑھا کرتے تھے منبر بنایا گیا جب کہ آپ اوسکو چھوڑ کے منبر کی طرف گئے اوس نے یہاں تک فریاد کی کہ چھٹ گیا اور شش ہو گیا آپ منبر پر سے اتر آئے اور اوس پر آپ نے اپنا دست مبارک پھیرا یہاں تک کہ وہ ساکن زیر بن بکار نے (اخبار المدینہ) میں مطلب بن ابی وداعہ سے روایت کی ہے کہنا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو بوقت خطبہ پڑھتے تو مسجد میں ایک تنہ درخت سے اپنی پشت مبارک کو تکیہ لگاتے تھے جبکہ آپ کے واسطے منبر بنایا گیا اور آپ اوس پر بیٹھے جیسے بیل آواز کرتا ہر اوس آواز کی آپ اوس کے پاس آئے یہاں تک کہ آپ نے اوسکو چٹالیا وہ ساکن ہو گیا اور آپ نے آدمیوں سے فرمایا کہ اوسکو ملاست نکر واسٹے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو نہین چھوڑا مگر وہ شرا آپ کے واسطے غلین ہوئی۔

بیہقی نے ابی حاتم الرازی کے طریق سے روایت کی ہر عمرو بن سوانہ نے کہا ہر محمد سے امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو وہ شش نہین دی جو شش محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کی عمرو نے کہا میں نے امام شافعی رحمہ سے کہا اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو مرد کے زندہ کرنے کا رتبہ عطا فرمایا تھا حضرت امام شافعی رحمہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تنہ درخت کے فریاد کا رتبہ عطا فرمایا تھا یہ رتبہ اوس مرتبہ سے اکبر ہے۔

یہ باب اوس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کے وقت دروازے کی چوکھٹ اور مکان کی

## دیواروں نے آئین کہا

بیہقی اور ابونعیم نے ابی اسید الساعدی سے روایت کی ہے کہ ہاجر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عباس رضی سے فرمایا جب تک تمہارے پاس میں نہ آجاؤں کل صبح کو تم اور تمہارے فرزند اپنا مکان چھوڑ کے نجائیں اس لئے کہ تم لوگوں سے میری ایک حاجت ہے جبکہ آپ صبح کو اٹھے تو ان کے پاس آئے اور ان سے فرمایا کہ آئیں میں قریب ہو جاؤ یہاں تک کہ جس وقت آپ کو آنکھوں نے موقع دیا آپ نے اپنی چادر مبارک ان پر اوڑھا دی اور یہ دعا پڑھ لی

یا رب ہذا ہمی وصنواہی ومنہولاء اہل بیتی فاستتر ہم من النار کستری یا ہم بملاتی ہذہ آپ کی اس دعا پر دروازہ کی جھکٹ اور مکان کی دیواروں نے آئین آئین آئین کہا۔

ابونعیم نے عبد اللہ بن الغیل سے روایت کی ہے کہ ہاجر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا حضرت عباس کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا اے حجاج اپنے بھائیوں کو میرے ہمراہ کر دو آپ ان کو لے گئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو درختان میں داخل کیا اور ان کو اپنے شملہ سے ڈھانپ لیا اور بچھ دعا کی اللہم ہولاء اہل بیتی وقرتی فاستتر ہم من النار کما استتر ہم بہذہ الشملہ راوی نے کہا کہ مکان میں کوئی دیوار اور دروازہ نہ تھا مگر اوس نے آئین کہا۔

## یہ باب پہاڑ کے حرکت کرنے کے بیان میں ہے

شیخین نے انس رضی سے روایت کی ہے کہ ہاجر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احد پر یا حرا پر چڑھے اوس وقت آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم تھے پہاڑ نے ان کو ہلا دیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا پائے مبارک پہاڑ پر مارا اور فرمایا کہ ثابت شہر حاتجہ پر نبی اور صدیق اور دو شہیدین اور بیہقی اور ابولیل نے سہیل ابن سعد الساعدی کی حدیث سے اوپر کی حدیث کی مثل لفظ اؤ کے ساتھ روایت کی ہے اور مسلم نے ابویہ رضی کی حدیث سے اوس کی مثل روایت کی ہے اور یہ زیادہ

کیا ہو کہ حضرت علی اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر تھے آپ نے پہاڑ سے فرمایا ساکن ہو جا تجھ پر  
ہمیں ہر گز غریبی یا صدیق یا شہید اور اس حدیث کی روایت احمد نے بریدہ کی حدیث سے  
افطاح کے ساتھ کی ہے۔

### یہ باب نمبر کے حرکت کرنے کے بیان میں ہے

احمد اور مسلم اور نسائی اور ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہا ہو کہ میں نے  
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہو اس وقت آپ نمبر پر تشریف رکھتے تھے اور یہ فرماتے تھے  
کہ جبار اپنے آسمانوں اور زمین کو اپنے ہاتھ میں لے گا پھر یہ فرمائے گا کہ انا تجار و این التجار و  
این المتکبرون اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی مین اور کبھی یسار کی طرف جھومتے  
جاتے تھے یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ نمبر کے نیچے کی شجر جو نمبر میں سے تھی نمبر و مان سے جنبش کرتا  
تھا اس کو دیکھ کر میں اپنے دل میں کہتا تھا کہ نمبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گرا دیگا۔  
حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے کہا ہے کہ مجھ سے حضرت  
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حدیث کی ہے اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے  
اس آیت کو پوچھا وما قدر واللہ حق قدرہ والارض جمیعاً قبضتہ یوم القیامۃ والسموات مطویات  
بیمینہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہو میں جبار ہوں میں مین ہوں اور رب اپنے نفس کی تحفہ  
کرے گا اس کے فرمانے کے ساتھ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نمبر نے ایسی جنبش کی  
کہ آپ کو ہلا دیا یہاں تک کہ ہم نے اپنے دل میں کہا کہ آپ نمبر پر سے ضرور گر پڑیں گے۔

بزار اور ابن عدی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
نمبر پر یہ آیت پڑھی وما قدر واللہ حق قدرہ یہاں تک کہ آپ عیاش کون تک پہنچے نمبر نے  
ویسہی پڑا جیسے آپ نے پڑھا اور تین بار آئے اور گئے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزے کے بیان میں

اوس شخص کے باب میں ہے جو مر گیا اور اوکو زمین پر قبول نہیں کیا  
 بیہقی اور ابو نعیم نے قیس بن ذویب سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و  
 سلم کے اصحاب میں سے ایک مرد نے مشرکین کی ایک جماعت کو لوٹا وہ لوگ بھاگے مسلمانوں میں سے  
 ایک مرد ایک مشرک کے پاس آیا وہ مشرک بھاگا ہوا تھا جبکہ پھر ارادہ کیا کہ اوس پر تلوار اودھاوے  
 اوس مشرک نے لا الہ الا اللہ کہا اوس مسلمان مرد نے اوس کو نہیں چھوڑا یہاں تک کہ اوس کو قتل کر ڈالا  
 پھر اوس نے اپنے دل میں اوس کے قتل سے ایک بات پائی کہ میں نے اوس کو قتل کر ڈالا اور وہ کلمہ  
 پڑھتا تھا اوس نے اوس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے اوس سے فرمایا کیا تو نے اوس کا دل چیر کر دیکھا تھا تو گو کہ تو تھوڑا زمانہ نہیں گزارا  
 کہ یہ مرد قاتل مر گیا اور دفن کیا گیا دفن کے بعد زمین پر آگیا اوس مرد کے گہرانے کے لوگ آئے  
 اور اونھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اوس کو دفن کر دو اونھوں  
 نے دفن کر دیا پھر وہ زمین پر آگیا ایسا واقعہ تین بار ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا  
 کہ زمین نے اس امر سے انکار کیا ہے کہ اوس کو قبول کرے اسکو غاروں میں سے ایک غار میں ڈالو  
 اور طبرانی اور بیہقی نے حسن رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ اوس کو ایک مرد تھا اور اوپر  
 کی حدیث کی مثل ذکر کیا ہے اور یہ زیادہ کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لو  
 سن لو کہ زمین اس مرد سے زیادہ شریک کو قبول کر لیتی ہے ولیکن اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اوس  
 مرد کو تم لوگوں کے واسطے نصیحت گردانے تاکہ تم لوگوں میں سے کوئی مرد اوس شخص کے قتل پر  
 تقدیم نہ کرے جو لا الہ الا اللہ کہے یا یہ کہے کہ میں مسلمان ہوں اوس مرد کو بنی فلان کے شعب میں  
 تم لیجاؤ اور دفن کر دو وہ زمین اوس کو قبول کرے گی آدمیوں نے اوس کو اوس شعب میں دفن  
 کر دیا بیہقی اور ابو نعیم نے اس حدیث کی مثل اسی زیادتی کے ساتھ عمران بن حصین کی حدیث سے  
 عاصم الاجول کے طریق سے روایت کی ہے سمیٹ سے روایت ہے۔ اور ابو نعیم اور ابن اسحاق نے  
 حسن رحمہ اللہ سے اسی حدیث کی مثل روایت کی ہے اور اس میں یہ وارہ ہے کہ وہ مرد سات دن کے بعد

مرگیا اور وہ مرد محکم بن جثامہ تھا۔

بیہقی نے اسامہ بن زید سے روایت کی ہے کہ ہر کسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد کو کہیں بھیجا اوس نے آپ پر جھوٹ کہا آپ نے اوس پر بددعا کی وہ ایسے حال میں مرا ہوا پایا گیا کہ اوسکا پیٹ پھٹ گیا تھا اوس کو زمین نے قبول نہیں کیا تھا۔

شیخین اور احمد اور بیہقی اور ابو نعیم نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو وحی نازل ہوتی تھی ایک مرد اوس کو لکھا کرتا تھا وہ آپ کے سامنے علیما حکیم لکھتا آپ اوس سے فرماتے سمیعاً بصیر لکھو وہ آپ سے یہ کہتا آپ ج طرح چاہتے ہیں میں لکھتا ہوں اور وہ آپ کے پاس سمیعاً بصیر لکھتا اور پھر عیماً حکیم لکھتا وہ مرد مرد ہو گیا اور شکر کن میں جا ملا اور کہا کہ میں محمد کے ساتھ زیادہ عالم ہوں میں جو کچھ چاہتا تھا لکھتا تھا وہ مرد مر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین اوس کو قبول نہ کرے گی وہ دفن کیا گیا اوس کو زمین نے قبول نہیں کیا اوطح نے کہا کہ جس زمین پر وہ مرا تھا میں وہاں آیا اور میں نے اوس کو ایسے حال میں پایا جو وہ بھیجا ہوا پڑا تھا میں نے آدمیوں سے پوچھا کہ اس شخص کا کیا واقعہ ہے آدمیوں نے کہا ہم نے اوس کو دفن کیا تھا زمین نے اوس کو قبول نہیں کیا۔

یہ باب ایک آیت میں اوس شخص کے حق میں ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت جھوٹ کہا اور آپ نے اوس کے قتل کا حکم دیا

عبدالرزاق نے (مصنف) میں اور بیہقی نے سعید ابن جبیر سے روایت کی ہے کہ ہر ایک مرد انصار کے قیرون میں ہے ایک قریمین آیا اور اوس نے یہ کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو تمہارے پاس بھیجا ہوا دیکھو یہ امر کیا ہے کہ فلاں عورت جو تم لوگوں میں تھی ہر اوس سے بیزاری خارج کرو اور حال یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس کو

کو نہیں بھیجا تھا یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی آپ نے حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بھیجا اور اوس سے فرمایا کہ تم دو ٹوٹا جاؤ اگر تم اوس کو پاؤ تو قتل کر ڈھو اور مجھ کو گان بنیں جو کہ تم دونوں اوس کو پاؤ گے وہ دونوں صاحب گئے اور اوس کو ایسے حال میں پایا کہ سانپ نے اوس کو کاٹا تھا اور اوس کو مار ڈالا تھا۔

بیہقی نے خطاب بن السائب کے طریق سے عبد اللہ بن الحارث سے یہ روایت کی جو کہ جد الجندی کا دادا امین بن آیا اور اہل بین میں جو ایک عورت تھی اوس پر عاشق ہو گیا اور اوس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں کو بھیجے امر فرماتے ہیں کہ تم میرے پاس اپنی جوان عورت کو بھیجو اونھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہم نے عہد کیا ہے اور آپ زنا کو حرام کرتے ہیں پھر اہل بین نے ایک مرد کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجا آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بھیجا اور فرمایا اوس کے پاس تم جاؤ اگر تم زندہ پاؤ تو اوس کو قتل کر ڈالو اور اگر مردہ پاؤ تو اوس کو آگ سے جلا دیجو جب کہ دادا رات کو پانی بھرنے کے واسطے نکلا اوس کو سانپ نے کاٹ کھایا اور اوس کو مار ڈالا یہ حصہ باب اوس آیت کے بیان میں ہے جو اسیرق کے فرزند کے

### باب میں واقع ہوئی ہے

ابن اسحاق نے اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے قتادہ بن نعمان سے یہ روایت کی ہے کہ ابو طلحہ بشیر بن اسیرق منافق تھا اور اوس نے بن رفاعہ بن زید کا غلہ اور تنہا رہا لا خانہ پر سے چرے اوس کے حق میں انا انزلنا ایک اللہ بامحق لتخکم بین الناس بما اراک اللہ آخر آیات تک نازل ہوا وہ بھاگ گیا اور مکہ میں پہنچا یہاں تک کہ سلامہ بنت سعد کے پاس آتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو برا کہنے لگا حسان نے اوس کی ہجو اشعار میں کی جبکہ حسان کے اشعار سلامہ کو پہنچے تو سلامہ نے اوس کو اپنے گھر سے نکال دیا وہ طائف میں پہنچا اور ایسے مکان میں داخل ہوا جس میں کوئی شخص نہ تھا مکان اوس پر گر پڑا اور اوس کو قتل کر ڈالا قریش میں کہنے لگے واللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے

کوئی شخص محمد صلعم کو نہیں چھوڑتا ہر جس میں کسی طرح کی خیر ہو۔

یہ باب اوس آیت کے بیان میں ہے جو حکم کے حق میں واقع ہوئی ہو  
حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور طبرانی نے عبد الرحمن بن ابی بکر  
الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حکم بن ابی العاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کے پاس بیٹھا کرتا تھا جو وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلام کرتے تو وہ اپنا منہ بنایا  
کرتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس سے فرمایا تو ایسی حالت میں رہو وہ ہمیشہ اپنا منہ  
بناتا رہتا تھا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔

بیہقی نے ابن عمر رض سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن خطبہ پڑھا  
اور ایک مرد آپ کے پیچھے تھا وہ آپ کی نقل اور آپ کی عیب جوئی کا ارادہ کرتا تھا نبی صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو ایسا ہی ہو جا کہ تو میری نقل اور عیب جوئی کیا کرے اوس کو لوگ اوس کے  
اہل کے پاس اٹھا کے لے گئے اور وہ دو مہینہ تک یہوش پڑا رہا پھر اوس نے افاقہ پایا جو بوقت کہ  
افاقہ پایا وہ اوسی حالت پر تھا جیسو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکایت کی تھی۔  
بیہقی نے مالک بن دینار سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھ سے ہند بن خدیجہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کی زوجہ نے حدیث کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم کی طرف  
تشریف لے گئے وہ آپ کی طرف آنکھ سے اشارہ کرنے لگا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس کے  
اشارے کو دیکھ لیا اور یہ دعا کی اللہم اجعلہ وزفا اوس کو اوس کی جائے پر عرشہ پیدا ہو گیا  
اور نبوی نے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے اور کہا ہے کہ حکم مروان کا باپ ہے۔ اور عبد اللہ بن  
احمد نے (زوائد الزہد) میں اسکی مثل روایت کی ہے اور کہا ہے کہ حکم بن ابی العاص ہے اور  
کہا ہے کہ وہ کھڑا نہیں ہوا یہاں تک کہ اوس کو عرشہ پیدا ہو گیا۔

یہ باب اوس آیت کے بیان میں ہے جو حارث کی بیٹی کے حق میں واقع  
ابن فتنون نے طبری سے یہ ذکر کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حارث بن ابی عاص کے



پاس حمزہ کی بیٹی سے نکاح کرنے کے واسطے پیام بھیجا حارث نے کہا اوس میں عیب ہو اور جیسا کہ حارث نے کہا ایسا امر نہ تھا یعنی اوس کو کوئی عیب نہ تھا راوی نے کہا حارث پلت کے آیا اور اوس عورت کو ایسے حال میں پایا کہ اوس کو برص کی بیماری ہو گئی تھی۔

یہ کہ باب اوس آیت کے بیان میں ہے جو آگ کے بائیں واقع ہوئی ہے ابن وہب نے ابن ابی نعیم سے روایت کی ہے کہ اسود العنسی نے جبکہ نبوت کا دعویٰ کیا اور صنعا پر وہ غالب ہو گیا اوس نے ذویب بن کلیب کو پکڑ لیا اور اس سبب سے اوس کو آگ میں ڈال دیا کہ ذویب نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی تھی ذویب کو آگ نے کچھ ضرر نہیں دیا۔ اس واقعہ کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے ذکر فرمایا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے سن کر کہا الحمد للہ الذی جعل فی امتنا مثل ابراہیم الخلیل۔ عبدان نے کتاب الصحابہ میں کہا ہے کہ یہ ذویب ابن کلیب ابن ربیعہ الخولانی وہ ہیں جو اہل یمن میں سے اول اسلام لائے ابن عساکر نے ابی بشر جعفر بن ابی وحشیہ کے طریق سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد خولان میں سے مسلمان ہوا اوس کی قوم نے چاہا کہ پھر کفر پر پھیر دے اوس نے کفر اختیار نہیں کیا اونھوں نے اوس کو آگ میں ڈال دیا اوس کے جسم میں سے کچھ نکلا مگر وہ جگہیں جو پچھلے زمانہ میں اون جگہوں میں وضو کا پانی نہیں پہنچتا تھا وہم حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ آپ میرے واسطے دعاے مغفرت کیجئے حضرت ابوبکر الصدیق نے کہا کہ اس دعا کے واسطے تم اتنی ہوشیار ہو تم آگ میں ڈالے گئے اور تم نہیں جلے اون کے لئے انھوں نے دعا کی پھر وہ شام کی طرف چلے گئے اون کو آدمی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تشبیہ دیتے تھے۔

ابن عساکر نے اسمعیل بن عیاش کے طریق سے شریح بن مسلم الخولانی سے یہ روایت کی ہے کہ اسود بن قیس نے نبوت کا دعویٰ یمن میں کیا اوس نے کسی آدمی کو ابو مسلم خولانی کے پاس بھیجا وہ اس کے پاس آئے اوس نے ابو مسلم سے پوچھا کیا تم یہ شہادت دیتے ہو کہ میں

رسول اللہ ہون اور انھوں نے کہا میں نہیں سنتا ہوں اور میں نے پوچھا کیا تم یہ شہادت دیتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول اللہ ہیں ابوسلم نے کہا بیشک اسود نے ایک عظیم آگ جلانے کے واسطے حکم دیا پھر اس میں ابوسلم کو ڈال دیا اور ان کو آگ نے کچھ ضرر نہ دیا آدمیوں نے اسود سے کہا کہ اگر تو اس شخص کو اپنے پاس سے نہ نکال دے گا تو یہ شخص اور لوگوں کو جنہوں نے تیرا اتباع کیا ہو بگاڑ دیگا اسود نے ابوسلم کو کوچ کر دینے کے واسطے امر کیا ابوسلم مدینہ منورہ میں اس وقت آئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا چکے تھے اور حضرت ابوبکر الصدیق خلیفہ ہو گئے تھے ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابوسلم کو دیکھا کہ ابوبکر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو نہیں مارا یہاں تک کہ مجھ کو امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں سے اس شخص کو دکھلایا جس کے ساتھ وہ معاملہ کیا جو معاملہ خلیل الرحمن کے ساتھ کیا تھا (یعنی جیسے حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کو آتش نمرود سے نجات دی تھی ویسے ہی ابوسلم کو آتش آتش سے نجات دی) خولانی لوگ غنیوں سے یہ کہہ کرتے تھے کہ تمہارا صاحب اسود وہ کذاب ہے جس نے ہمارے صاحب کو آگ میں جلایا اور آگ نے ان کو کچھ ضرر نہیں دیا ابن سعد نے کہا ہر جم سے یحییٰ بن حماد نے حدیث کی ہر اور یحییٰ کو ابو حوانہ نے ابی بلج سے اور ابی بلج کو عمرو بن مہیون نے خبر دی ہے کہا ہے کہ مشرکین نے عمار بن یاسر کو آگ میں جلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس جاتے اور اپنا دست مبارک ان کے سر پر پھیرتے اور فرماتے یا مار کوئی بردار سلاما علی عمار کما کنت علی ابراہیم تقتلک الفتنۃ الباغیہ مگر وہ باغی قتل کر گیا۔

ابونعیم نے عباد بن عبد الصمد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم انس بن مالک کے پاس آئے اور انھوں نے کنیز سے کہا کہ مایہ لاؤ ہم کھانا کھا دیں وہ کنیز مایہ لائی پھر انھوں نے کنیز سے کہا منڈیل لاؤ وہ ایک سیلا منڈیل لائی اور انھوں نے کنیز سے کہا کہ تنور کو گرم کرو کنیز نے تنور بھڑکایا اور تنور نے منڈیل کے واسطے امر فرمایا کہ تنور میں ڈال دو وہ ڈال دیا گیا اور ایسا سفید نکلا گویا وہ دودھ تھا

ہم نے انس بن مالک سے پوچھا کہ یہ کیسا منہ دل ہو انس بن مالک نے کہا کہ مجھے منہ دل ہو جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا چہرہ مبارک پوچھا کرتے تھے جسوقت یہ سہیلہ ہو جاتا ہو تو ہم اس کو آگ میں ڈال دیتے ہیں اس کا میل جل جاتا ہو اور یہ سفید ہو جاتا ہو اس لئے کہ آگ اوس شے کو نہیں جلاتی جو شہر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے چہروں پر پہنچ جاتی ہے۔ یہ ہقی اور ابو نعیم نے معاویہ بن حمرل سے روایت کی ہو کہا ہو کہ ایک آگ حرو سے نکلی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمیم داری کے پاس آئے اور اون سے فرمایا کہ اوس آگ کی طرف چلو وہ حضرت عمرؓ کے ساتھ کھڑے ہو گئے میں اون دونوں حضرات کے پیچھے مولیا یہ حضرات آگ تک جیسے گئے تمیم داری آگ کے اطراف ہو کر اوسکو اسطور سے ہاتھ سے ہانکنے لگے جیسے جال کی طرف شکار کو ہانکتے ہیں یہاں تک کہ آگ لکھائی میں یا پانی کے راستہ میں داخل ہو گئی اور تمیم داری اوس کے پیچھے داخل ہوئے حضرت عمرؓ نے یہ کلمہ تین بار فرمایا کہ جس شخص نے دیکھا ہو وہ اوس شخص کی مثل نہیں ہے جس نے نہیں دیکھا۔

ابو نعیم نے مرزوق سے یہ روایت کی ہو کہ حضرت عمرؓ کے عہد میں ایک آگ نکلی تمیم داری اوس کو اپنی چادر سے دفع کرنے لگے یہاں تک کہ وہ آگ ایک غار میں چلی گئی حضرت عمرؓ نے تمیم سے فرمایا اے ابارقیمہ اس امر کی مثل کے واسطے ہم کو چھپا کر رکھتے تھے۔

یہ باب عصا اور کوٹے اور انگلیوں کے روشن ہونیکے بیان میں ہے حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابی صبر بن جبر سے یہ روایت کی ہو کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز میں پڑھا کرتے تھے پھر وہ بنی حارثہ کی طرف پلٹ کے چلے جاتے تھے وہ ایک ایسی رات میں نکلے جو تاریک تھی اور پانی برسا رہی تھی اون کے عصا میں نور پیدا ہو گیا یہاں تک کہ وہ بنی حارثہ کے گھر میں داخل ہو گئے۔

بخاری نے انس بن مالک سے یہ روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو مرد آپ کے پاس سے ایسے حال میں اندھیری رات میں نکلے کہ اون کے ساتھ مثل دو چراغوں کے تھے جو اون کے

سامنے روشن تھے جبوقت وہ دونوں آپس سے راستہ میں جدا ہوئے تو اون دونوں میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک ایک چراغ ہو گیا یہاں تک کہ ہر ایک اپنے اپنے اہل کے پاس آیا۔

ابن سعد نے اور حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابوالغیم نے روایت کی ہے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عباد بن بشر و اسید بن حضیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک حاجت سے تھے یہاں تک کہ ایک گہری رات گزری وہ رات شدید الظلمت تھی پھر وہ دونوں آپ کے پاس سے نکلے اوسوقت اون دونوں میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں عصا تھا اون دونوں کے عصاؤں میں سے ایک کا عصا اون کے واسطے روشن ہو گیا وہ دونوں اوس کی روشنی میں چل رہے تھے یہاں تک کہ جبوقت راستہ نے اون کو جدا کیا دوسرے کا عصا اوس کے واسطے روشن ہو گیا اون دونوں میں سے ہر ایک شخص اپنے اپنے عصا کی روشنی میں چلا گیا یہاں تک کہ ہر ایک اپنے اپنے اہل کے پاس پہونچ گیا۔

ابوالغیم نے دوسری وجہ سے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر الصدیق کے پاس باتیں کیں باتیں کر رہے تھے یہاں تک کہ رات چلی گئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عمر رضی اللہ عنہ ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے پاس سے نکلے اور ابوبکر الصدیق کے ساتھ ہو گئے ایسی رات میں جو تاریک تھی دونوں صاحبوں سے ایک کے پاس عصا تھا دونوں صاحبوں کے واسطے وہ عصا نور دینے لگا اور دونوں صاحبوں پر اوس کا نور تھا یہاں تک کہ ان پر مکان کی روشنی پڑ گئی بخاری نے تاریخ میں اور بیہقی اور ابوالغیم نے حمزۃ الاسلمی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہم لوگ سفر میں تھے اندھیری رات میں ہم آپس سے جدا ہو گئے میری اونگھیں روشن ہو گئیں یہاں تک کہ اون کی روشنی میں آدمیوں نے اپنی سواری کے اونٹ وغیرہ اور جو شتر کہ کھو گئی تھی اوسکو جمع کر لیا اور حال یہ تھا کہ میری اونگھیں نور دے رہی تھیں۔

ابوالغیم نے ابوسعید الخدری سے یہ روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک رات ایسی تھی کہ بانی برسا ہوا تھا جیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عشا کی نماز کے واسطے نکلے ایک نور چمکا آپ نے قناتہ

بن النعمان کو دیکھا اون سے فرمایا کہ اے قتاوہ جو وقت تم نماز پڑھ چکو تم اپنی جگہ قائم رہو یہاں تک کہ میں تم کو حکم دوں جبکہ آپ نماز سے پھرے تو قتاوہ کو آپ نے درخت کی ایک شاخ عطا فرمائی اور فرمایا کہ اس کو لے لو تمہارے آگے دس قدم اور پیچھے دس قدم روشنی دیگی۔

## باب

ابو نعیم نے (علیہ) میں حضرت عایشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہر کہا ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک رات میرے پاس رہے پھر میں خواب سے بیدار ہو گئی آپ کے واسطے مجھ کو وحشت ہوئی میں آپ کا حس سنا آپ نماز پڑھ رہے تھے میں نے وضو کیا پھر میں آئی اور میں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی جو کچھ اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ نے رات میں دعا مانگی ایک ایسا نور آیا کہ کل مکان روشن ہو گیا جتنی دیر اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ نور ٹھہرا رہا پھر چلا گیا حال یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا مانگ رہے تھے جتنی دیر تک اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ ٹھہرے رہے پھر ایک ایسا نور آیا جو پہلے نور سے ضیا میں اشد تھا یہاں تک کہ اگر میرے مکان میں رائی پڑی ہو تو میں یہ گمان کرتی ہوں کہ وہ اس کو چھنے کے طور پر میں چن لیتی یہ وہ نور چلا گیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ وہ کیا نور تھا جسکو میں نے دیکھا آپ نے مجھ سے پوچھا اے عایشہ کیا تم نے وہ نور دیکھا میں نے کہا بیشک میں نے دیکھا آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے واسطے سوال کیا اون لوگوں میں سے میرے رب نے ثلث کو مجھے عطا کیا میں نے اس عطا پر اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور اوس کا شکر کیا پھر میں نے بقیہ امت کے واسطے سوال کیا میرے رب نے دوسرا ثلث مجھ کو عطا کیا میں نے اپنے رب کی حمد کی اور اوس کا شکر کیا پھر میں نے تیسرے ثلث کا سوال کیا میرے رب نے مجھے اوس ثلث کو عطا فرمایا میں نے اپنے رب کا حمد کی اور اوس کا شکر ادا کیا۔

محمد بن علی نے ہم سے حدیث کی بڑوں سے ابوالبباس بن قتیبہ نے اون سے محمد بن عمر الغزالی نے اون سے عطف بن خالد نے محمد بن ابی مکہ بن مطر بن عبد الرحمن بن عوف سے حدیث کی کہ

کہا ہو کہ حضرت عایشہؓ نے کہا پھر ادھر کی حدیث کو ذکر کیا اس روایت میں عطا فیض ہو  
 یہ باب اس روشنی کے بیان میں ہو جو حضرت حسن اور حسین  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے واسطے حکمی تھی

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم نے ابویہ  
 سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز عشا پڑھ  
 رہے تھے آپ نماز پڑھ رہے تھے جبوقت آپ سجدہ کرتے تو حضرت حسن اور حضرت حسین  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما آپ کی پشت مبارک پر کود گئے بیٹھ جاتے جبوقت آپ اپنا سر مبارک  
 اٹھاتے تو آپ دونوں صاحبزادوں کو لیکر بہت نرمی سے بٹھلا دیتے تھے جبوقت آپ سجدہ  
 کرتے وہ آپ کی پشت مبارک پر سوار ہو جاتے تھے جبکہ آپ نے نماز پڑھ لی تو ایک صاحبزادہ  
 کو اس جگہ اور ایک صاحبزادہ کو اس جگہ بٹھلا دیا میں آپ کے پاس آیا اور میں نے عرض کی یا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا میں ان دونوں صاحبزادوں کو ان کی ماں کے پاس بھیج  
 آپ نے فرمایا نہیں ایک نور چمکا آپ نے دونوں صاحبزادوں سے فرمایا کہ تم دونوں اپنی  
 ماں کے پاس چلے جاؤ دونوں صاحبزادے اوس نور میں جا رہے تھے یہاں تک کہ مکان  
 میں دونوں داخل ہو گئے۔

ابونعیم نے دوسری وجہ سے ابویہ رحمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت حسن رحمہ نبی  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اندھیری رات میں تھے اور آپ حضرت حسنؓ سے نہایت  
 درجہ محبت رکھتے تھے حضرت حسن رحمہ نے کہا میں اپنی ماں کے پاس جانا ہوں میں نے عرض  
 کی یا رسول اللہ میں حضرت حسن کے ساتھ جاؤں آپ نے فرمایا نہیں آسمان سے ایک  
 چمک نور کی آئی حضرت حسن اوس کے نور میں چلے گئے یہاں تک کہ اپنی ماں کے پاس پہنچ گئے  
 یہ باب اس بیان میں ہے کہ آفتاب کو غروب ہونے کے بعد

## آپ نے پھیر دیا تھا

ابن مندہ اور ابن شامہن اور طبرانی نے اذن استاد سے اس حدیث کی روایت کی ہے کہ بعض اذکی صحیح شریط پر مبن اسماء بنت عمیس رض سے روایت ہو کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف وحی پہنچی گئی تھی اوسوقت آپ کا سر مبارک حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے آغوش میں تھا اوسنوں نے عصر کی نماز نہین پڑھی تھی یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا کی اللہم اِنَّہ کان فی طاعتک و طاعت رسولک فارود علیہ الشمس اسماء نے کہا میں نے آفتاب کو دیکھا کہ وہ غروب ہو گیا پھر میں نے اوس کو دیکھا کہ طلوع ہوا اس کے بعد کہ غروب ہو گیا تھا اور طبرانی کے ایک لفظ میں یوں ہے کہ حضرت علی رض پر آفتاب طلوع ہوا یہاں کہ آفتاب پہاڑوں پر اور زمین پر پھیر گیا اور حضرت علی رض کھڑے ہو گئے اور وضو کیا اور عصر کی نماز پڑھی اور پھر غایب ہو گیا یہ واقعہ صہبائین واقع ہوا۔

ابن مردویہ نے ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے حال میں سو گئے کہ آپ کا سر مبارک حضرت علی رض کے آغوش میں تھا اور اوسنوں نے عصر کی نماز نہین پڑھی تھی یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے تو اون کے واسطے آپ نے دعا کی آفتاب اون پر پھیر دیا گیا یہاں تک کہ حضرت علی نے عصر کی نماز پڑھ لی پھر آفتاب دوسرے بار غروب ہوا۔

طبرانی نے صحیح سند سے جابر رض سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آفتاب کو امر کیا وہ دن کی ایک ساعت تک ٹھہرا رہا۔

یہ باب اوس تصویر کے بیان میں ہے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک رکھا اور اوسکو دو کر دیا

یہ تھی حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس داخل ہوئے میں ایک ایسا کپڑا اوڑھنے سے ہوئے تھی جس میں ایک تصویر تھی آپ نے اوس تصویر کو پھاڑ دالا پھر آپ نے

فرمایا کہ روز قیامت میں جس لوگوں کو شدید عذاب دیا جائیگا وہ وہ لوگ ہیں جو مخلوقِ الہی کی مشابہت سے تھے حضرت عایشہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس ایک سپر لائے جس میں عقیاب کی صورت تھی آپ نے اوس برپا دست مبارک رکھ دیا اللہ تعالیٰ نے اوس تصویر کو دور کر دیا۔

ابن سعد اور ابن ابی شیبہ اور ابن عساکر نے کھول سے روایت کی ہے کہ ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک سپر تھی جس میں بیڑے کے سر کی تصویر تھی جس جگہ پر وہ تصویر تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس کو وہاں پر رکھ دیا سمجھا ایسے حال میں آپ صبح کو اوتھے کہ اللہ تعالیٰ نے اوس کو دور کر دیا تھا۔

یہ باب اول بالون کے بیان میں ہے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک رکھا وہ سفید نہیں ہوئی بخاری نے تاریخ میں۔ اور ابن منذرہ اور بیہقی اور ابن النکن اور ابن سعد اور ابن عساکر نے آمنہ بنت ابی الشعثاء اور قطیبہ و لون سے روایت کی ہے ان دونوں نے مدلوک ابی السفیان سے روایت کی ہے کہ ہر کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موالی کے ساتھ آیا اور میں مسلمان ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے سر پر پھیرا ان دونوں راویوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس جگہ سر پر اپنا ہاتھ پھیرا تھا ہم نے دیکھا اوس جگہ سر سیاہ تھا اور اس کے ماسوا جتنا سر تھا وہ سفید ہو گیا تھا۔

ابن سعد اور ابن منذرہ اور بخاری اور بیہقی اور ابن عساکر نے عطا سولی اسباب بن یزید سے روایت کی ہے کہ ہر کہ سائب کا سر کھوپری سے پیشانی تک سیاہ تھا اور سر کا باقی حصہ سفید تھا میں نے کہا اے میرے مولیٰ میں نے آپ کے سے تعجب خیز بال کسی کے نہیں دیکھے سائب نے کہا اے میرے بیٹے تو کیا جانتا ہے کہ یہ بال ایسے کسوا سطرین واقعہ یہ ہے کہ میرے پاس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزرے میں اوس وقت بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا آپ نے مجھ سے پوچھا



لوگوں میں نے کہا میں سائب بن زید بن آپ نے اپنا دست مبارک میرے سر پر پھیرا اور  
 یہ دعا دی بارک اللہ فیک یہ سر کبھی سفید نہوگا۔

بخاری نے تاریخ میں اور بیہقی نے یونس بن انس کے طریق سے روایت کی ہے انھوں نے اپنے  
 باپ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے اور وقت  
 میں دو ہفتہ کا ٹرکا تھا مجھ کو آپ کے پاس لوگ لائے آپ نے اپنا دست مبارک میرے سر پر پھیرا  
 اور میرے واسطے برکت کی دعا فرمائی اور فرمایا کہ اس کا نام میرا نام رکھو اور اس کی کیفیت یہ تھی  
 کیفیت نہ رکھو اور آپ نے جب وقت حج الوداع ادا کیا اور وقت میں دس سال تھا یونس نے کہا کہ  
 میرے باپ نے اتنی عمر پائی کہ اون کی کل شے سفید ہو گئی اور جس جگہ اون کے سر پر رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک رکھا تھا وہ جگہ اون کے سر کی سفید نہیں ہوئی تھی اور نہ اون کی  
 ڈاڑھی کی جگہ سفید ہوئی تھی اور طبرانی نے محمد بن فضالہ انطیزی سے اس حدیث کی مثل برابر  
 روایت کی ہے۔

بغوی نے اپنی معجم میں اور بیہقی نے ابی الوضاح بن سلمۃ الجہنی کے طریق سے روایت کی ہے انھوں  
 نے اپنے باپ سے انھوں نے عمرو بن تغلب الجہنی سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم سے ملا میں سلمان ہو گیا آپ نے اپنا دست مبارک میرے چہرہ پر پھیرا عمرو بن تغلب  
 مر گئے اور یہ حال تھا کہ اون کی سوبرس کی عمر ہو گئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے  
 چہرہ اور سر کے جن بالوں پر دست مبارک پھیرا تھا کوئی بال سفید نہیں ہوا تھا۔

طبرانی اور ابن السکن نے مالک بن عمیر سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے اپنا دست مبارک اون کے سر اور چہرہ پر رکھا انھوں نے اتنی عمر پائی کہ اون کا سر اور  
 ڈاڑھی سفید ہو گئی اور جس جگہ اون کے سر اور ڈاڑھی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے دست مبارک رکھا تھا سفید نہیں ہوئی۔

زبیر بن بکار نے (اخبار مدینہ) میں محمد بن عبد الرحمن بن سعد سے یہ روایت کی ہے کہ نبی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبادہ بن سعد بن عثمان الزرقی کے سر پر اپنا دست مبارک پھیرا اور اون کے لئے دعا کی عبادہ ایسے حال میں مرے کہ اسی برس کے سن میں تھے اور وہ بوڑھے نہیں ہوئے تھے اور اون کا سر سفید نہیں ہوا تھا۔

ابن عساکر نے اور اسحاق الدلمی نے اپنے (نواہد) میں بشیر بن عقرتہ ابھنی سے روایت کی ہے کہا ہوا جبکہ میرا باب جنگ احد میں قتل کیا گیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے حال میں آیا کہ میں اور ہاتھ آپ نے مجھ سے فرمایا تم کیوں روتے ہو کیا تم اس امر سے خوشنود نہیں ہوتے ہو کہ میں تمہارا باپ ہوؤں اور عائشہ رضی اللہ عنہا میری ماں ہوں آپ نے میرے سر پر اپنا دست مبارک پھیرا آپ کے دست مبارک کا اثر میرے سر میں بھی ہر کہ سیاہ ہو اور باقی سر سفید ہو اور میں کند زبان تھا اور اسحاق کی روایت میں بھی لفظ ہے کہ میری زبان میں گرہ تھی میں صاف طور سے بات نہیں کر سکتا تھا آپ نے اوس میں لعاب دہن مبارک ڈال دیا کہ جو زبان میں تھی کھل گئی اور آپ نے مجھ سے پوچھا تمہارا کیسا نام ہو میں نے کہا بکیر جو آپ نے شکر فرمایا بلکہ تمہارا نام بشیر ہے۔

ترمذی نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس حدیث کو حسن کہا ہے اور بیہقی نے اس حدیث کی روایت کی ہے اس کو صحیح کہا ہے علی بن احمد کے طریق سے ابی زید الانصاری سے روایت ہے کہا ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سر اور دائرہ ہی پر اپنا دست مبارک پھیرا پھر آپ نے مجھ دعا کی اللھم جملہ راوی نے کہا وہ ایک سو نو سنہ کو پہنچے اون کی دائرہ ہی میں کسی قسم کی خفیدہ نہ تھی اور اون کا چہرہ شگفتہ اور فراخ تھا اور نہیں سکتا تھا یہاں تک کہ وہ مر گئے ابن ابی شیبہ نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی اور ابوالغسیم نے ابی نہیک الازدی کے طریق سے ابی زید الانصاری عمرو بن اخطب سے روایت کی ہے کہا ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی مانگا میں آپ کے پاس پانی کا ایک برتن لایا جس میں پانی تھا اور پانی میں ایک بال پڑا ہوا تھا میں نے اوس کو نکال ڈالا

پھر میں نے آپ کو وہ پانی دیدیا آپ نے میرے واسطے یہ دعا کی اللہم جلد راوی نے کہا میں نے  
 ابو زید کو ایسے حال میں دیکھا کہ وہ ترانے برس کے تھے اور اون کے سر اور داڑھی میں کوئی  
 سفید بال نہ تھا۔

بیہقی نے شماسہ کے طریق سے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی نے نبی صلی اللہ علیہ و  
 آلہ وسلم کی ریش مبارک کی اصلاح کی آپ نے اوس کے واسطے یہ دعا کی اللہم جلد اوس کے  
 بعد کہ اوس کی داڑھی سفید تھی سیاہ ہو گئی۔

عبدالرزاق نے عمر سے اور عمر نے قتادہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک یہودی نے نبی  
 صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اوٹنی دوہی آپ نے اوس کے لئے یہ دعا کی اللہم جلد اوس کے  
 بال سیاہ ہو گئے یہاں تک کہ سیاہی میں یہاں سے اور وہاں سے زیادہ شدید ہو گئے عمر نے کہا ہے  
 کہ قتادہ کے سوا بھی میں نے سنا ہے وہ راوی ذکر کرتا تھا کہ وہ شخص نو برس زندہ رہا اور اوس  
 کے بال سفید نہیں ہوئے اس حدیث کی روایت ابن ابی شیبہ اور ابو داؤد نے مرسل حدیث  
 میں کی ہے اور بیہقی نے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اور ماقبل کی  
 حدیث کے واسطے شاہد ہے۔

یہ حصہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس آیت کے بیان  
 میں ہے جو آپ کے دست مبارک کے اثر سے شفا ہوتی تھی اور  
 جھمکا ہٹ اور خوش بو پیدا ہوتی تھی اور بال اوگتے تھے

احمد نے اور بخاری نے (تاریخ) میں اور ابن سعد اور ابویعلیٰ اور لغوی نے اور حسن ابن  
 سفیان نے اپنی (مسند) میں اور طبرانی اور بیہقی نے خنظلہ بن حذیم سے یہ روایت  
 کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنا دست مبارک اون کے سر پر پھیرا اور اون کے  
 واسطے فرمایا بورک فیک ذبال نے کہا ہے کہ میں نے خنظلہ کو دیکھا کہ اون کے پاس ایسی بکری

جس کے تہنون پر ورم ہوتا اور اونٹ اور آدمی جبکہ ورم ہوتا لائے جاتے تھے وہ اپنے ہاتھ پر تھوکتے اور بکری اور اونٹ اور آدمی کے ورم اور گرہ پر ہاتھ پھیرتے اور سمجھاتے بسم اللہ علی اثرید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اونٹ اور آدمی ہاتھ پھیرتے پھر ورم کی جگہ پر ہاتھ پھیرتے ورم چلا جاتا۔

بیہقی نے ابو العلاء سے روایت کی ہے کہا ہر کہ قتاوہ بن لمحان کے مرض میں مین نے اون کی عیادت کی ایک مرد موخر مکان سے گزرا مین نے اوس کا عکس قتاوہ کے چہرہ میں دیکھا جیسے آئینہ میں دکھائی اون کے چہرہ کی چمک اس لئے تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کے چہرہ پر دست مبارک پھیرا تھا اور کتر اتفاق ہوتا کہ مین او کو دیکھتا مگر مین اون کو ایسے حال میں دیکھتا تھا گویا اون کے چہرہ پر روغن ہو۔

بخاری نے (تاریخ) مین اور لغوی اور ابن منذہ اور ابو نعیم اور ابن شاپین نے اور ثابت نے (دلائل) مین بہت سے طریقوں سے بشر بن ہاشم سے روایت کی جو وہ اپنے باپ معاویہ بن ثور کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے آپ نے اون کے چہرہ اور سر پر اپنا دست مبارک پھیرا اور اون کے واسطے دعا کی بشر کے چہرہ میں آپ کے ہاتھ پھیرنے کی وجہ سے ایسا اثر تھا جیسے گھوڑے کی پیشانی پر سفیدی ہوتی ہے اور بشر کسی شکر پر ہاتھ نہیں پھیرتے تھے مگر اوس کو صحت ہو جاتی تھی۔

ابن شہابین نے خزمیہ بن عاصم الحکلی سے روایت کی ہے کہ خزمیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور مسلمان ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک اون کے چہرہ پر پھیرا اون کا چہرہ ہمیشہ تازہ رہتا تھا یا ہانک کہ وہ مر گئے۔

طبرانی نے (کبیر اور اوسط) مین حیدر سند سے ابو یوسف نے ام عاصم عتبہ بن فرقد کی بی بی سے روایت کی ہے کہا ہر کہ عتبہ کے پاس ہم چار عورتیں تھیں ہم مین سے کوئی عورت نہ تھی مگر وہ خوشبو کے استعمال میں کوشش کرتی تھی تاکہ وہ اپنی صاحبہ سے زیادہ خوشبودار ہو اور عتبہ خوشبو کو

چھوتے نہ تھے حال یہ تھا کہ ہم لوگوں سے خوشبو میں وہ زیادہ تیز اور عقبہ حبوت آدمیوں کی طرف جلتے تو آدمی یہ کہتے تھے کہ ہم نے عقبہ کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ خوشبو نہیں سونگھی ہم سب عورتوں نے عقبہ سے اس خوشبو کے باب میں پوچھا عقبہ نے کہا مجھ کو سرخ بادہ پانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں ہو گئی میں نے اس بیماری کی شکایت آپ سے کی آپ نے مجھ سے کپڑے اتارنے کے واسطے امر فرمایا میں برہنہ ہو گیا اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا اور اپنی شرمگاہ پر میں نے اپنا کپڑا ڈال لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک پر پھونکا پھر آپ نے اپنا دست مبارک میری پیٹھ اور پیٹ پر رکھا اوس روز سے یہ خوشبو مجھ سے ہمکتی رہتی ہے۔

بیہقی اور ابن عساکر نے وائل بن حجر سے روایت کی ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مصافحہ کرتا تھا یا میری جلد آپ کے دست مبارک سے چھو جاتی میں تین دن کی بعد اپنے ہاتھ میں مشک کی بو سے زیادہ خوشبو پہناتا تھا۔

بیہقی نے ابو الطفیل سے روایت کی ہے کہ ایک مرد بنی لیث سے تھا جس کا نام فراس بن عمرو تھا اوس کے سر رشید دردتھا اوس کا باپ ابوس کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس کی انگلیوں کے درمیان جو پوست ہوا اوس کو کپڑو کہینچا جس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلیں تھیں ابوس کی پیشانی سے ایک بال اٹھکا اور اوس کا درد سرجاتا رہا اور اوس کو پھر درد سرجا اٹھکا ابو الطفیل نے کہا ہر منی نے اوس بال کو دیکھا گویا وہ سیئی کا بال تھا ابو الطفیل نے کہا کہ فراس نے اہل حواء کے ساتھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر خروج کا قصد کیا اوس کے باپ نے اوس کو پکڑا اور باندھا اور قید کر دیا وہ بال گر پڑا فراس پر بال کا گر جانا دشوار ہو گیا آدمیوں نے اوس سے کہا کہ اوس سب سے یہ بال گر پڑا کہ تو نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر خروج کا قصد کیا تھا تو جلد توبہ کر اوس نے توبہ کیا

ابو الطفیل نے کہا میں نے اوس بال کو او گنے کے بعد دیکھا تھا جو گر گیا اور پھر میں نے اوس بال کو دیکھا جو وہ اوگنا۔

یہ بتی نے دوسری وجہ سے ابو الطفیل سے روایت کی ہے کہ ایک مرد تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اوس کے ایک بیٹا پیدا ہوا وہ مرد اپنے اوس بیٹے کو آپ کے پاس لایا آپ نے اوس کے واسطے برکت کی دعا کی اور آپ نے اوس کی پیشانی پر مٹی کی اور اوس کی پیشانی سے ایک بال اوگنا گیا وہ بال گھوڑے کا بہت موٹا بال تھا وہ لڑکا جوان ہو گیا جبکہ خراج کا زمانہ تھا تو وہ وٹکا مطیع ہو گیا اوس کی پیشانی سے وہ بال گر پڑا ہم لوگوں نے اوس کو نصیحت کی اور بتنے اوس کو کہا کیا تو نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت نہیں دیکھی جو وہ بال گر پڑا ہم اس کو بھی نصیحت کرتے رہے یہاں تک کہ اوس نے توبہ کی اللہ تعالیٰ نے بال کو اوس کے چہرہ میں پھر پھیر دیا اور ابن سعد نے اپنے (الطبقات) میں لکھا ہے کہ ہلب بن یزید بن عدی غیریہ کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اسکے سر پر مطلق بال تھے اپنے اوس کے سر پر دست مبارک پھیرا اوس کے سر میں بال اوگے اس لئے ہلب نام رکھا گیا۔

محدثی نے اپنے رجال احادیث سے روایت کی ہے کہ اسید بن ابی ایاس کے چہرہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک پھیرا اور اپنا دست مبارک اون کے سینہ پر رکھا اسے تاریک مکان میں داخل ہوتے وہ گھر روشن ہو جاتا تھا اس حدیث کی روایت ابن عساکر نے بھی کی ہے

### یہ باب دوسری آیت کے بیان میں ہے

حاکم نے خطبہ بن قیس سے یہ روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن عامر بن کزیر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے گئے آپ نے اون پر لعاب دہن مبارک ڈالا اور قرآن شریف کی آیتیں اور دعائیں پڑھیں عبد اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لعاب دہن مبارک کو ارائی سے پینے لگے آپ فرمایا کہ یہ شخص لوگوں کو سیراب کرنے والا ہو وہ کسی زمین میں پانی کے واسطے تدبیر نہیں کرتے مگر اون کو پانی ظاہر ہو جاتا تھا ایسے جس زمین سے پانی نکلتے پانی نکل آتا تھا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگشتی شریف کی آیت میں

بیہقی نے معید بن السیب سے اس حدیث کی روایت کی ہر اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے کہ  
 زید بن خاریجہ الانصاری پھر بنی الحارث بن الخزرج سے جوتھے اونھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں وفات پائی اون پر کپڑا ڈھانپ دیا گیا پھر آدمیوں نے اون کے  
 سینہ میں گھنٹہ یا گج کی آواز سنی پھر اونھوں نے باتیں کیں کہا احمد احمد کتاب اول میں مذکور  
 میں آپ صادق تھے آپ صادق تھے ابوبکر الصدیق اپنے نفس کے معاملہ میں ضعیف تھے اور  
 اللہ تعالیٰ کے امر میں قوی تھے ان کا ذکر اول کتاب میں ہر وہ صادق تھے وہ صادق تھے۔  
 عمر بن الخطاب قوی امین تھے ان کا ذکر اول کتاب میں ہر وہ صادق تھے وہ صادق تھے عثمان  
 بن عفان آنحضرت کے راستوں پر چار سال ان کی خلافت کے گزر گئے ہیں اور وہ  
 باقی رہ گئے ہیں فتنے آگئے اور شدید نے ضعیف کو کھالیا اور قیامت قائم ہو گئی اور تم لوگوں  
 کے حبش سے تمھارے پاس بیراریس کی خبر انگی اور بیراریس کیا شہر ہے۔ پھر ایک مرد خط میں  
 سے مرگیا اور وہ اپنے کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا اوس کے سینہ میں گھنٹہ یا گج کی آواز سنی گئی  
 پھر اوس نے باتیں کیں اور کہا کہ بنی الحارث بن الخزرج کے بھائی نے (جس کا اوپر کی حدیث میں  
 ذکر ہوا ہے) سچ کہا ہے سچ کہا ہے بیہقی نے کہا ہے کہ بیراریس کے باب میں یہ امر کہ نبی صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے ایک انگشتری لی تھی وہ آپ کے دست مبارک میں تھی پھر وہ انگشتری حضرت  
 ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں تھی پھر وہ انگشتری حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ  
 میں تھی پھر وہ انگشتری حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں تھی یہاں تک کہ حضرت عثمان  
 کی خلافت سے چھ برس گزر گئے کہ وہ خاتم بیراریس میں گر گئی اوس کے گرنے کے وقت اون کے  
 عمال اون سے پیغمبر ہو گئے اور فتنوں کے اسباب ظاہر ہوئے جیسے زید بن خاریجہ کی زبان سے  
 کیا تھا یہاں تک بیہقی کا قول ہر اور اس حدیث کو بخاری رحم نے انس رحم سے روایت کیا ہے کہ  
 کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگشتری آپ کے دست مبارک میں تھی اور آپ کے بعد حضرت  
 ابوبکر الصدیق کے ہاتھ میں تھی اور حضرت ابوبکر کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھی جبکہ

حضرت عثمان تھے وہ بیرار میں پرہیزگار اور گھوٹھی نچال لی اور اوس سے کہیں لگے وہ بیرار میں گریزی میں رہنے لگا کہ تین روز تک ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ جاتے آتے تھے اور کنوے کا پانی نکالا جاتا تھا ہم نے انگشتی ہمیں بائی بعض علما نے کہا ہر کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگشتی میں اوس قسم کے اسرار میں سے ایک شے تھی جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتی میں تھی اس لئے کہ جبکہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنی انگشتی کو گم کیا تھا اور ان کی حکومت اور ملک زائل ہو گیا تھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگشتی مبارک کو کھودیا تو ان کا املافت اون پر اتار دیا اور خروج کرنے والوں نے اون پر خروج کیا اور انگشتی کا گم ہونا اون فتنوں کی ابتدا ہوئی جو حضرت عثمان کے قتل تک پہنچی اور وہ فتنے آخر زمانہ تک متصل رہے۔

### یہ باب دوسری آیت خاتم کے بیان میں

ابن عساکر نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا کہ میری اس انگشتی پر محمد بن عبد اللہ نقش کر او وہ کل انگشتی چاندی کی تھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقاش کے پاس آئے اور اوس سے کہا اس پر نقش کھود دے اوس نے کہا میں کھود دیتا ہوں اور اوس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اوس کے نقش کھودنے پر ایک شرط کی اوس نقاش کو ایسے حال میں پایا کہ اللہ تعالیٰ نے اوس کا ہاتھ پھیر دیا تھا اوس نے (محمد رسول اللہ) نقش کر دیا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اوس سے فرمایا میں اس کے کھودنے کے واسطے تجھ کو امر نہیں کیا تھا نقاش نے کہا اللہ تعالیٰ نے میرا ہاتھ پھیر دیا واللہ میں نے ایسے حال میں اوس کو لکھا کہ مجھ کو شعور نہ تھا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تو نے سچ کہا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو واقعہ انگشتی سے خبر کی آپ نے سن کر تبسم کیا اور فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

یہ باب نمبر کی آیت کے بیان میں ہے



زبیر بن بکارس نے (اخبار مدینہ) میں ولید بن ربیع سے روایت کی ہے کہ ہاجر کہ جب دن معاویہ نے منبر پر زیادتی کی اور بدن ایسا کوف شمس ہوا کہ ستارے دیکھے گئے۔

یہ اور معجزوں کا ذکر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معانی کو صورت جسمانی میں ملاحظہ فرمایا ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ آپ نے رحمت اور سکینہ کو دیکھا۔  
حاکم نے اس حدیث کی روایت سلمان سے کی ہے اسکو حدیث صحیح کہا ہے وہ ایک ایسی جماعت میں تھے کہ اہل جماعت اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اون لوگوں کی طرف گزرے اور اون کی طرف قصد تشریف لائے یہاں تک کہ اون کے پاس پہنچ گئے وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کی وجہ سے ذکر سے رک رہے آپ نے اون سے پوچھا تم لوگ کیا کہہ رہے تھے میں نے دیکھا کہ تم لوگوں پر رحمت نازل ہو رہی تھی میں اس امر کو دوست رکھا کہ رحمت میں تمہارا میں شریک ہو جاؤں۔

ابن عساکر نے سعد بن مسعود سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مجلس میں تھے آپ نے آسمان کی طرف اپنی نگاہ اٹھائی پھر آپ نے اپنی نگاہ نیچے کر لی پھر آپ نے نگاہ کو اٹھایا کسی نے آپ سے اس امر کو پوچھا آپ نے فرمایا کہ یہ اہل مجلس اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے تھے ان لوگوں پر وہ سکینہ نازل ہوئی جس کو فرشتے اٹھا رہے تھے اور وہ ایک قبۃ کی مثل تھی جبکہ وہ سکینہ اون سے قریب ہوئی تو ایک مرد نے جاہل مجلس سے تھا ایک باطل بات کہی وہ سکینہ اون لوگوں سے اٹھالی گئی۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

### باب

بخاری نے تاریخ امین اور بیہقی اور ابوالفیسیم اور ابن مردویہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ میں ایسے حال میں مسجد کی طرف گیا کہ مسجد میں

ایک قوم تھی جو اپنے ہاتھ اٹھائے ہوئے دعا مانگ رہی تھی آپ نے مجھ سے پوچھا جو شہر میں  
 دن کے ہاتھ میں دیکھتا ہوں کیا تم دیکھتے ہو میں نے پوچھا ان کے ہاتھ میں کیا شے ہے  
 آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں کے ہاتھ میں نور ہے میں نے آپ سے عرض کی کہ آپ دعا فرمائیے  
 کہ اللہ تعالیٰ وہ نور مجھ کو دکھلا دے آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اللہ تعالیٰ نے وہ نور مجھ کو دکھلا دیا۔

### باب

ابن عساکر نے ابی الاوص حکیم بن عمیر الغنسی سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے جب وقت اون سے دروازوں کے بند کر دینے کے واسطے امر فرمایا یہ فرمایا کہ باب  
 ابوبکر کو بند نہ کرو بچات خود رہنے دو ان دروازوں میں سے کوئی دروازہ نہیں ہے  
 مگر اوس پر ظلمت ہو مگر ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جو دروازہ ہر اوس پر نور ہے۔

ابن عساکر نے مقدمہ سے روایت کی ہے کہ عقیل بن ابی طالب اور ابوبکر رضی اللہ عنہما  
 عنہما نے آپس میں گالی گلوچ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبڑے ہو گئے اور فرمایا کیا  
 تم لوگ میرے صاحب کو پتھر پڑے گے تمہاری شان اور اوس کی شان میں بڑا فرق ہے اور اللہ تم  
 لوگوں میں سے کوئی مرد نہیں ہے مگر اوس کے گھر کے دروازہ پر ظلمت ہے مگر ابوبکر کے گھر  
 دروازہ ہے اوس پر نور ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تپ کو دیکھا اور  
 تپ کا کلام آپ نے سنا

ابن سعد اور بیہقی نے ام طارق سے جو سعد کی مولاہ ہر روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی  
 علیہ وسلم تشریف لائے اور اذن چاہا سعد چپ ہو رہے پھر آپ نے اذن چاہا سعد چپ  
 رہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لٹ کے چلے گئے ام طارق نے کہا سعد نے مجھ کو آپ  
 کے پاس بھیجا اور کہا بھیجا کہ ہم کو منع نہیں کیا کہ ہم لوگ آپ کو اذن دین مگر اس امر نے کہ  
 ہم نے یہ ارادہ کیا کہ آپ مگر اذن سے ہماری عزت افزائی فرما دین راوی نے کہا میں نے

دروازے پر ایک آواز سنی گوئی اذن چاہتا ہوں اور میں کسی شکرگوں نہیں دیکھتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا تو کون ہے؟ اوس نے جواب دیا میں ام کلثوم آپ نے فرمایا لا مرحبا یک ولا اہلاً کیا تو اہل قبا کی طرف جانے کا ارادہ کرتی ہے اوس نے کہا بیشک آپ نے اوس سے فرمایا کہ اہل قبا کے پاس چلی جا۔

بیہقی نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ کہا ہے کہ تب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور آپ کے پاس آنے کے واسطے اوس نے اذن چاہا آپ نے اوس سے پوچھا تو کون ہے؟ اوس نے کہا میں ام کلثوم ہوں آپ نے اوس سے پوچھا کیا تو اہل قبا کے پاس جانے کا ارادہ کرتی ہے؟ اوس نے کہا ہاں جابر نے کہا اہل قبا کو تب لگتی ہو ورتب سے اونھوں نے سختی دیکھی اور آپ سے تب کی شکایت کی اور عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگوں کے پاس تب پہنچ گئی آپ نے فرمایا اگر تم کو چاہتے ہو کہ تب دفع ہو جائے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اوس کو دفع کر دیگا اور اگر تم چاہتے ہو تو تمھارے واسطے ذنوب سے طہارت ہوگی اہل قبا نے کہا ہم چاہتے ہیں ہمیں واسطے طہور ہو اور تب رہے۔

ام کلثوم  
رضی اللہ عنہا

بیہقی نے سلمان سے روایت کی ہے کہ تب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آپ کے واسطے اذن چاہا آپ نے اوس سے پوچھا تو کون ہے؟ اوس نے کہا میں تب ہوں میں اگر نشت کو قطع کرتی ہوں اور خون کو چوستی ہوں آپ نے اوس سے فرمایا تو اہل قبا کے پاس چلی جا تب اہل قبا کے طرف آئی اہل قبا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایسی حالت میں آئے کہ اون کے چہرے زرد تھے وہ لوگ تب کی شکایت کرتے تھے آپ نے اہل قبا سے فرمایا اگر تم لوگ چاہتے ہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ تم لوگوں سے تب کو دفع کر دیگا اور اگر تم چاہتے ہو تو اوس کو چھوڑ دو تمھارے گناہ وہ ساقط کر دے گی یہ بات سن کر اہل قبا نے کہا بلکہ ہم اوس کو اوس کی حالت پر چھوڑ دیتے ہیں۔

بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ کہا ہے کہ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

پاس آئی اور اوس نے کہا یا رسول اللہ مجھ کو اپنی ایسی قوم کی طرف بھیج دیجے جو آپ کے نزدیک نہ ہو  
دوست ہو آپ نے فرمایا تو انصار کی طرف چلی جاتے انصار کی طرف گئی اور اون پر بٹ پڑی  
اور انصار کو بچھا ڈالا انصار نے کہا یا رسول اللہ آپ اللہ تعالیٰ سے ہماری مٹھا کے واسطے دعا  
فرمائیے آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اللہ تعالیٰ نے تپ کو انصار سے دفع کر دیا۔ یہی نے کہا ہے  
کہ ایتھال ہر کہ سچا امر اون لوگوں میں واقع ہوا جو انصار میں سے دوسری قوم ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
فتنوں کا مشاہدہ کیا ہر

شیخین نے اسامہ بن زید سے اونھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہر کہ آپ پر بیہ  
منورہ کے محلوں میں سے ایک محل پر چڑھے آپ نے آدمیوں سے فرمایا جو شتمین دیکھتا ہوں تم کو  
نہیں دیکھتے ہو جہاں جہاں فتنے واقع ہوں گے میں اون جگہوں کو دیکھتا ہوں۔

طہرانی نے بلال سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نگاہ مبارک آسمان کی  
طرف اٹھائی اور یہ فرمایا سبحان الذی یسل علیہم الفتن ارسال القطر۔ طہرانی نے اسی  
حدیث کی مثل جریر کی حدیث سے روایت کی ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا  
کو دیکھا اور اوس کی باتیں سنیں۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے (شعب الایمان)  
میں زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
کے ساتھ تھے اونھوں نے پانی پینے کے واسطے مانگا اون کے لئے پانی اور شہد لایا گیا وہ یہ بات  
روئے کہ اپنے اصحاب کو رولا دیا اصحاب نے پوچھا آپ کیوں روئے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا میں نے آپ کو دیکھا کہ اپنے نفس سے کسی شے کو دفع کر رہے ہیں اور  
آپ کے ساتھ اوسوقت کسی شخص کو میں نے نہیں دیکھا میں نے پوچھا یا رسول اللہ کس چیز کو آپ



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ہر روایت کی جے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن صبح کو بیسے مال میں ہمارے پاس باہر آئے کہ آپ بہت مسرور تھے اور آپ کا چہرہ چمک رہا تھا ہم نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا مجھ کو کہنے سے کوئی امر مانع نہیں ہے میں کہتا ہوں کہ آج کی رات میرا رب میرے پاس احسن صورت میں آیا اور مجھ کو یا محمد کہنے کا راز میں نے کہا البیک ربی وصدق میرے رب نے مجھ سے پوچھا ملا، اعلیٰ کس معاملہ میں پہنچے؟ میں نے کہا میں نہیں جانتا میرے رب نے اپنا دست مبارک میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھ دیا یہاں تک کہ میں نے اوس ہاتھ کی خشکی اپنی دونوں چھاتیوں کے درمیان پائی یہاں کہ جو حیرت آسمانوں اور زمینوں کے درمیان تھیں وہ مجھ پر ظاہر ہو گئیں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پھر یہ آیت شریفہ پڑھی وکذا لک نری ابراہیم ملکوت السموات والارض ولکیون من المؤمنین اس حدیث کے بہت سے طریق ہیں جو وہ مطلوب ہیں۔

ابن ابی شیبہ نے (مصنف) میں عبد الرحمن بن سابط سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے واسطے احسن صورت میں تجلی کی اور مجھ سے پوچھا کہ کس چیز میں نساء اعلیٰ نے جھگڑا کیا ہے میں نے کہا اے رب مجھ کو اوس کا علم نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے شانوں کے درمیان رکھا یہاں تک کہ میں نے اوس ہاتھ کی خشکی اپنی دونوں چھاتیوں کے درمیان پائی اللہ تعالیٰ نے مجھ سے کسی شے کو نہیں پوچھا گو میں نے اوس شے کو جان لیا اور اس حدیث کی روایت بزار نے ثوبان کی حدیث سے کی ہے اوس میں یون وارد ہے جو شے آسمان اور زمین کے درمیان ہے اوس کی صورت مجھے نظر آئی۔ (یہ تمثیل کی طور پر محسوس ہو ا صورت خیالی دو طور سے ہوتی ہے یا خواب میں کسی شے کی صورت نظر آتی ہے یا کسی شے کے خیال کرنے سے بیداری میں اوس کی صورت ذہن میں محسوس ہوتی ہے اس حدیث میں لفظ خیال واقع ہوا ہے اس لئے یہ تائیل کی گئی ہے) اور ابن عمر کی حدیث میں لین الفاظ ہیں کہ میں نے اپنے نماز پڑھنے کی جگہ نماز پڑھی مجھ کو خواب آگیا میرے پاس میرا رب تبارک و تعالیٰ احسن صورت میں آیا اس حدیث اور اس حدیث

کی روایت طبرانی نے ابی امامہ کی حدیث سے کی جو اس میں یہ لفظ ہے کہ میرے پاس میرا رب احسن صررت میں آیا اور مجھ سے پوچھا کہ معاملہ میں ملا اعلیٰ جھگڑتے ہیں میں نے کہا میں نہیں جانتا میرے رب نے اپنا دست مبارک میرے دونوں چھاتیوں کے درمیان رکھ دیا دنیا و آخرت کے امر سے جس شے کا مجھ سے سوال کیا میں نے اپنے اوس خواب یا اپنے مقام میں اوس کو معلوم کر لیا۔  
 یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو برزخ اور بہشت اور دوزخ کے احوال پر آپ کو اطلاع ہوئی ہے اور آگے اس سے جو کچھ برزخ وغیرہ کا بیان کیا گیا ہے یہ اوس کے سوا ہے

ابن ماجہ نے فاطمہ بنت الحبحم کے طریق سے روایت کی ہے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ہجو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند حضرت قاسم رضی اللہ عنہ جبکہ وفات پائی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ میں اس امر کو دوست رکھتی تھی کاش اللہ تعالیٰ اوس کو یہاں تک زندہ رکھتا کہ اپنی شیرخوارگی کی مدت پوری کر لیتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قاسم کی رضاعت جنت میں پوری ہوگی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ کاش مجھ کو اس کا علم ہوجاوے کہ قاسم کی رضاعت جنت میں پوری ہوگی تو ضرور اوس کا امر مجھ پر آسان ہوجاویگا یعنی مجھ کو تسلی ہو جائیگی آپ نے فرمایا اگر تم چاہتی ہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ تم کو قاسم کی آواز سنا دیگا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں یہ نہیں چاہتی بلکہ اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول کی تصدیق کرتی ہوں۔

احمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے شریکین کے اطفال کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو تو میں تم کو ان کی آواز جو دوزخ میں جیتے ہیں سنوا دیتا ہوں۔

احمد اور بزار نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

کے نخلستان میں تشریف لے گئے آپ نے اون مردوں کی آواز سنی جو بنی نجار سے تھے اور جاہلیت کے زمانہ میں مر گئے تھے اپنی قبروں میں وہ عذاب دئے جا رہے تھے آپ گمبہ اگر نکلے اور اپنے اصحاب سے فرمایا کہ عذاب قبر سے وہ پناہ مانگیں۔

مسلم نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہا ہر اوس درمیان کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی نجار کے بلغمین اپنے بطن پر سوار تھے اور ہم لوگ آپ کے ساتھ تھے بغلہ بچا یک مڑ گیا قریب تھا کہ آپ کو گرامہ بچا یک چھپے یا پانچ یا چار قبریں دیکھیں آپ نے پوچھا کون شخص ان قبروں کے اصحاب کو یہی نہاتا ہر ایک مرد نے کہا میں یہی نہاتا ہوں آپ نے پوچھا پچھ لوگ کب مرے ہیں اوس نے کہا یہ لوگ شرک کی حالت میں مرے ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ گروہ اپنی قبروں عذاب میں مبتلا ہے اگر یہ امر نہ ہوتا کہ تم لوگ دفن نہیں کئے جاتے تو میں اللہ تعالیٰ سے ضرور یہ دعا کرتا کہ جو با عذاب قبر کی میں سننا ہوں اللہ تعالیٰ تم کو سنا دیتا۔

شیخین نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبور پر گزرے آپ نے فرمایا کہ یہ دو نون عذاب دئے جا رہے ہیں اور یہ دو نون گناہ کیسہ میں عذاب نہیں دئے جاتے ہیں ان دو نون میں کا ایک اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا پھر آپ نے ایک ہری شلخ کھجور کی لی اور اوس کو چیر کے دو کر لیا اور ہر ایک قبر پر ایک ایک کو رکھ دیا اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ آپ نے یہ شاخیں قبروں پر کس واسطے رکھ دیں آپ نے فرمایا جب تک یہ شاخیں خشک نہ ہوں گی یقین ہے اللہ تعالیٰ عذاب قبر میں کمی فرمائے گا۔

ابن جریر نے کتاب السنہ میں ابی امامہ سے روایت کی ہے کہا ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع الغرقین تشریف لائے اور دو قبروں کے پاس جو منکان تھیں کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے اس جگہ فلان اور فلانی کو دفن کیا ہے یا آپ نے فرمایا فلان اور فلان کو تم نے دفن کیا ہے آدمیوں نے کہا بیشک ہم نے دفن کیا ہے آپ نے فرمایا کہ فلان اسوقت بٹھایا گیا ہے اور اوس کو مار پڑ رہی ہے پھر آپ نے فرمایا قسم ہر اوس ذات کی جس کے قبضہ قدرت



میں میری جان ہے اوسکو ایسی مار ماری گئی ہے جس کو خلائی نے سنا ہے مگر انسان اور  
جنوں نے نہیں سنا اور اگر تمہارے دلوں میں تخلیط نہ ہوتی اور بانوں میں زیادتی نہ کرنا ہوتا تو  
جو امر کہ میں سنتا ہوں تم لوگ ضرور اوس کو سنتے پھر آپ نے فرمایا کہ یہ شخص اس وقت پٹا ہوا ہے کہ وہ  
قسم ہوا وراثت کی جیکہ قبضہ قدرت میں میری جان میں شخص کو ایسی مار ماری گئی ہے کہ اس کی کوئی ہڈی باقی نہیں رہی  
ہے مگر منقطع ہو گئی ہے اور اس کی قبر آگ کو اڑا رہی ہے آدمیوں نے پوچھا یا رسول اللہ  
ان دونوں آدمیوں کا کیا گناہ ہے جو اس طور سے ان پر مار پڑ رہی ہے آپ نے فرمایا کہ یہ شخص  
پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور یہ شخص آدمیوں کا گوشت کھاتا تھا یعنی آدمیوں کی غیبت کرتا تھا  
حاکم نے اس حدیث کو حدیث صحیح کہا ہوا انس رضی عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس دریا  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بلال بقیع میں جا رہے تھے آپ نے پوچھا اے بلال  
جو بات میں سنتا ہوں کیا تم اوس کو سنتے ہو بلال رضی عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ میں  
نہیں سنتا ہوں آپ نے پوچھا کیا تم اہل قبور کی آواز نہیں سنتے ہو جو غدا دئے جا رہے ہیں  
بیہوشی نے یعلیٰ بن مرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کے ساتھ قبروں پر گئے میں نے ایک قبر میں ضغطہ کی آواز سنی میں نے عرض کی یا رسول اللہ  
میں نے ضغطہ کی آواز ایک قبر میں سنی آپ نے مجھ سے پوچھا اے یعلیٰ کیا تم نے ضغطہ  
کی آواز سنی میں نے عرض کی بیشک آپ نے فرمایا کہ یہ شخص تھوڑے عرصہ میں عذاب دیا  
جا رہا میں نے پوچھا وہ کیا امر ہے آپ نے فرمایا کہ یہ شخص تمامی کرتا تھا اور پیشاب سے نہیں بچتا تھا  
احمد نے حسن سند سے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے ایک بدبو اٹھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے  
پوچھا کیا تم جانتے ہو یہ کیسی بدبو ہے یہ بدبو اون لوگوں کی ہے جو ہونہوں کی غیبت کیا کرتے تھے  
اصعہ نافی نے (ترغیب) میں جبریر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ گئے یہاں تک کہ ہم صحرا کی طرف چلے گئے یہاں

کہ ایک ایک ایک شتر سوار کو ہم نے دیکھا جو تیزی کے ساتھ سامنے سے آ رہا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس سے پوچھا تم کہاں سے آ رہے ہو اوس نے کہا میں اپنے مال اور اولاد اور اپنے کنبہ کے پاس سے آ رہا ہوں آپ نے اوس سے پوچھا کہاں کا ارادہ کرتے ہو اوس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاتا ہوں آپ نے فرمایا کہ تو پہنچ گیا آپ نے اوس کو اسلام سکھلایا اوس کے اونٹ کا ہاتھ جو ہون کے سوراخ میں واقع ہو گیا اونٹ گر پڑا اور وہ سر کے بل اونٹ پر سے گرا اور اوسی وقت مر گیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے دو فرشتوں کو دیکھا وہ اوس کے منہ میں جنت کے پھل ڈال رہے ہیں اور ابن مساکر نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے اور یہ نیا وہ کیا ہے کہ پھر آپ نے اوس مرد کو قبر میں داخل کیا اور آپ دیر تک ٹھہرے رہے پھر آپ باہر نکلے اور آپ نے فرمایا کل حور العین اونٹن کو آئیں ہر ایک حور یہ کہتی تھی یا رسول اللہ ہماری ترویج اس شخص کے ساتھ کرو بجائے میں اوس کی قبر میں نہیں نکلیا یہاں تک کہ ستر حوروں کے ساتھ میں نے اوس کی ترویج کر دی اس حدیث میں یہ امر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ اختیار ہے کہ جس مومن کو جس حور سے چاہیں ترویج کر دیں جیسے کہ آپ کو یہ اختیار ہے کہ دنیا میں جس مرد کا دنیا کی جس عورت سے چاہیں ترویج کر دیں شیخین نے اسناد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ کسوف ہوا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسوف آفتاب کی نماز پڑھی پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کی پھر آپ نے فرمایا کہ ایسی کوئی شے نہیں ہے جو جھکو نہیں دکھائی گئی ہے مگر میں نے اوس شے کو اپنے اس مقام میں دیکھا ہے یہاں تک کہ میں نے جنت اور دوزخ کو دیکھا ہے۔

شیخین نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں آفتاب کو کسوف ہوا آپ نے نماز کسوف پڑھی پھر آپ نماز سے پلٹ گئے آپ نے آؤ مومن نے عرض کی یا رسول اللہ ہم نے آپ کو دیکھا آپ اپنے مقام پر کوئی شے لے رہے تھے

پھر ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ بھر گئے آپ نے فرمایا میں نے جنت کو دیکھا میں نے انگور وں کو خوشہ دیکھ کر لیا جا ہا اگر میں وہ خوشہ لے لیتا جب تک دنیا باقی رہتی تم لوگ کھاتے رہتے اور میں نے دوزخ کو دیکھا میں نے آجکلے دن دوزخ کو دیکھا ہر کسی ایسے در ماندہ کرنے والا منظر کو ہرگز نہیں دیکھا اور اکثر اہل دوزخ عورتیں تھیں۔

حاکم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات نماز پڑھی اور اپنا دست مبارک آگے بڑھایا پھر آپ نے اپنا ہاتھ پیچھے ہٹا لیا ہم نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا کہ جنت میرے سامنے پیش کی گئی میں نے جنت میں ایسی شاخیں لٹکی ہوئی دیکھیں جنکے خوشہ اور میوے قریب تھے میں نے یہ ارادہ کیا کہ اون میوہ جات میں سے میں کچھ لوں اور دوزخ میرے سامنے اتنی نزدیک تھا کہ میں اور میرے درمیان پیش کی گئی کہ میں نے اپنا سایہ اور تمھارا سایہ دوزخ میں دیکھا۔

شیخین نے عمران بن الحصین سے اور بخاری نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں جنت سے مطلع ہوا میں نے اکثر اہل جنت فقرا کو دیکھا اور میں دوزخ سے مطلع ہوا میں نے اکثر اہل دوزخ عورتوں کو دیکھا۔

حاکم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں داخل ہوا میں نے جنت میں قرأت سننے میں نے پوچھا یہ قاری کون شخص ہے مجھ سے کہا کہ یہ حارث بن النعمان ہے تمھارے نیکو کار لوگ ایسے ہی ہیں تمھارے نیکو کار لوگ ایسے ہی ہیں یہ دوبار کہا۔

ابن عساکر نے ابو بکر بن عیاش کے طریق سے حمید سے اور بخاری نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں داخل کیا گیا میرے واسطے ایک قصر بلند کیا گیا میں نے پوچھا یہ قصر کیسے واسطے ہے فرشتوں نے مجھ سے کہا یہ قصر عمر بن الخطاب کے واسطے ہے مجھ کو اس قصر میں داخل ہونے سے کسی شے سے منع نہیں کیا



نے جو وقت یہ دعا سنی آپ نے فرمایا اس دعا کی بہن کو اس کے ساتھ شریک کیوں نہیں کرتے ہو اور اس مرد نے کہا اللہم ارزقنی شوق الصالحین الی ماشوقہم الیہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اس مرد کے پاس جاو اور اس سے کہہ دو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ تم میرے واسطے مغفرت کی دعا کرو انس رضی اللہ عنہ آئے اور اس مرد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیام پہنچا دیا اس مرد نے پوچھا اے انس کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے میرے پاس آئے ہو انس نے کہا بیشک اس مرد نے کہا تم جاو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کل انبیاء پر ایسی فضیلت دی ہے جیسے رمضان کے مہینہ کو کل مہینوں پر فضیلت دی ہے اور آپ کی امت کو کل انبیاء کی امتوں پر فضیلت دی ہے جیسے روز جمعہ کو کل دنوں پر فضیلت دی ہے آپ ان کے دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے یکایک دیکھا کہ وہ خضر علیہ السلام ہیں۔

دارقطنی نے (افراد) میں اور طبرانی نے (اوسط) میں اور ابن عساکر نے تین طریقوں سے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک رات میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ باہر گیا میرے پاس وضو کا پانی تھا آپ نے سنا کہ ایک دعا مانگنے والا یہ دعا مانگ رہا تھا اللہم غفر لی یا عیسیٰ خذنی منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے انس وضو کا پانی رکھ دو اور اس مرد کے پاس جاو اور اس سے کہو تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے یہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اس امر میں آپ کی اعانت کرے جس امر کے ساتھ آپ کو رسالت پر مبعوث کیا ہے اور آپ کی امت کے واسطے یہ دعا کرو کہ اونکا نبی جو چیز امر حق سے اون کے واسطے لایا ہے اہل امت اس پر عمل کریں انس نے کہا میں اس مرد کے پاس گیا اور میں نے اس سے کہا اس مرد نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مر جا اور میں اس امر کا حق تھا کہ میں آپ کے پاس آتا میرا سلام تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہہ دو اور آپ سے

یہ کہدو کہ خضر آپ کو سلام کہتا ہر اور آپ سے یہ کہتا ہر کہ اللہ تعالیٰ نے کل نبیوں پر آپ کو ایسی  
فضیلت دی ہر جیسے رمضان کے مہینہ کو باقی مہینوں پر فضیلت دی ہر اور آپ کی امت کو  
کل امتوں پر ایسی فضیلت دی ہر جیسے جمعہ کے دن کو باقی دنوں پر فضیلت دی ہر جبکہ میں نے اوس  
کی طرف سے جو خضر علیہ السلام تھے پیٹھے پھیری میں نے سنا وہ یہ کہتے تھے اللہم اجعلنی من ہذہ الامم  
المرحۃ لکتاب علیہا۔

ابن عسادی اور ابن عساکر نے انس رضی سے روایت کی ہر کہا ہے اوس در بیان کہ ہم رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے یکایک ہم نے فنگلی اور ایک ہاتھ دیکھا ہم نے عرض کی یا  
رسول اللہ یہ سردی جو ہم نے دیکھی کیسی سردی ہر اور یہ کہ کیا ہاتھ ہر آپ نے دریافت فرمایا کیا  
تم لوگوں نے سردی اور ہاتھ کو دیکھا ہم نے عرض کی بیشک آپ نے فرمایا کہ وہ حضرت عیسیٰ بن  
مریم علیہا السلام تھے او انھوں نے مجھ کو سلام کیا۔ اور ابن عساکر نے اس حدیث کی روایت دو  
وجہ سے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کی ہے۔

### باب

ابن عساکر نے زہری سے یہ روایت کی ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب سے یہ  
سوال کیا کہ مجھ کو قوم عادی کے مردوں میں سے ایک مرد کو دکھلائے اللہ تعالیٰ نے اوس قوم کے ایک  
ایسے مرد کو دکھلایا جس کے دونوں پاؤں مدینہ میں تھے اور اوس کا سر ذوالحلیفہ میں تھا۔

### باب

بخاری نے اپنی تاریخ میں اور حاکم نے روایت کی ہر اور اس کو صحیح حدیث کہا ہر امیہ بن مخنف سے  
یہ روایت ہے کہ ایک مرد کھانا کھا رہا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھ رہے تھے اوس  
نے کہا نے پر بسم اللہ نہیں کہی تھی یہاں تک کہ وہ آخر کھانے میں تھا اوس نے کہا بسم اللہ اولہ  
آخرہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان اس مرد کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا یہاں تک  
کہ اوس نے بسم اللہ کہی شیطان کے پیٹھے میں کوئی شے باقی نہیں بگرا اوس نے او کو قے کر دیا

بھیہ باب اول من حجرات میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے ملائکہ کو دیکھا اور انکی باتیں سنیں اور بھیہ حجرات اور من حجرات میں سے ہیں جن کا ذکر آگے نہیں آیا

شیخین نے ابی عثمان النہدی کے طریق سے روایت کی ہے کہ مجھ کو بھیہ خبر دی گئی کہ جبریل علیہ السلام ایسے حال میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے کہ آپ کے پاس حضرت ام سلمہ تھیں حضرت جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باتیں کرنے لگے پھر کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام سلمہ سے پوچھا یہ کون شخص تھا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا وحیہ کلبی تھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں گمان نہیں کیا مگر خاص وحیہ کلبی کا یہاں تک کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطبہ سنا آپ نے حضرت جبریل کی خبر دی زادی نے کہا میں نے ابی عثمان سے پوچھا تم نے یہ کس سے سنا ہوا ابی عثمان نے کہا اسامہ سے میں نے سنا ہے۔

شیخین نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آویس کے پاس باہر تھے آپ کے پاس ایک مرد آیا اور اس نے آپ سے پوچھا ایمان کیا چیز ہے آپ نے فرمایا قومن بالبدو و ملائکتہ و کتابہ و رسلہ و قومن بالبعث اوس مرد نے پوچھا اسلام کیا چیز ہے آپ نے فرمایا تعبد اللہ ولا تشرك بشتیئہ و تقيم الصلوٰۃ و تاتي الزکوٰۃ و تقوم رمضان اوس مرد نے آپ سے پوچھا احسان کیا چیز ہے آپ نے فرمایا تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانه يراک اوس مرد نے آپ سے پوچھا قیامت کب ہے آپ نے فرمایا جس سے سوال کیا گیا وہ سوال کرنے والے سے زیادہ عالم نہیں ہے اور میں تمکو قیامت کے شرائط سے خبر دیتا ہوں وہ شہر طین بھیہ میں کہ جو بوقت لوہی اپنی مالکہ کو جنے گی اور جس وقت سیاہ اونٹوں کے چرانہوں کے عمارتوں کے بنانے میں تھاول کریں گے اور پانچ چیزیں ہیں جن کو کوئی نہیں جانتا ہے مگر اللہ تعالیٰ پھر وہ مرد نشت پھیر کے چلا گیا آپ نے آدمیوں سے فرمایا اوس کو پھیر کے لاؤ آدمیوں نے

جا کے دیکھا کوئی شونہیں نہیں دیکھی۔ آپ نے فرمایا یہ جبریل تھے اس لئے آئے تھے کہ آدمیوں کو ان کے دین کی تعلیم کریں۔

ابوسہمی المدینی نے (معرفۃ) میں تیم بن سلہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس در بیان کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس میں گیا ایک ایک مرد آپ کے پاس سے پھر را میں نے اوس کی طرف ایسے حال میں دیکھا کہ وہ پیٹھ پھیر کے جا رہا تھا عمامہ باندھے ہوئے تھا اور اوس کو اپنے پیچھے چھوڑ رکھا تھا میں نے پوچھا یا رسول اللہ یہ کون شخص تھا آپ نے فرمایا یہ جبریل علیہ السلام تھے۔

احمد اور طبرانی اور بیہقی نے صحیح سند سے حارثہ بن النعمان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا آپ کے ساتھ اس وقت جبریل علیہ السلام تھے میں نے آپ کو سلام کیا اور میں چلا گیا جبکہ ہم بیٹھے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھرے آپ نے مجھ سے پوچھا کیا تم نے اوس مرد کو دیکھا جو میرے ساتھ تھا میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا وہ جبریل علیہ السلام تھے اور اونھوں نے تمھارے سلام کا جواب دیا تھا۔

ابن شامین نے قاسم سے یہ روایت کی ہے کہ حارثہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایسے حال میں آئے کہ آپ ایک مرد سے سرگوشی کر رہے تھے حارثہ بیٹھ گئے اور سلام نہیں کیا جبریل علیہ السلام نے آپ سے کہا اگر یہ مرد سلام علیک کرتا ہم اوس کے سلام کا جواب ضرور دیتے۔

ابن سعد نے حارثہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عمر بھرمین میں جبریل علیہ السلام کو دوبار دیکھا ہے ابن سعد اور طبرانی نے محمد بن عثمان سے اونھوں نے اپنے باپ سے یہ روایت کی ہے کہ حارثہ بن النعمان کی بصر جاتی رہی تھی۔

احمد اور بیہقی نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایسے حال میں تھا کہ آپ کے پاس ایک مرد تھا آپ اوس سے سرگوشی کر رہے تھے اوس وقت رسول اللہ میرے باپ کے ساتھ اعراض کرنے والے شخص کی مثل پیش آئے ہم



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے نخل کے چلے آئے میرے باپ نے مجھ سے کہا امیر کے پیارے بیٹے کیا تو نے اپنے چچا کے بیٹے کو نہیں دیکھا کہ مجھ سے اعراض کرنے والے شخص کی مثل پیش آیا میں نے کہا اسے باا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک مرد تھا آپ اوس سے سرگوشی کر رہے تھے عباس رضی اللہ عنہ کے آپ کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ میں نے عبد اللہ سے ایسا کہا ایسا کہا عبد اللہ نے مجھ سے کہا کہ آپ کے پاس ایک مرد تھا جو آپ سے سرگوشی کر رہا تھا کیا آپ کے پاس کوئی شخص تھا آپ نے پوچھا کیا عبد اللہ تم نے اوس مرد کو دیکھا میں نے کہا بیشک میں نے دیکھا آپ نے فرمایا وہ مرد جبریل علیہ السلام تھے اونھوں ہی نے مجھ کو تم سے غافل کر دیا ابن سعد نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اس پر کہ میں نے جبریل علیہ السلام کو دوبار دیکھا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے واسطے دوبار دعا کی ہے۔

حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اس پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جبکہ میں نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا کسی مخلوق نے جبریل علیہ السلام کو نہیں دیکھا مگر انہی ہو گئی مگر یہ کہ مخلوق میں سے نبی ہو تو نبی کو دیکھنے کے بعد جبر کا نقصان نہیں ہوتا ولیکن یہ امر یعنی نابینا ہونا تمھاری آخر عمر میں ہو گا۔

بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اس پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد انصاری کی عیادت کی جبکہ آپ اوس مرد کے مکان کے قریب میں پہنچے آپ نے سنا وہ مرد مکان کے اندر باتیں کر رہا ہے جبکہ آپ مکان میں داخل ہوئے تو آپ نے کسی کو نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس مرد انصاری سے پوچھا کس کے ساتھ تم باتیں کر رہے تھے اوس انصاری مرد نے عرض کی یا رسول اللہ ایک داخل ہونے والا میرے پاس داخل ہوا آپ کے بعد میں نے کسی کو اوس مرد سے مجلس میں اکرم اور بات کرنے میں احسن نہیں دیکھا آپ نے فرمایا وہ جبریل علیہ السلام تھے اور تم لوگوں میں سے بہت سے ایسے مرد ہیں کہ اگر اودن میں کا کوئی اللہ تعالیٰ کی قسم کھاوے تو اللہ تعالیٰ اوس کو قسم میں پورا اقرار دے گا۔

طبرانی اور بیہقی نے محمد بن سلمہ سے روایت کی ہے کہا ہر کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایسے حال میں گیا کہ آپ اپنا رخسار ایک مرد کے رخسار پر رکھے ہوئے تھے (یعنی سرگوشی کر رہے تھے) میں نے سلام نہیں کیا پھر میں پٹ کے چلا گیا آپ نے مجھ سے فرمایا کہ سلام کرنے سے کون اتر کھو مانع ہوا میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے آپ کو دیکھا آپ نے اوس مرد سے ایسی بات کی کہ آدھوں میں سے کسی کے ساتھ ایسی بات نہیں کی مجھ کو بھیہ امر مکر وہ معلوم ہوا کہ آپ کی بات کو میں کاٹ دوں یا رسول اللہ وہ مرد کون شخص تھا آپ نے فرمایا وہ جبریل علیہ السلام تھے۔

حاکم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہا ہے میں نے جبریل علیہ السلام کو ایسے حال میں اپنے اوس حجرے میں کھڑا ہوا دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اون سے سرگوشی کر رہا تھے میں نے پوچھا یا رسول اللہ کون مرد ہوا آپ نے پوچھا کس مرد کے مشابہ سمجھتے ہو میں نے کہا وحیہ سے مشابہ ہوا آپ نے فرمایا تم نے جبریل کو دیکھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نہیں بھیری مگر تھوڑی مدت یہاں تک کہ آپ نے فرمایا اے عائشہ بھیہ حضرت جبریل علیہ السلام میں تم کو سلام کہتے ہیں میں نے کہا وعلیہ السلام خیر ابن ابی الدنیا اور ابن حسا کر نے محمد بن المنکدر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو بکرؓ کے پاس داخل ہوئے اون کو بیمار دیکھا آپ اون کے پاس سے نکلے اور حضرت عائشہؓ کے پاس داخل ہوئے آپ حضرت عائشہ کو ابو بکر الصدیق کی بیماری کی خبر دیر ہے تھے یکایک ابو بکر الصدیق رہ آئے اور اذن چاہ رہے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اون کی آواز سن کر کہا کہ میرا باپ ہو ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ مکان میں داخل ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس امر سے تعجب کر رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اون کو جلد عافیت دے دی ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کچھ دیر نہیں گزری مگر بھیہ کہ آپ میرے پاس سے گئے میں تھوڑی غنیمت سو یا میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور اونھوں نے مجھ کو سوغہ دیا میں کھڑا ہو گیا اور میں اچھا ہو گیا۔

سیہقی اور ابن عساکر نے مذلیفہ بن الیمان سے روایت کی ہے کہا ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہکوناز پڑ پائی پھر آپ چلے گئے میں آپ کے پیچھے گیا یکا یک ایک پیش آنے والا آپ کے سامنے آیا آپ نے مجھ سے پوچھا کیا تم نے اوس سامنے آنے والے کو دیکھا جو میرے سامنے آیا میں نے عرض کی بیشک میں نے دیکھا آپ نے فرمایا کہ وہ ملائکہ میں سے ایک فرشتہ ہو کہ اس سے پہلے زمین پر نہیں اوترا اوس نے اپنے رب سے اجازت لی اور آیا اور اوس نے مجھ کو سلام کیا اور مجھ کو بھی بشارت دیتا ہوا کہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما دونوں اہل جنت کے جو انون کے سردار ہیں اور فاطمہ زہرا ر اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔ مسلم نے عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہا ہوا کہ ملائکہ مجھ سے سلام علیک کیا کرتے تھے جبکہ میرے داغ کا استعمال کیا تو اونکا سلام مجھ سے منقطع ہو گیا جبکہ میں نے داغ کا استعمال ترک کر دیا تو ملائکہ پھر آنے لگے۔

ترمذی نے (تاریخ) میں اور بیہقی اور ابونعیم نے غزالہ سے روایت کی ہے کہا ہوا کہ عمران بن حصین ہکویہ امر کرتے تھے کہ ہم گھر کو جھاڑیں اور صاف کریں اور ہم لوگ اسلام علیکم السلام علیکم کی آواز سنستے تھے اور کسی شخص کو نہیں دیکھتے تھے ترمذی نے کہا ہوا کہ یہ ملائکہ ابونعیم نے یحییٰ بن سعید القطان سے روایت کی ہے کہا ہوا کہ ہمارے پاس بصرہ میں حبشیہ میں سے کوئی شخص عمران بن حصین سے افضل نہیں آیا اونکو تیس سال گزرے تھے کہ اونکو ملائکہ اون کے مکان کے اطراف سے سلام کرتے تھے۔

ابن سعد نے فتاویٰ سے یوں روایت کی ہے کہ ملائکہ عمران بن حصین سے مصافحہ کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اونھوں نے داغ کا استعمال کیا ملائکہ اون سے دور ہو گئے۔

شیخین نے براء سے روایت کی ہے کہا ہوا کہ ایک مرد سورہ کہف پڑھا کرتا تھا اور اوس کے ایک جانب میں اسیل نرگھوڑا بندھا ہوا تھا اوس مرد کو ایک ابر نے ڈھانپ لیا اور وہ اوس کے نزدیک ہو رہا تھا اور اوس کا گھوڑا بھاگنے لگا جبکہ صبح ہوئی وہ مرد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے پاس آیا اور آپ سے اوس نے واقعہ ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ وہ ابرسکینہ تھا جو قرآن شریف کے سبب سے نازل ہوا تھا۔

شیخین نے اسید بن حفصیر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس درمیان کہ وہ رات میں سورہ بقرہ پڑھ رہے تھے اور اون کا گھوڑا بند ہوا تھا یکایک گھوڑا کو داوہ چپ مور ہے گھوڑا کو دن سے ٹھیکر گیا پھر اونھوں نے پڑھا گھوڑا پھر کو داوہ پڑھنے سے خاموش ہو گئے گھوڑا بھی کو دن سے ٹھیکر گیا اونھوں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا یکایک اونکو مثل ایک سیلاب یا ابر کے دکھائی دیا جس میں مثل چراغوں کے تھے وہ ابر آسمان کی طرف چڑھ گیا یہاں تک چڑھا کہ اوس کو ہنپن دیکھ سکے جبکہ صبح کو اٹھے تو اونھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس واقعہ کو بیان کیا آپ نے فرمایا وہ ملائکہ تھے تمہارے پڑھنے کی آواز کے سبب سے قریب آئے تھے اور اگر تم پڑھتے رہتے تو آدمی ضرور لوگوں دیکھتے وہ آدمیوں سے ہنپن چھپتے اس حد کی روایت کے اسید سے دوسرے طریق بھی ہیں اور بعض طرق میں یہ وارد ہوا ہے اسے اسید تم پڑھو تم کو آل داود علیہ السلام کے فرامیر دے گئے ہیں اسید خوش آواز تھے۔ اور بعض طرق میں یہ وارد ہوا ہے وہ فرشتہ ہے وہ قرآن شریف سنتا ہے اوس کی روایت ابو نعیم نے کی ہے۔

ابو نعیم نے عاصم کے طریق سے زرارہ بن وائل سے روایت کی ہے دونوں راویوں نے کہا ہے کہ اسید بن حفصیر نے کہا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا یکایک کوئی شرمیرے پاس آئی اور اوس نے مجھ پر سایہ ڈالا پھر وہ شرمیرا پر اٹھ گئی میں صبح کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا اور آپ کو میں نے خبر کی آپ نے فرمایا کہ وہ سکینہ تھا جو نازل ہوا تھا قرآن کو سن رہا تھا۔

ابو عبید نے (فضائل القرآن) میں محمد بن حیر بن نرید سے یہ روایت کی ہے کہ مدینہ منورہ کے شیوخ نے اون سے یہ حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے کہا کیا آپ نے ثابت بن قیس بن شماس کو ہنپن دیکھا کہ شب بھرون کے مکان میں چراغ روشن تھے آپ نے سنا کہ فرمایا شاید اونھوں نے سورہ بقرہ کو پڑھا ہو گا کسی نے ثابت سے اس واقعہ کو پوچھا اونھوں نے



افاقہ ہوا اونھون نے اپنی بہن سے کہا کہ تم نے میرے واسطے کوئی بات نہیں کہی مگر مجھ سے یہ کہہ  
گیا گیا تم ویسہی ہو جیسے تمھاری بہن تکو کہتی ہر

ابن سعد نے ابی عمران الجونی سے یہ روایت کی ہر کہ عبد اللہ بن رواحہ پر بیہوشی طاری ہوئی  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اون کے پاس آئے اور آپ نے یہ دعا کی اللھم ان کا  
قدحضر اجل فیسر علیہ وان لم یکن حضر علیہ اجل فاشفعہ انھون بیہوشی سے خفت پائی اور  
عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں واجیلہہ واطلہہ کہتی تھی اور حال یہ تھا کہ فرشتہ نے بوسہ  
کا بڑا ہتھوڑا اٹھایا تھا اور مجھ سے پوچھتا تھا کہ تو ایسا ہر جیسے تیری ماں تجھ کو کہتی ہو واجیلہہ  
اگر میں فرشتہ سے ہاں کہتا تو وہ فرشتہ اوس ہتھوڑے سے مجھ کو مار دیتا۔

طبرانی نے ابن عمر سے روایت کی ہر کہا ہے کہ عبد اللہ بن رواحہ پر بیہوشی طاری ہوئی مرنیکی  
خبر دینے والی عورتیں رونے کے واسطے کھڑی ہوئیں اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
اون کے پاس تشریف لے عبد اللہ نے افاقہ پایا اور عرض کی یا رسول اللہ مجھ پر بیہوشی طاری  
ہو گئی اور عورتوں نے فریاد شروع کی اور ماتم کیا اور واغراہ اور واجیلہہ اور واطلہہ کہا  
ایک فرشتہ کھڑا ہو گیا اوس کے ساتھ ایک بڑا ہتھوڑا تھا اوش ہتھوڑے کو میرے دونوں  
پاؤں کے درمیان کیا اور مجھ سے پوچھا کیا تو ویسا ہر جیسے عورتیں تجھ کو واغراہ واجیلہہ  
واطلہہ کہتی ہیں میں نے اوس سے کہا میں ایسا نہیں ہوں اور اگر میں اوس سے ہاں کہتا  
تو وہ مجھ کو ہتھوڑا مار دیتا۔

طبرانی نے حسن رض سے یہ روایت کی ہے کہ معاذ بن جبل پر بیہوشی طاری ہو گئی اون کی  
بہن واجیلہہ کہنے لگیں جبکہ معاذ رض نے بیہوشی سے افاقہ پایا تو اپنی بہن سے کہا آجکلے دن  
تم مجھ کو ہمیشہ کے لئے ایذا پہنچانے والی ہو گئی تھیں اون کی بہن نے کہا یہ امر مجھ پر دشوار  
ہوتا کہ میں تم کو ایذا دیتی معاذ نے کہا ایک فرشتہ سخت سرزنش کر رہا تھا جسوقت تم نے جواب  
کہا اور میں مجھے پوچھا کیا تم ویسہی ہو جیسے یہ کہتی ہیں میں اوس فرشتہ سے یہ کہتا تھا میں ایسا نہیں ہوں

ابن ابی الدین اور حکام برہقی نے برہمیت بن عبد الرحمن بن عوف سے یہ روایت کی کہ عبد الرحمن بن عوف سخت مریض ہو گئے اور بیمار  
 بیہوشی طاری ہو گئی یہاں تک بیہوش ہوئے کہ آدمیوں نے یہ یہاں کر لیا کہ اوکھی جلن لگی گئی اور ان کے پاس لوگ چلے گئے اور  
 ان کو کپڑا اور بادیا پھر عبد الرحمن خفا خفا پا پا اور کہا میرے پاس ایسے دو فرشتے آئے جو نہایت سخت کلام کرتے تھے اور دونوں نے  
 کہا کہ ہمارے ساتھ خنزیر امین کے پاس لگا لگا واسطے چلو وہ دونوں مجھ کو لے گئے اور دونوں فرشتوں  
 سے ایسے دو فرشتے ملے کہ جو وہ دونوں اور ان سے زیادہ نرم کلام تھے اور زیادہ رحم والے  
 تھے انھوں نے پوچھا کہ کو تم دونوں کہاں لیجا رہے ہو اور دونوں نے کہا ہم اس کو عزیز  
 کے پاس انصاف کے واسطے لے جاتے ہیں اور دونوں فرشتوں نے اور فرشتوں سے کہا  
 کہ اس کو چھوڑ دو یہ شخص اذن نون میں سے ہے کہ سعادت نے اس کے واسطے ایسے حال میں  
 سبقت کی تھی کہ یہ اپنی ان کے پیٹ میں تھا عبد الرحمن اس واقعہ کے بعد ایک مہینہ تک زندہ  
 رہے اور پھر انھوں نے وفات پائی۔

ابن ابی الدین اور طبرانی اور ابن عساکر نے عروہ بن روم کے طریق سے عریاض بن ساریس  
 روایت کی ہے اور عریاض ایک بوڑھے شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں  
 سے تھے اور مرنے کو دوست رکھتے تھے اور وہ یہ دعا مانگتے تھے اے میرے اللہ تعالیٰ میرا سن  
 کہ یہ ہو گیا اور میری ہڈی میں سست ہو گئیں تو مجھ کو اب موت دیدے کہ ہے کہ اوس درمیان کہ میں  
 ایک دن دمشق کی مسجد میں تھا اور میں نماز پڑھ رہا تھا اور میں یہ دعا کرتا تھا کہ اب میں مر جاؤں۔  
 کیا ایک میں نے ایک ایسے جوان کو دیکھا کہ جو مردوں سے زیادہ جمیل ہے اور وہ قیام اخضر اور ہر  
 ہوسے ہے اور اوس نے مجھ سے پوچھا کہ یہ کیا دعا ہے کہ تو مانگتا ہے میں نے اوس سے کہا اے پیغمبر میں  
 کیا دعا مانگوں اوس نے کہا یون دعا مانگو۔ اللہم حسن العمل وبلغ الاجل میں نے اوس سے پوچھا  
 تو کون شخص ہے جو اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے اوس جوان نے کہا کہ میرا نام رتاہیل ہے میں وہ ہوں  
 کہ مومنوں کے سینوں سے غم کو کھینچتا ہوں پھر میں نے فرکر دیکھا تو میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔  
 (یعنی وہ جوان غائب ہو گیا تھا)

اوں معجزات کا ذکر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب  
 نے جنون کو دیکھا ہے اور اونکا کلام سنا ہے یہ ذکر آگے نہیں آیا  
 بخاری اور نسائی نے ابن سیرین کے طریق سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا کہ مجھ کو  
 کی زکوۃ کی حفاظت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو پہنچائی کوئی تے والا میرے پاس  
 آیا وہ غلہ کو اپنے دونوں ہاتھوں سے لینے لگا میں نے اوس کو پکڑ لیا اور اوس سے کہا کہ تجھ کو  
 میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے چلوں گا اوس نے بہت دین محتاج ہوں اور  
 میرے ذمہ عیال ہیں اور مجھ کو شدید حاجت ہے میں نے اوس کو چھوڑ دیا صبح کو میں گیا نبی اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے پوچھا اے ابوہریرہ تمہارا رات کا قیدی کہاں گیا میں نے  
 عرض کی یا رسول اللہ اوس نے شدید حاجت اور عیال کی شکایت کی میں نے اوس پر رحم کیا  
 اور میں نے اوس کو چھوڑ دیا آپ نے فرمایا سنو اوس نے تم سے جھوٹ کہا اور وہ تمہارے  
 پاس پھر آئے گا میں نے بھیہ پہچان لیا کہ وہ پھر آوے گا میں اوس کی تاک میں رہا وہ آیا اور غلہ اپنے  
 دونوں ہاتھوں سے لینے لگا میں نے اوس کو پکڑ لیا اور میں نے اوس سے کہا کہ تجھ کو میں رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ضرور لیجاؤں گا اوس نے کہا مجھ کو چھوڑ دو میں محتاج ہوں اور  
 میرے ذمہ عیال کا حق ہے میں پھر نہ آؤں گا میں نے اوس پر رحم کیا اور اوس کو چھوڑ دیا اور  
 صبح کو میں گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے پوچھا تمہارا رات کا قیدی  
 کہاں گیا میں نے عرض کی یا رسول اللہ اوس نے حاجت اور عیال کی شکایت کی میں نے اوس پر رحم کیا  
 اور اوس کو چھوڑ دیا آپ نے فرمایا سنو اوس نے تم سے جھوٹ کہا اور وہ پھر آوے گا میں نے  
 باہرین اوس کی تاک میں رہا وہ آیا اور دونوں ہاتھوں سے غلہ لینے لگا میں نے اوس کو  
 پکڑ لیا اور میں نے کہا میں تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ضرور لیجاؤں گا  
 تین مرتبہ تیرے آنے اور غلہ لیجانے کا یہ آخر مرتبہ ہے تو یہیہ زعم کرتا ہو کہ تو پھر نہ آوے گا تو پھر  
 آوے گا اوس نے کہا مجھ کو چھوڑ دو میں تم کو وہ کلمات سلہلاتا ہوں جن کلمات سے اللہ تعالیٰ



تکو نفع دیگا جو قوت تم اپنے بستر پر جاؤ تم آیت الکرسی کو پورا پڑھو اللہ تعالیٰ کی جانب سے وہ تمہاری ہمیشہ محافظ ہوگی۔ رہنما سے پاس شیطان صبح تک نہ آوے گا میں صبح کو اٹھا اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر کی آپ نے سنکر فرمایا سنو اس نے آیت الکرسی کے باب میں تم سے سچ کہا اور وہ جھوٹا ہے اسے ابوہریرہ مکتوم معلوم ہوا تم مین راتوں سے کس کے ساتھ خطاب کرتے ہو میں نے عرض کی مجھ کو نہیں معلوم آپ نے فرمایا کہ وہ غلطہ لیجانے والا شیطان ہے۔

نسائی اور ابن مردویہ اور ابونعیم نے ابوالمتوکل الناجی کے طریق سے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ ابوہریرہؓ نے کئی صدقہ کے مکان کی کچی تھی اس مکان میں حجر تھے ابوہریرہؓ نے ایک دن گئے دروازہ کھولا ہے تھے اونھوں نے خرمون کو ایسی حالت میں دیکھا کہ ہاتھ بھر کے مقدار میں لئے گئے مین اور دوسرے دن اس مکان میں داخل ہوئے یکایک اونھوں نے دیکھا کہ ہاتھ بھر کی مقدار میں خرمون لئے گئے پھر تیسرے دن اس مکان میں داخل ہوئے اور یکایک دیکھا کہ پہلے کی مثل خرمون لئے گئے مین ابوہریرہؓ نے اس کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کی اون سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس امر کو دوست رکھتے ہو کہ اپنے اس صاحب کو پکڑ لو ابوہریرہؓ نے عرض کی بیشک پکڑنا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا جو قوت تم مکان کا دروازہ کھولو تو یہ کہو۔

سبحان من یحکم الحمد ابوہریرہؓ نے گئے اور انھوں نے دروازہ کھولا اور یہ کہہ سبحان من یحکم الحمد یکایک انھوں نے اس کو اپنے سامنے کھڑا دیکھا اور کہا اے عدو اللہ تو ہی چرانے والا ہے اس نے کہا ہاں مجھ کو چھوڑ دو میں پھر نہ آؤں گا میں خرمون کا لینے والا نہ تھا مگر جنون میں کے اون اہلبیت کے واسطے جو فقیر ہیں ابوہریرہؓ نے اس کو چھوڑ دیا وہ پھر دوسرے بار اور تیسرے بار آیا میں نے اس سے پوچھا کیا تو نے مجھ سے عہد نہیں کیا تھا کہ تو پھر نہ آوے گا آج تجھ کو میں چھوڑوں گا یہاں تک کہ تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لیجاؤں گا اس نے کہا مجھ کو نہ لیجاؤ میں مکتومہ کلمات

سکھاتا ہوں کہ اگر تم وہ کلمات پڑھو گے تو جنوں میں سے کوئی تمہارے پاس پھر نہ آوے گا وہ کلمات آیۃ الکرسی ہے۔

تجاری نے اپنی تاریخ میں اور طبرانی اور بیہقی اور ابو نعیم نے اسی سند سے جس کے رجال ہر وہاں سے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدیق کے خرمے میرے سپرد کئے ہیں اور ان کو اپنے ایک غرقہ میں رکھ دیا ہر روز عین اون میں کی بات اس کی شکایت میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کی آپ نے فرمایا وہ شیطان کا کام ہے تم اس کے انتھار میں رہو میں رات میں شیطان کے انتظار میں رہا جبکہ رات کا ایک ٹکڑا چلا گیا شیطان اتر آیا اور باقی کی صورت میں آیا جبکہ اس غرقہ کے پاس کے دروازے پر پہنچا تو دروازے کے درزون میں سے اس صورت کے غیر صورت میں گھسا اور خرمنوں کے پاس پہنچا اور اونکو ننگے لگائے اور اپنے کپڑے باندھے اور اونکو کمر سے باندھ لیا اور میں نے کہا اشہد ان لا اله الا اللہ وان محمد عبده ورسوله اے اللہ تعالیٰ کے دشمن تو صدقہ کے خرمنوں کو دھڑا ہر میں نے اس کو پکڑ لیا اور میں نے یہ کہا کہ آدمی ان خرمنوں کے واسطے تجھ سے زیادہ حقدار تھے میں تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ضرور لیجاؤنگا اس نے مجھ سے یہ عہد کیا کہ میں پھر نہ آؤنگا صبح کو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا آپ نے پوچھا تمہارا قیدی کہاں ہے میں نے عرض کی اس نے مجھ سے یہ عہد کیا ہے کہ پھر نہ آؤنگا آپ نے فرمایا وہ پھرانے والا ہے تم اس کی تاک میں رہو میں دوسری رات کو اس کی تاک میں رہا اور آکر پہلی رات کی مثل حرکات کئے اور میں نے بھی پہلے کی مثل کیا اس نے مجھ سے یہ عہد کیا کہ پھر نہ آؤنگا صبح کو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور میں نے آپ کو خبر کی آپ نے مسکرفرمایا کہ وہ پھرنے والا ہے میں تیسری رات کو اس کی تاک میں رہا اس نے پہلے کی مثل کیا میں نے اس سے کہا اے اللہ تعالیٰ کے دشمن تو نے مجھ سے دوبار عہد کیا اور یہ تیسری باری ہے اس نے کہا کہ میں صاحب عیال ہوں اور میں تمہارے پاس نہیں آیا مگر

نصیبین سے اور اگر کوئی شرمین ان خرمون کے سوا پاتا تو میں تمہارے پاس نہ آتا اور ہم لوگ تمہارے اس شہر میں رہتے تھے یہاں تک کہ تمہارے صاحب یعنی رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے جب کہ آپ پر دو آیتیں نازل ہوئیں ہم اس شہر سے بھاگ گئے اور ہم نصیبین میں واقع ہوئے وہ دونوں آیتیں تین بار کسی مکان میں نہیں پڑھی جاتی ہیں مگر اس مکان میں شیطان داخل نہیں ہوتا۔ اگر تم میرا راستہ چھوڑ دیتے ہو تو میں تم کو وہ دونوں آیتیں سکھادی دیتا ہوں میں نے کہا ہاں میں تمہکو چھوڑ دیتا ہوں اوس نے کہا ایک آیت الکرسی ہر اور دوسری آیت آخر سورہ بقرہ کے آمن الرسول آخر تک ہر میں نے اوس کو چھوڑ دیا پھر صبح کو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا اور آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا کہ اوس نے سچ کہا مگر وہ چھوٹا ہے۔

بہتی نے بیدہ رض سے روایت کی جو کہا ہو کہ میرا غلہ تھا اوس میں کمی ظاہر ہوئی میں رات میں موجود تھا یکایک میں نے ایک غل کو دیکھا جو غلہ پر اوترامیں نے اوس کو پکڑ لیا میں نے اوس سے کہا تمہکو نہ چھوڑونگا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تمہکو لیجاونگا اوس نے کہا میں گریہ کرتی ہوں تمہکو چھوڑ دو میں پھر نہ آؤنگی اوس نے مجھ سے قسم کھائی میں نے اوس کو چھوڑ دیا میں آیا اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر کی آپ نے سنکر فرمایا کہ اوس نے جھوٹ کہا ہر اور وہ جھوٹی ہے وہ دوسرے بار آئی میں نے اوس کو پکڑ لیا اوس نے جیسے پہلے بار مجھ سے کہا تھا ویسے ہی کہا اور قسم کھائی کہ پھر نہ آؤنگی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر کی آپ نے فرمایا اوس نے جھوٹ کہا اور وہ جھوٹی ہے پھر وہ تیسرے بار آئی میں نے اوس کو پکڑ لیا اوس نے کہا تمہکو چھوڑ دو میں تم کو ایسی شے سکھاتی ہوں جو قوت تم اوسکو پڑموگے تو ہم لوگوں میں سے کوئی تمہا کو مال کے پاس نہ آویگا جو قوت تم اپنے بستر پر آرام کرو تو اپنے نفس اور اپنے مال پر آیت الکرسی پڑو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر کی آپ نے فرمایا اوس آیت الکرسی کے باب میں سچ کہا اور وہ جھوٹی ہے

احمد اور ترمذی نے اس حدیث کی روایت کی ہے اس کو حسن کہا ہے اور حاکم نے روایت کی ہے اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور ابونعیم نے ابویوب الانصاری سے روایت کی ہے کہ وہ بالاخانہ پر تھے اور غول آئی تھی اور خرے لے لیتی تھی اوس کی شکایت ابویوبؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کی آپ نے اون سے فرمایا جو قوت تم غول کو دیکھو تو اوس سے یہ کہو بسم اللہ اجنبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ غول آئی ابویوب نے ویس ہی کہا اور اوس کو پکڑ لیا اوس نے کہا میں پھر نہ آؤں گی اوس کو چھوڑ دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے آپ نے پوچھا تمہارا قیدی کہاں گیا اوخون نے کہا میں نے اوس کو پکڑا تھا اوس نے کہا میں پھر نہ آؤں گی میں نے اوس کو چھوڑ دیا آپ نے فرمایا وہ پھر آنے والی ہے ابویوب نے کہا میں نے اوس کو دو بار یا تین بار پکڑا ہے بار وہ یہ کہتی تھی میں پھر نہ آؤں گی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے وہ آنے والی ہے اوس نے تیسرے بار میں کہا مجھ کو چھوڑ دو میں تم کو ایسی شے سکھلاؤں گی جو تم کو بڑھو گے تو کوئی شے تمہارے پاس نہ آوے گی وہ شے آیتہ الکرسی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اوس نے آیتہ الکرسی کے باب میں سچ کہا ہے اور وہ چھوٹی ہے۔

ابونعیم نے ابویوب رضی اللہ عنہ سے دوسری وجہ سے روایت کی ہے کہ ہر کہ میرے بالاخانہ پر میرے خرے تھے میں اون کو دیکھا کرتا تھا کہ وہ کم ہوتے جاتے تھے یہ واقعہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ تم کل کے دن اون خرمن میں ایک بلی کو پاؤ گے تم اوس سے یہ کہد کہو اجنبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حیکہ دوسرا روز تمہا میں نے اون خرمن میں ایک بلی پائی میں نے اوس سے کہا اجنبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلی سے وہ ایک بوڑھی عورت ہو گئی راوی نے یہاں تک حدیث کو ذکر کیا اور حاکم نے دوسری وجہ سے اس حدیث کی روایت عبد الرحمن بن ابی عمرہ سے اونھوں نے اپنے باپ سے یوں کی ہے کہ ابویوب کا ایک بالاخانہ تھا پھر حدیث کو ذکر کیا اور حاکم نے تیسری وجہ سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابویوب کے پاس ایک خرمن میں

سند۔ درہجہ جن  
میں کھانا ایک کپڑا  
پہن لیں

اوترے ہوئے تھے اور ابو ایوب کا طعام ایک سلتہ میں تھا اور وہ سلتہ ایک کوٹھری میں  
جلی کی ہیئت پر کوئی شے مسوراخ سے آتی تھی اور سلتہ میں سے طعام لے لیتی تھی ابو ایوب اسکی شکت  
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کی آپ نے فرمایا کہ وہ جلی غول ہر جو وقت وہ آوے تو تم  
بیچہ کہو عزم علیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لاتبرجی وہ غول آئی ابو ایوب نے  
اوس سے ویسہی کہا جیسے آپ نے فرمایا تھا اوس غول نے کہا مجھکو چھوڑ دو واللہ میں بھرتہ آؤنگی  
حاکم نے اس کے بعد تہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

طبرانی اور ابونعیم نے جید سند سے ابی اسید الساعدی سے روایت کی ہر اونھوں نے اپنے باغ کے  
خرے توڑے اور اون کو اخر فرمین رکھ دیا ایک غول خرمون میں اون کے بالا خند میں آتی جاتی تھی  
اون کے خرے چراتی تھی اور اون خرمون کو فاسد کر دیتی تھی اونھوں نے اسکی شکایت نبی صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم سے کی آپ نے فرمایا اے اباسید وہ غول ہر تم اوس پر کان رکھو جو وقت اوس کے  
داخل ہونے کو تم سنو تو بسم اللہ اصحبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہو ابو اسید نے ویسہی  
کیا غول نے کہا اے ابواسید اس تکلیف سے مجھکو معاف رکھو کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و  
سلم کے پاس جاؤں یہ میں مکو اللہ تعالیٰ کی جانب سے میرا عطاوار عہد دلاتی ہوں کہ میں بھرتہ آؤنگی  
اور میں تمکو ایک آیت بتلاتی ہوں تم اوکو اپنے برتن پر پڑھو جو چیز کہ برتن ڈھانپی گئی ہوگی۔  
وہ اوس پر ڈھنپی رہیگی نہ کھلے گی وہ آیت آیت الکرمی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنکر  
فرمایا کہ اوس غول نے آیت کے باب میں سچ کہا اور وہ جھوٹی ہے۔

ابویعلیٰ اور حاکم نے روایت کی ہر اور اس حدیث کو صحیح کہا ہر اور یہ تھی اور ابونعیم نے ابی ابن  
کعب سے روایت کی ہر کہا ہے کہ اونکی ایک جگہ خرے خشک کرنے کی تھی اوس میں خرے تھے وہ  
اوس کی دیکھ بھال کیا کرتے تھے اونھوں نے خرمون کو ایسی حالت میں پایا کہ کم ہو رہے تھے  
ایک رات اونھوں نے اوسکی حراست کی بچا ایک اونھوں نے ایک جانور کو دیکھا جو ایک بالغ  
دراگھ کے مشابہ تھا ابی ابن کعب نے کہا میں نے اوس سے سلام علیک کی اوس نے سلام کا

جواب دیا میں نے اوس سے پوچھا تو کیا چیز ہو کیا جنون میں ہے ہر یا انسانوں میں سے اوس نے جواب دیا میں جنون میں سے ہوں میں نے اوس سے کہا تو اپنا ہاتھ جھکودے اوس نے اپنا ہاتھ جھکودیدیا کیا ایک میں نے اوس کے ہاتھ کو دیکھا کہ کتے کا ہاتھ ہر اور اوس چکتے کے سے بال میں میں نے اوس سے پوچھا کیا جن ایسے ہی پیدا کئے گئے ہیں اوس نے کہا کہ جنون کو یہ علم ہر کہ او میں مجھ سے زیادہ سخت کوئی شخص ہنسی میں نے اوس سے پوچھا تو نے جو فیصل کیا ہے تجھ کو اس پر کس شے نے برا بنیۓ کیا اوس نے کہا اسکو مجھ خبر پہنچی ہے کہ آپ ایک ایسے مرد میں جو صدقہ کو دوست رکھتے ہیں اس لئے ہم نے اس امر کو دوست رکھا کہ تمہارا طعام ہم بھی پادیں اور بخون نے اوس سے پوچھا وہ کیا شے جو ہم لوگوں کو تم سے چھڑا دے اوس نے کہا آیۃ الکرسی جو جبکہ صبح ہوئی ابی ابن کعب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور خبر کی آپ نے کہ نبیۓت نے سچ کہا ہے۔

ابو اشیح نے (عظمتہ) میں ابو اسحاق سے روایت کی ہے کہ زید بن ثابت ایک رات اپنے باغ کو گئے اور بخون نے شور و غوغا سنا آدمیوں نے پوچھا یہ کیا شور و غوغا ہر جنات میں سے ایک مرد نے کہا اسکو قحط سالی کی تکلیف ہوئی ہے میں نے یہ ارادہ کیا ہر کہ تمہارے پہلوں میں سے جھکھو ہو گئے تم خوشی سے ہکو دو زید نے کہا بہتر یہ زید نے اوس سے پوچھا کیا تم ہکو ایسی چیز کی خبر نہ دے گئے کہ تم لوگوں سے ہکو وہ پناہ دے اوس نے کہا آیۃ الکرسی ہے۔

ابو عبید نے (فضائل القرآن) میں اور دارجی اور طبرانی اور بیہقی اور ابوالخیر بن مسعود رحمہ سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد مدینہ شریف کے کوچوں میں سے ایک کوچ میں شیطان سے ملا شیطان نے اوس مرد سے کشتی لڑی شیطان کو اوس نے بچھاڑ ڈالا شیطان نے کہا مجھ کو چھوڑ دو میں تم کو ایسی شے کی خبر دوں گا جس سے تم کو تعجب ہوگا اوس مرد نے اسکو چھوڑ دیا شیطان نے پوچھا کیا تم سورۃ بقرہ پڑھا کرتے ہو اوس مرد نے کہا ہاں پڑھتا ہوں شیطان نے کہا کہ شیطان سورۃ بقرہ میں سے کچھ چیزیں سننا ہر مگر پیٹ پھیر کے چلا جاتا ہر اور گدھے کی طرح گوز مارتا ہر ابن مسعود رحمہ سے

کسی نے پوچھا وہ مرد کون تھا ابن مسعود نے کہا وہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے  
طبرانی نے حسن سند سے سدیہ مولانا حفصہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب سے عمر رضی اللہ عنہ نے شیطان اُون سے نہیں ملا کہ  
اوند ہاگر پڑا

ابو الشیخ نے (غلطہ) امین اور ابو نعیم نے حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت  
کی ہے کہا جو ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے آپ نے عمار سے فرمایا تم جاؤ  
اور ہمارے واسطے پانی لے آؤ عمار گئے شیطان اُون کے سامنے ایک حبشی غلام کی صورت  
میں آیا اور اُون کے اور پانی کے درمیان حائل ہو گیا عمار رضی اللہ عنہ نے اوس کو پچھا ڈالا اُون سے  
شیطان نے کہا مجھ کو چھوڑ دو میں تمہارے اور پانی کے درمیان سے ہٹا جاتا ہوں عمار نے  
اوس کو چھوڑ دیا پھر وہ آیا عمار نے دوسرے بار اوس کو پکڑا اور پچھا ڈالا اوس نے کہا مجھ کو  
چھوڑ دو میں تمہارے اور پانی کے درمیان سے ہٹا جاتا ہوں اُون نے چھوڑ دیا پھر وہ  
آیا اور عمار نے تیسرے بار اوس کو پکڑا اور پچھا ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی  
فرمایا کہ شیطان عمار اور پانی کے درمیان بصورت غلام حبشی حائل ہو گیا ہے اور اللہ تعالیٰ  
عمار کو اوس پر طہریٰ ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کہ ہم لوگوں نے عمار سے ملاقات کی  
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو فرمایا تھا اوس سے ہم نے اُون کو خبر دی عمار  
نے کہا سنیئے واللہ اگر مجھ کو یہ معلوم ہوتا کہ وہ غلام حبشی شیطان ہے تو میں اوس کو ضرور قتل کر ڈالتا  
بیہقی نے اس حدیث کی روایت کی اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور ابو نعیم نے عمار بن یاسر  
روایت کی ہے کہا جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کنوے کی طرف مجھ کو بھیجا میں نے  
شیطان سے ملاقات کی جو انسان کی صورت میں تھا وہ مجھ سے ٹرا میں نے اوس کو پچھا ڈالا میرے  
ساتھ ایک تہیلی کی برابر تھیں اوس سے اوس کو کچلنے لگا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا  
کہ کنوے کے پاس عمار نے شیطان کو دیکھا اور اوس سے لڑے عمار نے کہا کچھ دیر نہیں گزری

کہیں پلٹے آیا اور میں نے آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا کہ وہ شیطان تھا۔ یہی سنی ہے کہ اس حدیث کی تائید ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا وہ قول کرتا ہے کہ اہل غزاق سے کہا تھا کیا تم لوگوں میں وہ عمار ابن یاسر نہیں ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پر شیطان سے چھڑایا تھا شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں میں نے یہ کہتا ہوں کہ اس حدیث کی روایت صحیحہ ابن سعد اور ابن راہویہ نے اپنی سند میں عمار رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رکبہ میں نے انسان اور جنوں سے جنگ کی ہر جم نے ان سے پوچھا جنوں سے تم نے کیونکر جنگ کی ہے کہا ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک منتر میں اترے میں نے اپنا ڈول اور مشک لی تاکہ پانی بھر کے لاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم سنو تمہارے پاس ایک آنے والا آج جاو پانی بھرنے سے منکر منع کر گیا جبکہ میں کنوے کے سر پر تھا کیا ایک میں نے ایک حبشی مرد کو دیکھا گویا وہ سخت جنگ آزمودہ تھا اور کہا واللہ آج کے دن تم اس کنوے سے ایک ڈول بھی نہ بھرو گے میں نے اوس کو اور اوس نے مجھ کو پکڑا میں نے اوس کو پھپھار ڈالا پھر میں نے ایک تہر لیا اور اوس سے میں نے اوسکی ناک اور منہ کو توڑ ڈالا پھر میں نے اپنی مشک بھری اور اوس کو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا آپ نے مجھ سے پوچھا کیا تمہارے پاس پانی پر کوئی شخص آیا تھا میں نے آپ کو واقعہ سے خبر کی آپ نے فرمایا وہ شیطان ہے۔

یہی سنی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے آپ کے پاس ایک ایسا مرد آیا جو چہرے میں آدمیوں سے زیادہ قبیح تھا اور اوس کے کپڑے نہایت برے اور نہایت بدبودار تھے اور ننگے پاؤں تھا آدمیوں کی گردنوں پر سے چلتا ہوا آ رہا تھا یہاں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا اور اوس نے پوچھا آپ کو کس نے پیدا کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اوس نے پوچھا آسمان کو کس نے پیدا کیا ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اوس نے پوچھا



زمین کو کس نے پیدا کیا ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اوس نے پوچھا اللہ تعالیٰ کس نے پیدا کیا ہے آپ نے سبحان اللہ کہہ کر اپنی پیشانی پکڑ لی اور اپنا سر مبارک نیچے کر لیا وہ مرد کوٹھڑا ہو گیا اور چلا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا کہ اوس مرد کو ہمارے پاس لاؤ ہم لوگوں نے اوس کو ڈھونڈا وہ ایسا مفتوحہ ہو گیا گویا ہمیں تھا آپ نے فرمایا وہ مرد ابلیس علیہ اللعنة تھا اس لئے آیا تھا کہ تمہارے دین میں شک پیدا کرے۔

## باب

بیہقی نے ابو جہانہ سے روایت کی ہے کہا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی میں نے عرض کی یا رسول اللہ اوس درمیان کہ میں اپنے بستر پر لیٹا ہوا تھا یکایک مین نے اپنے مکان میں ایک ایسی آواز سنی جیسے جھکی کی آواز ہوتی ہے اور ایسی بھنبھناہٹ سنی جیسی شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے اور ایسی جھپ دیکھی جیسے بجلی کی جھپ ہوتی ہے میں نے اپنا سر اٹھایا میں ڈر ا ہوا اور رعب کی حالت میں تھا یکایک مین نے ایک سیاہ سایہ دیکھا جو دھنکڑا تھا اور مکان کے صحن میں اوپر کو جا رہا تھا اور دراز ہوتا جاتا تھا میں اس کی طرف جھکا اور میں نے اس کی جلد کو ٹھو لایا یکایک مین نے اس کی جلد کو سسکی کی جلد کی مثل پایا اوس نے میرے چہرہ پر آگ کے شراروں کی مثل پھینکے میں نے بھیجھن کیا کہ اوس نے مجھ کو جلا دیا آپ نے سن کر فرمایا اسے ابو جہانہ وہ شہر برے مکان کو آباد کرنے والی ہے پھر آپ نے فرمایا کہ میرے پاس دوات اور کاغذ لاؤ دوات اور کاغذ لا یا گیا آپ نے دوات اور کاغذ حضرت علی ابن ابی طالب

کرم اللہ وجہہ کو دیا اور فرمایا کہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا کتاب من محمد رسول رب العالمین الی من طرق الزار من العمار والزوار والصالحین الاطراق بطرق بخیر الرحمن آما بعد فان لنا وکم فی الحق منقہ فان تک عاشق مولعا و فاجرا متقما و راعیا حقا سبطا ہذا کتاب اللہ یطیق علیہ و علیکم یا بحتی انا کناستنسخ ما کنتم تعلمون و رسلنا یکتبون ما کنتم تکترون انتر کو اصحاب کتابی ہذا و انطلقوا الی عبدۃ الاصنام والی من یرغم ان مع اللہ الہ آخر لا الہ الا ہو کل شیء ہا لک الا

وجہ لہ احکم والیہ ترجعون تعلقون حم لا تنصرون حم عسق تفرق اعداء اللہ ولغت حجۃ اللہ  
 ولا حول ولا قوۃ الا باللہ فیکفیکہم اللہ وہو السميع العليم ابو دجانہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کے اس لکھائے ہوئے کو میں اپنے مکان میں لے گیا اور اوسکو میں نے اپنے  
 سر کے نیچے رکھ لیا اور رات کو میں سو رہا میں خواب سے بیدار نہیں ہوا مگر ایک فریاد کرنے  
 والے کی فریاد سے وہ بھیکہ کہتا تھا اے ابو دجانہ لات اور عزی کی قسم ہے ان کلمات  
 نے ہکو جلا دیا اس کتاب کے حسب کی قسم ہے جبکہ تم اس کتاب کو لوگوں سے اٹھاؤ  
 تمہارے مکان اور تمہارے پڑوسی کے مکان میں ہمارا پھر آنا ہنگامین صبح کو اٹھا اور  
 میں نے صبح کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پڑھی اور جو باتیں جن سے  
 میں نے سنی تھیں ان سے آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا اے ابو دجانہ اس قوم سے یہ تکلیف اٹھاؤ  
 قسم ہے اوس ذات کی جس نے تمھکو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہر جن لوگ روز قیامت  
 تک عذاب کا الم پاویں گے۔

## باب

بیہقی نے ایک مرد سے جو صحابہ رض سے تھا روایت کی ہے کہا ہم کہ اندمیری رات میں  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ میں جا رہا تھا آپ نے ایک مرد کو سنا کہ وہ  
 قل یا ایہا الکافرون پڑھ رہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سنو یہ  
 شخص شرک سے بری ہو گیا اور ہم چلے گئے ہم نے ایک مرد کو سنا کہ وہ قل ہو اللہ احد  
 پڑھ رہا ہے آپ نے فرمایا سنو یہ شخص جو ہے اسکی مغفرت کی گئی میں نے اپنے اونٹ کو روک لیا  
 تاکہ میں دیکھوں پڑھنے والا کون شخص ہے میں نے دھننے اور بائیں جانب دیکھا میں نے دیکھا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیب کی باتوں کی خبر  
 دی اور آپ نے جیسے خبر دی ہے ویسے ہی ہوا ہے اور

معجزون کا ذکر بھی پہلے بابوں کے سوا ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ نجاشی نے جسدن وفات پائی  
آپ نے اوسی دن نجاشی کے مرنے کی خبر دی

شیخین نے ابوہریرہ رض سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
جسدن نجاشی نے وفات پائی اوسی دن آدمیوں کو نجاشی کے مرنے کی خبر کی اور آدمیوں کو  
ٹاز پڑھنے کی جگھ لے گئے اور اون کی صف بنائی اور چار تکبیریں آپ نے کہیں۔

شیخین نے جابر رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا  
آج کے دن مرد صالح اٹھہ مرا ہر تم لوگ اوس پر نماز پڑھو۔

بیہقی نے ام کلثوم سے روایت کی ہے کہا ہے جبر جوقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام سلمہ سے  
تزوج کیا آپ نے فرمایا کہ میں نے مشک کے اوتے اور حلے نجاشی کو بطور ہدیہ بھیجے ہیں اور میں گنا  
نہیں کرتا ہوں مگر یہ کہ وہ مر گیا ہے اور میں ہدیہ کی نسبت گنا نہیں کرتا ہوں مگر یہ کہ میرے پاس  
پیسہ دیا جائیگا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوں نجاشی مر گیا اور یہ  
پیسہ دیا گیا۔ بیہقی نے کہا ہے واللہ اعلم آپ کا قول کہ میں گنا نہیں کرتا ہوں مگر وہ مر گیا نجاشی کے پاس  
ہدیہ پہنچنے سے پہلے آپ نے ارادہ کیا ہے اور یہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نجاشی  
کی موت کے قبل صادر ہوا ہے پھر جبکہ نجاشی مر گیا جسدن نجاشی مرا تو آپ نے اوس کے مرنے کے دن  
اوس کی خبر دی اور نجاشی پر نماز پڑھنی تھی۔ انتہی۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
سلم کو جس شے سے سحر کیا گیا تھا آپ نے اوس کی خبر دی تھی  
ابن سعد اور حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم نے یہ

زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ انصار میں سے ایک مرد تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا کرتا تھا اور آپ اوس کو امین جلتے اور اوس پر اعتماد کرتے تھے اوس مرد نے آپ کے واسطے سحر سے گرہن دین اور اوس کو ایک کنوے میں ڈال دیا اس سبب سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچھڑ گئے آپ کے پاس دو فرشتے آپ کی عیادت کو آئے اون فرشتوں نے آپ کو یہ خبر دی کہ فلان آدمی نے آپ کے واسطے گرہن دی میں اور وہ فلان کنوے میں میں اور اوس کی گرمون کی کشتہ سے کنوے کا پانی زرد ہو گیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو کنوے پر بھیجا اوس نے اون گرمون کو نکالا اور پانی کو ایسی حالت میں پایا کہ زرد ہو گیا تھا گرہن کھو گئی کین اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو گئے راوی نے کہا اس واقعہ کے بعد میں نے اوس مرد کو دیکھا وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس داخل ہوا کرتا تھا آپ نے اوس سے کچھ ذکر نہیں کیا اور اوس پر آپ نے کچھ عتاب نہیں فرمایا۔

شیخین نے عائشہ رضی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سحر کیا گیا آپ کی حالت یہاں تک ہو گئی کہ آپ کو کچھ خیال ہوتا تھا کہ میں نے فلان کام کیا جو حال یہ تھا کہ وہ کام آپ نے نہیں کیا تھا آپ نے اپنے رب سے دعا مانگی پھر آپ نے فرمایا مجھ کو معلوم ہو گیا جس باب میں میں نے اپنے رب سے فتویٰ چاہا تھا میرے رب نے مجھ کو فتویٰ دیا حضرت عائشہ نے فرمایا میں نے پوچھا وہ فتویٰ کیا ہے آپ نے فرمایا میرے پاس دو مرد آئے اون میں کا ایک میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھا اون دونوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے پوچھا اس مرد کی کیا بیماری ہے اوس نے کہا سحر کیا گیا ہے اوس نے پوچھا کس نے اس کو سحر کیا ہوا اوس نے کہا البید بن الاعصم نے اوس نے پوچھا کس چیز میں سحر کیا ہوا اوس نے کہا گنگلی اور گنگلی جو بال تھے اور زکھجور کی کلی کے غلاف میں سحر کیا ہے اوس نے پوچھا گنگلی وغیرہ کہاں ہوا اوس نے کہا بئرزدان میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس کنوے پر آئے اور آپ نے فرمایا یہ وہ کنوآن ہے جو مجھ کو دکھلایا گیا ہے گویا اوس کے تخیل شیاطین کے سر میں اور اوس کا

پانی بھگوئی ہوئی مہندی کے رنگ پر تھا آپ نے امر فرمایا وہ کنگھی وغیرہ نکالی گئی۔

بیہقی نے کنگھی کے طریق سے ابوصالح سے انھوں نے ابن عباس رضی سے روایت کی جو کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سخت مریض ہو گئے آپ کے پاس دو فرشتے آئے ایک آپ کے سر مبارک کے پاس اور دوسرا آپ کے پاؤں کے پاس بیٹھا ایک نے دوسرے سے پوچھا تو کیا گمان کرتا ہے اوس نے کہا سحر کیا گیا ہے پوچھا کیا سحر ہو اوس نے کہا سحر کیا گیا ہے پوچھا کس نے سحر کیا پوچھا کہا البیید بن الاصم یہودی نے پوچھا وہ سحر کی ہوئی شو گمان ہے اوس نے کہا آل فلان کے کنوے میں ایک بڑے پتھر کے نیچے ہے جو کنوے میں ہے کنوے کے پاس آو اور اوس کا پانی سب بھال ڈالو اور پتھر کو اٹھاؤ پھر وہ صورت جو دفن کی گئی ہے اوس کو لے لو اور اوس کو جلا دو جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کو اٹھے تو عمار بن یاسر کو ایک گروہ کے ساتھ بھیجا وہ سب لوگ کنوے کے پاس آئے یکایک انھوں نے دیکھا کہ اوس کا پانی ایسا ہے جیسے مہندی بھکنا ہے ہوتا ہے اون آدمیوں نے اوس کو کنوے کا سب پانی کھینچ ڈالا پھر انھوں نے ایک بڑے پتھر کو اٹھایا اور اوس کے نیچے سے وہ صورت نکالی جو دفن تھی اور اوس کو جلا دیا یکایک اوس صورت میں گمان کا چلہ پایا اوس میں گیارہ گرہیں تھیں اوس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دو سو مرتین قل أعوذ برب الفلق اور قل أعوذ برب الناس نازل ہوئیں جس وقت آپ نے ایک آیت پڑھی ایک گروہ اوس کی کھل گئی۔ اور ابن سعد نے جو سیر کے طریق سے انھوں نے ابن عباس انس کی مثل روایت کی ہے اور ایسے دو نوں صورتوں کے نزول کا بیان ہے اور یہ وارد شدہ جو وقت آپ نے ایک آیت پڑھی ایک گروہ کھل گئی۔

ابو نعیم نے انس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یہودی نے آپ کے واسطے کچھ کیا آپ کو اوس کی وجہ سے شدید بیماری عارض ہوئی آپ کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام معزز کو لائے اور ان دونوں صورتوں سے آپ کے لئے تعویذ بنایا آپ اپنے اصحاب کے پاس سخت کی حالت میں تشریف لے گئے۔

ابن سعد نے عبد الرحمن بن کعب بن مالک سے روایت کی ہے کہا ہے کہ آپ کو اعصم کی بیٹیوں  
 لیسہ کی بہنوں نے سحر کیا تھا اور لیسہ وہ شخص ہے جو اوس جادو کی شے کو لے گیا تھا اور اوس  
 کنوے کے اندر کے پتھر کے نیچے داب دیا تھا اور اعصم کی بیٹیوں میں سے ایک بیٹی چلی اور حضرت  
 عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس داخل ہوئی اوس نے سنا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ذکر کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی  
 علیہ وآلہ وسلم نے اپنی برسر کو اوپر اسیجا یا سنا کہ وہ اپنی بہنوں کے پاس گئی اور اوس کو اس  
 واقعہ کی خبر کی اوس میں سے ایک نے کہا کہ اگر آپ نبی ہوں گے تو انکو خبر ہو جائے گی اور  
 اگر آپ نبی ہوں گے تو یہ سحر آپ کو دیوانہ کر دے گا یہاں تک کہ آپکی عقل چلی جاوے گی  
 اللہ تعالیٰ نے اوس سحر پر آپ کو رہبری فرمائی ۔

ابن سعد نے عمر بن الحکم سے روایت کی ہے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محرم کے مہینہ  
 میں اوس وقت سحر کیا گیا تھا کہ آپ حدیبیہ سے لوٹ رہے تھے ۔

یہ باب آپ کے اوس خبر دینے کے بیان میں ہے جو  
 یا جوج اور ماجوج کے فتح ہونے کے باب میں ہے

شیخین نے ام المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 و سلم خواب سے ایسی حالت میں بیدار ہوئے کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ تھا اور لا الہ الا اللہ  
 کمر ہے تھے اور یہ فرماتے تھے عرب کو اوس شر سے افوس اور ہلاکت ہو جو قریب آگیا ہو یا جو  
 اور ماجوج کی دیوار میں سے آج کے دن مثل اس حلقہ کی کشادہ ہو گیا ہے اور اپنے حلقہ کی موت

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس باتوں کی خبر دی تھی جو آدمیوں نے انہیں دین کی  
 حاکم نے روایت کی ہے اور اس کو حدیث صحیح کہا ہے اور طبرانی نے سلمۃ لاکوچ سے

روایت کی ہے سلمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے یکا یک ایک مرد آپ کے پاس آیا اور اوس نے پوچھا آپ کون ہیں آپ نے فرمایا میں بنی ہون اوس نے پوچھا بنی کیا ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا رسول ہے اوس نے پوچھا قیامت کب قائم ہوگی آپ نے فرمایا کہ امر غیبی ہے اور غیب کو نہیں جانتا ہو مگر اللہ تعالیٰ اوس نے کہا اپنی تلوار جھکودکھلائے بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی تلوار اوس کو دیدی اوس کو اوس مرد نے ہلایا پھر اوس نے آپ کو پھیر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس سے فرمایا سن لے تو نے جس امر کا ارادہ کیا تھا تجھ کو اوس کی قدرت ہرگز نہیں تھی اوس مرد نے کہا میرا ارادہ تحقیق تھا۔ طبرانی نے اس پر بھی زیادہ کیا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ مرد آیا اور اس نے اپنے دل میں کہا کہ آپ کے پاس میں جاؤنگا اور آپ سے سوال کرونگا پھر آپ کی تلوار لے لونگا اور آپ کو قتل کر ڈالونگا پھر اس نے تلوار کو نیام میں ڈال دیا۔

ابن ابی شیبہ اور ابویعلیٰ اور بزار اور بیہقی نے انس رضی سے روایت کی ہے کہا ہر کہ اصحاب نے بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک مرد کا ذکر کیا اور انھوں نے اوس کی اوس قوت کا ذکر کیا جو جہاد میں اوس نے صرف کی اور عبادت میں جو کوشش کرتا ہو اوس کو ذکر کیا یہ ذکر کر رہے تھے کہ اون کے روبرو وہ مرد گلیا بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اسکے چہرہ میں شیطان کی طرف سے سیاہ دھبہ کا اثر دیکھتا ہوں جبکہ وہ مرد قریب آیا اوس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس سے پوچھا کیا تو نے اپنے نفس سے مجھ کہا تھا کہ قوم میں مجھ سے اچھا کوئی شخص نہیں ہے اوس نے کہا بیشک پھر وہ چلا گیا اور اوس نے مسجد میں ایک خط لکھینچا اور کھڑا ہو گیا نماز پڑھ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کون شخص اس کچھ جاتا ہو اور اس کو قتل کر ڈالتا ہو حضرت ابو بکر کھڑے ہو گئے اور گئے اوس کو نماز پڑھتے ہوئے پایا پلٹ کے چلے آئے اور کہا میں نے اس کو نماز پڑھتے پایا میں نے نماز پڑھنے میں اس کے قتل کرنے سے خوف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگو! <sup>خبر</sup>

کون ہے جو اوس کے پاس جاوے اور اوس کو قتل کر ڈالے حضرت عمرؓ کہہ رہے تھے جیسے ابو بکرؓ نے کیا تھا ویسے ہی انھوں نے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں میں سے کون شخص ہے جو اوس کے پاس جاوے اور اوس کو قتل کر ڈالے حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ نے کہا میں اوس کے پاس جاتا ہوں اور قتل کر ڈالتا ہوں آپ نے فرمایا اگر تم اوس کو پاؤ گے تو قتل کرو گے (یعنی کوننا زپڑتا ہوا نہیں ملے گا) حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ نے حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ نے اوس کو نہیں پایا وہ چلا گیا تھا حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اول گردہ ہے جو میری امت میں سے نکلا ہوا اگر تم اوس کو قتل کر ڈالتے تو اوس کے بعد میری امت میں سے دو آدمی اختلاف نکرتے۔

احمد اور بزار اور ابویعلیٰ اور بیہقی اور ابونعیم نے وابصۃ الاسدی سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ میں اس لئے آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے براور اثم کو پوچھوں قبل اس کے کہ میں آپ سے سوال کروں آپ نے فرمایا اے وابصہ میں تم کو اوس امر کی خبر دوں جس کے پوچھنے کے لئے تم آئے ہو میں نے عرض کی یا رسول اللہ خبر دیجئے آپ نے فرمایا تم اس لئے آئے ہو کہ مجھ سے براور اثم کو پوچھو میں نے کہا قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہر میں اسی لئے آیا تھا آپ نے فرمایا بروہ فعل ہے کہ جس کے لئے تمہارے سینہ میں اشرا ہو اور اثم وہ فعل ہے کہ جس سے تمہارے نفس میں خراش اور خلش ہو اگرچہ اوس فعل کا آدمیوں نے تم کو فتوے دیا ہو۔

بیہقی اور ابونعیم نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ ابہر کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھا یکایک آپ کے پاس دو مرد آئے ایک انصاری تھا اور دوسرا ثقیفی وہ آپ سے کچھ پوچھتے تھے آپ نے مرد ثقیفی سے فرمایا تم اپنی حاجت کو پوچھو اور اگر تم چاہتے ہو تو میں تم کو اوس امر کی خبر دیتا ہوں جس کے پوچھنے کے واسطے تم آئے ہو مرد ثقیفی نے عرض کی یا رسول اللہ مجھ کو آپ خبر دیجئے بے پوچھے آپ کا خبر دینا مجھ کو زیادہ پسندیدہ ہے آپ نے فرمایا تم اس لئے آئے ہو



کہ رات میں اپنے نماز پڑھنے اور اپنے رکوع اور سجود اور اپنے روزہ اور غسل جنابت کو پوچھو  
 اوس مرد نے سنکر کہا قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے یہ  
 وہی بات ہے جس کے پوچھنے کے لئے میں آیا تھا پھر آپ نے مرد انصاری سے فرمایا اپنی جانتی  
 کا سوال کرو اور اگر تم چاہتے ہو تو جو بات پوچھنے کو آئے ہو میں تمکو اوس کی خبر دیتا ہوں مرد انصاری  
 نے عرض کی یا رسول اللہ آپ مجھکو خبر دیجئے آپ کا بے سوالی کے خبر دینا مجھکو زیادہ پسندیدہ  
 ہے آپ نے فرمایا کہ تم یہ پوچھنے آئے ہو کہ اپنے گھر سے تم نکلو اور بیت عتیق کی نیت کرو اور تم  
 اپنے دل میں یہ کہتے ہو کہ اس فعل میں میرے واسطے کیا ثواب ہے اور تم یہ پوچھنا چاہتے کہ میں غنا  
 میں ٹھیروں اور اپنا سرمند اؤں اور بیت اللہ کا طواف کروں اور کنکریان ماروں اوس نے  
 سنکر کہا قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے یہ وہی بات ہے جس کے  
 پوچھنے کے لئے میں آیا تھا۔ اور اس حدیث کی مثل انس رحمہ کی حدیث سے وارد ہوا ہے وہ حدیث  
 باب حجۃ الوداع میں آگے آچکی ہے اور عبادہ ابن الصامت کی حدیث سے اس کی مثل

وارد ہوا ہے اسکی روایت ابو نعیم نے کی ہے۔  
 یہی حق نے عقبہ بن عامر الجہنی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اہل کتاب سے چند مرد آئے اون کے  
 مصاحف تھے اور اونھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنے کے لئے اؤن چاہا میں  
 آپ کے پاس گیا اور آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا مجھکو اور اون کو کیا نفع وہ مجھ سے وہ بات  
 پوچھتے ہیں جس کو میں نہیں جانتا ہوں میں ایک بندہ ہوں میں نہیں جانتا ہوں مگر وہ بات جو  
 میرے رب نے مجھکو سکھلائی ہے پھر آپ نے ومنوکیا اور آپ مسجد کی طرف تشریف لے گئے  
 اور آپ نے دو رکعت نماز پڑھی پھر آپ مسجد سے پھرے میں آپ کے چہرہ مبارک میں اوقوت  
 سرور دیکھ رہا تھا آپ نے فرمایا کہ قوم کو میرے پاس داخل کرو وہ لوگ آپ کے پاس داخل  
 ہوئے آپ نے فرمایا اگر تم چاہتے ہو تو جس شئی کے پوچھنے کے واسطے تم لوگ آئے ہو میں تم کو  
 اوس کی خبر دوں قبل اس کے کہ تم کلام کرو اونھوں نے کہا بیشک ہم یہی چاہتے ہیں آپ

اسکو خبر دیجئے آپ نے فرمایا تم لوگ ذوالقرنین کا احوال مجھ سے پوچھنے آئے ہو ذوالقرنین کا ابتدا  
 امر یہ ہے کہ وہ ایک رومی لڑکا تھا اوس کو ملک دیا گیا تھا اوس نے سفر کیا یہاں تک کہ وہ سرزمین  
 مصر کے ساحل تک آیا اور اوس نے ایک شہر بنا کیا جس کا نام اسکندریہ ہے جبکہ اوس شہر کے  
 بنانے سے فارغ ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے اوس کے پاس ایک فرشتہ کو بھیجا وہ فرشتہ اوس کو  
 اوپر لے کے چڑھا آسمان اور زمین کے درمیان اونچا ہوا پھر اوس فرشتہ نے کہا جو چیز  
 تیرے نیچے ہو تو اوس کو دیکھ ذوالقرنین نے کہا میں دو شہر دیکھتا ہوں وہ فرشتہ اوس کو  
 دوسری بار اوپر لیکے چڑھا اور اوس نے کہا جو شے تیرے نیچے ہو اوس کو تو دیکھ اوس کو  
 میں کوئی شے نہیں دیکھتا ہوں اوس وقت فرشتہ نے ذوالقرنین سے کہا کہ وہ دو شہر جو نظر  
 آنے تھے وہ بحرِ ستدیر ہے اور اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے ایک مسلک کیا ہے تو اوس مسلک  
 پر چلے گا تو جاہل کو علم سکھلا دیا اور عالم کو اس کے علم پر ثابت رکھ دیا آپ نے فرمایا کہ پھر اوس  
 فرشتہ نے ذوالقرنین کو اتار دیا ذوالقرنین ایسے دو پہاڑوں کے درمیان ایک دیوار بنا کی جو  
 پہلا زمین اون دونوں پہاڑوں پر کوئی شے قرار نہیں کرتی جبکہ اون دونوں پہاڑوں سے فارغ  
 ہوا اوس نے رومی زمین میں سفر کیا اور ایسی قوم کے پاس آیا جس کے چہرے کتوں کے چہروں کی شکل تھے  
 جبکہ اون سے گزرنا تو ایک قوم کے پاس گیا پھر اوس نے سفر کیا جبکہ اون سے گزر گیا تو ایک ایسی  
 قوم کے پاس گیا جو سانپوں میں سے تھے اور انہیں کا ایک سانپ عظیم تہہ کو نگل جاتا تھا پھر  
 ذوالقرنین غرائق کے پاس گیا اون کتابی لوگوں نے سن کر یہ کہا ایسی ہی ہم ذوالقرنین کو اپنی کتاب  
 میں پاتے ہیں۔

بیہقی نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس  
 آیا اور اوس نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ یہ ارادہ کرتا ہے کہ میرا مال لے لے آپ نے اوس کے  
 باپ کو بلایا جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا کہ اوس بوڑھے نے اپنے نفس میں کچھ کہا ہے  
 جسکو اوس کے کانوں نے نہیں سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس بوڑھے سے پوچھا

جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے

کہ تم نے اپنے دل میں کچھ کہا ہے جبکو تیرے کا نون نے نہیں سنا ہوا اوس نے کہا امد تعالیٰ ہمیشہ آپ کے ساتھ ہماری بصیرت اور یقین کو زیادہ کرے بیشک میں نے کہا ہے آپ نے فرمایا لا کیا ہے اوس نے اشعار پڑھے ۵

غذونک مولود افتک یا فغ	نعل با اجنی علیک ونہسل
ذالیدہ صافک باسقم لم ابت	لسقمک الاسا ہر اتمسل

جسوقت بیماری کے سبب سے کوئی رات تجھ پر تنگ ہو جاتی تیری بیماری سے میں رات کو نہیں رہتا مگر یہ اور عجیب ۱۱

تخاف الروی نفسی علیک انہا	لتعلم ان الموت حتم موکل
---------------------------	-------------------------

میرے نفس ہلاکت کا تجھ پر خوف کرتا تھا حال یہ تھا کہ میرے نفس ضرور جانتا تھا کہ موت واجب اور نقصا کی ہوئی سے ۱۲

کافی لا المطروق دونک بالذی	طرت دونی فعیف ہی تہل
----------------------------	----------------------

جو بیماری تجھ پر آتی گویا وہ بیماری مجھ پر آتی تھی تیری بیماری سے میرے آنکھوں سے آنسو بہتے تھے

قلما بلغت السن والغایۃ الشی	الیک مدی ما کنت فیک اذل
-----------------------------	-------------------------

جبکہ تو جوان ہوا اور اوس انتہا کو پہنچی جہاں مجھے آرزو تھی۔ ۱۳

جعلت جزائی غلطہ وقطاطہ	کاکم انت المنعم المتفضل
------------------------	-------------------------

تو نے میری جزا سخت کلامی اور بد خوئی سے دی گویا تو میرے نعمت دینے والا اور مجھ پر بخش کر نوازا

فلتک اذ لم ترع حق ابوتی	کما یفصل البجار المجاور فضل
-------------------------	-----------------------------

جسوقت حق پدری کی تو رعایت نہیں کرتا ہے کاش تجھ سے ویسا معاملہ کیا جاتا جو پڑوسی کے ساتھ پڑوسی کرتا ہے۔ ۱۴

یہ اشعار سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روئے اور اوس بوزر سے کہ فرزند کا گریبان پکڑا اور فرمایا انت وما لک لابیک۔

سہتی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حضرت فاطمہ کی شادی کا پیام آیا میری مولائے مجھ سے کہا کیا تم کو عنوم ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کا پیام آیا ہے تم کو اس امر سے کون امرانغ ہے کہ تم حضرت فاطمہ کے باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ میں یہی سن کر آپ کے پاس گیا حال یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حلات اور ہیبت تھی جبکہ میں آپ کے ساتھ بیٹھ گیا میں کچھ بات نہ کر سکا واللہ تعالیٰ مجھ کو بحیثیت قدرت پہنچی کہ میں کلام کروں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے پوچھا اے علی تم کیوں آئے کیا حاجت ہو میں چپ ہو رہا آپ نے فرمایا شاید تم اس لئے آئے ہو کہ فاطمہ کے ساتھ شادی کی درخواست کرو میں نے عرض کی بیشک میں اس لئے آیا ہوں۔

سہتی نے ابوسعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھ کو بھوک کی تکلیف ایسی ہوئی کہ اس کی مثل ہرگز ایسی تکلیف نہیں ہوئی تھی میری بہن نے مجھ سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ اور آپ سے سوال کرو میں آپ کے پاس آیا کیا ایک مین نے دیکھا کہ آپ خطبہ پڑھ رہے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص پارسائی چاہے گا اللہ تعالیٰ اس کو عفت دیگا اور جو شخص غنا چاہیگا اللہ تعالیٰ اس کو غنی کرے گا یہ سن کر میں نے اپنے دل میں کہا ضرور اس ارشاد سے میں ہی ارادہ کیا گیا ہوں میں آپ سے کسی شے کا سوال نہ کروں گا میں اپنی بہن کے پاس پلٹ کے آیا اور آپ کے ارشاد سے خبر کی میری بہن نے کہا تم نے اچھا کیا جبکہ دوسرا دن ہوا واللہ میں نے ایک قلعہ کے نیچے اپنے نفس کو مشقت اور رنج میں ڈالا کیا ایک مین نے یہود کے دراجم میں درجہ پائے جسم اور درمہوں سے کھانے کی چیزیں خریدیں اور کھائیں اور ہمارا ایسا حال ہوا کہ دنیا آئی انصاف میں سے کوئی گھر والا مال میں ہم سے زیادہ نہ تھا اور ابن سعد نے اس حدیث کی روایت اس لفظ سے کی ہے کہ اول آپ مجھ سے متوجہ ہوئے اور ایک لفظ میں یہ وارد ہے کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ آپ نے یہ قول نہیں فرمایا مگر خاص میرے واسطے اور ایک لفظ میں یہ وارد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

میرے واسطے ایسا رزق مقدر کیا کہ میں اس کا شمار نہیں کر سکتا تھا۔

## بعض باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم نے منافقوں کی خبر دی تھی

بیہقی نے ابن سعد سے روایت کی ہے کہ ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے پاس خطبہ میں  
آپ نے خطبہ میں فرمایا اے لوگو تم میں سے بعض منافقین ہیں جس منافق کا میں نام لون اوس کو چاہتا  
کہ کہڑا ہو جاوے آپ نے ہر ایک کا نام لیکر فرمایا اوٹھ اے فلان اوٹھ اے فلان یہاں تک  
کہ چھبیس منافقوں کو گنتی کیا۔

ابن سعد نے ثابت التبتانی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ منافقین جمع ہوئے اور انھوں نے اپنے  
درمیان گفتگو کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا کہ تم لوگوں میں سے بہت مرد  
جمع ہوئے انھوں نے ایسا کہا ایسا کہا تم لوگ اوٹھو اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو اور استغفار  
کہو اور تمھارے واسطے میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتا ہوں وہ لوگ نہیں اوٹھے آپ نے ان  
سے تین بار ایسا فرمایا پھر آپ نے فرمایا یا تم لوگ اوٹھو یا تم لوگوں کے نام سے میں پکاروں  
پھر آپ نے فرمایا اوٹھ اے فلان منافقین ذلیل اور خوار منہ چھپائے ہوئے اوٹھے

احمد اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے ابن  
عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چھوٹے  
میں سے ایک حجرے کے سایہ میں بیٹھے تھے اور آپ کے پاس مسلمانوں میں سے ایک گروہ  
بیٹھا ہوا تھا اور قریب تھا کہ اوس حجرے سے سایہ کم ہو جاوے آپ نے فرمایا کہ قریب میں  
تمھارے پاس ایک ایسا مرد آویگا جو تمھاری طرف شیطان کی آنکھوں سے دیکھے گا تم  
لوگ اوس سے کلام نہ کیجو تنہا میں ایک مرد از رزق چشم داخل ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
آلہ وسلم نے اوس سے فرمایا کیا سب ہو جو تو اور فلان اور فلان مجھ کو گالیوں دیتا ہو وہ آدمی اٹھا

لوگوں کی طرف چلا گیا اور اون کو بلا کر لایا اون لوگوں نے قسم کھائی اور عذر کیا اللہ تعالیٰ  
یہ آیت نازل کی یوم یغیبہم اللہ جمیعاً فیحلفون لہ کما یحلفون لکم آخر آیت تک۔

یہ باب اوس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے اوس شخص کی خبر دی تھی جس نے اپنے آب کو ذبح کیا

بیہقی نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اوس نے کہا کہ فلاں شخص مر گیا ہے آپ نے فرمایا وہ نہیں مرا  
نے دوسری بار کہا فلاں مر گیا آپ نے فرمایا وہ نہیں مرا پھر اوس نے تیسری بار  
کہا فلاں مر گیا کہ فلاں نے ایک چوڑے لائے پیکان والے تیر سے اپنا گلا کاٹ ڈالا آپ نے اوس  
نماز نہیں پڑھی۔

یہ باب اوس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وآلہ وسلم نے ابو درداء کے اسلام لانے کی خبر دی

بیہقی اور ابونعیم نے جابر بن نفیر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابو الدرداء بت کو پوچھتے  
اور عبد اللہ بن رواحہ اور محمد بن مسلمہ ابو الدرداء کے مکان میں داخل ہوئے اور اون کے  
بتوں کو توڑ ڈالا ابو الدرداء پلٹ کے آئے بت کو شکستہ دیکھا اون بت سے کہا تیرا بھلا ہو  
تو نے اپنے نفس سے کیوں نہیں دفع کیا جو تجھ کو توڑ ڈالا پھر ابو الدرداء نبی صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کے پاس گئے ابو الدرداء کی طرف ابن رواحہ نے دیکھا کہ سامنے سے آ رہے ہیں کہا کہ یہ ابو الدرداء  
آ رہے ہیں اور میں گمان نہیں کرتا ہوں کہ یہ آئے ہیں مگر یہ کہ ہمارے دو ہونڈ ہٹنے کے لئے نبی صلی  
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا ہر بطلب میں نہیں آئے ہیں بلکہ اسلام لانے کے واسطے آئے ہیں  
میرے رب نے ابو الدرداء کے مسلمان ہونے کے واسطے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔

یہ حصہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس ابر کی خبر دی تھی جو مین میں برساتھا یہ بتی نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا جو ہمارے پاس ایک ابر آیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکان سے باہر نکل کے ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا وہ فرشتہ جو اس صحابہ پر نازل ہے وہ ابھی میرے پاس آیا اور اوس نے مجھ کو سلام کیا اور مجھ کو یہ خبر دی کہ وہ اس صحابہ کو اوس صحرا کی طرف چلا رہا ہے جو مین میں ہے جس کا نام صریح ہے اس کے بعد ہمارے پاس ایک شتر سوار آیا ہم نے اوس سے صحابہ کا واقعہ پوچھا اوس نے یہ خبر دی کہ ہم لوگوں میں اوس دن پانی برسنا بہت ہی نے کہا جو کہ اس حدیث کا ایک شاہد ہے یہ حدیث مرسل ہے کہ بن عبد اللہ المزنی سے چکی یہ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابر کے فرشتہ کی خبر دی کہ وہ فرشتہ اوس سے آ رہا ہے اور اون لوگوں میں فلان روز پانی برسا اور آپ نے اوس فرشتہ سے پوچھا ہمارے شہ میں کب پانی برسے گا اوس فرشتہ نے کہا فلان روز پانی برسیگا اوس وقت آپ کے پاس منافقین میں سے کچھ آدمی تھے آپ کے ارشاد کو اون منافقین نے محفوظ رکھا پھر اونھوں نے آدمیوں سے ابر کے برسے کو پوچھا اونھوں نے اوس کی تصدیق پائی منافقین ایمان لے آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس واقعہ کو ذکر کیا آپ نے اون کو یہ دعا دی زادکم اللہ ایما نا اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کو زیادہ کرے ۔

یہ حصہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس مرد کی خبر دی تھی جس نے ایک جاریہ کو راہ میں چھینچا ابن سعد اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو صحیح حدیث کہا ہے اور یہ بتی نے ابی یسوم سے روایت کیا ہے کہ مین نے ایک جاریہ کو مدینہ شریفہ کے بعض راستوں میں

دیکھا میں نے اپنا ہاتھ اوس کی مکر کی طرف جھکایا جب کہ دوسرا دن ہوا تو آدمی نبی صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کے پاس آئے تاکہ آپ سے بیعت کریں میں نے اپنا ہاتھ بیعت کے واسطے بڑھایا  
اور میں نے عرض کی یا رسول اللہ مجھ سے بیعت لیجئے آپ نے مجھ سے فرمایا کیا تم وہ نہیں ہو  
کہ کل کے دن تم نے اپنا ہاتھ اوس جاریہ کی طرف بڑھایا تھا میں نے عرض کی یا رسول اللہ مجھ سے  
بیعت لیجئے واللہ میں عمر بھر بھرا یا فعل نکر و لگاتار اپنے فرمایا بہترین تمہاری بیعت قبول کرتا ہوں۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے اوسس بکری کی خبر دی تھی جو بغیر حق کے لی گئی تھی

بہت ہی نے ایک انصاری مروی سے روایت کی ہے کہا جو کہ ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کی دعوت کی جبکہ کھانا رکھا گیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لقمہ لیا آپ اوس  
لقمہ کو اپنے دہان مبارک میں چبانے لگے پھر آپ نے فرمایا کہ میں ایسی بکری کا گوشت پاتا ہوں جو  
بغیر حق لی گئی ہے اوس عورت سے پوچھا گیا اوس نے کہا کہ اوس کی پر و سن نے اوس کے  
پاس وہ بکری بغیر اذن اپنے شوہر کے بھیجی تھی۔

نسائی اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے جابر رضی سے یہ روایت  
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب ایک عورت کے پاس سے گزرے اوس نے  
آپ کے اور آپ کے اصحاب کے لئے ایک بکری بھیج کی اور اون کے لئے کھانا تیار کیا جبکہ  
آپ اور آپ کے اصحاب پٹ کے آئے اوس نے کہا یا رسول اللہ میں نے آپ کے لئے کھانا تیار  
کیا ہے آپ آئے اور کھانا کھائے آپ اور آپ کے اصحاب داخل ہوئے ایک لقمہ آپ نے سنا اگو  
یہ قدرت نہیں ہوئی کہ اوس کو خلق کے نیچے اتار سکے آپ نے فرمایا کہ سمجھو بکری جو بغیر  
اجازت لینے اہل کے ذبح کی نہی ہے اوس عورت نے کہا یا نبی اللہ ہم لوگ آل معاف سے تعلق نہیں کرتے  
میں اور وہ لوگ ہم سے یہ مختلف ہیں مرنے میں کہ ہم اون کی خیر لے لیں یا وہ ہماری خیر لے لیں



یہہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک چور کے احوال سے خبر دی تھی

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے حارث بن حاطب سے یہ روایت ہے کہ ایک مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ میں چوری کی نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس وہ لایا گیا آپ نے فرمایا کہ اس کو قتل کر ڈالو آدمیوں نے کہا اس نے چوری کی ہے اور کوئی فعل اس سے صادر نہیں ہوا آپ نے فرمایا اس کا ہاتھ کاٹ ڈالو پھر اس نے دوسرے بار چوری کی پھر اس کا ہاتھ کاٹا گیا پھر اس نے حضرت ابو بکر الصدیق کے عہد میں چوری کی پھر اس کا پیر قطع کیا گیا پھر اس نے چوری کی اس کا دوسرا پیر قطع کیا گیا یہاں تک کہ اس کے چاروں ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے گئے پھر اس نے پانچویں بار چوری کی ابو بکر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس شخص کے احوال سے زیادہ عالم تھے اس نے اپنے اس کے قتل کے واسطے امر فرمایا تھا اس کو لیجاؤ اور قتل کر ڈالو آدمیوں نے اس کو قتل کر ڈالا۔

یہہ باب اس عورت کے بیان میں ہے جس کے احوال سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خبر دی تھی کہ روزہ رکھتی تھی اور عیثیت کرتی تھی

بیہقی نے ابو بکری سے روایت کی ہے کہ ایک عورت تھی جس کی زبان میں تیری تھی وہ عورت نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آئی جبکہ اس کو رات ہو گئی آپ نے اپنے کھانے پر اس کو بلایا اس نے کہا میں روزہ دار تھی آپ نے فرمایا تو نے روزہ نہیں رکھا جبکہ دوسرا روزہ اس نے بعض غلط سانی کیا جبکہ اس کو شام ہو گئی آپ نے اپنے کھانے پر اس کو بلایا آپ نے کہا آج میرا روزہ تھا آپ نے فرمایا تو نے جھوٹ کہا تیرا روزہ نہ تھا جبکہ دوسرا روزہ اس کا

اپنی زبان کی پوری حفاظت کی اور کچھ تیز زبانی نہیں کی جبکہ اس کو شام ہو گئی آپ نے اپنے کھانے پر اس کو بلایا اس نے کہا آج میرا روزہ تھا آپ نے فرمایا آج تو نے روزہ رکھا یہ حدیث مرسل ہے۔

طیالسی اور بیہقی نے (شعب) میں اور ابن ابی الدنیا نے (ذم الغیبت) میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آدمیوں کو ایک دن کے روزہ کے واسطے امر فرمایا اور فرمایا جب تک میں اذان نکالوں کوئی آدمی روزہ افطار نہ کرے آدمیوں نے روزہ رکھا یہاں تک کہ انھوں نے شام کی ہر ایک مروتا اور کہتا یا رسول اللہ میں روزہ دار تھا آپ مجھ کو اذان دیجئے تاکہ میں افطار کروں آپ اس کو اذان دیدیتے تھے یہاں تک کہ جبوقت ایک مروتا اس نے عرض کی یا رسول اللہ آؤ کے بل میں سے دو عورتوں نے روزہ رکھا تھا اور وہ آپ کے پاس آنے سے حیا کرتی ہیں آپ ان دونوں کو اذان دیجئے کہ وہ افطار کریں آپ نے اس مرد سے عرض فرمایا پھر اس نے عرض کی آپ نے اس سے اعراض کیا پھر اس نے عرض کی آپ نے اس سے اعراض کیا اور یہ فرمایا کہ ان دونوں بیویوں نے روزہ نہیں رکھا اور وہ شخص کیونکر روزہ رکھیں گا جو آدمیوں کا گوشت کھا گیا تاہم ان دونوں کے پاس جاؤ اور ان سے کہہ دو کہ اگر تم دونوں نے روزہ رکھا تھا تو تمہ دونوں قے کرو وہ مروتا بی بیوں کے پاس پٹ کے آیا اور ان کو خبر کی دونوں بیویوں نے قے کی ہر ایک بی بی نے خون کا لوتہ پڑا قے کیا وہ مرد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پٹ کے آیا اور آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا قسم ہر اس ذات کی میری جان جس کے قبضہ قدرت میں ہے اگر یہ لڑکیوں ان کے پیٹوں میں باقی رہ جاتے تو ان دونوں کو آگ کھا لیتی۔

احمد اور ابویعلیٰ نے اور بیہقی نے (شعب) میں اور ابن ابی الدنیا نے (ذم الغیبت) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام عبید سے یہ روایت کی ہے کہ دو عورتوں نے

روزہ رکھا اور ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ یہاں پر دو عورتیں من جنہوں نے روزہ رکھا ہر ایک کی یہ حالت ہے قریب ہر کہ پیاس سے مر جاوین آب نے فرمایا اون دونوں کو ملاو وہ دونوں آئین اور بہت بڑا پیالہ لایا گیا آپ نے اون دونوں میں سے ایک کو شے سے فرمایا تو قے کر اوس نے خون اور پیپ اور کچھ لہو اور گوشت فرمایا یہاں تک کہ آدھا قدر بھر گیا پھر آپ نے دوسری عورت سے فرمایا تو قے کر اوس نے پیپ اور خون اور کچھ لہو اور گوشت وغیرہ فرمایا یہاں تک کہ قے بھر گیا آپ نے فرمایا کہ ان دونوں نے اوس شے سے روزہ جسکو اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہر اوس شے سے اونھوں نے افطار کیا جسکو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہر اون عورتوں میں سے ایک دوسری کے پاس بیٹھ گئی اور دونوں کو گوشت کھاتی رہیں (یعنی لوگوں کی غیبت کرتی رہیں)۔

ابن ابی الدنیا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہا ہر میں نے ایک عورت کو کہا کہ یہ طویۃ النذیر ہے یعنی اسکے دامن دراز ہیں اور میں اوس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھی آپ نے مجھ سے فرمایا تھو کو تھو کو میں نے گوشت کا تو تھو انہ سے پھینکا۔ حاکم نے روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے زید بن ثابت سے روایت ہے کہ ہر اوس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب میں بیٹھے ہوئے تھے کیا ایک آپ کھڑے ہو گئے اور مکان میں تشریف لے گئے اوس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گوشت بدیتا آیا تھا اوس کی طرف سے کئی قوم کے لوگ جو بیٹھے ہوئے تھے اونھوں نے کہا اے زید کاش تم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاتے اور آپ سے یہ کہتے کہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس گوشت میں سے ہمارے پاس بھیجے آپ نے سنکر زید سے فرمایا تم اون آدمیوں کے پاس پلٹ کر جاؤ اونھوں نے تمھارے آنے کے بعد گوشت کھا لیا ہر زید نے کہا میں پلٹ کر اون کے پاس آیا اور اون کو خبر کی اور انھوں نے

نے کہا ہم نے گوشت نہیں کھایا اور بچہ ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ضرور کسی امر سے حادث ہوا ہر سب لوگ آپ کے پاس آئے آپ نے فرمایا گویا تمہارے دانتوں میں زید کے گوشت کی سبزی میں دیکھ رہا ہوں سب نے کہا یا رسول اللہ سچ ہے آپ ہمارے واسطے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے مغفرت چاہئے آپ نے اون کی مغفرت چاہی۔

ضیاء مقدسی نے (المختارہ) میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ عرب میں یہ دستور تھا کہ سفر میں بعض آدمی بعض کی خدمت کیا کرتا تھا اور ایک مرد تھا جو ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت کیا کرتا تھا دونوں حضرات سو گئے اور دونوں بیدار ہوئے اوس مرد نے اون کے لئے کھانا تیار نہیں کیا دونوں حضرات نے کہا کہ وہ بہت سونے والا ہوا اوس کو بیدار کیا اور دونوں نے اوس سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ اور عرض کرو کہ ابو بکر اور عمر دونوں آپ کو سلام کہتے ہیں اور آپ سے سالن مانگتے ہیں آپ نے یہ پیام سنکر فرمایا کہ اون دونوں نے سالن کھا لیا ہے یہ ارشاد سنکر دونوں حضرات آئے اور عرض کی یا رسول اللہ کس شجر سے ہم نے سالن کیا ہے آپ نے فرمایا اپنے بھائی کے گوشت کا سالن کیا ہے قسم ہر اوس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں اوس کا گوشت تمہارے سامنے کے دانتوں میں دیکھ رہا ہوں دونوں حضرات نے عرض کی یا رسول اللہ آپ ہمارے واسطے مغفرت کی دعا کیجئے آپ نے فرمایا تم دونوں اوس مرد سے کہو تاکہ وہ تمہارے لئے مغفرت چاہے۔

### باب

بہت ہی اور ابو نعیم نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ میرے پاس گوشت کا ایک ٹکڑا بدیہ بھیجا گیا میں نے خادمہ سے کہا اسکو اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لیجاؤ تین میں ایک سائل آگیا اور وہ دروازے پر کھڑا ہو گیا اوس نے کہا قصد قوا باک اللہ فیکم ہم نے اوس کو جواب دیا بارک اللہ تعالیٰ فیک سائل یہ سنکر چلا گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے میں نے خادمہ سے کہا آپ کے پاس گوشت لیجاؤ خادمہ آپ کے

پاس گوشت لیجا و خادمہ آپ کے پاس گوشت لیکر گئی یکایک دیکھا گیا کہ گوشت سفید چمکا رہا تھا ہر  
 ہو گیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کیا تمہارے پاس کوئی سائل آیا تھا جسکو تم نے پھیر دیا  
 نے کہا ہائیک آیا تھا آپ نے فرمایا کہ وہ گوشت اس لئے تھا ہر ہو گیا وہ پھر ہمیشہ ام سلمہ کے مکان کے  
 ایک جانب میں تھا اوس پر کوٹنے پینے کی شہرہ گوشتی اور پستی تھیں یہاں تک کہ حضرت ام سلمہ  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وفات پائی۔

### باب

طبرانی نے صحیح سند سے ابی سعورہ رضی سے روایت کی ہر کہا ہے کہ ہم لوگ نمازیوں میں  
 نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے آدمیوں کو سخت شفت اور تکلیف بھیجی یہاں تک  
 میں نے مسلمانوں کے چہرے اندوہ و غم اور منافقوں کے چہرے فرح و کیم چمکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ امر بھی آپ نے  
 فرمایا اللہ آفتاب عرب ہو گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے پاس رزق لاوے گا حضرت عثمان نے یہ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ  
 اور اللہ تعالیٰ کا رسول دونوں صادق ہیں حضرت عثمان رضی نے چودہا اونٹ جن پر  
 غلہ تمنا سے غلہ کے خرید کر لئے ان چودہا میں سے نو اونٹ حضرت عثمان رضی نے نبی صلی علیہ وآلہ  
 وسلم کے پاس بھیجے اس غلہ کے آنے سے مسلمانوں کے چہرے فرحت پہچانی گئی اور منافقوں  
 کے چہرے میں غم و اندوہ دیکھا گیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے  
 اپنے دونوں دست مبارک دعا کے واسطے اتنے اوٹھائے تھے کہ آپ کی دونوں بغلوں کی  
 سفیدی دیکھی گئی حضرت عثمان کے واسطے آپ وہ دعا مانگ رہے تھے جو اوس سے قبل کسی  
 لئے میں نے کوئی دعا نہیں سنی تھی۔

ابو نعیم نے مسعود ابن الفضل اللخمی سے یہ روایت کی ہر کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 اون کا نام مطاع رکھا اور اون سے فرمایا کہ تم اپنی قوم میں مطاع ہو یعنی قوم تمہاری اطاعت  
 کرے گی اور اون سے فرمایا کہ تم اپنے اصحاب کی طرف جاؤ جو شخص تمہارے اس جھنڈے  
 کے نیچے داخل ہو گا وہ اسن باو گیا وہ قوم کی طرف گئے قوم کے لوگوں نے اون کی اطاعت

کی اور اون کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور اون لگوں نے آپ سے عرض کی آپ ہمارے واسطے دعا فرمائیے کہ ہم جرش پر غالب ہو جاویں آپ نے اون سے فرمایا کہ جرش الاجراش کی کثرت ہوگی اور آدمی قلیل ہو جاویں گے۔ و عنون نے عرض کی یا رسول اللہ کیا آپ نے اس وقت اون کے کثیر ہونے کی دعا فرمائی ہے اپنے فرمایا میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور و عنون نے مجھ کو یہ خبر دی کہ مسعود آپ سے ہجرت کجالت شرک جنگ کرے گا اور شام کے وقت اپنے محل میں آپ کے پاس آوے گا جبر سلیمان ہوگا جبکہ زوالِ شمس کا وقت تھا تو مسعود آئے اور ایمان لائے مسعود کی یہ شان تھی کہ توڑ فوڑ کی ایسی اطاعت کرتے۔ رہتھے کہ جو وقت قبیل کے درمیان شرواع ہوتا وہ جھڑ لیتے اور اون کے درمیان اصلاح کرا دیتے۔

### باب

آبن سعد نے ابی عبد الرحمن الجہنی سے روایت کی ہے کہ آپ کے پاس آئے اور اون لگوں نے آپ سے عرض کی یا رسول اللہ کیا آپ نے اس وقت اون کے کثیر ہونے کی دعا فرمائی ہے اپنے فرمایا میرے پاس آوے گا جبر سلیمان ہوگا جبکہ زوالِ شمس کا وقت تھا تو مسعود آئے اور ایمان لائے مسعود کی یہ شان تھی کہ توڑ فوڑ کی ایسی اطاعت کرتے۔ رہتھے کہ جو وقت قبیل کے درمیان شرواع ہوتا وہ جھڑ لیتے اور اون کے درمیان اصلاح کرا دیتے۔

### باب

آبن عساکر نے ابی ماضیہ کے طریق سے روایت کی ہے کہ آپ کے عجب سے حضرت عثمان غنی کے ولی نے یہ حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان کے پاس یہ بھیجا آپ کا رسول رک رہا پھر آپ کا رسول آیا اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا تم کیوں رکے تھے پھر آپ نے فرمایا اگر تم جاہو تو جس امر نے تم کو روک رکھا تھا اس سے میں خیر دون۔ تم ایک بار عثمان کی طرف دیکھتے تھے اور ایک بار رقیہ کی طرف دیکھتے تھے۔ اور یہ کہتے تھے کہ ان دونوں میں سے کون احسن ہے اس رسول نے عرض کی قسم ہاں اس ذات

کی جس لئے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے یہ وہی امر ہے جس نے مجھ کو روکا تھا۔  
ابن عساکر نے زبیر بن بکر کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھ سے محمد بن سلام الحنفی نے  
حدیث کی ہے کہا ہے مجھ سے ابو المقدام مولیٰ عثمان بن عفان نے حدیث کی ہے کہا ہے کہ نبی  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد کے ساتھ عثمان بن عفان کے پاس بکری کے پائے بھیجے  
وہ مرد رک رہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس کے آنے کے بعد اوس سے فرمایا اگر تم  
چاہتے ہو تو میں تم کو اوس امر سے خبر دیتا ہوں جس امر نے تم کو روک رکھا تھا اوس مرد نے  
عرض کی بہتر ہے یا رسول اللہ آپ خبر دیجئے آپ نے فرمایا تم عثمان اور رقیہ کی طرف دیکھ  
رہے تھے اور دونوں کے حسن سے تعجب کر رہے تھے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خبر دینے کی

حدیثوں کا جامع ہے

حاکم نے ابن مسعود سے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے  
کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے پاس ایک مرد اہل جنت سے آویگا  
حضرت ابو بکرؓ گئے اور سلام علیک کی پھر وہ بیٹھ گئے۔

احمد نے عمرو بن العاص سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مرد  
اول اس دروازے سے داخل ہوگا وہ مرد اہل جنت سے ہے سعد بن ابی وقاص و اعلیٰ  
ابو یعلیٰ اور ابن عدی اور بیہقی اور ابن عساکر نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے ہم لوگ  
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا کہ تمہارے پاس اوس  
دروازے سے ایک مرد اہل جنت سے آویگا یکایک سعد بن ابی وقاص نظر آئے۔

بزار نے عمر سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس  
ایک مرد اہل جنت سے آوے گا اتنے میں سعد داخل ہوئے آپ نے تین روز تک یہی فرمایا اور

ہر ایک دن سہ آتے گئے ۔

احمد اور بزر اور طبرانی نے (اوسط) میں جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعد بن الربیع کی ملاقات کے واسطے تشریف لے گئے آپ بیٹھ گئے اور ہم لوگ بھی بیٹھ گئے آپ نے فرمایا تمہارے پاس سوقت ایک مرد اہل جنت سے آتا ہے ابو بکر آئے پھر آپ نے فرمایا تمہارے پاس ایک مرد اہل جنت سے آتا ہے عمر آئے ۔ پھر آپ نے فرمایا تمہارے پاس ایک مرد اہل جنت سے آتا ہے عثمان آئے پھر آپ نے فرمایا تمہارے پاس ایک مرد اہل جنت سے آتا ہے اور آپ نے یہ دعا کی اے میرے اللہ اگر تو چاہتا ہے تو ایسا کر کہ وہ مرد علی ہون حضرت علی نظر آئے ۔

طبرانی نے سلمہ بن رافع کی بی بی سے روایت کی ہے کہا ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھی آپ نے فرمایا تمہارے پاس ایک مرد اہل جنت سے ضرور آوے گا ایک مین نے رضا کی آواز سنی میں نے دیکھا کہ حضرت علی بن ابی طالب تھے ۔

ابن سعد نے عبد الرحمن بن ثابت سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی کلب میں سے ایک عورت کے ساتھ شادی کرنا چاہا حضرت عائشہ کو اس کے پاس اوس کے دیکھنے کے لئے بھیجا حضرت عائشہ گئیں پھر پلٹ کے آئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ سے پوچھا تم نے کیا دیکھا اونھوں نے کہا میں نے کوئی زیادتی نہیں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ سے فرمایا ضرور تم نے زیادتی دیکھی ہے تم نے اوس کے رخصا پر ایک ایسا خال دیکھا جس کے دیکھنے سے تمہارے جسم کا ہر ایک بال کھڑ ہو گیا حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ آپ سے کوئی راز مخفی نہیں ہے یعنی آپ کو ہر ایک شے کا علم ہے ۔

خطیب اور ابن عساکر نے ابن سابط کے طریق سے حضرت عائشہ سے یوں روایت کی کہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کو ایک عورت کے پاس بھیجا جس کے ساتھ شادی چاہی تھی تاکہ اوس کو دیکھیں حضرت عائشہ نے کہا میں نے کوئی زیادتی نہیں دیکھی آپ نے فرمایا تم نے



اوس کے رخصت پر ایک ایسا خال دیکھا جس سے تمہارے کن پٹیوں کے بال کھڑے ہو گئے تھے  
عائشہ نے کہا میں نے عرض کی آپ سے کوئی راز چھپا نہیں ہے اور کس شخص کو یہ قدرت ہے  
جو آپ سے کوئی راز چھپا دے۔

آپ نے سعد بن عباس بن عبد اللہ بن سعید سے یہ روایت کی ہے خالد بن الولید نے مکہ منظم کی  
طرف جانے کا ارادہ کیا اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک مرد کے باب میں  
جوازت چاہی جو نبی بکر سے تھا اور ان کے ساتھ جانے کا ارادہ رکھتا تھا، رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اوس کو لیجاؤ مگر اپنے اس بھائی بکری سے بے خوف نہ رہنا خالد اوس کو  
ساتھ لے گئے اور سو گئے اور خالد ایسے حال میں بیدار ہوئے کہ انھوں نے دیکھا اوس مرد  
بکری نے تلوار سونتی ہے اور وہ یہ ارادہ کر رہا ہے کہ خالد کو اوس تلوار سے قتل کر ڈالے  
خالد نے اوس کو قتل کر ڈالا۔

ابو نعیم نے (معرفہ) میں اور ابن سعد نے عمرو بن الفضل الخزازی سے روایت کی ہے کہ نبی  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو بلایا اور آپ نے یہ ارادہ کیا کہ میرے ساتھ ابوسفیان  
کے پاس مال بھیجیں کہ وہ قریش میں تقسیم کر دیں۔ امر مکہ کی فتح کے بعد تھا عمرو نے کہا میں  
اپنے ساتھی کو ڈھونڈ رہا تھا میرے پاس عمرو بن امیہ الصغری آیا اور اس نے کہا مجھ کو  
یہ خبر پہنچی ہے کہ تم مکہ کی طرف جانے کا ارادہ رکھتے ہو میں تمہارا ساتھی رہوں گا میں نے  
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر کی آپ نے منکر فرمایا جو قوت تم عمرو بن امیہ کے قوم کے شہزادین  
اترو تو اوس سے ڈرتے رہیو اس لئے کہ کہنے والے نے کہا ہے انوکا البکری فلا تامنہ اپنے  
بھائی بکری سے بے خوف نہ رہیو عمرو نے کہا ہم گھر سے نکلے یہاں تک کہ جو قوت میں مقام ابوار  
میں آیا تو عمرو بن امیہ نے مجھ سے کہا میں اپنی قوم سے ایک حاجت رکھتا ہوں ان کے پاس میں  
جاتا ہوں میرے واسطے ٹھیرے رہو میں نے کہا رشد کی حالت میں جاؤ جبکہ اوس نے پیٹھے پھیری مینو  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول یاد کیا میں نے اپنے اونٹ پر کجاوہ باندھا اور میں بھلا

اور یہ کہ جن تیز دوار رہا تھا یہاں تک کہ جس وقت میں مقام اصافرمین تھا یکایک میں نے دیکھا  
 عمرو بن امیہ ایک گروہ کے ساتھ میرے سامنے آ رہا ہر عمرو بن الفغوار نے کہا میں نے اپنے  
 اونٹ کو تیز کیا اور اس سے میں آگے بڑھ گیا جبکہ اس کی قوم نے دیکھا کہ میں اون سے  
 فوت ہو گیا وہ پھر گئے اور عمرو بن امیہ میرے پاس آیا اور مجھ سے کہا میری ایک حاجت  
 قوم سے تھی میں اس لئے گیا تھا میں نے کہا بیشک اور ہم چلے گئے یہاں تک کہ ہم مکہ میں  
 ابوعلی نے صحیح سند سے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 مکان سے غضب کی حالت میں باہر تشریف لائے آدمیوں کو خطبہ سنایا اور فرمایا تم لوگ مجھ سے  
 آج کے روز کسی شے کو نہ پوچھو گے مگر میں اس شے کی تکوین خبر دوں گا ہم لوگ گمان کرتے تھے کہ جبریل علیہ السلام  
 آپ کے ساتھ ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگوں کو جاہلیت کے زمانہ سے بہت فتنہ  
 ہماری برائی آپ ہم پر ظاہر نہ فرماوین آپ ہم سے عفو فرماوین اللہ تعالیٰ آپ سے عفو کرے گا۔

ابوعلی نے ابن عمر سے ایسی سند سے روایت کی ہے جس کے ساتھ کچھ خوف ہنہیں ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما  
 ہر اونھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ یہ قبیلہ  
 جو قریش میں سے ہے ہمیشہ امن میں رہیں گے یہاں تک کہ اس قبیلہ کے لوگوں کو لوگ اون کے دین سے  
 کفر کی حالت میں پھیر دینگے ایک مرد آپ کے پاس کہڑا ہوا اور اس نے پوچھا یا رسول اللہ میں کیا جنت  
 میں جاؤنگا یا دوزخ میں آپ نے فرمایا تم جنت میں ہو گے پھر آپ کے پاس دوسرا مرد کہڑا ہوا اور  
 اس نے پوچھا یا رسول اللہ کیا میں جنت میں ہوں گا یا دوزخ میں آپ نے فرمایا دوزخ میں پھر آپ نے  
 فرمایا جب تک میں ساکت رہوں اور تم سے کوئی بات نہ کہوں تم لوگ مجھ سے ساکت رہو کوئی  
 بات نہ پوچھو اگر یہ امر ہو تا کہ تم لوگ دفن نہ کئے جاتے تو میں اہل دوزخ کے ایک گروہ کی تکوین  
 خبر دیتا یہاں تک کہ تم اون لوگوں کو پہچان لیتے اور اگر مجھ کو یہ امر کیا جاتا کہ میں تم کو دوزخ میں  
 کو بتاؤں تو میں تکوین دیتا۔

ابن عبدالحکم نے (فتوح مصر) میں کھول کے طریق سے معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے جہدن اون کو یمن کی طرف بھیجا اپنے ناقہ پر معاذ کو سوار کرایا اور فرمایا اسے معاذ تم جاؤ یہاں تک کہ تم مقام جہدین پہنچو گے جس جگہ یہ ناقہ ٹکولیکر بیٹھ جائے اس جگہ تم اذان دیجو اور نماز پڑھو اور اس جگہ میں مسجد بنایا کچھ معاذ نہ گئے یہاں تک کہ جہد تک پہنچے ناقہ نے اون کو لیکر گردش کی اور بیٹھنے سے انکار کیا جبکہ معاذ نے دیکھا کہ ناقہ ہنیں بیٹھتی ہے پھر سے پوچھا کیا اس جہد کے سوا اور جہد بھی ہے آدمیوں نے کہا ہاں چند رکامہ ہے جبکہ جہد رکامہ کے پاس آئے تو ناقہ نے گردش کی اور بیٹھ گئی معاذ اس جگہ اتر پڑے اور ندائے صلوات کہی پھر کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھی۔

دہلی نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ جس رات میں اسود غنسی قتل کیا گیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آسمان سے خبر آئی آپ مکان سے ہمارے پاس آگور آپ نے فرمایا کہ آج رات کو اسود قتل کیا گیا اس کو ایک ایسے مبارک مرد نے قتل کیا جو مبارکون کے ہاں بیت سے کسی نے پوچھا وہ کون مرد ہے آپ نے فرمایا فیروز ہے۔

حافظ عبد الغنی بن سعید نے (بہات) میں مدلوک سے یہ روایت کی ہے کہ منضم بن قادہ کو ایک کالا بچہ اس عورت سے پیدا ہوا جو نبی عجل سے تھی منضم کو اس سے وحشت ہوئی اس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس امر کی شکایت کی آپ نے اس سے پوچھا کیا تمہارے اونٹ مین منضم نے کہا ہاں مین آپ نے پوچھا اون اونٹوں کے کیا رنگ مین منضم نے عرض کی اون اونٹوں میں احمر مین اور اسود مین اور اس رنگ کے سوا اور رنگ کے مین آپ نے فرمایا وہ رنگ کہاں سے آئے جو احمر اور اسود کے سوا مین منضم نے کہا اصل نے ان رنگوں کی طرف کھینچا ہے آپ نے فرمایا یہ بھی اصل ہے جس نے تمہارے فرزند کو کالے رنگ کی طرف کھینچا ہے یعنی اصلاب یا ارحام مین کوئی کالا ہوگا جسکی وجہ سے یہ لڑکا کالا ہو جس کا یہ اثر ہے) راوی نے کہا نبی عجل کی بریں آئیں اور ادھون نے یہ خبر کی کہ اس عورت کی دادی کالی تھی۔ اصل حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ابو ہریرہؓ کی حدیث سے ہے۔

ابن عساکر نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہر ایک مرد تھا کہ اوس نے خیر نہیں دیکھی تھی اور نہ اوس کے اعمال کثیر پہچانے جاتے تھے وہ مر گیا بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم لوگوں کو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے فلان شخص کو جنت میں داخل کیا قوم نے اس بات سے تعجب کیا کیا ایک مرد اوس کے اہل کی طرف گیا اور اوس کی عورت سے اوس کا عمل پوچھا اوس نے کہا اوس کے کثیر اعمال نہیں تھے سوا اسکے کہ اوس میں ایک خصلت تھی رات اور دن میں وہ مؤذن کی اذان نہیں سنتا مگر مؤذن کے قول کی مثل وہ کہتا تھا وہ مروایا اور بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس قدر قریب تھا کہ وہ آواز سنتا بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منادی کرنے والے آئے مذاک کی کہ تو فلان کے اہل کے پاس گیا اور تو نے اون سے اوس کے عمل کو پوچھا اوس کے اہل نے تجھ کو خبر دی ہو ایسا کہا ہے اور ایسا کہا ہے یہ سنکر اوس مرد نے کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں

### باب

بخاری نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم اپنی عورتوں کے پاس کلام اللہ اور کثرت روئی سے اس خوف سے بچتے تھے کہ ہمارے باب میں کوئی امر نازل ہو جاوے جبکہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی تو ہم نے اپنی عورتوں سے کلام کہ ہم ہمیشہ شعی سے بچتے بیہقی نے سہیل بن سعد الساعدی سے روایت کی ہے کہا ہے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی ہم لوگوں میں سے ہر کوئی شخص اپنی عورت کے ساتھ ہر ایک شے سے باز رہتا تھا اور وہ اور اسکی بی بی کی کپڑے میں چھتے تھے اس خوف سے باز رہتا کہ ہم کچھ کریں گے تو ہم لوگوں کے باب میں قرآن سے کوئی امر نازل ہو جائے گا۔

یہ باب اون معجزوں کے بیان میں ہے کہ جو امور بعد کو ہونے والے تھے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کی خبر دی تھی

جیسے آپ نے خبر دی تھی ویسہی وہ امور واقع ہوئے

مسلم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان امور کی باتیں کر رہی ہیں جو وہ ہونے والے ہیں یہاں تک کہ قیامت قائم ہوگی۔

شیخین نے دوسری وجہ سے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم لوگوں میں ایک مقام میں کھڑے ہوئے اپنے اس مقام میں کوئی شے جو قیامت قائم ہونے تک ہوگی ترگ نہیں کی مگر اس کو ذکر فرمایا جس نے اس کو یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جس نے اس کو بھلا دیا اس نے بھلا دیا اور آپ کی ذکر کی ہوئی چیزوں میں سے ضرور کوئی شے ہوتی ہے جس کو میں بھول گیا تھا میں اس شے کو دیکھتا ہوں اس کو یاد کر لیتا ہوں جیسے ایک مرد ایک مرد کے چہرہ کو یاد کر لیتا ہے جو قیامت وہ اس سے غائب ہو جاتا ہے پھر جو قیامت وہ اس کو دیکھتا ہے تو پہچان لیتا ہے۔

مسلم نے ابو زید سے روایت کی ہے کہا ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا تھا پڑھائی پھر آپ منبر پر چڑھے اور آپ نے حکم فرمایا یہاں تک کہ ظہر کا وقت آگیا پھر آپ منبر سے اترے اور آپ نے نماز پڑھی پھر آپ منبر پر چڑھے اور آپ نے ہمارے سامنے خطبہ پڑھا یہاں تک کہ سوچ غروب ہو گیا جو شے ہوئی ہے اور جو شے قیامت تک ہونے والی ہے آپ نے حکم فرمایا اس کی خبر دی ہم لوگوں میں جو شخص زیادہ عالم ہے وہ ہم میں زیادہ یاد رکھنے والا ہے احمد اور ابن سعد اور طبرانی نے ابو ذر سے روایت کی ہے کہا ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا ہے حال میں چھوڑا ہر کہ کوئی طائر آسمان میں اپنے بازو نہیں پھیرتا ہر کہ آپ نے از روئے علم کے اس کام سے ذکر کیا ہے اور ابو یعلیٰ اور ابن مہزیار اور طبرانی نے اس کی مثل ابو الذر داء سے روایت کی ہے۔

احمد اور بخاری نے اپنی (تاریخ) میں اور طبرانی نے معمر بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم لوگوں میں ایک مقام پر کھڑے ہوئے قیامت

تک جو امور آپ کی امت میں ہوں گے آپ نے اوس کی ہکو خبر دی جس شخص نے اوس کو محفوظ رکھا اوس نے محفوظ رکھا اور جو شخص اوس کو بھول گیا وہ بھول گیا۔

طبرانی نے ابن عمر رضی سے روایت کی ہے کہا ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے واسطے دنیا بلند کی گئی مجھ میں دنیا کی طرف اور اوس شجر کی طرف جو قیامت تک ہونے والی دیکھتا ہوں اور میرا یہ دیکھنا ایسا ہر جیسے میں اپنے ان بتیلیوں کو صاف طور سے دیکھتا ہوں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر ہونے والی اشیا کو منکشف کر دیا ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیا پر قبل اپنے نبی کے منکشف کر دیا تھا۔

احمد نے سمرہ بن جندب سے روایت کی ہے کہا ہے آفتاب کو کوف ہوا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلوٰۃ کوف پڑھی پھر آپ نے فرمایا واللہ جب سے میں نماز پڑھتا تھا میں نے تمہارے دنیا و آخرت کے اوس امر کو دیکھا جس سے تم لوگ ملنے ولے ہو۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوس خبر دینے کے بیان میں ہے کہ آپ کے اصحاب اور آپ کی امت پر دنیا کی کشائش ہوگی اور اصحاب اور آپ کی امت کے لئے منقش فرش ہوں گے اور باہم حسد کریں گے اور جنگ کریں گے

مسلم نے ابوسعید سے اور بخاری نے ابن عمر رضی سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا دنیا شیریں اور سرسبز ہے اور اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو دنیا میں خلیفہ کرنے والا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ دیکھے کہ تم لوگ کیونکر عمل کرتے ہو تم لوگ دنیا سے بچو تم لوگ عورتوں سے بچو اس لئے کہ بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتوں میں تھا۔

شیخین نے عمرو بن عوف سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

والہد میں تم لوگوں پر فقر سے خوف نہیں کرتا ہوں ولکن میں تم لوگوں پر یہ خوف کرتا ہوں کہ تم لوگوں پر دنیا پھیل پڑے جیسے کہ دنیا اون لوگوں پر پھیلی تھی جو تم سے پہلے تھے۔ جیسے اون لوگوں نے دنیا کی رغبت کی تھی تم لوگ دنیا کی رغبت کرو اور جیسے دنیا نے اون لوگوں کو کھیل اور غفلت میں ڈالا تھا تم کو کھیل اور غفلت میں ڈالے۔

شیخین نے جابر رضی سے روایت کی ہے کہ ابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تم لوگوں کے پاس منقش فروش میں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارے پاس کہا سے منقش فروش ہونگے آپ نے فرمایا تم لوگوں کے پاس منقش فروش آونگے راوی نے کہا آج کے روز میں اپنی بی بی سے کہتا ہوں کہ میرے پاس سے یہ منقش فروش دو رہاؤ میری بی بی مجھ سے کہتی ہے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں فرمایا ہے کہ میرے بعد منقش فروش تمہارے واسطے ہوں گے۔

احمد اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے طلحہ النضری سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قریب ہے یہ کہ تم لوگ ایسے زمانہ کو یاد گے جو تم لوگوں میں سے ایک شخص کے کھانے کا بڑا پیالہ صبح کو آویگا اور شام کو دوسرا آویگا استار کعبہ کے مثل لباس ہونگے اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ کیا ہم لوگ آج کے روز اچھے ہیں یا اوس دن اچھے ہوں گے آپ نے فرمایا بلکہ تم لوگ آج کے دن اچھے ہو آج کے دن تم لوگ آپس میں محبت رکھتے ہو اور اوس دن تم لوگ آپس میں بغض رکھو گے اور تمہارے بعض لوگ بعض کی گردنیں ماریں گے۔

ابو نعیم نے عبد اللہ بن زید سے روایت کی ہے عبد اللہ کھانے کے لئے کسی جاے بلے گئے جبکہ وہ دعوت میں آئے تو اونھوں نے اوس مکان کو ایسا پر تکلف پایا جسکی دیواروں پر پردے پڑے ہرے تھے عبد اللہ مکان کے باہر بیٹھ گئے اور رونے لگے اون سے کسی نے پوچھا آپ مکان کے باہر کیوں بیٹھے اور کیوں رونے اونھوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے تین بار فرمایا کہ دنیا تم لوگوں پر ظاہر ہوئی ہے پھر آپ نے فرمایا تم لوگ آج کے دن اچھے ہو جو وقت صبح کو ایک بڑا پیالہ کھانے کا تمہارے پاس آوے گا اور دوسرا بڑا پیالہ شام کو اور تم لوگوں میں کا ایک شخص صبح کو ایک لباس پہنے گا اور شام کو دوسرا لباس اور تم لوگ اپنے گھروں پر ایسے پردے ڈالو گے جیسے کہ خانہ کعبہ پر ڈالے جاتے ہیں اوس وقت تمہاری ایسی حالت سے گی۔ عبداللہ بن عمر نے کہا کیا میں ایسی حالت میں نہ رہوں حال یہ ہے کہ میں نے تم لوگوں کو دیکھا کہ اپنے گھروں پر ایسے پردے ڈالتے ہو جیسے خانہ کعبہ پر ڈالے جاتے ہیں۔ ابولغیم نے ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اوس نے عرض کی کہ ہم لوگوں کو قحط سالی نے کھالیا آپ نے فرمایا قحط سالی کے سوا تم لوگوں پر میں خوف کرتا ہوں کہ دنیا بننے کے طور پر تم لوگوں پر بٹ پڑے گی کاش میری امت سونے کو زیور نہ بناتی اور ابولغیم نے اس حدیث کی مثل ابو ذر اور خذیفہؓ کی حدیث سے روایت کی ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حیر کے فتح ہونے کی خبر دی تھی

بخاری نے اپنی تاریخ میں اور طبرانی نے اور بیہقی اور ابولغیم نے خیریم بن اوس بن حارثہ بن لام سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اس وقت ہجرت کی کہ آپؐ تبک سے پھر رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حیرہ بیضا ہے جو میرے واسطے بلند کیا گیا ہے میں اوسکو دیکھ رہا ہوں اور یشیاء بنت لقیظہ لازم دیدی ہے جو بخلہ شہیار پر سوار ہے اور سیاہ خمار اوڑھے ہوئے ہے میں نے عرض کی یا رسول اللہ اگر ہم لوگ حیرہ میں داخل ہوئے اور میں یشیاء کو اوس صفت پر پاؤں گا جیسے کہ آپؐ وصف فرماتے تھے وہ میرے واسطے ہوگی آپؐ نے فرمایا وہ تمہارے لئے ہے جبکہ ابو بکرؓ کی خلافت کا زمانہ تھا اور ہم لوگ



مسئلہ الکتب سے فارغ ہو گئے تھے ہم لوگ حیرہ کی طرف آئے جسوقت ہم حیرہ میں داخل ہوئے اول جو شخص ہم سے ملا وہ شیما بنت نفیلہ تھی جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا وہ سفید لبذہ پر سوار اور سیاہ خمار اوڑھے ہوئے تھی میں اس کو لپٹ گیا اور میں نے کہا اس عورت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بخشا ہے خالد بن الولید نے مجھ سے اس پر گواہ طلب کئے میں خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پاس گواہ لایا اور گواہ اس امر کے محمد بن مسلمہ اور محمد بن بشر الانصاری تھے خالد نے شیما کو میرے سپرد کر دیا ہمارے پاس شیما کا بھائی اوترا ہم سے صلح کا ارادہ رکھتا تھا اس نے کہا اسکو میرے ہاتھ بیع کر دو میں نے کہا اسکی قیمت میں دس سو سے کم نہ کرو گا اس نے مجھکو ایک ہزار درہم دے دئے مجھ سے آدمیوں نے کہا اگر تم ایک لک درہم کہتے تو شیما کا بھائی نکو دے دیتا میں نے کہا میں یہہ مکان نہیں کرتا تھا کہ عدد دس سو سے اکثر بھی ہوتے ہن۔

بیہقی اور ابو نعیم نے عدی بن حاتم سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حیرہ مثل کتون کے دانوں کے میرے لئے متمثل ہوا یا یہہ فرمایا تم لوگ اس کو فوج کرو گے یہ سنکر ایک مرد کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی یا رسول اللہ نفیلہ کی بیٹی کو مجھے بخش دیجے آپ نے فرمایا وہ تیری ہے اصحاب نے بنت نفیلہ کو اس مرد کو دیدیا اس کا باپ آیا اور اس نے پوچھا کیا تم اس عورت کو بیچے ہو اس نے کہا ہاں اس نے پوچھا کتنے کو اس مرد نے کہا ہزار درہم کو اس کے باپ نے کہا اگر تم تیس ہزار کہتے تو میں دیکر اس کو لے لیتا اس مرد نے پوچھا کیا ایک ہزار سے زیادہ بھی عدد ہوتے ہن۔

یہہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس خردینے کے بیان میں ہے کہ میں اور شام اور عراق فتح ہو گیا شیخین نے سفیان بن ابی زہیر سے روایت کی ہے کہا ہے میں نے رسول اللہ صلی

علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہوا آپ فرماتے تھے میں فتح کیا جاوے گا اور ایسی قوم آوے گی جو وہ چوپایوں کو ہانکتے وقت بس بس کہے گی وہ لوگ اپنے اہل اور اہل لوگوں کو کوچ کر دے گا جو ان کی اطاعت کریں گے کاش او کو یہ علم ہوتا کہ مدینہ ان کے لئے اچھی جگہ ہے۔ پھر ملک شام فتح کیا جاوے گا اور ایسی قوم کے لوگ آویں گے جو چوپایوں کو ہانکتے وقت بس بس کہیں گے اور وہ لوگ اپنے اہل اور ان لوگوں کو کوچ کر دے گا جو ان کی اطاعت کریں گے کاش او کو یہ علم ہوتا کہ مدینہ ان کے لئے اچھی جگہ ہے۔ پھر عراق فتح کیا جاوے گا اور ایسی قوم کے لوگ آویں گے جو چوپایوں کو ہانکتے وقت بس بس کہیں گے اور وہ لوگ اپنے اہل اور ان لوگوں کو کوچ کر دے گا جو ان کی اطاعت کریں گے کاش ان لوگوں کو یہ علم ہوتا کہ ان کے لئے مدینہ اچھی جگہ ہے (یعنی ان لوگوں کو یہ علم نہیں ہے کہ مدینہ قیام کے لئے بہتر جگہ ہے اگر ان کو یہ علم ہوتا تو وہ مدینہ ہی میں رہتے)

حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ اور بیہقی نے عبد اللہ بن حواریہ سے روایت کی ہے کہا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر تم لوگ کئی لشکر جاؤ ایک لشکر شام میں ہو گا اور ایک لشکر عراق میں اور ایک لشکر یمن میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے واسطے جگہ انتخاب فرمائے آپ نے فرمایا تم شام سے بخاریو و یمن رہو اور جو شخص شام کے قیام سے انکار کرے اس کو چاہئے کہ یمن میں جاوے اور اس کی ہر وہ کاپانی پئے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے واسطے شام اور اہل شام کی کفالت کی ہے۔

ابن سعد نے سعد بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہا ہوا عبد الرحمن بن عوف نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو شام میں ایک جاگیر دی ہے جس کا نام سلیل ہے آپ نے وفات پائی اس کی سند مجھ کو لکھ کر نہیں دی اور مجھ سے یہی فرمایا ہوا کہ جس وقت اللہ تعالیٰ ہم کو شام پر فتح دے گا وہ جاگیر تمہاری ہے۔

ابوداؤد اور نسائی اور دارقطنی نے حضرت عایشہ رضی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے اہل عراق کے واسطے ذات عرق کوچ کے لئے موقت فرمایا ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیت المقدس اور جو ملک کہ اوسکے ساتھ ہے اوس کے فتح ہونے کی خبر دی ہے

بخاری اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح حدیث کہا ہے عوف بن مالک الاشجعی سے روایت ہے کہ ہاجر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم چھ چیزوں کی گنتی کرو جو قیامت کے لئے آدین گے اور چھ میں سے ایک میری وفات ہے پھر بیت المقدس کی فتح ہے پھر ایسی دو مومن تم لوگوں کو لین گی جیسے مکیوں کو قعاص لیتی ہے اور اون کو فوراً ہلاک کر دیتی ہے پھر تم لوگوں میں مال اس قدر جاری ہوگا کہ ایک مرد کو سوا شتر فین دی جاوینگی وہ خشتاک ہوگا پھر ایک ایسا فتنہ ہوگا جو عرب میں کوئی مکان باقی نہ رہیگا مگر وہ فتنہ اوس میں داخل ہوگا پھر تمھارے اور بنی امیہ کے درمیان ایک صلح ہو جاوے گی اور بنی الامصر تم سے بد عہدی کریں گے اور وہ تمھارے پاس اتنی جھنڈوں کے نیچے آویں گے اور ہر ایک جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہوں گے اور حاکم نے اس حدیث پر یہ زیادہ کیا ہے کہ بنی الامصر تم سے بد عہدی کریں گے یہاں تک کہ عورت کا حل تک بے وفائی کریگا۔ جبکہ عام عمواس تھا تو اصحاب نے یہ زعم کیا کہ عوف بن مالک نے معاذ سے یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم چھ چیزوں کی گنتی کرو اور چھ چیزوں میں سے تین چیزیں ہو گئی ہیں اور تین چیزیں باقی رہ گئی ہیں معاذ نے کہا کہ ان تین چیزوں کے واسطے ایک مدت باقی ہے ولیکن بائیں چیزیں ہیں جو تم لوگوں میں پہونچی ہیں جو شخص اون بائیں چیزوں میں سے کسی چیز کو پاوے گا (یعنی اوس چیز کے وقت موجود ہوگا) پھر اوس کو یہ قدرت ہو کہ وہ مر سکے تو اوس کو مر جانا چاہئے وہ یہ امور ہیں کہ منبروں پر بیٹھ کر لعنت کرنا یا ہر ہوگا اور اللہ تعالیٰ کا مال جو ٹوٹن کو دیا جاوے گا اور عمار کو

یہ حدیث بخاری اور مسلم میں ہے  
یہ حدیث بخاری اور مسلم میں ہے  
یہ حدیث بخاری اور مسلم میں ہے  
یہ حدیث بخاری اور مسلم میں ہے

میں صرف ہوگا اور بغیر حق و غیر زہمی ہوگی اور قطعاً ارحام کیا جاوے گا۔  
 ابن سعد نے ذی الاصابع سے روایت کی ہے کہ ہاجر بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرض کی کہ  
 کہ اگر آپ کے بعد ہم لوگ زندگی کے ساتھ مبتلا ہوں (یعنی ہم جیتے رہیں) اور آپ وفات پا جائیں  
 آپ مجھ کو کہاں پر حکم فرماتے ہیں کہ میں وہاں اور ترون اور تقیم رہوں آپ نے فرمایا کہ بیت المقدس  
 میں تم اور تریقین ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو ایسی ذریت نصیب کریگا کہ وہ اس مسجد کو آباد کریگی  
 وہ لوگ صبح کو اس مسجد میں جاوے گے اور شام کو جاوے گے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے فتح مصر کی اور اون واقعات کی خبر دی ہے جو مصر میں  
 حادث ہونے والے تھے

مسلم نے ابو ذر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم  
 لوگ ایسے ملک کو فتح کرو کہ جس میں قیراط کا ذکر کیا جاوے گا تم لوگ اس ملک کے رہنے  
 والوں سے خیر کے ساتھ وصیت کرو اس لئے کہ اون لوگوں کے واسطے ذمہ اور رحم ہے  
 جس وقت تم دو مردوں کو دیکھو کہ وہ ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے ہیں تو تم اس زمین پر  
 نکل جاؤ ابو ذر نے کہا ربیعہ اور عبد الرحمن کی طرف بن شرجیل بن حسنہ گئے وہ دونوں  
 آپس میں ایک اینٹ کی جگہ پر نزاع کر رہے تھے ابن شرجیل اس سرزمین سے نکل کے  
 چلے گئے

بیہقی نے اور ابو نعیم نے کعب بن مالک سے روایت کی ہے کہ ہاجر بنی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو قوم تم لوگ مصر کو فتح کرو تو قبط کو خیر کی وصیت  
 کیجو اس لئے کہ قبط کے واسطے ذمہ اور رحم ہے (ذمہ اور رحم کی وجہ یہ ہے کہ حضرت اسمعیل  
 علیہ السلام کی والدہ قبط سے تھیں اور حضرت ماریہ ام ابراہیم فرزند رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم قطبیہ تھیں)

ابونعیم نے ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت وصیت کی اور فرمایا مصر کے قطبیوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو تم لوگ قطب پر غالب آنے والے ہو وہ لوگ تمہارے واسطے ساز و سامان اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اعوان ہوں گے۔

مسلم رحمہ نے ابویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عراق نے اپنے درہم اور اپنے تغیر کو منع کیا ہے اور شام نے اپنے مدی اور اپنے دینار کو منع کیا ہے اور مصر نے اپنے ارباب اور اپنے دینار کو منع کیا ہے اور جس حکمہ سے کہ تم لوگوں نے ابتدا کی تھی اس جگہ سے تم ملت گئے یحییٰ بن آدم نے یہ کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تغیر اور درہم کو اس کے قبل ذکر کیا کہ حضرت عمر تغیر اور درہم کو زمین پر بطور خراج مقرر کریں۔ ہر دوی نے کہا ہر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شے کی خبر دی جو وہ موجود تھی اور وہ شے اللہ تعالیٰ کے علم میں ہونے والی تھی آپ کا لفظ مبارک ماضی کے صیغہ کے ساتھ نکلا اس لئے کہ وہ شے جو ہونے والی تھی اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے علم میں ماضی کا زمانہ تھا۔

شافعی رحمہ نے (کتاب الام) میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل مدینہ کے واسطے ذوالحلیفہ کو حج کے لئے موقت کیا ہے اور اہل شام اور مصر اور مغرب کے واسطے جحفہ کو موقت کیا ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ جو لوگ دریامین جہاد کریں گے ام حرام اور ان میں سے ہوں گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس امر کی خبر دی ہے

شیخین نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام حرام کے پاس آئے

اور ان کے پاس سو رہے پھر آپ ایسے حال میں بیدار ہو گئے کہ ہنس رہے تھے ۔  
 ام حرام نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کیوں ہنستے ہیں ۔ آپ نے فرمایا میری امت کو ایسے  
 بہت سے آدمی میرے سامنے پیش کئے گئے جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کریں گے ۔ اور  
 وہ اس دنیا کے وسط میں سوار ہوں گے اور اپنی قوم کے رشتہ داروں پر وہ باوشاہ ہونگے ام حرام نے  
 کہا میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا فرمادیں کہ مجھ کو ان لوگوں میں سے کرے  
 آپ نے ام حرام کے واسطے دعا کی پھر آپ نے اپنا سر مبارک تکیہ پر رکھا اور سو رہے پھر آپ ایسے  
 حال میں بیدار ہوئے کہ آپ ہنس رہے تھے ۔ ام حرام نے کہا میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ  
 کیوں ہنس رہے ہیں ۔ آپ نے فرمایا کہ ایسے بہت سے آدمی میری امت کے میرے سامنے  
 پیش ہوئے جو اللہ تعالیٰ کو راستہ میں جہاد کریں گے اس دنیا کے وسط میں وہ سوار ہوں گے اور اپنی قوم کے قریب لوگوں پر باوشاہ  
 ہوں گے عرض کی یا رسول اللہ آپ میرے لئے یہ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ان آدمیوں میں سے مجھ کو کرے  
 آپ نے فرمایا تم اون اول لوگوں میں سے ہو ام حرام اپنے شوہر عبادہ بن الصامت کے ساتھ  
 معاویہ کے زمانہ میں دریا میں ایسے حال میں سوار ہوئے کہ غازیہ تھیں ۔ جبکہ یہ لوگ اپنے جہاد سے  
 پھرے اور پلٹ رہے تھے ام حرام کے قریب ایک چوہا یہ کیا گیا تاکہ سوار ہوں اُس چوہا نے  
 اون کو گرادیا وہ مر گئیں ۔

بخاری نے عمر بن الاسود سے روایت کی ہے کہا ہے ام حرام نے ہم سے حدیث کی ہو  
 اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ اول لشکر میری  
 امت کا دریا میں جہاد کریں گا ۔ وہ لوگ اپنے نفوس کے لئے جنت کو واجبہ کر لیتے ہیں نے  
 عرض کی یا رسول اللہ کیا میں اون غازیوں میں ہوں گی آپ نے فرمایا حم اون میں ہو گئی ہے  
 پھر آپ نے فرمایا اول لشکر میری امت کا قیصر کے شہر میں جاوے گا اون کے واسطے منتر  
 ام حرام نے کہا میں نے پوچھا کیا میں اون لوگوں میں ہوں گی ۔ آپ نے فرمایا نہیں ۔  
 یہ باب اس میان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ

## اور کرمان کی جنگ اور اس قوم کی جنگ کی خبر دی ہے جو بالون کے جوتے پھنسنے کی

بخاری رحمہ اللہ نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تک قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لوگ خوز اور کرمان کے لوگوں سے جو عجمی ہیں اور اون کا چہرہ سرخ اور چپٹی ناگین بین۔ اور چھوٹی چھوٹی آنکھیں بین اور اون کے چہرے ایسی ڈھالون کی مانند ہیں جو چپٹی بین جنگ کرو گے۔ اور جب تک قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لوگ ایسی قوم سے جنگ کرو گے جو اون کے جوتے بالون کے ہوں گے۔ یہی نے کہا ہے یہ امر واقع ہو چکا ہے اس لئے کہ ایک قوم خواج میں سے تھی اون لوگوں نے رے کے ناحیہ میں خروج کیا تھا اور اون کے جوتے بالون کے تھے۔

یہ باب ہند کے غزوہ کے بیان میں ہے

یہی نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ ہند کا وعدہ ہم سے فرمایا ہے۔

### باب

ابن سعد اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے ذی خبر سے روایت کی ہے او انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اہل روم تم لوگوں سے ایسی صلح کریں گے جو امن کی صلح ہوگی۔

یہ باب اُس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فارس اور روم کے فتح ہونے کی خبر دی تھی

یہی اور ابو نعیم اور ثابت نے (دلائل) میں عبد اللہ بن حوالہ سے روایت کی ہے کہا ہے

ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے ہم نے آپ سے پریشانی اور محتاجی اور غصے کی قلت کی شکایت کی آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں کو بشارت ہو واللہ میں تم لوگوں پر نیکی قلت غصے کی کثرت کا زیادہ خوف کرتا ہوں واللہ یہ امر تم لوگوں میں ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو سرزمین فارس اور روم اور حیرہ فتح کرے گا اور یہاں تک ہو گا کہ تم لوگ بڑے بڑے تین لشکر ہو جاؤ گے ایک بڑا لشکر شام میں اور ایک بڑا لشکر عراق میں اور ایک بڑا لشکر سین میں ہو گا اور یہاں تک ہو گا کہ ایک مرد کو سو درہم یا دینار دی جاویں گے اور ان کے غضبناک ہو گا۔ یعنی اون کو تھوڑا سمجھ کر غصہ کرے گا جیسے عرض کی یا رسول اللہ شام کی کون شخص طاقت رکھتا ہے شام میں اہل روم ایسے ہیں جنہیں بڑے بڑے سرزمین اپنے فرمایا حال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ شام تم لوگوں کو ضرور فتح کر دے گا اور شام میں تم لوگوں کو خلیفہ کرے گا یہاں تک ہو گا کہ تم لوگوں میں سے ایک نوکالے رنگ پیادہ پا پھرنے والے کے گرد گورے لوگوں کا ایک گروہ حلقہ باندھا کر کھڑا رہے گا جس نے کیواسطے وہ ادن کو امر کرے گا وہ لوگ کریں گے۔

عبدالرحمن بن جبرین فضیل نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے اس حدیث کی مصفت جزو بن سہیل اسلمی میں پہنچانی اور وہ اس زمانہ میں عجمیوں پر مسلط تھا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وقت مسجد کی طرف جاتے تو جزو بن سہیل کی طرف اور ادن لوگوں کو دیکھتے تھے جو ادس کے گرد کھڑے ہوتے تھے اصحاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس تعریف سے جزو بن سہیل اور ادن لوگوں کے باب میں کی تھی

تعجب کیا

بیہقی اور ابو نعیم نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہو فارس اور روم تم لوگوں پر ضرور فتح کیا جاوے گا۔ یہاں تک کہ طعام کی کثرت ہو جاوے گی اور اللہ عز وجل کا نام ادس طعام پر ذکر کیا جاوے گا یعنی ہم اللہ کہہ کر نہ کھاویں گے اللہ کا نام کہیں جائیگا



بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا جو وقت میری امت ہاتھ پھینکتی ہوئی ناز سے چلے گی اور اون کے خدا کا رابل فارس اور اہل روم ہوں گے اور اس وقت اون کے اشرار اختیار پر سلط ہوں گے۔

حاکم نے زبیر سے روایت کی ہے کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں پر نہ آوے گا مگر ایسا ایسا امر یہاں تک کہ فارس اور روم تم لوگوں پر فتح ہو گا تم لوگوں میں کا ایک شخص ایک حملہ صبح کو پہنچے گا اور ایک حملہ شام کو اور تمہارے صبح کے کھٹے مین ایک کھٹلا لایا جاوے گا اور شام کو دوسرا کھٹلا لایا جاوے گا۔

ابو نعیم نے عوف بن مالک سے روایت کی ہے کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب میں کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ تم لوگ فقر کا خوف کرتے ہو اور حال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فارس اور روم تکم فتح کرنے والا ہے اور تم لوگوں پر دنیا بیٹنے کے طور پر ایسی بستے گی کہ تم کو میرے بعد اگر تم حق سے پھر دو گے تو کوئی چیز نہ میرے گی مگر دنیا۔

حاکم اور ابو نعیم نے ہاشم بن عقبہ سے روایت کی ہے کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مین غازیون مین تھائے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ تم لوگ جزیرہ عرب میں جہاد کرو گے اللہ تعالیٰ تمکو اُس پر فتح دے گا۔ پھر تم لوگ فارس سے جہاد کرو گے اللہ تعالیٰ فارس پر فتح دے گا۔ پھر تم لوگ روم سے جہاد کرو گے اللہ تعالیٰ تمکو اُس پر فتح دے گا۔ پھر تم لوگ جہاں سے جہاد کرو گے اللہ تعالیٰ اُس پر تمکو فتح دے گا۔

بیہقی نے عمرو بن شرجیل سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیٹے آج رات کو دیکھا گویا کالی بکر مین میرے پیچھے آرہی ہیں پھر اون کالی بکریوں کی روئ سفید بکر مین ہو گئی ہیں اون مین کالی بکر مین نہیں دکھائی دتیں۔ حضرت ابو بکر الصدیق نے عرض کی یا رسول اللہ وہ کالی بکر مین عرب لوگ ہیں کہ آپ کا اتباع کریں گے پھر عرب کے ردیف اہل عجم ہو جا دیں گے یہاں تک کہ عرب عجم مین نہیں دکھائی دیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا بیشک ایسی ہی ہوگا اور سحر کے وقت فرشتہ مجھ کو ایسی ہی تیر دی ہے یہ حدیث مرسل ہے۔  
 یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر  
 دی ہے کہ کسری اور قیصر ہلاک ہو جاویں گے اور اون کے خزانے  
 نہیتر جاویں گے اور کسری اور قیصر دونوں کے بعد کسری اور قیصر نہ ہوں گے۔  
 شیخین نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا  
 جبوقت کسری ہلاک ہو جاویگا تو اس کے بعد کوئی کسری نہ ہوگا اور جبوقت قیصر ہلاک ہو جاویگا  
 تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے  
 تم لوگ اون دونوں کے خزانے کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کر دو گے۔

مسلم اور بیہقی نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم نے فرمایا مسلمانوں کا ایک گروہ کسری کے وہ خزانے جو قہر ابیض میں ہیں کھولیں گے  
 جن آدمیوں نے وہ خزانے کھولے اونہیں میں اور میرا باپ تھا اون خزانوں میں سے ہرکو  
 ایک ہزار درہم پہونچے۔

احمد اور ابوالولیل نے حنفی المکندی سے روایت کی ہے کہا ہے میں مکہ میں آیا ہوں اور  
 میں عباس کے پاس اس لئے گیا کہ اون سے بیع کروں میں حضرت عباس کے پاس مقام  
 سنی میں تھا اون سے قریب ایک خیمہ تھا اس میں سے ایک مرد نکلا ایک آسمان کی طرف  
 دیکھا جبکہ سورج کو دیکھا کہ بابل ہو گیا ہے نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا پھر ایک عورت خیمہ سے نکلی اور  
 وہ اس مرد کے پیچھے نماز پڑھنے کے لئے کھڑی ہو گئی پھر خیمہ سے ایک لڑکا نکلا اور اس  
 مرد کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو گیا میں نے حضرت عباس کو چاہا کہ کون شخص ہے حضرت عباس  
 کہ یہ محمد میرا بھتیجا ہے اور اس کی بی بی خدیجہ اور اس کا چچا ابو بھانی علی ہے وہ بزرگ نما  
 کر وہ نبی اس کے امیر ہیں اس کا اتباع نہیں کیا ہے مگر اس کی بی بی اور اس کے چچا اور

بھائی نے اور وہ یہ زعم کرتا ہے کہ کسری اور قیصر کے خزانے اسکو فتح ہوئے گئے۔  
 بیہقی نے حسنؓ سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کسری کے  
 کنگن لائے گئے وہ دونوں کنگن سراقہ بن مالک نے پہن لئے وہ کنگن سراقہ کے مرنے  
 تک پہنچ گئے حضرت عمرؓ نے دیکھ کر کہا الحمد للہ کہ کسری بن ہریر کے دونوں کنگن سراقہ بن  
 مالک جو اعرابی ہے اور بنی مدلج سے ہے اس کے دونوں ہاتھوں میں ہیں۔  
 امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے ان دونوں کنگنوں کو سراقہ نے نہیں پہنا۔  
 مگر اس سبب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سراقہ کی کلائیوں کی طرف دیکھ کر فرمایا تھا  
 گویا اسے سراقہ میں تم کو دیکھ رہا ہوں تمہنے کسری کے کنگن پہنے ہیں اور اس کا کہنہ لگا دیا  
 اور اس کا تاج پہنا ہے۔

بیہقی نے ابن عقبہ کے طریق سے اسرائیل ابی موسیٰ سے ابی موسیٰ نے حسنؓ سے  
 یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سراقہ بن مالک سے فرمایا جو قت تم  
 کسری کے کنگن پہنو گے تمہارا کیا حال ہوگا راوی نے کہا جبکہ حضرت عمرؓ کے پاس  
 کسری کے کنگن لائے گئے آپ نے سراقہ کو بلایا اور ان کو کنگن پہنائے اور ان سے  
 فرمایا کہو الحمد للہ اللہ شہدہ ہر جس نے کسری بن ہریر سے کنگنوں کو چھینا اور ان کو مرقعہ اعرابی کو پہنایا۔  
 حادث بن ابی اسامہ نے ابن حجریر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم نے فرمایا فارس ایک یا دو ٹکڑوں کا ہے پھر اس کے بعد فارس کبھی فارس نہ ہوگا  
 اور روم میں بہت سے سرواہوں گے۔ جبکہ ایک سرواہ ہلاک ہوگا اس کا جانشین دوسرا  
 ہوگا وہی ہوگا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 یہ خبر دی ہے کہ آپ کے بعد غافایوں گے اور پھر یوں ہوں گے اور  
 چاروں خلافتوں کی خبر دی ہے اور بنو امیہ بنو العباس کی خبر دی ہے

اور یہ خبر دی ہے کہ امیر قریش میں جب تک رہیگا کہ قریش میں کون

قائم رکھینگے اور یہ خبر دی ہے کہ ترک اونکو ملک کو سلب کریں گے

مسلم نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی گیارہ اور عیسا داری انبیاء علیہم السلام کیا کرتے تھے جبکہ ایک بنی وفات پاتا اور بس کا خلیفہ ایک بنی ہو جاتا تھا اور میرے بعد کوئی بنی نہیں ہے میرے بعد خلفاء ہوں گے وہ بہت ترقی کریں گے اصحاب نے پوچھا آپ ہلکے کیا حکم فرماتے ہیں آپ نے فرمایا اول کی بیعت پھر اول کی بیعت کو نگاہ رکھو اور تم لوگ اون خلفاء کا جو حق ہو اوس کو دلو ایک جو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اون سے اوس چیز کو پوچھنے والا ہے جس کا نگہبان اون کو بنایا ہے۔

مسلم نے جابر بن سمرہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہاں تک کہ قریش سے بارہ خلیفہ ہوں گے پھر کذاب لوگ قیامت کے سامنے ظہور کریں گے۔

بیہقی نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا میرے بعد ایسے خلفاء ہوں گے جس امر کو جانے گئے اوس کو کریں گے یعنی عالم با عمل ہونگے اور جس نے کا حکم کریں گے وہ اُس نے کو کریں گے اور اون خلفاء کے بعد وہ خلفاء ہوں گے کہ جس امر کا اون کو علم نہ ہو گا اوس کو کریں گے اور وہ فعل کریں گے جس کا اون کو امر نہیں کیا گیا ہے بیہقی نے جابر بن عبد اللہؓ سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعب بن عجرہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ تمکو اون لوگوں کی حکومت سے بڑا دے جو سفہاء ہوں گے کعب نے پوچھا سفہاء کی ماہیت کیا ہوگی آپ نے فرمایا کہ میرے بعد ایسے امر ہوں گے جو میرے خصلت کی ہدایت نہ پادین گے اور میرے طریق پر نہ چلیں گے۔

شیخین نے عبد اللہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا بہت سے ایسے ناخوش احوال اور امور ہون گے جن کو تم پسند نہ کرو گے اور مکروہ جانو گے اصحاب نے پوچھا ہم لوگوں میں سے جو شخص اون احوال اور امور کو پاوے آپ فرماوین وہ کیا کرے آپ نے فرمایا جو حق کہ تمہارے ذمہ واجب ہو تم اس کو ادا کیجو اور جو حق تمہارے لئے ہے اس کو اللہ تعالیٰ سے چاہئیں۔

آئین ماجہ اور حاکم اور بیہقی نے عرابض بن ساریہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو ایسی موعظت بلیغہ سے واعظ کیا جس سے ہمارے دل بقرار ہو گئے اور اس سے ہماری آنکھوں سے آنسو بہ نکلے اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ یہ نصیحت تو دواع کرنے والے کی ہے آپ ہم سے کیا عہد فرماتے ہیں یعنی کیا وصیت فرماتے ہیں آپ نے فرمایا میں تم کو یہ وصیت کرتا ہوں کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اگر چر کوئی حبشی غلام ہو تم اس کے قول کو سنو اور اس کی اطاعت کیجو اس لئے کہ تم لوگوں میں سے جو شخص کہ زندہ رہے گا وہ اکثر اختلاف دیکھے گا اور امور محدثہ سے جو دین میں ہوں تم لوگ اون سے ڈرتے رہو اس لئے کہ وہ امور محدثہ ضلالت ہے جو شخص تم لوگوں میں سے اون امور کو پاوے تو اس پر میری سنت اور اون خلفائے راشدین مہدیین کی سنت واجب ہے جو میرے بعد ہوں گے اس سنت کو وانتون سے پکڑو یعنی مضبوط پکڑو اور اس پر قائم رہو ابو یعلیٰ اور حارث بن اسامہ اور ابن حبان اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے احمد بیہقی اور ابو نعیم نے سفینۃ سرورایت کی ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد نبائی حضرت ابوبکر الصدیقؓ ایک پتھر لائے اور اس پتھر کو کہا پھر حضرت عمرؓ ایک پتھر لائے اور اس کو کہا پھر حضرت عثمانؓ ایک پتھر لائے اور اس کو رکھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اصحاب میرے بعد امر کے والی ہوں گے۔

ابو یعلیٰ اور حاکم اور ابو نعیم نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مسجد کی بنا کیو اسطیل پتھر وہ تھا جس کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اٹھایا تھا پھر حضرت ابوبکرؓ نے ایک پتھر

اوشٹھایا پھر حضرت عمر نے ایک پتھر اوشٹھایا پھر حضرت عثمان نے ایک پتھر اوشٹھایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اصحاب میرے بعد خلفاء ہوں گے۔

ابو نعیم نے قطبہ بن مالک سے روایت کی ہے کہا ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ایسے وقت گیا کہ آپ کے ساتھ ابو بکر اور عمر اور عثمان رضوان اللہ تعالیٰ علیہم تھے اور آپ مسجد تباکی بنیاد ڈال رہے تھے مینے پوچھا یا رسول اللہ آپ اس بنا کو ایسے حال میں بنا رہے ہیں کہ آپ کے ساتھ نہین ہیں مگر یہ تین اصحاب آپ نے فرمایا کہ میرے بعد یہ تینوں اولیاء خلافت ہیں۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے جابر روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آج رات کو ایک مرد صالح کو خواب میں یہ دکھلایا گیا کہ ابو بکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ متعلق کر گئے ہیں اور عمر ابو بکر کے ساتھ اور عثمان عمر کے ساتھ متعلق کر گئے ہیں چاروں نے کہا جبکہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے اٹھے تو ہم نے باہر پہنچا کہ مرد صالح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض کے ساتھ بعض کے متعلق ہونے کو جو ذکر فرمایا ہے وہ لوگ اوس امر کے والی ہوں گے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو مبعوث فرمایا ہے۔

آبن ماجہ اور حاکم نے حدیفہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے بعد ان دو کے ساتھ اقتدار کو یہ دو دون ابو بکر اور عمر ہیں اور اسی حدیث کی مثل حاکم نے ابن مسعود کی حدیث سے روایت کی ہے۔

شیخین نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اوس درمیان کو میں سو رہا تھا مینے اپنے آپ کو ایک کنوے پر دیکھا جس پر ایک ڈول رکھا ہوا ہے مینے اوس کنوے سے جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا پانی کینچا پھر اوس

ڈول کو ابو بکر الصدیق نے لیا اور اس کنوے سے ایک یا دو ڈول کھینچے اور ان کے پانی بھر لئے  
میں ضعف تھا اللہ تعالیٰ ابو بکر کی مغفرت کرے پھر وہ چھوٹا ڈول ایک ہڑے ڈول سے بدل  
ہو گیا اور اس کو ابن الخطاب نے لے لیا میں نے آدمیوں میں سے کسی قوی سردار اور سخت کو نہیں دیکھا  
کہ ابن الخطاب کے پانی بھرنے کے طور پر پانی بھرا ہو جان تک کہ آدمیوں نے سیراب ہو کر پانی بھرا  
جگہ پر کھڑی اور بیٹھنے والے اس حدیث کی روایت ابن عمر کی حدیث سے بھی کی ہے۔

یہ سنی نے ابو ہریرہ سے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے  
آپ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا گویا میں سیاہ بکریوں کو پانی پلا رہا ہوں یکایک ان سیاہ بکریوں  
میں بکر میں غلط ہو گئیں یکایک ابو بکر آئے اور انھوں نے ایک ڈول یا دو ڈول بھرے اور  
انھیں ضعف تھا یکایک عمر آگئے اور انھوں نے ڈول لے لیا وہ ڈول اپنی حالت سے بدل کر  
بڑا ڈول ہو گیا انھوں نے کل آدمیوں کو سیراب کیا اور سب بکریوں میں پانی پیکر ہٹ گئیں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے اس خواب کی تاویل یہ کی ہے کہ سیاہ بکری میں عرب لوگ ہیں  
اور سفید رنگ بکری میں تمہارے جو جوان بھائی غمیوں سے ہیں وہ ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا تھا  
کہ انبیاء علیہم السلام کا رویا وحی ہے اور حدیث میں ابو بکر الصدیق کی نسبت پانی بھرنے میں ضعف ہو  
وار ہے وہ ابو بکر الصدیق کی مدت خلافت کا قصر اور ان کی وفات کی عجلت سے مراد ہے۔  
ابن سعد نے حسن سے روایت کی ہے کہا ہے ابو بکر الصدیق نے عرض کی یا رسول اللہ  
مجھ کو ہمیشہ خواب میں دکھایا جاتا ہے کہ میں آدمیوں کے پاخانوں کو روندتا ہوں آپ نے فرمایا تم  
ضرور آدمیوں سے ایک راستہ پر جو گے اور ابو بکر الصدیق نے عرض کی کہ میں نے اپنے سینہ پر  
دیکھا رقتیں کی مثل میں آپ نے فرمایا کہ وہ دو سال ہیں۔

ابن سعد نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
ایک خواب دیکھا اور اس کو حضرت ابو بکر الصدیق کے سامنے بیان فرمایا آپ نے فرمایا  
اے ابو بکر میں نے دیکھا ہے کہ میں اور تم دونوں ایک میٹر ہی کی طرف سبقت کر رہے ہیں

عہد بکری سے  
پانی بھرنے میں  
ضعف ہو گیا  
ابو بکر کی

(یعنی میں نے چاہا میں آگے چڑھ جاؤں اور تم نے چاہا میں پڑھ جاؤں) میں نے تم سے بیڑی کے اڑھائی دینڈوں پر سبقت کی ابو بکر الصدیق نے عرض کی یا رسول اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رحمت اور مغفرت کی طرف قبض کرے گا اور آپ کے بعد میں اڑھائی سال تک زندہ رہوں گا۔

شیخین نے حضرت عائشہ سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مرض میں مجھ سے فرمایا کہ میرے پاس اپنے باپ اور اپنے بھائی کو بلاؤ تاکہ میں ابو بکر کو ایک کاغذ لکھ دوں اس لئے کہ مجھ کو خوف ہے کہ کوئی کہنے والا کچھ کہے اور کوئی تمہیں کوئی والا کوئی تمنا کرے اور اللہ تعالیٰ اوس سے اور کل مومنین انکار کرتے ہیں مگر ابو بکر کو چاہتے ہیں بیہوشی اور ابونعیم نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ آپ کے مینو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے تم لوگوں میں بارہ خلیفہ ہوں گے ابو بکر الصدیق پہلے بعد نہیں ٹھہریں گے مگر تھوڑی مدت اور سرزمین عرب کی چلی کا صاحب ایسی زندگی کرے گا کہ حمید ہوگا اور شہید مرے گا ایک مرد نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون شخص ہے آپ نے فرمایا عمر ابن الخطاب میں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عثمان بن عفان کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے فرمایا کہ تم سے آدمی اوس قیص کے اوتارنے کیواسطے کہیں گے جو قیص اللہ تعالیٰ نے تم کو پہنایا ہوگا قسم ہے اوس ذات کی جس نے مجھ کو حق کے ساتھ بیٹھا کیا ہے اگر تم اوس قیص کو اوتار ڈالو گے تو تم جنت میں داخل نہ ہو گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے روڈن میں داخل ہو (یعنی اوس خلافت کے ترک کرنے کے بعد تمہارا جنت میں داخل ہونا محال ہوگا)

ابن عساکر نے انس سے روایت کی کہ آپ نے نبی المصطلق کے پیغمبروں نے مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجا اور اونہوں نے مجھ سے کہا آپ سے پوچھو کہ اگر ہم سالانہ آویں اور آپ کو نہ پاویں تو ہم اپنے صدقات کس کو دیں آپ نے فرمایا اون لوگوں سے کہہ دو کہ اپنے صدقات ابو بکر کو دیں میں نے اون لوگوں سے یہ کہہ دیا اونہوں نے مجھ سے کہا آپ سے کہہ



اگر ہم ابو بکر الصدیق کو نہ پاویں تو صدقات کسکو دین بیٹے آپ سے عرض کیا آپ نے فرمایا ان سے کہو عمر کو دین بیٹے اون لوگوں سے کہدیا انھوں نے کہا آپ سے عرض کرو کہ اگر عمر کو ہم نہ پاویں تو صدقات کسکو دین بیٹے آپ سے عرض کیا آپ نے فرمایا اون لوگوں سے کہدو کہ وہ صدقات عثمان کو دیں اور یہ فرمایا کہ جسدن عثمان قتل کئے جاویں اوس دن تم لوگوں کو ہلاکت ہو۔

طبرانی اور ابونعیم نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا تم امیر اور خلیفہ ہو گے اور تم مقتول ہو گے اور تمہاری مٹی تہا رہے اس سر کے خون رنگین ہوگی۔

حاکم نے تہذیب ج۱ سے روایت کی ہے کہا ہے یوم جبل میں طلحہ کی طرف میں اوس حالت میں گیا کہ اون میں تھوڑی سی جان تھی انھوں نے مجھ سے پوچھا تم کن لوگوں میں سے ہو بیٹے کہا امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اصحاب میں سے ہوں طلحہ نے کہا اپنا ہاتھ بڑھاؤ میں تم سے بیعت کروں بیٹے اپنا ہاتھ بڑھاؤ یا طلحہ نے مجھ سے بیعت کی اور اوس وقت اون کی روح نکل گئی میں آیا اور بیٹے اس واقعہ کی خبر حضرت علی کو کی حضرت علی نے سن کر فرمایا اللہ اکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس امر سے انکار کرے گا کہ طلحہ جنت میں داخل ہوں مگر ایسے حال میں کہ میری بیعت اون کی گردن میں ہو۔

ابن مساکر نے سہل بن ابی خثیمہ کے طریق سے عبد الرحمن بن سہل الانصاری الحارثی سے جو جنگ احد کے شہیدوں میں سے ایک ہیں روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہرگز کوئی نبوت نہ تھی مگر اوس کے پیچھے خلافت تھی اور ہرگز کوئی خلافت نہ تھی مگر اوس کے پیچھے ایک بادشاہ تھا اور ہرگز کوئی صدقہ نہ تھا مگر وہ خراج ہو گیا۔

بیہقی اور ابونعیم نے ابو عبیدہ بن الجراح اور معاذ بن جبل سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا یہ امر نبوت اور رحمت ظاہر ہوا ہے پھر یہ امر خلافت اور

رحمت ہوگا پھر یہ امر خلافت ایسا ملک ہو جانے والا ہے جو ظلم سے بھرا ہوا ہوگا پھر یہ امر تکبر اور  
جبریت اور امت میں فساد ہونے والا ہے آدمی فروج کو حلال کر دین گے (یعنی ذکا کرین گے)  
اور شرابوں کو حلال کر دین گے اور جریز کے پینے کو حلال کر دین گے اور اون امور ممنوعہ پر  
مرتب کی نصرت کریں گے (یعنی جو لوگ کہ ایسے امور کا ارتکاب کریں گے اون کو لوگ مدد  
دین گے) اور اون کو ہمیشہ رزق ملے گا یہاں تک کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے طین گے یعنی  
مرنے وقت تک اون کا رزق کم نہ ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ کے پاس ایسے حال میں جاویں گے  
کہ جملہ امور کے مرتکب ہوئے ہوں گے۔)

ابو داؤد اور ترمذی نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس حدیث کو حدیث حسن کہا ہے  
اور نسائی اور حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے سفینہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی  
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نبوت کی خلافت اور ایک لفظ میں یون وارو ہے کہ خلافت میری امت  
میں تیس سال رہے گی پھر باو شاہ ہوگا یہ تیس سال چاروں خلفائون کی مدت تھی۔

بیہقی نے ابوبکر سے روایت کی ہے کہ پیغمبر نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنا ہے  
آپ فرماتے تھے کہ نبوت کی خلافت تیس سال ہوگی پھر اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا ملک دیگا سوائے  
کہا ہم ملک سے راضی ہو گئے۔

بیہقی نے حذیفہ سے روایت کی کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم  
لوگ نبوت کے عہد میں ہو جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کہ نبوت رہے پھر نبوت کو اللہ تعالیٰ  
جو وقت چاہے گا اودٹھا لیگا۔ پھر نبوت کے طریق پر خلافت ہوگی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا  
کہ خلافت رہے پھر خلافت کو اللہ تعالیٰ اودٹھا لیگا جو وقت چاہے گا پھر خلافت ایسا ملک ہوگا  
جو ظلم سے بھرا ہوا ہوگا۔ پھر جبریت ہوگی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ جبریت رہے پھر جبریت  
اللہ تعالیٰ اودٹھا لیگا جو وقت چاہے گا پھر نبوت کے منہاج پر خلافت ہوگی جبکہ عمر ابن عبد العزیز  
والی ہوئے تو اون سے یہ حدیث ذکر کی گئی اور اون سے آدمیوں نے کہا کہ ہم امید رکھتے ہیں کہ

جبریت کے بعد جو خلافت ہے وہ آپ کی خلافت ہو اس بات کو سن کر عمر ابن العزیز مسرور ہوئے۔  
حاکم اور بیہقی نے ابو ہریرہ سے اور نفعون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی  
آپ نے فرمایا ہے کہ خلافت مدینہ منورہ میں ہے اور بادشاہی شام میں ہے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی نے  
عبد اللہ بن حوالہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ  
جس وقت خلافت دیکھی جاوے کہ ارض مقدسہ میں مانزل ہوئی ہے تو زلازل اور خرن اور غم  
بڑے بڑے امور آویں گے اور قیامت آدمیوں سے اس سے زیادہ قریب ہوگی کہ میرا یہ  
ہاتھ تمہارے سر سے قریب ہے۔ بیہقی نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
قیامت سے خلافت کے قرن کے منقطع ہونے سے ارادہ فرمایا ہے۔

بزار اور بیہقی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور ابوالدرداء سے یہ روایت کی ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس درمیان کہ میں سو رہا تھا اپنے دیکھا کہ  
لشکرون کے تلوار میرے سر کے نیچے سے اٹھا لی گئی میں نے یہ گمان کیا کہ وہ چلی گئی ہوئی ہو  
جسے اس کے پیچھے نگاہ کی اس کو شام کی طرف لیگو۔ اور یہ امر ہے کہ جو وقت قیامت واقع ہوگا  
تو ایمان شام میں ہوگا اور اسی حدیث کی مثل بیہقی نے عمر ابن الخطاب اور ابن عمر کی حدیث  
روایت کی ہے۔

ابونعیم نے ابوالدرداء سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عثمان کے بعد مدینہ مدینہ نہیں ہے  
اور معاویہ کے بعد فراخی زندگانی نہیں ہے ابن ابی شیبہ نے اپنی (مسند) میں عبد الملک  
بن عمیر کے طریق سے معاویہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں ہشیشہ خلافت کا طمع کرتا تھا جب  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا اے معاویہ اگر تم مالک ہو تو مخلوق  
اچھا معاملہ کیجو۔

بیہقی نے عبد اللہ بن عمیر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ معاویہ نے کہا داؤد مجھ کو خلافت پر

برا بیگنہ نہیں کیا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول نے آپ نے مجھ سے فرمایا کہ معاویہ اگر تم والی امر ہو تو اللہ تعالیٰ سے ڈریو اور عدل کججو میں ہمیشہ یہ گمان کرتا تھا کہ میں علی بن ابی طالب ہونے والا ہوں اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔

طبرانی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاویہ سے فرمایا تمہارا کیا حال ہو گا اگر تم کو اللہ تعالیٰ ایک قمیص پہنائے گا یعنی خلافت دے گا ام حبیبہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا اللہ تعالیٰ میرے بھائی کو قمیص پہنائے والا ہے آپ نے فرمایا بیشک ولیکن اوس میں بلا اور سختی ہے یہ قین بار ارشاد فرمایا۔

ابن عساکر نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے معاویہ اللہ تعالیٰ تم کو اس امت کے امر کا والی کرے گا تم غور کرو تم کیا معاملہ کرنا چاہتے ہو حضرت ام حبیبہ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا اللہ تعالیٰ میرے بھائی کو یہ مرتبہ دے گا اپنے فرمایا بیشک اور اوس میں بلا اور سختی ہے یہ قین بار فرمایا۔

احمد نے ابو ہریرہ سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے معاویہ اگر تم والی امر ہو گے تو اللہ تعالیٰ سے ڈریو اور عدل کججو معاویہ نے کہا کہ میں ہمیشہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کے سبب سے یہ گمان کرتا تھا کہ میں علی بن ابی طالب ہونے والا ہوں یہاں تک کہ میں مبتلا ہوا۔ اور ابو یعلیٰ نے معاویہ کی حدیث سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

ابن عساکر نے حسن کے طریق سے معاویہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا سنو تم میرے بعد میری امت کے امر کے والی چنے والے ہو جو وقت یہ امر ہو تو میری امت کے حسن سے عذر قبول کججو اور میری امت کے بد شخص سے تجاؤ کججو میں ہمیشہ اوس کی امید کرتا تھا یہاں تک کہ میں اپنے اس مقام میں پہنچا ہوا۔ یعنی امر امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا والی ہوا۔

ویسی نے حضرت حسن بن علی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے حضرت علی سے سنا ہے کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ دن اور راتیں نہیں گزریں گے یہاں تک کہ معاویہ مالک ہوں گے۔

آئین سعد اور ابن عساکر نے مسلمہ بن خالد سے روایت کی ہے کہا ہے میں نے بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ معاویہ کے واسطے یہ دعا فرماتے تھے۔ اللہم علمہ الکتاب وکلمہ فی البلاء ووقہ العذاب۔۔۔۔۔ اسے میرے اللہ تعالیٰ تو معاویہ کو اپنی کتاب سکھلا دینے وہ کتاب پر عمل کرے اور شہر بن مین اوس کو قدرت دے اور عذاب سے اوس کو بچا آئین عساکر نے عروہ بن رویم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک اعرابی بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اوس نے کہا کہ مجھ سے آپ کشتی ڈریے اوس اعرابی کی طرف معاویہ اٹھے اور کہا میں تجھ سے کشتی لڑوں گا بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ معاویہ ہرگز ہرگز مغلوب نہ ہوں گے معاویہ نے اعرابی کو بچھاڑ ڈالا جبکہ یوم صفین تھا حضرت علی نے کہا اگر یہ حدیث بھگویا دہوتی تو میں معاویہ سے جنگ نہیں کرتا۔

بیہقی نے تاف سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بکویہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ میری اولاد میں ایک مرد ہو گا جس کے چہرہ میں ایسا نشان ہو گا جس سے چہرہ بدنام معلوم ہو گا وہ مرد امیر خلافت کا والی ہو گا اور ربے زمین کو عدل سے بھر دے گا۔ تاف نے کہا ہے کہ میں اوس مرد کو گمان نہیں کرتا ہوں مگر وہ عمر ابن العزیز ہیں۔

بیہقی نے تاف سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابن عمر اکثر کہا کرتے تھے کاش مجھ کو معلوم ہو جاتا کہ وہ کون شخص ہے جو حضرت عمر کی اولاد میں سے ہے اور اوس کے چہرہ میں ایک علامت ہے اور وہ عدل سے ربے زمین کو بھر دے گا۔

بیہقی نے عبد اللہ بن دینار سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابن عمر نے کہا آدمی یہ زکرم تو میں

دنیا ہرگز منقضی نہ ہوگی بیان تک کہ ایک مرد حضرت عمر کی آل سے والی امر خلافت ہوگا اور حضرت عمر کی عمر کی مثل عمل کرے گا۔ آدمی بلال بن عبد اللہ بن عمرو کو وہ مرگیا کرتے تھے اس لئے کہ بلال کے چہرہ پر کچھ اثر تھا بلال وہ مرد نہ تھا یکایک یہ معلوم ہوا کہ وہ مرد عمر بن العزیز بن اورانکی والدہ عاصم بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی تھیں۔

عبد اللہ بن احمد نے (روایہ الزہد) میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ بنو امیہ پر لعنت نہ کرو اس لئے کہ بنو امیہ میں ایک مرد صالح ہوگا یعنی عمر بن عبد العزیز ہوں گے۔

بیہقی نے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے اونحون نے کہا کہ خلفا حضرت ابو بکر اور عمر بن سعید بن المسیب سے کسی نے پوچھا وہ سر عمر کون شخص ہے اونحون نے کہا قریب ہے کہ تم اس کو پہچان لو گے۔ بیہقی نے کہا ہے کہ سعید بن المسیب حضرت عمر بن عبد العزیز سے دو سال قبل رحلت کر گئے اور وہ اس بات کو نہیں کہتے تھے مگر از روئے حدیث بیان کرتے تھے کہ اون کو حضرت عمر ابن عبد العزیز کی حدیث پہنچی تھی۔

ابو یعلیٰ اور بیہقی نے ابو ہریرہ سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو قوت ابی العاص کے بیٹے جالیئس عدو کو پہنچ جاویں گے تو اللہ تعالیٰ کے دین کو تباہ کر ڈالیں گے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کو غلام لونڈی کر لیں گے اور اللہ تعالیٰ کے مال کو اپنی دولت جانیں گے۔

حاکم اور بیہقی نے ابو سعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو قوت ابی العاص کے بیٹے تیس مرد ہو جاویں گے اللہ تعالیٰ کو دین کو امراض بکڑیں گے اور اللہ تعالیٰ کے مال کو دولت سمجھیں گے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کو غلام لونڈی بنا دیں گے۔

بیہقی نے ابن مہذب سے روایت کی ہے وہ معاویہ کے پاس تھے معاویہ کے پاس

مردان داخل ہوا اور اس نے کہا اے امیر المؤمنین میری حاجت روائی کیجئے و اللہ  
میری مؤنت عظیم ہے (یعنی عیال کا جو قوت میرے ذمہ ہے وہ عظیم ہے) میں دس بچوں کا  
باپ ہوں اور دس کا چچا ہوں اور دس کا بھائی ہوں جبکہ مردان پیٹھ پھیر کر گیا اور ابن عباس  
معاویہ کے پاس تخت پر بیٹھے ہوئے تھے معاویہ نے کہا اے ابن عباس کیا تھکو معلوم نہیں  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو قوت بنو الحکم میں مردوں کی تعداد  
کو پہنچ جاوین گے تو وہ اللہ تعالیٰ کے مال کو اپنے آپس میں دولت سمجھ گئے یونین گئے اور  
اللہ تعالیٰ کے بندوں کو باندھی غلام کریں گے اور کتاب اللہ کو امر مفسد پکڑیں گے جو قوت  
چار سو تنانوے مردوں کی تعداد کو پہنچیں گے تو ان کی ہلاکت سریت زغرے کے چبانے  
سے ہوگی ابن عباس نے فرمایا اے میرے اللہ تعالیٰ بیشک ایسی ہی ہے مردان سننے  
جاننے کے بعد اپنی کسی حاجت کو یا کیا اور عبد الملک کو پٹا کے معاویہ کے پاس بھیجا عبد الملک  
معاویہ سے اس حاجت کے باب میں گفتگو کی جبکہ عبد الملک نے پتہ پھیری تو معاویہ نے  
کہا اے ابن عباس کیا تھکو علم نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا  
ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ چار جابرہوں کا باپ ہے ابن عباس نے فرمایا اے میرے  
اللہ تعالیٰ بیشک ایسی ہی ہے۔

حاکم نے ابو ذر سے روایت کی ہے ابو مخنف نے بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے  
سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو قوت بنو امیہ چالیس مردوں کی تعداد کو پہنچیں گے تو اللہ تعالیٰ کو  
بندوں کو باندھی غلام پکڑیں گے اللہ تعالیٰ کے مال کو بلا عوض عطیہ جانیں گے اور کتاب  
اللہ کو امر مفسد پکڑیں گے۔

ابو یعلیٰ اور حاکم اور بیہقی نے ابو ہریرہ سے یہ روایت کی ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا بنی الحکم میرے منبر پر سطور سے کود رہے ہیں جیسو  
کہ بندہ کووتا ہے ابو ہریرہ نے کہا کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی نے ہنستے ہوئے

اور خاطر جمع نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ نے وفات پائی۔

بیہقی نے ابن السیب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی امیہ کو اپنے منبر پر دیکھا آپ کو یہ امر برا معلوم ہوا اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاس وحی بھیجی اور فرمایا کہ یہ نہیں ہے مگر دنیا میں اون کو دنیا و دن کا اس سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں ترمذی اور حاکم اور بیہقی نے حسن بن علی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی امیہ کو دیکھا کہ آپ کے منبر پر فردا خطبہ پڑھ رہے ہیں یہ امر آپ کو

برا معلوم ہوا۔ پس انا اعطیتاک الکوثرا وانا انزلناہ فی لیلۃ القدر واما لیلۃ القدر لیلۃ القدر خیر من الف شہر ووزن سورتین نازل بوئین ہزار ہینہ تک خلافت کے مالک بنی امیہ ہوں گے۔ قاسم بن الفضل نے کہا ہے کہ ہمنے بنی امیہ کے ملک کی مدت کا حساب کیا کیا ایک یہ ظاہر ہوا کہ وہ مدت ایک ہزار ہینہ تھے نہ زاید ہوتے ہیں اور نہ کم ہوتے ہیں۔

ابو یعلیٰ اور حاکم اور بیہقی نے عمرو بن مرة الجعفی سے روایت کی ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں رہے تھے کہا ہے کہ حکم بن ابی العاص یا اور بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حضور صلی کی اجازت چاہی آپ نے آدمی سے فرمایا حکم کو اذن دو کہ وہ آوے آپ نے اسکو حید فرمایا یا ولد حید فرمایا یعنی آپ نے حکم کو سانپ کہا یا سانپ کا بچہ کہا اور یہ فرمایا کہ اُس پر لعنت ہے اور اون لوگوں پر لعنت ہے جو اس کی صلب سے نکلیں گے مگر مومنین جو اس سے پیدا ہوں گے اون پر لعنت نہیں ہے اور اس امر کو قلیل زمانہ ہو گا کہ دنیا میں وہ شرف پاویں گے اور آخرت میں ذلیل ہوں گے یہ لوگ مکار اور فریبی ہوں گے انکو دنیا میں دولت دی جاویگی اور آخرت میں ان کو کوئی حصہ اور نصیب نہ ملے گا۔

فاکھی نے زہری اور عطاء خراسانی سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کو اسطے فرمایا گویا اس کے بیٹوں کی طرف میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ میرے مفر ریڑ پر ہیں اور اتر رہے ہیں۔



فاجہی نے معاویہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کے واسطے فرمایا ہے کہ جس وقت اس کے بیٹے تیس یا چالیس کی تعداد کو پہنچ جا دیں گے تو وہ امر خلافت کے مالک ہو جاویں گے۔

ابن نجیب نے اپنے جزائین جبرین مطعم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ بنے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے حکم بن ابی العاص گزرا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس کے صلب میں ہے میری امت کی واسطے اس سے خرابی ہے۔

ابن ابی اسامہ نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بنی امیہ کے جابرون میں سے ایک جابر کی ناک سے میرے اس منبر پر ضرور خون پیگا عمرو بن سعید بن العاصی کی ناک سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر پر خون بہا یہاں تک کہ منبر کی سیڑیوں پر خون جاری ہو گیا۔

احمد اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک رات کو میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھا آپ نے مجھ سے فرمایا ویکہو کیا کوئی ستارہ تم آسمان میں دیکھتے ہو میں نے عرض کی بیشک میں فریاد کو دیکھتا ہوں آنسو فرمایا سنو تمہاری صلب سے جراؤ لاؤ ہوگی ان ستاروں کے عدد کے موافق اس امت کی والی ہوگی اور دو شخص فتنہ کے وقت والی ہوں گے۔

بزار اور ابن ہدی اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا تم لوگوں میں نبوت ہے اور مملکت۔

ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ام الفضل نے مجھ سے حدیث کی ہے کہا ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئی آپ نے فرمایا کہ تم ایک لڑکے کے ساتھ حاملہ ہو جو بوقت تم اس کو جنم تو میرے پاس اوسکو لائیو میں نے عرض کی یا رسول اللہ لڑکا کہاں سے ہو گا حال یہ ہے کہ قریش نے یہ حلف کیا ہے کہ وہ اپنی عورتوں کے پاس

نہ جاوین گے آپ نے فرمایا کہ میں نے تم کو جو خبر دی ہے وہی ہو گا ام الفضل نے کہا جبکہ  
 پینے لڑکے کو جنا تو اس کو لے کر آپ کے پاس میں آئی آپ نے اس کے وہنے کان  
 میں اذان دی اور بائیں کان میں اقامت کہی اور اس کے منہ میں آپ نے اپنا لعاب  
 دہن مبارک ڈالا اور اس کا نام عبداللہ رکھا اور فرمایا کہ خلفا کے باپ کو لچاؤ سینے اس  
 واقعہ سے حضرت عباس کو خبر کی حضرت عباس آپ کے پاس آئے اور آپ سے ذکر کیا پھر  
 فرمایا وہ امر وہی ہے جسکی ام الفضل نے تم کو خبر دی ہے یہ لڑکا خلفا کا باپ ہے یہاں تک  
 کہ اون خلفا میں سے ایک سقاچ ہو گا اور اون میں سے ایک مہدی ہو گا یہاں تک کہ انہیں  
 سے وہ شخص ہو گا جو عیسیٰ علیہ السلام کو تازہ پڑھاویگا۔

ابن عدی اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نبی  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا یکایک آپ کے ساتھ جبریل علیہ السلام تھے اور میں  
 جبریل علیہ السلام کو وحیہ الکلبی گمان کرتا تھا اور میں سفید کپڑے پہنے تھا حضرت جبریل  
 علیہ السلام نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا کہ یہ سفید کپڑوں والا ہے اور اسکی اولاد  
 سیاہ لباس پہنے گی ابن عباس نے کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ میں  
 آپ کے پاس اس وقت آیا تھا کہ آپ کے ساتھ وحیہ الکلبی تھی راجی کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے ابن عباس سے حضرت جبریل علیہ السلام کا ذکر کیا اور یہ قصہ ذکر کیا کہ تمہاری بھر  
 جاتی رہے گی اور تمہاری موت کے وقت تمہاری بھر پھر دی جاوے گی۔

بیہقی نے ثوبان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 فرمایا کہ تمہارے اس خزانہ یعنی کعبہ منظمہ کے پاس تین شخص قتال کریں گے وہ کل خلیفہ کے  
 بیٹے ہوں گے اون میں سے ایک کی طرف بھی یہ امر نہ جاوے گا پھر سیاہ چنڈے خراسان  
 کی طرف سے آویں گے تم لوگوں کو مسطور سے قتل کریں گے جس قتل کی مثل تم نے نہیں دیکھا  
 بیہقی اور ابو نعیم نے ابو ہریرہ سے اور عنون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت

کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ خراسان سے سیاہ جہنڈے بھلین گئے اور جہنڈوں کو کوئی  
خنے نہ پھیر سکے گی یہاں تک کہ وہ جہنڈے ایلیمین نصب کئے جا دیں گے۔

بیہقی نے ابان بن الولید بن عقیبہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابن عباس معاویہ کو  
پاس آئے اور میں اس وقت حاضر تھا معاویہ نے ابن عباس سے پوچھا کیا تم لوگوں میں دوٹ  
ہو گی ابن عباس نے کہا بیشک معاویہ نے اون سے پوچھا تمہارے انصار کون لوگ ہوں گے  
ابن عباس نے کہا کہ اہل خراسان ہوں گے اور بنی امیہ کی بنی ہاشم سے بہت ٹرائین ہوں گی۔  
حاکم اور ابونعیم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
فرمایا ہے ہم وہ اہل بیت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے واسطے دنیا پر آخرت کو اختیار فرمایا ہے

(یعنی ہمارے واسطے آخرت ہے دنیا نہیں ہے) اور میرے اہل بیت میرے بعد عظیم  
بلا سے ملنے والے ہیں اور وہ اپنی جگہ سے نکال دئے جا دیں گے اور پرانگندہ کر دئے جائیں گے  
اور ان کی یہ حالت یہاں تک ہو گی کہ اوس جگہ سے ایک قوم آوے گی اور آپسے اپنے دست مبارک  
سے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا وہ لوگ سیاہ جہنڈوں والے ہوں گے اور ان سے حق چاہا  
جائیگا وہ حق کو نہ دیں گے اور ان سے جنگ کیجاوے گی اور ان پر نصرت ہو گی پھر وہ حق کو نہ دیں گے  
یہاں تک کہ ایک مروجہ میرے اہل بیت سے ہو گا خلافت اوس کو دیں گے وہ مروت خلافت کو  
عدل سے ایسا بھروسے گا جیسے ظلم سے بھر گئی ہو گی۔

حاکم نے ابوسعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے فرمایا کہ میرے اہل بیت میرے بعد میری امت سے قتل اور پرانگندگی دیکھیں گے۔  
اسحاق اور بیہقی اور ابونعیم نے ابوسعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اہل بیت میں سے ایک مرد انقطاع زمانہ  
اور ظہور فتنوں کے وقت ظہور کرے گا اوس کا نام سفاح ہو گا اوس کی عطا مال ہو گا وہ دلوں  
باتمون میں مال بھر کے دے گا۔

بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس سے اہل یمن نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے  
یہ روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ ہم لوگوں میں سے سفاح اور منصور اور مہدی ہی ہیں۔  
بیہقی نے صحیح سند کے ساتھ ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگوں میں سے  
تین شخص ہوں گے جو اہل بیت ہیں وہ سفاح اور منصور اور مہدی ہیں۔

زیر بن بکاس نے (موفقیات) میں حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کی ہے اپنے  
جو وقت کہ آپ کو ابن الحکم مروونے مارا یہ وصیت فرمائی اور اپنی وصیت میں یہ کہا کہ نبی صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو ان اختلافات کی خبر دینی جو آپ کے بعد ہوں گے اور عہد شکنوں اور  
دین سے نکلنے والوں اور جو رطل ظلم کرنے والوں سے جنگ کرنے کے لئے مجھ کو فرمایا ہے اور یہ  
جو مجھ کو پہنچا سکی آپ نے مجھ کو خبر دی ہے اور مجھ کو یہ خبر دی ہے کہ معاویہ اور اس کا بیٹا  
یزید امر خلافت کا مالک ہو گا پھر امر خلافت بنی امیہ کی طرف پھر جاوے گا وہ خلافت کو میراث  
کر لیں گے اور یہ امر بنی امیہ کی طرف ہونے والا ہے پھر بنی العباس کی طرف اور جس خاک  
امام حسین علیہ السلام قتل ہوں گے آپ نے مجھ کو وہ خاک دکھلائی ہے۔

بیہقی نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھ سے عمر ابن الخطاب  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا واللہ بنو امیہ اسلام کو کانا کر دیں گے پھر اسلام کو وہ اندھا کر دیں گے  
پھر یہ بچانا جائے گا کہ اسلام کہاں ہے اور یہ بچانا جائے گا کہ اسلام کا کون والی ہے  
پھر اسلام اس جگہ اور اس جگہ واقع ہو گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا اسلام کی  
یہ حالت ایک سو چھتیس سال تک رہے گی پھر اللہ تعالیٰ سفیرون کے ایک گروہ کو بھیجے گا کہ وہ  
بادشاہوں کے سفیرون کے مثل ہوں گے اور ان کی خوشبو پاکیزہ ہوگی پھر اللہ تعالیٰ اسلام  
کی سماعت اور بے کوہیر دے گا میں پوچھا کہ وہ سفیرون لوگ ہوں گے حضرت عمر نے فرمایا  
کہ وہ لوگ عراقی اور مشرقی اور عجمی ہوں گے۔

حاکم نے ابوسعود الانصاری سے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث

کہا ہے راوی نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ امر دین ہمیشہ تم لوگوں میں رہے گا تم لوگ امر دین کے والی جتیک رہو گے تم ایسے اعمال پیدا نہ کرو گے جو وہ اعمال اوس امر کو تم سے نکال دین کی وجہ سے تم ایسے اعمال کرو گے کہ وہ دین کے خلاف ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے جو بد لوگ ہوں گے اون کو تیر مسلط کر دیگا وہ لوگ تمہارا پست اسطور سے نکالیں گے جیسے شاخ درخت کا پست نکالا جاتا ہے ۔

بخاری نے معاویہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے یہ امر قریش میں رہے گا قریش سے کوئی شخص عداوت نہ کرے گا مگر اللہ تعالیٰ اوسکو منہ کے بل ڈال دے گا جب تک کہ قریش دین کو قائم رکھیں گے ۔

حاکم نے ضحاک بن قیس سے یہ روایت کی ہے اونھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ والی امر ہمیشہ قریش میں سے ہوں گے ۔

طبرانی اور ابو نعیم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ترک لوگ جب تک تم لوگوں کو ترک کریں تم ترکوں کو ترک کرتے ہو یعنی اون سے جنگ نہ کرو اس لئے کہ میری امت سے اول جو لوگ ملک کو لین گے اور اون کو اللہ تعالیٰ جس چیز کا مالک کرے گا وہ بخیر منظور ہوں ۔

ابو نعیم نے ابو بکر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک زمین ہے جس کا نام بصرہ ہے یا بصیرہ ہے اوس زمین میں مسلمانوں میں سے آدمی اور ترین گئے اور اون کے قریب ایک نہر ہوگی جس کا نام وبلہ ہے اوس نہر پر اون مسلمانوں کا بل ہوگا اور اوس سرزمین کے رہنے والے کثیر ہو جائیں گے جبکہ آخر زمانہ ہوگا تو نبی قطور آدین گے وہ ایسے لوگ ہوں گے جن کے چہرے چوڑے اور آگاہیں چوڑی ہوں گی یہاں تک کہ وہ نہر کے کنارہ پر او ترین گے اوس وقت آدمی متفرق ہو کر تین فرقے ہو جائیں گے ایک فرقہ اپنی اصل سے ہمارے گا اور ایک فرقہ اپنی جلاوطن کو بچا دے گا

۱۔ قطور کہو گے  
۲۔ بصرہ یا بصیرہ  
۳۔ وبلہ  
۴۔ آدین  
۵۔ آدین  
۶۔ آدمی  
۷۔ آدمی  
۸۔ آدمی  
۹۔ آدمی  
۱۰۔ آدمی  
۱۱۔ آدمی  
۱۲۔ آدمی  
۱۳۔ آدمی  
۱۴۔ آدمی  
۱۵۔ آدمی  
۱۶۔ آدمی  
۱۷۔ آدمی  
۱۸۔ آدمی  
۱۹۔ آدمی  
۲۰۔ آدمی  
۲۱۔ آدمی  
۲۲۔ آدمی  
۲۳۔ آدمی  
۲۴۔ آدمی  
۲۵۔ آدمی  
۲۶۔ آدمی  
۲۷۔ آدمی  
۲۸۔ آدمی  
۲۹۔ آدمی  
۳۰۔ آدمی  
۳۱۔ آدمی  
۳۲۔ آدمی  
۳۳۔ آدمی  
۳۴۔ آدمی  
۳۵۔ آدمی  
۳۶۔ آدمی  
۳۷۔ آدمی  
۳۸۔ آدمی  
۳۹۔ آدمی  
۴۰۔ آدمی  
۴۱۔ آدمی  
۴۲۔ آدمی  
۴۳۔ آدمی  
۴۴۔ آدمی  
۴۵۔ آدمی  
۴۶۔ آدمی  
۴۷۔ آدمی  
۴۸۔ آدمی  
۴۹۔ آدمی  
۵۰۔ آدمی  
۵۱۔ آدمی  
۵۲۔ آدمی  
۵۳۔ آدمی  
۵۴۔ آدمی  
۵۵۔ آدمی  
۵۶۔ آدمی  
۵۷۔ آدمی  
۵۸۔ آدمی  
۵۹۔ آدمی  
۶۰۔ آدمی  
۶۱۔ آدمی  
۶۲۔ آدمی  
۶۳۔ آدمی  
۶۴۔ آدمی  
۶۵۔ آدمی  
۶۶۔ آدمی  
۶۷۔ آدمی  
۶۸۔ آدمی  
۶۹۔ آدمی  
۷۰۔ آدمی  
۷۱۔ آدمی  
۷۲۔ آدمی  
۷۳۔ آدمی  
۷۴۔ آدمی  
۷۵۔ آدمی  
۷۶۔ آدمی  
۷۷۔ آدمی  
۷۸۔ آدمی  
۷۹۔ آدمی  
۸۰۔ آدمی  
۸۱۔ آدمی  
۸۲۔ آدمی  
۸۳۔ آدمی  
۸۴۔ آدمی  
۸۵۔ آدمی  
۸۶۔ آدمی  
۸۷۔ آدمی  
۸۸۔ آدمی  
۸۹۔ آدمی  
۹۰۔ آدمی  
۹۱۔ آدمی  
۹۲۔ آدمی  
۹۳۔ آدمی  
۹۴۔ آدمی  
۹۵۔ آدمی  
۹۶۔ آدمی  
۹۷۔ آدمی  
۹۸۔ آدمی  
۹۹۔ آدمی  
۱۰۰۔ آدمی

وہ فرقہ کیا ہو جاوے گا اور ایک فرقہ اذن سے سخت قتال کرے گا بقیہ لوگ جو اس فرقہ کے رجاوین گئے اللہ تعالیٰ اون پر اذن لوگوں کو فتح دے گا۔

احمد اور بزار اور حاکم نے صحیح سند سے بریدہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ یہ فرماتے تھے میری امت کو ایک ایسی قوم تین بار ہانکے گی کہ جس کے چہرے چوڑے ہوں گے اور آنکھیں چھوٹی ہونگی گویا اونگر چہرے چوڑے بن میں سپر ہوں گے میری امت کے لوگوں کو یہاں تک ہانکین گے کہ اذن کو جزیرہ عرب میں پہنچا دیں گے اول بار کے ہانکنے میں یہ ہو گا کہ جو لوگ بھاگ جاویں گے وہ نجات پاویں گے اور دوسرے بار کے ہانکنے میں بعض نجات پاویں گے اور تیسرے بار کے ہانکنے میں جو لوگ کو باقی رہیں گے اذن کا وہ استیصال کر ڈالیں گے آدمیوں نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا وہ ترک بنی قریظہ کے ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ ترک اپنے گھوڑے مسلمانوں کی مسجدوں کے ستونوں سے باندھیں گے۔

ابو یعلیٰ نے معاویہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ ترک عرب پر ضرور غالب ہوں گے یہاں تک کہ عرب کو شیخ اور قیسوم کے اوگنے کی جگہوں میں پہنچا دیں گے (یعنی جیسی یہ دونوں باتیں پست ہوتی ہیں ویسی عرب لوگ پست ہو جاویں گے۔

طبرانی اور حاکم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے گویا میں ترکوں کو دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے پاس وہ ایسے بڑے ستون پر آئے ہیں کان پہنے ہوئے ہیں یہاں تک دیکھ رہا ہوں کہ اذن برفظون کو فرات کے کنارے پر باندھ رہے ہیں۔

حاکم نے حدیث سے اس حدیث کی روایت کی اس کو صحیح حدیث کہا ہے حدیث نے کہا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ یہ قبیلہ مضر

جو ہے ہر ایک عبد صالح کو ہمیشہ قتل کرے گا اور ہلاک کرے گا اور فنا کرے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے لشکروں کو سوار کرے گا کہ وہ اون کے پاس پہنچے گا لشکر قبیلہ مضر کو لوگوں کو قتل کریں گے۔

آحمد اور طبرانی نے صحیح سند سے عمار بن یاسر سے روایت کی ہے کہ ہاں کہ منیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میرے بعد ایسی قوم ہوگی جو بعض کو بعض قتل کر کے ملک لیں گے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر کو ان کی شہادت کی خبر دی تھی

ابن سعد اور ابن ابی الاشبہ سے اونھوں نے ایک ایسے مرد سے روایت کی ہے جو خزینہ ہے اور اس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر کے جسم پر لباس دیکھا اور پوچھا کیا یہ لباس جدید ہے یا دہویا ہوا ہے حضرت عمر نے عرض کی یہ دہویا ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے عمر جدید لباس پہنتے رہو اور حمید زندگی کرو اور شہید مرویہ حدیث مرسل ہے اور احمد اور ابن ماجہ نے ابن عمر سے اس حدیث کی نقل مرفوع روایت کی ہے اور بزار نے جابر کی حدیث سے اسکی مثل روایت کی ہے۔

ابو یعلیٰ نے صحیح سند سے سہل بن سعد سے یہ روایت کی ہے کہ احمد نے ایسے حال میں جنبش کی کہ اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضوان اللہ تعالیٰ علیہم تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے اعدائے نبی جگہ پر قائم رہو تجھے نہیں مگر ایک نبی یا ایک صدیق یا دو شہید۔

طبرانی نے ابن عمر سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک

باغ میں تھے حضرت ابو بکر نے اذن چاہا آپ نے آدمی سے فرمایا کہ انکو اذن دواور  
اون کو جنت کی بشارت دو پھر حضرت عمر نے اذن چاہا آپ نے آدمی سے فرمایا کہ انکو  
اذن دواور اون کو جنت اور شہادت کی بشارت دو پھر حضرت عثمان نے اذن چاہا آپ نے  
آدمی سے فرمایا کہ اون کو اذن دواور اون کو جنت اور شہادت کی بشارت دو۔

طبرانی نے صحیح سند سے عبد الرحمن بن یسار سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں  
حضرت عمر ابن الخطاب کی موت میں حاضر ہوا اس روز آفتاب کو کسوف ہو گیا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

### حضرت عثمان کے قتل کی خبر دی تھی

شیخین نے ابو موسیٰ الاشعری سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیرائیں پہن  
تھے آپ پیرائیں کے اطراف کی دیوار پر بیٹھ گئے اور اس کے درمیان ہو گئے پھر آپ نے  
اپنے دونوں پاؤں کنوے میں لٹکا دیئے اور اپنی دونوں پنڈلیں کھول دیں سینے اپنی  
و لمیں کہا کہ آج میں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دربان رہو لگا اتنی میں ابو بکر الصديق  
آگئے۔ سینے اون سے کہا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو اور میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور  
گیا اور میں نے عرض کی کہ یہ ابو بکر آئے ہیں اذن چاہتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اون کو اذن دو  
اور اون کو جنت کی بشارت دو حضرت ابو بکر آئے یہاں تک کہ کنوے کی دیوار پر آپ کے  
پہلو میں وہی طرف بیٹھ گئے اور اونہوں نے اپنے پاؤں کنوے میں لٹکا دیئے۔ پھر  
حضرت عمر آئے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں عرض کی کہ یہ عمر ابن  
چاہتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اون کو اذن دو اور اون کو جنت کی بشارت دو حضرت عمر  
آئے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کنوے کی دیوار پر بائیں  
جانب بیٹھ گئے اور کنوے میں اپنے پاؤں لٹکا دیئے۔ پھر حضرت عثمان آئے سینے



عرض کی کہ یہ عثمان بن اذن چاہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اونکو  
اذن دو اور اونکو یہ بشارت دو کہ بہت سختیوں اور غموں سے جو تمکو پہنچیں گے تم جنت میں  
داخل ہو گے حضرت عثمان آپ کے پاس داخل ہوئے اور کنوے کی دیوار پر جگہ بیٹھنے کی  
نہیں پائی ان حضرات کے مقابلہ میں کنوے کے ایک جانب میں بیٹھ گئے اور کنوے میں  
اپنے پاؤں لٹکائے۔ سعید بن المسیب نے کہا ہے کہ میں نے اس واقعہ کی ان حضرات کی  
قبور سے تاویل کی ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر الصدیق  
اور حضرت عمر فاروق کی قبریں ہونگی اور حضرت عثمان علیحدہ جگہ میں مدفون ہوں گے  
طبرانی نے (اوسط) میں اور بیہقی نے زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ اس کے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو بھیجا اور فرمایا کہ تم جاؤ یہاں تک کہ تم ابوبکر الصدیق  
کے پاس پہنچو گے اور اذن کو اذن کے مکان میں جسوہ کی حالت میں بیٹھا ہوا پاؤ گے  
تم اذن کو جنت کی بشارت دو پھر تم جاؤ یہاں تک کہ تم ثنیہ میں پہنچو گے اور حضرت عمر کو  
ایک گدھے پر سوار ایسی حالت میں دیکھو گے کہ اذن کے مقدم سر کی وہ جگہ جہاں بال  
تہیں اگتے ہیں تمکو ظاہر ہوگی تم اذن کو جنت کی بشارت دو پھر تم جاؤ یہاں تک کہ تم عثمان کے  
پاس پہنچو گے اور تم اذن کو ایسے حال میں پاؤ گے کہ وہ اشیا کی خرید و فروخت

کرتے ہوں گے اذن کو تم یہ بشارت دے دو کہ تم شدید سختیوں اور غموں کے بعد جنت میں  
جاؤ گے راوی نے کہا میں گیا اور بیٹے تینوں اصحاب کو اس حالت پر پایا جیسا کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا بیٹے ان تینوں حضرات کو آپ کے ارشاد سے خبر کر دی۔  
ابن ابی حاتم نے اپنی (تاریخ) میں ابو یعلیٰ اور بزار اور ابو نعیم انس سے روایت کی ہے کہ  
کہا ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک باغ میں تھا کوئی آنے والا آیا اور  
اوس نے دروازہ مارا آپ نے فرمایا اے انس تم اٹھو اور اوس کے لئے دروازہ کھلو  
اور اوس کو جنت کی اور میرے بعد خلافت کی بشارت دے دو یکایک میں نے حضرت ابوبکر الصدیق

۱۔ جو ایک سر کی  
ثنت ہے جو اذن کو  
کے کہ وہ پہنچیں  
کے کہ وہ پہنچیں  
پیش ہے میں جہاں  
اہل کی ثنت  
اسی جہاں ہے

پایا پھر ایک مرد آیا اور اس نے دروازہ مارا اور آپ نے مجھ سے فرمایا اسے انس تم اوٹھو اور اس مرد کے لئے دروازہ کھول دو اور اس کو جنت کی بشارت اور یہ بشارت دیدو کہ حضرت ابو بکرؓ کے بعد تم خلیفہ ہو گے یکایک میںے حضرت عمرؓ کو پایا پھر ایک مرد آیا اور اس نے دروازہ مارا اپنے مجھ سے فرمایا کہ انس تم جاؤ اور اس مرد کے واسطے دروازہ کھول دو اور اسکو جنت کی بشارت اور یہ بشارت دیدو کہ حضرت عمرؓ کے بعد تم خلیفہ ہو گے اور وہ مرد مقتول ہوگا یکایک میںے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سوجو پایا۔

احمد اور طبرانی اور ابو نعیم نے ابن عمرؓ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ کے کجوروں کے باغون میں سے ایک باغ میں تھے ایک مرد نے جسکی آواز بہت تھی اذن چاہا اپنے فرمایا کہ اس کو اذن دیدو اور یہ بشارت دیدو کہ غمون اور سختیوں سے تم جنت میں جاؤ گے یکایک میںے دیکھا کہ وہ مرد حضرت عثمان تھے۔

طبرانی نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میںے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ عثمان میرے پاس ایسے حال میں آئے کہ میرے پاس فرشتوں میں سے ایک فرشتہ تھا اس نے مجھ سے کہا کہ عثمان شہید ہون گے انکی قوم انکو قتل کرے گی ہم فرشتے عثمان سے حیا کرتے ہیں۔

بخاری نے اور طبرانی نے (اوسط) میں زبیر بن العوام سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم فتح میں ایک مرد قریشی کو جبراً قتل کیا پھر آپ نے فرمایا کہ کوئی قریشی آج کے دن کے بعد سے جبراً قتل نہ کیا جاوے گا مگر وہ مرد جو عثمان کو قتل کرے گا تم لوگ اس مرد کو قتل کر ڈالو اگر تم اس کو قتل نہ کرو گے تو تم بکریوں کی تاج قتل کو جاؤ گے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے ابو ہریرہ نے اس وقت کہا کہ حضرت عثمان معصوم تھے میںے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ قتلے ہون گے اور باہم اختلاف ہوگا پہننے عرض کی یا رسول اللہ آپ ہلکے کیا حکم فرماتے ہیں اور سوت ہم کیا کریں آپ نے فرمایا کہ تم اپنے امیر اور امیر کے اصحاب کو بچھوڑ دو اور آپ نے حضرت عثمان کی طرف اشارہ فرمایا۔

ابن ماجہ اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عثمان کو بلایا اور اون کی طرف آپ اشارہ کرتے تھے اور عثمان کا رنگ متغیر ہو رہا تھا جبکہ یوم الدار تھا ہم نے عثمان سے کہا آپ جنگ نہیں کریں گے اونھوں نے گھامین جنگ نہیں کر ڈنگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ایک امر کی وصیت کی ہے میں اس پر اپنے نفس کو صبر دلانے والا ہوں۔

حاکم اور ابن ماجہ اور ابونعیم نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے اونھوں نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عثمان سے یہ فرمایا کہ تمکو اللہ ایک قبیض پہنائے گا اگر منافقین تمہارا ارادہ کریں کہ تم اس قبیض کو اتار ڈالو تو تم اس قبیض کو نہ اتارو ابویعلیٰ نے حضرت حنفیہ ام المومنین سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عثمان کے پاس کسی کو بھیجا وہ آئے اور اون سے کہا کہ تم مقتول ہو گے اور شہید ہو گے تم صبر کرو اللہ تعالیٰ تمکو صبر دی اور وہ قبیض جو اللہ تعالیٰ تم کو پہنایا گا بارہ سال چھے مہینہ تک ہرگز ہرگز نہ اتارو جبکہ عثمان نے پیٹھ پھیری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ وعادی کہ اللہ تعالیٰ تم کو صبر دی تم قریب میں شہید ہو گے اور تم ایسے حال میں مرو گے کہ تم روزہ سے ہو گے اور میرے ساتھ افطار کرو گے۔

ابن عدی اور ابن عساکر نے اس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عثمان تمکو میرے بعد خلافت دی جاوے گی اور منافقین بارہ روزہ

کہ تم اس خلافت کو چھوڑ دو تم خلافت کو نہ چھوڑو اور اس دن تم روزہ رکھو اس لئے کہ تم میرے پاس افطار کرو گے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت عبد اللہ بن حوالہ سے کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ایسے مرد پر جو وہ چادر سی عمامہ باندھے ہوگا اور آدمیوں سے بیعت لیتا ہوگا اور وہ جنتی ہوگا تم لوگ ہجوم کرو گے آدمیوں حضرت عثمان پر ایسے حال میں ہجوم کیا کہ چادر جبر سے عمامہ باندھے ہوئے تھے اور آدمیوں سے بیعت لے رہے تھے۔

حاکم نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عثمان تم ایسے حال میں قتل کئے جاؤ گے کہ تم سورہ بقرہ پڑھتے ہو گے اور تمہارے خون کا ایک قطرہ اس آیت شریفہ فسیکفیکہم اللہ پر گرے گا۔ ذہبی نے کہا ہے کہ حدیث موضوع ہے۔

احمد اور طبرانی نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے عبد اللہ بن حوالہ سے اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا جس شخص نے تین چیزوں سے نجات پائی اوسنی ہر ایک امر سے نجات پائی آدمیوں نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کیا چیزیں ہیں آپ نے فرمایا کہ ایک میری وفات ہے دوسرے ایسے خلیفہ کا قتل ہے جو وہ حق پر صابر ہوگا اور حق کو دیکھا اور تیسرے وہال ہے اور طبرانی نے اس حدیث کی مثل عقبہ بن عامر کی حدیث سے روایت کی ہے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی چکی تین تیس یا چونتیس یا سینتیس سال کے بعد دور کرے گی اگر وہ لوگ ہلاک ہوں تو

اور حکم راستہ اون لوگوں کا ہو گا جو ہلاک ہو گئے اور اگر اون کا وین اون کے لئے قائم ہو گا تو ستر سال قائم رہے گا حضرت عمرؓ نے پوچھا یا نبی اللہ کیا یہ مدت اوس قبیل سے جو گزر گئی ہے آپ نے فرمایا نہیں اوس قبیل سے جو باقی ہے یہی نے کہا ہے کہ نبی اس کے ملک ایسا ہی تھا یہاں تک کہ اوس میں سستی داخل ہو گئی اور ملک کے دعوے کرنے والوں نے ظہور اور غلبہ خراسان میں ستر برس کی مقدار میں کیا۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور ابن ماجہ نے مرہ بن کعب نے روایت کی ہے کہا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فتنہ کا ذکر فرما رہے تھے اور فتنے کے قرب کو ذکر کر رہے تھے اتنے میں ایک مروا پنا منہ کپڑے سے چھپائے ہوئے آیا آپ نے فرمایا کہ یہ شخص فتنہ کے دن ہدایت پر ہو گا میں اوس مرو کی طرف کھڑا ہوا یکا یک میں نے حضرت عثمان کو دیکھا۔

یہی نے حدیث سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ تم لوگ اپنے امام کو قتل کر دو گے اور ایک دوسرے کو تلواروں سے مارو گے اور تم لوگوں میں جو شریر ہو گا وہ تمہاری دنیا کا وارث ہو گا۔

یہی نے اور ابو نعیم نے (معرفۃ) میں عبد الرحمن بن عدیس سے روایت کی ہے کہا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ ایسا آدمی خروج کریں گے جو دین سے ایسی سرعت سے گزر جائیں گے جیسے تیر پتہ سے گزر جاتا اور وہ لوگ کوہ لبنان میں قتل کئے جائیں گے۔ ابن لمیعہ نے کہا ہے کہ عبد الرحمن بن عدیس بلو کرنے والا اہل مصر کے ساتھ حضرت عثمان کی طرف گیا اور اوس نے اون کو قتل کیا پھر اس واقعہ کے ایک سال یا دو سال بعد ابن عدیس کوہ لبنان میں قتل کیا گیا۔

حارث بن ابی اسامہ نے اپنی (مسند) میں جابر بن حبیب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت عثمان نے عبد اللہ بن سلام کے پاس کسکیو ایسے حال میں پہنچا کہ وہ محظور تھے اور ان سے

یہ کہہ کر تم اپنا سر اٹھاؤ تم اوس روزن کو جو گھر میں ہے وکیتے ہو اوس روزن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُجکی رات جھکھو کیا اور فرمایا اے عثمان کیا آدمیوں نے تمکو محصور کیا ہے میں نے عرض کی ہاں محصور کیا ہے آپ نے میرے واسطے ایک ڈول لٹکا دیا میں نے اوس ڈول سے پانی پیا میں اپنے جگر میں اوسکی خنکی بار بار ہون پھر آپ نے مجھ سے فرمایا اگر تم چاہتے ہو تو میں اللہ تعالیٰ سے تمہارے واسطے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ تمکو اون آدمیوں سے نصرت دے گا جنہوں نے تمکو محصور کیا ہے اگر تم چاہو تو ہمارے پاس افطار کرو میں نے آپ کے پاس افطار کو اختیار کیا حضرت عثمان اوسی دن قتل ہوئے ۔

ابن شیح نے اپنی (مسند) میں عثمان بن شہیر کے طریق سے ناکہ بنت القرقصہ زوجہ عثمان سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ حضرت عثمان محصور کئے گئے روزہ سے تھے جبکہ افطار کا وقت تھا تو آدمیوں سے اونھوں نے شیرین پانی مانگا آدمیوں نے پانی منع کیا اونھوں نے رات تشنگی میں بسر کی جبکہ سحر کا وقت تھا تو حضرت عثمان نے یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے حال میں اس چہت سومیرو پاس تشریف لائے کہ آپ کے ساتھ پانی کا ایک ڈول تھا آپ بنے چہرے سے فرمایا اے عثمان پانی پیو۔ میں نے پانی پیا یہاں تک کہ میں سیراب ہو گیا پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ زیادہ پیو یہاں تک کہ پانی میرا پیٹ بھر گیا۔

ابو نعیم نے عدی بن حاتم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جمدن حضرت عثمان قتل کو  
گئے بیٹے ایک آواز سنی البشر یا عثمان بروج وریحان۔ البشر یا ابن عفان رب غیر غضبان  
ابشر یا ابن عفان لعنفران درضوان بیٹے او ہر او ہر دیکھا بیٹے کسی کو نہیں دیکھا۔  
طہرانی اور ابو نعیم نے مسہر بن عیش سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بہنے حضرت عثمان  
رات میں دفن کیا ہوا ایک سواد نے پیچھے سے ڈھانپ لیا ہم اون لوگوں سے ڈر گئے یہاں تک کہ  
قریب تھا کہ ہم متفرق ہو جاویں ایک سناوی کہ چوالے سے نہ کی تم لوگ نہ ڈرو انہی حکم پر

جانبہ اول

三

قائم رہو ہم لوگ اس لئے آئے ہیں تاکہ تمہارے ساتھ حضرت عثمان کے جنازہ پر حاضر ہوں مسہر کہا کرتے تھے واللہ وہ لوگ ملائکہ تھے۔

ابونعیم نے عروہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت عثمان حبش کو کب میں تین دن تک رکھے رہے لوگ اودن کو دفن نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ ایک ہاتھ نے اوسرنگو آواز دی اور کہا ان کو دفن کرو اور ان پر صلوٰۃ جنازہ نہ پڑھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اوسرنگو آواز دینے والے آدمی اس امر سے اپنے آپ کو بچاتے تھے کہ اپنے مردوں کو حبش کو کب میں دفن کریں عثمان کہا کرتے تھے قریب ہے کہ ایک مرد صالح ہلاک ہو جاوے گا اور اوس جگہ دفن کیا جاوے گا اوس مرد کی تقدیر میں آگے حبش کو کب میں اول جو شخص دفن کیا گیا حضرت عثمان تھے۔ ابونعیم نے عثمان بن مرہ سے عثمان نے اپنی ماں سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے جنوں کو سنا ہے کہ حضرت عثمان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد کے اوپر تین راتوں تک نوحہ کر رہے تھے نوحہ میں جو اشعار پڑھتے تھے اودن اشعار میں سے یہ شعر ہے

لیلتہ المحصبۃ اذ یرون بالضحی الصلاب  
ثم جاءوا کبرۃ یبنون صقرا کالشہاب

فیہم فی الحی والجلجل نکاک الرقاب

ابن سعد نے یہ روایت کی ہے کہا ہے کہ جن لوگوں نے حضرت عثمان کا محاصرہ کیا تھا اودن کو حضرت عثمان نے بالا خانہ سے دیکھا اور اودن سے فرمایا کہ اگر تم لوگ مجھ کو قتل کرو گے تو تم کل لوگ کبھی نماز نہ پڑھو گے یعنی نماز کو ترک کر دو گے یا اوس کا ثواب نہ ملے گا اور تم کل لوگ جہاد نہ کرو گے (یعنی جہاد سے نہ ملے گا) اور تمہاری غنیمت تمہارے درمیان تقسیم نہیں کی جاوے گی جبکہ اودن لوگوں نے باز آنے قتل سے انکار کیا۔ تو حضرت عثمان نے یہ دعا مانگی۔ اللہم احصہم عدد اواقظہم بدوا و لا تبقی منہم احدا۔ مجاہد نے کہا ہے کہ اودن لوگوں میں سے اوس فتنہ میں جو مارا گیا وہ مارا گیا نیز نے اہل مدینہ کی طرف

میں ہزار آدمی پیچھے اور بخون نے تین روز تک مدینہ منورہ کو مباح کر دیا اہل مدینہ کی مہنت سے جو فضل کہ یزید کے لشکر کے دو گونے چاہا کرتے تھے۔  
یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

### حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے قتل کی خبر دی تھی

حاکم نے اس حدیث کی روایت حضرت علی سے کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے  
حضرت علی نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تمہارے  
اُسجگہ اور اُسجگہ ایک ضرب لگائی جاوے گی اور آپ نے حضرت علی کی کن پیٹون کی  
طرف اشارہ فرمایا۔ یعنی کن پیٹون پر ضرب لگائی جاوے گی اور اون دونوں کن پیٹوں کا  
خون بہیگا یہاں تک کہ تمہاری داڑھی رنگین ہو جاوے گی۔ اس حدیث کے حضرت  
علی سے کثیر طریق ہیں۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور ابو نعیم  
عمار بن یاسر سے یہ روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کو  
فرمایا کہ اُشتی الناس وہ مرد ہے جو تمہاری کن پیٹی پر تلوار مارے گی یہاں تک کہ تمہاری  
داڑھی خون سے تر ہو جائے گی اور اسی حدیث کی مثل جابر بن سمروہ کی حدیث اور  
صہیب کی حدیث سے وارد ہوا ہے ان دونوں حدیثوں کی روایت ابو نعیم نے کی ہے  
حاکم نے اس سے روایت کی ہے کہ عین نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے  
ساتھ حضرت علی کے پاس ایسے حال میں داخل ہوا کہ وہ مریض تھے اس وقت  
حضرت علی کے پاس حضرت ابو بکر اور حضرت عمر تھے ان دونوں حضرات میں سے ایک  
صاحب نے اپنے صاحب سے کہا کہ میں ان کو گمان نہیں کرتا ہوں مگر ہلاک ہونے والا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہرگز ہرگز نہ مریں گے۔ مگر ابو جہل



غیظ سے بھرے ہوئے۔

حاکم اور بیہقی اور ابوالنعم نے زہری سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ وہ صبح ہوئی کہ حضرت علی ابن ابی طالب قتل ہوئے بیت المقدس میں کوئی پتھر نہیں اٹھایا گیا مگر اوس کے نیچے خون پایا گیا۔

ابوالنعم نے زہری کے طریق سے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جسدن حضرت علی قتل ہوئے اوسکی صبح میں کوئی سنگریزہ زمین سے نہیں اٹھایا گیا مگر اوس کے نیچے خالص خون تھا۔

یہ باب اوس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت طلحہ اور حضرت زبیر کی شہادت کی خبر دی تھی

مسلم نے ابو ہریرہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوہ حرا پر گئے، ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر رضوان اللہ علیہم اوسپر تھے ایک بڑے پتھر نے حرکت کی آپ نے فرمایا اے پتھر پتھر جا حرکت نہ کر تجھ پر نہیں مگر نبی یا صدیق یا شہید۔

حاکم اور ابن ماجہ اور ابوالنعم نے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس امر کو دوست رکھتا ہے کہ وہ اوس شہید کو دیکھے جو رومی زمین پر یا پشت زمین پر چلتا پھرتا ہے وہ طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھے۔

طبرانی نے طلحہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جبوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو دیکھتے تھے یہ فرماتے تھے کہ جو شخص یہ ارادہ کرتا ہے کہ ایسے شہید کو دیکھے جو روئے زمین پر چلتا پھرتا ہے وہ شخص طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

## ثابت بن قیس بن شماس کی شہادت کی خبر دی تھی

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور ابونعیم نے زہری کے طریق سے روایت کی ہے کہ ابو اسماعیل بن محمد بن ثابت الانصاری نے اپنے باپ سے یہ خبر دی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ثابت بن قیس بن شماس سے فرمایا کہ اے ثابت کیا تم اس امر سے خوشنود نہ ہو گے کہ تم زندگی میں حید رہو اور شہید مروا اور جنت میں داخل ہو ثابت نے عرض کی بیشک میں اس امر سے خوشنود ہوں ثابت نے حید زندگی کی اور یوم سیلۃ الکذاب میں شہید قتل کئے گئے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

## حضرت امام حسین کی شہادت کی خبر دی تھی

حاکم اور بیہقی نے ام الفضل بنت الحارث سے یہ روایت کی ہے کہ ابی بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حضرت حسین کو لیکر گئی اور بنو ادون کو آپ کے آغوش میں دیدیا پھر میں آپ کی طرف متوجہ ہوئی یکایک بیٹے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چٹان مبارک آنسو بہا رہی ہیں آپ نے فرمایا کہ میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور مجھ کو یہ خبر دی کہ میری امت میرے اس فرزند کو قتل کرے گی اور میرے پاس اس مقام کی مٹی میں سے جہان یہ قتل ہو کر بیخ مٹی جبریل علیہ السلام لائے۔

آئین راہویہ اور بیہقی اور ابونعیم نے حضرت ام سلمہ سے یہ روایت کی ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام کے واسطے لیٹے پھر آپ نے حال میں میدار ہوئے کہ غمگین تھے اور آپ کے دست مبارک میں سرخ مٹی تھی آپ اسکو الت پلٹ کر رہے تھے میں نے پوچھا یا رسول اللہ یہ کیسی مٹی ہے آپ نے فرمایا کہ مجھ کو جبریل علیہ السلام نے

یہ خبر وہی کہ حسین سرزمین عراق میں قتل ہو گئے۔ اور یہ مٹی اوس جگہ کی ہے۔  
 تہیقی اور ابو نعیم نے اس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینہ کے فرشتے نے آپ کو  
 پاس آنے کے لئے اذن چاہا آپ نے اوس کو اذن دیا تو میں حضرت حسین رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آگئے اور آپ کے دوش مبارک پر بیٹھنے لگے اوس فرشتے  
 پر چھا گیا آپ ان کو دوست رکھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا  
 بیشک اوس فرشتے نے کہا کہ آپ کی امت انکو قتل کرے گی اور اگر آپ چاہتے ہیں تو  
 میں آپ کو وہ جگہ دکھاتا ہوں جہاں یہ قتل ہو گئے اوس فرشتے نے اپنا ہاتھ مارا اور سرخ  
 مٹی آپ کو دکھلائی اوس مٹی کو حضرت ام سلمہ نے لے لیا اور اپنے کپڑے میں باندھ رکھا۔  
 ہم لوگ سنا کرتے تھے کہ حضرت حسین کربلا میں قتل ہو گئے۔

ابو نعیم نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت حسن اور حضرت  
 حسین میرے مکان میں کھیل رہے تھے جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا اے  
 محمد آپ کی امت آپ کے اس فرزند کو آپ کے بعد قتل کرے گی اور حضرت حسین کی طرف اشارہ  
 کیا اور آپ کے پاس جبریل وہ مٹی لائے اپنے اوس کو سوگھا پھر آپ نے فرمایا کہ کرب  
 اور بلا کی بوجہ اور آپ نے فرمایا اے ام سلمہ جو وقت یہ مٹی بد لکر خون ہو جاوے تو  
 تم یہ جان لیجو کہ میرا یہ بیٹا قتل ہو گیا حضرت ام سلمہ نے اوس مٹی کو ایک شیشے میں رکھا  
 ابن عساکر نے محمد بن عمرو بن حسن سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ حسین کے  
 ساتھ کربلا کی نہر کے پاس تھے اپنے شہر میں ذی الجوشن کی طرف دیکھا اور فرمایا اللہ تعالیٰ  
 اور اللہ تعالیٰ کے رسول نے سچ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 فرمایا ہے گویا میں کبرے کہتے کہ دیکھ رہا ہوں کہ وہ میرے اہل بیت کو خون کو پی رہا ہے  
 شہر ملعون مہر و ص تھا۔

ابن اسکن نے اور ابو نعیم نے (صحابہ) میں اور ابو نعیم نے عجم کے طریق سے

انس بن الحارث سے روایت کی ہے کہ ہے کہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میرا یہ بیٹا حسین اوس سرزمین میں قتل کیا جاوے گا جس کا نام کربلا ہے تم لوگوں میں سے جو لوگ وہاں موجود ہوں تو اون کو چاہئے کہ حسین کو نصرت دیں انس بن الحارث کربلا کے طرف گئے اور کولامین حضرت حسین کے ساتھ قتل ہو گئے۔

بہیقی نے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے یہ روایت کی ہے کہ حسین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایسے حال میں آئے کہ آپ کے پاس حضرت جبریل حضرت عایشہ کو بلاخانہ میں تھے حضرت جبریل نے آپ سے کہا کہ انکو آپ کی امت قتل کرے گی اور اگر آپ چاہتے ہیں تو میں آپکو اوس سرزمین کی خبر دیتا ہوں جہاں یہ قتل ہونگے اور جبریل نے اُس زمین کی طرف اشارہ کیا جو عراق کے متصل ہے اور سرخ مٹی لی اور اوس کو آپکو دکھلایا اور بہیقی نے اس حدیث کی روایت دوسرے طریق سے ابی سلمہ سے اور بخون نے حضرت عایشہ سے موصول طور پر روایت کی ہے۔

بہیقی نے شعبی سے روایت کی ہے کہ ہے کہ ابن عمر مدینہ منورہ میں تشریف لائے اوںکو یہ خبر دی گئی کہ حضرت حسین عراق کی طرف متوجہ ہوئے ہیں ابن عمر حضرت حسین سے مدینہ منورہ کے دوراتون کے فاصلہ پر عین سفر میں جا کے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو دنیا اور آخرت کے درمیان مختار کیا اور آپ نے آخرت کو اختیار کیا اور دنیا کا ارادہ نہیں کیا اور آپ کو گمراہی اور گمراہی سے بچا دیا اور اللہ تعالیٰ تم لوگوں میں سے دنیا کا والی بھی کسی کو نہ کرے گا اور دنیا کو تم لوگوں کو نہیں پہنچا رہے مگر اوس امر کی وجہ سے جو تمہارے واسطے خیر ہے آپ پلٹ چلئے اہل بیت سے حضرت حسین نے انکار کیا اور نہیں چلئے ابن عمر نے حضرت حسین سے مواظفہ کیا اور کہا کہ اے حسین آپکو اللہ تعالیٰ کے سپرد میں کرتا ہوں کہ آپ قتل ہوں۔

حاکم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ہے کہ ایسی حالت میں کہ اہل بیت کثرت سے تھے ہجرت شکیب نہیں کرتے تھے کہ حضرت حسین سرزمین عراق میں قتل کے جا رہے تھے۔

ابونعیم نے یحییٰ المحضی سے روایت کی ہے یحییٰ حضرت علی کے ساتھ صفین کی طرف گئے جبکہ نینوی کے مقابل ہوئے تو یون پکارا اسے ابو عبد اللہ خط قرأت پر صبر کرو دینی ٹھہر جاؤ (میں نے پوچھا وہ کیا امر ہے حضرت علی نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حضرت جبریل نے مجھے یہ حدیث کی ہے کہ حسین خط قرأت پر قتل کئے جاویں گے۔ اور اس جگہ کی ایک مٹی مجھ کو دکھلائی ہے۔

ابونعیم نے اصبح بن نباتہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ حضرت علی کے ساتھ حضرت حسین کی قبر کی جگہ پر آئے حضرت علی نے فرمایا کہ ابجگہ اون کے اونٹ اتریں گے اور ابجگہ اون کے کجاوے رکھے جاویں گے اور یہ جگہ اون کے خون کے بہنے کی ہے ایک گروہ آل محمد صلعم کا اس میدان میں قتل کیا جاویگا اور نہر آسمان اور زمین رویں گے۔ حاکم نے ابن عباس سے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی بھیجی اور یہ فرمایا کہ میں نے بنو ہاشم کو عفو کے عوض میں ستر ہزار اور ستر ہزار کو قتل کرنے والا ہوں۔

احمد اور بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے ایک دن دو پہر کی وقت میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے حال میں خواب میں دیکھا کہ آپ کے سر مبارک کے بال ابلجے اور بکھرے ہوئے اور غبار آلود ہیں اور آپ کے دست مبارک میں ایک شیشہ ہے حسین خون بہہ رہے ہیں آپ سے پوچھا یہ کیا شے ہے آپ نے فرمایا کہ یہ حسین اور اصحاب حسین کا خون ہے آج اول دن سے میں اس خون کو اٹھا رہا ہوں (یعنی جہان جہان اور نکاحون گرا ہے میں اس کو اس غیش میں بھر رہا ہوں) جس وقت ابن عباس نے یہ خواب دیکھا تھا وہ وقت یاد رکھا گیا جس دن حضرت امام حسین قتل ہوئے تھے وہی دن پایا گیا۔

بیہقی اور حاکم نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہا ہے نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے حال میں خواب میں دیکھا کہ آپ کے سر اور ریش مبارک پر ٹیسی تھی سینے پر چھایا رسول اللہ آپ کا کیا حال ہے آپ نے فرمایا کہ حسین کے قتل میں ابھی میں حاضر ہوا تھا بیہقی اور ابو نعیم نے بصرۃ الارزیہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ حسین قتل ہوئی آسمان سے خون برسا ہم صبح کو ایسے حال میں اٹھے کہ ہمارے ڈیرے اور ہمارے ہرگز اور ہماری ہر شے خون سے بھری تھی۔

بیہقی اور ابو نعیم نے زہری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جبکہ یہ خبر پہنچی ہے کہ جسدن حسین قتل ہوئے بیت المقدس کے پتھروں میں سے کوئی پتھر نہیں پٹایا گیا مگر اوس کے نیچے نہایت سرخ خون پایا گیا۔

بیہقی نے ام جان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس دن حضرت حسین قتل کئے گئے تین دن تک ہم لوگوں پر تاریکی رہی اور ہم لوگوں میں سے کسی نے اپنے اس زعفران کو ہاتھ نہ لگایا جس کو اپنے چہرہ پر ملتے تھے مگر چہرہ جھلس گیا اور بیت المقدس میں کوئی پتھر نہیں پٹایا گیا مگر اوس کے نیچے نہایت سرخ خون پایا گیا۔

بیہقی نے جمیل بن مرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس دن حضرت حسین قتل کئے گئے آپ کے لشکر میں کا ایک اونٹ آدمیوں نے پایا اور اوس کو اذخون نے بیچ کیا اور اوس کا گوشت پکایا خنظل کی مثل ہو گیا لوگوں کو یہ قدرت نہ ہو سکی کہ اوس گوشت کو بھل سکتے۔

بیہقی اور ابو نعیم نے سفیان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میری وادی نے غصہ حدیث کی ہے کہا ہے کہ میں دوس کو دیکھا کہ وہ خاکستر ہو گیا تھا اور میں گوشت کو دیکھا کہ آگ ہو گیا تھا جس وقت حضرت حسین قتل ہوئے تھے۔

بیہقی نے علی بن مسہر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میری وادی نے عجب حدیث

کی ہے کہا ہے کہ جن ایام میں حضرت حسین قتل کئے گئے تھے میں جو ان لڑکی تھی آسمان بہت دنوں تک شدید الجارت تھا اور گریہ کرتا تھا۔

ابو نعیم نے سفیان کے طریق سے اون کی داوی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت حسین کے قتل میں جنہیں سے دو مرد حاضر ہوئے تھے اون دو لون میں سے ایک جو تھا اوس کا عضو تناسل اتنا راز ہو گیا تھا کہ وہ اوس کو لپیٹ لیتا تھا لیکن وہ بڑا جو تھا وہ پانی کی مشک کو اپنے منہ کے سامنے لاتا یہاں تک کہ وہ مشک کا سب پانی پی لیتا مگر وہ سیراب نہیں ہوتا تھا۔

ابو نعیم نے حبیب بن ابی ثابت سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اپنے جنوں کو سنا کہ وہ حضرت حسین پر زہ کرتے اور یہ کہتے تھے۔

مسح النبی جینہ فله برقی فی الخدود ابوہ فی علیا قریش وجہہ خیر الخدود  
ابو نعیم نے حبیب بن ابی ثابت کے طریق سے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جب سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی نے جنوں کے زہ کرنے کو نہیں سنا مگر آج کی رات کہ وہ زہ کرتے ہیں میں اپنے فرزند کو گمان نہیں کرتی ہوں مگر یہ کہ وہ قتل کیا گیا ہے (یعنی حسین قتل کئے گئے) حضرت ام سلمہ نے اپنی کینز سے فرمایا کہ تو باہر جا اور لوگوں سے پوچھ اوس کینز کو لوگوں نے خبر دی کہ حضرت حسین قتل کئے گئے اور کیا ایک سنا گیا کہ ایک جنہ زہ کر رہی ہے۔

الایا عین فابہلی بجہد ومن یبکی علی الشہداء بعد  
کھلے زہط تقوہم المنايا الے متجر فی ملک عبد  
ابو نعیم نے مزید ابن جابر الحضرمی سے اونھوں نے اپنی مان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں سنا جن حضرت حسین پر زہ کرتے تھے اور یہ شعر پڑھتے تھے۔

الہی حینا ہبلا کان حسین خبلا

میں نے سنا ہے کہ جن ایام میں حضرت حسین قتل کئے گئے تھے میں جو ان لڑکی تھی آسمان بہت دنوں تک شدید الجارت تھا اور گریہ کرتا تھا۔  
ابو نعیم نے سفیان کے طریق سے اون کی داوی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت حسین کے قتل میں جنہیں سے دو مرد حاضر ہوئے تھے اون دو لون میں سے ایک جو تھا اوس کا عضو تناسل اتنا راز ہو گیا تھا کہ وہ اوس کو لپیٹ لیتا تھا لیکن وہ بڑا جو تھا وہ پانی کی مشک کو اپنے منہ کے سامنے لاتا یہاں تک کہ وہ مشک کا سب پانی پی لیتا مگر وہ سیراب نہیں ہوتا تھا۔  
ابو نعیم نے حبیب بن ابی ثابت سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اپنے جنوں کو سنا کہ وہ حضرت حسین پر زہ کرتے اور یہ کہتے تھے۔  
مسح النبی جینہ فله برقی فی الخدود ابوہ فی علیا قریش وجہہ خیر الخدود  
ابو نعیم نے حبیب بن ابی ثابت کے طریق سے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جب سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی نے جنوں کے زہ کرنے کو نہیں سنا مگر آج کی رات کہ وہ زہ کرتے ہیں میں اپنے فرزند کو گمان نہیں کرتی ہوں مگر یہ کہ وہ قتل کیا گیا ہے (یعنی حسین قتل کئے گئے) حضرت ام سلمہ نے اپنی کینز سے فرمایا کہ تو باہر جا اور لوگوں سے پوچھ اوس کینز کو لوگوں نے خبر دی کہ حضرت حسین قتل کئے گئے اور کیا ایک سنا گیا کہ ایک جنہ زہ کر رہی ہے۔  
الایا عین فابہلی بجہد ومن یبکی علی الشہداء بعد  
کھلے زہط تقوہم المنايا الے متجر فی ملک عبد  
ابو نعیم نے مزید ابن جابر الحضرمی سے اونھوں نے اپنی مان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں سنا جن حضرت حسین پر زہ کرتے تھے اور یہ شعر پڑھتے تھے۔  
الہی حینا ہبلا کان حسین خبلا

ابو نعیم نے ابن ابیہر کے طریق سے اپنی قبیل سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ حضرت  
حسین قتل کئے گئے اُن کے سر کو لوگوں نے کاٹا اور اُدل منترل میں وہ لوگ بھیج کر شرفیلا  
پنہ رہے تھے اُن لوگوں کے سامنے لوہے کا ایک قلم ایک دیوار میں سے نکلا اور اُس  
قلم نے ایک سطر خون سے لکھی۔

اترجمۃ تلو حنینا شفاعۃ جلیلہ الخ

ابن عساکر نے منہال بن عمرو سے روایت کی ہے کہا ہے کہ واللہ بے حضرت حسین کا  
سر بہارک دیکھا جو قتل لوگوں نے اُس کا اٹھایا اور میں اُس وقت دمشق میں تھا اور  
اُس سر کے سامنے ایک مرد سورہ کہف پڑ رہا تھا یہاں تک کہ وہ مرد اُس مقام پر پہنچا  
اُم حبت ان اصحاب الکہف والرقیم کا نواسن آیا تھا عجبا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس سر کو زبان سے  
گو کیا اُس نے کہا اصحاب کہف سے زیادہ تعجب ناک میرا قتل اور میرے سر کا اٹھا کر  
بیانا ہے جو تم لئے جاتے ہو۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
خبر دی تھی کہ میرے بعد لوگ مرتد ہو جاویں گے

مسلم نے زبان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
فرمایا ہے کہ قیامت قائم نہ ہوئی یہاں تک کہ میری امت کے بہت سے قبیلے مشرکوں کو  
ساتھ مجاہدین گئے یہاں تک کہ وہ تہن کو بڑھیں گے۔

مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
فرمایا کہ تم سب نہایت سے مرد میری حوض پر سے ہانک دے جاؤ گے جیسے کہ بھٹکا ہوا  
کوئی اونٹ ہانک دیا جاتا ہے میں اُن مردوں کو بجاؤں گا کہ تم اُنھیں سے کہا جاوے گا  
کہ ان لوگوں نے اپنا دین بدل ڈالا تھا میں اُن سے کہہ نکال دوں جو جاؤ دوں جو جاؤ۔

ابو نعیم نے ابن ابیہر کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ حضرت حسین قتل کئے گئے اُن کے سر کو لوگوں نے کاٹا اور اُدل منترل میں وہ لوگ بھیج کر شرفیلا پنہ رہے تھے اُن لوگوں کے سامنے لوہے کا ایک قلم ایک دیوار میں سے نکلا اور اُس قلم نے ایک سطر خون سے لکھی۔



شیخین نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگ سنو میری امت کے مرد لائے جاوین گے وہ شمال کی طرف لے جائیں گے اور عورتیں لے کر یہاں آئیں گی یہ میرے اصحاب ہیں مجھ سے کہا جاویگا کہ جاوین گے آپ کے بعد پیدا کیا ہے آپ نہیں جانتے ہیں جیسے کہ عبد صالح نے کہا ہے میں کہوں گا وکت علیہم شہیدا ما دم فیہم فلما توفیتہ کنت انت الرقیب علیہم کہا جاوے گا جیسے آپ نے انکو چھوڑا تھا یہ ہمیشہ مرتد رہے اور اپنی ایڑیوں پر پھر گئے تھے (یعنی جیسے اسلام میں داخل ہوئے تھے آپ کی وفات کے ساتھ ہی اسلام سے پھر گئے تھے)

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ جزیرہ عرب میں کبھی بت پرستی نہ ہوگی

مسلم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شیطان اس امر سے مایوس ہو گیا ہے کہ نماز پڑھنے والے لوگ اس کی عبادت جزیرہ عرب میں کریں لیکن شیطان نمازیوں کے درمیان براہین شکی کرے گا (یعنی امور مکرہ ہر کی غبت دلائے گا۔)

## باب

پہلی نے مسعود سے روایت کی ہے کہ ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ یہ (ماتے تھے کہ تم لوگوں کے ساتھ اشد اناس اہل روم میں اور ادن کی ہلاکت نہیں ہے مگر قیامت کے ساتھ۔)

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر دی ہے کہ سہیل بن عمرو اپنی مقام میں قلم بیکر

حاکم اور یحییٰ نے سفیان بن عیینہ کے طریق سے عمرو سے عمرو نے حسن بن محمد بن حنیفہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت عمرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ مجھ کو چھوڑ دیجئے ہیل بن عمرو کے سامنے کے دو بڑے دانت نکالڈالوں وہ اپنی قوم میں خطبہ پڑھنے کے واسطے کبھی کبھار نہر گا آپ نے فرمایا ہیل کو او کی حالت پر چھوڑ دو یقین ہے ایک دن ملکہ وہ مسرور کرے گا سفیان نے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی اہل مکہ آپ سے بھاگے ہیل بن عمرو کعبہ کے پاس کھڑا ہوا اور اس نے کہا جس شخص کا محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے محمدؐ نے وفات پائی اور اللہ تعالیٰ زندہ ہے اس کے لئے موت نہیں ہے۔

یونس بن بکر نے معاذ بن ابی اسحاق کے طریق سے محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ ہیل بن عمرو اسیر کیا گیا تو حضرت عمرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ میں اس کے سامنے کے دو دانت نکالڈالتا ہوں اس کی زبان تلک آویگی۔ پھر یہ کبھی خطبہ پڑھنے کو کھڑا نہ ہو گا ہیل کے ہونٹوں سے جو کلام نکلتا تھا وہ اس سے زیادہ عالم تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں مثلہ نہ کروں گا اللہ تعالیٰ عجب گو مثلہ کرے گا اگرچہ میں نبی ہوں یعنی دانتوں کا کالڈالنا شکہ جو منع ہی یقین ہے ہیل ایسے مقام میں کھڑا ہو گا کہ اسے عمر تم اس کو مکروہ نہ سمجھو گے جو وقت ہیل کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کی خبر آئی تو ہیل مکہ میں کھڑا ہوا اور جو خطبہ حضرت ابو بکرؓ نے پڑھا تھا گویا ہیل نے حضرت ابو بکرؓ کا خطبہ سنا تھا جو وقت ہیل نے وہی خطبہ پڑھا حضرت عمرؓ کو ہیل کے کلام کی خبر پہنچی تو یہ کہا اشہد انک رسول اللہ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عمرؓ سے فرمایا تھا کہ یقین ہے ہیل ایسے مقام میں کھڑا ہو گا کہ اسے عمر تم اس کو مکروہ نہ سمجھو گے ابن سعد نے ابی سلمہ بن عبد الرحمن کے طریق سے ابو عمرو بن عدی بن الحارث بن اعرجی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کی خبر مکہ میں آئی

بنے سہیل بن عمرو کو دیکھا کہ جو خطبہ ابو بکر الصدیق نے مدینہ منورہ میں پڑھا تھا سہیل نے وہ خطبہ ہمارے سامنے پڑھا گویا سہیل نے حضرت ابو بکر کے خطبہ سنا تھا جبکہ حضرت عمر کو یہ خبر پہونچی تو اونھوں نے کہا اس شہدان محمد رسول اللہ وان ماجا بہ حق یہ وہی مقام ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد تھی جو بقت آپ نے مجھے فرمایا تھا کہ یقین ہے وہ ایسے مقام میں کھڑا ہو گا جس کو تم مکروہ تجا لو گے اور اس حدیث کی حامل نے اپنی کتاب (فزاید میں سعید بن ابی سہد کے طریق سے موصول طور پر عمر سے منقول حضرت عائشہ سے روایت کی ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس خبر و نبی میں ہے کہ اگر براہین مالک اللہ تعالیٰ کو قسم دینا تو اونکی قسم کو اللہ تعالیٰ پورا کر دے گا۔ ترمذی اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے اس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہت سے ایسے نسیف ہیں جنکو لوگ ضعیف مانتی ہیں اور اون کے جسم پر وہ پانی چا دوں تو سوانہیں ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ کو قسم دیں گے تو اللہ تعالیٰ اون کی قسم کو پورا کرے گا اور لوگوں میں سے براہین مالک ہیں۔ براہین نے ایک لشکر کاسترین میں مقابلہ کیا مسلمان بھاگ نکلے مسلمانوں نے براہین سے کہا اے براہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کو قسم دو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری قسم پوری کرے گا تم اپنے رب کو قسم دو براہین نے کہا اے رب میں تمکو قسم دیتا ہوں جبکہ تو فارسیوں کے شانے ہکو بخش دیا تو وہ اپنے شانے ہکو دیدین گے یعنی وہ پیٹھ پھیر کے بھاگ جا دیں گے مسلمانوں کو اونھوں نے اپنے شانے دیدے پھر وہ لوگ مسلمانوں سے سوس کے پل پر مقابل ہوئے اور اونھوں نے مسلمانوں کو دیکھ دیا مسلمانوں نے کہا اے براہین اپنے رب کو قسم دو براہین نے کہا

اسے رب میں جھکو قسم دیتا ہوں جبکہ تو اون لوگوں کے شانے ہکو بخش دیکھا تو وہ اپنی شانے  
 ہکو دے دیں گے اور یہ قسم دیتا ہوں کہ اپنے نبی کے ساتھ جھکو ملحق کروے پھر مسلمانوں نے  
 سدا کیا فارسی بھاگ گئے اور برا شہید قتل کئے گئے۔

## باب

ابن السکن اور ابن منذہ دونوں نے (صحابہ) میں اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ  
 میں اقرع بن شعی النکبی سے بہت سے طریقوں سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نبی  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مرض کی حالت میں حاضر ہو بیٹھے عرض کی ہیں  
 گمان نہیں کرتا ہوں مگر میں اپنے مرض سے مرنے والا ہوں آپ نے فرمایا تم ہرگز نہ مر گے  
 اور تم ضرور باقی رہو گے اور تم ضرور سر زمین شام کی طرف ہجرت کرو گے اور تم وہاں مرو گے  
 اور ایک ٹیکہ پر جو فلسطین کی زمین سے ہو گا دفن کئے جاؤ گے وہ حضرت عمر کی خلافت میں  
 مرے اور رملہ پر دفن کئے گئے۔

ابن ابی حاتم اور ابن جریر اور طبرانی سب نے مرۃ البہری سے روایت کی ہے کہا ہے  
 کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ ایک مروے فرماتے تھے  
 کہ تم ایک ٹیکہ پر مرو گے وہ مرو رملہ پر مرا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس خبر دینے میں  
 کہ عمر محدثین سے ہیں

شیخین نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پہلی استون میں محدثین تھے اگر میری امت میں کوئی محدث ہے  
 تو عمر ہے۔

طبرانی نے (اوسط) میں ابی سعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرمایا اللہ تعالیٰ نے کسی بنی کو نبوت نہیں کیا مگر اوس نبی کی امت میں محدثین تھے میری  
امت میں محدثین سے اگر کوئی ہے تو وہ عمر ہے اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ محدث  
کیونکر ہوتا ہے آپ نے فرمایا کہ اوسکی زبان پر ملائمہ کلام کرتے ہیں۔

اور جس طبرانی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی بنی نہ تھا مگر اوس کی امت میں ایک معلم تھا یا دو معلم تھے  
میری امت میں اگر کوئی معلموں سے ہے تو وہ عمر ابن الخطاب ہے۔

طبرانی نے واسطہ میں اور بیہقی نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ  
اصحاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متوافرت تھے ہم لوگ یہ شک نہیں کرتے تھے کہ  
سکینہ عمر کی زبان پر ناطق ہوتا ہے (یعنی عمر جو بات کہتے ہیں اوس سے قلب کو طمانین ہوتا ہے)  
بیہقی نے طارق بن شہاب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ یہ باتیں کرتے تھے  
کہ حضرت عمر فرشتہ کی زبان ناطق ہوتے ہیں (یعنی جو بات فرشتہ کہتا ہے وہی بات حضرت  
عمر کی زبان پر ہوتی ہے)

حاکم نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے حضرت عمر سے نہیں سنا کہ وہ کسی  
فحشے کے واسطے کہتے تھے کہ میں ایسا اور ایسا گمان کرتا ہوں مگر ویسا ہی ہوتا تھا جیسا وہ گمان  
کرتے تھے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی

اون بی بی کی خبر دی تھی جو سب بی بیوں سے اول آپسے لائق ہونی والی تھیں

مسلم نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا کہ تم بی بیوں میں سے جلد تر میرے پاس آنے والی وہ بی بی ہے جس کے

ہاتھ زیادہ دراز ہیں آپ کی ازواج اپنے ہاتھ آپس میں بڑا بڑا کر دیکھتی تھیں کہ ہم میں

کون سی ایسی بی بی ہے جس کے ہاتھ زیادہ دراز ہیں حضرت زینب کے سب ازواج میں ہاتھ زیادہ دراز تھے اس لئے کہ وہ اپنے ہاتھ سے علن کرتی تھیں اور تصدق کرتی تھیں (یعنی اولن کی ہاتھوں کی درازی سخاوت تھی)

بیہقی نے شعبی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عورتوں نے پوچھا یا رسول اللہ ہم ازواج میں سے کون سی بی بی آپ سے جلد تر ملنے والی ہیں آپ نے فرمایا کہ جس کے ہاتھ زیادہ دراز ہیں سب بی بی میں اپنے ہاتھوں کو آپس میں ناپتی تھیں کہ ان میں کون سی بی بی دراز ہاتھوں والی ہے جبکہ حضرت زینب نے وفات پائی تو سب بی بیوں نے یہ جانا کہ زینب خیر اور صدقہ میں سب بی بیوں سے زیادہ دراز دست تھیں۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن شریفیوں کے لکھے جانے کی خبر دی ہے

ابن عساکر نے بنی الاضحیٰ سے روایت کی ہے کہ ابو جحکے حضرت عثمان نے مصحف کو لکھا تو ان سے ابو ہریرہ نے کہا کہ آپ کو اصابت ہوئی ہے لے اچھا کا۔ کیا اور آپ کو توفیق الہی ہوئی میں گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ دعا تھے کہ میری امت میں مجھ سے زیادہ محبت رکھنے والی وہ قوم ہے جو میرے بعد آئے گی اور مجھ پر ایمان لاوے گی اور مجھ کو قوم کے لوگوں نے نہیں دیکھا ہو گا وہ لوگ اس شخص کے ساتھ عمل کریں گے جو ورق معلق میں ہو گا میں اپنے دل میں کہتا تھا وہ کون ورق ہو گا یا تک کہ میں مصحف کو دیکھا حضرت عثمان کو سن کر خوش معلوم ہوا اور ابو ہریرہ کو دس برابر رحم دینے کے واسطے حکم دیا اور فرمایا مجھ کو معلوم نہ تھا کہ تم اسے ابو ہریرہ ہمارے نبی کی حدیث ہم سے روک رکھو گے اور بیان نہ کرو گے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

## اویس قرنی کی خبر دی ہے

مسلم نے حضرت عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے یہ حدیث کی ہے کہ ایک مرد اہل یمن سے تمہارے پاس آوے گا وہ یمن میں بھجور کا لکڑا لے کر اپنی ایک ماں کو اوس کے جسم پر سفیدی نہی اوس نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ اوس سفیدی کو دفن کر دے اللہ تعالیٰ نے اسکی سفیدی کو دور کر دیا مگر ایک دنیا کی جگہ سفیدی باقی ہے اوس کا نام اویس ہے تم لوگوں میں سے جو شخص اویس سے ملاقات کرے اوس کو چاہیے کہ اوس سے کہے کہ میرے واسطے دعائے مغفرت کرو۔

بیہقی نے دوسری وجہ سے حضرت عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تابعین میں ایک مرد قرن سے ہو گا جس کا نام اویس بن عامر ہو گا اوس کے جسم پر سفیدی ظہور کرے گی وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا کہ اوس سفیدی کو دور کرے اللہ تعالیٰ دور کر دے گا وہ یہ دعائے گنگے گا کہ اے میرے اللہ اوس سفیدی میں سے میری جسم میں اتنی سفیدی تو چھوڑ دے جس سے تیری نعمت کو میں یاد کروں اللہ تعالیٰ اسکی لئے اوس کے جسم میں اتنی سفیدی چھوڑ دے گا تم لوگوں میں سے جو شخص اوس کو پاوے اور اوس کو یہ قدرت ہو کہ وہ اپنے واسطے اوس سے چاہ سکے تو اوس کو چاہیے کہ وہ اپنے واسطے اوس سے استغفار چاہے۔

ابن سعد اور حاکم نے عبدالرحمن بن ابی یعلیٰ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یوم صفین میں ایک مرد نے جو اہل شام سے تھا پکارا اور پوچھا کیا تم لوگوں میں اویس قرنی ہیں یا نہیں؟ نے کہا ہاں ہیں اوس مرد نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ یہ فرماتے تھے کہ اویس قرنی خیر تابعین سے ہیں پھر اوس مرد نے اپنے گھوڑے کو مارا اور اپنے آدمیوں میں داخل ہو گیا۔

ابن سعد اور حاکم نے اسیر بن جابر کے طریق سے حضرت عمر سے روایت کی ہے اور بخاری نے

ادیس قرنی سے فرمایا کہ آپ میرے واسطے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کیجئے اور بخون  
 کہا کہ میں آپ کے واسطے کیونکر دعائے مغفرت کروں حال یہ ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کے صاحب مین حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ ایک مرد جس کا نام ادیس قرنی ہے وہ خیر التالین ہے۔  
 یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 عبد اللہ بن سلام کے حال کی خبر دی تھی

شیخین نے عبد اللہ بن سلام سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم نے ادن سے کہا کہ تم اسلام پر رہو گے یہاں تک کہ تم مرو گے۔  
 یہی سنی نے عبد اللہ بن سلام سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم نے ادن سے فرمایا کہ وہ شہدا کا مقام ہے تم اس کو ہرگز نہ پاؤ گے۔

ابن سعد اور حاکم نے سعد سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم کے پاس ایک بڑا پیالہ لایا گیا آپ نے اس میں سے کہا یا اور بچنے کے طور پر کھانا بچا  
 اپنے فرمایا کہ اس راستے سے ایک مرد آوے گا کہ جو اہل جنت سے ہے اور اس بچے ہو کر  
 کھائے کو کھاوے گا عبد اللہ بن سلام آئے اور انھوں نے اس بچے ہوئے کھانے کو کھایا۔  
 یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

رافع بن خدیج کو شہادت کی خبر دی تھی

طیالسی اور ابن سعد اور بیہقی نے یحییٰ بن عبد الحمید بن رافع کے طریق سے روایت کی  
 کہا ہے کہ میری وادی نے مجھے حدیث کی ہے کہ یوم احد یا یوم حنین میں رافع کے تیر لگاؤ  
 وہ تیر جہات میں تھا رافع نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی



یا رسول اللہ اس تیر کو کنج لیجئے اپنے رافع سے فرمایا اسے رافع اگر تم چاہتی ہو تو تیرا اور تیر کی بیگناہی  
ان سب کو کنج لیتا ہوں اور اگر تم چاہتی ہو تو تیر کو کنج لیتا ہوں اور اس کی بیگناہی کو چھوڑ  
دیتا ہوں اور قیامت کے روز تمہارے واسطے شہادت و دھماکہ تم شہید ہو رافع نے  
عرض کی یا رسول اللہ آپ تیر کو کنج لیجئے اور اس کی بیگناہی کو چھوڑ دیجئے اور قیامت کے  
دن میرے واسطے شہادت دیجئے کہ میں شہید ہوں رافع اس کے بعد زندہ رہے بیان  
ملک کہ جسوقت معاویہ کی خلافت تھی رافع کا زخم پٹ گیا اور وہ مر گئے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
ابو ذر کے حال کی خبر دی تھی

حاکم نے اس حدیث کی بروایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے  
ام ذر سے روایت کی ہے کہا ہے واللہ حضرت عثمان نے ابو ذر کو نہیں نکالا کہ وہ چلے  
گئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو ذر سے فرمایا تھا کہ جسوقت مکانات  
سلع پہاڑ کو پہنچ جاوین تو تم شہر سے نکل جاؤ جبکہ بنائے مکانات سلع پہاڑ کی بلندی کو  
پہنچ گئی اور اس سے گزر گئی ابو ذر شام کی طرف چلے گئے۔

حاکم اور ابو نعیم نے ام ذر سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ ابو ذر کی وفات کا وقت  
موجود ہو گیا تو ابو ذر نے کہا کہ بیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ  
ایک جماعت کے لئے فرماتے تھے اور میں اس جماعت میں تھا کہ تم لوگوں میں سے  
ایک مرد ضرور زمین کے کسی بیابان میں مرے گا اور اس کے مرنے کیوقت مومنین کا  
ایک گروہ حاضر ہو گا اور جن لوگوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا  
اون میں سے کوئی شخص نہیں ہے مگر وہ قریمین آدمیوں کی جماعت میں مر گیا ہے  
اور بیابان میں جو شخص مرے گا وہ میں ہوں تم راستہ کو دیکھو میں ابو ذر سے کہا راستہ میں

لوگ کہان میں حاجی لوگ تو چلے گئے اور راستے قطع کر چکے اس درمیان کہ میں اور ابوذر اس حال پر تھے یکایک اپنے مردوں کو دیکھا کہ وہ اپنے کجاوون پر میں بیتے اذن کو اپنے پیڑی سے اشارہ کیا وہ مرد میری طرف دوڑ کے آئے یہاں تک کہ وہ میرے پاس آکر کھڑے ہو گئے اور ابوذر کے پاس حاضر ہوئے اور ابوذر کے پاس یہاں تک ٹھہرے کہ اونکو دفن کر دیا ابن ابی شیبہ نے ابی ذر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا میرے بعد اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے میں رو دیا اور میں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا میں آپ کے بعد زندہ رہوں گا آپ نے فرمایا بیشک جس وقت تم جبل سلج پر بناؤں کو دیکھو تو ارض قضاہ میں عربوں کے پاس چلے جائیو اس لئے کہ ایک دن آنے والا ہے وہ اتنا قریب ہو کہ ایک کمان یا دو کمانوں یا ایک نیزہ یا دو نیزوں کی مقدار میں ہے۔

ابن سعد نے ابی ذر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر تم کیا کرو گے جس وقت تم پر ایسے لوگ امیر ہوں گے کہ غنیمت کو اپنے نفس کے واسطے خاص کر لین گے میں نے عرض کی کہ اس وقت میں اپنی تلوار سے ماروں گا آپ نے فرمایا کیا میں اس فتنے پر ٹھکر رہی نہ کروں کہ وہ اس شمشیر زنی سے اچھی ہو وہ یہ ہے کہ تم صبر کیجو یہاں تک کہ تم بچے ملو۔

ابو نعیم اور ابن عساکر نے ابی ذر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو خبر دی ہے کہ لوگ میرے قتل پر رگڑ مسلط نہ ہوں گے اور میرے دین سے مجھکو فتنہ میں نہ ڈالیں گے اور مجھکو یہ خبر دی ہے کہ میں تنہا مسلمان ہوا ہوں اور میں تنہا مروں گا اور قیامت کے دن تنہا اٹھوں گا۔

ابو نعیم نے اسماء بنت یزید سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوذر کو مسجد میں سوتا پایا آپ نے اون سے فرمایا سنو میں تمکو مسجد میں سوتا دیکھتا ہوں ابوذر نے کہا میں کہاں سوؤں سو مسجد کے میرا کوئی گھر نہیں ہے آپ نے فرمایا جس وقت

تکو لوگ مسجد سے نکالیں گے تو تم کیا کرو گے ابو ذر نے کہا کہ میں شام کو چلا جاؤں گا اپنے  
 فرمایا کہ جس وقت تکو لوگ شام سے نکالیں گے تو تم کہا کرو گے ابو ذر نے کہا کہ شام کی طرف  
 ہلٹ جاؤں گا آپ نے فرمایا جو وقت تکو دوسری بار شام سے لوگ نکالیں گے تو تم کیا کرو گے  
 ابو ذر نے عرض کی کہ اوس وقت میں اپنی تلوار پکڑوں گا اور یہاں تک لڑوں گا کہ مر جاؤں گا  
 آپ نے فرمایا سنو میں تکو اس امر سے اچھے امر پر رہبری کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ جس طرف  
 تکو لوگ کینچیں تم کینچ جاؤ اور جس طرف تکو وہ ہانکے اوس طرف تم چلے جاؤ یہاں تک کہ  
 تم مجھے ملو اور تم اس حالت پر ہو۔

حارث بن ابی اسامہ نے ابو النثنی الملیکی سے روایت کی ہے کہ ہے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت اپنے اصحاب کی طرف گھر سے نکل کے تشریف لاتے  
 آپ فرماتے تھے کہ عوبہ میری امت کا حکیم ہے اور جندب میری امت کا ہاتھو ہے جندب  
 اکیلا زندگی بسر کرے گا اور اکیلا مرے گا اور اللہ تعالیٰ تنہا اوس کے لئے کافی ہو گا۔

ابن سعد نے محمد بن سہیرین سے روایت کی ہے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم نے ابو ذر سے فرمایا جس وقت ہما صلیع کو پونچے تو تم نکل جاؤ اور آپ نے شام کی طرف  
 اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا اور فرمایا کہ میں گمان نہیں کرتا ہوں کہ تمہارے امر تکو  
 تمہارے حال پر چھوڑیں ابو ذر نے عرض کی یا رسول اللہ جو لوگ کہ میرے اور آپ کے امر کے  
 دو میان حائل ہوں کیا میں اون سے جنگ نکروں آپ نے فرمایا نہیں اون کی بات سنو  
 اور اون کی اطاعت کیجو اگرچہ ایک غلام حبشی تمہارا امیر ہو جبکہ وہ وقت آیا تو ابو ذر شام کی  
 طرف چلے گئے معاویہ نے حضرت عثمان کو یہ لکھا کہ ابو ذر نے شام میں آدمیوں کو بگاڑ دیا ہے  
 حضرت عثمان نے کسی کو ابو ذر کے پاس شام میں بھیجا ابو ذر آئے پھر بذہ کی طرف چلے گئے  
 اون کے پونچنے کے بعد اقامت نماز ہوئی اور بذہ میں ایک حبشی حضرت عثمان کا غلام  
 امیر تھا وہ بھیجے بنا ابو ذر نے کہا تو آگے بڑھو اور ناز پڑو جبکہ یہ حکم ہے کہ اگرچہ غلام حبشی ہو

اوس کے علم کو میں سنوں اور اوس کی اطاعت کروں تو غلام حبشی ہے۔  
 یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 ایک اعرابی کے قتل کی خبر دی تھی کہ قبل اس کے کہ اوس کی مشک پہٹ جاوے  
 وہ قتل ہو جاوے گا

ابن خزیمہ اور ہیثمی اور طبرانی نے کدیر الضبی سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد اعرابی  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اوس نے عرض کی کہ آپ ایسے  
 عمل سے مجھ کو خبر دیجئے کہ مجھ کو جنت سے قریب کرے اور دوزخ سے دور کرے آپ نے  
 فرمایا کہ عدل کی بات کہو اور جو مال بچے اوس کو دوسروں کو عٹ کرو اوس اعرابی نے  
 عرض کی واللہ مجھ کو یہ قدرت نہیں ہے کہ ہر گھڑی عدل سے بات کہوں اور میں یہ قدرت  
 نہیں رکھتا ہوں کہ بچی ہوئی خسنے کسی کو دون آپ نے فرمایا کہ تم آدمیوں کو کھانا کھلاؤ اور  
 فاش طور پر آدمیوں سے سلام علیک کرو اوس نے عرض کی یہ بھی شدید امر ہے اپنے  
 اوس سے پوچھا تیرے اونٹوں میں سے کوئی اونٹ ہے اوس نے عرض کی ہاں میرے  
 اونٹ میں اپنے فرمایا کہ اپنے اونٹوں میں سے ایک اونٹ اور ایک مشک دیکھو پھر  
 اون گھروالوں کے پاس جاؤ کہ روزانہ پانی نہیں پیتے ہیں مگر ایک دن بعد اون کو تم پانی  
 پلاؤ یقین ہے تمہارا اونٹ نہ مرنے پاوے اور پانی کی مشک نہ پھٹنے پاوے کہ تمہارے لئے  
 جنت واجب ہو جاوے یہ ارشاد سن کر اعرابی چلا گیا اوس کی مشک نہیں پھٹی پانی اوروں کا  
 اونٹ ہلاک نہیں ہوا یہاں تک کہ وہ اعرابی شہید و مقتول ہوا۔ متذری نے کہا ہے کہ اس  
 حدیث کے راوی صحیح کے راوی ہیں مگر اتنی بات ہے کہ کدیر تابعی ہے اور حدیث مرسل  
 اور ابن خزیمہ نے یہ تو ہم کیا ہے کہ کدیر اصحاب میں سے ہے اس لئے اس حدیث کی روایت  
 صحیح میں کی ہے۔ فتح جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں میں یہ کہتا ہوں کہ اس کا غیاہ ہے اور یہ

موصول حدیث ہے۔ اس حدیث کی روایت طبرانی نے ایسی سند سے کی ہے کہ جس کے رجال ثقہ ہیں مگر بھی الحمانی کہ اوس نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آیا اور اوس نے پوچھا وہ کیا عمل ہے کہ اگر میں اوس کے ساتھ عمل کروں تو جنت میں داخل ہوں آپ نے اوس سے پوچھا کیا تم ایسے ملک میں ہو جہاں پانی لایا جاتا ہے اوس نے عرض کی ہاں میں ایسے ملک میں ہوں آپ نے فرمایا کہ تم وہاں ایک جدید مشک خرید کر لو پھر اوس سے پانی پلاؤ یہاں تک کہ تم اوس کو پھاڑ ڈالو تم اوس کو ہرگز نہ پھاڑو گے یہاں تک کہ اوس کے سبب سے جنت کے عمل کو پھر نہ جاؤ گے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ میری امت میں سے ایک مرد دنیا میں جنت میں داخل ہوگا

طبرانی نے (مسند شامیین) میں ابی حبان نے (ثقات) میں ابراہیم بن ابی عبد اللہ کے طریق سے شریک بن غباشة النمری سے روایت کی ہے کہ وہ بیت المقدس میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے کنوے سے پانی بھرنے کی واسطے گئے اون کے ڈول کی رسی قطع ہو کر ڈول کنوے میں گر گیا وہ کنوے میں اوس کے نکالنے کے لئے اترے اس درمیان کہ وہ اوس کے ڈھونڈہ نے بین تھے یکا یک اون کو ایک درخت مل گیا اونھوں نے اس کا ایک پتہ لے لیا اور اپنے ساتھ اوس پتے کو نکال کر لائے یکا یک وہ پتہ ایسا پایا گیا جو دنیا و رختوں کے پتوں میں سے نہ تھا وہ اوس پتہ کو حضرت عمر کے پاس لائے حضرت عمر نے اوس کو دیکھ کر فرمایا کہ میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ یہ حق ہے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ اس امت میں سے ایک مرد اہل دنیا میں کاجت میں داخل ہوگا حضرت عمر نے اوس پتہ کو مصحف شریف کے دفتین کے بیچ میں رکھ دیا اور کہانی

دوسری وجہ سے شریک بن نہائشہ کی بی بی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم حضرت عمرؓ کے ساتھ اون ایام میں گئے جن ایام میں حضرت عمرؓ شام کو گئے اور انھوں نے باقی قصہ کو ذکر کیا اور اس حدیث میں یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے کسی کو کعب کے پاس بھیجا اور اون سے پوچھا کیا تم کتاب میں یہ پاتے ہو کہ ایک مرد اس امت کا دنیا میں جنت میں داخل ہوگا۔ کعب نے کہا بیشک۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کذابین کی خبر دی تھی جو آپ کے بعد ہوں گے اور حجاج کی خبر دی تھی۔ مسلم نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے سامنے تیس کذاب ہوں گے اور وہ کل و جال ہوں گے اور ان میں سے ایک یہ زعم کرے گا کہ میں نبی ہوں۔

آجہ نے حذیفہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو میری امت میں اون تیس کذاب اور دجال ہوں گے اون میں سے چار عورتیں ہوں گی اور میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

آبن عدی اور ابو یعلیٰ اور ہزار اور طبرانی اور بیہقی نے عبد اللہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں کہ تیس دجال فروغ کریں گے اون میں سے سید ہے اور عیسیٰ ہے اور عثار ہے اور شرقیال عرب قبیلہ بنو امیہ اور بنو حنیفہ اور بنو ثقیف ہے۔

مسلم نے اسانیت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے اور انھوں نے حجاجؓ سے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ بنی تغلبہ میں ایک کذاب ہوگا اور ایک ہلاک کرنے والا کذاب کو تو ہم نے دیکھ لیا اور ہلاک کرنا ابوجہری

میں تجھ کو خیال نہیں کرتی ہوں مگر خاص تو وہی کذاب اور بیہقی نے ابن عمر سے اس کی مثل روایت کی ہے۔

ابن سعد اور بیہقی نے عمر ابن الخطاب سے روایت کی ہے کہ اون کے پاس کوئی آنیلا آیا اور اون کو یہ خبر دی کہ اہل عراق نے اپنے امام کو نکلیاں ماری ہیں یہ خبر سنکر حضرت عمر غضبناک ہو گئے اور نماز پڑھی اور نماز میں اون سے سہو ہو گیا جبکہ نماز سے فارغ ہوئے تو یہ وعاما نگئی اسے میرے اللہ تعالیٰ اہل عراق نے مجھ پر بے سام کو غلط ملط کرویا ہے تو اون کو امر کو اون پر غلط ملط کر دے اور وہ تقفی غلام جو اہل عراق کے حق میں جاہلیت کے حکم کے ساتھ حکم کرے گا اور اون کے محسن سے عذر قبول نہ کرے گا اون کے بدکردار سے تجاوز نہ کرے گا اس کے ساتھ تو عجلت کر (یعنی اس کو جلد مسلط کر دے) جس دن حضرت عمر نے یہ وعاما نگئی تھی اس دن حجاج ثقفی پیدا نہیں ہوا تھا۔ ابو ایمان نے کہا ہے کہ حضرت عمر کو یہ علم تھا کہ حجاج لامحالہ ظہور کر نیوالا ہے جبکہ اہل عراق اون کو غصہ میں لائے تو اہل عراق کی اس عقوبت میں عجلت کی استدعا اللہ تعالیٰ سے کی جس سے اہل عراقی کو گزیرہ تھا۔ احمد نے (نہد) میں اور بیہقی نے حسن سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل کوفہ کے لئے یہ بدوعاکی اسے میرے اللہ تعالیٰ جیسے مینے ان کو امانت وار بنایا اور مھون نے میرے ساتھ خیانت کی جیسے مینے ان سے خالص کر دیا ظاہر کیا اور مھون نے میرے ساتھ آلودگی کی (یعنی خلاف کیا تو اہل کوفہ پر اس تقفی چٹان کا مسلط کر دے جو بڑے وامنون والا سبکبر ہے اور بہت میل کرنے والا ہے یعنی ایک ایک کو قائم رہنے والا نہیں ہے ہر ایک طرف کو جھکنے والا ہے وہ کوفہ کی سرسبزی کو کہا دے گا یعنی عمدہ نعمتیں کہا دے گا اور اس کے عمدہ پوتین چنے گا یا آستین چنے ہو جیسے پیڑ کا اور کوفہ میں جاہلیت کے حکم کے ساتھ حکم کرے گا حسن نے کہا کہ اس دن حجاج پیدا نہیں ہوا تھا جہاں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یہ وعاما نگئی تھی۔

بیہقی نے مالک بن ادس بن الحدثان سے اور غوث نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے وہ جوان جو بڑے دانتوں والا متکبر ہے اہل معر کا امیر ہے معر کے عمدہ پرستین یا چھپے پنپے گا اور ادس کی سبزی کو کھاوے گا یعنی عمدہ نعمتیں کھاوے گا اور اسکے پاس جو اشرف آدمین گے اون کو قتل کرے گا اور ادس سے مخلوق کو شدید خوف ہو گا اور ادس کثیر بیداری ہوگی یعنی ادس کے خوف سے لوگ راتوں کو نہ سوئیں گے۔

بیہقی نے حبیب بن ابی ثابت سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایک مرد کو یہ دعا دی کہ توجہ تک نہ مرے کہ توجہ ان ثقیفی کو پاوے ادس نے پوچھا جو ان ثقیفی کون ہے حضرت علیؑ نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگ ادس سے کہیں گے کہ جہنم کے گوشوں میں سے ایک گوشہ کی تو ہکو کفایت کر دہ جو ان ثقیفی میں یا اوتیس سال مالک رہیگا اور اللہ تعالیٰ کی کسی معصیت کو نہ چھوڑے گا مگر ادس کا ارتکاب کرے گا یہاں تک کہ اگر کوئی معصیت باقی نہ رہے گی مگر ایک اور ادس کے اور ادس معصیت کے درمیان ایک بندہ روزانہ ہوگا تو وہ ضرور ادس کو توڑے گا اور ادس معصیت کا ارتکاب کرے گا جو لوگ کہ ادس کی اطاعت کریں گے اون کے سبب سے اون لوگوں کو قتل کرے گا جو ادس نافرمانی کریں گے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادس خبر دینے میں ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سبب اللہ تعالیٰ دو عظیم گروہ میں اصلاح کریگا بخاری نے ابو بکرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسن کے واسطے فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سید ہے اور یقین ہے کہ اُس کے سبب سے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے دو عظیم گروہ میں اصلاح کرے گا اور بیہقی نے اس حدیث کی مثل جابر کی حدیث سے روایت کی ہے۔



یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

محمد بن الحنفیہ کی خبر دی تھی

پیہقی نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ہے کہ میرے بعد تمہارے ایک لڑکا پیدا ہوگا نام میرا نام اور میری کنیت اور کووندوگ۔  
یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

صلہ بن اشیم کی خبر دی تھی

ابن سعد اور بیہقی نے اور ابو نعیم نے (علیہ) ابن ابی المبارک کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہجو عبد الرحمن بن زید بن جابر نے خبر دی ہے اور مثنون نے کہا ہے کہ ہجو بن زید جو بونچی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت میں ایک مرد ہوگا جس کا نام صلہ بن اشیم ہوگا اس کی شفاعت سے جنت میں اتنے اتنے لوگ داخل ہوں گے۔  
یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

وہب اور قرظی اور غیلان اور ولید کی خبر دی تھی

ابن عدی اور بیہقی نے معاویہ بن الصامت سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت میں ایک مرد ہوگا جس کا نام وہب ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو حکمت عطا کرے گا اور ایک مرد ہوگا جس کا نام غیلان ہوگا وہ ابلیس سے زیادہ آدمیوں کو ضرورے گا۔

بیہقی نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شیطان شام میں آواز دینے کے طور سے آواز دے گا دو تہلٹ لوگ اہل شام

۱۔ غیلان بن قیس  
۲۔ وہب بن قیس  
۳۔ قرظی بن قیس  
۴۔ ولید بن قیس  
۵۔ معاویہ بن قیس  
۶۔ غیلان بن قیس  
۷۔ وہب بن قیس  
۸۔ قرظی بن قیس  
۹۔ ولید بن قیس  
۱۰۔ معاویہ بن قیس

قدر کی تکذیب کریں گے۔ یہی سنی نے کہا ہے کہ اس حدیث میں غیلان القدری کی طرف اشارہ ہے  
ابن سعد اور بیہقی نے ابی بردۃ الطفری سے روایت کی ہے اور عنون نے کہا ہے کہ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ دو کاہنوں میں سے ایک  
کاہن میں ایک ایسا مرد ظہور کرے گا جو قرآن کو ایسی خوبی سے پڑھے گا کہ اس کے بعد جو  
کوئی ہو گا وہ ویسی خوبی سے قرآن شریف نہ پڑھے گا نافع بن زید نے کہا ہے کہ ہم لوگ کہتے تھے  
کہ وہ مرد محمد بن کعب القرظی ہے اور وہ کاہن ایک قبیذ قریط ہے اور دوسرا نفیر ہے۔

بیہقی نے ربیع بن ابی عبد الرحمن سے روایت کی ہے کہ اسے کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے فرمایا ہے کہ دو کاہنوں میں سے ایک ایسا مرد ہو گا جو قرآن شریف کو ایسی درستی  
پڑھے گا کہ اس کے سوا کوئی شخص قرآن شریف کو نہ پڑھے گا اور اسی نے کہا ہے کہ آدمی گمان  
کرتے تھے کہ وہ مرد محمد بن کعب القرظی ہے اور وہ کاہن ایک بنی قریط اور دوسرا بنی  
نفیر ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ اور بیہقی نے عون بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ اسے  
کہ قرآن شریف کی تاویل میں میں نے قرظی سے زیادہ عالم کسی کو نہیں دیکھا۔

بیہقی اور ابو نعیم نے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہ ام سلمہ کو بھائی  
ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام ولید رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سن کر فرمایا کہ تم لوگ  
اپنے فرعونوں کے نام پر نام رکھتے ہو اس امت میں ایک مرد ہو گا جس کا نام ولید ہو گا وہ  
میری امت کے واسطے فرعون سے زیادہ عہد ہو گا جیسے فرعون اپنی قوم کے لئے بد تھا  
اور زاعی نے کہا ہے کہ آدمی گمان کرتے تھے کہ وہ ولید بن عبد الملک ہے۔ پھر ہنس دیکھا

کہ وہ ولید بن زید ہے۔ بیہقی نے کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اور حسن ہے۔ اور اس  
حدیث کی روایت حاکم نے سابق حدیث کے لفظ کے ساتھ ابن المسیب کے طریق سے  
ابو ہریرہ سے موصول طور پر کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور احمد نے حضرت عمر رضی اللہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ام سلمہ کے بھائی کے ایک لڑکا پیدا ہوا

اور اس حدیث کی مثل ذکر کیا ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طاعون کی خبر دی تھی جو شام میں واقع ہوا یہ خبر دی تھی کہ میری امت کی قنائیرہ کی بھال اور طاعون سے ہوگی اور یہ واقعات عوف بن مالک کی حدیث میں آگے آچکے ہیں

احمد نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مبینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ تم لوگ شام کی طرف ہجرت کرو گے اور تمکو شام کی فتح ہوگی اور تم لوگوں میں ایک بیماری پیدا ہوگی جو دہل کی مثل ہوگی یا گوشت کے ایک لائبے ٹکڑے کی مثل ہوگی مرو کے پیٹ کے پردہ یا زرم جگہ کو گھیر لے گی اور اس بیماری سے اللہ تعالیٰ تمہارے نفوس کو شہید کرے گا اور تمہارے اعمال کو پاک کرے گا۔

طبرانی نے معاذ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگ اور جگہ میں اترو گے جس کا نام جابیہ ہے تم لوگوں میں ایک ایسی بیماری آوے گی کہ ادنٹ کے غدہ کے مثل ہوگی اور اس بیماری سے اللہ تعالیٰ تمہارے نفوس اور تمہاری ذریت کو شہید کرے گا اور تمہارے اعمال کو اور اس بیماری کے سبب سے پاک کرے گا۔  
احمد اور طبرانی اور بزاز اور ابویعلیٰ اور حاکم اور ابن خزیمہ اور بیہقی نے ابو موسیٰ الاشعری کی روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کی قنائیرہ کی بھال اور طاعون سے ہوگی آدمیوں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ طعن یعنی نیزہ کی بھال جو ہے اور اس کو تو ہم نے پہچان لیا طاعون کیا شے ہے آپ نے فرمایا کہ تمہارے دشمن جنات میں سے جو ہیں طاعون ان کے نیزہ کا کوچہ ہے اور نیزہ کی بھال اور طاعون ہرگز شہاوت ہے۔

اسم اور ابو بعلی اور طبرانی نے (اوسط) میں حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو میری امت فناء ہوگی مگر نیزہ کی بھال اور طاعون کی بے عرض کی یا رسول اللہ یہ بھال جو ہے تو اس کو ہم نے پہچان لیا ہے طاعون کی شے ہے اپنی فرمایا کہ اونٹ کے غدود کی مثل ایک غدود ہوتا ہے جس جگہ طاعون ہو وہاں کا شتم شخص شہید ہے اور اس جگہ سے بھاگنے والا ایسا ہے جیسے جہاد سے بھاگنے والا ہے۔

## باب

پیہتی اور ابن ماجہ نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی قوم میں امور فاحشہ ہرگز ظاہر نہیں ہوتے یہاں تک کہ قوم کے لوگوں نے اون فواحش کا اعلان کیا مگر اون لوگوں میں طاعون فاش ہوا۔

طبرانی سنن ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی قوم میں زنا فاش نہیں ہوا مگر اون لوگوں میں سوت فاش ہوئی یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام ورقہ کو شہادت کی خبر دی تھی

ابو داؤد اور ابونعیم نے جمیع اور عبد الرحمن بن خلا والا نصاریٰ سے اونھوں نے ام ورقہ بنت نوفل سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب بدر کا غزا کیا ام ورقہ نے کہا یا رسول اللہ مجھ کو غزوہ کی واسطے اذن دیجے شاید اللہ تعالیٰ مجھ کو شہادت نصیب کرے آپ نے فرمایا کہ تم اپنے مکان میں بیٹھیں رہو اللہ تعالیٰ تم کو شہادت نصیب کرے گا ام ورقہ کو لوگ شہید کہتے تھے اور ام ورقہ نے قرآن شریف پڑھا تھا اور اونھوں نے اپنے ایک غلام اور ایک باندی کو مدبر کیا وہ غلام اور باندی دونوں رات میں اون کی طرف آئے اور ایک چادر سے اون کے منہ کو گھونٹا کہ ام ورقہ مر گئیں یہ واقعہ حضرت عمر کی ادارت میں واقع ہوا

حضرت عمرؓ نے دونوں کے لئے حکم دیا دونوں سولی سے گئے اول یہی دونوں مدینہ منورہ میں سولی سے گئے مین۔ اور اس حدیث کی روایت ابن راہویہ اور ابن سعد اور بیہقی اور ابو نعیم نے دوسری وجہ سے کی ہے اور اس کے آخر میں یہ زیادہ کیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا ہے آپ فرماتے تھے کہ چلو تہیدہ کی زیارت کریں۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی  
ام الفضل کو خبر دی تھی

ابن سعد نے زید بن علی بن حنین سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبوت کے بعد اپنا سر مبارک کسی ایسی عورت کی آغوش میں نہیں رکھا جو آپ کو حلال نہ ہو مگر ام الفضل زوجہ حضرت عباس کے آغوش میں اپنا سر مبارک رکھا ہے ام الفضل آپ کے سر مبارک میں جوین دیکھتی تھیں اور آپ کو سرمہ لگاتی تھیں وہ ایک دن اس حال میں تھیں کہ آپ کے سرمہ لگا رہی تھیں یکایک اون کی آنکھ سے یک قطرہ آنسو کا آپ کے رخسار پر گر آپ نے پوچھا تم کو کیا ہوا ہے جو روتی ہو ام الفضل نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی وفات کی خبر ہم لوگوں کو سنائی ہے کاش آپ ہم کو وصیت فرماتے کہ آپ کے بعد آپ کی جگہ کون شخص ہوگا آپ نے فرمایا کہ تم لوگ میرے بعد مقہور اور ضعیف خیال کئے جاؤ گے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتنہ کی  
خبر دی تھی اور یہ خبر دی تھی کہ اس فتنہ کی ابتدا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قتل ہوگا

نہیں نے حدیفہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ حضرت عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے حضرت عمر نے پوچھا تم لوگوں میں کون شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قتل کرے

یا در کہتا ہے جو فتنہ کے باب میں فرمایا ہے ہذیفہ نے کہا میں نے کہا میں یا در کہتا ہوں حضرت عمرؓ فرمایا بیان کرو میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذکر فرمایا ہے کہ مرد کا وہ فتنہ جو اوس کے اہل اور مال اور اوس کی اولاد اور اوس کے ہمسایہ کے حق میں ہوتا ہے نماز اور صدقہ اوس کا کفارہ ہوتا ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں اس فتنہ کو نہیں پوچھتا ہوں یہ فتنہ میرا مقصود نہیں ہے میں اوس فتنہ کو پوچھتا ہوں جو ریا کی سوج کی طرح سوج مارے گا میں نے کہا اے امیر المؤمنین آپ پر اوس فتنہ کا خوف نہیں ہے آپ کے اور اوس فتنہ کے درمیان ایک ایسا دروازہ ہے جو بند ہے حضرت عمرؓ نے پوچھا جبکہ خبر دو کہ وہ دروازہ کھلیگا یا ٹوٹے گا میں نے کہا وہ دروازہ نہ کھلیگا بلکہ ٹوٹ جاوے گا حضرت عمرؓ نے کہا جو وقت وہ دروازہ ٹوٹ جاوے گا تو کبھی بند نہ ہوگا آدمیوں نے ہذیفہ سے پوچھا کہ دروازہ کیا ہے ہذیفہ نے کہا کہ وہ دروازہ حضرت عمرؓ ہیں۔

احمد اور بیہقی اور طبرانی نے عروہ بن قیس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ آدمیوں نے خالد بن الولید سے کہا کہ تحقیق فتنے ظاہر ہوئے ہیں خالد بن الولید نے کہا سنا ہے حال میں کہ ابن الخطاب زندہ ہیں فتنے ظاہر نہ ہوں گے فتنے اون کے بعد ظاہر ہوں گے۔ ابن راہویہ نے ابی ودر سے روایت کی ہے او سفون نے جبے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا اور آپ کی شہادت پر حضرت عمرؓ کا ذکر کیا اور اون کی شہادت پر کہاتیں برس کے بعد اپنا منہ جس طرف کو چاہتے پھیر دیتا تھا اس لئے کہ تو برگز اوس منہ کو نہ پھیرے گا مگر عجز یا فوج کی طرف ابن سعد نے کتب سے روایت کی ہے کتب نے حضرت عمرؓ سے کہا قسم ہے اوس فتنے کا جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ ذی الحجۃ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان تک کہ آپ جنت میں داخل ہو جاوے گے اور ہم لوگ آپ کی صفت کتاب میں پاتے ہیں کہ جہنم کے دروازہ میں سے آپ ایک دروازہ پر ہیں اور آدمیوں کو جہنم میں گرنے سے منع کرتے ہیں جو وقت آپ جہنم کی تو آدمی قیامت تک جہنم میں گرتے رہیں گے۔

بزار اور طبرانی نے اور ابو نعیم نے (معرفة) مین قدامہ بن مغنوں سے یہ روایت کی ہے کہ عثمان بن مغنوں نے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا ہے آپ حضرت عمر کے واسطے فرماتے تھے کہ یہ فتنہ کی بندش میں جب تک یہ تم لوگوں کے درمیان زندہ رہیں گے تمہارے اور فتنہ کے درمیان جو ایک دروازہ ہے وہ ہمیشہ سخت بند رہیگا۔ طبرانی نے (اوسط) مین ابوزر سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک عمر تم لوگوں میں رہیں گے تم لوگوں کوئی فتنہ نہ پہونچے گا۔

مسلم نے ثوبان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو وقت میری امت میں تلوار نہ کبھی جاوے گی (اون کا قتل شروع ہوگا) اٹھ روز قیامت تک تلوار نہ اٹھائی جاوے گی (ہمیشہ قتل ہوتے رہیں گے)

بیہقی نے ابو موسیٰ الاشعری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے سامنے ہرج واقع ہوگا آدمیوں نے پوچھا ہرج کیا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ ہرج قتل ہے وہ قتل مشرکین کا قتل نہیں ہے لیکن وہ قتل وہ ہے جو تم لوگوں میں کا بعض بعض کو قتل کرے گا۔

احمد اور بیہقی اور بزار اور طبرانی اور ابو نعیم نے کرز بن علقمہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فتنے اسطور سے بر سین گے جیسے شیخ برستی ہے اون ختنوں میں تم لوگ بڑے نہریلے سانپ ہو جاؤ گے بعض تمہارا بعض کی گرونین مارے گا۔

احمد اور بزار اور طبرانی اور حاکم نے خالد بن عرفط سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ بہت سونے انوار فتنے ہوں گے اور آپس میں جدائی ہوگی اور باہم اختلاف ہوگا اگر تم کو یہ قدرت ہو سکے کہ مقتول ہونے والے قاتل تو ایسے ہی ہو کہ مقتول ہو جائے طبرانی اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے غرض

روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہت سے فتنے پیدا ہوں گے اور آدمیوں میں زیادہ سلامتی سے منزلی لشکر کے لوگ رہیں گے ابن الحنفی نے کہا کہ اس لئے تم لوگوں میں میں مسکرو آیا ہوں۔

کبرانی نے عمران بن حصین سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چار فتنے ہوں گے پہلا فتنہ وہ ہوگا کہ جب میں آدمیوں کا خون حلال ہو جاوے گا۔ اور دوسرا فتنہ وہ ہوگا جس میں آدمیوں کا خون اور مال حلال ہو جاوے گا۔ اور تیسرا فتنہ وہ ہوگا کہ جس میں آدمیوں کا خون اور مال اور فرج حلال ہو جاوے گا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ ابوالدرداء کے مرنے کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ وہی تھی کہ قبل فتنہ کے مرین گے

بیہقی اور ابو نعیم نے ابوالدرداء سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی عرض کی بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ یہ فرمانے میں کہ بہت سی قومیں ایمان کے بعد مرتد ہو جائیں گی۔ آپ نے فرمایا بیشک اور تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو قبل اس کے کہ حضرت عثمان شہید ہوں ابوالدرداء نے وفات پائی۔

طبائسی نے یزید بن حبیب سے یہ روایت کی ہے کہ دوسروں نے ابوالدرداء کے پاس ایک ہاشت زمین کے باب میں جھگڑا کیا ابوالدرداء نے کہا کہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو قوم ایسی سرزمین میں ہو اور یہ سنو کہ دوسروں ایک ہاشت زمین کے باب میں جھگڑتے ہیں تو تم اس سرزمین سے نکل جاؤ ابوالدرداء غصام کی طرف چلے گئے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ محمد بن مسلمہ کو فتنہ ضرر نیکو

جائزہ  
یہ بیان ابن ماجہ میں ہے کہ ابوالدرداء نے فرمایا ہے کہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چار فتنے ہوں گے پہلا فتنہ وہ ہوگا کہ جب میں آدمیوں کا خون حلال ہو جاوے گا۔ اور دوسرا فتنہ وہ ہوگا جس میں آدمیوں کا خون اور مال حلال ہو جاوے گا۔ اور تیسرا فتنہ وہ ہوگا کہ جس میں آدمیوں کا خون اور مال اور فرج حلال ہو جاوے گا۔



ابو داؤد نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور  
بیہقی نے ہذا فقہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ آدمیوں میں سے کوئی شخص نہیں ہے کہ جس کو  
کوئی فتنہ پاوے مگر اس فتنے سے میں اور سپر خوف کرتا ہوں مگر محمد بن مسلمہ پر کسی فتنہ سے  
جھکنا خوف نہیں ہوتا ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ  
تم کو کوئی فتنہ ضرر نہ دے گا۔ ثعلبہ بن ضبیہ نے کہا ہے کہ ہم لوگ مدینہ منورہ میں آئے یکایک ہنر  
دیکھا کہ ایک خیمہ کھڑا ہے اور یکایک محمد بن مسلمہ الانصاری موجود ہیں میں نے اون سے پوچھا اونہوں  
نے کہا کہ ان لوگوں کے شہر ہون میں سے کسی شہر میں جب تک میں نہ ٹھہرون گا یہاں تک کہ  
یہ فتنہ جماعت مسلمانوں سے رفع ہو جاوے۔

طبرانی نے (اوسط) میں محمد بن مسلمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو وقت تم آدمیوں کو دیکھو کہ وہ دنیا پر جنگ کرتے ہیں تو تم ایک بڑے  
پتھر کی طرف جو حرمہ میں ہو قصد کیجو اور اپنی تلوار اس پتھر پر بیان تک ماریو کہ وہ ٹوٹ جاوے  
پھر تم اپنے مکان میں بیٹھ جاؤ یہاں تک کہ تمہاری طرف کوئی خطا کرنے والا ہاتھ آوے یا حکم  
کرنے والی موت آوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے جو امر فرمایا تھا میں نے وہی کیا  
ابن سعد نے محمد بن مسلمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
میں ایک تلوار عطا فرمائی اور فرمایا کہ اس تلوار سے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں تم جہاد کرو یہاں تک  
کہ جس وقت تم مسلمانوں میں دو گروہ کو دیکھو کہ وہ جنگ کرتے ہیں تم اس تلوار کو پتھر پر  
ماریو یہاں تک کہ اس کو تم توڑ دالو پھر تم اپنی زبان اور ہاتھ کو روکیو یہاں تک کہ وہ موت  
جو حکم کرنے والی ہے ٹکواؤے یا وہ ہاتھ تیر دراز ہو جو خاٹی ہو جبکہ حضرت عثمان شہید ہوئے  
اور آدمیوں کا معاملہ جو کچھ تھا وہ تھا محمد بن مسلمہ ایک بڑے پتھر کے پاس گئے اور اپنی تلوار کو  
اس پر مارا اور اس کو توڑ ڈالا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

جنگ جبل اور صفین اور نہروان کی خبر دی تھی اور یہ خبر دی تھی کہ حضرت  
عائشہ اور حضرت زبیر حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جنگ کریں گے اور یہ  
خبر دی تھی کہ دو حکم پہنچے جاویں گے

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے حضرت ام سلمہ کی  
روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض اہبات المؤمنین کے  
خروج کا ذکر کیا حضرت عائشہ من کرہنیں آپ نے فرمایا اسے خیر اتم یہ غور کرو کہ وہ تم ہی نہ ہو  
پھر آپ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اسے علی اگر ان کے کچھ امر کے  
تم والی ہو تو تم ان کے ساتھ رفتی کجھو۔

احمد اور ابویعلیٰ اور بزار اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے قیس سے روایت کی ہے کہا ہے  
جبکہ حضرت عائشہ بنی عامر کے بعض دیار میں پہنچیں اون پر کتے بھونکنے لگے حضرت عائشہ نے  
پوچھا کہ یہ کونسا پانی ہے نبی قافلہ کے اتارنے کی یہ کونسی جگہ ہے آدمیوں نے کہا کہ اس کا نام  
حواشبہ ہے حضرت عائشہ نے من کر کہا کہ میں اپنے آپ کو گمان نہیں کرتی ہوں مگر پٹنے والی حضرت  
زبیر نے کہا ابھی پٹنے کا مقام نہیں ہے آپ آگے بڑھے آپکو آدمی دیکھیں گے آپ کے سبب سر  
اللہ تعالیٰ آدمیوں میں جو تفرقہ ہے اس کی اصلاح کر دے گا حضرت عائشہ نے کہا کہ میں گمان  
نہیں کرتی ہوں مگر اپنے آپ کو پٹنے والی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنا ہے آپ  
فرماتے تھے کہ تم عورتوں میں سے ایک کا کیا حال ہو گا جو قافلوں پر چلے جائے بھونکنے لگے۔  
بزار اور ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے فرمایا ہے کہ تم عورتوں میں سے کوئی عورت سرخ اونٹ پر جس کے زیادہ بال ہوں گے  
سوار ہو کے وہ سفر کو نکلے گی یہاں تک کہ اس پر حواشبہ کے کتے بھونکیں گے اور اس بی بی کو

عبداللہ بن ابی بکر نے فرمایا ہے کہ

اطراف کثیر مقتول ہوں گے اوس کے بعد قریب ہلاکت کے ہوگی وہ نجات پاوے گی۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم  
 حذیفہ سے روایت کی ہے حذیفہ سے اومیون نے کہا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم سے جو باتیں سنی ہیں اون کو ہم سے بیان کرو حذیفہ نے کہا اگر میں وہ باتیں تم سے کہوں گا  
 تو تم مجھ کو سنگسار کر دو گے ہم نے کہا سبحان اللہ (تم ہم سے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم بیان کرو اور ہم تم کو سنگسار کریں یہ کیونکر ہو سکے گا) حذیفہ نے کہا اگر میں یہ حدیث تم سے  
 بیان کروں کہ تمہاری بعض امہات تم سے ایک ایسے لشکر کے ساتھ چلا کر نکلی جو وہ لشکر نکولوار کو  
 مارے گا تم میری تصدیق نہ کرو گے اومیون نے کہا سبحان اللہ تمہاری ایسی بات کی کون لوگ  
 تصدیق کریں گے حذیفہ نے کہا کہ تمہارے پاس حمیرا ایسے لشکر کے ساتھ آؤنگی جسکو سخت مروہ چلاؤنگی  
 بیہقی نے کہا ہے کہ حذیفہ نے اس امر کی خبر دی تھی حال یہ ہے کہ حضرت عائشہ کے سفر سے  
 پہلے حذیفہ مر گئے۔

بزار اور بیہقی نے ابی بکرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ ایک قوم جو ہلاک ہوئی ہوگی وہ خروج کرے گی وہ لوگ  
 خلافت نہ پاویں گے اون کو اگے کھینچنے والی ایک عورت ہوگی وہ جنت میں جاوے گی۔  
 احمد اور بزار اور طبرانی نے ابی رافع سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ تمہارے اور عائشہ کے درمیان ایک امر واقع ہو گا جو حق  
 وہ امر ہو تو تم عائشہ کو اون کی امن کی جگہ میں پہیر دیجیو۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے  
 ابی الاسود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت زبیر جو قشت ابی جگہ سے نکلے اور وہ حضرت  
 کرم اللہ وجہہ کا راوہ کرتے تھے میں حاضر تھا حضرت زبیر سے حضرت علی نے فرمایا میں تم کو اللہ تعالیٰ  
 واسطہ سے کہ پوچھتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے

ایسے زبیر تم علی سے جنگ کرو گے اور تم اون کے ساتھ ظالم ہو گے زبیر نے کہا کہ مجھ کو یا د نہیں کیا پھر حضرت زبیر پلٹ کے چلے گئے۔

ابو یعلیٰ اور حاکم اور یحییٰ اور ابو نعیم نے ابی بردۃ المازنی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سنا ہے آپ حضرت زبیر سے فرماتے تھے میں تم کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں سنا آپ تم سے فرماتے تھے کہ تم مجھے جنگ کرو گے اور تم میرے واسطے ظالم ہو گے حضرت زبیر نے کہا بیشک لیکن میں بھول گیا تھا۔

حاکم نے قیس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت زبیر سے فرمایا کیا تم کو وہ دن یاد نہیں ہے کہ میں تم سے اور تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کیا تم علی کو دوست کہتے ہو تم نے کہا کون امر علی کی محبت سے مجھ کو مانع ہے آپ نے فرمایا سنو تم علی پر خرچ کرو گے اور اون سے لڑو گے اور تم ظالم ہو گے راوی نے کہا کہ یہ بات سن کر حضرت زبیر پلٹ کے چلے گئے۔

ابو نعیم نے عبد السلام سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت زبیر سے یوم حمل میں پوچھا میں تم کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ تم سے فرماتے تھے کہ تم علی سے ضرور جنگ کرو گے اور تم علی کے واسطے ظالم ہو گے پھر علی کو تم پر نفرت و بجاوے کی زبیر نے کہا کہ میں بیشک سنا تھا میں تم سے ہرگز جنگ نہ کروں گا۔

نہیں نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دو عظیم گروہ آپس میں جنگ کریں گے اور اون دونوں گروہوں کے درمیان عظیم قتل ہوگا اون دونوں گروہوں کا دعویٰ ایک ہوگا۔

یہی ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

و سلم نے فرمایا کہ نبی اسرائیل نے آپس میں اختلاف کیا اور اون کا اختلاف آپس میں یہاں تک رہا کہ اونہوں نے دو شخصوں کو حکم ٹھیکر کے بھیجا جن کا نام فضل اور افضل تھا اور یہ امت بھی اختلاف کرے گی اور ان کا اختلاف ہمیشہ آپس میں رہے گا یہاں تک کہ وہ دو شخصوں کو حکم بنا کر بھیجیں گے کہ وہ گمراہ ہوں گے اور جو لوگ اون حکموں کی پیروی کریں گے گمراہ ہو جائیں گے۔ طبرانی نے ابو موسیٰ الاشعری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس امت میں دو حکم ہوں گے دو دونوں گمراہ ہوں گے اور جو لوگ ان کا اتباع کریں گے وہ بھی گمراہ ہوں گے سوید بن غفلہ نے کہا کہ میں نے کہا اسے ابو موسیٰ میں اللہ تعالیٰ کا واسطہ تم کو دیتا ہوں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم سے مراد نہیں رکھی تھی جو فرمایا تھا کہ اسے ابو موسیٰ میری امت میں فتنہ ہو گا اور اس فتنہ میں تم سوتے ہوئے ہو تو بیٹھے ہوئے سے اچھے ہو گے اور تم بیٹھے ہوئے ہو تو کھڑے ہوئے سے اچھے ہو گے اور تم کھڑے ہوئے ہو تو چلتے ہوئے سے اچھے ہو گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس ارشاد میں تم کو خاص کیا تھا اور آدمیوں کو عام نہیں فرمایا تھا۔

ابونعیم نے حادث سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ صفین میں تھا میں نے شام کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ کو دیکھا جو وہ آیا اور سپر اس کا سوار تھا اور بوجھ تھا جو کچھ اس پر تھا اس نے اس کو پھینک دیا اور وہ اونٹ حضرت علیؓ کے صفوں کو چیرتا ہوا آیا اور اس نے اپنے ہونٹ آپ کے سر اور مونڈ ہون کے بیچ میں رکھ دی اور اپنا ہونٹ اپنی گردن کے آگے کے حصہ کے ساتھ ہلانے لگا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا واللہ یہ امر اس علامت کے سبب سے ہے کہ میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان ہے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے اسے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے آپ کی

فعلین مبارک ٹوٹ گئی حضرت علیؓ پیچھے رہ گئے اوس فعلین کو سی رہے تھے آپؐ تھوڑی دور چلے پھر آپؐ نے یہ فرمایا تم لوگوں میں سے وہ شخص جو قرآن شریف کی تاویل پر جنگ کرے گا جیسے کہ میں نے قرآن شریف کی تفسیر پر کفار سے جنگ کی ہے حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا میں ہوں آپؐ نے فرمایا تم نہیں ہو حضرت عمرؓ نے عرض کیا میں ہوں آپؐ نے فرمایا تم نہیں ہو لیکن وہ شخص ہے جو میرا جوتا سی رہا ہے (یعنی حضرت علیؓ ہیں کہ جب آدمی قرآن شریف کی تاویل اور اس کے نزول کے خلاف کریں گے تو وہ اذن سے جنگ کریں گے۔)

حاکم نے ابویوب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ سے عہد شکن اور جابر اور سہیل اور دین سے خارج ہونے والوں کے ساتھ جنگ کرنے کو حکم فرمایا تھا۔

طبرانی نے (اوسط) میں ابوہریرہؓ کی حدیث کی مثل ابن مسعودؓ سے اور حضرت علیؓ کو م اللہ بھ سے اس لفظ سے روایت کی ہے کہ مجھ کو امر کیا گیا ہے اور ایک لفظ میں یہ وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے عہد لیا ہے ابولیلی اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم نے حضرت علیؓ کو م اللہ بھ سے حدیث کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے جو عہد لیا ہے اوس میں سے یہ ہے کہ آپؐ کے بعد امت میرے ساتھ بے وفائی کرے گی۔

ابویعلیٰ نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ کو م اللہ بھ سے فرمایا سنو تم میرے بعد سخت تکلیف اٹھاؤ گے حضرت علیؓ نے پوچھا کیا اپنے دین کی سلامتی میں مشقت اٹھاؤں گا آپؐ نے فرمایا ہاں۔

حمید بن ابی غر اور ہزار اور ابویعلیٰ اور ابن حبان اور حاکم اور ابونعیم نے ابوالاکلیٰ سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن سلامؓ حضرت علیؓ کو م اللہ بھ کے پاس آئے اس وقت آپؐ نے

اینا پائون رکاب میں ڈالا تھا آپ سے کہا کہ آپ عراق کو نہ جائے اگر آپ عراق کو جاویں گے تو عراق میں آپکو تلوار کے پھیلے سے صدمہ پہنچے گا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ابن سلام فرمایا واللہ اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم سے پہلے فرما دیا ہے۔ اب انہی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ فتنے پیدا ہوں گے اور قوم کے لوگ تم سے جھگڑیں گے میں نے عرض کی آپ مجھ کو کیا امر فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کہ کتاب کے ساتھ حکم کیجیو۔

حاکم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ میں تلواریں فتنوں سے ڈراتا ہوں ایک فتنہ مدینہ سے آوے گا اور دوسرا فتنہ مکہ میں ہوگا اور تیسرا فتنہ یمن سے اُٹھے گا اور چوتھا فتنہ شام سے آوے گا اور پانچواں فتنہ مشرق سے آوے گا اور چھٹا فتنہ مغرب سے آوے گا اور ساتواں فتنہ بطن شام سے آوے گا اور وہ فتنہ سفیانی فتنہ ہوگا ابن مسعود نے کہا تم لوگوں میں سے وہ لوگ ہیں جو اول فتنہ کو پاویں گے اور اس امت میں سے وہ لوگ ہوں گے جو آخر فتنہ کو پاویں گے ولید بن العیاش نے کہا ہے کہ مدینہ کا فتنہ طلحہ اور زبیر کی جانب سے تھا اور مکہ کا فتنہ ابن الزبیر کی طرف تھا اور شام کا فتنہ بنی امیہ کی جانب سے تھا اور مشرق کا فتنہ ان لوگوں کی جانب سے تھا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش کے لڑکوں کی اور ساٹھویں سال کے آغاز میں جو واقعات ہوئے

### اولن کی خبر دی تھی

شیخین نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میری امت کی ہلاکت اولن لڑکوں کے ہاتھ سے ہوگی جو قریش سے ہوں گے۔ ابو ہریرہ نے کہا کہ اگر میں چاہوں تو اولن کے نام لے سکتا ہوں کہ وہ

فلان کے بیٹے اور فلان کے بیٹے ہیں۔

پہنچنے والے ابی سعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ ساٹھ برس کے بعد جو لوگ سوچیں آدین گے وہ نماز کو ضائع کریں گے اور شہوات کی پیروی کریں گے وہ قریب میں گمراہی سے ملین گے پھر اون کے بعد ایسے لوگ ہوں گے جو قرآن شریف پڑھیں گے اون کے تراتی سے قرآن شریف تجاؤ نہ کرے گا یعنی اون کے قلوب میں قرآن شریف کی عظمت نہ ہوگی۔

پہنچنے والے شعبی سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ صغیر سے پلٹ کے آئے تو اپنے فرمایا اے لوگو تم معاویہ کی امارت سے انکار نہ کرو اگر تم معاویہ کو گم کر دو گے تو تم سرور کو ضرور دیکھو گے کہ وہ اپنے کاندھوں سے حنظل کی مانند کریں گے یعنی عام طور پر لوگ اون کے بعد قتل ہوں گے۔

احمد اور بزار نے صحیح سند سے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ساٹھ ستون کے آغاز سے اللہ تعالیٰ سے تم لوگ پناہ مانگیو اور لڑکون کی امارت سے پناہ مانگیو اور دنیا بھاؤے گی یہاں تک کہ احمت اور دونی الطبع کے بیٹے کے لئے ہو جاوے گی۔

پہنچنے والے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے ابو ہریرہ مدینہ منورہ کے بازار میں پھر رہے تھے اور یہ کہتے تھے اے میرے اللہ مجھ کو ساٹھواں سنہ نہ پاوے اے لوگو تم پر خدا رحم کرے تم لوگ معاویہ کے گنہگاروں کے ساتھ تسک کرو اے میرے اللہ مجھ کو لڑکون کی امارت نہ پاوے (یعنی میں اوس زمانہ تک زندہ رہوں کہ لڑکے حکومت کریں)

ابن ابی شیبہ اور ابویعلیٰ اور پہنچنے والے ابو ذر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص میری سنت کو پہلے بدلے گا وہ بنی امیہ میں سے ہوگا۔ پہنچنے والے کہا ہے کہ یہ شبہ ہوتا ہے کہ وہ شخص یزید بن معاویہ ہو۔



ابن منیع اور ابو یعلیٰ اور ابو یحییٰ اور ابو نعیمؒ اور ابو عبیدہ بن الجراح سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمیشہ یہ امر متدل رہے گا اور عدل کے ساتھ قائم رہے گا یہاں تک کہ اس امر میں بنی امیہ میں سے ایک مرد جس کا نام یزید ہوگا زندہ ڈالے گا۔

ابو نعیمؒ نے معاذ بن جبل سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں میں ایسے فتنے آئے ہیں جو اندھیری رات کے ایک ٹکرے کی مثل تھے جبکہ ایک رسول گیا دوسرا رسول آیا نبوۃ منسوخ ہو گئی اور ملک ہو گیا اسے معاذ تم ٹھہراؤ اور گنتی کرو جبکہ میں پانچ کو پہنچا تو اپنے فرمایا یزید اللہ تعالیٰ یزید میں برکت دے پھر آپ کی چٹمان مبارک سے آنسو بہکے پھر آپ نے فرمایا کہ حسین کے مرنے کی خبر میرے پاس آئی ہے اور اون کی قبر کی مٹی میرے پاس آئی اور اون کے قاتل کی جھکو خبر دی گئی پھر معاذ نے کہا جبکہ میں گنتے ہوئے دس تک پہنچا تو اپنے فرمایا ولید یہ فرعون کا نام ہے وہ شرایع اسلام کا امام ہو گا اوس کے خون کے ساتھ ایک مرد اوس کے اہلیت میں سے اقرار کرے گا۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت ابو ہریرہ سے کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے ابو ہریرہؓ یہ روایت کرتے ہیں کہ وہ شرجو سمٹھوین سنہ کے آغاز میں ہو گا قریب آگیا ہے اوس سے عرب کے واسطے خرابی ہے اوس وقت امانت غنیمت ہو جاوے گی اور صدقہ تاوان ہو جاوے گا اور شہادت معرفت کے ساتھ ہوگی (یعنی گواہ اوس شخص کی گواہی دے گا جس سے تعارف ہوگا اور غیر شخص کی گواہی کوئی نہ دیگا) اور حاکم جو حکم دے گا وہ اپنی نفس کی خواہش سے دے گا یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

مدینہ کے عالم کی خبر دی تھی

حاکم نے ابو ہریرہ سے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے



آپ نے فرمایا کہ جذب ایسی عذاب مارے گا جہیں وہ تنہا ایک امت ہوگا۔ اور زید میری امت میں  
ایک مروہ ہے جس کے بدن سے ایک زمانہ پہلے اوس کا ہاتھ جنت میں داخل ہو گا جبکہ ولید  
بن عقبہ حضرت عثمان کے زمانہ میں کوفہ کا والی ہوا تو اوس نے ایک ایسے مروہ کو بٹھلایا جو  
جادو کرتا تھا اور وہ آدمیوں کو یہ دکھاتا تھا کہ وہ لوگوں کو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے جس طرح  
ایک تلوار لے کر آئے اور اوسی ساحر کی گردن مار دی اور کہا کہ اب اپنے نفس کو توڑ دے  
اور زید بن صوحان جو تھے اون کا ہاتھ یوم قادیسیہ میں کٹ گیا اور یوم جہل میں وہ قتل ہوئے  
اور اس حدیث کی روایت ابن عساکر نے حضرت علی اور ابن عباس اور ابن عمر کی حدیث  
ابی مجلز کے طریق سے مرسل طور پر کی ہے۔

ابن سعد نے اجماع کے طریق سے عبید بن لاسق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں تھے قوم کے لوگوں میں سے ایک مروہ اتر پڑا اور اوس نے  
آدمیوں کو چلایا اور رجز کہنا شروع کیا پھر دوسرا مروہ اتر پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کو یہ امر مناسب معلوم ہوا کہ اپنے اصحاب کی غمخواری کریں آپ اتر پڑے اور  
زمانے لگے جذب عجب جذب ہے اور اقطع خیر زید پھر آپ سوار ہو گئے آپ کے اصحاب  
آپ کے پاس آئے اور آپ نے جو کچھ فرمایا تھا اوس کو آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا کہ  
اس امت میں دو مروہ ہوں گے اون میں کا ایک ایسی تلوار مارے گا کہ حق اور باطل کو  
درمیان تفریق کر دے گا اور دوسرا مروہ جو ہو گا اوس کا ہاتھ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں  
قطع کیا جاوے گا پھر اللہ تعالیٰ اوس کے آخر جسد کو اوس کے اول کے پیچھے بھیجے گا اجماع  
کہا کہ جذب نے ولید بن عقبہ کے پاس ساحر کو قتل کیا اور زید کا ہاتھ یوم جہل میں قطع  
ہو گیا اور یوم الجہل میں زید بن صوحان قتل ہو گئے مختلف فیہ یہی معنی اجماع کو رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کی صحبت حاصل ہوئی ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے ام ابن جبر نے ابن ابی کثیر  
ترجیح دی ہے کہ اجماع مخفوم ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ پایا ہے

اور اودن کو رویت نہیں ہوئی۔

حاکم نے حسن سے یہ روایت کی ہے کہ امراء کوفہ میں سے ایک امیر نے ایک ساحر کو بلایا وہ آدمیوں کے سامنے کھیل تماشا کرتا تھا یہ خبر جذب کو پہنچی وہ اپنی تلوار لیکر آئے جبکہ اوس کو دیکھا اپنی تلوار سے اوس کو مار ڈالا اوس کے پاس سے آدمی متفرق ہو گئے جذب نے کہا اے لوگو تم ہرگز نہ ڈرو میں نے ارادہ نہیں کیا تھا مگر ساحر کا۔

ابن عساکر نے حارث اعور سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جن امور کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذکر فرمایا تھا اودن میں سے زید الخیر تھے اور وہ زید بن صوحان تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میرے بعد ایک مرد تابعین سے ہو گا وہ زید الخیر ہے بعض اعضا اوس کا اوس سے بیس برس پہلے جنت میں جاوے گا زید کا بیان ہا تھا عفا وند میں کٹ گیا اور زید اس واقعہ کے بعد بیس برس زندہ رہے پھر یوم الجمل میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سامنے قتل ہو گئے زید نے قبل اس کے کہ قتل ہوں یہ کہا کہ میں اپنے ہاتھ کو دیکھا کہ آسمان سے نکلا اور وہ مجھ کو یہ اشارہ کرتا تھا کہ میری طرف آؤ میں اپنے ہاتھ سے اب ملنے والا ہوں۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
عمار بن یاسر کے قتل کی خبر دی تھی

شیخین نے ابوسعید سے اور مسلم نے ام سلمہ اور ابی قتادہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مار سے فرمایا کہ تم کو باغی گروہ قتل کرے گا۔ یہ حدیث متواتر ہے اصحاب میں سے اونیس اشخاص نے اس کو روایت کیا ہے شیخ جلال الدین سیوطی نے بیان کیا ہے۔

یہ حدیث اور ابونعیم نے عمار کی لونڈی سے روایت کی ہے کہ عمار ایک بیمار سی سے بیمار ہو گئے اور

بلے ہوش ہو گئے اور پھر اون کو واقف ہوا اور ہم لوگ اون کے اطراف روتے تھے۔  
 اور مہنون نے کہا کیا تم لوگ یہ خوف کرتے ہو کہ میں بستر پر مردن گا مجھ کو میرے حبیب  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر دی ہے کہ مجھ کو گروہ باغی قتل کرے گا اور  
 آخر دنیا کا میرا سالن پانی ملا ہوا دودھ ہو گا۔

احمد اور ابن سعد اور طبرانی اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو  
 صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم نے ابوالنجرمی سے یہ روایت کی ہے کہ عمار  
 ابن یاسر کے پاس یوم صفین میں دودھ پیاس کی مقدار میں لایا گیا وہ اس کو دیکھ کر ہنسنے  
 لگے اون سے آدمیوں نے پوچھا تم کیوں ہنستے ہو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا میں سے آخر پینے کی شے جو تم پیاس کے مقدار پیو گے دودھ  
 ہو گا پھر عمار آگے بڑھے اور قتل ہو گئے اور ابونعیم نے اس حدیث کی روایت دوسری  
 وجہوں سے غار سے کی ہے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت حدیث سے کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے حدیث  
 کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ عمار سے فرماتے تھے کہ  
 تم کو باغی گروہ قتل کرے گا تم بمقدار پیاس کے پانی ملا ہوا دودھ پیو گے وہ دودھ دنیا  
 تمہارا آخر رزق ہو گا۔

احمد اور طبرانی اور حاکم نے عمرو بن العاص سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اے میرے اللہ تعالیٰ  
 قریش کو تو نے عمار پر برا لکھنا کیا عمار کا قاتل اور اون کا سامان جنگ میں لینے والا وہی ہے  
 آج میں سعد نے ہزبل سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم تشریف لائے آدمیوں نے آپ سے عرض کی کہ عمار پر دیوار گر پڑی وہ مر گئے ہنر  
 فرمایا عمار نہیں مرے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

### اہل حرہ کے قتل کی خبر دی تھی

بیہقی نے ایوب بن بشیر المعادی سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر کو تشریف لے گئے جبکہ حرہ زہرہ کے پاس پہنچے تو آپ ٹھہر گئے اور آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون فرمایا اصحاب نے پوچھا اپنے فرمایا کہ میری امت کے اچھے لوگ میرے اصحاب کے بعد جو ہوں گے اس حرہ میں قتل کئے جاویں گے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ بیہقی نے کہا ہے کہ ایک آیت کی تاویل میں ابن عباس سے جو امر وارد ہوا ہے وہ اس حدیث کی تائید کرتا ہے۔ پھر بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اس آیت کی تاویل ساتویں سنہ کے آغاز میں آئی ہے وہ آیت یہ ہے۔ ولودخلت علیہم من اقطار ہائیم سلوا القنۃ لا توہا۔ ابن عباس نے انہیں اس کا معنی اعلیٰ فرمایا ہے اور اس سے یہ تاویل فرمائی ہے کہ بنی حارثہ نے اہل سلم کو مدینہ میں داخل کیا۔

بیہقی نے حسن سے روایت کی ہے کہ جبکہ یوم الحرہ تھا اہل مدینہ بیان تک قتل کئے گئے کہ قریب تھا کہ اونہیں سے کوئی فوت نہ ہو یعنی کوئی نہ بچے۔

بیہقی نے مالک بن انس سے روایت کی ہے کہ یوم الحرہ میں وہ سات سو مرد قتل کئے گئے جو حافظ قرآن شریف تھے اون میں سے تین سو صحابہ میں سے تھے اور یہ واقعہ زید کی خلافت میں واقع ہوا۔

بیہقی نے مغیرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مسلم بن عقیق نے مدینہ منورہ کو تین دن تک لٹایا اور غارت کر دیا اور ایکڑ اور ایکڑ عورتوں کی بکارت ذلیل کی گئی۔ اور لیث بن سعد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یوم الحرہ مکی جنگ سنہ ترستھ میں ماہ ذی الحجہ کے تین دن باقی تھے چھارہ کے دن واقع ہوئی۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
اون مقتولین کی خبر دی تھی جو مقام عذرا میں ظلم سے قتل کئے گئے

یعقوب بن سفیان نے اپنی تاریخ میں اور بیہقی اور ابن عساکر نے ابی الاسود سے روایت  
کی ہے کہ اس کے معاویہ حضرت عائشہ کے پاس داخل ہوئے حضرت عائشہ نے پوچھا کہ اہل عذرا  
جو اور ان کے اصحاب کے قتل پر کس امر نے تم کو برا ٹھینا کیا معاویہ نے کہا کہ میں نے اُن کا  
قتل امت کی صلاح دیکھا اور ان کی بغاوت کا فساد دیکھا حضرت عائشہ نے فرمایا کہ نبی رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ عذرا میں ایسے آدمی قتل کئے جاویں گے  
جن کے واسطے اللہ تعالیٰ اور آسمان غضب کرے گا۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

بیہقی اور ابن عساکر نے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کی ہے اور عنون نے  
اہل عراق سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ سات آدمی تم لوگوں میں سے مقام عذرا میں قتل کئے  
جاویں گے اور ان کی مثال اصحاب احد و د کی مثال ہے حجر اور حجر کے اصحاب عذرا میں قتل  
کئے گئے ابونعیم نے کہا ہے کہ زیاد بن سمیہ نے منبر پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ذکر کیا حجر نے  
ایک مٹھی کنکریں لین اور ان کو پیٹا اور جو لوگ زیاد کے آس پاس تھے اور عنون نے  
زیاد کے کنکریں لین اور ان کو پیٹا اور جو لوگ زیاد کے آس پاس تھے انہوں نے زیاد کو کنکریں ماریں اور کہا  
تو میں نے کہتا ہوں کہ حجر نے منبر پر میرے کنکریں ماریں زیاد کو معاویہ نے کہا کہ جو کبیری طرف میرے جبکہ حجر مٹھی پر پونچے  
تو معاویہ نے ان لوگوں کو بھیجا جو ان کے آگے گئے اور ان سے مقابل ہو گئے اور ان لوگوں  
سے حجر کے قتل کو ڈالا۔ بیہقی نے کہا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسا واقعہ نہیں کہتے  
مگر اس لئے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کو سنا تھا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمرو  
بن الحمق کے قتل کی خبر دی تھی

ابن عساکر نے رفاع بن خضاد البجلی سے روایت کی ہے رفاعہ عمرو بن الحنفی کے ساتھ گئے۔  
 جس وقت اون کو مسودہ میر نے غلب کیا تھا عمرو نے کہا اسے رفاعہ مجھ کو یہ رقم قتل کرنے والی ہے، رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو یہ خبر دی ہے کہ جنات اور انسان میر سے خون میں غریک ہوں گی  
 رفاعہ نے کہا کہ عمرو کی بات یہی تمام نہیں ہوئی تھی کہ سینے گھوڑوں کی باگیں دیکھیں بیٹے عمرو کو کھٹ  
 کیا اور عمرو پر ایک سانپ نے جھت کی اور اون کو ڈس لیا وہ سوار جو آئے تھے عمرو کے پاس پہنچ  
 گئے اور اونھوں نے عمرو کا سر کاٹ لیا اسلام میں عمرو کا اول سر تھا جو پہیا گیا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید بن  
 ارقم کے نابینا ہونے کی خبر دی تھی

یعنی نے زید بن ارقم سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اون کے  
 پاس بیماری کی عیادت کیواسے تشریف لائے اور آپ نے اون سے فرمایا تمہارے مرض سے تم پر  
 کوئی خوف نہیں ہے، لیکن تمہارا کیا حال ہو گا کہ تم میرے بعد مر پاؤ گے اور نابینا ہو جاؤ گے زید نے کہا  
 کہ اوس وقت میں خدا سے نواب اور عرض کی اسید رکھوں گا اور صبر کروں گا آپ نے فرمایا کہ اوس وقت  
 بغیر حساب کے۔ ریت میں داخل ہو گے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد  
 زید نابینا ہو گئے پھر اللہ تعالیٰ نے اون کی بصر کو پھیر دیا وہ بینا ہو گئے پھر وہ مر گئے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون  
 اماموں کی خبر دی تھی جو بے وقت نماز پڑھیں گے

ابن ماجہ اور بیہقی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 فرمایا ہے کہ تم لوگ یقین ہے کہ ایسی قوم کے لوگوں کو پاؤ گے جو نماز نے غیر وقت میں پڑھیں گے مگر  
 ہم ایسی قوموں کو پاؤ تو اوس وقت کی نماز جس کو ہم پہچان لے ہو اپنے گھروں میں ٹیڑھ لیجو پھر اون لوگوں کو



ساتھ نماز پڑھ لیا اور اس نماز کو نفل گردان لیا۔

بیہقی اور ابو نعیم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد تمہارے امور کے والی ایسے امر ہوں گے جو سنت کے نزدیک بجا و بین گئے اور بدعت کا اعلان کریں گے اور نماز کے اوقات میں سونا کی تاخیر کریں گے۔

ابن ماجہ نے مباذہ ابن الصامت سے اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ ایسے امر ہوں گے جن کو دنیا کی اشیاء منقول کہیں گی نماز کے وقت سے نماز کی تاخیر کریں گے تم لوگ اپنی نماز دن امر کے ساتھ نفل کر لیو شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ امر ابنی امیہ تھے اس لئے کہ وہ امر تاخیر نماز میں مشہور ہیں یہاں تک کہ حضرت عمر ابن عبدالعزیز والی ہوئے اونھون نے نماز کا نماز کے اوقات میں اٹھنا

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جماعت کی عمر اور قرن کچھ اور منقضي ہونے کی خبر دی تھی

شیخین نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو ایک رات عشا کی نماز اپنے انیحات میں پڑھائی جبکہ آپ نے سلام پھیرا کھڑے ہوئے اور فرمایا تمہاری اس رات کی میں تکویر و تیاہون اس رات سے صدی کا آغاز ہے صدی کا دین میں سے جو آج کے دن پشت زمین پر میں کوئی باقی نہ رہے گا اس ارشاد سے قرن کا منقضي ہونا اچھا ارادہ تھا۔

مسلم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ اپنی وفات سے ایک ہفتہ پہلے فرماتے تھے کہ تم لوگ قیامت کو پہنچتے ہو قیامت کا علم نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کو میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کے کہتا ہوں کہ اگر کوئی دن روتے زمین پر کوئی نفس ذی انفس میں نہیں ہے جس پر سو برس اوین۔

مسلم نے ابی الطفیل سے روایت کی ہے کہ اسے کہا ہے کہ جن آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تھا ان میں سے کوئی شخص میرے سوا باقی نہیں رہا ابوالطفیل صدی کے آغاز میں مر گئے۔

حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے محمد بن زید ازہبانی کے طریق سے عبد اللہ بن بسر سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ اون کے سر پر رکھا اور فرمایا کہ یہ تم کا ایک قرن زندہ رہے گا وہ ایک سو برس زندہ رہے اور ان کے چہرے پر ایک منہ تھا آپ نے فرمایا کہ یہ تم کا نعرے کا بیان تک کو منہ اس کے چہرہ سے چلا جاوے گا وہ نہیں مرے یہاں تک کہ وہ منہ اون کے چہرہ سے جاتا رہا۔

ابن سعد اور بیہقی نے اور ابونعیم نے صحابہ امین اور بیہقی نے حبیب بن مسلمہ الغمیری سے یہ روایت کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے آپ مدینہ منورہ میں تھے وہ آپ کے ویدار شریف کے واسطے آئے اور ان کے باپ اون کے پاس پہنچ گئے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ میرا ہاتھ ہے اور میرا پاؤں ہے یعنی میرے کل کام اس پر موقوف ہیں آپ نے اون سے فرمایا تم اپنے باپ کے ساتھ پلٹ جاؤ وہ قریب میں مرجاؤے گا وہ اسی مدینہ میں مر گیا۔ ابونعیم اور ابن عساکر نے ابن ابی ملیک سے یہ روایت کی ہے کہ حبیب بن مسلمہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مدینہ کو جہاد کے بارے سے آئے اور ان کے باپ مسلمہ مدینہ منورہ میں ان کے پاس آچھوٹے اور مسلمہ نے عرض کی یا رسول اللہ سوا حبیب کے میرا کوئی بیٹا نہیں ہے کہ میرے مال اور میری زمین کا انتظام کرے اور میرے اہلیت کے کام انجام دے راوی نے یہ کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حبیب کو ان کے باپ کے ساتھ پلٹا دیا اور اون سے فرمایا یقین ہے اس سال میں تم باختیار خود ہو جاؤ گے کوئی بالغ تمہارے سامنے نہ رہے گا اور حبیب تم اپنے باپ کے ساتھ پلٹ جاؤ وہ پلٹ کے چلے گئے مسلمہ اسی سال میں مر گیا اور اسی سال میں حبیب نے غزا کیا۔

## یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نعمان بن بشیر کی شہادت کی خبر دی تھی

ابن سعد نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ عمرہ بنت رواحہ اپنے فرزند  
نعمان بن بشیر کو بیفہ میں لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کی یا رسول اللہ  
آپ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اس کا مال اور اولاد کثیرہ کرے آپ نے عمرہ سے فرمایا  
کیا تم اس امر سے خوشنود ہو گی کہ یہ اپنے ناموں کی مش زندہ بسر کرے اس کا نامون زندگی میں عید  
اور شہید مقتول ہوا اور جنت میں داخل ہوا۔

ابن سعد نے عبد الملک بن عمر سے یہ روایت کی ہے کہ بشیر بن سعد نعمان بن بشیر کو نبی  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے اور عرض کی یا رسول اللہ میرے اس فرزند کے لئے دعا  
فرمائی آپ نے فرمایا کیا تم اس امر سے خوشنود نہ ہو گے کہ جس درجہ کو تم پہنچو یہ بھی اس درجہ کو  
پہنچے پھر یہ شام کو جاوے اور اس کو اہل شام کے منافقین میں سے ایک منافق قتل کر ڈالے۔  
ابن سعد نے مسلم بن مجارب وغیرہ سے روایت کی ہے ان راویوں نے کہا ہے جبکہ ضحاک  
بن قیس بمقام مرج راهط مردان بن الحکم کی خلافت میں قتل ہوئے نعمان بن بشیر نے یہ ارادہ کیا کہ  
حصص سے بھاگ جاؤں حصص پر وہ عامل تھے اونھوں نے مخالفت کی اور ابن الزبیر کے واسطے  
لوگوں کو دعوت دی اہل حصص نے اون کی جستجو کی اور اون کو قتل کر ڈالا اور اون کا سر کاٹ لیا۔  
یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
اون کذابوں کی خبر دی ہے جو حدیث کی روایت میں کذاب ہوئے اور  
اون شیاطین کی خبر دی ہے جو حدیث میں بیان کریں گے  
مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

میری آخرت میں ایسے آدمی ہوں گے کہ تم سے ایسی حدیثیں بیان کریں گے جن کو تم لوگوں نے اور تمہارے باپوں نے نہ سنا ہو گا تم اول سے بچو اور وہ تم سے بچیں

ابن عدی اور بیہقی نے واٹھ بن الاسقع سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ابلیس علیہ اللعنة بازاری و زمین گردش کرے گا اور کہے گا کہ فلاں ابن فلاں نے مجھ سے ایسی حدیث بیان کی ہے۔

ابن عدی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ شیطان ایک مرد کی صورت میں نکل ہو کے قوم کے پاس آئے گا اور قوم کے لوگوں سے ایسی حدیث بیان کرے گا جو جوٹی ہوگی قوم کے لوگ متفرق ہو جاویں گے۔

بخاری نے اپنی تاریخ میں اور بیہقی نے سفیان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس شخص نے مسجد خیف میں قصہ گو کو دیکھا تھا اس نے مجھ سے حدیث کی ہے کہ میں نے اس کی جستجو کی کہ وہ کون شخص ہے یکایک یہ ظاہر ہوا کہ وہ ابلیس لعین ہے۔

ابن عدی اور بیہقی نے عیسیٰ بن ابی فاطمہ الفراری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک شیخ کے پاس میں مسجد حرام میں بیٹھا تھا اور اس سے میں حدیث لکھ رہا تھا شیخ نے کہا مجھ تنبیانی نے حدیث کی ہے ایک مرد نے کہا مجھ سے تنبیانی نے حدیث کی ہے شیخ نے کہا اسی حدیث کو اس نے کہا کہ ہر شخص کی حدیث کی ہے شیخ نے کہا کہ عارف نے روایت کی ہے اس مرد نے کہا تعقیق واللہ میں عارف کو دیکھا ہے اور عارف سے میں نے سنا ہے شیخ نے کہا حضرت علی سے روایت کی ہے اس مرد نے کہا واللہ میں نے علی کو دیکھا ہے اور ان کے ساتھ میں صفین میں تھا جبکہ میں نے دیکھا شیخ وہ بیان کرتا ہے اور یہ مرد یہ بیان کرتا ہے میں نے آیت الکرسی پڑھی جبکہ ولایہ وہ حفظہا پڑھا اور کہا مرد کی طرف میں نے فکر دیکھا میں نے کچھ نہیں دیکھا۔ دینی وہ غائب ہو گیا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ چوتھے قرن میں آدمیوں میں تغیر ہو جائیگا

مسلم نے عمران بن الحصین سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں میں اچھے برسے قرن کے لوگ ہیں پھر وہ لوگ اچھے ہیں جو پھر سے قرن کے لوگوں کے قریب ہیں پھر وہ لوگ اچھے ہیں جو ان لوگوں کے قریب ہیں پھر ان کے بعد ایسی قوم کے لوگ ہوں گے جو خیانت کریں گے اور امانت داری نہ کریں گے اور گواہی نہ دیں گے اور ان سے لوگ گواہی نہ چاہیں گے اور نذرانہ نہیں لیں گے اور نذر و فائدہ نہ کریں گے اور ان لوگوں میں سب سے ظالم ترین ہوں گے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک گروہ کی خبر دی تھی کہ ان کے آخر میں جو مر گیا وہ دوزخی ہوگا۔

پہلی نے ابی نضرہ کے طریق سے ابو ہریرہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دس آدمیوں سے جو آپ ایک صحابی کے مکان میں تھے فرمایا کہ تم لوگوں میں آخر جو مرے گا وہ دوزخی ہے اور ان لوگوں میں سمرہ بن جندب تھا ابو نضرہ نے کہا ہے کہ ان سب سے آخر میں سمرہ بن جندب مراد ہے پہلی نے اس حدیث کی روایت دوسری وجہ سے ابو ہریرہ سے کی ہے۔

ابن سعد اور طبرانی اور بیہقی اور ابو نعیم نے اس بن خالد سے انھوں نے ابی مخذوم سے روایت کی ہے کہ اسے کہ میں اور ابو ہریرہ اور سمرہ ایک مکان میں تھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں میں آخر جو مرے گا وہ دوزخی ہے ابو ہریرہ مرے پھر ابو مخذوم مرے پھر سمرہ مر گیا۔ اور عبد اللہ بن ابی اسود نے خبر دی ہے کہ سمرہ نے کہا ہے کہ میں ابن طاؤس وغیرہ سے سنا ہے یہ راوی کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو ہریرہ اور سمرہ بن جندب اور دوسرے مرے فرمایا کہ تم لوگوں میں آخر جو مرے گا وہ دوزخی ہے ابو ہریرہ اور سمرہ سے پہلے وہ مر گیا اور ابو ہریرہ اور سمرہ باقی

یہ حدیث صحیح ہے  
اس حدیث میں جو اس کے کہے  
اس حدیث میں جو اس کے کہے  
اس حدیث میں جو اس کے کہے  
اس حدیث میں جو اس کے کہے  
اس حدیث میں جو اس کے کہے

رہ گئے۔ جو وقت کوئی مرویہ ارادہ کرتا کہ ابوہریرہ کو غصہ میں لائے وہ یہ کہدیتا کہ سمرہ مر گیا وقت ابوہریرہ سنتے میہوش ہو جاتے اور حجج مارتے تھے پھر ابوہریرہ سمرہ سے پہنچے مر گئے۔

آپن وہب نے ابی یزید الدینسی سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ سمرہ اوس مرض سے بیمار ہوا کہ جس مرض میں مر گیا سمرہ کو سخت مروی کا صدر پہنچا سمرہ کے لئے آگ جلائی گئی ایک آتشدان اوس کے سامنے اور ایک آتشدان اوس کے پیچھے اور ایک آتش دان دہنے طرف اور ایک آتش دان بائیں طرف بھڑکایا گیا۔ سمرہ اون آتش دانوں سے کوئی نفع نہیں پاتا تھا اسی حالت میں ہمیشہ تنہا یہاں تک کہ سمرہ مر گیا۔

ابن عساکر نے محمد بن سیرین سے روایت کی ہے کہ سمرہ کو سخت گزاز کی بیماری ہو گئی اور کچھ بھی گرم نہیں ہوتا تھا ایک بڑی دیگ کے واسطے سمرہ نے کہا اوس دیگہ میں پانی بھرا گیا اور اوس کے نیچے آگ جلائی گئی اور سمرہ اوس دیگ پر بیٹھا دیگ کا بخار سمرہ کو پھونچتا تھا اور اوس کے گرم کرتا تھا اوس درمیان کہ وہ اسی حالت پر تھا دیگ میں اتر گیا اور جل گیا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبروی تھی کہ ایک آدمی ایک گروہ میں کا ووزخی ہے۔

واقعی اور طبری اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے راف بن حجاج سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رجال بن خنفہ میں فسخ اور لازم قراعت قرآن شریف اور خیر سے عجیب شے تھی۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکان سے نکل کے ہمارے پاس تشریف لائے اور وقت رجال ہمارے ساتھ ایک گروہ میں بیٹھا ہوا تھا آپ نے فرمایا کہ ان آدمیوں میں سے ایک ووزخی ہو راف نے کہا میں قوم کے لوگوں میں نظر کی سیٹے ابوہریرہ اور ابی الدوی الدوسی اور طفیل بن عمرو اور رجال بن خنفہ کو موجود پایا میں دیکھ رہا تھا اور تعجب کر رہا تھا اور اپنے دل میں کہہ رہا تھا کہ یہ شقی کون ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی اور بنو حنفیہ پلٹ کے آئے میں پوچھا رجال

بن عوفہ کہاں گیا آدمیوں نے کہا کہ وہ قنہ میں مبتلا ہو گیا وہ شخص ہے جس نے مسیلہ کے واسطے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ گواہی دی ہے کہ آپ نے مسیلہ کو اپنا امر میں اپنے بعد شریک کیا ہے مینے یہ سن کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جوارشا و فرمایا ہے کہ رجال و وزعی ہے وہ ارشاد سچ ہے۔ ابن عساکر نے کہا ہے کہ رجال حیم کے ساتھ ہے اور عاویٰ حطی کے ساتھ بھی کہتے ہیں یہ لقب ہے اور اوس کا نام نہا رہے۔

سیف بن عمر نے (فتح) میں خالد بن قیس البجلی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ فرات بن حبان اور رجال بن عوفہ اور ابو ہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے نکلے آپ نے فرمایا کہ ان میں کے ایک کا دانت و وزعی میں احد سے زیادہ عظیم ہوگا اور یہ فرمایا کہ اوس کے ساتھ بے وقائی کرنے والے کا تقاب ہے یعنی یہ پیشیت پہیرتا ہے تو اوس سے بے وقائی ظاہر ہوتی ہے (یہ خبر اودن لوگوں کو پھونچی یہاں تک کہ ابو ہریرہ اور فرات کو رجال کی خبر پھونچی یہ دونوں صحابی سجدہ میں گرے کہ خدا نے اودن کو و وزعی سے بچایا اور رجال مرتد ہو گیا۔

یہ باب اوس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ولید بن عقبہ کے حال کی طرف اشارہ فرمایا تھا

حاکم اور بیہقی نے ولید بن عقبہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا تو اہل مکہ اپنے لڑکوں کو لانے لگے آپ اودن بچوں کے سروں پر اپنا دست مبارک پھیرتے اور اودن کے واسطے دعا فرماتے تھے میری مان چپکو لے کر آپ کے پاس آئی اوقت میرے جسم پر خلوق ملا ہوا تھا میں خوشبو لگائے ہوئے تھا آپ نے میرے سر پر اپنا ہاتھ نہیں پھیرا اور نہ مجھ کو ہاتھ لگایا۔ بیہقی نے کہا ہے کہ یہ امر البتہ اللہ تعالیٰ کے اوس سابق علم کی وجہ سے ہوا ہے جو ولید کے باب میں تھا ولید کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ولید کے اخبار جس وقت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اودکو عامل بنایا

اور اوس نے شراب پی اور اوس نے نماز میں تاخیر کی مشہور ہیں ولید اور جملہ اسباب عذاب سے ہے جن کو آدمیوں نے حضرت عثمان پر عقوبت کیا تھا یہاں تک کہ ان کو قتل کر ڈالا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

قیس بن مطاطہ کے حال کی خبر دی تھی

خطیب نے (رداء مالک) میں ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت کی ہے اور کہا ہے

کہ قیس بن مطاطہ اوس حلقہ کی طرف آیا جس حلقہ میں سلمان الفارسی اور صہیب الرومی اور بلال الحبشی تھے اوس نے یہ کہا کہ یہ اوس اور خرورج میں جو اس مرد کی نصرت پر کھڑے ہوئے ہیں ان لوگوں کا کیا حال ہے (یعنی سلمان اور صہیب اور بلال کیوں نصرت دیتے ہیں) راوی نے کہا کہ معاذ کہہ رہے ہو گئے اور قیس کا گریہ بیان کر لیا اور اوس کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے کر آئے اور اوس کی باتوں سے تپ کو خبر دی یہ واقعہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غضب کی حالت میں کہہ رہے ہو گئے اور اپنی چادر مبارک کھینچتے ہوئے آئے یہاں تک کہ مسجد میں داخل ہوئے پھر صلوٰۃ جا مومہ کے واسطے نماز کی گئی آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد اور ثنا کی پھر آپ نے آدمیوں کو مخاطب کر کے فرمایا اے لوگو رب جو ہے وہ ایک ہی رب ہے اور باپ جو ہے وہ ایک ہی باپ ہے اور دین جو ہے وہ ایک ہی دین ہے اور عربیت نہ تمہارا باپ ہے نہ تمہاری زبان عربیت تمہاری زبان ہے جو شخص عربیت سے کلام کرتا ہے وہ عربی ہے معاذ بن جبل اپنی تلوار پکڑے ہوئے تھے اور انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ اس منافق کے باب میں آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اس کو دو فحش کی طرف چھڑ دو۔ راوی نے کہا ہے کہ قیس بن مطاطہ ان لوگوں میں تھا جو مرتد ہو گئے۔ اور قیس موت کی حالت میں قتل کیا گیا۔



یہ باب اوس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

## ابن عباس کے حال کی خبر دی تھی

یہی اور ابو نعیم نے عباس بن عبد المطلب سے روایت کی ہے کہ حضرت عباس نے

اپنے بیٹے عبد اللہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک حاجت میں بھیجا حضرت عبد اللہ نے ایک مرد کو آپ کے پاس موجود پایا اور وہ پلٹ کے چلے گئے اور اوس مرد کے مرتبہ کے سبب سے جو آپ کے ساتھ تھا آپ سے کلام نہیں کیا۔ اسکے بعد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عباس سے ملے اور انھوں نے کہا کہ میں نے اپنے بیٹے کو آپ کے پاس بھیجا تھا اوس نے آپ کے پاس ایک مرد کو پایا اوس کو یہ قدرت نہیں ہوئی کہ آپ سے باتیں کرنا وہ پلٹ کے چلا آیا آپ نے پوچھا کیا عبد اللہ نے اوس مرد کو دیکھا حضرت عباس نے عرض کی بیشک دیکھا آپ نے فرمایا کہ وہ جبریل علیہ السلام تھے اور البتہ عبد اللہ نے مرین کو بیان تک کہ اون کی بھر جاتی رہے گی یعنی نابینا ہو جاوین گے۔ اور اون کو علم دیا جاوے گا۔

ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایسے حال میں گیا کہ میں سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا آپ وحیہ سے سرگوشی کر رہے تھے اور وہ حضرت جبریل علیہ السلام تھے اور مجھ کو علم نہ تھا کہ حضرت جبریلؑ میں نے سلام نہیں کیا حضرت جبریلؑ نے کہا کہ ان کے کپڑے کس قدر سفید ہیں ان کی ذریعہ ان کے بعد سیاہ لباس پہنوں گی اگر یہ سلام علیک کرتے تو میں اون کے سلام کا جواب دیتا جبکہ میں پلٹا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم نے سلام علیک کیوں نہیں کی میں نے عرض کی کہ ان کو منہ دیکھا کہ آپ وحیہ الکلبی سے سرگوشی کر رہے ہیں میں نے اس امر سے کراہت کی کہ آپ کے اور وحیہ کے کلام کو قطع کروں آپ نے مجھ سے پوچھا کیا تم نے اون کو دیکھا میں نے عرض کی ہاں میں نے دیکھا آپ نے فرمایا سنو تمہاری بھر جاتی رہے گی اور مرتے وقت پیر دی جاوے گی مگر میں نے کہا

جبکہ حضرت عبداللہ ابن عباس نے وفات پائی وہ تختہ پر رکھے گئے ایک ایسا طائر آیا جو نہایت سفید تھا اون کے کفن میں وہ داخل ہو گیا اور باہر کو نہ پھرا حکمرانہ نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت تھی جو اون سے آپ نے فرمایا تھا۔ جبکہ ابن عباس محدثین رکھے گئے جو لوگ کہ قبر کے کنارہ پر تھے اونھوں نے اس کلمہ کو سنا جو ابن عباس کو سکھایا گیا۔ یا ایتہا النفس

المطمئنتہ ارجی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فاوخلی فی عبادی واوخلی جنتی۔

ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا کہ میری بصر چلی جاوے گی وہ چلی گئی اور آپ نے مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ میں غرق ہو جاؤں گا اور میں بحیرہ طبریہ میں ڈوب گیا تھا اور مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ میں فتنہ کے بعد ہجرت کروں گا اے میرے اللہ تالی میں تجھ کو گواہ کرتا ہوں کہ ابجلی دن میری ہجرت محمد بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف ہے۔

یہ باب اوس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ میری امت تہتر فرقہ ہو جاوے گی اور جو لوگ کہ میری امت کے پہلے تھے اون کے طریق پر وہ سلوک کریں گی

یہی تھی اور حاکم نے ابو ہریرہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہود اکہتر یا بہتر فرقے ہو گئے اور نصاریٰ اکہتر یا بہتر فرقے ہو گئے اور میری امت تہتر فرقے ہو جاوے گی۔

حاکم اور بیہقی نے معاویہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ اہل کتاب اپنے دین میں بہتر فرقے از روئے ملت کے ہو گئے اور یہ امت تہتر ملتوں پر متفرق ہو جاوے گی یعنی یہ لوگ اہل الاہوسے ہو جاوین گے اور کل ووزخ میں جاوین گے مگر ایک فرقہ ناری نہ ہو گا وہ فرقہ جماعت ہے اور میری امت میں ایسی قومیں ظہور کریں گی کہ وہ ہوائین اور نکلے ملتہا

اسطورے ہنیشی کرین گی جب طور سے کتا اپنے مالک کے ساتھ ہنیشی کرتا ہے اوس امت کے لوگوں کی کوئی رگ اور کوئی مفصل باقی نہ رہے گا مگر وہ ہوائیں اوس میں داخل ہون گی۔

بیہقی اور حاکم نے ابن عمرو سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل پر جو امرا یا میری امت پر طابق النعل بالنعل وہی امرا وے گا یہاں تک کہ اگر بنی اسرائیل میں سے کسی نے اپنی بان سے علانیہ جماعت کی ہوگی اوس کی مثل میری امت میں ہوگا۔ بنی اسرائیل ملت میں اکثر فرقہ ہو گئے اور میری امت تہتر فرقے ہو جاوے گی کل فرقے دوزخ میں جاوے گئے مگر ایک فرقہ دوزخ میں نہ جاوے گا۔ اصحاب نے پوچھا وہ کونسا فرقہ ہے آپ نے فرمایا اوس ملت والا فرقہ ہے جس ملت پر آجکے دن میں اور میرے اصحاب ہیں۔

بیہقی اور حاکم نے عمرو بن عوف سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو لوگ کہ تم سے پہلے تھے تم لوگ ضرور اذن کی سنت پر چلو گے بنی اسرائیل متفرق ہوئے۔

بزار اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے ابن عباس سے روایت ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو لوگ تم سے پہلے تھے اون کی سنتوں کو تم ضرور اختیار کرو گے اس طور سے کہ اگر اون میں کا ایک فہر ایک راستہ پر چلا ہوگا تو تم بھی ایک شہر اوس راستہ پر چلو گے اور اگر ایک ذراع چلا ہوگا تو تم بھی ایک ذراع چلو گے اور اگر ایک باع چلا ہوگا تو تم بھی ایک باع چلو گے یہاں تک کہ اگر کوئی شخص منب کے سوراخ میں داخل ہوا ہوگا تو تم بھی منب کے سوراخ میں داخل ہو گے۔ اور یہاں تک تم اون کی پیروی کرو گے کہ اگر کہیںے اپنی بان سے جماع کیا ہوگا تو تم لوگ بھی ضرور وہ فعل کرو گے۔

طبرانی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگ امتوں میں بنی اسرائیل سے زیادہ مشابہ ہو بنی اسرائیل کے طریق کو تم لوگ تسبیہ تسبیہ اختیار کرو گے یہاں تک کہ بنی اسرائیل میں کوئی شے نہ ہوگی مگر تم لوگوں میں اوسکی

اس کے بعد  
کچھ عبادت نہیں ہے  
اصل کتاب میں ہے  
جو کہ اس کی حدیث  
نہیں ہے

مثل پہنکی یہاں تک کہ قوم کے لوگ ہوں گے اور اون کے پاس سے ایک عورت گزرے گی اوس کی طرف قوم کا بعض آدمی جاوے گا اور اوس کے ساتھ جماع کرے گا پھر وہ اپنی دوستوں کے پاس پلٹ کے آوے گا اور اپنے دوستوں کی طرف دیکھ کر ہنسنے لگا اور اوس کے دوست اوس کی طرف دیکھ کر ہنسنے لگے۔

طبرانی نے (داوسط) میں مستور بن خداوے سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پہلے لوگوں کی سنتوں میں سے یہ امت کسی سنت کو ترک نہ کریگی یہاں تک کہ اوس کو ادا کرے گی۔

طبرانی نے عوف بن مالک الاصبجی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جبوقت یہ امت تہتر فرقہ ہو جاوے گی۔ ایک فرقہ جنت میں جاوے گا اور باقی کل فرقے دوزخ میں جاوین گے مینے پوچھا یا رسول اللہ یہ امر کب ہوگا آپ نے فرمایا کہ جبوقت رؤیلون کی کثرت ہوگی اور لونڈی میں مالک ہوں گی اور اجرت لینے والے لوگ منبروں پر بیٹھیں گے اور قرآن شریف مزائیر بٹھیرایا جاوے گا اور مسجدین نقش و نگار وغیرہ سے آراستہ کیجاوینگی اور اونچے اونچے منبر مسجدوں میں بنائے جاوینگے اور فی دولت ٹھیرائی جاوے گی اور ذکوۃ تاوان اور امانت غنیمت ٹھرائی جاوے گی اور فقہ دین میں لغیر اللہ ہوگا اور مرد اپنی عورت کی اطاعت کرے گا اور اپنی مان کی نافرمانی اور اپنے باپ کو دور کر دے گا اور اپنے دوست کو قریب کرے گا اور اس امت میں جو ہوگا وہ امت کے اول لعنت کرے گا اور قبیلہ میں جو فاسق ہوگا وہ قبیلہ کا سردار ہو جاوے گا۔ اور قوم کا رئیس قوم میں کا اذل آدمی ہوگا اور مرد کے شر سے بچنے کے لئے مرو کا اکرام کیا جاوے گا جسدن یہ امور ظہور میں آویں گے تو اسدن وہ امر ہوگا دینی میری امت کے تہتر فرقے ہو جاوین گے اور آدمی شام کی طرف مضطرب ہوں گے مینے پوچھا کیا ملک شام فتح ہو جاوے گا اپنے فرمایا بیشک یہ امر قریب ہوگا پھر شام کے فتح ہونے کے بعد

وقف میں آدین گے۔

اور حاکم نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو لوگ کہ تم سے پہلے تھے اون کی سنتوں کا تم لوگ اتباع باع کا باع کے ساتھ اور فواح کا ذراع کے ساتھ اور شہر کا شہر کے ساتھ کرو گے یہاں تک کہ اگر وہ لوگ مذنب کے سوراخ میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم اون کے ساتھ ضرور داخل ہو گے اصحاب نے چچا یا رسول اللہ کیا وہ لوگ یہود اور نصاریٰ ہیں آپ نے فرمایا کہ ابوقت کون ہو گا یعنی یہی لوگ ہوں گے۔

یہ باب اوس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خراج کی خبر دی تھی

شیخین نے ابوسعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس درمیان کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے اور آپ اوس وقت کوئی شے تقسیم فرما رہے تھے بیک ایک آپ کے پاس ذوالخویصرہ آیا اور اوس نے کہا یا رسول اللہ عدل کیجئے آپ نے فرمایا تمہکو ہلاکت ہو جو بوقت میں عدل نہ کروں گا تو کون عدل کرے گا اگر میں عدل نہ کروں گا تو غائب اور خاتم ہو گا حضرت عمر نے عرض کی یا رسول اللہ اس کے معاملہ میں مجھ کو افن دیجئے میں اس کی گردن مار دیتا ہوں آپ نے فرمایا اسے عمر اس کو تم چھوڑ دو اس کے ایسے اصحاب ہوں گے کہ تمہارا ایک شخص اوس کی نماز کے ساتھ اپنی نماز کو حقیر جانے لگا اور اوس کے روزہ کے ساتھ اپنے روزہ کو حقیر سمجھے گا وہ لوگ قرآن شریف کو اس طور سے پڑھیں گے کہ اوس کے تراوی سے تجاوز نہ کرے گا یعنی اوس کے ولوں میں قرآن شریف کا کچھ اثر نہ ہو گا وہ لوگ دین سے ایسے گزر جا دیں گے جیسے تیر پرتاب سے گزرتا ہے اوس کی نشانی یہ ہوگی ایک مرد کا لے رنگ کا ہو گا جو ایک بازو اوس کا عورت کی پستان کی مثل ہو گا یا گوشت کے ٹکڑے کی مثل ہو گا جو بٹے گا وہ لوگ اوس فرقہ بخرج کریں جو حقیر الناس ہو گا

اس مقام پر  
نیز حدیث کا ترجمہ  
نہیں ہے بلکہ صرف

ابو سعید نے کہا ہے کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اون لوگوں کے ساتھ جنگ کی اور میں آپ کے ساتھ تھا اور آپ نے اوس مرد کے لئے امر فرمایا وہ ڈھونڈ گیا اور مل گیا اور لایا گیا یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو تریف اوس مرد کی فرمائی تھی اوس تریف پر اوس کو دیکھا۔ اور اس حدیث کی روایت ابو یعلیٰ نے کی ہے اور آخرین یہ زیادہ کیا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے پوچھا کہ تم لوگوں میں کون شخص اس مرد کو پہچانتا ہے قوم کے لوگوں میں سے ایک مرد نے کہا کہ یہ مرد کون ہے اور اس کی مان اس جگہ ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اوس کی مان کے پاس کسی کو پہچاننا اور اوس سے پوچھا کہ یہ مرد کون لوگوں میں کا ہے اوس نے کہا میں نہیں جانتی ہوں مگر اتنا کہ میں جاہلیت میں اپنی بکریں ذبہ میں جراتی تھی مجھ کو ایسی خسنے نے ڈھانپ لیا جو وہ ظلمت کی سیٹھی تھی (یعنی مجھ سے جملع کیا) میں اوس سے حاطہ ہو گئی اور میں نے اس کو جانا۔

مسلم نے ابو سعید سے اور بخاری نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ مسلمانوں کے فرتے ہو جانے کے وقت ایک گروہ خارجیوں کا ہیں گزر جاوے گا وہ گروہوں میں سے ایک وہ گروہ جو اوسے بالحق ہو گا وہ اوس کو قتل کرے گا۔ مسلم نے عبیدہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اصحاب النہر سے خارج ہوئے آپ نے فرمایا کہ اصحاب النہر میں جستجو کرو اگر یہ قوم وہی لوگ ہیں جن کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ان لوگوں میں ایک ایسا مرد ہے جس کا ایک ہاتھ ناقص ہے ہم لوگوں نے اس کو ڈھونڈنا اور اوس کو پایا اور ہم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اوس کے پاس بلایا آپ تشریف لائے یہاں تک کہ اوس کے پاس کھڑے ہوئے اور دیکھ کر تین بار اللہ اکبر کہا اور فرمایا واللہ اگر یہ امر نہ ہوتا کہ تم لوگ سن کر اتراؤ گے اور تکبر کرو گے تو میں اوس امر کو حمی بیان کرتا جس امر کو اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پر اوس شخص کے لئے

جاری فرمایا ہے جس نے ان خارجیوں کو قتل کیا ہے میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے چچا کہا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ امر سنا تھا آپ نے تین بار فرمایا قسم ہے رب کعبہ کی میں ہیشک سنا ہے۔

حاکم نے سعید بن الجہان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں عبد اللہ بن ابی اوتی کے پاس آیا اور خون لے چہرے پر چچا تمہارے باپ کہاں ہیں میں نے اون سے کہا کہ اون کو ازارہ نے قتل کر ڈالا عبد اللہ نے انہم اللہ کہا اور کہا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث کی ہے کہ ازارہ کلاب التارہ میں (یعنی دوزخ کے کتے میں) یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رافضہ اور قدریہ اور مرجیہ اور زنا و قہ کی خبر دی تھی

عبد اللہ بن احمد نے (زوائد المسند) میں اور ہزار اور ابویلی اور حاکم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تمہارے باب میں حضرت عیسیٰ کی مثال ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہود نے یہاں تک نبض کیا کہ اون کی مان کو بہتان لگایا اور نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ کو یہاں تک دوست رکھا کہ اون کو اوس مرتبہ میں اقرار کیا کہ وہ اوس مرتبہ میں نہیں ہیں تم سنو میرے باب میں دو آدمی ہلاک ہون گئے ایک اقرار کرنے والا بے راہ دوست جو میری تعریف اوس وصف سے کرے گا جو وہ وصف مجھ میں نہ ہو گا اور ایک مجھ سے وہ نبض رکھنے والا جسکو میرا عیب اس پر برا لکھنے سے کہے گا کہ وہ مجھ پر بہتان لگاوے۔

بہت سی نے حضرت علی کرم اللہ وجہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت میں ایک ایسی قوم ہوگی جسکا نام رافضہ ہو گا وہ لوگ اسلام چھوڑ دیں گے۔ اور بہت سی نے ابن عباس کی حدیث سے اس کی مثل روایت کی ہے۔

طبرانی نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو مسجوش نہیں کیا مگر اوسکی امت میں قدریہ ہوئے ہیں اور مرجیہ قدریہ اور مرجیہ اوس نبی پر اوسکی امت کے امر کو مشوش کو دیتے ہیں۔ طبرانی نے (اوسط) میں انس سے روایت کی ہے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قدریہ اور مرجیہ اس امت کے مجوس ہیں۔ اور طبرانی نے اسکی مثل ابن عمر کی حدیث سے روایت کی ہے طبرانی نے ابوسعید سے روایت کی ہے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت میں سے دو قسمین ہیں اودن دونوں قسموں کو اسلام میں نصیب نہیں ہے ایک قسم مرجیہ ہے اور دوسری قسم قدریہ ہے اور اسی حدیث کی مثل جابر اور واثق کی حدیث سے روایت کی ہے اور اسی حدیث کی مثل ابن ماجہ نے ابن عباس کی حدیث سے روایت کی ہے۔

طبرانی نے (کبیر) میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یقین ہے تم میرے بعد اتنے زمانہ تک زندہ رہو جو ایسی قوم کہلاو کہ اللہ تعالیٰ کے قدر کی تکذیب کریں گے اور کہیں گے کہ گناہ اللہ تعالیٰ کے عباد پر ہے جبکہ امر جو اور وہ لوگ موجود ہوں تو تم اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیجو اور اودن سے براوت چاہیو۔

بیہقی نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میری امت میں ایسی قومیں ہوں گی جو قدر کی تکذیب کریں گی۔

احمد نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ اس امت میں مسخ ہوگا تم سنو وہ مسخ قدر کی تکذیب کرنے والوں اور ذندیقوں میں ہوگا۔

طبرانی اور بزار نے صحیح سند سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس امت کا امر ہمیشہ متوسط رہے گا جب تک کہ اس امت کو لوگ



مشرکین کی اولاد کے باب میں کلام نہ کریں گے (کہ وہ جنت میں ہیں یا دوزخ میں) اور قدر کے باب میں کلام نہ کریں گے۔

بزار نے اور طبرانی نے (اوسط) میں ابو ہریرہ سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس امت کے اشراک کا آخر کلام قدر کے باب میں ہوگا۔

احمد نے صحیح سند سے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ اس امت میں مسخ اور قذف ہوگا وہ اہل نذوق میں ہوگا طبرانی نے ابو موسیٰ الاشعری سے روایت کی ہے کہ اس امت میں مسخ اور قذف ہوگا وہ اہل نذوق میں ہوگا و سلم نے فرمایا ہے کہ میری امت اپنے دین کے ساتھ ہمیشہ متمسک رہے گی جب تک کہ وہ قتل تکذیب نہ کرے گی اور قدر کی تکذیب کے وقت اذن کی ہلاکت ہوگی

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ حضرت میمونہ مکہ میں نہیں مریں گی

آئین ابی فیضیہ اور بیہقی نے یزید بن الاصم سے روایت کی ہے کہ اس امت میں مسخ اور قذف ہوگا وہ اہل نذوق میں ہوگا و سلم نے فرمایا ہے کہ میری امت اپنے دین کے ساتھ ہمیشہ متمسک رہے گی جب تک کہ وہ قتل تکذیب نہ کرے گی اور قدر کی تکذیب کے وقت اذن کی ہلاکت ہوگی

یہ باب اس شخص کے بیان میں ہے کہ جب کسی اباریحانہ کو اپنی خبر دی تھی

محمد بن الریح الجیزی نے کتاب (من دخل مصر من الصحابہ) میں ابی ریحانہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اذن سے فرمایا کہ اسے اباریحانہ اس روز تہارا

کیا حال ہوگا کہ تم ایسی قوم پر گزر دو گے کہ وہ جائز کو بائذ کرے آب و آند رکھیں گے اور تم  
اون سے یہ کہو گے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس امر سے ممانعت کی ہے  
وہ لوگ تم سے کہیں گے کہ تم ہمارے سامنے وہ آیت پڑھو جو اس کے باب میں نازل کی گئی  
ابو یحیٰٰنہ ایک ایسی قوم کی طرف گزرتے ہو ایک مرغی کو اودھنوں نے بند کر رکھا تھا ابو یحیٰٰنہ  
اون کو منع کیا اودھنوں نے کہا ہمارے سامنے وہ آیت پڑھو جو اس کے باب میں نازل کی  
گئی ہے ابو یحیٰٰنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اور اوس کے رسول نے سچ کہا ہے دینی یہ وہی لوگ  
ہیں جن کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی تھی۔

یہ باب اوس واقعہ کے بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نے رئیس خبیرو اوس کی خبر دی تھی

خلیب نے ملک کے راویوں میں اسلم سے روایت کی ہے کہ ہے کہ حضرت عمر نے  
رئیس خبیرو سے فرمایا کہ تم گمان کرتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول مجھے یا وہ نہیں  
آپ نے فرمایا تھا کہ تمہارا دوسرا کیا حال ہوگا کہ تم کو تمہارا اونٹ شام کی طرف چھوڑ دے گا  
پھر ایک دن پھر ایک دن چھوڑ دے گا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
میت کے کلام کر نیکی خبر دی تھی

طبرانی نے (اوسط) میں حید سند سے حدیفہ سے روایت کی ہے کہ ہے کہ نبی رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میری امت میں ایک مرد ہوگا جو مرے  
بعد کلام کرے گا۔

پھر تھی نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور ابو نعیم نے

متحدہ طریقوں سے ربی بن حراش سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میرا بھائی بیچ مرگیا وہ ہم لوگوں میں گرمی کے دن میں زیادہ روزہ دار تھا اور جازے کی راتوں میں ہم سے زیادہ قیام کرنے والا تھا میں نے اوس پر چار اوڑھا دی وہ ہنسائیے پوچھا اے میرے بھائی کیا مرنے کے بعد حیات ہے اوس نے کہا نہیں لیکن میں اپنے رب سے لا یراب مجھے بیچ اور ریحان کے ساتھ اور ایسے چہرہ سے پیش آیا جو غضبناک نہ تھا میں نے اوس سے پوچھا تو امر کو کیونکر دیکھا اوس نے کہا بطور سے تم لوگ گمان کرتے ہو اوس سے نہایت آسان دیکھا یہ واقعہ حضرت عائشہ سے ذکر کیا گیا حضرت عائشہ نے فرمایا ربی نے سچ کہا میں نے نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میری امت میں سے وہ بعض ہو گا جو مرنے کے بعد کلام کرے گا۔ اور ایک لفظ میں یون وارہے کہ میری امت میں سے ایک مرد مرنے کے بعد کلام کرے گا وہ خیراتا بعین سے ہو گا۔ فیج جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں میں یہ کہتا ہوں کہ اس حدیث کے بہت سے طریق ہیں اور میں نے (کتاب البیہق) میں اون لوگوں کے اخبار پورے طور سے نقل کئے ہیں جنہوں نے مرنے کے بعد کلام کیا ہے۔ یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون لوگوں کی خبر دی تھی جو انکی سنت کو روکرین گے اور اوس سے احتجاج نہ کریں گے اور اون لوگوں کی خبر دی تھی جو کتاب اللہ کی آیات متشابہات کے ساتھ مجاہدہ کریں گے

پہتی نے مقدم بن مدی کرب سے اور غفون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا سنو مجھ کو کتاب دی گئی ہے اور کتاب کی مثل اوس کے ساتھ مجھ کو دیا گیا ہے (یعنی حدیث شریف) سنو قریب ہے کہ کوئی مرد بیٹ بھرا ہو اپنے اریک پر ہو گا وہ یہ کہیگا کہ تم لوگ قرآن کو لازم پکڑو قرآن میں جو غفے تم حلال پاؤ اوس کو حلال کرو اور قرآن میں

جو شے تم حرام پاؤ اوس کو حرام کرو۔

ابوداؤد اور بیہقی نے ابی رافع سے اونھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے ایسے شخص کو میں نہ پاؤں گا جو وہ اپنا دیکھ کر تکلیف دے ہو گا اور میرے امروں سے اوس کے پاس وہ امر آوے گا جس کا میں نے امر کیا ہو گا یا میں نے اوس سے شے کی ہوگی وہ شخص کہے گا کہ ہم نہیں جانتے میں کتاب اللہ میں جو شے بنے پائی ہے اوس کا اتباع ہننے کیا ہے۔

تفہیم نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت شریفہ ہوالذی انزل علیک الکتاب منہ آیات محکمات لعلی تنزل علیہا اور فرمایا کہ جو حق تم لوگ اون آدمیوں کو دیکھو جو قرآن شریف کی آیت متشابہ کا اتباع کرتے ہیں وہ وہی آدمی ہیں جسکا نام اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ہے تم لوگ اون سے حد رکھو۔ اور اس حدیث کی روایت بیہقی نے اس لفظ سے کی ہے کہ جو حق تم اون آدمیوں کو دیکھو جو اوس کے ساتھ مجاہد کرتے ہیں اون سے حد رکھو۔ ایوب نے کہا ہے کہ میں یہ نہیں جانتا ہوں کہ اصحاب ابو اسے کوئی شخص ہے

مگر وہ متشابہ کے ساتھ مجاہد کرتا ہے۔  
یہ باب اوس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

### قیس بن خرشہ کے حال کی خبر دی تھی

طبرانی اور بیہقی نے محمد بن یزید بن ابی زیاد الثقفی سے روایت کی ہے کہ اسے قیس بن خرشہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اوس نے عرض کی کہ میں آپ سے اوس شے پر بیٹ کرتا ہوں جو حق اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہو اور اس پر بیٹ کرتا ہوں کہ میں حق کہتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے قیس یہ امر فریب ہے کہ تلو دمانہ دراز کرے میرے بعد تم سے ایسے لوگ ہیں کہ انکو یہ قدرت دیکھو کہ تم اون سے حق بات کہو قیس نے عرض کی واللہ میں آپ سے کسی شے پر بیٹ

نکروں گا مگر میں اوس شخص کے ساتھ آپ کے لئے وفاق کروں گا نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس وقت تم کو کوئی بشر ضرر نہ دے گا قیس کی یہ حالت تھی کہ زید بن ابی سفیان  
اور اوس کے بیٹے عبید اللہ کو برا کہتا تھا یہ خبر عبید اللہ کو پہونچی اوس نے کسی کو قیس کے پاس  
بھیجا کہ یہ کہتا ہے کیا کہ تو وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول پر افراتفرات ہے قیس نے  
کہا میں انہیں نہیں کرتا ہوں، لیکن اگر تو چاہتا ہے تو میں اوس شخص کی خبر تجھ کو دیتا ہوں جو کتاب اللہ  
اور سنت رسول اللہ کے ترک عمل سے اللہ تعالیٰ اور اوس کے رسول پر افراتفرات ہے عبید اللہ نے  
پوچھا وہ کون شخص ہے قیس نے کہا کہ تو اور تیرا باپ اور وہ شخص ہے جس نے تم دونوں کو  
امر کیا ہے قیس نے پوچھا وہ کیا امر ہے جس کا بیٹے اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول پر افراتفرات ہے  
عبید اللہ نے کہا کہ تو پہ زعم کرتا ہے کہ تجھ کو کوئی بشر ضرر نہ دے گا قیس نے کہا بیشک عبید اللہ کہا  
کہ آج سے دن تو ضرور جان لے گا کہ تو جھوٹا ہے آدمیوں سے کہا کہ صاحب عذاب اور عذاب کا  
اسباب میرے پاس لے آؤ راوی نے کہا کہ عبید اللہ کے اس حکم سے قیس نہایت قدم نہا جھک گیا  
اور پھر مر گیا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
انصار کو یہ خبر دی تھی کہ میرے بعد تم لوگ ناخوشی دیکھاؤ گے

حاکم اور ابونعیم نے انس سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
انصار سے فرمایا کہ تم لوگ میرے بعد قسموں اور امر دین میں ناخوشی دیکھو گے یہاں تک کہ تم  
مجھ سے حوض پر ملاقات کرو گے۔

حاکم نے مقدم سے یہ روایت کی ہے کہ ابوایوب معاویہ کے پاس آئے اور ان سے اپنی  
حاجت کہہ کر کیا اونہوں نے ابوایوب کے ساتھ جفا کی اور ان کی طرف اپنا سر نہیں اٹھایا۔  
ابوایوب نے کہا کہ سچ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے خبر دی ہے کہ آپ کے بعد ناخوشی حال ہو

تنگسائی کی تکلیف چرنچے کی معاویہ نے پوچھا ایسی حالت میں کس شے کے ساتھ ٹکرا کر فرمایا ہو  
ابوایوب نے کہا کہ بھائی امرو فرمایا ہے کہ ہم بیان تک صبر کریں کہ آپ کے پاس حوض کوثر پرو رو ہوں  
معاویہ نے کہا جب یہ فرمایا ہے تو تم اس وقت صبر کرو ابوایوب نے یہ کلمہ سن کر غضب کیا اور یہ  
حلف کیا کہ معاویہ سے کبھی کلام نہ کروں گا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
یہ خبر دی تھی کہ قوم کا مولیٰ اون کے نفوس میں سر ہے

ابن عساکر نے حسن بن الحسن سے روایت کی ہے کہا ہے کہ انصار کا ایک قبیلہ تھا اون کے  
واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سابقہ و عاتقی اون لوگوں میں سے جو وقت کوئی  
مرا تا تو ایک ابراہا اور قبر پر پانی برساتا انصار کا ایک غلام مر گیا مسلمانوں نے کہا آج کے روز ہم  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کو ضرور دیکھیں گے مولا القوم من انفسہم  
یعنی قوم کا غلام اون کے نفوس سے ہے جو حکم قوم کا ہے وہی حکم مولیٰ کا ہے جبکہ وہ غلام دفن  
کیا گیا ایک ابراہا اور اس کی قبر پر پانی برسایا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
ابوہریرہ کے حال کی خبر دی تھی

حاکم نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
فرمایا ہے کہ ابوہریرہ علم کا ظرف ہیں۔

ابن سعد نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابوہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کو ہم لوگوں سے زیادہ جانتے ہیں اور ہم لوگوں سے آپ کی حدیث کے زیادہ حافظ ہیں۔  
یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

## اوس قوم کی خبر دی تھی جو آپ کے بعد آویگی

حاکم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہت سے آدمی میری امت کے ایسے آویں گے جن میں کا ایک شخص اس امر کو دوست رکھیں گا کہ کاش میری رویت کو وہ اپنے ال اور اپنے اہل کے عوض خرید کرتا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ میری امت خواجہ سراؤں کو اختیار کریں گی۔

ابن عدی نے اور وار قطنی نے (افراد) میں اور ابن عساکر نے مساویہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک قوم ہوگی کہ جن کو لوگ خصی کہیں گے (یعنی خواجہ سرا لوگ ہوں گے) تم لوگ اودن سے نیکی کی وصیت کیجو۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کو توالی کے پیادوں کی خبر دی تھی

مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ تمہاری اتنی عمر ہو کہ تم ایسی قوم کو دیکھو جن کے ہاتھوں میں گائے کی دمون کی مثل ایک شے ہوگی وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے غضب میں صبح کو اٹھیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے غصہ میں اودن کو شام ہوگی (یعنی وہ لوگ ایسے ظالم ہوں گے کہ اودن کی صبح خاں اللہ تعالیٰ کے غضب میں گزرے گی۔)

مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اہل دوزخ کی دو قسمیں ہیں اودن و دون تسموں کو کسی قوم نے نہیں دیکھا اور ان کے ساتھ گائے کی

دُشمن کی مثل کوڑے ہون گے اور کوڑوں سے آدمیوں کو مارین گے۔ اور ایسی عورتیں ہونگی کہ لباس پہنے ہون گی اور وہ برسنہ ہون گی (یعنی لباس سے اور نہ کا جسم نظر آوے گا) اور وہ عورتیں عیالات اور مائعات ہون گی اور ان کے سر اسے ہون گے جیسے اونٹوں کے کوہان ہوتے ہیں اور جبکہ ہون گے ابراہیمؑ نے کہا ہے کہ وہ عورتیں جو اس حدیث میں مذکور ہیں کہا گیا کہ کہ وہ مغنیہ عورتیں عراق کی ہیں جو یا کہ ہیں اور اپنے سروں پر بڑے عمامے باندھتی ہیں اور پھر اور ان عورتوں پر چادریں اور ثوابی ہیں۔

حاکم نے اس حدیث کو صحیح حدیث کہا ہے ابی امامہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس امت میں ایسے مرد نکلیں گے جن کے ساتھ ایسے کوڑے ہون گے گویا وہ گائیکوں کی دین میں ہوں اور لوگوں کی صحیح اور شام اللہ تعالیٰ کے غضب میں گزرے گی۔ یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس آگ کی خبر دی تھی جو جہانم کی کیگی

حاکم نے ابوبررہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ایک آگ جہانم سے نکلے گی اوس آگ سے اونٹوں کی گروہیں بھری ہیں روشن ہو جائیں گی۔

حاکم نے ابو ذر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے جبکہ ہم سفر سے ہٹے تو آدمیوں نے حجت کی اور وہ مدینہ میں داخل ہو گئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ تم لوگ مدینہ کی حالت پر پہلے تھا اوس سے احسن حالت پر چھڑ دو گے ابو ذر نے کہا کاغذ جو کہ معلوم ہوتا کہ جبل و رقان سے گب ایسی آگ نکلیگی جس سے بھری ہیں اونٹوں کی گروہیں روشن ہو جائیں گی۔ شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ ہاں آگ کہ آگ سہ چہ سوچیں میں نکلی تھی۔

عیالات  
اور وہ برسنہ ہون گی  
اور وہ مائعات ہون گی  
اور ان کے سر اسے ہون گے  
جیسے اونٹوں کے کوہان ہوتے ہیں  
اور جبکہ ہون گے  
ابراہیمؑ نے کہا ہے کہ وہ عورتیں  
جو اس حدیث میں مذکور ہیں  
کہا گیا کہ کہ وہ مغنیہ عورتیں  
عراق کی ہیں جو یا کہ ہیں  
اور اپنے سروں پر بڑے عمامے  
باندھتی ہیں اور پھر اور ان  
عورتوں پر چادریں اور ثوابی  
ہیں۔  
حاکم نے اس حدیث کو صحیح حدیث  
کہا ہے ابی امامہ سے روایت کی ہے  
کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس امت  
میں ایسے مرد نکلیں گے جن کے  
ساتھ ایسے کوڑے ہون گے گویا وہ  
گائیکوں کی دین میں ہوں اور لوگوں  
کی صحیح اور شام اللہ تعالیٰ کے  
غضب میں گزرے گی۔ یہ باب اس  
بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس آگ کی  
خبر دی تھی جو جہانم کی کیگی



## یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بصرہ اور کوفہ کی خبر دی تھی

ابونعیم نے ابو ذر سے روایت کی ہے کہ اسے کہنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے  
سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میں اوس زمین کو ضرور پہچانتا ہوں کہ جس کا نام بصرہ ہے وہ زمین  
اور اسے قبلہ کے اقوام سے یعنی زیادہ راست ہے اور ساحلہ میں اور مینوں سے اکثر ہے یعنی  
وہاں بہت مسجدیں بنیں گے اور اوس میں موزنین کثرت سے ہوں گے اوس زمین سے  
جتنی بلائیں وضع کجائیں گی بقیہ زمینوں سے اتنی بلائیں وضع نہیں کی جائیں گے۔

عبد اللہ بن احمد نے (زوائد الزہد) میں اور ابونعیم نے دوسری وجہ سے ابو ذر سے یہ روایت  
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل کوفہ کا ذکر فرمایا پھر فرمایا کہ اہل کوفہ پر عظیم  
بلائیں نازل ہوں گی پھر آپ نے اہل بصرہ کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اہل بصرہ قبلہ میں درمیانی حالت پر  
رہیں گے اور اون میں موزنین کثرت سے ہوں گے جس امر کو وہ مکروہ جانتیں گے اللہ تعالیٰ  
اون سے اوس کو وضع کرے گا۔

ابونعیم نے عثمان بن ابی العاص سے روایت کی ہے کہ اسے کہنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ مسلمانوں کے تین شہر ہوں گے ایک شہر جان بھر میں  
ہوئے میں وہاں ہر ایک شہر جزیرہ میں اور ایک شہر خمام میں۔

ابو نعیم انس سے روایت کی ہے کہ اسے کہنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ  
تم لوگ بہت سے شہروں کو شہر بناؤ گے اون شہروں میں ایک شہر ہوگا جس کا نام بصرہ ہوگا اور  
خسف اور سخ واقع ہوگا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
بنائی بغداد کی خبر دی تھی

ابو نعیم نے جریر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ وجلا اور دجلہ اور صراۃ اور قطر بل کے مابین ایک شہر بنا کیا جاوے گا اور اس شہر میں روئی زمین کے جبارہ جمع ہوں گے اور اس شہر میں روئی زمین کا خراج آوے گا زمین شورہ زامین جیسے میخ اوڑھائی ہے وہ شہر اس میخ کو خشف ہونے میں زیادہ سریع ہوگا (یعنی جلد ہی اس جادے کا)

ابو نعیم نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ مشرق کی دو نہروں کے درمیان شہر بنا کے جاوین گے روئی زمین کے خزانے اس میں جمع کئے جاوین گے اور اس شہر میں غلوق میں جو شریر لوگ ہوں گے سکونت کریں گے اور اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ تلوار سے اون لوگوں کو عذاب دے گا اور اس شہر کو خشف کرے گا۔ شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں (میں یہ کہتا ہوں کہ بعد از قرن ثانی میں بنایا گیا اور قرن سابع میں تیار سے اس کے رہنے والوں کو تلوار سے سخت عذاب دیا گیا (یعنی اہل بعد از کو تیار یوں نے تلوار سے قتل کیا) اور اس کا وہیں جازا باقی رہا ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کی مدت کی خبر دی تھی

حاکم نے اس حدیث کو صحیح حدیث کہا ہے ابی ثعلبہ الخشنی نے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ اس امت کو آہ و بکا ہرگز ہرگز عاجز نہ کرے گا۔

حاکم نے سعد بن ابی وقاص سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کے لئے نصف دن کا مقرر کیا جانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک جھکو ہرگز ہرگز عاجز نہ کرے گا۔ کسی نے آپ سے پوچھا وہ نصف دن کیا ہے آپ نے فرمایا پانچ سو برس ۱۲

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی ہے کہ آپ کی امت کا ایک گروہ حق پر ہوگا یہاں تک کہ قیامت قائم ہوگی

تینہیں نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر ہو کر رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر آوے گا۔

احمد نے اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح حدیث کہا ہے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہمیشہ یہ دین قائم رہے گا مسلمانوں کی ایک جماعت اس دین پر جنگ کرتی رہے گی یہاں تک کہ قیامت قائم ہوگی۔

طبرانی نے اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح حدیث کہا ہے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کی مدد کرے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہوگی۔

بخاری نے ابو ہریرہ سے اور بخاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ امر دین پر رہے گا جو لوگ کہ اس گروہ سے خلاف کریں گے ان کا خلاف اس گروہ کے لوگوں کو ضرر نہ ہوگا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر ہوگا۔ یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون لوگوں کی خبر دی ہے جو آخر صدی پر دین کی پیروی کریں گے

حاکم نے ابو ہریرہ سے اور بخاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ ہر صدی کے آغاز پر اللہ تعالیٰ اس شخص کو مبعوث کرے گا جو اس امت کے واسطے دین کی تجدید کرے گا۔

باب

عبداللہ بن احمد نے (ذواید الزہد) میں مصعب بن جنامہ سے روایت کی ہے کہاہے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ وہاں خروج نہ کرے گلیاں تک کہ آدمی اوس کا ذکر بھول جاوین گئے۔ اور یہاں تک وہ خروج نہ کرے گا کہ امام اوس کا ذکر منبر پر ترک کریں گے (شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں کہ تم اپنے زمانہ میں کسی خطیب کے نہ دیکھو گے جو وہاں کا ذکر اپنے منبر پر کرتا ہو۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر دی ہے کہ افضل اور شریف تر لوگ دنیا سے چلے جاوین گے اور اون کے بعد اسی طور پر افضل لوگ جاتے رہیں گے

حاکم نے اس حدیث کو صحیح حدیث کہا ہے روایع بن ثابت سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب تمیر یا رطب کئے گئے اصحاب نے یہاں تک کھائے کہ اون سے کچھ بچھوڑا مگر اون کی گھٹلیں اور وہ روسی رہ گئی جن میں کوئی چیز نہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگ جاتے ہو یہ کیا ہے تم لوگ جو اچھے ہو دنیا سے چلے جاؤ گے پھر جو چھو رہ جاوین گے وہ بھی یہی چلے جاوین گے یہاں تک کہ تم لوگوں میں سے کوئی اچھا نہ رہے گا مگر ان ناقص تمرون یا رطبوں کی مثل۔

یہ باب امت کے اون احوال میں جامع ہے جنکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی تھی اور جیسے آپ نے خبر دی تھی ویسی ہی واقع ہوا

فقہین نے حذیفہ بن الیمان سے روایت کی ہے کہاہے کہ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غیر کو بوجھا کرتے تھے اور میں آپ سے شر کو بوجھا کرتا تھا اس خوف سے کہ شر مجھ کو پالے گا اپنے عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگ جاہلیت اور شر میں تھے اللہ تعالیٰ ہمارے پاس

یہ خیر لایا کیا اس خیر کے بعد کوئی شر ہے آپ نے فرمایا بیشک ہے میں نے عرض کی کہ شر کے بعد کوئی خیر ہے آپ نے فرمایا بیشک ہے اور اس کے ساتھ دین کا تفر ہے میں نے عرض کی دین کا کیا تفر ہوگا آپ نے فرمایا کہ ایسی قوم ہوگی کہ بغیر میری سنت کے سنت اختیار کرے گی اور بغیر میری اقتدا کو وہ لوگ راستہ چلیں گے اور ان سے وہ سنت چھپانی جاوے گی اور منکر بھی جاوے گی میں نے عرض کی یا رسول اللہ اس شر کے بعد کیا کوئی شر ہوگا آپ نے فرمایا بیشک جہنم کے دروازوں کے بلائے والے ہوں گے جو ان کے بلائے کو قبول کرے گا وہ اس کو جہنم میں پھینک دیں گے میں نے عرض کی کہ ان لوگوں کا وصف بیان فرمائے آپ نے فرمایا بہترین کہتا ہوں وہ لوگ وہ قوم ہوگی کہ ہمارے چٹروں سے ہوگی اور ہماری زبانوں سے کلام کریں گے (یعنی ہم لوگوں ہی میں سے وہ آدمی ہوں گے) اور زاعی نے کہا ہے وہ پہلا شر جو خیر کے بعد ہے وہ روت ہو جو آب کی وفات کے بعد تھی۔

دوسری جگہ ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بنو سلیم اپنے معدن کے سونے میں سے ایک قطعہ سونے کا لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ معدن ہوں گے اور ایک لفظ میں یہ ہے کہ معدن ظاہر ہوں گے اور اشرار خلق اس پر حاضر ہوں گے۔

بیہقی نے ثوبان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے فریب ہے کہ امتیں تمہارے پاس اس طور سے جمع ہوں گی جیسے کھانا کھانے والے کشتے کے پاس جمع ہوتے ہیں کسی کہنے والے نے کہا کیا اس دن ہم لوگ تھوڑے ہوں گے آپ نے فرمایا بلکہ تم لوگ کثیر ہو گے و لیکن تم ایسے ہو گے جیسے سیلاب میں درخت کا سٹرا پتا جہاں میں آکھو وہ ہوتا ہے (یعنی ذلیل ہو گے) اور تمہارے دشمنوں کے سینوں سے اللہ تعالیٰ تہا کی مہابت کو نکال ڈالے گا اور تمہارے دلوں میں وہن کو ضرور ڈالے گا آدمیوں نے پوچھا یا رسول اللہ وہن کیا ہے آپ نے فرمایا کہ دنیا کی حب اور موت کی کراہیت۔

بخاری نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ



ابن ہریرہ کی حدیث سے اس کی مثل روایت کی ہے۔

شیخین نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ علم کو انتزاع کے طور پر نلے گا جو انتزاع کرے گا مگر علماء کے قبض کرنے سے علم کو قبض کرے گا جبکہ کوئی عالم باقی نہ رہے گا تو اوسے روئس جہاں کو اختیار کریں گے وہ روئس جہاں بغیر علم کے فتویٰ دین گے فتویٰ دینے والے خود گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو وہ گمراہ کریں گے۔

ابو نعیم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر علم خیر کے مقام پر ہوگا وہ مرد جو انبائے فلاس سے ہوں گے ضرور اوس علم کو لیں گے۔

مسلم اور بیہقی نے ابن میرین سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابن ابو ہریرہ کے پاس تھا اون سے ایک مرد نے کسی شے کو پوچھا بیٹے اوس کو نہیں سمجھا ابو ہریرہ نے کہا اللہ اکبر اس امر کو وہ آدمیوں نے پوچھا تھا اور یہ پوچھنے والا تیسرا شخص ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ بہت مروایے ہوں گے جن کے سبب سے سوال بلند ہو جاوے گا (یعنی بڑی بات کا سوال کریں گے) یہاں تک کہ یہ کہیں گے کہ اللہ سبحانہ نے خلوق کو پیدا کیا ہے اور اللہ تعالیٰ سبحانہ کو کس نے پیدا کیا ہے۔

بیہقی نے ابی اسن (سنن) میں انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس امر کا میں خوف کرتا ہوں اوس سے زیادہ خوفناک میری امت پر امر ہے کہ نماز کے وقت سینہ سے نذر کی تاخیر کریں گے۔ اور نماز کے وقت معینہ سے نماز کی تعیل کریں گے (یعنی بے وقت نماز پڑھیں گے)۔

ابو نعیم نے حضرت عباس بن عبد المطلب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دین ظاہر ہو گا یہاں تک کہ دریاؤں سے پار جاویگا۔

اور یہاں تک دین ظاہر ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں گھوڑے دریاؤں میں ڈالے جاویں گے پھر ایک ایسی قوم آوے گی جو قرآن پڑھے گی اور وہ لوگ یہ کہیں گے کہ ہم نے قرآن پڑھا ہے ہم سے زیادہ قاری کون شخص ہے ہم سے زیادہ فقیہ کون شخص ہے ہم سے زیادہ عالم کون شخص ہے پھر آپ اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اون لوگوں میں کچھ خیر نہیں ہے وہ لوگ دنیا کا ایندھن ہیں۔

احمد اور بزار اور طبرانی اور ابو نعیم اور حاکم نے صحیح سند سے سمرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری باتوں کو عجم سے بھروسے کا پھر اللہ تعالیٰ عجم کو ایسا سیر کر دے گا کہ وہ نہ بھاگیں گے عجم تمہاری بڑائی ترین گے اور تمہاری غنیمت کھا دیں گے۔ اور بزار نے انس اور حذیفہ سے اس کی مثل روایت کی ہے اور بزار اور طبرانی نے ابن عمرو سے اس کی مثل ابو موسیٰ سے روایت کی ہے۔

ابو نعیم نے ابو ہریرہ سے یوں روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ کی جگہوں میں سے ایک جگہ کو دیکھا اور فرمایا کہ بہت سی قومیں اس جگہ ایسی ہوں گی جو اللہ تعالیٰ کی صغیرہ کریں گی ابو ہریرہ نے کہا کہ میں نے اس جگہ میں اب تک تمنا ہوں کو دیکھا ہے۔

حاکم نے عبادہ بن الصامت سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میرے بعد تمہارے والی وہ امرا ہوں گے کہ جس امر کو تم لوگ منکر کہو گے وہ اس کو امر معروف تم سے کہیں گے اور جس امر کو تم لوگ امر معروف کہو گے وہ اس کو امر منکر کہیں گے تم لوگوں میں سے ہر شخص ان امور کو یاد رکھو جو شخص کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے اس کی طاعت ہو گا وہاں نہیں ہے (یعنی اون امر کی طاعت نہ کرنی چاہیئے)۔

ابن راہویہ نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے



فرمایا ہے کہ جب تک عطار ہے تم لوگ عطا کو لیتے رہو اور جو وقت عطا دین پر رخصت ہو جاؤ  
 تو تم لوگ اوس عطا کو ہرگز نہ لیجو حال یہ ہوگا تم لوگ اوس کو ترک نہ کرو گے تم کو اس امر سے خوف  
 اور فقر مانع ہوگا تم لوگ سن لو کہ ایمان کی چکی دوڑ کرنے والی ہے جس طرف کتاب اللہ دوڑ کر  
 تم لوگ اوس طرف کو دوڑ کیجو تم سن کو سلطان اور کتاب اللہ دوڑن جدا ہو جاؤ میں گے تم لوگ  
 کتاب اللہ کو بچھوڑ دو تم سن لو کہ تم پر امر ہون گے اگر تم لوگ اون کی اطاعت کرو گے تو وہ تمکو  
 گمراہ کریں گے اور اگر تم اون کی نافرمانی کرو گے تو وہ تم کو قتل کریں گے اصحاب نے پوچھا  
 یا رسول اللہ ہم لوگ کیا کریں آپ نے فرمایا وہ کیجو جو عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کے اصحاب نے  
 کیا تھا کہ وہ سولی پر چڑھائے گئے اور اون سے خیرے گئے اللہ تعالیٰ کی طاعت میں  
 موت اوس حیات سے اچھی ہے جو اللہ تعالیٰ کی معصیت میں ہو۔

حاکم نے عبد اللہ بن الحارث سے روایت کی ہے اونھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میرے بعد ایسے سلاطین ہوں گے جن کے دروازہ نبی  
 فتنوں کی ایسی جگہیں ہوں گی جیسے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ ہوتی ہیں وہ سلاطین کسی کو کوئی  
 شے نہیں گے مگر اوس کی مثل اوس کے دین میں سے لیں گے۔

ابن قانع نے حجر بن عدی سے اونھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت  
 کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ ایک قوم میری امت میں سے شراب پیئے گی اور اوس شراب کا  
 نام بغیر اوس کے نام کے رکھیں گے۔ اور حاکم نے حضرت عائشہ کی حدیث سے اسکی مثل  
 روایت کی ہے۔

ابو یعلیٰ نے انس سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے  
 دن اور راتیں یہ جاؤں گے یہاں تک کہ ایک کھڑا ہونے والا کھڑا ہوگا اور وہ یہ کہے گا کہ  
 بعض ایک کف ورہوں کے اپنا دین کون شخص ہم سے بہتر ہے۔

احمد نے عمران بن الحصین الضبی سے یہ روایت کی ہے کہ وہ بصرہ میں آئے اور بصرہ میں

حضرت عبداللہ ابن عباس امیر تھے یکایک عمران نے ایک ایسے مرد کو موجود پایا جو وہ کثرت سے کہتا تھا اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول نے سچ فرمایا ہے عمران نے اوس مرد سے پوچھا اوس نے کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس قلیل کو ایک شیخ کے بیٹے کا فدیہ لے گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ وہ ہے اوس کو اوس کے باپ کے پاس لے جاؤ میں نے عرض کی یا نبی اللہ یہ اوس کا فدیہ ہے آپ لیجئے آپ نے فرمایا کہ ہم آل محمد کو یا سطر جبرائیل و اسماعیل علیہ السلام سے بہن یہ امر صلاحیت نہیں رکھتا ہے کہ ہم کسی کا ثمن کھاؤں پھر آپ نے فرمایا کہ میں قریش پر خوف نہیں کرتا ہوں مگر اون کے نقصان کا میں نے پوچھا یا نبی اللہ اون کے واسطے کیا ہے آپ نے فرمایا کہ اگر تمہاری عمر و راز ہوگی تو تم قریش کو اس جگہ دیکھ لو گے یہاں تک کہ آدمیوں کو تم ایسے طور سے دیکھو گے جیسے بکر میں و وحوشوں کے درمیان ہوتی ہیں ایک بار اس جگہ جاتی ہیں اور ایک بار اُس جگہ راوی لے کر کہا کہ میں جن آدمیوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ ابن عباس کے پاس اذن چاہتے تھے اون کو بیٹے اس سال میں دیکھا کہ وہ معاویہ کے پاس اذن چاہتے ہیں اس لئے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کو یاد کیا۔

احمد نے ابن عباس سے اونہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ میں ایسی قوم ہوگی جو اس سیاہی سے خضاب کرے گی جیسے طاہرون کے پٹے رنگین ہوتے ہیں وہ لوگ جنت کی خوشبو سنو نگین گے۔

ابن سعد اور ابن ماجہ نے سلامہ بنت الحر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ آدمیوں یا میری امت پر ایسا زمانہ آوے گا کہ وہ ایک ساعت تک کھڑے رہیں گے اور کسی امام کو نہ پاویں گے جو اون کو نماز پڑھاوے۔

احمد اور ابونعیم اور بزار اور طبرانی نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میں اپنی امت پر تین چیزوں کا خوف کرتا ہوں ایک یہ ہے کہ وہ بتارون سوسینکا پانی چاہیں گے دوسرے اولن پر سلطان کا ظلم ہوگا تیسرے وہ قدر کی تکذیب کریں گے۔

ابو یعلیٰ نے اس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اپنی امت پر خوف کرتا ہوں کہ وہ قدر کی تکذیب کریں گے اور نجوم کی تصدیق کریں گے۔ طبرانی نے ابی امامہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ جس شے کا خوف میں اپنی امت پر اس کے آخر زمانہ میں کرتا ہوں اس سے زیادہ خوف مجھ کو اولن پر یہ ہے کہ وہ نجوم پر اعتقاد رکھیں گے اور قدر کی تکذیب کریں گے اور اولن پر سلطان کا ظلم ہوگا۔

بخاری نے اپنی (تاریخ میں) اور ابن سعد اور ابن السکن اور طبرانی نے خاۃ الاذنیٰ و نخون نے بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ جاہلیت کے عمل سے تین چیزیں ہیں جن کو اہل اسلام نہیں چھوڑیں گے کو اکب سے پانی چاہنا اور نبین علفہ کرنا اور میت پر زخم کرنا۔

طبرانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کی ہلاکت تین چیزوں میں ہوگی ایک عصبیت دوسرے قدر کے باب میں تیسرے اس روایت میں جو غیر ثابت سے کریں گے۔

طبرانی نے ابی الدرداء سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اپنی امت پر تین چیزوں کا خوف کرتا ہوں ایک عالم کی لغزش جو وہ ثابت قدم نہ رہے گا دوسرے منافق قرآن سے جدالی کرے گا تیسرے قدر کی تکذیب ابو یعلیٰ اور بخاری نے مسند و بنی خدا سے روایت کی ہے کہا ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ہر ایک امت کے زمانہ عمر کی

نہایت ہے اور میری امت کے زمانہ کی نہایت سو برس میں جبوقت میری امت پر  
سو برس گزر جاوین گے جس شے کا وعدہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے کیا ہے ایون پر وہ شے  
آوے گی ابن ابیہ نے کہا ہے کہ قننوں کی اون پر شرت ہوگی۔

بزار نے حسن سند سے ثوبان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نے فرمایا جس حیر کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے سو برس میں وہ ہوگی۔

ابو یعلیٰ اور بزار نے عبد الرحمن بن عوف سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی  
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا کی زینت سنہ ایک سو پچیس میں رفع ہو جاوے گی یعنی  
بڑھ جاوے گی۔

طبرانی نے ابی امامہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
یہ فرمایا ہے کہ اس دین کے واسطے اقبال ہے اور اوبابہ ہے تم سنو اس دین کے اقبال سر  
یہ امر ہے کہ ایک قبیلہ پورا دین میں تقسیم رکھے گا یہاں تک کہ اس قبیلہ میں کوئی شخص تقسیم  
سے باقی نہ رہے گا مگر ایک فاسق یا دو فاسق قبیلہ میں وہ ذلیل حالت میں ہوں گے اگر  
وہ دونوں فاسق کلام کریں گے تو قہر کئے جاوین گے اور ظلم کئے جاوین گے اور اس دین  
اوبار سے یہ ہوگا کہ تمام قبیلہ جفا کرے گا اس قبیلہ میں کوئی باقی نہ ہوگا مگر ایک فقیہ یا دو فقیہ  
اور دونوں ذلیل ہوں گے اگر دونوں کلام کریں گے تو لوگ اون پر قہر کریں گے اور ظلم کریں گے  
اور اس امت کا آخر شخص اول پر لعنت کرے گا تم سنو اونھیں پر لعنت حلال ہوگی ہے  
یہاں تک کہ وہ آخر لوگ علانیہ طور پر شہاب پینے پہاں تک کہ ایک عورت قوم کی طرف سے  
جاوے گی قوم میں کا بعض شخص اونھکے اوس کی طرف جاوے گا اور اوس کے دامن کو  
اسطور سے اونھادے گا جیسے بیڑ کی دم اونھائی جاتی ہے کوئی کہنے والا اوس دن میں  
کہے گا کہ اوس عورت کو تو نے دیوار کے اوس طرف کیون نہیں چھپایا وہ کہنے والا اوس دن  
اون لوگوں میں ایسا ہوگا جیسے ابو بکر اور عمر تم لوگوں میں میں جو شخص اوس دن معوف کیا تھا

امر کرے گا اور منکر سے نہیں کرے گا تو اوس کے لئے اودن آدمیوں میں سے جنہوں نے مجھکو دیکھا ہے اور مجھ پر ایمان لائے ہیں اور میری اطاعت کی ہے اور مجھ سے بیعت کی ہے بچاس آدمیوں کا اجر ہوگا۔

احمد اور بزار نے اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح حدیث کہا ہے ابن عساکر نے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جسوقت تم میری امت کو دیکھو کہ ظالم سے یہ خوف کرتی ہے کہ اوس سے کہے کہ تو ظالم ہے تو تم اودن سے رخصت کئے جاؤ گے۔

طبرانی نے (اوسط) میں ابی بکرہ سے روایت کی ہے کہا ہے میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ آدمیوں پر وہ زمانہ آوے گا جس زمانہ میں معروف کیساتھ امر نہ کریں گے اور منکر سے مانعت نہ کریں گے۔

ابو یعلیٰ نے اور طبرانی نے (اوسط) میں ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اے لوگو تمہارا کیا حال ہوگا جسوقت تمہاری عورتیں حد سے گزر جاویں گی اور تم لوگوں میں جو جوان ہوں گے وہ فاسق ہو جاویں گے اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ کیا یہ امر ہونے والا ہے آپ نے فرمایا بیشک اور اس سے زیادہ شدید ہونے والا ہے پھر آپ نے فرمایا تم لوگ کیا کرو گے جسوقت تم امر بالمعروف کو ترک کرو گے اور امر منکر سے نہیں نہ کرو گے اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ کیا یہ امر ہونے والا ہے آپ نے فرمایا بیشک اس سے زیادہ شدید ہونے والا ہے پھر آپ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جسوقت تم امر منکر کو معروف دیکھو گے اور امر معروف کو منکر۔

حاکم نے اس کو صحیح حدیث کہا ہے اس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمیوں پر وہ زمانہ آوے گا کہ اپنی مسجدوں میں حلقے باندھ کر بیٹھیں گے اور اودن کی بہت نہ ہوگی مگر دنیا اور اللہ تعالیٰ کے واسطے اودن میں کوئی

حاجت نہ ہوگی تم لوگ اون میں پیوستہ ہو۔

حاکم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبوقت مسلمان اپنے غلام سے بغض کریں گے اور اپنے بازاروں کی عمارت کو ظاہر کریں گے اور درہم جمع کرنے کی شرط پر نکاح کریں گے اللہ تعالیٰ اون کو چار حصہ عطا فرمائے گا زمانہ سے قحط سالی اون پر ہوگی اور سلطان کا جور اون پر ہوگا اور جو لوگ والیان احکام ہوں گے اون سے وہ خیانت دیکھیں گے اور دشمن کی عدولت اون پر ہوگی۔

حاکم نے اس حدیث کو صحیح حدیث کہا ہے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس امت کے آخرین ایسے مرد ہوں گے کہ عظیم زینوں پر سوار ہوں گے یہاں تک کہ وہ مسجدوں کے دروازوں پر آویں گے اور اون کی عورتیں لباس پہنے ہوں گی اور برہنہ ہوں گی (یعنی اوس لباس سے ستر پوشی نہ ہوگی) اور اون کے سر پر ایسی عمامے ہوں گی جیسے لاغراؤنٹوں کے کوہان جھکے ہوئے ہوتے ہیں (یعنی بڑے بڑے عمامے وہ عورتیں سر پر باندھیں گی)۔

حاکم نے ابو ہریرہ سے اونھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے پھر فرمایا ہے کہ دنیا مستقضی نہ ہوگی یہاں تک کہ آدمیوں میں خسف اور منخ اور قذف واقع ہوگا۔ اصحاب نے پوچھا یا نبی اللہ پوچھنا کہ آپ نے فرمایا کہ جبوقت تم دیکھو گے کہ عورتیں زینوں پر سوار ہوں گی اور گائے والی لونڈیوں میں کثرت سے ہو جاویں گی اور جھوٹی گواہی دیا دے گی اور نماز پڑھنے والے لوگ اہل شرک کے سوتے اور چاندی کے برتنوں میں پانی وغیرہ پئیں گے اور مرد مردوں کے سبب مستثنیٰ ہو جاویں گے اور عورتیں عورتوں کے سبب مستثنیٰ ہو جاویں گی۔ حاکم نے معاذ بن انس سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ امت غیر نسیع پر ہمیشہ رہے گی جب تک انہیں تین چیزیں ظاہر نہ ہوگی ایک یہ کہ حجب تک اون سے علم قبض نہ کیا جاوے گا اور دوسرے یہ کہ جب تک اون میں خبیثت اولاد و کثرت سر

نہ ہوگی اور جب تک اون میں سفار ظاہر نہ ہوں گے اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ سفار کون لوگ میں آپ نے فرمایا وہ بشر ہوں گے جو آخر زمانہ میں ظہور کریں گے جسوقت وہ ملاقات کو نکلے تو آپس میں اون کا تجزیہ یہ ہوگا کہ ایک دوسرے پر لعنت کرے گا۔

حاکم نے حذیفہ سے حذیفہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ میری امت ہرگز ہرگز ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ اون میں تمیز اور تمایل اور معاضہ ظاہر ہوگا مینے پوچھا تمیز کیا شے ہے آپ نے فرمایا وہ عصبیت ہے جو سرے بعد آدمی اوس کو پیدا کریں گے مینے پوچھا تمایل کیا شے ہے آپ نے فرمایا کہ ایک قبیلہ ایک قبیلہ پر جھک جاوے گا سواو سکی حرمت کو حلال کر دے گا مینے پوچھا معاضہ کیا شے ہے آپ نے فرمایا کہ بعض شہر کے لوگ بعض شہر کی طرف جاوےں گے اور سرور لوگ یا جماعتیں جنگ میں اختلاف کریں گے یا جنگ میں آمدورفت کریں گے۔

احمد اور طبرانی نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اسکو صحیح حدیث کہا ہے ابوالہی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ اسلام کے ڈنڈے ٹوٹ جاوےں گے ایک ڈنڈا ٹوٹے گا پھر دوسرا ڈنڈا ٹوٹے گا جسوقت ایک ڈنڈا ٹوٹے گا آدمی اوس ڈنڈے کو پکڑیں گے جو اوس کے قریب اور ملا ہوگا اسلام کے ڈنڈوں میں کاٹل ڈنڈا جو ٹوٹے گا وہ حکم کا نقص ہوگا اور اون ڈنڈوں میں آخر ڈنڈا نماز ہوگی (یعنی لوگ پہلے احکام شریعت کو ترک کریں گے پھر نماز کو چھوڑ دیں گے)

بخاری اور طبرانی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارے اوس طرف صبر کے دن بین اون دنوں میں صبر ایسا ہوگا جیسے آگ کی چنگاریوں کو کوئی پکڑے! اور اوس پر صبر کرے اون ایام میں عامل کو پچاس آدمیوں کا اجر ملے گا حضرت عمر نے پوچھا کیا ہم لوگوں میں سے پچاس آدمیوں کا اجر ملے گا یا اون میں سے پچاس آدمیوں کا اجر ملے گا آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے جو پچاس ہوں گے انکا اجر ملے گا

اور حاکم نے ابی ثعلبہ کی حدیث سے اسکی مثل روایت کی ہے ۔

بزار اور طبرانی اور حاکم نے اس کو صحیح حدیث کہا ہے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ تم لوگوں میں ضرور ایسا زمانہ آوے گا کہ تم لوگ اس زمانہ میں مرو کی پیشہ کی خفت پر غبطہ کرو گے جیسے آج کے دن اس کے کثرت مال اور کثرت اولاد سے تم غبطہ کرتے ہو یہاں تک کہ تم میں ایک شخص اپنے بھائی کی قبر کی طرف جاوے گا اور وہ خاک پر ایسا لوٹے گا جیسے چوپایہ لوٹتا ہو اور وہ اپنے بھائی سے کہے گا کاش میں تیری جائے پر جوتا اس کا احوال اس واسطے نہ ہوگا کہ اس کو اللہ تعالیٰ کا شوق ہو گا یا اس نے کوئی ایسا عمل صالح کیا ہو گا جس کو اپنے آگے بھیجا ہو گا ۔ مگر اس کا یہ احوال اون بلاؤں سے ہو گا جو اس پر نازل ہوئی ہو گی ۔

طبرانی نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ آویس بن مرثدہ ایسا زمانہ آوے گا کہ اس زمانہ میں لوگ سچے کو چھوٹا ہیرا مین گے اور جھوٹے کو سچا اور اس زمانہ میں امانت و اخیانت کرے گا اور خائن امانت و اربنایا جاوے گا اور مرد گواہی دے گا اگرچہ اس سے گواہی نہیں چاہی گئی ہو گی اور مرد حلف کرے گا اگرچہ اس سے کسی نے حلف نہ چاہا ہو گا اور وہ فی الطبع اور حق اسعد الناس ہو گا طبرانی نے ابی امامۃ الباہلی سے اونھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ آدمی ایسا درخت ہین جس میں تازہ میوہ ہے اور قریب زمانہ آدیکا کہ وہ آدمی ایسا درخت ہو جاوین گے جس میں کانٹے ہی ہوتے ہین اگر تم اون لوگوں کے کلام کو روکو گے تو وہ تمہارے کلام کو روکوین گے اور اگر تم اون لوگوں کو چھوڑو گے تو وہ تم کو پنجوڑین گے اور اگر تم اون سے بھاگو گے تو وہ تم کو مودتین گے رومی نے عرض کی کہ اون لوگوں سے کیونکر نجات ملے گی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اپنے فاقہ کے دن کیواسطے اون لوگوں کو اپنی مال سے قرض دیجو جب نجات ملیگی ۔



طبرانی نے ابی امامہ سے روایت کی ہے کہا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا ہے آپ فرماتے تھے یہ امر زیادہ نہ کرے گا مگر شدت کو اور مال زیادہ نہ کرے گا مگر اضافہ کو اور آدمی زیادہ نہ کریں گے مگر بخل کو اور قیامت قائم نہ ہوگی مگر اشرار الناس پر۔

طبرانی نے (اوسط) میں حدیث سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو پوچھا امرا المعروف اور یہی عن التکرب ترک کی جاوے گی آپ نے فرمایا جو وقت تم لوگوں کو وہ حالت پھونچے گی جو نبی اسرائیل کو پھونچی تھی جس وقت تمہارے اچھے نیک لوگ تمہارے قاجر لوگوں کے ساتھ آسانی اختیار کریں گے یا خلاف باطن ظاہر کریں گے اور تم لوگوں میں جو بد لوگ ہوں گے فقہ اور ان میں جاوے گی اور تمہارے صغیر و ن میں ملک جاوے گا۔

ابن ماجہ نے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو وقت اس امت کا آخر اس امت کے اول کو ختم کرے گا جو شخص کسی حدیث کو چھپا دے گا یا اس نے اس سے کو چھپایا جس سے کہ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے (یعنی میری حدیث کو نہ چھپانی چاہیے)

بخاری نے اور طبرانی نے (اوسط) میں معاذ بن جبل سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ میں ایسی قومیں ہوں گی جو علانیہ طور پر بھائی ہوں گی اور باطن میں اعدا ہوں گے اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ یہ امر کیونکر ہو گا آپ نے فرمایا کہ میرے اس سبب سے ہو گا کہ بعض بعض کی طرف رغبت کریں گے اور بعض بعض سے ڈرتے ہوں گے۔

طبرانی نے (اوسط) میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ میں ایسی قومیں آئیں گی جن کے چہرے آدمیوں کو سیچے ہوں گے اور ان کے قلوب خیالین کے قلوب ہوں گے وہ امر قبیح سے باز نہ رہیں گے اگر تم ان کا اتباع کرو گے تو تم سے عداوت کریں گے اور اگر تم ان سے فایسہ ہو گے تو تمہاری غیبت کریں گے اور اگر تم سے باتیں کریں گے تو تمہاری تکذیب کریں گے اور اگر تم ان کو امانت دے

بناؤ گے تو وہ تمہاری خیانت کریں گے اور ان کے لڑکے شوخ اور پلید ہوں گے اور ان کے جوان  
 شاطر ہوں گے اور ان کا بوڈا معروف کے ساتھ امر نہ کرے گا اور منکر سے نہیں نہ کرے گا اور ان  
 گرامی اور عزیز کرنا ذلت ہوگی اور جو شے ان کے ہاتھوں میں ہوگی اس کا طلب کرنا فقر ہوگا حلیم  
 اور ان لوگوں میں غاوی ہوگا اور معروف کے ساتھ امر کرنے والا ان میں نہیں ہوگا اور جو میں  
 ان میں ضعیف خیال کیا جاوے گا اور فاسق اور میں صاحب مشرف ہوگا سنت اور نین  
 بدعت ہوگی اور بدعت ان میں سنت ہوگی جب یہ حالت ان کی ہوگی تو اس وقت ان میں  
 جو بد ہوگا وہ ان پر مسلط ہوگا اور ان میں کا اچھا اور نیک دعا کرے گا تو اس کی دعا قبول  
 نہیں کی جاوے گی۔

طبرانی نے (اوسط) میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اے میمن پر وہ زمانہ آوے گا کہ وہ پیٹریئے ہوں گے جو شخص کو بیٹریا  
 نہ ہوگا تو اس کو پیٹریئے کہا جائیگا

احمد اور ابویعلیٰ اور طبرانی نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ اے میمن پر ایسا زمانہ آوے گا کہ مرد کو بچہ اور عورت کو  
 درمیان اختیار دیا جاوے گا جو شخص اس زمانہ کو پاوے تو اس کو چاہیے کہ فجر کو ٹوک کرے  
 اور بچہ کو اختیار کرے۔

طبرانی نے (اوسط) میں ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میری امت کو اور امتوں کی بیماری چھوٹے گی صحابہ  
 پڑھیں یا رسول اللہ اور امتوں کی کیا بیماری تھی آپ نے فرمایا کہ تکبر اور ہتکرت اور مال پر اترنا اور ایک  
 دوسرے سے چھوٹ جانا اور مسادات کے طور پر رغبت کرنی اور آپس میں نبض کرنا اور بخل  
 یہ کل اور امتوں کی بیماریاں ہیں میان تک کہ بغی اختیار کریں گے یعنی زنا کریں گے اور ظلم و زیادتی  
 اور حق سے تجاوز کریں گے پھر آشوب اور فتنہ ہوگا۔

یہ حدیث تین مقاموں پر مذکور ہے  
 ۱۔ بحوالہ ابن ماجہ  
 ۲۔ بحوالہ ابوداؤد  
 ۳۔ بحوالہ ترمذی  
 ۴۔ بحوالہ ابویعلیٰ  
 ۵۔ بحوالہ طبرانی  
 ۶۔ بحوالہ ابن کثیر  
 ۷۔ بحوالہ ابن عساکر  
 ۸۔ بحوالہ ابن کثیر  
 ۹۔ بحوالہ ابن کثیر  
 ۱۰۔ بحوالہ ابن کثیر

احمد اور طبرانی نے بعض صحابہ سے روایت کی ہے کہا ہے میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ دنیا ہرگز ہرگز نہ جاوے گی یہاں تک کہ کلع اور ابن کلع کے واسطے ہوجاگی یعنی احمق اور فنی الطبع دنیا کا مالک ہو جاوے گا۔

طبرانی نے (اوسط) میں مستور و بن خنداس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صالحین جو اول ہوں گے اور پھر جو اول ہوں گے وہ سب دنیا کو چلے جاویں گے اور ایسے ناکارہ آدمی باقی رہ جاویں گے جیسے کہ قتالہ ثمر ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ان کو ساتھ پرواہ نہ کرے گا۔

ابو یعلیٰ نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شے پہلے اس امت سے اٹھائی جاوے گی وہ حیا ہے اور امانت ہے اور اس امت میں جو شے کہ آخر باقی رہ جاوے گی وہ نماز ہے۔

احمد نے سعد سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ایک ایسی قوم خروج کرے گی جو اپنی زبانوں سے اسطورہ کو کھا بیٹھے جیسے گائیں اپنی زبان سے کھاتی ہیں۔

حاکم نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخر زمان میں عبا و جاہل ہوں گے اور قاری فاسق ہوں گے۔

حاکم نے اس حدیث کو تصحیح حدیث کہا ہے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخصے کا میں اپنی امت پر خوف کرتا ہوں زیادہ خوفناک قوم کو وہ کا اعلیٰ ہے۔ ابو نعیم نے (معرفۃ) میں حمید الجہنی سے روایت کی ہے کہ وہ صحابی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا کہ آپ کی امت میں تین اعمال ہوں گے اس امت سے قبل اور امتوں نے وہ عمل نہیں کئے ہیں بناشی کرینگے اور اپنے آپ کو موتا بنا دیں گے اور عورتیں عورتوں کے ساتھ فعل کرینگیں۔

ملاحظہ فرمائیں کہ یہ روایت کا پختہ نہیں ہے

ابن عساکر نے ابی عمرو سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ اول وہ امر جو ہو گا یہ ہے کہ میری امت اسلام سے جھک جاوے گی جیسے برتن شراب میں جھک جاتا ہے اور تیز پا کر دیا جاتا ہے۔

یہی سنی نے (شعب امین حسن سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمیوں پر وہ زمانہ آوے گا کہ اون کی باتیں مسجدوں میں اپنے امر دینی میں ہونگی تم لوگ اون لوگوں میں نہ بیٹھو اون میں اللہ تعالیٰ کو کوئی حاجت نہیں ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔  
تعبیر بن بکر نے (موفقیات) میں عمر بن حفص سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمیوں پر وہ زمانہ آوے گا کہ لوگ سیر اور تماشے کے طور پر حج کریں گے اور غنی لوگ تجارت کے لئے اور فقرا سوال کرنے کے لئے حج کریں گے۔

احمد نے (ذہب) میں ابن سوادہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت میں پیدائش ہوگی وہ نعمتوں میں پیدا ہوں گے اور نعمتوں سے غذا کھا دیں گے اور اون کی بہت یہ ہوگی کہ اقسام اقسام کو کھا۔ جسے کہا گیا کہ اقسام اقسام کو لباس پہنیں گے اور تحف سے خوش تقریری کریں گے وہ لوگ میری امت کے اشرار ہوں گے۔

ابو القاسم بنوی اور ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد میری امت میں سے وہ قوم ہوگی جو قرآن شریف پڑھے گی اور وہ لوگ دین میں تفتہ پیدا کریں گے اون کے پاس شیطان آوے گا اور کہے گا کہ کاش لوگ سلطان کے پاس جاتے کہ تمہاری دنیا کی اصلاح کرتا اور تم لوگ سلطان کو سلطنت سے یکسو کر کے اپنے دین کے طرف کر لیتے اور یہ نہ ہو گا کہ اون کے دنیا کی اصلاح سلطان کرے جیسے کہ درخت تباد کوئی میوہ نہیں چٹا جاتا ہے مگر کلنے ایسے ہی بادشاہوں کے قریب سے کوئی پھل نہ لے گا مگر خطائیں۔

یہی سنی نے (ذہب) میں ابو ہریرہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

یہ حدیث اس حدیث پر وارد ہے کہ  
اسلام سے جھک جاتا ہے  
یہ حدیث اس حدیث پر وارد ہے کہ  
اسلام سے جھک جاتا ہے  
یہ حدیث اس حدیث پر وارد ہے کہ  
اسلام سے جھک جاتا ہے

کہ آدمیوں پر وہ زمانہ آوے گا کہ صاحب دین کا دین سلامت نہ رہے گا مگر اوس کا دین جو اپنے دین کو لے کر ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ کی طرف بھاگ جاوے گا یا ایک پتھر سے دوسرے پتھر کی طرف یا ایک سو راخ سے دوسرے سو راخ کی طرف بھاگ جاوے گا جو وقت وہ زمانہ ہوگا کہ معیشت حاصل نہ ہوگی مگر اللہ تعالیٰ کے غضب اور قہر سے جو وقت وہ ہوگا تو ایسا ہی مرد کی ہلاکت اوس کی عورت اور اولاد کے ہاتھوں سے ہوگی اگر مرد کی کوئی زوجہ اور کوئی اولاد نہ ہوگی تو اوس کی ہلاکت اوس کے مان باپ کے ہاتھوں سے ہوگی اگر مرد کے مان باپ نہ ہوں تو اوس کی ہلاکت اوس کے اہل قرابت اور ہمسایوں کے ہاتھوں سے ہوگی اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ یہ امر کیونکر ہوگا آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ تنگی مغیبت کے سبب اوس کو عار و لاوین گے جو وقت وہ عار و لاوین گے تو مروا اپنے نفس کو اون جگہوں میں لاوے گا جن جگہوں میں وہ اپنے نفس کی ہلاک کر دے گا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کے شرائط کی خبر دی تھی آپ نے جیسے خبر دی تھی آپ کی خبر سے موافق واقع ہوا

تینہین نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے نشان سے یہ امر ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا اور پہل ثابت ہو جاوے گی اور شراب پی جاوے گی اور زنا ظاہر ہوگا۔

تینہین نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے پوچھا یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی آپ نے فرمایا کہ جو وقت امانت ضائع کی جاوے گی تو تم قیامت کے منظر پر پہنچ کر پوچھا امانت کا ضائع ہونا کیونکر ہوگا آپ نے فرمایا کہ جو وقت امر اوس شخص کے تقویٰ سے کیا جائیگا جو غیر اہل امر کا ہوگا تم قیامت کے منظر پر بیو۔

تشیخین نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے پوچھا قیامت کب ہے آپ نے فرمایا کہ مسئلہ عنہا سوال کرنے والے سے زیادہ عالم نہیں ہے اور میں تکو قیامت کی نشانیوں سے خبر کروں گا۔ جبوقت تم دیکھو کہ لونڈی اپنے مالک کو جسے گی تو وہ امر قیامت و کثرت یوں سے ہوگا اور جبوقت تم شنگے پاؤں اور برہنہ اشخاص اور بہرون اور گونگون کو روسے زمین کا بادشاہ دیکھو گے وہ امر قیامت کی نشانیں سے ہوگا اور جبوقت تم جانور جو اسنے والوں کو دیکھو گے کہ بڑی بڑی عمارتیں بنانے میں تداخل کریں گے تو وہ امر قیامت کی نشانیں سے ہوگا۔

بڑا نے عمرو بن العوف سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا کہ قیامت کے سامنے مکر اور فریب کے سنہ ہوں گے اولن سنون مین کاؤب کی تصدیق کی جاوے گی اور صادق کی تکذیب اور خائن امانت دار بنایا جاوے گا اور امین خیانت کرے گا۔ اولن سنون مین رو بیضہ ناطق ہوگا۔ اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ رو بیضہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ کینہ اور حقیر مرد عامہ خلق کے امین اور حاکم نے اس کی مثل ابو ہریرہ کی حدیث سے روایت کی ہے۔

طبرانی نے راوی امین انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے نشانیں سے فحش اور قفش اور قطع صلہ رحمی ہوگا۔ اور امین کی خیانت سنو سب کریں گے اور خائن کو امین بناویں گے خائن معتمد علیہ ہوگا۔

طبرانی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سناسی آپ فرماتے تھے کہ قیامت کی علامتوں میں سے یہ ہوگا کہ اولاد غصہ ہو جاوے گی اور مینہ موسم گرما کی گرمی ہو جاوے گا اور اشترار کثرت سے ہو جاویں گے اور قیامت کے علامات سے یہ ہوگا کہ اطباء کے ساتھ صلہ رحمی کریں گے اور ارحام قطع کئے جاویں گے اور ہر ایک قبیلہ کے منافق اس قبیلہ کے سردار ہو جاویں گے اور قیامت کی نشانیں سے یہ ہوگا کہ عربوں میں ترائش اور قفش ہوگا کیا جاوے گا اور قلوب ویران ہو جاویں گے اور مومن قبیلہ مین غلام سے زیادہ ذلیل ہوگا اور یہ ہوگا کہ مرہ مردوں کے ساتھ اکتفا کریں گے اور عورتیں عورتوں کے ساتھ اور قیامت کی نشانیں میں سے

نقص  
مشکل کہنا اور اس کا حکم  
سزا دینی کا حصہ ہے  
گنہگار  
میں نہیں جانی اور اس کا  
میں سے کہنا جاوے گا  
حسن  
امین بنی خائن  
اور اس کی سزا دینی  
سے اور اس میں کہ  
انجی ہے بن

یہ ہو گا کہ لڑکے ملک کے مالک ہو جاویں گے اور مرد عورتوں سے مشورت کریں گے اور دنیا میں جو دیران  
جگہ میں ہیں وہ تعمیر اور آباد کیا دیں گی اور دنیا کی آباد جگہ میں دیران ہو جائیگی یا دیران کی جاویں گی۔ اور  
معاذف اور کبریا ہر سوں گے اور شہر میں پی جاویں گی اور اولاد و زمانہ کی کثرت ہوگی ابن مسعود سے کسی نے  
پوچھا کیا وہ لوگ مسلمان ہوں گے اور بخون سے فرمایا بیشک آدمیوں پر وہ زمانہ آوے گا کہ مرد عورت کو طلاق  
دینے لگا اور پھر اس کے بستر پر قیام کرے گا جب تک مرد عورت دو نون اوں غراش پر اقامت کریں گے  
ذاتی ہوں گے۔

طبرانی نے ابو موسیٰ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ  
قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ کتاب اللہ عار گردانی جاوے گی اور زمانہ کا تقارب ہو جاوے گا یعنی  
ایک زمانہ سے دوسرا زمانہ بہت قریب ہو کر مل جاوے گا۔ اور سال گھٹ جاویں گے یعنی اون میں طوطی  
نقصان آ جاوے گا کہ اون کی مدت کوتاہ ہو جاوے گی اور پھل کم ہو جاویں گے اور مہم لوگ امانت دار  
بنائے جاویں گے اور امانت دار لوگ مہم کئے جاویں گے اور جھوٹا سچا ٹھرایا جاوے گا اور پچھوٹا  
فرودیا جاوے گا اور فتنوں کی کثرت ہوگی اور نافرمانی اور مصیبت اور حسدا و رنجیل ظاہر ہوگا اور آدمیوں  
کے درمیان امور میں اختلاف پیدا ہو جاوے گا اور ہوائے نفس کی پیروی کی جاوے گی اور حاکم ظن سے  
حکم جاری کرے گا اور علم قضی کر لیا جاوے گا اور جہل ظاہر ہو جاوے گا اور اولاد و عقدہ ہو جاوے گی  
اور سردی کا موسم گرمی کا موسم ہو جاوے گا اور خش امور ظاہر ہو جاویں گے اور زمین خون سے سیلاب  
ہوگی یعنی خنزیری کثرت سے ہوگی۔

طبرانی نے (اصط) میں ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے  
روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ نفس اور رنجیل ظاہر ہوگا اور امین  
خیانت کرے گا اور خائن امانت دار بنایا جاوے گا۔ اور معززا و شرف لوگ ہلاک ہو جاویں گے اور  
وہ لوگ کہ آدمیوں کے قدموں کے نیچے رہتے تھے اور اون کی کوئی چڑا نہ کرتا ہوگا وہ غلبہ پاویں گے  
اور یہی طبرانی عائشہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

یہ کبر و مدعی ہوگا  
وہ فتنوں اور کبریا ہوگا  
یہ کبر و مدعی ہوگا  
وہ فتنوں اور کبریا ہوگا  
یہ کبر و مدعی ہوگا  
وہ فتنوں اور کبریا ہوگا

قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ بیٹا غنہ ہو جاوے گا اور مینہ گرجے کے موسم کی حرارت ہو جاوے گا اور لیم کثرت سے ہو جاوین گے اور کرام لوگ کم ہونے کی طور پر کم ہو جاوین گے۔ اور صغیر کبیرہ جرات کرے گا۔ اور لیم کریم پر جرات کرے گا۔

طبرانی نے (اوسط) میں اور حاکم نے ابو ذر سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ جو وقت زمانہ قریب ہو جاوے گا تو مغربی جاوین کثرت سے اوڑھیں جاوین گی اور تجارت کی کثرت ہو جاوے گی اور مال کثیر ہو جاوے گا اور صاحب مال کی تنظیم اوس کے مال کے سبب سے کی جاوے گی اور امور فاحش کی کثرت ہو جاوے گی اور لڑکوں کی تار ہو جاوے گی اور عورتوں کی کثرت ہو جاوے گی اور سلطان وقت جو کرے گا اور پانہ اور میزبان میں کی کی جاوے گی اور مرد کتے کے پلے کی پرورش کرے گا وہ اوس کے لئے اس سے اچھا ہوگا کہ وہ اپنے بیٹے کی پرورش کرے اور کسی کبیر کی توقیر نہیں کی جاوے گی اور کسی صغیر پر غم نہ کیا جاوے گا اور اولاد زنا کی کثرت ہو جاوے گی۔

طبرانی نے ابن عمرو سے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے قریب ہونے کی یہ علامت ہے کہ اشتر اس کے مراتب بلند ہوگا اور انبیاء کے مہاجر پست اور باتون کے دروازے کھول دئے جاوین گے اور عمل روک دیا جاوے گا طبرانی نے (اوسط) میں انس سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے قریب ہونے کی یہ علامت ہوگی کہ ہلال عیان طور پر دیکھا جاوے گا آدمی اوس کو دیکھ کر کہیں گے کہ دوران کا ہلال ہے اور مسجدین راستہ بنائی جاوین گی اور ناگہانی موت ظاہر ہوگی نبی اچانک آدمی مر جاوے گا۔

بخاری نے (تاریخ) میں طلحہ بن ابی محنت حبیب سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کی نشانیوں سے یہ ہوگا کہ آدمی ہلال کو دیکھیں گے اور یہ کہیں گے کہ یہ دوران کا ہلال ہے اور ہلال ایک ہی رات کا ہوگا۔



بزار اور طبرانی نے ابن عمرو سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ آدمی راستہ میں اسطور سے جنتی کرے جیسے کہ ہے جنتی کرتے ہیں۔

طبرانی نے (اوسط) میں ابی بکرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ہر ایک قبیلہ کے منافق اوس کے سردار ہو جاویں گے۔ احمد اور بزار اور طبرانی نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے ابن مسعود سے روایت ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ قیامت کی علامتوں میں سے یہ امر ہے کہ مرد سلام علیک کرے گا اور وہ سلام علیک نہ کرے گا مگر معرفت سے (یعنی جبکہ پہچانتا ہو گا اوس سے سلام علیک کرے گا غیر سے سلام علیک نہ کرے گا) اور تجارت فاش ہو جاوے گی یہاں تک کہ عورت اپنے زوج کو اعانت کرے گی اور ارحام قطع کر دے جاویں گے اور جھوٹی گواہی دی جاوے گی اور شہادت حق کو چھپا دیں گے۔ مرد مسجد کے پاس سے گذرے گا مسجد میں نماز نہ پڑھے گا۔

طبرانی نے عبد بن خالد سے روایت کی ہے کہا ہے میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مرد سلام نہ کرے گا مگر اوس شخص کو جسکو وہ پہچانتا ہو گا اور یہاں تک کہ مسجد میں راستہ ٹھہرائی جاویں گی۔

طبرانی نے عبد الرحمن الانصاری سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت قریب ہونی کی یہ علامت ہے کہ بارش کی کثرت ہوگی اور نہات کی قلت ہوگی اور قادیون کی کثرت اور فقیہوں کی قلت اور اراک کی کثرت اور امینوں کی قلت ہو جاوے گی۔

احمد نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ عرب کی سرزمین سبزہ زار اور چراگاہیں اور نہرین ہو جاویں گے اور یہاں تک ہو گا کہ شمر سو عراق اور مکہ کے درمیان سفر کرے گا کسی قسم کا خوف نہ کرے گا اور شمر کا

ابو بکرؓ نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ اہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ زمانہ قریب ہو جاوے گا یعنی ایک دنانہ و دوسرے زمانہ سے بہت قریب آجایا کرے گا م اور سال ہینہ کی مثل ہو جاوے گا اور مہینہ جمعہ کی مثل اور جمعہ ایک دن کی مثل اور دن ایسا جلد گزر جاوے گا جیسے لکڑیوں یا گھاس وغیرہ کا ایک گٹہ جتنی دیر میں جلایا جاوے ۔

طبرانی نے داؤدؓ مین انسؓ سے روایت کی ہے کہ اہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر میری امت چھ چیزوں کو حلال کر لے گی تو ان کو ہلاکت ہوگی جس وقت ان میں باہم لغت کرنا ظاہر ہوگا اور وہ شراب پئیں گے اور حریر پہنیں گے اور گائینوں کو اختیار کریں گے اور مرد و مردوں کے ساتھ اکتفا کریں گے اور عورتیں عورتوں کے ساتھ ۔

ابن ماجہ نے اور بیہقی نے (اپنے سنن مین) انسؓ سے روایت کی ہے کہ اہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ آدمی مساجد کے بابین باہم مباحث کریں گے (یعنی حسن و خوبی مین باہم مقابلہ کریں گے)

ابن ماجہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ اہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگوں کو مین گمان کرتا ہوں کہ میرے بعد تم مسجدوں کو بلند بناؤ گے جیسے یہود نے اپنے کیتوں کو بلند بنایا ہے اور جیسے نصاریٰ نے اپنے گرجاؤں کو بلند بنایا ہے ۔

ابن ماجہ نے حضرت عمرؓ ابن الخطابؓ سے روایت کی ہے کہ اہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی قوم کا عمل برکزاں نہ ہوگا اگر انھوں نے مسجدوں کو سنہری نقش نگار وغیرہ سے آراستہ کیا ۔

حاکم نے ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ اہل قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ میراث تقسیم نہیں لیجاوے گی اور دشمن کی غنیمت سے فرحت نہ ہوگی ۔ شیخ جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں یہ بھانپو کہ امر ثانی پایا گیا ہے اور امر اول کے بادی ظاہر ہو گئے ہیں اس لئے کہ اس

صدی کے وزیروں نے بہت سے وارڈن کو اون کی میراثوں سے محروم کر دیا ہے۔  
حاکم نے ابو ہریرہ سے مرفوع روایت کی ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ سرزمین عرب  
سبزہ زار چرگاہ بن اور نہر بن ہو جاوے گی۔

حاکم نے روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے اپنے (سنن) میں ابن مسعود  
مرفوع روایت کی ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسجدین راستے اختیار کی جاویں گے اور یہاں  
تک ہوگا کہ ایک مرد دوسرے مرد سے تعارف کی وجہ سے سلام علیک کرے گا۔ اور یہاں تک ہوگا کہ عورت  
اور اس کا مرد دونوں تجارت کریں گے اور یہاں تک ہوگا کہ گھوڑوں کی قیمت اور عورتیں گران ہو جائیں گی  
پھر یہ دونوں ارزان ہو جائیں گے اور روز قیامت تک گران نہ ہو

## باب

دیلی نے ابوالدرداء سے روایت کی ہے کہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک  
مرد سے جو بنی حارثہ سے تھا فرمایا کہ اے فلان سن تم کیا تو جہاد نہ کرے گا اور اس نے عرض کی  
یا رسول اللہ میں نے درختوں کے پودے لگائے ہیں اور میں یہ خوف کرتا ہوں کہ اگر میں جہاد نہ کرے گا  
تو وہ صنایع ہو جاویں گے آپ نے فرمایا کہ جہاد تمہارے درختوں کے پودوں کے لئے اچھا ہے  
ابوالدرداء نے کہا اور اس مرد نے جہاد کیا اور اس نے اپنے درختوں کے پودوں کو احسن پودوں  
کی مثل اور وجود پایا۔

## باب

ابن عساکر نے حسن بن محمد العلوی سے روایت کی ہے کہ ہے کہ میں کو فہ کی جامع مسجد میں ایسوی  
حالی میں تھا کہ میں اس وقت لڑکا تھا جو وقت قراطہ حجر اسود کو لائے (جو طہرین سے تھے)  
اور اہل کو فہ نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی تھی گویا میں اسود و نوافی کو جہاد لاو عام سے ہے

(اور اوس کا نام رخمہ ہے اور علانیہ اسے حطی سے رخمہ روایت کیا ہے) اسکو میں دیکھ رہا ہوں اس حجر اسود میری اس مسجد کے ساتوین قنطرہ سے چھوڑا رہا ہے جسے کہا ہے جبکہ قراسط مسجد میں داخل ہوئے تو سردار قرمطی نے کہا اسے رخمہ کھڑا ہو جائے اور وہاں جی جی اور اولاد حرام سے تھا کھڑا ہو گیا جیسے کہ حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا تھا اور اس سردار نے اسکو کہ حجر اسود دیا اور اس سے کہا کہ مسجد کے سطح پر چڑھ اور پتھر کو چھوڑ دینے اور اس نے وہ پتھر کو لے لیا اور مسجد کی سطح پر چڑھ گیا اور مسجد کے اول قنطرہ پر اس کو چھوڑا تھا ایک آدمی تھا جس نے اس کو قنطرہ ثانی کے طرف پھینک دیا تھا اور رخمہ کا یہ حال تھا کہ جب یہ ارادہ کرتا کہ قنطرہ سے اس کو چھوڑ دے تو وہ حجر اسود دوسرے قنطرہ کی طرف چلا جاتا تھا یہاں تک کہ ساتوین قنطرہ کے پاس پہنچا اور اس نے اس قنطرہ سے حجر اسود کو چھوڑ دیا اور میون نے امیر المؤمنین کے فرمائے اور آپ کے قول کے معنی ہونے کے سبب سے تکبیر کہی شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں میں کہتا ہوں کہ اس واقعہ کی مثل اسے کی جانب سے نہ کہا جاوے گا اور یہ نہ کہا جاوے گا مگر توقیف سے قراسط کا فتنہ اور ان کا حجر اسود کو لینا سنہ ۳۱۷ ھ میں سوسترہ میں تھا۔

اور منجبر و نکاذ کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائوں کے قبول ہونے میں ہے پہلے جن دعائوں کا ذکر ہوا ہے اور ان میں سے یہ دعائیں نہیں ہیں۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان میں ہے جو استسقا کے باب میں ہے اور یہ اکثر بار ہوا ہے اور آگے جو استسقا کی دعائیں آئی ہیں یہ ان کے سوا ہے

شیخین نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں  
 آرمیوں کو قحط سالی ہوئی اوس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے روز منبر پر خطبہ  
 پڑھ رہے تھے آپ کے پاس ایک اعرابی آیا اور اوس نے عرض کی یا رسول اللہ مال ہلاک ہو گیا اور  
 نیال بندہ کے ہو گئے آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے دعا فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 اپنے دونوں دست مبارک اٹھائے اور ہم آسمان میں ابر کا کوئی ٹکڑا نہیں دیکھتے تھے۔ قسم ہے  
 اوس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ابھی آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو  
 نیچے نہیں رکھا تھا کہ پھاڑوں کی مثل ابراٹھا پھر آپ ابھی منبر سے نہیں اترے تھے یہاں تک کہ  
 مینے پانی کو دیکھا کہ آپ کی ریش مبارک پر رہا ہے اوس دن اور اوس کے دوسرے دن اور  
 اوس سے جو ملا ہوا دن ہے یہاں تک کہ دوسرے جمعہ تک ہو پانی برسایا گیا وہی اعرابی کھڑا ہوا اور  
 اوس نے عرض کی یا رسول اللہ مکانات منہدم ہو رہے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 اپنے دونوں ہاتھ بلند فرمائے اور یہ دعا فرمائی۔ اللہم حوالینا ولا علینا۔ آپ اپنے دست مبارک  
 ابر کے کسی جانب اشارہ نہیں فرماتے تھے مگر وہ پھٹ جاتا تھا یہاں تک کہ تمام مدینہ مثل سخت  
 زمین کے ہو گیا اور صحرا بے نیلے اور وادی قناتہ ایک مہینہ تک ہتھارہا اور کسی طرف سے کوئی آدمی  
 نہیں آیا مگر اوس نے یہ باتیں کیں کہ ایسا روز کا مدینہ برسا جی مثل مہینہ ذہر سا ہو گا۔ اس حدیث کے  
 انس سے اور طریق بھی ہیں۔

بیہقی اور ابن عساکر نے مسلم الملانی کے طریق سے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک  
 اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اوس نے عرض کی یا رسول اللہ ہم آپ کے پاس  
 ایسے حال میں آئے ہیں کہ ہمارے پاس کوئی ایسا اونٹ نہیں ہے کہ آواز دے اور نہ کوئی ایسا  
 لڑکا ہے جو بکارت کے روئے اور اوس نے یہ اشعار پڑھے۔

ایتناک والعذر اذندی لثاتہا وقد شغلت ام الصبی عن الطفل

بہاؤ اللہ کے پاس ایسا حال میں آئے ہیں کہ باگہ عورت کا تالو فریاد سے خون آلود ہو اور بچہ کی مان بچہ سے فافل ہے۔

والقی بکفیہ الصبحی استکلا ۴۴ من الجوع ضعف ما یمر و ما یجلی

اور بڑا لڑائی ہے بچے نے عاجزی سے جھجھوک سے ہے اور روئے غصہ سے جو بیڑ، بیٹھی ہے اور جو چیز  
کہ کر دیتی ہے اپنے پیٹ میں

ولا تخی نما یا کل الناس عندنا ۴۵ سرى الخائن القاسى نے واسطہ نقل

نہی جو شے کھلتے ہیں اور سب قسم سے کوئی شے ہمارے پاس نہیں ہے سوا حائل عامی اور علیہ افزواید کے۔

ولیس لنا الا الیک قرارنا ۴۶ وایمن قرار الناس الا الی السرا

اور ہمارے لئے کوئی چارہ نہیں ہے مگر آپ کی طرف ہمارا بھاگنا۔ اور نہ یوں کا اثر کہان ہے مگر رسول کی طرف۔

یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ منبر پر چڑھے پھر آپ نے اپنے

دست مبارک آسمان کی طرف اٹھائے اور یہ دعا کی۔ اللهم استغنی عننا غنیاً مستغنیاً مر گیا مر گیا عند طاقتنا عاجلاً

غیر راست نافعاً غیر ضرر تملاً و بہ الضرر و تبت بہ الزرع و تحجی بہ الارض بعد موتہا و کذلک مخرجون۔

واللہ آپ نے اپنے دست مبارک اپنے سینہ تک نہیں پھیرے تھے کہ آسمان نے اپنے ابروؤں کو برسیا

اور اہل و طایہ آئے یہ فریاد کر رہے تھے یا رسول اللہ ہم غرق ہو گئے ہم غرق ہو گئے آپ نے اپنی

دست مبارک آسمان کی طرف اٹھائے اور یہ دعا فرمائی اللهم جانینا ولا علینا ابروئینہ سے ہٹ گیا

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسے یہاں تک کہ آپ کی کلیں نمایاں ہو گئیں پھر آپ نے فرمایا ابو طالب کی

نیکی اللہ تعالیٰ کے واسطے ہے اگر وہ زندہ ہوتے تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتیں حضرت علی

کرم اللہ وجہہ نے عرض کی گویا یا رسول اللہ آپ نے ابو طالب کے اس قول کا ارادہ فرمایا ہے

وایض یستقی النعام بوجہ ۴۷ شمال التیاحی عصمتہ لانا را مل

اور ایک مروی بنی کناذ کا کھڑا ہوا اس نے یہ اشعار پڑھے۔

لک الحمد والحمد من شکر ۴۸ سقیف بوجہ البنی المظہر

پیرے واسطے حمد ہے اور اس شخص سے حمد ہے جس نے شکر کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک

کی وجہ سے ہمو پانی دیا گیا۔

وَعَالِلَهُ خَالِقَهُ دَعْوَةٌ

الیه وَاخْصَصَ مِنْهُ الْبَصَرَ

آپ نے اللہ تعالیٰ سے جو آپکا خالق ہے دعا کی اور اللہ تعالیٰ کی طرف اپنی نظر اٹھائی۔

اَفَاثَبَ اللَّهُ عَلِيًّا مَضْرُ

وَهَذَا الْعِيَانُ لِمَا كَانَ الْمُنْجِسُ

اللہ تعالیٰ آپ کے سبب علیا مضر کی فریاد کو چھوڑا۔ جو خبر کہ سنی گئی تھی یہ واقعہ اس کے لئے ختم دیدہ ہے

وَمَا كَانَ كَمَا قَالَ عَمَّهُ

ابو طالب ابیض و زو غر

یہ امر ویسا ہی ہوا جیسا آپ کے چچا ابو طالب نے کہا ہے کہ آپ گورے اور چمکتی پیشانی والے ہیں کہ آپ کے

چہرہ کے سبب ابر سے پانی اٹکنا جاتا ہے ۱۲

وَلَمْ تَكُ إِلَّا الْكَفَّ السَّوَادَ

اَوَّاسٌ حَتَّى رَأَيْتَ الدَّرَّ

تنہا مگر اتنا زنا زجیمین چادر لپیٹی جاوے یا اس سے زیادہ جلد تھا یہاں تک کہ بننے مروتیوں کو دیکھا جو برسے۔

بِاللَّهِ يَسْقِي صَوْبَ الْإِنْعَامِ

وَمَنْ يَكْفُرُ اللَّهُ يَلْقَى الْغَيْبِ

آپ کے سبب اللہ تعالیٰ ابر سے یہ اب کر چکا اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے انکار کرتا ہے تغیر احوال دیکھتا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شاعر اچھا کلام کہتا ہے تحقیق تینے اچھا کہا ہے۔

پہلے نبی اور ابو نعیم نے ابی امامہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاشت

کے وقت مسجد میں کھڑے ہوئے آپ نے تین بار تکبیر کہی پھر آپ نے تین بار دعا کی۔ اللہم استغنا

پھر یہ فسر آیا اللہم ارزقنا سمنا ولبننا وحمما وحملا وعلیٰ یہ تھا کہ ہنسے آسمان میں صحاب کی قسم سے

کچھ نہیں دیکھا تھا آندہ ہی اور غبار اٹھا پھر جمع ہو گیا اور آسمان نے پانی برسایا اہل بازار نے فریاد کی

ادسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہڑے ہوئے تھے اور راستوں میں پانی پکڑا تھا راوی نے کہا میں نے کوئی سال نہیں دیکھا جو اس سال سے دودھ اور گھی اور چربی اور گوشت میں اکثر ہوتا نہ تھا وہ مگر یہ کہ ہر ایک شے راستوں میں ہوتی تھی راوس کو کوئی مول نہیں لیتا تھا۔

ابونعیم نے بیس بنت موزن عفر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ راوس ورمیان کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض مفرون میں تھے یکایک آدمیوں کو غصوں کے پانی کی امتیاز ہوئی آدمیوں نے شتر سواروں میں پانی ڈھونڈا نہیں پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وحالی پانی یہاں تک برسا کہ آدمیوں نے پانی بھر لیا اور آدمیوں کو پانی پلایا۔

یہی تھی اور ابونعیم نے ابن السیب کے طریق سے ابی لباب بن عبدالمذزر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر تھے خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا اللہم استعنا۔ ابولباب نے عرض کی یا رسول اللہ شرمین کی جگہوں میں میں آپ نے فرمایا کہ اے میرے اللہ اتنا پانی برساکہ ابولباب برہنہ کہڑا ہو کے تمر کے خشک کرنے کی جگہ کی بدرو کو اپنے تہد سے بند کرے راوی نے کہا ادسوقت ہم لوگ آسمان میں کچھ ابر نہیں دیکھتے تھے ابر نے کثرت سے پانی برسایا انصار ابولباب کے اطراف کہڑے ہو گئے اور کہا اے ابولباب ابر پر گرنے پلے گا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو فرمایا ہے وہ تم کو ابولباب برہنہ کہڑے ہو گئے اور انہوں نے اپنے تہد سے تمر کے خرمین کی جگہ کی بدرو کو بند کیا ابر پلٹ گیا۔

ابونعیم نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پانی کے قطوں کی شکایت کی۔ آپ میدگاہ کی طرف تشریف لے گئے اور منبر پر بیٹھے اور اپنے اپنے دونوں ہاتھ یہاں تک اٹھائے کہ آپ کی بخلوں کی سفیدی دیکھی گئی اللہ تعالیٰ نے ایک ابر کو پیدا کیا وہ گرجا اور بجلی چلی اور اس نے پانی برسایا آپ مسجد کو نہیں آئے یہاں تک کہ سیلاب بچکے آپ نے فرمایا شہدان اللہ علی کل شیء قدیر فانی عبد اللہ ورسولہ۔

ابن ماجہ و یحییٰ نے کعب بن مرہ یا مرہ بن کعب البہری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مضر پر دو عاکی آپ کے پاس ابوسفیان آئے اور عرض کی کہ آپ کی قوم کے لوگ ہلاک ہو گئے آپ ان کی بہتری کے لئے دعا فرمائی آپ نے یہ دعا کی اللہم رستقہ اغنیثا معنی غدا قاطب قاطباً مرعیاً نافعاً غیر ضار عا جلاً غیر راسٹ۔ ہم لوگ نہیں ٹھیرے مگر ایک جہر یہاں تک کہ ہم لوگوں کے لئے پانی برسا یہاں تک کہ آپ کے پاس آدمی آئے: وراہ یخون نے آپ سے بڑش کی شکایت کی اور عرض کیا کہ مسکات گئے ہیں آپ نے دعا فرمائی۔ اللہم جو المینا ولا علینا۔ ہر وہ ہے اور بائیں جانب ٹکڑے ٹکڑے ہونے لگا۔

ابن ماجہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کی یا رسول اللہ میں آپ کے پاس ایسی قوم کے پاس سے آیا ہوں کہ جن کے چرواہے کو کچھ خوش نہیں دیا جاتا اور اون کے پاس اتنا چارہ نہیں ہے کہ اپنے نر اونٹ کو روک کر کہیں آپ سن کر منبر پر چڑھے اور آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی پھر آپ نے فرمایا۔ اللہم استقنا غنیثا معنی غدا قاطب قاطباً مرعیاً نافعاً جلاً غیر راسٹ۔ پھر آپ منبر سے اتر آئے اطراف میں سے کسی طرف آپ کے پاس کوئی شخص نہیں آتا تھا کہ وہ لوگ یہ کہتے تھے کہ ہمارے پاس پانی برسا۔

بخاری نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں اکثر بارشاعر کے اس قول کو یاد کرتا تھا۔ وایض یستقی النمام بوجہ۔ ثمال الیتمای عصتہ للارامل۔ اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھتا تھا آپ منبر پر پانی کے لئے دعا فرماتے تھے آپ منبر سے نہیں اترتے تھے یہاں تک کہ ہر ایک پر نالہ جوش مارتا تھا۔

خطابی نے (غریب الحدیث) میں اور ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں آدمیوں کو قحط ہو گیا آپ مدینہ منورہ سے یثیب الخرقہ کی طرف تشریف لے گئے اس وقت آپ سیاہ علامہ باندھے تھے ایک طرف علامہ کی اپنے سامنے چوڑی تھی اور دوسری طرف اپنے دونوں شانوں کے درمیان اور عربی کمان کا مذہب پر ڈالے ہوئے تھے آپ روئے قبلہ ہو گئے پھر تکبیر کہی اور اپنے اصحاب کو دو رکعت نماز پڑھائی وہ دونوں رکعتوں میں قرأت کے

ساتھ چہرہ کیا ہوں رکعت میں سورہ اذ الشمس کو پڑھی اور دوسری رکعت میں والضحیٰ پڑھی پھر اپنے  
 اپنی بیوا و مبارک پلٹائی تاکہ سنہ کی حالت پلٹ جاوے پھر آپ نے اللہ تعالیٰ عزوجل کی حمد و ثناء  
 کی پھر آپ نے اپنے دو وزن ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا کی۔ اللہم ضاحت بلا و تا وا غبرث ارضنا و ہا  
 ورائنا اللہم منزل ابرکات من الماکب و زادنا رحمتہ من معاد نہیا الغیث لمستغیث انت المستغفر من  
 المالم فستغفرک اللغات من ذنوبنا و نوزب الیک من عظیم خطایانا اللہم ارسل السماء علینا دمارا و اکفنا  
 منہ و رامن تحت عرشک من حیث یقنعنا ذینا حشینا و ارفع اریحا و ارفع عاطقنا عا اخصبا تسرع لنا البسات  
 و تکثر لنا البرکات و تقبل بہ الخیرات اللہم انک قلت فی کتابک وجعلنا من الماء کل شیء حی اللہم لا  
 حیاة لشیء خلق من الماء الا باماء اللہم و قد نفع الناس و من قنطہم ساء ظنہم و ہا مت بہا بہم و محبت  
 محب علی علی اولادہا و حببت عنا قطر السماء فذقت لذلک عظمہا و زہب لمحبہا و ذاب ظمہا اللہم ارحم  
 انین الائنہ و حنین الحائتہ و من لا یحیل رزق غیرک اللہم ارحم البہائم الحامیۃ و الانعام السایۃ و الاطفال الصائۃ  
 اللہم ارحم المشایخ الرکع و الاطفال الرضع و البہائم الرتع اللہم زونا قوتا الی قوتنا و لا ترونا محرومین انک  
 سمیع الدعاء ہرچنگ یا ارحم الراحمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا سے خلق نہیں ہوئے تھے  
 بیان تک کہ ابراہیم اور بیان تک ہوا کہ اون لوگوں میں سے جو آپ کے ساتھ آئے تھے ہر ایک مرد نے  
 یہ غم کیا کہ کیونکر اپنے مکان کو پلٹ کے جاؤں گا اوس بارش سے بہا ہم نے خوش زندگی کی اور کہیتی سنہ  
 ہوئی اور آدمیوں نے عیش سے زندگی کی یہ کل امور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے ہوئے  
 یہ باب اوس دعا کے بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

### اپنی آل کے واسطے فرمائی تھی

شیخین نے ابوہریرہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا کی  
 اللہم اجعل رزق آل محمد قوتا۔ یہی سنی ہے کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قوت نصیب ہوا

اور انھوں نے اُس پر صبر کیا۔

## باب

بہتقی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جہانگو  
جہان کیا اور آپ نے کسی کو اپنی ازواج کے پاس کھانے کیلئے بھیجا اور نبی ہون میں سے  
ایک کے پاس بھی کچھ چیز نہیں پائی آپ نے دعا فرمائی۔ اللہم انی اسالک من فضلک ورحمتک فانہ  
لا یملکھا الا انت اس دعا کے بعد آپ کے پاس ایک بہنی ہوئی بکری ہدیہ بھیجی گئی آپ نے فرمایا کہ  
یہ بکری اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے اور ہم اس کی رحمت کا انتظار کرتے ہیں۔

بہتقی نے واثلہ بن الاسقع کی حدیث سے اوپر کی حدیث کی مثل روایت کی ہے اور اس میں  
یہ ہے کہ ایک بہنی ہوئی بکری اور چھ پانچ ہدیہ بھیج گئیں اون دو وزن میں سے اہل صفہ نے یہاں تک  
کھایا کہ وہ شکم سیر ہو گئے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے ہم نے اس کے فضل اور رحمت کو چاہا  
سو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کی رحمت اس کے پاس ہمارے لئے ذخیرہ کی گئی ہے۔  
یہ باب اس دعا کے بیان میں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے کی تھی

طبرانی نے (اوسط) میں اور حاکم نے حسن سند سے ابن عمر سے یہ روایت کی ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک حضرت عمر کے سینہ پر تین بار بار بوجھ دیا وہ  
اسلام لائے اور آپ یہ دعا فرماتے تھے اللہم اخرج من غل واملہ ایمانا۔

یہ باب اس دعا کے بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

## حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے واسطے کی تھی

حاکم نے روایت کی کہ اس کو صحیح حدیث کہا ہے وہ یحییٰ اور ابو نعیم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں مریض ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری عیادت کی اور میں یہ دعاء مانگتا تھا اے میرے اللہ تعالیٰ اگر میری اہل حاضر ہو گئی ہے تو مجھ کو راحت دے اور اگر میری اہل متاخر ہے تو مجھ سے یہ تکلیف اٹھا لے اور اگر یہ بیماری بلا ہے تو مجھ کو صبر دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا کی اللھم اشف اللھم عافہ پھر آپ نے فرمایا کہ ہر جاؤ میں کہہ رہا کیا اب تک اوس بیماری نے میری طرف عود نہیں کیا۔

حاکم نے اس حدیث کو صحیح حدیث کہا ہے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک عورت کی طرف گیا اوس نے آپ کے لئے ایک بکری فسخ کی آپ نے فرمایا کہ ضرور ایک مرد اہل جنت سے داخل ہوگا حضرت ابوبکر الصدیق داخل ہوئے پھر آپ نے فرمایا کہ ضرور ایک مرد اہل جنت سے داخل ہوگا حضرت عمر داخل ہوئے پھر آپ نے فرمایا کہ ضرور ایک مرد اہل جنت سے داخل ہوگا اے میرے اللہ تعالیٰ اگر تیرا چاہتا ہے تو اوس مرد کو علی کر دے۔ حضرت علی ہی داخل ہوئے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان میں ہے جو

سعد بن ابی وقاص کے واسطے کی تھی۔

یہ یحییٰ نے قیس بن ابی حازم سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سعد کہا واسطے یہ دعا کی اللھم استجب لہ اذواک دھبہ وقت وہ دعائے مانگے تو دعا قبول کر۔ یہ حدیث مرسل اور حسن ہے۔

ترمذی نے اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح حدیث کہا ہے قیس کے طریق سے سعد سے یہ روایت ہے

کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا فرمائی اللہم اجب السعدا وادعاک سعد وعاہدین کرتے مگر انکی دعا مستجاب ہوتی تھی۔ اور طبرانی نے واسطہ امین ابن عباس کی حدیث سے اسکی مثل روایت کی جو آہن مسکر نے قیس بن ابی حازم کے طریق سے ابو بکر الصدیق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ

سچے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منسوب ہے آپ سعد کے واسطے یہ دعا فرماتے تھے اللہم سعد وعاہدین۔

جسب و عہد و عہد (اوس کے تیر کو راستی دے اوس کی دعا قبول کر اوس کو دوست رکھ)۔  
 تحقیق نے اور یہی نے عبد الملک بن عمیر کے طریق سے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اہل کوفہ میں سے کچھ آدمیوں نے سعد بن ابی وقاص کی شکایت حضرت عمر سے کی حضرت عمر نے سعد کے ساتھ اس شخص کو بھیجا جو سعد کے واقعات بتا لو گن سے پوچھے اوس نے سعد کو کوفہ کی مسجد میں پھر یا سعد کے واسطے کسی نے کچھ نہ کہا مگر اچھا بیان تک کہ وہ شخص ایک مسجد کے پاس پھر یا ایک مرنے جسکا نام ابو سعد تھا کہا سو جسوقت تم نے ہکو قسم دی ہے تو ہم کہتے ہیں کہ سعد برابر تقسیم نہیں کرتے تھے اور لشکر کے ساتھ نہیں جاتے تھے اور تھنہ یعنی مقدمات غلایق میں عدل نہیں کرتے تھے سعد نے سن کر یہ دعا کی اللہم ان کان کاذا فاطل عمرہ واطل فقرہ وعرضہ للفقن۔ اسے میرے اللہ تعالیٰ اگر یہ شخص جوڑا ہے تو اسکی عمر طویل کر اور اس کے فقر کو طویل کر اور اس کو فتنوں کے واسطے نشانہ بنا بنائے عمر نے کہا کہ میں نے اوس کو ایسے حال میں دیکھا کہ وہ ایسا شیخ کبیر ہو گیا تھا کہ اوس کی بیوی اوس کی آنکھوں پر بڑھاپے سے گر پڑی تھیں اور وہ محتاج ہو گیا تھا اور دستہ میں چھوٹی لڑکی کے سامنے آتا اور اون کو روچتا تھا جسوقت اوس سے کوئی پوچھتا تو یہ کیا حال ہے وہ یہ کہتا کہ شیخ کبیر بن فتنہ میں ڈالا گیا ہوں سعد کی دعا مجھ کو پہنچی ہے۔

ابن عساکر نے مصعب بن سعد کے طریق سے یہ روایت کی ہے کہ سعد نے کوفہ میں آدمیوں کو خطبہ سنایا اور آدمیوں سے خطاب کر کے پوچھا میں تمہارے واسطے کون امیر ہوں یعنی میں شہزادے ساتھ کیا معاملہ کرتا ہوں یہ سن کر ایک مرد کھڑا ہو گیا اور اوس نے کہا جانتیک مجھ کو علم ہے میں کشتیاں کرتا ہوں کہ تم رعیت کے حق میں عدل نہیں کرتے ہو اور برابر تقسیم نہیں کرتے ہو اور لشکر میں رہ کر جہاد نہیں کرتے ہو

سعد نے یہ سن کر کہا اے میرے اللہ تعالیٰ اگر یہ شخص جھوٹا ہے تو اسکی مینائی گواندھا کر دے۔  
اور اس کے فخر کی تعیل کر اور اس کی عمر واد کر اور اس کو فتنوں کے واسطے نشانہ بنا دے وہ شخص  
نہیں مر یہاں تک کہ اندھا ہو گیا اور ایسا عتاج ہو گیا کہ آدمیوں سے اس نے سوال کیا اور مختار  
کذاب کے فتنہ کو اس نے پایا اور اس فتنہ میں دو قتل کیا گیا۔

طبرانی اور ابونعیم اور ابن عساکر نے قبصہ بن جراح سے روایت کی ہے کہ ہامہ کہ سلطان  
میں سے ایک مرد نے سعد بن ابی وقاص کی بھو کی سعد نے یہ دعا کی اے میرے اللہ تعالیٰ  
اسکی زبان اور اس کے ہاتھ کو مجھ سے باز رکھ مجھ سے تو چاہے یوم قادیسیہ میں اس  
مرو کو تیر لگا اور اس کی زبان کٹ گئی اور اس کا ہاتھ کٹ گیا کسی کلمہ کے ساتھ اس نے مکلم  
نہیں کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچ گیا۔

ابن ابی الدینا نے (کتاب مجابی الدعوة میں) اور ابن عساکر نے مغیرہ سے مغیرہ نے اپنی  
مان سے روایت کی ہے کہ ہامہ کہ ایک عورت متقی جس کا قبچہ کا سا قد تھا آدمیوں نے کہا کہ یہ عورت  
سعد کی بیٹی ہے سعد کے رضو کے پانی میں اس نے ہاتھ ڈال دیا سعد نے اس کے لئے یہ دعا  
کی یضیع اللہ قرنگ (اللہ تعالیٰ تیر سے زمانہ کو کم کر دے) اور ان کی دعا سے وہ اب تک جواں نہیں ہوئی  
ابن ابی الدینا اور ابن عساکر نے مینا رسولی عبدالرحمن بن عوف سے روایت کی ہے کہ ایک  
عورت مسجد کے پاس آیا کرتی تھی اور ہر سے جہانکا کرتی تھی سعد اس کو منع کیا کرتے تھے وہ باز آتی  
ایک دن وہ آئی یا اس نے اچھ سے جہانکا سعد نے یہ دعا کی شاہ وجہک اس کا چہرہ اس کی  
پیٹھ کی طرف پھر گیا۔

حاکم نے قیس سے روایت کی ہے کہ ہامہ کہ ایک مرد نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو برا کہا  
سعد نے سن کر یہ دعا کی اے میرے اللہ تعالیٰ یہ شخص تیر سے اولیاء میں سے ایک ولی کو برا کہتا ہے  
اس مجمع کو تو متفرق نہ کر یہاں تک کہ تو اپنی قدرت ان لوگوں کو دکھلا دے قیس نے کہا واللہ ہم  
لوگ متفرق نہیں ہوئے یہاں تک کہ اس کا گھوڑا اس کے زمین میں دھس گیا اور اس کو

کھوپڑی کے بل پتھرون میں گرادیا اوس کا داغ پھٹ گیا اور وہ مر گیا۔  
حاکم نے مصعب بن سعد سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد پر سعد نے بددعا کی اوس کی پاس  
ایک اونٹنی آئی اور اوس نے اوس مرد کو قتل کر ڈالا۔ سعد نے ایک غلام آذا و کیا اور حلف کیا  
کہ کسی پر بددعا نہ کروں گا۔

حاکم نے ابن المسیب سے یہ روایت کی ہے کہ مروان نے یہ کہا کہ یہ مال ہمارا مال ہے  
جس کو ہم چاہیں گے اوس کو دیں گے یہ سن کر سعد نے اپنے دو وزن ہاتھ اٹھائے اور مروان سے  
پوچھا کیا میں بددعا کروں مروان جھپٹ کے آیا اور اوس نے سعد کو گلے لگا لیا اور کہا اے اباحق  
میں تم کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ تم بددعا نہ کرو یہ مال نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کا۔

بیہقی اور ابن عساکر نے یحییٰ بن عبد الرحمن بن لیث سے اونھون نے اپنے باپ سے اور  
اون کے باپ نے اون کے دادا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ سعد نے دعا کی اور یہ کہا  
اے میرے رب میرے لڑکے چھوٹے چھوٹے ہیں میری موت کی مجھ سے یہاں تک تاخیر کر  
کہ وہ بالغ ہو جاویں سعد کی موت نے بیس سال تاخیر کی۔

طبرانی نے عامر بن سعد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس درمیان کہ سعد جا رہے تھے  
یکایک ایک مرد کے پاس سے گزرے وہ مروان سو وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اور حضرت  
طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو برا کہہ رہا تھا سعد نے اوس مرد سے کہا کہ تو اون قوم کو  
برا کہتا ہے جن کے لئے اللہ تعالیٰ کی جانب سے جو امر سابق تھا وہ سابق ہو گیا واللہ تجھ کو ضرر  
چاہیے کہ اون کے برا کہنے سے باز آوے یا میں ضرر تجھ پر اللہ سے بددعا کروں گا اوس مرد نے  
کہا تجھ کو یہ شخص ایسا خوف دلاتا ہے گویا وہ نبی ہے جو دعا کرے گا وہ قبول ہوگی سعد نے یہ دعا کی  
اے میرے اللہ تعالیٰ یہ شخص اون اقوام کو برا کہتا ہے کہ تیری جانب سے جو امر سابق تھا وہ انکو  
لئے سابق ہو گیا ہے ابھی کے دن اسکو عقوبت اور سزا اگر دان دے ایک اونٹنی آئی اومیون نے  
اوس کے لئے جگہ کھودی اوس نے اوس مرد کو کچل ڈالا ہم نے اومیون کو دیکھا کہ سعد کے

پچھے پچھے جا رہے تھے اور سعد سے یہ کہہ رہے تھے کہ اسے ابو اسحاق اللہ تعالیٰ فرمائی دعا قبول کی۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کی اجابت کے

بیان میں ہے جو مالک بن ربیعہ کے واسطے کی تھی

آبن منذہ اور ابن عسا کر نے یزید بن ابی مریم سے اور بخون نے اپنے باپ مالک بن ربیعہ السلولی سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کے لئے یہ دعا کی کہ اون کی اولاد میں برکت ہو اون کے اسی لڑکے پیدا ہوئے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان میں

ہے جو عبد اللہ بن عتبہ کے واسطے کی تھی۔

بیہقی نے عبد اللہ بن عتبہ کی ام ولد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے اپنے سید عبد اللہ بن عتبہ سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تم کس چیز کو یاد رکھتے ہو اور بخون نے کہا میں یاد رکھتا ہوں کہ میں پانچ یا سات برس کا لڑکا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو اپنے آغوش مبارک میں بٹھلایا اور میرے واسطے اور میری اولاد کے واسطے برکت کی دعا کی عبد اللہ کی ام ولد نے کہا کہ ہم اوس دعا کی برکت کو پہچان تے ہیں کہ ہم بوڑھے نہیں ہوتے ہیں۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کی بیان میں ہے



## جو نا لنعہ کے واسطے فرمائی تھی

بیہقی اور ابو نعیم نے یعلیٰ بن الاشدرق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے اوس نا لنعہ سے سنا ہے جو بنی جعدہ کا نا لنعہ تھا وہ یہ کہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں بیٹے شعرطہ آئے آپ کو وہ شعر پسند آیا آپ نے فرمایا تو نے شعر میں جدت کی ہے لا ینقض اللہ غاک رلوسی نے کہا میں نے نا لنعہ کو دیکھا کہ نا لنعہ پر ایک سو چند سنہ آئے تھے اور اوس کا کوئی ذات نہیں گیا تھا۔ پھر بیہقی نے اس حدیث کی روایت دوسری وجہ سے نا لنعہ سے کی ہے۔ اور اس حدیث کی روایت ابن ابی اسامہ نے دوسری وجہ سے نا لنعہ سے کی ہے اور اس حدیث میں یہ ہے کہ نا لنعہ و انثون میں احسن الناس تھا۔ جب وقت نا لنعہ کا کوئی و انت گرتا تو اوس کا دوسرا و انت اوگ آتا تھا۔ اور اس حدیث کی روایت ابن السکن نے دوسری وجہ سے نا لنعہ سے کی ہے اور اس حدیث میں یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کے سبب سے نا لنعہ کے و انت اولے سے زیادہ سفید تھے میں نے اوس کے وہ و انت دیکھے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

## ثابت بن یزید کے واسطے دعا فرمائی تھی

طبرانی نے (مسند الشامیین) میں اور ابن مندہ نے اور ماوردی نے (معرفة) میں ابن عابد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ثابت بن یزید نے عرض کی یا رسول اللہ میرا پاؤں لنگڑا ہے میں نہیں لگتا ثابت نے کہا کہ میرے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی میں اچھا ہو گیا اور میرا پاؤں دوسرے پاؤں کی مثل زمین پر ٹپکنے لگا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس دعا کے بیان میں ہے

## جو مقدار کے لئے فرمائی تھی

بت الزہیر سے روایت کی ہے اور ضباعہ مقدار کی زوہر تھیں کہا ہے کہ  
بت سے بقیع میں گئے اور ایک ویران جگہ میں داخل ہوئے اوس درمیان  
ایک ایک چوہے نے ایک سورنخ سے ایک دینار نکالا اور وہ چوہا ایک  
ن تک کہ شترہ دینا کچھ بچ گئے مقدار اون دیناروں کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ  
پ کو اون دیناروں کی خبر دی آپ نے مقدار سے پوچھا کیا تم نے اپنا  
رہنے کہا نہیں آپ نے مقدار سے فرمایا کہ ارن دیناروں میں تیرہ صدقہ دے  
ن دیناروں میں برکت دے ضباعہ نے کہا کہ اون دیناروں کے  
ن تک کہ مینے عمدہ چاندی مقدار کے مکان میں دیکھی۔

ایک  
کہ  
ایک  
سلم  
ہاتھ  
نہیں  
آخر

یہ با ————— علی اقدس علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان میں ہے

## عمر بن الحمق کے واسطے فرمائی تھی

مسند امین اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے عمرو بن الحمق سے روایت کی  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ پلایا آپ نے اون کے لئے یہ دعا فرمائی  
ہیں گزرتے کوئی سفید بال اونفون نے نہیں دیکھا۔

ہے کہ  
اللہم

ن ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

یہ با

اولاد کے واسطے دعا فرمائی تھی

طبرانی نے سبرہ سے یہ روایت کی ہے کہ اون کا باپ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا  
آپ نے اوس کے بیٹوں کے واسطے دعا فرمائی وہ آج کے دن

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

تے ضمہ

بن ثعلبہ کے واسطے دعا فرما

طبرانی نے ضمہ بن ثعلبہ بہزی سے روایت کی ہے کہ وہ  
آئے اور عرض کی یا رسول اللہ آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے شہ  
فرمائی اللہم فی احرم دم ابن ثعلبہ علی المشرکین او انھوں نے اپنے زنا  
اور قوم مشرکین پر حملہ کرتے تھے یہاں تک کہ صف کو پیر ڈالتے تھے

ہم کے پاس  
نے یہ دعا  
بک عمر پائی  
تھے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی

م نے

ایک یہودی کی واسطے دعا فرما

بیہقی نے مجہول سند سے اس سے روایت کی ہے کہ ایک  
سامنے بیٹھا تھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چپینک لی اوس یہود  
والہ وسلم نے ہدایہ اللہ فرمایا وہ یہودی مسلمان ہو گیا۔

یہ والہ وسلم کے  
نبی صلی اللہ علیہ

یہ باب اس بیان میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ

ابی سلمہ

کے واسطے دعا فرمائی

ابن سعد نے عبد الحمید بن سلمہ کے طریق سے اور عنون نے سپہ باپ سے اور او عنون نے ان کے  
 واداسے یہ روایت کی ہے کہ اون کے مان باپ نے اون کے باہر میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کے پاس جھکڑا کیا ایک اون میں کا کا فر تھا اور ایک مسلمان تھا آپ نے اس کو اختیار کیا وہ کا فر کی طرف  
 متوجہ ہوا آپ نے یہ دعا فرمائی اللہم ہدہ پھر وہ مسلمان کی طرف متوجہ ہوا آپ نے اس کے لئے اور  
 مسلمان کے ساتھ حکم کیا دینی یہ حکم کیا کہ وہ مسلمان کے پاس رہے

## باب

احمد نے اور بیہقی نے دشعب الایمان میں ابی امامہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک نوجوان مرد  
 نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ مجھ کو زنا کرنے کے واسطے اجازت  
 دیجیے قوم کے لوگ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کو جھڑکا اور کہا چپ رہو رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس آؤ وہ آپ کے بہت قریب آگیا آپ نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ وہ  
 بیٹھ گیا آپ نے اس سے پوچھا کیا تو زنا کو اپنی مان کے واسطے دوست رکھتا ہے اس نے عرض  
 کی واللہ یا رسول اللہ میں اس امر کو دوست نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ آپ پر مجھ کو خدا کرے آپ نے فرمایا  
 کہ جیسے تو زنا کو اپنی مان کے واسطے دوست نہیں رکھتا ہے ویسہی آدمی زنا کو اپنی ٹون کے واسطے  
 دوست نہیں رکھتے میں آپ نے اس سے پوچھا کیا تو زنا کو اپنی بیٹی کے واسطے دوست رکھتا ہے  
 اس نے عرض کی یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ آپ پر مجھ کو خدا کرے واللہ میں اپنی بیٹی کے واسطے زنا کو  
 دوست نہیں رکھتا ہوں آپ نے فرمایا کہ جیسے تو اپنی بیٹی کے واسطے زنا کو دوست نہیں رکھتا ہے  
 ویسہی آدمی اپنی بیٹیوں کے واسطے زنا کو دوست نہیں رکھتے میں آپ نے اس سے پوچھا کیا تو  
 زنا کو اپنی بہن کی واسطے دوست رکھتا ہے اس نے عرض کی اللہ تعالیٰ مجھ کو آپ پر خدا کرے واللہ  
 میں اپنی بہن کے واسطے زنا کو دوست نہیں رکھتا ہوں آپ نے فرمایا جیسے تو اپنی بہن کے واسطے  
 زنا کو دوست نہیں رکھتا ہے ویسہی آدمی زنا کو اپنی بہنوں کے واسطے دوست نہیں رکھتے میں

آپ نے اوس سے پوچھا کیا تو زنا کو اپنی بھوپہ کے واسطے دوست رکھتا ہے اوس نے عرض کی اللہ تعالیٰ مجھ کو آپ پر فدا کرے واللہ میں اپنی بھوپہ کے واسطے زنا کو دوست نہیں رکھتا ہوں آپ نے فرمایا جیسے تو زنا کو اپنی بھوپہ کے واسطے دوست نہیں رکھتا ہے ویسی ہی آدمی زنا کو اپنی بھوپہ کے واسطے دوست نہیں رکھتے میں آپ نے اوس سے پوچھا کیا تو زنا کو اپنی خالہ کے واسطے دوست رکھتا ہے اوس نے عرض کی اللہ تعالیٰ مجھ کو آپ پر فدا کرے واللہ میں زنا کو اپنی خالہ کے واسطے دوست نہیں رکھتا ہوں آپ نے فرمایا جیسے تو زنا کو اپنی خالہ کے واسطے دوست نہیں رکھتا ہے ویسی ہی آدمی زنا کو اپنی خالہ کے واسطے دوست نہیں رکھتے میں راوی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک اوس پر رکھا پھر آپ نے یہ دعا کی اللہم اغفر ذنبہ و طہر قلبہ واحصن فرجہ راوی نے کہا کہ اس کے بعد وہ جوان کسی شے کی طرف التفات نہیں کرتا تھا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

### ابی ابن کعب کے واسطے دعا فرمائی تھی

یہ بتی نے سلیمان بن صرور سے یہ روایت کی ہے کہ ابی ابن کعب اون دو مردوں کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے جنہوں نے قرأت میں اختلاف کیا تھا اون دونوں میں سے ہر ایک مرد یہ کہتا تھا کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھایا ہے آپ نے دونوں سے پڑھوایا اور سن کر آپ نے فرمایا کہ تم دونوں نے اچھا پڑھا ابی نے کہا کہ جاہلیت میں جس شک پر تھا میرے دل میں اوس سے زیادہ شدید شک داخل ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سینہ پر مارا اور یہ دعا فرمائی اللہم اذهب عنہ الشیطان۔ میری یہ حالت ہوئی کہ مجھ سے پسینہ بہنے لگا اور گویا میں اللہ تعالیٰ کی طرف ایسی حالت میں خوف سے دیکھ رہا ہوں دیا حق اور باطل مجھ کو نظر آ رہا ہے

## یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان میں ہے جو ابن عباس کی واسطے فرمائی تھی

فقہین نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ابا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری واسطے دعا فرمائی اور یہ فرمایا۔ اللہم فقه فی الدین۔ اور اسی حدیث کی روایت حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے دوسری وجہ سے ابن عباس سے اس دیا کی ہے وعلہ التاویل۔ احمد اور ابونعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ابا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے سر پر اپنا دست مبارک پھیرا اور میرے لئے حکمت کی واسطے دعا فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا نے میرے حق میں خطا نہیں کی دینی اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکمت عطا کی۔

اور ابونعیم نے ابن عباس سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کی واسطے یہ دعا فرمائی۔ اللہم اعط الحکمة وعلہ التاویل۔ اب میرے اللہ تعالیٰ تو عبد اللہ کو حکمت عطا کر اور تاویل قرآن شریف تسلیم فرما۔

حاکم نے ابن عباس سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کے واسطے یہ دعا فرمائی۔ اللہم علہ تاویل القرآن۔

ابن عدی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ابا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبد اللہ ابن عباس کے واسطے دعا فرمائی دعا میں یہ فرمایا۔ اللہم بارک فیہ والنشر منہ۔ اسے میرے اللہ تعالیٰ عبد اللہ میں برکت دے اور اوس سے علم کو بڑھاتا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان میں ہے

## جوانس بن مالک کی واسطے فرمائی تھی

تھخین نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میرے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا فرمائی اللہم اکثر مالہ وولدہ وبارک لہ فیما رزقته۔ انس نے کہا واللہ میرا مال کثیر ہے اور میری اولاد اور میری اولاد کی اولاد ایک سو کی تعداد میں گنی جاتی ہے اور انس نے کہا کہ میری بیٹی آمنہ نے مجھ سے کہا کہ بصرہ میں حجاج کے آنے تک میری صلیبی اولاد ایک سو اسیس و قیس و قن کی گئی۔

بیہقی نے انس سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کے واسطے یہ دعا فرمائی۔ اللہم اطل عمرہ واکثر مالہ واغفر لہ اسکی عمر وادکر اور اس کا مال کثیر کر دے اور اسکی مغفرت فرما۔ ترمذی اور بیہقی نے ابو العالیہ سے روایت کی ہے کہ انس کا ایک باغ تھا جہاں سال میں دو بار سیوہ آتا تھا اور اس باغ میں ایک قسم کا ریحان تھا کہ اس سے مشک کی بو آتی تھی۔

بیہقی نے حمید سے یہ روایت کی ہے کہ انس نے ننانوے برس کی عمر پائی اور سنہ اکانوسہ ہجری میں مرے۔

ابن سعد نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لئے یہ دعا فرمائی۔ اللہم اکثر مالہ وولدہ واطل عمرہ واغفر لہ نبی صلیبی اولاد ایک سو دو و قن کی اور میرے پچھل سال میں دو بار آتے ہیں اور دنیا میں اتنی مدت باقی رہا ہوں یہاں تک کہ زندگی سے ملول نہ ہو گیا ہوں۔ اور بیہقی چیرچہ مغفرت ہے اسکی امید کہتا ہوں۔

ابن سعد نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے اور میرے مال اور میری اولاد کے حق میں جو دعا فرمائی تھی آپ کی اوس دعا کو میں ہنر و پہچان ہوں۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان میں ہے جو ابو ہریرہ اور اون کی والدہ کی واسطے فرمائی تھی

مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ روئے زمین پر کوئی مومن مرد اور کوئی مومنہ عورت

نہیں ہے مگر وہ مجھ کو دوست رکھتے ہیں۔ راوی نے کہا میں نے ابو ہریرہ سے پوچھا کہ اس کا علم تم کو کیونکہ  
 ابو ہریرہ نے کہا کہ میں اپنی ماں کو اسلام کی طرف بلاتا تھا وہ اسلام سے انکار کرتی تھی میں نے عرض  
 کی یا رسول اللہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی کہ ابو ہریرہ کی ماں کو اسلام کی ہدایت کرے آپ نے  
 اوس کے لئے دعا فرمائی میں پلٹ کے گیا جبکہ میں اپنے مکان میں داخل ہوا تو میری ماں نے  
 اشہدان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ کہا یہ سن کر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف  
 پلٹ کے ایسے حال میں گیا کہ میں فرحت سے رو رہا تھا جیسے میں حزن سے رویا کرتا تھا اور میں نے  
 عرض کی یا رسول اللہ آپ کی دعا اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور ابو ہریرہ کی ماں کو اسلام کی ہدایت  
 کی اب آپ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ایسا کرے کہ مجھ کو اور میری ماں کو اپنے مومن  
 بندوں کا دوست کر دے اور ان کو اللہ تعالیٰ ہمارا دوست کر دے آپ نے یہ دعا فرمائی اللہم حبیب  
 عبیدک ہذا وامہ الی عبادک المومنین حبیبہم الیہما۔ روئے زمین پر کوئی مرد مومن اور مومنہ عورت  
 نہیں ہے مگر وہ مجھ کو دوست رکھتے ہیں اور میں اون کو دوست رکھتا ہوں۔

حاکم نے محمد بن قیس بن حمزہ سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد زید بن ثابت کے پاس آیا اور  
 اون سے کچھ پوچھا زید نے کہا کہ تم ابو ہریرہ کو کچھ پوچھو ورنہ یہ ہے کہ اوس درمیان کے ہیں اور ابو ہریرہ  
 اور فلان شخص مسجد میں دعا مانگ رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے  
 میں نے اور میرے ہم صحبت نے دعا کرنی شروع کی اور ہماری دعا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 آمین فرماتے جاتے تھے پھر ابو ہریرہ نے یہ دعا کی۔ انی اسالک مثل ما سالک صاحبای واسالک  
 علما لانیسی جی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آمین فرمایا ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ہم بھی اللہ تعالیٰ سے  
 وہ علم چاہتے ہیں جو نہ بھولا جاوے آپ نے فرمایا کہ تم دونوں سے دوسری باتیں پوچھو۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان میں ہے  
 جو سایب کے واسطے کی تھی



بخاری نے حمید بن عبد الرحمن سے روایت کی ہے کہ سایب بن یزید ایسے حال میں مرے کہ چرانوسے برس کے تھے اور تیز اور چالاک اور مستدل الاحوال تھے اور غمون نے کہا کہ مجھ کو معلوم ہوا کہ اپنے اپنی سماعت اور بصر سے نفع نہیں ادا ٹھایا مگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کے سبب

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان میں ہے جو عبد الرحمن بن عوف کیواسطے فرمائی تھی

شیخین نے انس سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف سے بارک اللہ لک فرمایا اور اس حدیث کی روایت ابن سعد اور بیہقی نے دوسری وجہ سے کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے کہ عبد الرحمن نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے اگر میں کوئی پتھر ادا ٹھاؤں گا تو میں مر جاؤں یہ امید کر ڈھکا گا اس کے نیچے سے مجھ کو سوتا یا چاندی ملے گی۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان میں ہے جو عروۃ الباری کے واسطے فرمائی تھی

بیہقی اور ابونعیم نے عروۃ الباری سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے لئے یہ دعا کی دعا فرمائی تھی وہ اگر مٹی مول لیتے تو ضرور مٹی میں بھی ادا کنفع ہوتا تھا۔ ابونعیم نے عروۃ الباری سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لئے یہ دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے معاملہ اور میرے مجھ کو برکت دے میں کوئی شے نہیں خریدی مگر اوس میں سے نفع پایا۔

ابونعیم نے دوسری وجہ سے عروۃ الباری سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے واسطے فرمایا بارک اللہ لک فی غنقہ بینک تیرے معاملہ میں اللہ تعالیٰ برکت دے اس کے بعد میں مقام کناسہ کے بادریں کھڑا ہوتا اور قیام کرتا تھا میں اپنے اہل خانہ کی طرف پلٹ کر نہیں نکلیا تھا کہ

عجبکو چالیس ہزار درم کا نفع ہوتا تھا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان میں ہے  
جو عبد اللہ بن جعفر کی واسطے فرمائی تھی

ابن ابی شیبہ اور ابو یعلیٰ اور بیہقی نے حسن سند سے عمرو بن العریف سے یہ روایت کی ہے کہ  
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبد اللہ بن جعفر کی طرف گئے اور وہ کوئی شے بیچ رہے تھے اوس کے ساتھ  
بازی کر رہے تھے اون کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی اور فرمایا اللہم ہدک لدنی تجارتہ۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان میں ہے  
جو ام سلیم کے حمل کے واسطے فرمائی تھی

فیہن نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ کے طریق سے انس سے روایت کی ہے کہ ابن ابی طلحہ  
ایک مٹیہا پیار ہوا اور مر گیا اور سوقت ابی طلحہ مکان میں نہیں تھے جبکہ اون کی بی بی نے دیکھا کہ وہ مر گیا  
مر گیا کچھ تیار سی کی اور اوس کو مکان کے ایک جانب میں دو رکھ دیا جبکہ ابو طلحہ مکان میں آئے تو  
اونہوں نے پوچھا کہ لڑکا کیسا ہے اون کی بی بی نے کہا کہ اوس کے نفس کو سکون ہے اور میں  
یہ امید کرتی ہوں کہ اوس نے آرام کیا ہے ابو طلحہ نے گمان کیا کہ اون کی بی بی بچی ہے وورات کو گھر میں  
سورہ ہے جبکہ صبح کو اوشے تو غسل کیا جبکہ اونہوں نے یہ ارادہ کیا کہ مکان سے باہر جاوین تو اون کو  
بی بی نے مطلع کیا کہ وہ لڑکا مر گیا ابو طلحہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی پھر نبی  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھ پئے اور اپنی بی بی کے واقعہ سے خبر کی آپ نے سن کر فرمایا یقین ہے کہ  
اللہ تعالیٰ تم دونوں کے واسطے آج کی تمہاری رات میں برکت دیگا۔ سفیان نے کہا کہ ایک انصاری  
مروے نے کہا ہے کہ میں نے اون دونوں کی لڑاؤ میں دیکھی میں جو ہر ایک نے قرآن شریف پڑھا۔

بیہقی نے ثابت کے طریق سے انس سے روایت کی ہے کہ ام سلیم کا ایک مٹیہا ابو طلحہ سے تھا

وہ مرگیا ام سلیم نے اوس کو ڈھانپ دیا ابو طلحہ مکان میں آئے اور پوچھا کہ میرے بیٹے نے کیونکر رات کی ام سلیم نے کہا کہ سکون کی حالت میں رہا ابو طلحہ نے رات کا کھانا کھایا پھر ام سلیم نے ابو طلحہ سے کہا اگر کسی مرو نے تمکو کوئی شے عاریت دی پھر اوس شے کو تم سے اوسنے لے لیا کیا تم اوس کے لینے سے جزع کرو گے ابو طلحہ نے کہا نہیں ام سلیم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمکو تمہارا بیٹا عاریت دیا تھا اور تم سے اوس کو لے لیا ابو طلحہ دوسرے دن صبح کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے اور ام سلیم کے قول سے آپکو خبر کی اور اوسے رات میں ابو طلحہ نے ام سلیم سے صحبت کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم وہ دون کو تمہاری رات میں برکت دے ام سلیم نے کہا کہ میں نے اوس لڑکے کو جناب جس کا نام عبداللہ تھا راویوں نے ذکر کیا ہے کہ وہ لڑکا اپنے زمانہ کے اخیار سے تھا۔ اور ابن سعد نے اس حدیث کی روایت اس کی مثل کی ہے اور کہا ہے کہ انصار میں کوئی لڑکا صغیر سی سے بچکنے والا اوس سے افضل نہ تھا اور اس حدیث کی روایت بیہقی نے زیاد والنیرمی کے طریق سے انس سے اسکی مثل کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے کہ وہ لڑکا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے اوس کے تالو میں خرا وغیرہ ملا پھر اوس کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا پھر اوس کا نام عبداللہ کہا۔ آپ نے جو اپنا دست مبارک پھیرا تھا اوس کے چہرہ میں نور سے غرہ ہو گیا تھا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان میں ہے  
جو عبداللہ بن ہشام کیواسطے فرمائی تھی

تجاری نے ابی عقیل سے روایت کی ہے کہ اون کو اون کے دادا عبداللہ بن ہشام بازار کو لے جاتے تھے تاکہ غلہ خرید کریں اون سے ابن الزبیر اور ابن عمر ملتے اور دونوں حضرات کہتے کہ ہیکو اپنا شریک کر لو اسلے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہارے واسطے برکت کی دعا فرمائی ہے وہ اون کو اپنا شریک کر لیتے تھے اکثر وہ سواری کے اونٹ سے جس حالت پر ہوتا نفع اوٹھاتے تھے یعنی سالم اونٹ نفع میں ملتا تھا اور اوس کو اپنے مکان کو بھیج دیتے تھے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کو بیان مین ہے  
جو حکیم بن خزام کے واسطے فرمائی گئی تھی

ابن سعد نے ابی حصین کے طریق سے ایک شیخ سے جہاں مدینہ سے ہے روایت کی ہے  
کہا ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکیم بن خزام کو ایک دینار دیکر اپنے واسطے ایک انھیہ کے  
مول لینے کے واسطے بھیجا۔ اونھوں نے وہ انھیہ دو دینار کو فروخت کی اور آپ کے واسطے  
ایک انھیہ ایک دینار کو خرید کی اور ایک دینار لے کر آئے آپ نے اون کے لئے یہ دعا فرمائی  
کہ حکیم بن خزام کو اللہ تعالیٰ تجارت میں برکت دے۔

ابن سعد نے حکیم سے یہ روایت کی ہے کہ حکیم بن خزام تجارت میں لفیبہ والے مروتھے کوئی  
شے اونھوں نے ہرگز نہیں بھی مگر اوس میں اونھوں نے نفع پایا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کو بیان مین ہے  
جو قریش کیواسطے کی گئی تھی

بخاری نے اپنی تاریخ میں اور ابن ابی اسامہ نے اور ابویعلیٰ اور ابونعیم نے ابن عباس سے  
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا فرمائی اللہم کما اوقت  
لاول قریش نکالا فاوق اخرها توالا۔ اے میرے اللہ تعالیٰ جیسے کہ تو نے اول قریش کو عذاب  
چکھایا ہے ویسے ہی آخر قریش کو بخش چکھا۔

طیاسی اور ابونعیم نے ابن سعد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا فرمائی اللہم اوقت اول قریش فذابا و بالافاق اخرها توالا۔

باب

ابو انفرج اصفہانی نے (کتاب الاغانی) میں کہا ہے کہ میں نے کاتب بن یزید و عبد اللہ بن

ابن انھیہ و دیگر  
میں ذکر کی جاتے ہیں  
میں ذکر کی جاتے ہیں  
میں ذکر کی جاتے ہیں  
میں ذکر کی جاتے ہیں

شعیب سے روایت ہے اور مخون نے ذہیر بن بکار سے اور و مخون نے حمید بن محمد بن عبد العزیز الزہری سے اور مخون نے اپنے بھائی ابراہیم بن محمد سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں روایت کی ہے کہ آپ نے ذہیر بن ابی سلمیٰ کی طرف دیکھا اور اس کی اور وقت سو برس کی عمر تھی یہ وعافرائی اللہم اعذنی من شیطانہ اسے میرے اللہ تعالیٰ اس کے شیطان سے چھو کر پناہ دے ذہیر نے اس کے بعد کوئی بیت نہیں کہی یہاں تک کہ وہ مر گیا۔

## باب

ابن سعد نے کہا ہے کہ خالد بن اسید بن ابی العیص میں شدید تکبر تھا جبکہ یوم فتح مکہ میں وہ مسلمان ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا اور یہ وعافرائی اللہم رتہ یتہا وہ تکبر ان کی اولاد میں آج تک ہے۔

## باب

ابن ابی شیبہ نے (مصنف) میں یزید بن نضر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں ایک ایسے مرد کو دیکھا جو لنگھا تھا اس نے کہا کہ میں ایسے حال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سے اپنے گدے پر سوار گزرا کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے اس کے واسطے یہ وعافرائی اللہم اطلع اثرہ میں گدے پر سوار ہو کے پھر نہیں چلا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جامع دعاؤں کو بیان میں ہے۔

احمد اور اسیمہ کتب اربعہ اور ابن خزیمہ اور بیہقی نے صحرا الخادی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ وعافرائی اللہم بارک لامتی فی کبرہا و خیر لیک تاجر مرد تھے اور وہ اپنے ترکوں کو اول دن میں تجارت کی واسطے پہنچا کرتے تھے وہ بڑے دولت مند ہو گئے اور دن کا مال اتنا کثیر ہو گیا کہ وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ اسکو کہاں رکھیں۔

بیہقی نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی

شوہر کی شکایت کی آپ نے اوس سے پوچھا کیا تو اوس سے بغض رکھتی ہے اوس نے عرض کی بیشک آپ نے اوس عورت اور اوس کے شوہر سے فرمایا کہ تم اپنے سروں کو نزدیک کرو آپ نے اوس عورت کی پیشانی اوس کے شوہر کی پیشانی پر رکھی اور آپ نے یہ دعا فرمائی۔ اللہم الف بینہا وحیب احدہما لی صاحبہ اس کے بعد پھر وہ عورت آپ سے ملی اوس نے آپ کے پاؤں چوم لئے آپ نے اوس سے پوچھا کہ تو اور تیرا شوہر کیوں ٹکرتے اوس نے عرض کی کہ کوئی مال نیا کسب کیا ہو اور کوئی مال قدیم موروٹی اور کوئی اولاد میں سے جبکہ اوس سے زیادہ دوست نہیں ہے آپ نے یہ سن کر فرمایا اشہد انی رسول اللہ عمر رضی اللہ تعالیٰ نے کہا وانا اشہد انک رسول اللہ ابو بکر اور ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

ابو بکر اور بقیہ نے ابو امامہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک غزوہ کو شروع کیا میں آپ کے پاس آیا اور بیٹھے عرض کی کہ آپ اللہ تعالیٰ سے میری لئے شہادت کہیے اسلئے دعا فرمائی آپ نے یہ دعا فرمائی اللہم سلمہم وغنہم۔ اے میرے اللہ تعالیٰ انکو سلامت رکھ اور ان کو غنیمت دے۔ پہنے عزا کیا اور سلامت رہے اور ہکو غنیمت ملی پھر آپ نے دوسرا غزوہ شروع کیا اور میں آپ کے پاس آیا اور بیٹھے عرض کی یا رسول اللہ آپ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے شہادت کہیے اسلئے دعا فرمائی آپ نے یہ دعا کی اللہم سلمہم وغنہم۔ مجھے عزا کیا اور بہتات رہے اور ہکو غنیمت ملی۔

بقیہ نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میں کی طرف دیکھا اور یہ دعا فرمائی اللہم اقبل بقلوبہم۔ اے میرے اللہ تعالیٰ اون کے دلوں کو تو متوجہ کر۔ پھر آپ نے شام کی طرف دیکھا اور یہ دعا فرمائی اللہم اقبل بقلوبہم۔ پھر آپ نے عراق کی طرف دیکھا اور یہ دعا فرمائی اللہم اقبل بقلوبہم۔

مسلم نے سلمہ بن الاکوع سے یہ روایت کی ہے کہ ایک کثرتِ حرد نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اپنے بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا آپ نے اوس سے فرمایا کہ اپنے دہنے ہاتھ سے کھاؤ

اوس نے کہا جبکہ اوس کے اونٹھانے کی قدرت نہیں ہے آپ نے فرمایا کہ نہیں تجھ کو قدرت ہے اور فرمایا کہ اسکو کسی شے نے منع نہیں کیا کہ وہ اپنے ہاتھ کھاوے مگر کبر نے راوی نے کہا کہ اوس مرد نے اپنے اوس ہاتھ کو اپنے منہ کی طرف اتبک نہیں اونٹھایا۔

بیہقی نے عقبہ بن عامر سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سبیعتہ الاسلمی کو دیکھا کہ وہ اپنے بائیں ہاتھ سے کھانا کھا رہا ہے آپ نے فرمایا کہ اس کو عذر کی بیماری نے پکڑا ہے جبکہ وہ غزوہ کی طرف گیا وہ طاعون میں مبتلا ہو گیا اور طاعون نے اوسکو مار ڈالا۔

بیہقی نے زبیرہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد کا احوال پوچھا جس کا نام قیس تھا آپ نے یہ فرمایا لا اقرۃ الارض : وہ مرد کسی سرزمین میں داخل نہ ہوتا کہ اوس میں ٹھہرے یہاں تک کہ اوس زمین سے نکل جاتا۔

ابن عساکر نے ضمرو اور مہاجر حبیب سے کہہ دو زون بنیون سے روایت کی ہے وہ دونوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک لشکر میں باہر تشریف لے گئے آپ نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی اور سب اونٹوں پر سہے ایک مرد آدمیوں میں سے باہر نکل گیا اور اوس نے زمین پر نماز پڑھی آپ نے فرمایا خلاۃ، مخالف اللہ ہے اوس نے خلاف کیا اللہ تعالیٰ اوس سے خلاف کرے وہ مرد نہیں مرا یہاں تک کہ اسلام سے خارج ہو گیا۔

ابن مندہ اور ابن عساکر نے عبد الملک بن ابی اللیثی سے یہ روایت کی ہے کہ بکر بن شدخ اللیثی اون لوگوں میں سے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے۔ اور وہ اوس وقت لڑکے تھے جبکہ وہ بالغ ہو گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ میں آپ کے اہل میں آتا تھا اور اب میں مردوں کے درجہ کو سمجھ چکا ہوں یعنی بالغ ہو گیا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کو یہ دعا فرمائی اللہم صدق قولہ ولفظہ لقہ الظفر جبکہ حضرت عمر کی ولایت کا زمانہ تھا بکر ایسے حال میں آئے کہ اونھوں نے ایک یہودی کو قتل کیا تھا اس امر کو حضرت عمر نے عظیم جانا اور بے قرار ہو گئے اور منبر پر چڑھے اور کہا کہ میں

جو ہوں مجھ کو اللہ تعالیٰ نے والی اور خلیفہ اوسین کے قتل کرنے کے واسطے نہیں کیا ہے میں اس  
مرد کو اللہ تعالیٰ کو یاد لاتا ہوں جس کے پاس اس امر یعنی قتل یہودی کا علم ہے وہ مجھ کو آگاہ کر دے  
حضرت عمر کے قریب بکر بن قداخ گئے اور کہا کہ میں نے اوسکو قتل کیا ہے حضرت عمر نے کہا اللہ اکبر  
اوس یہودی کے خون کا تم نے اقرار کیا اپنی نجات پانے کی کوئی دلیل لاؤ بکر نے کہا ہاں  
دلیل لاتا ہوں وہ یہ ہے کہ فلان شخص جہاد کرنے کے واسطے اپنے مکان سے گیا اور اپنے  
اہل کو میرے سپرد کیا میں اوس کے مکان کے دروازہ پر آیا میں نے اس یہودی کو اوس مرد کے  
مکان میں پایا اور وہ یہ اشعار پڑھتا تھا۔

واشعث غره الاسلام حتی خلوت بعمرہ لیل التمام  
وہ پراگندہ بال غبار کو جو حکو اسلام نے دہوکہ دیا ہے میں نے اوسکی بی بی کے ساتھ تمام خلوت کی  
امیت علیٰ ترایہا و لمیسی علیٰ قودا و لاحب الخرام  
میں نے اوس کی بی بی کے سینہ پر فب گذاری اور اوس مرد نے ایسی اونٹنی پر شام کی کہ دراز نشیت  
اور دراز گرون اور تنگ کی گھسنے والی ہے یعنی ہمیشہ سفر میں وہ اونٹنی رہتی ہے۔

کان جامع الریالات منہا قیام منہضون ابے قیام  
گویا اوس عورت کے پستان کے اطراف کا گوشت یا باطن ران کا گوشت جماعتیں ہیں جو  
جماعتوں کی طرف اونٹنی ہیں یعنی وہ عورت نہایت فرہستہ۔

راوی نے کہا کہ حضرت عمر نے بکر کے قول کی تصدیق کی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی  
دعا کے سبب سے خون کو باطل کر دیا۔

مسلم اور بیہقی نے روایت کی ہے اور اس حدیث کا لفظ ابن عباس کا لفظ ہے یہ روایت  
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس معاویہ کو بلاؤ میں نے عرض کی وہ کھانا کھا  
رہے ہیں دوسری بار بلاؤ پھر تیسری بار بلاؤ وہ کھانا کھا رہے تھے آپ نے یہ فرمایا لا شیخ اللہ  
بطنہ اللہ تعالیٰ معاویہ کا پیٹ نہ بھرے معاویہ کا پیٹ اوس دعا کے بعد کبھی نہیں بھرا۔



تجاری نے اپنی تاریخ میں وحشی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ معاویہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے سوار تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا اسے معاویہ تمہارا جسم کی کونسی شے میرے جسم سے ملی ہوئی ہے معاویہ نے کہا میرا پیٹ آپ نے یہ دعا فرمائی اللہم علماؤہ علما وعلما۔ اسے میرے اللہ تعالیٰ اسکو علم اور علم سے بھروے۔

بیہقی نے ابویحییٰ سے اونھون نے فروخ مولیٰ عثمان سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ سے کسی نے کہا کہ آپ کے فلان غلام نے غلہ گران بیچنے کی غرض سے بھاڑے حضرت عمرؓ نے سنکر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو شخص مسلمانوں سے غلہ کو روک لگا کر ان بیچنے کے ارادہ سے جمع کرے گا اللہ تعالیٰ اسکو عذاب کی تیاری میں یا افلاس میں مبتلا کرے گا حضرت عمرؓ کے مولیٰ نے کہا کہ ہم غلہ اپنے مالوں سے خرید کرتے ہیں اور فروخت کرتے ہیں ابویحییٰ نے ذکر کیا کہ میں نے حضرت عمرؓ کے غلام کو ایک زمانہ کے بعد بخندوم دیکھا۔

ابونعیم نے اس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد کو سجدہ میں ایسے حال میں دیکھا کہ وہ اپنے بالوں کو سجدہ میں مٹی سے بچاتا تھا آپ نے فرمایا اللہم قبح شعروہ اس نے کہا کہ اوس کے بال گر پڑے۔

ابونعیم نے عبدالملک بن ہارون بن عثروہ کے طریق سے روایت کی ہے اونھون نے اپنے باپ سے اون کے باپ نے اون کے دادا سے روایت کی ہے اون کے دادا نے ابی ثروان سے روایت کی ہے کہ وہ بنی عمرو بن تیس کے اونٹوں کا چرواہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریش سے خوف کر کے اپنے مکان سے نکلے اور بنی عمرو کے اونٹوں میں داخل ہو گئے آپ کو ابو ثروان نے دیکھا اور پوچھا آپ کون شخص ہیں آپ نے فرمایا میں ایک مرد ہوں بیٹے یہ ارادہ کیا کہ میں سے اونٹوں میں آرام پاؤں ابو ثروان نے کہا کہ میں آپ کو وہ مرد گمان کرتا ہوں کہ آدمی یہ زعم کرتے ہیں کہ بھالت نبوت اوس نے ظہور کیا ہے آپ نے فرمایا ہاں ابو ثروان نے آپ سے کہا کہ میں نے نکل جائے جن اونٹوں میں آپ ہوں گے اون میں کبھی مصلح نہ ہوگی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے اوس پر بدعا کی اللہم اعل تقاؤہ وبقاؤہ اسے میرے اللہ تعالیٰ اسکی شقاوت اور اسکی زندگی کو دراز کر دے۔ ہارون نے کہا کہ بیٹے او سکو ایسے حال میں پایا کہ وہ شیخ کبیر تھا احد موت کی تمنا کرتا تھا قوم کے لوگوں نے اوس سے کہا کہ ہم تجھ کو گمان نہیں کرتے میں مگر تو ہلاک ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجھ پر بدعا کی تھی ابو خروان نے کہا ہرگز ایسا نہیں ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک زمانہ کے بعد آیا اسلام نے ظہور کیا اور قوت پائی اور میں مسلمان ہو گیا آپ نے میرے لئے دعا کی اور مغفرت چاہی ولیکن اولی دعا نے مسبقت کی۔ شیعین نے ابن عباس سے یہ روایت کی ہے کہ ایک جحفی عورت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور اوس نے عرض کی تجھ کو مرگی آجاتی ہے آپ میرے لئے دعا فرمائی آپ نے فرمایا اگر تو چاہتی ہے تو صبر کر صبر میں تجھ کو جنت ملے گی اور اگر تو صبر نہ کر سکی اور چاہے تو میں شقا سے یہ دعا کرتا ہوں کہ تجھ کو عافیت دے اوس نے کہا کہ میں صبر کروں گی اوس نے کہا کہ صبر کی حالت میں میں برہنہ ہو جاتی ہوں آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی کہ میں برہنہ نہ ہوں آپ نے اوس کے لئے دعا فرمائی۔

بیہقی نے مجاہد سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرو نے ایک اونٹ خرید کیا اوس نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے ایک اونٹ خرید کیا ہے آپ میرے لئے یہ دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے آپ نے فرمایا اللہم بارک لہ فیہ وہ نہیں ٹھیرا مگر تھوڑا زمانہ یہاں تک کہ وہ اونٹ مر گیا پھر اوس مرو نے دوسرا اونٹ خرید کیا اور عرض کی یا رسول اللہ آپ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کیجئے کہ اس اونٹ میں برکت دے آپ نے فرمایا کہ اسے دعا فرمائی وہ اونٹ نہیں ٹھیرا مگر تھوڑا زمانہ یہاں تک کہ وہ بھی مر گیا پھر اوس مرو نے تیسرا اونٹ خرید کیا اور وہ اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا آپ نے یہ دعا فرمائی اللہم احملہ علیہ سے میرے اللہ تعالیٰ تو اس کو اس اونٹ پر سوار کر دے تیسرا اونٹ اس کے پاس بیس سال تک ٹھیرا بیہقی نے کہا ہے کہ ہجرت تیسری بار میں واقع ہوئی اس لئے کہ برکت کی دعا اور قوت کی طرف پھر گئی۔

سعید بن منصور نے اپنے (سنن) میں ابن عمر سے یہ روایت کی ہے کہ میں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قنوت میں یہ فرماتے تھے یا ام لدم علیک بنی عصیۃ فانہم عصی اللہ ورسولہ اوتب تو بنی عصیہ کو نچھوڑ اس لئے کہ اون لوگوں نے اللہ تعالیٰ کا وس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔  
ابن عمر نے کہا کہ اون لوگوں کو تب نے بچھاڑ ڈالا۔

تجاری نے داؤد امین اور نسائی نے ام قیس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میرا بیٹا مر گیا میں نے جزع کی اور اس شخص سے میں نے کہا کہ جو غسل دیتا تھا کہ اس کو ٹھنڈے پانی سے غسل دے ٹھنڈا پانی اسکو ہلاک کر دے گا عکاشہ بن محسن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے اور آپ کو ام قیس کے قول سے خبر کی آپ نے سنکر تبسم کیا پھر فرمایا کہ اس عورت کی عمر وراز ہو گئی ہو جو کچھ اس نے عمر گزارا وہ عمر گزارے اسکو کچھ علم نہیں ہوا یعنی مروہ کو ٹھنڈا پانی کیا منہ دیکھا اسکو اس کا علم نہیں )

ابن سعد اور ابن عساکر نے کلبی کے طریق سے ابی صالح سے اونھون نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ لیلی بنت حطیم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی آپ اپنی بیٹی فتاب کی طرف پہرے ہوئے بیٹھے تھے لیلی نے آپ کے مونڈے پر مارا آپ نے فرمایا یہ کون شخص ہے اسکو خیر کھالین اوس نے کہا میں بنت مطعم الطیر اور مبارے الرح ہوں میں لیلی بنت الحطیم ہوں میں آپ کے پاس اس لئے آئی ہوں کہ آپ کے حضور میں اپنے نفس کو پیش کروں آپ مجھکو روجہ بنا لیجے آپ نے فرمایا میں نے روجہ کر لیا لیلی اپنی قوم کی طرف پلٹ کے گئی اور اوس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو روجہ بنا لیا قوم کے لوگوں نے اوس سے کہا کہ تو نے برا کام کیا تو غیرت ناک عورت ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب نسا میں (یعنی ایک اچھی بی بیان بھی میں) آپ کی وہ بی بیان آپ پر غیرت کر نیکی آپ تجھ پر دو عافراؤں گے تو اپنے نفس کو آپ سے واپس لے لے (یعنی آپ کی بی بیان میں) لیلی قوم کی یہ باتیں سنکر ٹپٹی اور اوس نے حاضر ہو کے عرض کی یا رسول اللہ مجھکو چھوڑ دیکجے آپ نے فرمایا میں نے تجھکو چھوڑ دیا اس کے بعد مسعود بن اوس نے

یہی سے شاوی کی اس درمیان کہ یلی مدینہ کے باغون میں سے ایک باغ میں غسل کر رہی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو فرمایا تھا کہ اسکو شیر کھالین ایک پیڑ پر بٹے اور سببت کی اور اوس نے یلی کے بعض جسم کو کھالیا آدمی اوس کے پاس بھونچے اوس کو پالیا مگر وہ مر گئی۔ اور ابن سعد نے عاصم بن عمر بن قنہ سے اس حدیث کی مثل مرسل طور پر روایت کی ہے اور اوس کا لفظ اسو حج کے بدل میں مفر واسد واقع ہوا ہے یعنی یہ روایت کی ہے (اکلہ الاسد) بجائے اکلہ الاسود) باوروی اور ابن شاپین اور ابن السکن اور پیقی نے ابی امامہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ثعلبہ بن عاظم آیا اور اوس نے عرض کی یا رسول اللہ آپ یہ وعافرمانی کہ اللہ تعالیٰ مجھکو مال اور اولاد نصیب کرے آپ نے فرمایا اسے ثعلبہ تیرا بہلا ہو تھوڑا مال جس کے شکر کی تجھکو طاقت ہو اوس کثیر مال سے اچھا ہے جس کے شکر کی طاقت تو نہ رکھے اوس نے انکار کیا آپ نے فرمایا اسے ثعلبہ تیرا بہلا ہو کیا تو اس بات کو دوست نہیں رکھتا ہے کہ تو میری مثل ہو اگر میں یہ چاہتا کہ ان پہاڑوں کو میرا بسونا بنا کے میرے ساتھ چلاوے تو پہاڑ سونا بنکر چلتے ثعلبہ نے عرض کی یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ سے آپ یہ وعافرمانی کہ مجھکو مال اور اولاد نصیب کرے قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپکو حق کر ساتھ معبود کیا ہے اگر اللہ تعالیٰ مجھکو مال دے گا تو میں ہر ایک ذی حق کے حق کو ضرور دوں گا آپ نے ثعلبہ کے واسطے وعافرمانی اوس نے بکریان خریدیں اون میں اوسکو برکت دی گئی اور اون میں ایسا نمو ہوا جیسے کہ کیڑوں میں نمو ہوتا ہے یہاں تک کہ ثعلبہ پر مدینہ کی جگہ تنگ ہو گئی ثعلبہ بکریوں کو دور لے گیا ثعلبہ ون میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز کیواسطے حاضر ہوتا تھا اور رات میں نماز کیواسطے حاضر ہوتا تھا پھر وہ بکریان اور بڑھین ثعلبہ ون کو اور دور لے گیا ثعلبہ نماز میں حاضر نہیں ہوتا نہ رات میں اور نہ دن میں مگر مجھکو نماز کیواسطے آتا تھا پھر وہ بکریان اور بڑھین وہ اون کو اور دور لے گیا ثعلبہ نہ کوئی عجم کی نماز میں حاضر ہوتا اور نہ کسی خباثہ کی نماز میں ہوتا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قبح ثعلبہ بن عاظم پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو پھر فرمایا کہ آپ صدقات کو مالداروں میں سے لیں آپ نے دودھوں کو بھیجا اور اون دودھوں کو اونٹوں

اور بکریوں کے سہال لکھدئے کہ وہ دو وزن اونٹوں اور بکریوں کو صدقہ میں کس طور سے لین اور  
اون کو حکم دیا کہ وہ دو وزن ثعلب بن حاطب کے پاس جاویں وہ دو وزن چلے اور ثعلب کے پاس  
پھونچے اور اون دو وزن نے ثعلب سے صدقہ چاہا ثعلب نے کہا کہ اپنا خط جھگو دکھلاؤ جو صدقہ کے  
باب میں ہے ثعلب نے اس میں خود کی اور کہا یہ نہیں ہے مگر جزیہ اور اون سے کہا تم چلے جاؤ۔  
یہاں تک کہ تم دوسرے صدقات کے لینے سے فارغ ہو جاؤ پھر میرے پاس آؤ جبکہ وہ دو وزن  
صاحب دوسرے صدقات سے فارغ ہو گئے ثعلب کے پاس آئے ثعلب نے کہا یہ نہیں ہے مگر  
جزیہ تم دو وزن چلے جاؤ یہاں تک کہ میں اپنی رائے صدقہ کے باب میں دیکھوں وہ ثعلب کو پاس سے  
چلے گئے یہاں تک کہ مدینہ میں آئے جبکہ اون دو وزن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
دیکھا قبل اس کے کہ اون دو وزن سے کلام کریں آپ نے فرمایا فوج ثعلب بن حاطب اور اللہ  
نے یہ نازل فرمایا ومنہم من علہ اللہ لنن انانہ من فضلہ عین آیات تک جو شے کہ ثعلب کے حق  
میں نازل ہوئی اس کی خبر ثعلب کو پھونچی ثعلب اپنے ذمہ کا صدقہ لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کے پاس آیا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جھگو اس امر سے منع کیا ہے کہ میں تجھے  
صدقہ لون ثعلب دے دے لگا اور اپنے سر پر ڈالتا جاتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
فرمایا کہ یہ تیرا عمل تیرے نفس کی اسطے ہے میں تجھ کو امر نہیں کرتا تھا کہ تو میری اطاعت کر یعنی  
ال و دولت مت طلب کر ثعلب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ قبول  
نہیں فرمایا اور نہ حضرت ابوبکر نے اور نہ حضرت عمر نے یہاں تک کہ ثعلب حضرت عثمان کی  
خلافت میں ہلاک ہو گیا۔

بیہقی اور طبرانی نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک مرد مجاہد اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے یہ عرض کی یا رسول اللہ کہ دوس جگہ ایک لڑکا چلا  
اختصار میں ہے یعنی اس کی جان کنی ہو رہی ہے اس سے آدمی کہے ہیں کہ تو لا الہ الا اللہ  
کہو وہ یہ قدرت نہیں رکھتا ہے کہ لا الہ الا اللہ کہے آپ نے پوچھا کیا وہ اپنی حیات میں اس

کلمہ کو نہیں کہتا تھا آدمیوں نے عرض کی بیشک کہتا تھا آپ نے فرمایا اوس کی موت کے وقت  
 کس چیز نے اوسکو کلمہ سے منع کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھے اور آپ کے ساتھ ہم  
 بھی اٹھے یہاں تک کہ آپ اوس اڑے کے پاس تشریف لائے اور آپ نے فرمایا اے اڑے کے  
 لالہ لا الہ الا اللہ کہو اوس نے کہا کہ مجھ کو یہ ندرت نہیں سب سے کہ میں اس کلمہ کو کہوں آپ نے پوچھا کس سبب  
 نہیں کہہ سکتا اوس نے عرض کی کہ اپنی والدہ کے حقوق کے سبب سے نہیں کہہ سکتا آپ نے  
 پوچھا کیا وہ زندہ ہے اوس نے عرض کی ہاں زندہ ہے اپنے آدمیوں سے فرمایا کہ کسی کو اسکی ہانک  
 پاس بھیجو وہ آپ کے پاس آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس سے پوچھا کیا وہ تیرا بیٹا  
 اوس نے عرض کی ہاں آپ نے اوس سے فرمایا تو غور کر اگر آگ بھڑکائی جاوے اور تجھ سے کہا  
 جاوے کہ اگر تو اوس کے حق میں شفاعت نہ کرے گی تو ہم اسکو آگ میں دفن کردیں گے تو کیا کریں گے اوس نے  
 عرض کی اوسوقت اس کے سے میں شفاعت کروں گی آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور ہم سے تو  
 اسطرح پر شہادت دے کہ میں رضی ہوگی ہوں اوس نے کہا میں اپنے بیٹے سے راضی ہوگئی  
 اپنے فرمایا اے اڑے کے لالہ لا الہ الا اللہ کہو اوس نے لالہ لا الہ الا اللہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 فرمایا الحمد للہ الذی الفقہ فی من التاریخ حدیث ثابت ہے اللہ تعالیٰ کے واسطے وہ اللہ جس نے  
 میرے سبب سے اسکو ورنہ سے چھڑایا اور چار محدثین نے جو صحاح ستہ کے مصنفین ہیں  
 زید بن ثابت سے روایہ کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محدثین کی واسطے  
 یہ دعا فرمائی انظر اللہ امر اسمع مقالتی فبلغها فوعلها فادابا کما سمعہا اوس مرد کے چہرہ اللہ تعالیٰ  
 تریا زور رکھے جس نے میری حدیث سنی اور وہ اوس کے مطلب کو پہنچ گیا پھر اوس نے  
 اوس کو مخفی نہ رکھا پھر اوس نے اوسکو ادا کیا یعنی دوسرے کو وہ حدیث پہنچائی علمائے کہا ہی  
 کہ اہل حدیث سے کوئی شخص نہیں ہے مگر اوس کے چہرہ میں نفرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کی دعا کے سبب سے ہے۔

احقر نے حدیث سے یہ روایت کی ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وقت کسی فرد کیو بستر و دعا فرماتے تھے تو آپ کی دعا او سکوا و سکی اولاد اور او سکی اولاد کی اولاد کو بھیجی تھی۔  
ابو یعلیٰ نے عبد اللہ بن الزبیر بن العوام سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لئے اور میری اولاد کی اولاد کے واسطے دعا فرمائی مینے اپنے باپ سے سنا وہ میری ایک بہن سے کہتے تھے تو اون لوگوں میں سے ہے جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا بھیجی ہے۔

### باب

ابو الفرج اصفہانی نے کتاب الاغانی میں ابراہیم بن المہدی کے طریق سے روایت کی ہے عبیدہ بن الاشعث نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ وہ سنہ نو ہجری میں پیدا ہوئے اور اون کی ماں بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لبض بی بیوں کی باتیں بعض کے پاس نقل کیا کرتی تھی اور اون کے درمیان شروا الیٰ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس پر بد دعا کی وہ مر گئی۔

یہ باب اون دعاؤں اور متروک کے بیان میں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کو سکھلائی ہیں اور اون کے آثار ظاہر ہوئے ہیں

یہی سنی نے انس سے روایت کی ہے کہا کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ کے پاس ایسے حال میں داخل ہوئے کہ وہ تب زوہ تھیں اور وہ تب کو برا کہتی تھیں آپ نے فرمایا تب کو برا نہ کہو وہ مامور ہے ولیکن اگر تم جاہلو تو میں تمکو وہ کلمات تعلیم کرتا ہوں جو وقت تم اون کلمات کو کہو گی اللہ تعالیٰ تب کو تم سے منع کر دے گا حضرت عائشہ نے عرض کی آپ جنکو سکھلائی اپنے فرمایا کہو اللہم ارحم جلدی الرقیق و عظمی الدقیق من شدۃ الحریق یا ام مہدم ان کنت امنت باللہ علی العظم

فلا تقدعني الراس ولا تشني العظم ولا تاكل اللحم ولا تشربني الدم وتحول عني الى من افتد مع الله لانه آخر  
اس نے کہا کہ ان کلمات کو حضرت عائشہ نے کہا اور ان کی تہ چلی گئی۔

پہنچی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ اون کے باپ اون کے پاس داخل  
ہوئے اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ وعاسنی ہے اگر تم لوگوں میں  
کسی پر سونے کا پہاڑ قرض ہو گا اللہ تعالیٰ اس شخص سے اس کے دین کو ادا کرے گا اللہم  
تارج الہم کاشف الغم عجیب وبعوۃ المضطربین رحمٰن الدنیا والآخرة ورحیمہا انت رحمٰنی فارحمٰنی رحمتہ  
تعلینی یہاں رحمت من سواک ابو بکر نے کہا کہ مجھ پر کثیر قرض تھا اور میں قرض سے کراہت کرتا تھا  
میں نہیں بھیرا مگر تھوڑا زمانہ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو فائدہ دیا میرے ذمہ جو قرض تھا  
اللہ تعالیٰ نے ادا فرما دیا حضرت عائشہ نے کہا کہ اس کا قرض مجھ پر تھا میں اس سے حیا کرتی تھی  
جبوت میں اس کی طرف دیکھتی تھی میں ان کلمات سے وعاسنا گنتی تھی میں نہیں بھیری مگر تھوڑا  
زمانہ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو رزق بغیر میراث اور بغیر صدقہ کے دیا میں اس کا قرض  
ادا کر دیا۔

ابن سعد اور بیہقی نے ابو العالیۃ الرباحی سے یہ روایت کی ہے کہ خالد بن الولید نے عرض  
کی یا رسول اللہ جنوں میں سے ایک بکر کرنے والا مجھ سے ملکر کوٹا ہے آپ نے فرمایا پڑھو عوذ بکلمات  
اللہ الثمات التی لا یجاوہ من بر ولا فاجر من خراف وراف فی الارض ومن شر ما یرج منها ومن شر ما  
یرج فی السماء ولا یترل منها ومن شر کل طارق الا طارق یطرق بخیر یا رحمٰن خالد بن الولید نے کہا  
کہ میں نے ان کلمات کو پڑھا اللہ تعالیٰ نے اسے اس جن کو مجھ سے وضع کر دیا۔

ابن سعد نے عمران بن الحصین سے اور بخون نے اپنے باپ سے یہ روایت کی ہے  
کہ اون کے باپ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے جبکہ اونھوں نے پلٹ کے جائیکا  
ارادہ کیا تو پوچھا میں کیا پڑھوں آپ نے فرمایا کہو اللہم قنی شر نفسی واعرزم لی علی رشدی وہ سلمان  
نہیں ہوئے تھے پھر وہ سلمان ہو گئے اور آئے اجد عرض کی یا رسول اللہ آپ نے مجھ سے



ارشاد فرمایا کہ ایسا ایسا پڑھو میں مسلمان ہو گیا۔

پہلے ہی نے سہیل بن ابی صالح کے طریق سے روایت کی ہے سہیل نے اپنے باپ سے اور ابو مخون نے ایک مرد سے جو بنی اسلم سے تھا روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک مرد کو بچھونے کا نامہ خبر بنی علی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بچھونے آپ نے فرمایا کہ اگر وہ مرد رات ہوتے وقت یہ کلمات پڑھتا تو اس کو بچھو غمر نہ دیتا اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق اللہ راوی نے کہا کہ ان کلمات کو ایک عورت نے جو میرے اہلخانہ سے تھی پڑھا اس کو سانپ نے کاٹا سانپ نے اس کو کچھ غمر نہ دیا۔

ابن سعد نے ابی بکر بن محمد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عبد اللہ بن سہیل کو حریرات الافاعی میں سانپ نے کاٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو عمارہ بن خرم کے پاس لے جاؤ تاکہ وہ منتر پڑھیں آدمیوں نے عرض کی یا رسول اللہ عبد اللہ مر جاؤ میں گے آپ نے فرمایا ان کو عمارہ بن خرم کے پاس لے جاؤ عمارہ نے منتر پڑھا اللہ تعالیٰ نے عبد اللہ کو نفع عطا کیا <sup>فرمایا</sup> ابن سعد نے سہیل بن ابی خثیمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگوں میں سے ایک مرد کو حرۃ الافاعی میں سانپ نے کاٹا اس کے لئے عمرو بن خرم بلائے گئے تاکہ منتر پڑھیں انھوں نے اٹھا کر کیا یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے اجازت چاہی آپ نے ان سے فرمایا کہ منتر پڑھا سے سامنے پڑھو عمر ز نے آپ کے سامنے منتر پڑھا آپ نے سن کر ان کو منتر پڑھنے کے باب میں اجازت دیدی حرۃ الافاعی ابوار سے قریب ایک موضع ہے۔

ابن سعد نے عبد الرحمن بن ثابت سے روایت کی ہے کہا ہے کہ خالد بن الولید کو غیزہ میں آتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا سنو میں تم کو کلمات سکھا تا ہوں جس وقت تم ان کلمات کو پڑھو گے سور ہو گے پڑھو اللھم رب السموات السبع وما اظلت ورب الارضین وما اظلت ورب الشیاطین وما اظلت کن جاری من شر خلقک کلہم حیجا ان یفوت علی احد منہم وان یطغی غر جاک ولا الاغیرک۔

ابن سعد نے ابان بن ابی عیاش سے یہ روایت کی ہے کہ انس بن مالک نے حجاج سے گفتگو کی  
 حجاج نے کہا اگر تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی ہوتی اور امیر المؤمنین نے  
 تمہارے باب میں جھکونہ لکھا ہوتا تو میرا اور تمہارا عجیب معاملہ ہوتا انس نے فرمایا چپ رہو چپ رہو  
 اور تو سن لے جو بوقت میرے تھپنے موٹے ہو گئے اور میرے آواز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم نے شکر جانا یعنی بوجہ بلوغ کے میری آواز بھاری ہو گئی جھکونہ وہ کلمات سکھائے ہیں جن کے  
 سبب کسی جبار کا تکبر جو حد سے گزرنے والا ہو اور اوس کا قہر اور غلبہ جھکونہ فرزند سے گا اور اوس کے  
 ساتھ حاجتیں آسانی سے روا ہونگی اور المؤمنین محبت سے ملاقات کریں گے حجاج نے کہا  
 کاش تم جھکونہ وہ کلمات تعلیم کرتے انس نے کہا تو ان کے سکھانے کیلئے اہل نہیں ہے حجاج نے  
 انس کے پاس اپنے دو وزن بیٹون کو دو لک درہم کے ساتھ بھیجا اور ان دو وزن سے یہ  
 کہہ دیا کہ اس بوڑھے سے لطف اور نرمی کچھ شاید تم دو وزن اون کلمات پر ظفر پاؤ سحاج کے  
 دو وزن بیٹون نے اون کلمات پر ظفر نہیں پائی ابان راوی حدیث نے کہا ہے کہ انس نے  
 اپنے مرنے سے تین دن قبل مجھ سے کہا کہ ان کلمات کو مجھ سے لے لو اور ان کو زکریا پر انکی  
 جگہ پر یعنی اہل شخص کو سکھایا کہ ابان نے ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو شے کہ انس کو عطا کی تھی  
 اوس میں سے جھکونہ اللہ تعالیٰ نے عطا کی اور اوس شے کے وضع کرنے کے ساتھ عطا کی جھکونہ  
 پانچ عبادتیں غم و اندوہ یا خوف یا مرض وغیرہم اللہ تعالیٰ نے اوس کو بھی وضع کر دیا وہ دعا یہ ہے  
 اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر بسم اللہ علی نفسی و دینی بسم اللہ علی اہلی و مالی بسم اللہ علی کل  
 شئی اعطانی بسم اللہ غیر الاسماء بسم اللہ رب الارض و رب السموات بسم اللہ الذی لا ینصر  
 مع اسمه و اء بسم اللہ افتحت و علی اللہ توکل اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ احد اسالک اللہم  
 بخیرک حق خیرک اللہم لا یطیع غیرک عز جبارک و جل شتارک و لا الہ الا انت اللہم جعلنی فی عبادک  
 و جوارک حق کل سوء و من الشیطان الرجیم اللہم انی استخیرک من کل شئی خلقت و احسن  
 بک منہن و اقدم من یدی بسم الرحمن الرحیم قل ہذا اللہ احد اللہ صمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفو احد

ومن خلقي وعن يميني وعن شمالي ومن فوقی ومن تحتي اور ان چھ الفاظ میں کہ من خلقي و من یمن یدئری و من  
من قل ہوا اللہ احد آخر سورہ تک چھ بار پڑھے۔

خطیب نے (رواۃ مالک) میں ابن عمر سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد نے کہا  
یا رسول اللہ دنیا نے مجھ سے پیٹھ پھیر لی اور روگردانی کی ہے اپنے اوس سے فرمایا کہ تو  
صلوۃ ملائکہ اور تسبیح خلایق کیوں نہیں پڑھتا مخلوق اوس کے سہب سے ذرق پاتی ہے  
طلوع فجر کے وقت ایک بار پڑھ سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم استغفر اللہ دنیا تیرے  
پاس ذلیل حالت میں آئے گی وہ مرو پیٹھ پھیر کے چلا گیا اور کچھ دنوں ٹھیرا رہا پھر واپس آیا اور  
اوس نے عرض کی یا رسول اللہ دنیا میرے پاس ایسی آئی ہے کہ میں یہ نہیں جانتا کہ اس کو کہاں پڑھوں

### باب

تفحین نے ابوسعید الخدری سے یہ روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کے اصحاب میں سے بعض آدمیوں کے ساتھ سفر میں تھے عرب کے قبیلوں میں سے  
ایک قبیلہ میں گئے ان میں ایک مرد تھا جسکو سانپ نے کاٹا تھا ان لوگوں میں سے ایک  
مرد نے سورہ فاتحہ پڑھ کے پھون کی اوس قبیلہ کا وہ آدمی اچھا ہو گیا۔

بیہقی نے خارجہ بن الصلت التمیمی سے روایت کی ہے کہ وہ  
ایک قوم کی طرف گئے اور اوس قوم کے پاس ایک مجنون زنجیر سے جکڑا ہوا تھا ان لوگوں  
میں سے بعض نے پوچھا کیا تمہارے پاس کوئی ایسی شے ہے جس سے اس مجنون کی دوا  
کر و اس لئے کہ تمہارا صاحب خیر خواہ ہے یعنی تمہارا سے پیغمبر خیر کے ساتھ مبعوث ہوئے  
ہیں انہوں نے سورہ فاتحہ تین دن پڑھی ہر روز دو بار پڑھی وہ مجنون اچھا ہو گیا اور ان لوگوں  
ان کو سو بکریاں دیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے اوس فاتحہ  
ذکر کیا آپ نے فرمایا تم کھاؤ اگر کسی شخص نے باطل منتر پڑھ کے کھایا ہے تو تم نے حق  
منتر پڑھ کے کھایا ہے۔

## باب

پیہتی نے ابن عباس سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے قول قل اوعوا للہ ادا و عوا الرحمن آخر آیت تک میں فرمایا ہے کہ یہ قول اللہ کا سرقر سے امان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک مرد نے جو وقت سونے کو لیٹا اسکو پڑھا اور اس کے پاس ایک چور داخل ہوا اور جو کچھ اس کے مکان میں تھا اس نے جمع کیا اور اس کو اٹھایا وہ مرد سو نہیں رہا تھا یہاں تک کہ وہ چور سامان کو مکان کے دروازہ تک لے گیا اس نے دروازہ کو بند پایا اس نے وہ پستارہ رکھ دیا پچاس ایک دروازہ اس کو کہلا نظر آیا اس چور نے تین بار ایسا کیا کہ پستارہ اٹھایا اور دروازہ بند پایا اور پھر کہلا اور دروازہ کہلا پایا یہ حالت دیکھ کر صاحب خانہ ہنس پڑا اور اس نے کہا کہ میں نے اپنے اس مکان کو مضبوط کر دیا ہے۔

یہ ذکر اون خوابوں کا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں لوگوں نے سونے میں دیکھے ہیں اور پہلے جو بیان کیا گیا ہے یہ خواب اس کے سوا میں بخاری نے ابن عمر سے یہ روایت کی ہے کہ اسے کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے بہت سے مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں خواب دیکھا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اون خوابوں کو بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اون خوابوں کا باب میں ماثرا اللہ فرمایا کرتے تھے۔ اور موقع میں کم سن بڑ کا تھا اور قبل اس کے کہ میں محاک کردن مسجد میرا مکان تھا میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر تجہ میں کوئی خیر ہو تو اون آدمیوں کے مثل تو بھی ضرور خواب دیکھتا جبکہ میں ایک رات اپنے سونے کی جگہ لیٹا ہوا تھو وہاں اٹکی اسے میرے اللہ تعالیٰ اگر تجھ کو غلام ہے کہ مجھ میں کوئی خیر ہے تو تجھ کو کوئی خواب دکھلا میں اس حالت میں اسی خیال میں تھا کہ کیا ایک میرے پاس مود فرشتے آئے اور اون کو ہاتھ میں

لوہے کے دو ہتھوڑے تھے جبکہ جہنم کی طرف لئے جا رہے تھے اور میں اون دونوں کے درمیان اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا تھا اللہم فی اموذک من جہنم پھر جبکہ دکھلایا گیا ایک فرشتہ مجھے ملا اور اس کے ہاتھ میں لوہے کا ہتھوڑا تھا اور اس نے مجھ سے کہا کہ تو ہرگز ہرگز نہ ڈرتا اچھا مرد ہے کاش تو نماز کی کثرت کرے جبکہ لوہے لگے یہاں تک کہ جبکہ جہنم کے کنارہ پر کھڑا کیا یا ایک بیٹو جہنم کو دیکھا جیسے کنوے کا چھپاؤ ہوتا ہے اور سطر جہنم کا بھی چھپاؤ ہے اور اس کے دو قرن کنوے کے قرن کی مثل میں اور اس کے ہر ایک قرن کے درمیان ایک فرشتہ ہے جس کے ہاتھ میں لوہے کا ایک ہتھوڑا ہے اور بہت سے مردوں کو میں جہنم میں دیکھ رہا تھا کہ زنجیروں سے ٹنک رہے تھے اون کے سر نیچے تھے جہنم میں مینے قریش کے بہت سے مردوں کو پہچانا جبکہ فرشتے دہنے جانب سے پہرے کے لئے آئے مینے اس خواب کو حضرت حفصہ سے بیان کیا حضرت حفصہ نے اس خواب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سن کر فرمایا کہ عبد اللہ مرد صالح ہے۔

تجاری نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے خواب میں دیکھا گو یا میرے ہاتھ میں حریر کی ایک دھچی ہے میں اس کے ساتھ جنت کے کسی مکان کی طرف خواہش نہیں کرتا تھا مگر وہ دھچی جبکہ اس کی طرف لے اڑتی تھی مینے اس خواب کو حضرت حفصہ سے بیان کیا اور بخون نے بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا اپنے فرمایا کہ تمہارا بھائی صالح مرد ہے۔

تجاری نے عبد اللہ بن سلام سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے خواب میں دیکھا گو یا میں ایک باغ میں ہوں اور وسط باغ میں ایک عمو ہے اور عمو کے اوپر کے حصہ میں ایک ٹنڈا ہے مجھ سے کسی نے کہا کہ اس پر چڑھ بیٹھے کہا جبکہ اس پر چڑھنے کی قدرت نہیں ہے میرے پاس ایک خادم آیا اس نے میرے کپڑے اوٹھائے میں اوپر چڑھ گیا اور بیٹھے اس ٹنڈے کو پکڑ لیا حال یہ تھا کہ میں ٹنڈے کو پکڑے ہوئے تھا کہ بیدار ہو گیا اس خواب کو بیٹے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ وہ باغ اسلام کا باغ ہے اور وہ عمو و عمو کا

میں نے فرشتہ کا ہاتھ دیکھا  
دیکھا جبکہ ان کا ہاتھ چھپا ہوا تھا  
چونکہ ان کی کڑی اس کے ہاتھ میں تھی  
ان دونوں ہتھوڑے میں

عمود ہے اور وہ ڈنڈا عروہ و فتی ہے تم ہمیشہ اسلام کو پکڑے رہو گے یہاں تک کہ تم مر جاؤ گے۔  
 ابن سعد نے عبد اللہ بن سلام سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم کے عہد میں ایک خواب دیکھا میں نے دیکھا گویا ایک مرد میرے پاس آیا مجھ سے کہا چلو وہ عجیبو  
 عظیم راستہ میں لے گیا اوس درمیان کہ میں جا رہا تھا یکایک ایک راستہ بائیں طرف سے مجھ کو ظاہر ہوا  
 میں نے ارادہ کیا کہ اوس راستہ میں چلون اوس مرد نے کہا کہ تم اوس راستہ کے چلنے والوں سے  
 نہیں ہو پھر مجھ کو ایک راستہ دہنے طرف سے ظاہر ہوا میں اوس راستہ میں گیا یہاں تک کہ ہم ایک ایسے  
 پہاڑ تک پہنچے کہ پہلوان تھا اوس مرد نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو اوس پہاڑ کے اوپر بھینک دیا یہاں  
 تک کہ میں نے ایک ڈنڈا پکڑ لیا اوس نے مجھ سے کہا کہ اس ڈنڈے کو پکڑے رہو میں نے اوس خواب کو  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا آپ نے سن کر فرمایا کہ تم نے خیر کو دیکھا وہ عظیم راستہ  
 حشر ہے اور وہ راستہ جو بائیں طرف سے نکلا ظاہر ہوا وہ اہل و زوج کا راستہ ہے اور تم اوس کے  
 اہل سے نہیں ہو اور وہ راستہ جو دہنے طرف سے نکلا ظاہر ہوا وہ اہل جنت کا راستہ ہے اور وہ  
 پہلوان پہاڑ منزل شہد ہے اور وہ ڈنڈا جو تم نے پکڑا وہ عروہ الاسلام ہے یہاں تک کہ تم اوس کو  
 پکڑے رہو کہ مر جاؤ۔

طبرانی اور بیہقی نے ابن زویل الجہنی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے ایک خواب دیکھا  
 اوس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میں نے بیان کیا میں نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ جمیع آدمی ایک  
 وسیع اور نرم اور روشن اور فرخ راستہ پر پہنچے اور آدمی شاہ راہ پر جا رہے ہیں اس درمیان کہ آدمی  
 اپنی اس حالت میں ہیں یکایک وہ راستہ ایک ایسی چراگاہ کے قریب پہنچا کہ میری آنکھوں نے اس  
 چراگاہ کی مثل نہیں دیکھی تھی وہ چراگاہ چکنے کے طور پر چمک رہی تھی اور اوس کی ضیاء اوس میں قسام  
 کی گھاس سے ٹپک رہی تھی گویا میں سواروں کی اول ٹکڑی میں تھا جو وقت وہ سوار اوس چراگاہ  
 کے قریب پہنچے اونھوں نے کبیر کہی اور پھر اونھوں نے اپنے کہا دے ڈال دے اور اونھوں نے  
 اوس کے دہنے اور بائیں طرف عدول نہیں کیا گویا میں اون کی طرف دیکھ رہا تھا کہ وہ جا رہے ہیں

پھر سوازون کی دوسری ٹکڑی آئی اور یہ لوگ پہلے ٹکڑی کے سواروں سے دو چند تھے جب کہ وہ  
چراگاہ سے قریب ہوئے تو انھوں نے نگہبیر کہی اور اپنے کجاوے راستہ میں والدے اونٹین  
بعض فراخی سے چرانے والے تھے اور بعض ایسے تھے جنھوں نے کھانسن کا گڈلے لیا اور اس  
حالت پر وہ چلے گئے پھر وہ آدمی آئے جو کل آدمیوں میں عظیم تھے جبکہ وہ چراگاہ کے قریب پھونچے  
تو انھوں نے نگہبیر کہی اور انھوں نے کہا کہ یہ اچھی مترل ہے گویا میں اون کی طرف دیکھ رہا تھا  
وہ دہنے اور بائیں طرف جھک رہے تھے جبکہ میں نے اون کو گون کا اوہراؤ دہر جھکنا دیکھا میں نے راستہ کو  
لازم پکڑا یہاں تک کہ میں انتہی چراگاہ کو آ رہا تھا یکایک یا رسول اللہ میں آپ کے پاس پھونچا آپ ایک  
ایسے منبر پر تھے جس میں سات سیڑھیاں تھیں اور آپ اس کے اعلیٰ درجہ پر تشریف رکھتے تھے یکایک  
میں نے دیکھا کہ آپ کے دہنی طرف ایک مرد گندم گون اور اونچی ناک والا کھڑا ہے جو وقت وہ کلام  
کرتا تھا اوس کو علو ہوتا تھا اور طول قامت میں کل مردوں سے بڑا تھا اور یکایک میں نے آپ کی بائیں طرف  
دیکھا کہ ایک مرد چہرہ پر ایسا زقد سرخ رنگ والا جس کے چہرہ پر کثرت سے خال ہیں اور اوس کے بال  
ایسے سیاہ ہیں گویا کوئلہ ہیں مگر آپ دار میں یعنی چمک رہے ہیں جو وقت وہ کلام کرتا ہے تو آپ لوگ  
اوس کے اکرام کے سبب اوس کی طرف اپنے کان لگا دیتے ہیں اور یکایک میں نے دیکھا کہ آپ  
لوگوں کے آگے ایک بوڑھا شخص ہے اور وہ شیخ خلقت اور چہرہ میں آپ سے اغیار الناس ہے  
کل آدمی اوس بوڑھے کی اقتدا کرتے ہیں اور اوس کا ارادہ کرتے ہیں اور یکایک میں نے دیکھا کہ اوس  
شیخ کے آگے ایک لاغر بڑی عمر والی اونٹنی ہے اور یکایک میں نے دیکھا کہ رسول اللہ گویا آپ اوس  
اونٹنی کو پیچ رہے ہیں یہ خواب سن کر ایک ساعت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ مبارک  
بدلا رہا پھر آپ کی وہ حالت جاتی رہی آپ نے فرمایا سنو تم نے جو نرم اور فراخ راستہ دیکھا وہ  
ہدایت گاہ راستہ ہے جس پر تم لوگ براغیختہ کئے گئے ہو اور تم لوگ اوس راستہ پر ہو لیکن وہ چراگاہ  
جو تم نے دیکھی وہ دنیا ہے اور اوس کی نعمت اور فراخی عیش ہے میں اور میرے اصحاب گزرے اور  
ہم نے دنیا سے تعلق نہ رکھا اور دنیا نے ہم سے تعلق نہ رکھا پھر اس کے بعد دوسری ٹکڑی سواروں کی آئی

اور وہ لوگ ہم سے اکثر تھے اون میں سے بعض وہ تھے جو چراگاہ میں کشادہ روزی دینگے  
جو کچھ اونھوں نے چاہا اون کو ملا اور بعض وہ لوگ تھے جو چراگاہ سے کھانسی کا گٹھ لینے  
والے تھے اور اونھوں نے اس حالت پر نجات پائی پھر وہ لوگ آئے جو اوسوں میں  
عظیم تھے وہ چراگاہ میں رہنی اور بائیں طرف جب تک پڑے - لیکن تم جو تھے تو طریق صالح پر  
گزر گئے اور تم اوسی طریق صالح پر ہمیشہ رہو گے یہاں تک کہ تم مجھ سے ملاقات کرو گے لیکن وہ  
منبر جو تھنے دیکھا جس کی سات سیڑھیاں ہیں اور میں اوس کی اعلیٰ سیڑھی پر ہوں اوس کی تعمیر  
یہ ہے کہ دنیا سات ہزار برس ہے اور میں اوس کے آخر ہزار میں ہوں لیکن وہ مرد جو کہ تم نے  
میری وہنی طرف دیکھا وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں جو وقت وہ کلام کرتے ہیں تو اون کو کل  
مردوں پر ملور ہوتا ہے اس لئے کہ خاص اون کو اللہ تعالیٰ سے کلام کرنے کی تفضیلت ہے اور  
وہ مرد جو تم نے میری بائیں طرف دیکھا وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں ہم اون کا اکرام اس لئے  
کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اون کا خاص اکرام کیا ہے لیکن وہ شیخ جو کہ تم نے دیکھا وہ ہمارے  
باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں ہم کل لوگ اون کو امام بناتے ہیں اور اون کے ساتھ  
اقتدار کرتے ہیں لیکن وہ ناقہ جو تم نے دیکھا ہے وہ قیامت ہے جو ہم لوگوں پر قائم ہوگی کوئی  
نئی میرے بعد نہیں ہے اور نہ کوئی امت میری امت کے بعد ہے -

بیہقی نے طلحہ بن عبید اللہ سے یہ روایت کی ہے کہ دو مرد قبیلہ طی سے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے وہ دونوں ساتھ مسلمان ہو گئے اور اون دونوں میں سے  
ایک اجتہاد میں دوسرے سے اشد تھا اوس مجتہد نے جہاد کیا اور شہید ہو گیا پھر اوس کے بعد  
دوسرا ایک سال تک ٹھہرا رہا پھر وہ مر گیا طلحہ نے کہا کہ اوس درمیان کہ میں خواب میں جنت  
کے دروازہ کے پاس تھا یکایک سینے اون دونوں کو دیکھا کوئی نکلنے والا جنت میں سے نکلا  
اور اوس نے اوس شخص کو اون دیا جو کہ اون دونوں میں سے آخر مر رہا تھا پھر وہ پلٹ کر آیا  
اور اوس نے اوس شخص کو اون دیا جو شہید ہوا تھا پھر وہ میری طرف پلٹ کے آیا اور اسی کہا



کہ تم پلٹ جاؤ تم کو اذن نہیں دیا گیا طلحہ صبح کو اٹھے اور اومیون سے یہ باتیں کرتے تھے اومیون نے سن کر تعجب کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا یہ امر نہیں ہے کہ وہ آخر میں جو مرا وہ ایک سال تک اوس کے بعد ٹھہرا رہا اور اوس نے ایسی ایسی غلطیوں اور سجدوں کئے اور اوس نے رمضان کے مہینہ کو پایا اور اوس کے روزے رکھے۔

بیہقی نے ابو سعید الخدری سے روایت کی ہے کہابہ کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا میں سورہ (ص) پڑھ رہا ہوں جبکہ میں سجدہ کی آیت پڑھا تو میں نے دیکھا کہ ہر ایک شخص نے سجدہ کیا میں نے روت اور لوح اور قلم کو دیکھا میں دوسرے دن صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور میں نے آپ کو خبر کی آپ نے سورہ (ص) میں سجدہ کے واسطے امر فرمایا۔

ابن ماجہ اور بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہابہ کہ ایک مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اوس نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے آج رات کو خواب میں دیکھا ہے کہ میں ایک درخت کے نیچے نماز پڑھ رہا ہوں میں نے سورہ (ص) پڑھی جبکہ میں آیت سجدہ پڑھا میں نے سجدہ کیا اور درخت سے سجدہ کیا میں نے سورہ درخت یہ دعا مانگنا تھا۔ اللہم اکتب لی بہا عندک وکرا واجعل لی بہا عندک وخراد اعظم لی بہا عندک اجرا ابن عباس نے کہا کہ میں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورہ ص پڑھی جبکہ سجدہ کی آیت پڑ آپ آئے تو آپ نے سجدہ کیا اوس مرد نے درخت کے قول کی جو خبر آپ کو دی تھی میں نے سنا آپ اپنے سجدہ میں وہی قول فرما رہے تھے یعنی اللہم اکتب لی بہا عندک وکرا اخر تک۔

بیہقی نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہابہ کہ ہکو یہ امر کیا گیا ہے کہ ہر ایک نماز کے بعد ہم تین تیس بار سبحان اللہ اور تین تیس بار الحمد للہ تین تیس بار۔ اللہ اکبر تین تیس بار انصار میں سے ایک مرد تھا جس کے خواب میں کوئی آیا اور اوس سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم کو یہ امر کیا ہے کہ تم لوگ ہر ایک نماز کے بعد اتنی اتنی بار تسبیح پڑھو اوس انصاری مرد نے کہا بیشک امر کیا ہے اوس کہنے والے شخص نے کہا کہ پچیس بار اسکو پڑھو اور اس تسبیح میں

تہلیل کو شریک کر جبکہ صبح کو وہ مروا دھٹا بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو خبر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جیسے اس شخص نے بتایا ہے ویسی پڑھو۔

تفہین نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے بہت سے مردوں کو خواب میں یہ دکھلایا گیا کہ لیلۃ القدر رمضان شریف کی آخر سات تاریخوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من کر فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب اور سچ متفق ہیں کہ لیلۃ القدر رمضان کی آخر سات تاریخوں میں ہے پس جو شخص لیلۃ القدر کا ڈھونڈنے والا ہے اس کو چاہئے کہ آخر سات راتوں میں اس کو ڈھونڈے۔

دارمی نے ابوامامہ سے روایت کی ہے کہ اصحاب کے بھائیوں میں سے ایک کو خواب میں دکھلایا گیا کہ اومی ایک دشوار طریل پہاڑ کے شکاف میں چل رہے ہیں اور پہاڑ کے سر پر دو سبز درخت ہیں وہ آدمی دوسے کر یہ پوچھ رہے ہیں کیا تم لوگوں میں کوئی وہ شخص ہے جو سورہ بقرہ پڑھتا ہے کیا تم لوگوں میں وہ شخص ہے جو سورہ آل عمران پڑھتا ہے کیا ایک ایک مرد نے جواب دیا کہ ہاں پڑھنے والا ہے یہ سن کر اون درختوں نے اپنی شاخوں کو یہاں تک قریب کر دیا کہ اون کو آدمی پکڑ لیا ہے اور وہ درخت اس کے ساتھ اس طرح جنبش کر رہے ہیں کہ پہاڑ کو ہلا رہے ہیں۔

حاکم نے جابر سے روایت کی ہے کہ طفیل بن عمرو نے ہجرت کی اور اون کے ساتھ اون کی قوم کے ایک مرد نے ہجرت کی وہ مرد بیمار ہو گیا اس نے چوڑی پکیان کا تیر لیا اور اس سے اپنی نگینوں کی جڑوں کے جوڑ کاٹ ڈالے وہ مر گیا طفیل نے اس کو خواب میں دیکھا اس سے پوچھا تم کو کیا معاملہ کیا گیا اس نے کہا ہجرت کے سبب میری مصیبت کی گئی طفیل نے اس سے پوچھا تیرے دو وزن ہاتھوں کا کیا حال ہے اس نے کہا مجھ سے کہا گیا کہ جس چیز کو تو نے اپنے نفس میں سے فاسد کر دیا ہے اس کی اصلاح ہم نہیں کرتے طفیل نے اس خواب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا آپ نے اس کے لئے یہ دعا فرمائی اللہم دلید یہ فاعقر اسے میرے اللہ تعالیٰ اس کے دلوں ہاتھوں کی مصیبت کر۔

انبیاء کے جو فضائل بین اہل کی برابری کا ذکر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو  
فضائل کے ساتھ

علمائے کہا ہے کہ کسی بچی کوئی معجزہ اور کوئی فضیلت نہیں دی گئی مگر ہمارے نبی صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کے واسطے اس معجزہ یا فضیلت کی نظیر ہے یا اس سے اعظم معجزہ یا فضیلت  
آپ کو دی گئی ہے۔

یہ باب اہل معجزوں اور خصایص کے بیان میں ہے جو معجزے اور خصایص  
حضرت آدم علیہ السلام کو دئے گئے ہیں اور اسکی نظیر ہمارے نبی صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کو دئے گئے ہیں اہل کا بیان

حضرت آدم علیہ السلام کے معجزوں اور خصوصیتوں سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے  
اپنے ہاتھ سے اہل کو پیدا کیا اور اپنے فرشتوں سے اہل کو مسجد کرایا اور اہل کو کل اشیاء  
کے نام سکھائے بعض علمائے کہا ہے کہ ایک قوم اس طرف گئی ہے کہ آدم علیہ السلام اور وقت  
نبی تھے اور ملائکہ کی طرف بھیجے گئے تھے اور اہل کا معجزہ یہ خبر دیتا تھا یعنی اللہ تعالیٰ کا یہ قول  
فلا ینادہم باسمہم اہل کا معجزہ تھا اور اللہ تعالیٰ نے اہل سے کلام کیا ہے جیسے طہرانے  
ابودوس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ کیا  
آدم علیہ السلام نبی تھے آپ نے فرمایا بیشک نبی تھے رسول تھے اللہ تعالیٰ نے اہل سے  
پہلے کلام کیا ہے اور تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کل کی نظیر معجزے اور خصوصیتیں دی  
گئی ہیں اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کلام جو کیا ہے وہ سراج کے بیان میں آگے آچکا ہے لیکن  
یہ معجزہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کل اشیاء کے اسماء کی تعلیم کی ہے یوں ہے کہ وہی نے اپنی کتاب

(مسند الفردوس) میں ابرارِ نفع سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میرے واسطے آب و گل میں صورت پکڑ کے جھکوکھا دی گئی اور کل اشیاء کو نام جھکوا تعلیم کئے گئے جیسے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو کل اشیاء کے نام تعلیم کئے گئے تھے یہ معجزہ کہ حضرت آدم علیہ السلام کو ملائکہ نے سجدہ کیا تھا بعض علما نے اللہ تعالیٰ کے قول ان اللہ ملائکتہ یصلون علی النبی میں کہا ہے کہ وہ تشریف ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے شرف دیا ہے یہ تشریف دو وجہوں سے آدم علیہ السلام کی اوس تشریف سے اکرام میں اتم اہم ہے جو ملائکہ کو اون کے سجدہ کئے لئے امر کیا تھا ایک وجہ یہ ہے کہ وہ شرف جو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو دیا تھا وہ واقع ہوا اور منقطع ہو گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شرف استمراری اور ابدی ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ آدم علیہ السلام کو شرف ملائکہ ہی سے حاصل ہوا بغیر ملائکہ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شرف صلوة سے اللہ تعالیٰ اور ملائکہ اور کل مومنین سے حاصل ہوا

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو حضرت ادریس علیہ السلام کو دی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ورفضناہ سکا نا علیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقام قاب قوسین تک رشتہ دی گئی۔

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی گئی ہے

ابو نعیم نے کہا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی نشانی یہ ہے کہ اون کی وعاقبول کی گئی اور اسف طوفان سے عرق کی گئی اور ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہت سی دعائیں ہیں جو وہ مقبول ہوئی ہیں اون دعاؤں میں سے ایک دعا اون لوگوں پر ہے جنہوں نے آپ کی پشت مبارک پر نماز کے کاتے رکھے تھے اور آپ نے منہ کی واسطے قحط کے وقت دعا کی تھی آپ کی دعا سے کثرت سے ابربر سا تھا ابو نعیم نے کہا ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نوح علیہ السلام

اسطور پر زیادہ ہیں کہ میں سال کی مدت میں ہزاروں آدمی آپ پر ایمان لائے اور فوج فوج آدمی آپ کے دین میں داخل ہوئے اور حضرت نوح علیہ السلام نے سارے نوسو برس اپنی قوم میں اقامت کی اور ایمان نہ لائے مگر ایک سو آدمی سے کم (شیخ جلال الدین فرماتے ہیں میں کہتا ہوں) کہ نوح علیہ السلام کو جو چیزیں دی گئی تھیں اور ان میں سے ایک یہ ہے کہ جمع حیوانات کشتی میں ان کے مخر ہوئے تھے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخر جمع حیوانات ہوئے چنانچہ پہلے اس سے اسی جگہ اوس کا بیان اچکا ہے اور حضرت نوح علیہ السلام زمین کی طرف تہکے اور نے کا سبب ہوئے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تہکے کو مدینہ منورہ سے حنفہ کی طرف نکال دیا۔

یہ باب اوس خصوصیت کو بیان میں ہے جو حضرت ہود علیہ السلام کو دی گئی تھی

ابو نعیم نے کہا ہے کہ ہود علیہ السلام کو ہودا دی گئی تھی اور ہودا کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نصرت دی گئی جیسے کہ غزوہ خندق میں لگے اچکا ہے (شیخ جلال الدین فرماتے ہیں میں کہتا ہوں کہ غزوہ بدر میں آپکو ہودا سے نصرت دی گئی۔)

یہ باب اوس شے کو بیان میں ہے جو حضرت صالح علیہ السلام کو دی گئی تھی۔

ابو نعیم نے کہا ہے کہ حضرت صالح علیہ السلام کو ناقہ دی گئی تھی اور اوس کی نظیر یہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اونٹ نے کلام کیا اور آپ کی اطاعت کی۔

یہ باب اوس شے کو بیان میں ہے جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی گئی تھی

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے نجات دی گئی تھی اور اس خصوصیت کی نظر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی گئی اس کا ذکر اوس باب میں آگے اچکا ہے جس میں آگ کی نشانی کا ذکر ہے

اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلعت دی گئی ہے۔

ابن ماجہ اور ابونعیم نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت کی ہے کہ اے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبکہ اپنا خلیل کیا ہے جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل کیا تھا سو میرا مرتبہ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مرتبہ جنت میں دو وزن ایک دوسرے کے مقابل ہوں گے اور حضرت عباس ہم دو وزن کے درمیان استعد پر ہوں گے جیسے ایک مومن دو خلیلوں کے درمیان ہوتا ہے۔

ابونعیم نے کعب بن مالک سے روایت کی ہے کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنا ہے آپ اپنی وفات سے پانچ روز پہلے یہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے صاحب کو اپنا خلیل کیا ہے۔

ابونعیم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر میں کوئی خلیل اپنے رب کے سوا اختیار کرتا تو ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیل اختیار کرتا۔  
 لیکن تمہارا صاحب خلیل اللہ ہے ابونعیم نے کہا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام غرور و لعین سے تین مجاہدین میں پوشیدہ ہوئے تھے اور ایسے ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان لوگوں سے پوشیدہ ہوئے جنہوں نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ انا جعلنا فی

اعناقہم اخلا لا فی الی الا ذقان فہم مقہون وجلنا من بین ید یم ید او من خلفہم سدا فاضلنا ہم فہم لایمہرون اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وذا قرأت القرآن جعلنا بینک و بین الذی لا یؤمنون بالآخرۃ حجابا مستورا  
 رشیخ جلال الدین فرماتے ہیں میں کہتا ہوں اگر آپ کیسے محفوظ نہ ہوتے کہ باب میں جو احادیث وارد ہوئی ہیں وہ آگے آچکے ہیں۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے غرور و لعین سے مناظرہ کیا اور اس کو بہان اور حجت سے مہرہ کر دیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فیہ سدا الذی کفر۔ اور ایسے ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ہر آپ کے پاس الی ابن خلف آیا وہ مرنے کے بعد مبعوث ہونے کی تکذیب کرتا تھا اور وہ ایک بوسیدہ بڑی لایا اور اس نے

اور سکول ڈالا اور کہا من بھی العظام وہی ریم اللہ تعالیٰ نے آیت قل یحییٰہا الذی انشاءہا اول  
مرۃ نازل فرمائی تھارے نبی علیہ السلام کی یہ برہان مطلق ہے۔ ابراہیم نے کہا ہے کہ حضرت ابراہیم  
علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے واسطے غضب سے قہم کھتون کو توڑ ڈالا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نے اپنی قوم کے بتوں کی طرف اشارہ کیا وہ تین سو ساٹھ بت تھے وہ خود گر پڑے بتوں کی  
راہدگی مدیث فتح مکہ معظمہ کے باب میں آگے آچکی ہے۔ دشمن جلال الدین رح فرماتے ہیں کہ  
اور میں کہتا ہوں ان مجنون میں سے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دسے گئے تھے کھشون یعنی زبرک  
کلام کیا تھا۔ ابن ابی حاتم نے علی بن احمد سے یہ روایت کی ہے کہ ذوالقرنین کہ میں آیا اور اس نے حضرت  
ابراہیم اور حضرت اسمعیل علیہما السلام کو ایسے حال میں پایا کہ بیت اللہ شریف کو بنا رہے تھے ذوالقرنین نے  
کہا کہ تمکو میری زمین سے کیا کام ہے حضرت ابراہیم اور اسمعیل علیہما السلام نے فرمایا کہ ہم اللہ تعالیٰ کو  
دو بندے ہیں اس کعبہ کی بنائے واسطے بکوا کر لیا گیا ہے۔ ذوالقرنین نے کہا کہ جس امر پر تم دو وزن  
دعوے کرتے ہو گواہ لاؤ بناؤ زبرکے کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ ہم یہ شہادت دیتے ہیں  
میں کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل علیہما السلام دو وزن مامور عبد میں ان دو وزن کو اس کعبہ  
بنانے کی واسطے امر کیا گیا ہے ذوالقرنین نے شہادت سن کر کہا کہ میں اس کے بنانے سے راضی  
ہوں اور میں اس امر کو تسلیم کر لیا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں متعدد وجوہ انون نے  
کلام کیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے معجزات سے وہ مجروح ہے جسکی روایت ابن سعد نے  
کی ہے کہا ہے کہ ہکو شام بن محمود نے اپنے باپ سے خبروی ہے اور ان سے ابی صالح نے  
ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جو وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام مقام کوئی سوچا گئے  
اور آتش نمرود سے نکلے اور مدن اون کی زبان سریانی تھی جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے  
فرائض سے عبور کیا، اللہ تعالیٰ نے اون کی زبان کو عربی دیا چونکہ انہوں نے فرائض سے عبور  
کیا تھا اس سبب سے اون کی زبان عبرانی کہی گئی نمرود لعین نے اون کے پیچھے آویسوں کو بھیجا  
اور اون سے کہا کہ سریانی زبان میں جو کوئی کلام کہے اونسی کو تم پھوڑیو میرے پاس اوس کی لکڑی

وہ آدمی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملے آپ نے عبرانی زبان میں کلام کیا اور لوگوں نے آپ کو چھوڑ دیا آپ کا لغت اور مخون نے نہیں پہچانا اور اس کی نظیر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیواسطے جو واقعہ پہلوی اور قاصدون کے باب میں آگے آچکا ہے جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بادشاہوں کے پاس بھیجا تھا اور قاصدون میں سے ہر ایک قاصد جس قوم کی طرف بھیجا گیا تھا اس کی زبان میں کلام کرتا تھا۔

(اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے معجزات) سے وہ ہے کہ ابن ابی شیبہ نے (مصنف) میں اس کی روایت کی ہے کہ ہم سے محمد بن ابی عبیدہ بن معن نے حدیث کی ہے اور مخون نے کہا میرے باپ نے اعرش سے اور غلغلی نے ابی صالح سے حدیث کی ہے کہا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام غلہ لانے کی واسطے گئے اور مخون نے غلہ پر قدرت نہیں پائی آپ ایک سرخ پتلی زمین کی طرف گئے اور اس میں سے غلوڑا ریت لے لیا پھر آپ اہل کی طرف پلٹ کے آئے آپ کے اہل نے پوچھا یہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ سرخ گیلہوں میں اور مخون نے اور گیلہوں کو کھولا اور ریت کو سرخ گیلہوں پایا اور گیلہوں میں سے اگر کچھ گیلہوں بڑے جلتے تو اوکل خوشہ اسطو پر نکلتا کہ چڑ سے شاخ تک تہ بندہ نہ ہوتے تھے اور اس کی نظیر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے جو واقعہ ہوا ہے اور اس کا ذکر اس مشک کے باب میں آگے آچکا ہے جو اپنے اپنے اصحاب کو زاوراہ کے طور پر وی تھی اور اس کو پانی سے پھریا تھا۔ آپ کے اصحاب نے اس کو کھولا یکایک دو وہ اور مسکہ موجود پایا۔

یہ باب اس شے کو بیان میں ہے جو حضرت اسمعیل علیہ السلام کو دی گئی تھی۔

حضرت اسمعیل علیہ السلام کو ذبح ہونے پر صبر دیا گیا تھا اور شق صدر کے باب میں آگے آچکا ہے کہ ذبح کی نظیر ہے بلکہ شق صدر ذبح سے بلند ہے اس لئے کہ شق صدر حقیقتہً واقع ہوا اور ذبح واقع نہیں ہوا اور ان کو ذبح کے عوض فدا دیا گیا اور ایسے ہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے



والد ماجد حضرت عبداللہ کے فیج کے عوض میں سوانٹ فدا دے گئے، اور حضرت اسمعیل علیہ السلام کو زمزم دیا گیا اور ایسہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا عبدالمطلب کو زمزم دیا گیا اور حضرت اسمعیل علیہ السلام کو عزیمت دی گئی۔ حاکم نے جابر سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام کو یہ عربی زبان اذروئے الہام الہام کی گئی ہے۔

ابو نعیم وغیرہ نے حضرت عمر سے روایت کی ہے اور عنون نے عرض کی یا رسول اللہ کیا سبب ہے جو آپ ہم لوگوں سے زیادہ فصیح ہیں حال یہ ہے کہ ہمارے درمیان سے آپ ہمیں مکمل کے نہیں گئے آپ نے فرمایا کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام کے لغت مندرس ہو گئے تھے جبریل علیہ السلام ان لغات کو لائے اور مجھ کو وہ لغات حفظ کرائے۔

یہ باب اوس شے کی بیان میں ہے جو حضرت یعقوب علیہ السلام کو دی گئی تھی۔

جبرجانی نے اپنے مشہورہ (امالی) میں کہا ہے کہ ہم سے ابو الحسن احمد بن اسمعیل نے حدیف کی ہے اور اون کے باپ نے اون سے حدیف کی ہے اور اون کے باپ سے نوح بن حبیب البزنجی نے حدیف کی ہے اور اون سے حامد بن محمود نے اور اون سے ابوسہر الشقی نے اور اون سے ابن عبدالعزیز التنوخی نے اور اون سے ربیعہ نے حدیف کی ہے کہا ہے جبکہ یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے اون سے کہا گیا کہ یوسف علیہ السلام کو بھیڑیے نے کھا لیا حضرت یعقوب علیہ السلام نے بھیڑیے کو بلایا اور اوس سے پوچھا کیا تونے میرے قزو العین اور ثمرۃ الفواد کو کھایا ہے بھیڑیے نے کہا میں نے نہیں کھایا آپ نے پوچھا تو کہاں سے آیا ہے اور کہاں کا راوہ رکھتا ہے اوس نے کہا میں سرزمین مصر سے آیا ہوں اور سرزمین جرجان کا راوہ رکھتا ہوں آپ نے اوس سے پوچھا تیری کیا مراد ہے اوس نے بھیڑیے نے کہا آپ سے پہلے جو اقبلیا تھے اون سے میں نے متا ہے وہ یہ فرماتے تھے کہ جو شخص کسی دوسرے یا کسی قریب دار کی

ملاقات کریگا تو اللہ تعالیٰ اوس کے واسطے ہر ایک قدم کے ساتھ ایک ہزار حسنت لکھے گا اور ایک ہزار سیئہ اوس کے معاف کر دے گا دین گے اور اوس کے ایک ہزار دوسرے بلندگو جاوین گے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو بلایا اور ان سے فرمایا کہ تم اس حدیث کو لکھ لو بیٹریے نے اس امر سے انکار کیا کہ اون سے حدیث بیان کرے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اوس سے فرمایا تم کو کیا ہوا ہے کہ اون سے حدیث بیان نہیں کرتا۔ بیٹریے نے کہا کہ یہ لوگ عاصی ہیں اس لئے میں ان سے حدیث بیان نہیں کرتا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیٹریے کے کلام کرنے کا معجزہ دیا گیا تھا جیسا کہ آگے اچکا ہے ابو نعیم نے کہا ہے جو چیزیں کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو دی گئی تھیں اون میں سے یہ ہے کہ وہ بنو میٹے کے فراق میں جھلا کئے گئے اور اونھوں نے یہاں تک صبر کیا تھا قریب تھا کہ حزن سے ہلاک ہو جاوین اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرزند کا درد دیا گیا اور اوس درد کے سوا بیٹوں میں سے کوئی بیٹا نہ تھا آپ نے رضا اور تسلیم اختیار کی آپ کا صبر حضرت یعقوب علیہ السلام کے صبر سے فائق ہو گیا۔

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو حضرت یوسف علیہ السلام کو دی گئی تھی۔

ابو نعیم نے کہا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو وہ حسن دیا گیا تھا جس کے سبب سے کل انبیاء اور مرسلین بلکہ تمام مخلوق سے فائق ہو گئے تھے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ جمال دیا گیا تھا کہ کسی کو نہیں دیا گیا اور یوسف علیہ السلام کو نہیں دیا گیا مگر نصف حصہ حسن اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صحیح حسن دیا گیا اس کا ذکر اول کتاب میں آگے اچکا ہو۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام اپنے ماں باپ کے فراق اور غربت وطن سے مبتلا کئے گئے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اہل اور کنبا ورا حساب ان وطن کو چھوڑا اور مہاجر الی اللہ تعالیٰ ہوئے۔

یہ باب اوس شے کی بیان میں ہے جو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی گئی تھی

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ معجزہ دیا گیا تھا پتھر سے پانی کا چشمہ جوش زن ہوا اور یہ معجزہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے واقع ہوا ہے جیسا کہ اول بعثت کے ذکر میں آگے آچکا ہے اور ابونعیم نے یہ زیادہ کیا ہے کہ آپ کی انگشتان شریفہ سے پانی چشمہ کی مثل جاری ہوا تھا ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ امر زیادہ عجیب ہے اس لئے کہ پانی کا پتھر سے اوبلتا متعارف اور موجود ہے اور گوشت اور خون سے پانی کا نکلتا مقرر نہیں ہے (اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ معجزہ دیا گیا تھا کہ ابرسا یہ کرتا تھا۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معجزہ کہ ابر آپ پر سایہ کرتا تھا متحد و احادیث میں آگے آچکا ہے) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عصا دیا گیا تھا ابونعیم نے کہا ہے کہ اوس کی نظیر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے تہ و تخت خرمائی فرمایا ہے اور عصا کی نظیر کہ بدل کے اڑو ہا ہو جاتا تھا اوس زاونٹ کا قصہ ہے جسکو ابرہیل نے دیکھا تھا (شیخ جلال الدین فرماتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ بیضا دیا گیا تھا اور اوس کی نظیر وہ نور ہے جسکو طفیل نامی صحابی کیولے آپ نے علامت گروانا تھا وہ نور طفیل کے چہرہ میں نمودار ہو گیا تھا پھر طفیل نے یہ خوف کیا کہ وہ نور ثعلب ہے وہ نور طفیل کے چہرہ سے اوس کے کوڑھ میں آگیا تھا اس کا ذکر طفیل کے اسلام کے بیان میں آگے آچکا ہے (اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ معجزہ دیا گیا تھا) رو در نیل در میان سے پہٹ گیا تھا اور اس کی نظیر شب معراج کے باب میں آگے آچکی ہے کہ وہ دریا جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے آپ کے واسطے شب معراج میں پہٹ گیا تھا یہاں تک کہ آپ نے اوس سے عبور فرمایا تھا اور ابونعیم نے اسکی نظیر اوس واقعہ کو گروانا ہے جو باب احیاء موتی میں علامن الخضر کے قصہ میں آگے آچکا ہے اور اس کتاب کے آخر میں اوس کی مثل بہت سے وقایع آئیگی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو من اور سلوی دیا گیا تھا۔ ابونعیم نے کہا ہے اسکی نظیر غنیمتوں کا

حلال کرنا اور تھوڑے طعام سے ایک جم غفیر کا سیر کرنا ہے جو آپسے ظہور میں آیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم پر طوفان اور جراوینی ٹڈی اور جون یا چھری اور میڈکون اور حنک کے واسطے دعا کی تھی ابو نعیم نے کہا ہے کہ اسکی نظیر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ دعا جو آٹھ قوم پر قحط سالی کے واسطے فرمائی تھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی و عملت الیک رب لترضی اور اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا و رضی علیک ربک فترضی فلو لیک قبلہ ترضاها اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا و ایت علیک محبتہ منی اور اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحبکم اللہ۔

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو حضرت یوشع علیہ السلام کو دی گئی تھی

حضرت یوشع علیہ السلام کو یہ معجزہ دیا گیا تھا کہ جسوقت اونھوں نے جبارین سے جنگ کی تھی تو آفتاب کو غروب ہونے سے روک دیا گیا تھا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے شب معراج میں آفتاب روک دیا گیا تھا اور زیادہ عجیب اس سے آفتاب کا مغرب سے پلٹنا دینا ہے جسوقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے عصر کی غادفت ہو گئی تھی آپ نے آفتاب کو پلٹا دیا

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی گئی تھی

ابو نعیم نے کہا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کو شیخ جبال دی گئی تھی اور اس کی نظیر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی واسطے سنگر نزون اور کھانے کی تیج پڑنا ہے جیسا کہ آگے چکا ہے اور حضرت داؤد کو تسخیر طیور دی گئی تھی اور اس سے آگے آچکا ہے کہ جمیع حیوانات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسخر تھے اور حضرت داؤد کو یہ معجزہ دیا گیا تھا کہ لوہا نرم ہو جاتا تھا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی واسطے چوڑے پتھر اور بڑے بڑے سنگ پتھر

نرم ہو گئے اور آپ جنگ اعدین میں شریکین سے چھپ گئے تھے آپ نے اپنا سر مبارک پہاڑ کی طرف جھکا دیا تھا تاکہ مشرکین سے آپ کا جسم مبارک مخفی ہو جاوے اللہ تعالیٰ نے پہاڑ کو نرم کر دیا یہاں تک کہ آپ نے اپنا سر مبارک پہاڑ میں داخل کر دیا اور یہ معجزہ بکا ظاہر ہے اور اب بھگ باقی ہے آدمی اور سکوریکتے ہیں اور ایسی ہی کہ منظمہ کی بعض کہانیوں میں یہ سنسخت پتھر میں اپنے نالہ پڑنے میں ان سے آرام لیا تھا آپ کے واسطے وہ پتھر نرم ہو گیا تھا یہاں تک کہ آپ کے دونوں فذراع اور دونوں ساعدوں نے اس پتھر میں نشان پیدا کر دیا تھا اور یہ مشہور امر ہے اور یہ امر کہ پتھر میں نشان پڑ گئے تھے زیادہ تعجب ناک ہے اس لئے کہ لوہے کے آگ نرم کر دیتی ہے اور ایسی آگ نہیں دیکھی گئی کہ پتھر کو نرم کر دے یہ کل کلام ابو نعیم رحمہ اللہ ہے اور حضرت داؤد علیہ السلام کو عنکبوت کے جالا کرنے کا معجزہ دیا گیا تھا اور یہ امر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی واسطے واقع ہوا جیسا کہ ہجرت کے باب میں آگے آچکا ہے۔

یہ باب اس شے کی بیان میں ہے جو حضرت سلیمان علیہ السلام کو دی گئی تھی۔

ابو نعیم نے کہا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو عظیم ملک دیا گیا تھا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ شے عطا کی گئی جو اس سے اعظم ہے وہ خزائن روئے زمین کی کنجیاں ہیں جو عطا کی گئی تھیں اور حضرت سلیمان کو ریح دی گئی تھی وہ ریح آپ کو لے جاتی تھی جہاں کو ایک مہینہ کا راستہ اور شام کو ایک مہینہ کا راستہ کرتی تھی اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ شے عطا کی گئی جو اس سے اعظم تھی کہ وہ براق ہے وہ براق ثلث رات سے بھی کم میں آپ کو پچاس ہزار برس کے سفر کو لے گیا تھا آپ کل آسمانوں میں داخل ہوئے اور ایک ایک میں گئے اور اپنے آسمانوں کو عجائب ملاحظہ فرمائے اور جنت اور دوزخ پر آپ مطلع ہوئے۔ اور حضرت سلیمان کے سفر خیر تھے اور ان سے بھاگتے تھے یہاں تک کہ ان کو زنجیروں سے باندھتے تھے اور ان کو عذاب دیتے تھے۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جنوں کے سفیر بھیجے اور ایمان کی

میں آئے اور شیاطین اور ماروجون سے تھے آپکے مسخر ہوئے یہاں تک کہ آپ نے یہہ  
 قصد فرمایا تھا کہ اوس شیطان کو جسکو اپنے پر ہوتا تھا مسجد کے ستون سے بانڈہ دین یہ واقعات  
 آپکے ہیں اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو منطق الطیر تعلیم کی گئی تھی۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کو جمیع حیوانات کے کلام کی فہم وی گئی تھی اور اسپر یہ امور زیادہ تھے کہ درخت  
 اور پتھر اور عصا کو کلام اپنے سمجھایہ کل واقعات آگے آچکے ہیں۔

یہ باب اوس شے کو بیان میں ہے جو حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو  
 دی گئی تھی

ابونعیم نے کہا ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کو بچپن میں حکمت دی گئی تھی اور حضرت یحییٰ علیہ السلام  
 بغیر صا در ہونے گناہ کے رویا کرتے تھے اور بلا فاصلہ پیارے روزے رکھا کرتے تھے اور  
 ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سے افضل دیا گیا تھا اس لئے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام  
 اوشان اور احنام اور جالبیت کے زمانہ میں نہیں تھے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 اوشان اور جالبیت کے عصر میں تھے باوجود اس کے آپ کو فہم اور حکمت اور کمین میں بہت بڑی  
 اور گروہ شیطان کے درمیان دی گئی آپنے اون کے کسی بت میں ہرگز رغبت نہیں کی اور  
 اون کے ساتھ اون کی عید میں آپ حاضر نہ ہوئے اور آپ سے ہرگز جھوٹ نہیں سنا گیا  
 اور جیسے بچوں کا میل بیکار چیزوں کی طرف ہوتا ہے آپ سے ہرگز نہیں بچا نا گیا اور آپ  
 روزہ سے ہفتہ کو ملا دیتے تھے اور روزہ پر روزہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں رات  
 گزارتا ہوں میرا رب مجھکو کھانا کھلاتا ہے اور پانی پلاتا ہے اور آپ یہاں تک روتے تھے کہ  
 آپ کے سینہ مبارک سے ایسی آواز آتی تھی جیسے ہاتھی سے پکتے وقت آواز آتی ہے  
 ابونعیم نے کہا کہ اگر یہ کہا جاوے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام حضور تھے اور حضور اس شخص کو  
 کہتے ہیں جو عورتوں کے پاس بجاوے یہ جواب دیا گیا ہے کہ ہمارے نبی تمام مخلوق کی طرف

مبعوث کئے گئے تھے آپ کو امر کیا گیا کہ نکاح کریں تاکہ جمیع خلق نکاح میں آپ کی اقتدا کرے اس لئے کہ  
نکاح پر شہوت کے سبب جلد نفوس مجہول کئے گئے ہیں۔

یہ باب اوس شے کو بیان میں ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ورسولا الی بنی اسرائیل انی قد جئتکم بآیت من ربکم انی افلق لکم من الطین  
کبیتہ الطیر فاقف فیہ فیکون طیرا باذن اللہ وادبری الاکمہ والابرص واجبی الموتی باذن اللہ وانیکم بما لکم من  
واماد حروب فی یموتکم۔ ان امور کے نظائر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے باب احیائی  
اموات اور صحت مرلیوں اور آفت صیدوزن میں اور غزوہ بدر اور غزوہ احد میں تھی کہ آپ نے  
فتاوہ کی آنکھ جو نکل آئی تھی پھیر دی اور غزوہ خیبر میں آپ نے حضرت علی کو رم اللہ وجہ کی دو ذون  
آنکھوں میں لعاب دہن مبارک ڈالا اوسی وقت وہ اچھی ہو گئیں اور آپ نے منیبات  
کی خبر میں وی تھیں اون بابوں میں آگے آپ کے ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے منی  
پر مذبحا نور جو بنائے تھے اوس کی نظیر ابولیم نے یہ گردانی ہے کہ آپ نے کجور کا پٹھا ایک صحابی  
غزوہ بدر میں دیا تھا وہ لوہے کی تلوار ہو گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اذ قال الحواریون  
یا عیسیٰ ابن مریم ہل نستطیع ربک ان ینزل علینا مائدۃ من السماء واسکی نظیر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کے واسطے متعدد حدیثوں میں آگے آپ کی ہے کہ آپ کے لئے آسمان سے طعام لایا گیا  
تھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ویکل الناس فی المہد اسکی نظیر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کیواسطے اس باب میں آگئی ہے جو آپ کی ولادت کے باب کے بعد ہے۔

حاکم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جو وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا  
ہوئے تھے روئے زمین پر کوئی بت باقی نہ رہا مگر اوندھا بگڑا اور اسکی نظیر ہمارے نبی صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کیواسطے باب ولادت میں آگے آپ کی ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہ رتبہ  
دیا گیا کہ آسمان کی طرف اڑتا لیئے گئے۔ ابولیم نے کہا ہے کہ یہ امر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ

و مسلم کی امت میں ایک جماعت کی واسطے واقع ہوا ہے اور ان میں سے عامر بن فیروز اور خبیب اور  
علاء بن الحضرمی ہیں جو آسمان کی طرف اڑنے والے گئے ہیں آگے کے باب میں اچکا ہے۔

اور ان خصایص کا ذکر جن کے سبب جمیع انبیاء پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

فضیلت دی گئی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی کے سبب سے پہلے کسی نبی کو نہ خصایص نہیں دی گئے

ابوسعید الدینا پوری نے کتاب شرف المصطفیٰ میں کہا ہے وہ فضیلتیں جن کے سبب

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جمیع انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے وہ ساتھی خصلتیں ہیں انتہی شیخ

جلال الدین سیوطی رحمہ فرماتے ہیں میں یہ کہتا ہوں کہ جن علماء نے ان فضیلتوں کو شمار کیا اور

ان سے میں واقف نہیں ہوا اور میں نے احادیث اور آثار کو دیکھا ہے کہ ان کے ساتھ پانی پینے اور

اور آٹا میں پانی اور تین فضائل اور فضائل کی مثل اور ان کے ساتھ پانی پینے اور فضائل کو

چار قسم دیکھا ہے ایک قسم وہ ہے کہ آپ اپنی ذات میں دوس کے ساتھ دنیا میں مختص تھے

اور دوسری قسم وہ ہے کہ آپ اپنی ذات میں دوس کے ساتھ آخرت میں مختص ہیں۔ اور

تیسری قسم وہ ہے کہ آپ اپنی امت میں دوس کے ساتھ دنیا میں مختص تھے اور چوتھی قسم

وہ ہے کہ آپ اپنی امت میں دوس کے ساتھ آخرت میں مختص ہیں اور تم آگاہ ہو جاؤ میں ان

فضائل کو مفصل طور پر بتاؤں میں لاتا ہوں۔

یہ باب دوس بیان میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از دوی خلقت اور اپنی

نبوت کے تقدم میں کل انبیاء سے اول ہیں۔

آپ نبی تھے اور حضرت آدم علیہ السلام اپنی طینت میں پڑے ہوئے تھے اور جو میثاق اللہ تعالیٰ نے

انبیاء سے لیا تھا دوس میں آپ سب سے مقدم تھے آگے اچکا ہے جہاں اللہ تعالیٰ سے

الست برکم فرمایا آپ نے سب سے اول بلے فرمایا اور حضرت آدم علیہ السلام اور جمیع مخلوق



آپ کے واسطے پیدا ہوئی اور آپ کا اسم شریف عرش اور آسمانوں اور جنتوں اور باقی اون چیزوں پر لکھا گیا ہے جو ملکوت میں ہیں۔ اور ملائکہ ہر ساعت آپ کا ذکر کرتے ہیں اور آدم علیہ السلام کے عہد میں آپ کا اسم مبارک اذان میں ذکر کیا جاتا تھا اور ملکوت اعلیٰ میں آپ کا ذکر کیا جاتا ہے اور کل انبیاء اور حضرت آدم علیہ السلام سے یہ عہد لیا گیا تھا کہ جو لوگ اون کے بعد ہوں وہ آپ پر ایمان لادیں اور آپ کو نصرت دیں اور سابق کی کتابوں میں آپ کی بشارت دی گئی ہے اور آپ کی صفت اون کتابوں میں ہے اور آپ کے اصحاب اور آپ کے خلفاء اور آپ کی امت کی صفت اون کتابوں میں ہے اور آپ کے پیدا ہونے کی وجہ سے ابلیس علیہ اللعنة آسمانوں سے روک دیا گیا ہے اور آپ کا سینہ مبارک شق کیا گیا دو قولوں میں سے ایک قول میں ہے اور آپ کی ہفت مبارک خاتم نبوت آپ کے قلب مبارک کے مقابلہ میں اس جگہ لگائی گئی جس جگہ انسان کے دل میں شیطان داخل ہوتا ہے اور آپ کے ہزار نام ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نام مبارک سے آپ کو اسم شریف کا اختلاق ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اسمائی مبارک میں سے قریب مئتر اسماء کے آپ کے نام رکھے گئے ہیں اور سفر میں آپ کو ملائکہ نے سایہ کیا تھا اور آپ عقل میں تمام آدمیوں سے غالب تھے اور آپ کو کل حسن دیا گیا تھا اور حضرت یوسف علیہ السلام کو نہیں دیا گیا تھا مگر اوس حسن کا ایک حصہ یا نصف اور ابتدائے وحی میں آپ ڈھانپ لئے جاتے تھے اور اون حدیثوں میں جن کو یہی قی نے ذکر کیا ہے یہ وارہ ہے کہ آپ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو اون کی اوس صورت پر دیکھا تھا جس صورت پر وہ پیدا کئے گئے ہیں اور آپ کے مبعوث ہونے سے کہانت منقطع ہو گئی۔ اور استراق سمع سے آسمان کی حراست کی گئی اور آگ کے شعلہ شیاطین پر آسمان سے پھینکے گئے یہ اون حدیثوں میں وارہ ہے جن کو ابن سبع نے ذکر کیا ہے۔ اور آپ کے والدین آپ کے واسطے زندہ کئے گئے یہاں تک کہ آپ پر وہ ایمان لائے اور کفار کے حق میں تخفیف خدا کے واسطے آپ کی شفاعت قبول کی گئی جیسے کہ ابو طالب اور دو قبروں کے قصد میں وارہ ہے

کہ اون مردوں کو عذاب دیا جاتا تھا اور اللہ تعالیٰ کا آپ سے یہ وعدہ کہ آپ کو آدمیوں سے محفوظ رکھوں گا اور آپ کو معراج ہوئی رات میں آپ کو سیر کرائی گئی اور ساتون آسمانوں کا خرقہ واقع ہوا اور قاب قوسین تک آپ کو علو ہوا اور آپ اوس جگہ گئے کہ جس جگہ کوئی نبی مرسل اور کوئی مقرب فرشتہ نہیں گیا۔ اور آپ کے واسطے کلی انبیاء زندہ کئے گئے اور اون کے اور ملائکہ کے آپ امام ہوئے اور نماز پڑھائی۔ اور آپ کو جنت اور دوزخ پر اطلاع ہوئی یہ اون احادیث میں وارد ہے جنکو پیغمبرؐ نے روایت کیا ہے اور آپ نے اپنے رب کے آیات کبریٰ دیکھے اور آپ یہاں تک محفوظ رہے کہ ماذن البصر و المظنی آپ کی شان رہی اور آپ نے وہاں بارہا جنتانہ کو دیکھا اور آپ کے ساتھ رہکر ملائکہ نے جنگ کی۔ یہ وہ چالیس خصائص میں شکی احادیث ابواب سابقہ میں آگے آچکے ہیں۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کی کتاب یعنی قرآن شریف معجزہ ہے اور دور کے گزرنے پر وہ کتاب تبدیل اور تحریف سے محفوظ رہے گی اور ہر شے کی واسطے جامع ہے اور اپنے غیر سے مستغنی ہے اور جن مقاصد اور مطالب پر جمیع کتابیں مشتمل ہیں اون مطالب پر یہ کتاب شامل ہے اور مطالب میں اون سے زیادہ ہر اور حفظ کی واسطے آسان کی گئی ہے اور پارہ پارہ نازل ہوئی ہے اور سات حروف پر نازل ہوئی ہے اور سات ابواب میں ہے یعنی زاجر اور آمر و حلال اور حرام اور محکم اور متشابہ و امثال اور ہر ایک نعت کیساتھ نازل ہوئی ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ قُلْ لَنْ أَجْمَعْتَ اِلَّا نَسْرَ الْيَمْنِ عَلٰی اَنْ يَّذُوبَ مِثْلُ بَدَا الْقُرْآنِ لِيَاْتُوْنَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كُنْ بِبَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاَنَّا لَظَافِنُ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاَنَّا لَنُكَاتِبُكَ غَزِيًّا لِيَاْتِيَ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلاَ مِنْ خَلْفِهِ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

و نزلنا عليك الكتاب تبياناً لكل شيء۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ان ہذا القرآن یقیناً علی بنی اسرائیل اکثر الذی ہم فیکفون۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ولقد یسرنا القرآن للذکر فہل منکر اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وقرآننا فرقناہ لتقرأہ علی الناس علی مکث اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وقل الذین کفروا ولا تنزل علیہ القرآن جملۃ واحدة کذلک لنثبتہ برفاؤک وواتیون تک۔

تجارتی سٹے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انبیاء سے کوئی نبی نہیں ہے مگر اوس نبی کو وہ شے دی گئی ہے یعنی ایک آیت دی گئی ہے جسکی مثل ہے اوپر بشرایان لائے ہیں اور وہ شے جو مجھ کو دی گئی ہے وہ نہیں ہے مگر وہ وحی جسکو اللہ تعالیٰ نے میری طرف بھیجا ہے میں یہ امید رکھتا ہوں کہ جو لوگ میرے تابع ہوں اور انبیاء کے تابع ہیں سے اکثر ہوں۔

بیہقی نے حسن سے اللہ تعالیٰ کے قول لایاتہ الباطل من بین ید یدین روایت کی ہے کہ اسے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کو شیطان سے محفوظ رکھا ہے وہ اوس قرآن میں نہ باطل کو زیادہ کر سکتا ہے اور نہ حق کو کم کر سکتا ہے۔

بیہقی طحطاوی بن انثم سے روایت کی ہے کہ اسے کہ ایک یہودی مامون کے پاس داخل ہوا اور اس نے کلام کیا اور خوبی سے کلام کیا۔ مامون نے اس کو اسلام کی طرف بلایا اور اس نے اسلام سے انکار کیا ایک سال کے بعد وہ یہودی ہمارے پاس ایسے حال میں آیا کہ مسلمان تھا اس نے مسلمان فقہ میں بیان کئے اور کلام کو حسن سے اور انبیاء مامون نے اس سے پوچھا کہ تیرے اسلام کیا سبب تھا اس نے کہا کہ آپ کے حضور سے میں پلٹ کے گیا میں نے اس امر کو دوست رکھا کہ ان اوصاف کا میں استحقاق کروں میں نے قرأت کی طرف قصد کیا میں نے تین نسخے قرأت کے لکھوائے دیات کی اور کسی کی اور اوس نسخوں کو کنیہ میں داخل کیا وہ نسخے مجھ سے خرید لئے گئے اور میں نے انجیل کی طرف قصد کیا اور اوس کے تین نسخے لکھے اور میں نے ان میں زیادتی اور کمی کی اور اوس کو سونا میں داخل کیا وہ نسخے مجھ سے خرید لئے گئے میں نے قرآن شریف کی طرف قصد کیا اور میں نے تین نسخے لکھے

اور انہیں زیادتی اور کمی کی اور کاتبوں کے پاس ان کو داخل کیا اور ان کو غلوں اور غلوں کی جگہ اور غلوں اور غلوں میں زیادتی اور کمی پائی اور ان کو پھینک دیا اور ان کو خرید نہیں کیا اس سے بچنے یہ جانا کہ یہ کتاب محفوظ ہے یہ امر میرے اسلام کا سبب ہے بھیجی بن اکتھم نے کہا کہ میں نے اس سنہ میں حج کیا میں نے سفیان بن عیینہ سے ملاقات کی اور ان سے اس واقعہ کو ذکر کیا سفیان نے کہا کہ اسکا مصداق اللہ تعالیٰ کے قول میں ہے بیتہ اور ان سے پوچھا کس جگہ میں واقع ہے سفیان نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے قول فی التوراة والانجیل یا استخفظ من کتاب اللہ میں واقع اللہ تعالیٰ نے اس کے حفظ کو یہود اور نصاریٰ کی طرف منسوب فرمایا پس وہ ضائع ہو گیا اور قرآن شریف کی نسبت یہ فرمایا انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون قرآن کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں پر کی اس سبب سے وہ ضائع نہیں ہوا۔

تیسری نے دشعب الاثبان امین حسن سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ کتابیں نازل کیں اور ان سب کتابوں کے علوم چار کتابوں میں دو بیت رکھے وہ کتابیں تورہ اور انجیل اور زبور اور فرقان ہے۔ پھر فرات اور انجیل اور زبور کو علیہم فرقان میں دیت کہیں سعید بن منصور نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جو شخص علم کا راہ کو تباہی اس پر یہ واجب ہے کہ وہ قرآن شریف کو لازم پکڑے اس لئے کہ قرآن شریف میں اولین اور آخرین کا علم ہے۔

ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس قرآن شریف میں ہر ایک علم کو نازل کیا ہے اور ہمارے واسطے اس میں ہر ایک شے کو بیان کر دیا ہے۔ لیکن جو شے ہمارے واسطے قرآن شریف میں بیان کی ہے اس سے ہمارا علم قاصر ہے۔

ابو الفتح نے (کتاب النظم) میں ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر بھول جاتا تو ذرہ اور غول اور چھوٹا ذرہ

بھول جاتا۔ یعنی کسی شخصے کو اللہ تعالیٰ نہیں بھولتا اوس کا علم کل شخصے پر محیط ہے)   
 حاکم اور بیہقی نے ابن مسعود سے اور بخاری نے ابن مسعود سے روایت کی ہے   
 آپ نے فرمایا ہے کہ پہلی کتاب جو نازل ہوتی تھی وہ ایک باب سے نازل ہوتی تھی اور ایک   
 حرف پر نازل ہوتی تھی اور قرآن شریف سات بابوں سے سات حروف پر نازل کیا گیا ہو   
 قرآن شریف راجع اور آمر ہے اور قرآن میں حلال ہے اور حرام ہے اور قرآن میں حکم آیات   
 ہیں اور منشاء آیات ہیں اور امثال ہیں۔

غنیخین نے ابن عباس سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ   
 جبریل علیہ السلام نے مجھ کو ایک حرف پڑھایا میں نے اس کو دوہرایا اور میں نے زیادتی چاہتا رہا وہ   
 وہ میرے لئے زیادہ کرتے تھے یہاں تک کہ سات حروف تک انتہی کی۔

مسلم نے ابی ابن کعب سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے   
 فرمایا کہ میرے رب نے میرے پاس کسی کو بھیجا کہ میں قرآن شریف ایک حرف پڑھوں میں نے   
 اپنے رب کی طرف اوس کو اس لئے پیر دیا کہ میری امت پر آسانی کر میرے رب نے میری طرف   
 پھر بھیجا کہ میں دو حروف پڑھوں میں نے پھر اپنے رب کی طرف پیر دیا کہ میری امت پر آسانی   
 کر میرے رب نے میری طرف پھر بھیجا کہ میں قرآن شریف کو سات حروف پڑھوں۔

ابن ابی شیبہ نے (مصحف) میں اور ابن جریر نے ابی میسرہ سے روایت کی ہے   
 کہا ہے کہ قرآن شریف ہر ایک زبان میں نازل کیا گیا ہے اور ابن ابی شیبہ نے اس کی مثل   
 صفاک سے روایت کی ہے۔

ابن منذر نے اپنی تفسیر میں وہب بن منہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ لغت میں سے   
 کوئی لغت نہیں ہے مگر اوس لغت میں سے قرآن شریف میں کوئی لغت موجود ہے اوس   
 کسی نے پوچھا کہ قرآن شریف میں رومی زبان میں سے کیا لغت ہے اور بخاری نے کہا (تفسیر)   
 لغت رومی ہے کہ (واقطین) کے معنی میں ہے۔ امام راوی رحمت اللہ علیہ نے فرمایا ہے

کہ قرآن شریف کی فضیلت اور تمام کتابوں پر جو نازل کی گئی ہیں تیس خصلتوں سے ہے۔  
جو وہ خصلتیں اور اس کے غیر ہیں نہیں تھیں۔

## باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس امر کے ساتھ مختص ہیں کہ آپ کا معجزہ قیامت تک مسترک  
وہ معجزہ قرآن شریف ہے اور باقی انبیاء علیہم السلام کے معجزے اپنے وقت پر گذر گئے  
باقی نہیں رہے شیخ غزالدین ابن عبدالسلام نے ان کی گنتی کی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم اس امر کے ساتھ مختص ہیں کہ کل انبیاء سے آپ معجزوں میں اکثر ہیں کہا گیا ہے کہ  
آپ کے معجزے ایک ہزار کو چھو نچتے ہیں اور یہ کہا گیا ہے کہ تین ہزار کو چھو نچتے ہیں یہی نے ہکو  
ذکر کیا ہے اور حلیمی نے کہا ہے کہ آپ کے معجزوں میں باوجود اذن کی کثرت کے دوسرا معنی  
ہے وہ معنی یہ ہے کہ آپ کے غیر کے معجزوں میں سے کسی کے معجزہ میں وہ شے نہیں ہے جو  
اختراع اجسام کی طرف راہ ہوئے اور یہ امر نہیں ہے مگر خاصہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کے معجزوں میں۔ شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں میں کہتا ہوں کہ اور چیزوں میں سے جو  
آپ کے خصائص میں شمار کئے جاتے ہیں یہ امر ہے کہ انبیاء کو جو معجزے اور فضیلتیں دی گئی  
ہیں وہ کل آپ کی ذات مبارک میں جمع کی گئی ہیں اور وہ معجزے اور فضیلتیں آپ کے سوا کسی نبی میں  
جمع نہیں ہوئیں بلکہ ہر ایک نبی ایک نوع معجزہ اور فضیلت کے ساتھ مختص ہوا ہے۔ اور ابن  
عبدالسلام نے آپ کے خصائص میں سے پتھر کا سلام کرنا اور جذع یعنی تنہ درخت کا مالہ کرنا شمار  
کیا ہے اور کہا ہے کہ انبیاء میں سے کسی نبی کے واسطے اس کی مثل ثابت نہیں ہوا۔ اور آپ کی  
انگشتان مبارک سے پانی کے ٹھکنے کو آپ کے خصائص میں شمار کیا ہے اور ابن عبدالسلام کے  
سوا اوروں نے ان امور کو آپ کے خصائص میں شمار کیا ہے اور انشتاق قمر کو ابن عبدالسلام کے  
سوا اوروں نے آپ کے خصائص میں شمار کیا ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ

خاتم النبیین میں اور مبعوث ہونے میں انبیاء سے آخر میں۔ اور آپ اس امر کے ساتھ مختص ہیں کہ آپ کی شرع روز قیامت تک ہمیشہ رہے گی اور جو شریعتیں آپ سے قبل تھیں آپ کی شرع ان جمیع کی ناسخ ہے۔ اور آپ اس امر کے ساتھ مختص ہیں کہ اگر کل انبیاء آپ کو پاتے تو آپ کا اتباع اونپر واجب ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ما کان محمد ابدا من رجا لکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے و انزلنا الیک الکتاب بالحق مصدقا لما بین یدیه من الکتاب و ہمینا علیہ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ہو الذی ارسل رسولہ بالہدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ۔ ابن مسیح ان دوایتوں کو اس امر کے استدلال پر لائے ہیں کہ آپ سے پہلے جو شریعتیں تھیں آپ کی شرع اون کل کی ناسخ ہے۔ ابو نعیم نے عمر بن الخطاب سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایسے حال میں آیا کہ میرے ساتھ ایک کتاب تھی جو مجھ کو بعض اہل الکتاب سے ملی تھی آپ نے فرمایا قسم ہے اوس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر آج کے دن حضرت موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو اون کو کچھ بن نہ پڑتی مگر یہ کہ میرا اتباع کرتے۔

## باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ ہے کہ آپ کی کتاب میں ناسخ اور منسوخ ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ناسخ من آیات و منسہاتات بخیر منہا او منکھا۔ اور باقی کتابوں میں اس کی مثل نہیں ہے اس واسطے یہود و نسخ کا انکار کرتے ہیں نسخ میں یہ سر ہے کہ باقی کتابیں و ختمہ واحدہ نازل ہوئی ہیں اس لیے یہ منظور نہیں ہو سکتا کہ اون کتابوں میں ناسخ اور منسوخ جمع ہو اس لئے کہ ناسخ کی شرط یہ ہے کہ منسوخ سے متاخر ہو۔

## باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ امر ہے کہ آپ کو عرش کے کثرین ہو دیا گیا

اور اوس میں سے کسی کو نہیں دیا گیا چند ابواب کے بعد اس کی حدیث آوے گی۔  
 یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کافۃ الناس کی  
 دعوت کے ساتھ اختصاص ہے اور آپ انبیاء سے تابعین میں اکثر ہیں اور  
 آپ بالاجمل اس امر کے ساتھ مختص ہیں کہ جنوں کی طرف بھیجے گئے تھے اور ملائکہ  
 کی طرف بھیجے گئے تھے یہ ایک قول میں وارد ہے اور آپ کتاب اللہ کو اتقان  
 سے پڑھتے تھے اور آپ امی تھے پڑھتے تھے اور لکھتے نہیں تھے۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وما ارسلناک الا کافۃ للناس۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تاک لادی  
 نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا۔

شیخین نے جابر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ  
 کہ جبکو پانچ چیزیں دی گئیں مجھے قبل جو انبیاء تھے اون میں سے کسی کو وہ چیزیں نہیں دی گئیں  
 ایک ہنسیہ کے راستہ پر چھوڑا عرب سے نفرت دی گئی ہے اور روئے زمین میرے واسطے  
 مسجد اور غنچہ راگروانی گئی جو کوئی مرد میری امت کا ہوا و سکوناد کا دقت آجاوے تو وہ جس جگہ  
 ہو نماز پڑھے اور میرے واسطے غنیمتیں حلال کی گئیں اور مجھے پہلے کسی کے لئے غنیمتیں  
 حلال نہیں کی گئیں۔ اور جبکو میری امت کی شفاعت دی گئی اور ہر ایک نبی اپنی قوم میں خاصہ  
 مبعوث کیا جاتا تھا اور میں عام آدمیوں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔

بخاری نے اپنی تاریخ میں اور برزرا اور بیہقی اور ابونعیم نے ابن عباس سے روایت  
 کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبکو پانچ چیزیں دی گئیں  
 مجھے پہلے جو انبیاء تھے اون میں سے کسی کو وہ چیزیں نہیں دی گئیں کل روئے زمین میرے  
 لئے مسجد اور طہار کی گئی اور انبیاء میں سے کوئی نبی نہ تھا کہ نماز پڑھتا یا ہاتھ تک کہ اپنی محراب میں



پھر چکر نماز پڑھتا۔ اور ایک مہینہ کی راستہ پر رعب کے سبب مجھ کو نفرت ذی گئی مشرکین میری سلسلے  
ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ اویں کے ولون میں رعب ڈال دیتا ہے اور ہر ایک بنی خاصہ اپنی قوم کی طرف  
بھیجا جاتا تھا اور میں بن اور اس کی طرف بھیجا گیا ہوں اور پہلے انبیاء خمس کو ایک طرف رکھ دیتے  
تھے آگ آتی اور اس کو کہا جاتی تھی (یعنی جلا دیتی تھی) اور مجھ کو یہ امر کیا گیا ہے کہ خمس کو میں اپنی امت  
کے فقیروں میں تقسیم کروں اور کوئی بنی باقی نہیں رہا مگر جس شے کا اس نے سوال کیا اس کو دی  
گئی اور میں نے اپنی امت کی شفاعت کے واسطے دعا فرمیں رکھی ہے۔

ابن ابی حاتم اور عثمان بن سعید الدارمی نے اپنی کتاب (الرد علی الجہم بن عبادہ بن  
الصامت سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مکان سے باہر تشریف لائے  
اور یہ فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا آپ باہر نکلے اور جو  
نصف کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دی ہے اس کو بیان کیجئے اور بخون سے مجھ کو دس چیزوں کی بشارت دی جا  
وہ دس چیزیں ایسی ہیں کہ مجھ سے پہلے جو انبیاء تھے اویں میں سے کسی بنی کو نہیں دی گئیں  
یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو جمع آدمیوں کی طرف بھیجا ہے۔ اور مجھ کو یہ امر کیا گیا کہ میں جنوں کو عذاب  
الہی سے ڈراؤں اور اپنا کلام مجھ کو ایسے حال میں تلقین کیا گیا کہ میں امی تھا اور داؤد علیہ السلام کو  
ذبور اور موسیٰ علیہ السلام کو الواح اور عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل دی گئی تھی۔ اور میرے لگے  
اور پچھلے گناہ بخشے گئے اور مجھ کو حوض کوثر عطا کیا اور مجھ کو ملائکہ کے ساتھ مدد کی اور مجھ کو نفرت  
دی گئی اور میرے سامنے دشمن کے لئے رعب کیا گیا اور میرا حوض کل حوضوں سے اعظم کیا گیا ہے  
اور اذان میں میرا ذکر بلند کیا گیا اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مجھ کو مقام محمود میں ایسے حال  
میں مبعوث کرے گا کہ کل آدمی خواری سے ہوں گے اور ان کو نہ ادا ٹھائیگے اور سر نیچے کئے  
ہوں گے اور اللہ تعالیٰ مجھ کو آدمیوں کے اس پہلے ذمہ میں اٹھاوے گا جو زمین سے  
نکلے گا اور میں اپنی امت میں سے ستر ہزار آدمیوں کو اپنی شفاعت سے داخل کروں گا اور ان  
حساب نہیں لیا جاوے گا۔ اور جنات النعیم کے اعلیٰ فرد میں مجھ کو اللہ تعالیٰ رفعت دے گا۔

مجھے فرق کوئی نہ ہو گا مگر وہ ملائکہ جو حاملانِ عرش ہیں اور مجھ کو سلطنت اور غلبہ دینا اور میرے اور میری امت کے لئے غنیمت طیب ہوئی ہے اور ہم سے پہلے کسی کے لئے غنیمت طیب نہیں تھی۔

ابو بکرؓ اور طبرانی اور بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اہل آسمان اور جمیع انبیاء فضیلت دی ہے سب لوگوں نے پوچھا اسے ابن عباس آپ کی فضیلت اہل آسمان پر کیا ہے ابن عباس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اہل آسمان سے فرمایا ومن یقل منہم انی اللہ من وودہ فذلک تجزیہ جہنم اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا۔ انا فخرک فتمینا بفخرک اللہ ما تقدم من ونبک وما تاخر۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے آپ کے واسطے برأت فرض ہو گئی۔ اور میون نے پوچھا انبیاء پر آپ کی کیا فضیلت ہے ابن عباس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ اور اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا وما ارسلناک الا کافۃ للناس۔ آپ کو انس اور جن کی طرف بھیجا۔

ابن سعد نے حسن سے روایت کی ہے کہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اون لوگوں کا رسول ہوں جن کو میں نے زندہ پایا ہے اور جو لوگ میرے بعد پیدا ہوئے اور ان کا رسول ہوں۔ ابن سعد نے خالد بن معدان سے روایت کی ہے کہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں کافۃ الناس کی طرف بھیجا گیا ہوں اگر کافۃ الناس میری دعوت رسالت قبول نہ کریں تو میں عرب کی طرف بھیجا گیا ہوں اور اگر وہ میری دعوت قبول نہ کریں گے تو میں قریش کی طرف بھیجا گیا ہوں اور اگر وہ میری دعوت قبول نہ کریں گے تو میں بنی ہاشم کی طرف بھیجا گیا ہوں اور اگر وہ میری دعوت قبول نہ کریں گے تو میں عرب و قریش و بنی ہاشم کی طرف بھیجا گیا ہوں اور اگر وہ میری دعوت قبول نہ کریں گے تو میں ان کے لئے ہے جو کچھ حکم خدا کی طرف سے ہے۔

مسلم نے انس سے روایت کی ہے کہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء سے میں تابعین میں اکثر ہوں۔

بزرگوار نے ابو ہریرہ سے ابو ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے اپنے فرمایا ہے کہ میری امت قیامت کے دن میرے ساتھ اوس سیلاب کی مثل آوے گی جو رات میں آتا ہے وہ سیلاب آویسوں کو دیلے کی طور پر دیلے گا یہ احوال دیکھ کر ملائکہ کہیں گے کہ باقی امتوں اور انبیاء کے ساتھ جو لوگ آئے ہیں اون سے وہ لوگ اکثر ہیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آئے ہیں۔

مسلم نے انس سے روایت کی ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انبیاء میں سے کسی نبی کی اتنی تصدیق نہیں کی گئی جتنی تصدیق کہ میری کی گئی ہو اس کو کہ انبیاء میں سے بعض وہ نبی ہے کہ اوس کی امت میں سے اوسکی تصدیق نہیں کی مگر ایک مرد نے۔

**فصل** اس امر پر اجماع ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمیع انس اور جن کی طرف بھیجے گئے ہیں لیکن اس امر میں کہ آپ ملائکہ کی طرف بھیجے گئے ہیں اس میں اختلاف کیا گیا ہے وہ قول جسکو امام سبکی نے ترجیح دی ہے یہ ہے کہ آپ ملائکہ کی طرف بھیجے گئے ہیں اور اس قول کے واسطے اوس حدیث سے استدلال کیا جاتا ہے جسکو عبدالرزاق نے عکرمہ سے روایت کیا ہے کہا ہے کہ اہل زمین کی صفیں اہل آسمان کی صفوں پر ہیں جسوقت آمین زمین پر کہی جاتی ہے اور وہ آمین آسمان کی آمین کے موافق ہوتی ہے تو بندہ کے لئے مغفرت ہوتی ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ رحمۃ اللعالمین مبعوث کئے گئے ہیں یہاں تک کہ کفار کے واسطے تاخیر عذاب سے آپ رحمت ہیں اور آپ کے سبب کفار کے عذاب میں عجلت نہیں کی گئی جیسے باقی پیغمبروں کی تکذیب کرنے والی ہمتوں پر عذاب نازل ہو جاتا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے واما رسلناک الارحمتہ للعالمین اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ماکان اللہ یخیرہم

دانت سہم آخر آیت تک اور ابو نعیم نے ابو امامہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ایسے حال میں بھیجا ہے کہ عالمین کے واسطے رحمت اور متقین کے واسطے مین ہدایت ہوں۔

مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ آدمیوں نے آپ سے کہا یا رسول اللہ کیا آپ مشرکین پر نذر عا نہیں کریں گے آپ نے فرمایا کہ میں مبعوث نہیں کیا گیا ہوں۔ مگر رحمت اور مین عذاب کر کے نہیں بھیجا گیا ہوں۔

ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور طبرانی اور بیہقی نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول وما ارسلناک الا رحمة للعالمین میں روایت کچھ ہے اور کہا ہے کہ جو شخص ایمان لے آیا اوس کے لئے دنیا اور آخرت میں رحمت تمام ہو گئی اور جو شخص ایمان نہ لایا وہ اوس عذاب سے عافیت دیا گیا جو امتوں کو عاجل دنیا میں مسخ اور خف اور قذف سے پہونچتا تھا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی حیات کی قسم کھائی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لعمرک انہم نفی سکرتم بعہون اور ابو یعلیٰ اور ابن مروجہ اور بیہقی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نفس کو نہیں پیدا کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اکرم ہو اور اللہ تعالیٰ نے کسی کی حیات کے ساتھ ہرگز قسم نہیں کھائی مگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات کے ساتھ قسم کھائی ہے اور فرمایا ہے لعمرک انہم نفی سکرتم بعہون۔ یعنی اسے محمد آپ کی حیات کی قسم ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کا ہنر اور مسلمان ہو گیا اور آپ کے ازواج مطہرات آپ کے مددگار تھے

بجائے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء مجھ کو دو خصلتوں سے فضیلت دی گئی ہے میرا شیطان کافر تھا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اوپر مدد دی یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو گیا اور ابو ہریرہ نے کہا ہے کہ میں دوسری خصلت کو بھول گیا بیہوشی اور ابو نعیم نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام پر مجھ کو دو خصلتوں سے فضیلت دی گئی ہے میرا شیطان کافر تھا اللہ تعالیٰ مجھ کو اوپر مدد دی یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو گیا اور میری ازواج میرے لئے مددگار بنیں اور حضرت آدم علیہ السلام کا شیطان کافر تھا اور آدم علیہ السلام کی زوجہ خطاب کی مددگار تھی۔  
مسلم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگوں میں سے کوئی شخص نہیں ہے مگر اس کا ایک قرین جنوں میں سے ہے اور ایک قرین اس کا فرشتوں میں سے ہے اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ خاص آپ کا قرین کیا ہے آپ نے فرمایا میرا قرین بھی جنوں میں سے ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے میری اعانت اور سپر کی وہ مسلمان ہو گیا مجھ کو وہ امر نہیں کرتا ہے مگر خیر کے ساتھ اور طبرانی نے مغیرہ بن شعبہ کی حدیث سے اس کی مثل روایت کی ہے۔

ابن عساکر نے عبد الرحمن بن زید سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا کہ میرا بیٹا صاحب بیدار یعنی اونٹ پر سوار ہونے والا جن صفات سے مجھ پر فضیلت دیا گیا ہے اون صفات کی افضل صفت یہ ہے کہ اس کی زوجہ اس کو لئے اس کے دین پر عون ہوگی اور میری زوجہ میرے لئے خطابا عون تھی۔

### باب

ابو نعیم نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے یہ امر ہے کہ جو انبیاء آپ قبل تھے اون کی نجات سے آپ کی نجات کو از روئے تشریف اور جلال کے جدا کر دیا ہے وہ یہ ہے کہ پہلی امتیں اپنے انبیاء سے اس طور سے خطاب کرتی تھیں (راعنا مسک) اللہ تعالیٰ

اس امت کو اس امر سے منع فرمایا ہے کہ اس مخاطبت سے اپنے نبی کو وہ خطاب کریں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یا ایہا الذین امنوا لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا واسموا للکافرین عذاب الیم۔

## باب

علمائے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو قرآن شریف میں آپ کے نام سے نہیں پکارا بلکہ یا ایہا النبی یا ایہا الرسول یا ایہا المدثر یا ایہا الزلزلہ کہہ کر پکارا ہے بخلاف باقی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے کہ اون کو اون کے ناموں سے مخاطب کیا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا قول یا آدم اسکن انت وزوجک الجنة۔ یا نوح ابسط۔ یا ابراہیم اعرض عن ہذا۔ یا موسیٰ انی اصطفیتک۔ یا عیسیٰ اذکر نعمتی علیک۔ یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض یا ذکریا انا نبشک۔ یا یحییٰ خذ الکتاب۔

## باب

ابو نعیم نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ ہے کہ آپ کی امت پر آپ کا نام لیکر پکارا جاتا ہے بخلاف باقی انبیاء کے کہ اون کی امتیں اون کا نام لے کر اون سے خطاب کرتی تھیں اللہ تعالیٰ نے اون امتوں سے حکایت کے طور پر فرمایا ہے۔ قالو یا موسیٰ اجعل لنا اماما کہم آئمہ۔ اذ قال الحواریون یا عیسیٰ ابن مریم۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس امت سے فرمایا ہے لا یجملوا وعاہ الرسول یشکم کہ عا بعضکم بعضا۔

ابو نعیم نے محلک کے طریق سے ابن عباس سے ایک آیت میں روایت کی ہے کہا ہے کہ لوگ آپ کو یا محمد یا ابوالقاسم کہتے تھے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی عظمت کی واسطے ایسے پکارنے سے اون کو منع فرمایا انھوں نے یا نبی اللہ یا رسول اللہ کہہ کر خطاب کیا۔

بیہقی نے علقمہ اور اسود سے ایک آیت میں روایت کی ہے کہا ہے کہ یا محمد کہہ دو لیکن یا رسول اللہ کہہ یا نبی اللہ کہہ۔ اور ابو نعیم نے اسکی مثل حسن اور سعید بن جبیر سے روایت کی ہے۔ بیہقی نے قتادہ سے ایک آیت میں روایت کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ امر کیا ہے

کہ اوس کے نبی کا لوگ خوف کربین اور نبی کی تعظیم اور تقسیم کی جاوے اور نبی سرور نبائے جاوین۔  
یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ میت  
اپنی قبر میں آپ سے سوال کی جاتی ہے

احمد اور بیہقی نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا  
کہ قبر کا فتنہ جو ہے میرے ساتھ لوگ فتنہ میں ڈالے جاتے ہیں اور مجھ سے سوال کئے جاتے  
ہیں جس وقت مرد وصال ہو جاتا ہے وہ بٹھلایا جاتا ہے اور اوس سے پوچھا جاتا ہے کہ وہ  
مرد جو تم لوگوں میں تھا کون ہے وہ مرد محمد رسول اللہ کہتا ہے آخر حدیث تک حکیم قرظی نے  
کہا ہے کہ مقبوض سے جو سوال ہوتا ہے وہ اس امت کے ساتھ خاص ہے اور ابیہی ابن عبد البر نے  
کہا ہے اور یہ مسئلہ (کتاب البرخ) میں مبسوط ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کی شرک گاہ ہرگز نہیں دیکھی  
گئی اور اگر کوئی شخص اوس کو دیکھتا تو اوس کی آنکھیں اندھی ہو جاتیں  
اسکی حدیث وفات شریف کے بابوں میں آئیگی۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ ملک الموت  
آپ کے پاس آپسے اذن لے کر آئے تھے

اسکی حدیث وفات شریف کے بابوں میں آئیگی۔ شیخ جلال الدین فرماتے ہیں کہ میں (کتاب البرخ) میں  
وہ حدیثیں لایا ہوں کہ حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت داؤد علیہم الصلوٰۃ والسلام کے  
پاس ملک الموت بغیر اذن چلنے کے داخل ہوئے ہیں۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کی ازواج کا کلام

آپ کے بعد حرام تھا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے واما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ ولا ان تنکحوا ازاہ من بعدہ ابدان ذالکم عند اللہ کان عظیما۔ اور انبیاء میں سے کسی کی دھمکی یہ امر ثابت نہیں ہوا بلکہ حضرت سارہ کا قصہ جبار کو ساتھ جو واقع ہوا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس سے فرمایا کہ یہ میری بہن ہے اور آپ نے یہ قصد کیا کہ سارہ کو طلاق دے دین تاکہ جبار اون سے نکاح کر لے اس قصد کے ساتھ اس امر پر استدلال کیا جاتا ہے کہ یہ امر کہ انبیاء کی بی بی کے ساتھ نکاح نکلیا جاوے گا باقی انبیاء کے سطور تھا۔ حاکم اور بیہقی نے حدیفہ سے روایت کی ہے اونھوں نے اپنی زوجہ سے یہ کہا کہ اگر تم اس سے خوش ہو کہ تم جنت میں میری زوجہ ہو تو میری بعد نکاح نہ کیو اس لئے کہ عورت اوسى زوج کے وسطے جنت میں ہوگی جو کہ دنیا میں اس کا اتھوڑ ہر ہوگا اس لئے بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج پر ایہ حرام کیا گیا کہ وہ آپ کے بعد نکاح کریں اس لئے کہ وہ جنت میں آپ کی ازواج ہوں گی۔ اون اقوال میں جو اس کی تعلیل میں کہے گئے ہیں یہ ہے کہ آپ کی ازواج مطہرات اہبات المؤمنین ہیں اور اس امر میں کہ آپ کی ازواج آپ کے بعد دوسرے سے نکاح کرتیں وہ خواری تھیں کہ آپ کا منصب شریف اوس مندر ہے اور یہ امر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں اس واسطے ماوردی نے ایک وجہ کو حکایت کیا ہے کہ آپ کی ازواج مطہرات پر آپ کی وفات سے عدت واجب نہیں تھی اور اس عورت کے باب میں جب کو آپ نے اپنی حیات میں چھوڑ دیا جیسے مستغذہ ہے اور وہ عورت جس کی کو کہہ میں آپ نے بیاض دیکھی تھی ان کے باب میں چند وجہ ہیں اون وجہوں میں سے ایک یہ ہے کہ یہ بھی حرام ہیں۔ امام شافعی نے اس کی تصریح کی ہے اور اس کی صحت (کتاب الروضہ) میں عموم آیت سے کی ہے جو عورت کہ آپ کے بعد ہے اوس سے مراد موت کی بعدیت نہیں بلکہ نکاح کی بعدیت مراد ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ نہیں ہے۔ اور تیسری وجہ۔ اس کی صحت امام الحرمین اور امام راضی نے در شرح صغیر میں کی ہے کہ فقط مخولی بہا کی تحریر ہے اس وجہ سے کہ روایت کیا گیا ہے کہ اشعث بن قیس نے



حضرت عمر کے زمانہ میں مستعیدہ سے نکاح کیا حضرت عمر نے اشعث کے رجم کرنے کا قصد کیا حضرت عمر کو کسی نے خبر کر دی کہ وہ عورت جس سے اشعث نے نکاح کیا ہے مدخل بہا نہیں ہے۔

حضرت عمر اون کے رجم سے باز ہے اور علما کا خلاف اوس عورت کے باب میں بھی جاری ہے جس نے فراق کو اختیار کیا لیکن اصح قول اوس کے باب میں امام الحرمین اور امام غزالی کے نزدیک حلت ہے اور ایک جماعت نے اس کے ساتھ بوجہ حاصل ہونے فائدہ تخمیر کے قطعی حکم کیا ہے تخمیر و نیا کی زینت سے ممکن ہے۔ اور اوس لونڈی کے باب میں جبکہ بعد طہی کے چھوڑ دیا ہے چند وجوہ ہیں اون میں سے تیسری وجہ یہ ہے کہ اگر موت کے بعد اوسکو چھوڑا جیسے ماریہ تو وہ حرام ہے اور اگر لونڈی کو اپنی زندگی میں بیچ کر دیا ہے تو وہ حلال ہے حرام نہیں ہے۔

### باب

ابونعیم نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ امر ہے کہ انبیاء میں جو نبی آپ سے آگے تھے وہ اپنے نفوس سے برائی کی مدافعت کرتے اور اپنے اعدا پر اون کے قول کو روکرتے تھے جیسے حضرت نوح علیہ السلام کا قول ہے (یا قوم لیس بی ضلالت) اور حضرت ہود علیہ السلام کا قول (یا قوم لیس بی سفاہت) اور اس قول کے مشابہہ اقوال وارو ہوئے ہیں اور پہاچے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں نے جس امر کو آپ کی طرف منسوب کیا تھا اللہ تعالیٰ اوس سے آپ کی برات کا والی ہو گیا اپنی ذات سے آپ کے اعدا پر رو کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔  
ما انت بنعمتہ ربک بخیر - اور فرمایا۔ ما ضل صاحبکم وما غوی وما یطق عن الہوی۔ اور فرمایا۔ وما علمناہ الشعر اور ان آیات کے سوا اور آیتیں ہیں۔

### باب

ابونعیم نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی رسالت پر قسم کھائی ہے اور فرمایا لین والقرآن العظیم انک لمن المرسلین۔

### باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ امر ہے کہ آپ نے دو قبیلوں اور دو ہجرتوں کے درمیان جمع کیا ہے اور آپ کے واسطے شریعت اور طریقت جمع کی گئی ہے اور دوسرے انبیاء کے واسطے یہ تھا کہ شریعت اور حقیقت جمع کی جاتی مگر ان دونوں میں سے ایک کہ شریعت اس پر دلیل حضرت موسیٰ کا قہد حضرت خضر کے ساتھ ہے اور حضرت خضر علیہ السلام کا قول کہ اللہ تعالیٰ کے علم سے میں ایک علم پر ہوں اسے موسیٰ ملگو سزاوار نہیں ہے کہ تم اس علم کو جانو اور اسے موسیٰ اللہ تعالیٰ کے علم سے تم ایک علم پر مجھ کو یہ سزاوار نہیں ہے کہ میں اس علم کو جانوں شیخ جلال الدین فرماتے ہیں کہ میں نے از روئے استنباط کے اس حدیث سے پہلے یہ کلام کیا تھا غیر اس کے کہ میں علما کے کلام سے کسی کے کلام پر اس مسئلہ پر واقف ہوں پھر میں نے دیکھا کہ بدر بن الصاحب نے اپنے تذکرہ میں اس مسئلہ کی طرف اشارہ کیا ہے اور اس کے شواہد میں سے اس سارق کی حدیث کو پایا جس کے قتل کے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امر فرمایا تھا اور اس نماز پڑھنے والے کی حدیث کو پایا جس کے قتل کے واسطے آپ نے امر فرمایا تھا اور غیب کے اخبار جو آپ نے دئے ہیں اس باب میں آگے ان کا ذکر چلا ہے۔

اس باب میں جو مطالب بیان کئے گئے ہیں اس کی وضاحت کی زیادتی کا بیان۔

اس امر کی فہم قوم پر مشکل ہو گئی ہے اگر قوم کے لوگ تامل کریں گے تو ضرور واضح ہو جائے گا کہ حقیقت سے مراد وہ حکم ہے جو ظاہر میں ہے اور حقیقت سے مراد وہ حکم ہے جو باطن میں ہے علما نے اس امر کی تصریح کی ہے کہ اکثر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اس لئے مبعوث کئے گئے ہیں کہ ظاہر کے ساتھ حکم کریں نہ اس شے پر مکر کریں جو باطنیہ سے ہے اور امور باطنیہ کے حقائق سے ہے جس پر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام مطلع ہوئے ہیں حضرت خضر علیہ السلام اس لئے مبعوث کئے گئے ہیں جو امور باطنیہ اور ان کے حقائق سے ہے اور اس پر وہ مطلع ہوئے ہیں اس کے ساتھ حکم کریں اور اس سبب سے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام امور باطنیہ کے ساتھ حکم کرنے کی سزا

نبوت نہیں کئے گئے ہیں حضرت خضر علیہ السلام نے لڑکے کو قتل کیا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام  
 اوس کا ہکار کیا اور اون سے کہا: لقد جئت ثیماً نکراً۔ اس لئے کہ قتل نفس خلاف شرع ہے حضرت  
 خضر علیہ السلام نے جواب دیا کہ مجھ کو اس کے ساتھ امر کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں  
 اور کہا کہ میں نے اوس کو اپنے حکم سے قتل نہیں کیا ہے یہ حضرت خضر علیہ السلام کے اوس قول کا  
 معنی ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ آپ اوس ایک علم پر ہیں جو علم الہی سے ہے (خضر  
 علیہ السلام کے آخر قول تک) فتیح سراج الدین بلقینی نے بخاری کی شرح میں کہا ہے کہ علم سے  
 مراد حکم کا نفاذ کرنا ہے اور اوس کا معنی یہ ہے کہ اے موسیٰ تجھ کو متزاہد نہیں ہے کہ اوس علم کو جانو  
 تا کہ اوس کے ساتھ عمل کرو اس لئے کہ اوس علم کے ساتھ عمل کرنا شرع کے مقتضی کے منافی ہے  
 اور یہ متزاہد نہیں ہے کہ میں اوس علم کو معلوم کروں اور اوس کے مقتضی کے ساتھ عمل کروں اس لئے  
 کہ وہ عمل حقیقت کے مقتضی کے منافی ہے فتیح سراج الدین نے کہا ہے کہ اس صورت پر اوس  
 ولی کو جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تابع ہے جس وقت وہ کسی حقیقت پر مطلع ہو تو جائز نہیں ہے کہ  
 بمقتضائے تحقیق حکم نافذ کرے اور اوس پر یہ واجب ہے کہ حکم ظاہر کو نافذ کرے۔ انتہی۔ اور  
 حافظ ابن حجر نے (مصابیہ) میں کہا ہے کہ ابو جان نے اپنی تفسیر میں کہا ہے کہ جمہور علماء اس امر پر  
 متفق ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نبی ہیں اور اون کا علم اون امور باطنیہ کی معرفت غیبی حکم و وحی  
 اون کو پہنچی گئی تھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا علم ظاہر کے ساتھ حکم تھا پس اس طرف اشارہ کیا ہی  
 کہ حدیث میں دو علموں سے مراد حکم بالباطن اور حکم بالظاہر ہے نہ دو سرا امر۔ اور فتیح تقی الدین  
 نسبی ج نے کہا ہے کہ وہ علم جس کے ساتھ حضرت خضر علیہ السلام بھیجے گئے ہیں وہ انکی غریب  
 پس کل غریب ہے۔ لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اولاً یہ امر کیا گیا کہ ظاہر کے ساتھ  
 حکم کریں نہ اوس شے کے ساتھ حکم کریں جو باطن اور حقیقت سے ہے نہ آپ اوس پر مطلع ہوئے  
 ہیں جیسے اکثر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں اور اس واسطے فرمایا کہ ہم ظاہر کے ساتھ حکم کرتے ہیں اور  
 ایک لفظ میں یہ وارد ہے کہ میں ظاہر کے ساتھ حکم کرتا ہوں اور سرا یہ کہ متولی اللہ تعالیٰ جل شانہ ہے

اور آپ نے فرمایا کہ جو حکم میں مستانہوں اور موافق حکم کرتا ہوں جس شخص کے واسطے میں دو سر سے  
 حق کے ساتھ حکم کروں گا تو وہ نہ جو گا مگر آتش و دوزخ کا ایک قطعہ۔ اور آپ نے عباس سے فرمایا  
 تمہارا ظاہر بخیر سے ذمہ ہے اور تمہارا سے دل کی چہیتی بات وہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔ اور  
 جن لوگوں نے غزوہ تبوک سے تخلف کیا تھا اور نہیں گئے تھے آپ اور ان کے غدر کو قبول  
 فرماتے تھے اور ان کے سر پر کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سوہنتے تھے۔ اور آپ نے اس سے فرمایا  
 باب میں فرمایا جسکو رجم نہیں کیا اگر میں کسی کو بغیر سیدہ کے رجم کرنے والا ہوتا تو میں اس کو ضرور  
 رجم کرتا۔ اور بھی آپ نے فرمایا اگر قرآن شریف نہ ہوتا تو میرا اور اس عورت کا عجب معاملہ ہوتا یہ  
 کل امور اس باب میں صریح ہیں کہ آپ حکم نہیں فرماتے تھے مگر بظاہر شرع گواہ یا اعتراف  
 مجرم کے ساتھ نہ اس حکم پر حکم فرماتے تھے جو امور باطنیہ اور اس کے حقایق سے ہوتا اور  
 اللہ تعالیٰ آپ کو اس پر مطلع کرتا تھا۔ پھر یہ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے آپ کا شرف دیا وہ کیا  
 اور آپ کو یہ اذن دیا کہ آپ باطن امور اور اس حکم پر حکم کریں جو حقایق امور سے ہے اور آپ  
 اس پر مطلع ہوئے ہیں پس اللہ تعالیٰ نے آپ کے واسطے اس شریعت کے درمیان جو انبیاء  
 کے لئے تھی اور اس شریعت کے درمیان جو حضرت خضر علیہ السلام کے لئے تھی جمع کیا وہ  
 خصوصیت ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخصوص کیا ہے اور وہ امر آپ کے سوا کسی کے  
 لئے جمع نہیں کئے۔ قرطبی نے اپنی تفسیر میں کہا ہے کہ کل علمائے اسپر جملہ کیا ہے کہ کسی کے  
 واسطے یہ حکم نہیں ہے کہ اپنے علم سے کسی کو قتل کرے مگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم ہے اور  
 اسکی شاہد اس مصلیٰ اور سارق کی حدیث ہے کہ ان دو ذون کے قتل کے واسطے آپ نے امر  
 فرمایا تھا اس لئے کہ آپ ان دو ذون کے باطن امور پر مطلع ہوئے تھے اور ان دو ذون سے  
 اس فعل کا آپ کو علم ہوا تھا جو قتل کو واجب کرتا ہے۔ فیخ جلال الدین رح فرماتے ہیں کہ میں نے ان  
 دو حدیثوں کے ساتھ آخر باب میں جو استنباط کیا ہے اور علمائے اس کو نہیں سمجھا اگر وہ علمائے  
 اس کو سمجھ جاتے تو وہ ضرور اس امر کو پہچان لیتے کہ مراد فقط حکم ظاہر اور باطن کے ساتھ ہی

نہ دوسری شے دوسری شے نہ کوئی مسلم کہے گا نہ کوئی کافر اور نہ پیارستان کے مجنون لوگ۔ اور بعض سلف نے یہ ذکر کیا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام ایک حکم حقیقت کو نافذ کرتے ہیں اور وہ لوگ جو یکایک مہر جلتے ہیں خضر علیہ السلام ہی ان کو قتل کر ڈالتے ہیں اگر یہ امر صحیح ہو گا تو خضر علیہ السلام اس امت میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے بطریق نیابت ہوں گے اور خضر علیہ السلام آپ کے تابعین سے ہو گئے جیسے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جلوت نازل ہوں گے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کے ساتھ آپ کی طرف سے حکم کریں گے اور آپ کے تابعین اور آپ کی امت سے ہو جاویں گے۔

## باب

عزالدین ابن عبدالسلام نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے طور پر اور وادی مقدس میں کلام کیا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سدرۃ المنتہی کے پاس کلام کیا اور آپ کے واسطے کلام اور رویت کو درمیان جمع کیا اور محبت اور خلعت کے درمیان جمع کیا۔ ابن عساکر نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ اسے کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھ سے فرمایا کہ بیٹے ابراہیم علیہ السلام کو اپنی خلعت دی اور موسیٰ علیہ السلام سے بیٹے کلام کرنے کے طور پر کلام کیا اور اسے محمد بیٹے تکو اپنی خلعت اور محبت دی اور بیٹے تم سے بالواجہ کلام کیا۔

ابن عساکر نے مسلمان سے روایت کی ہے کہ اسے کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کرنے کے طور پر کلام کیا اور عیسیٰ علیہ السلام کو روح القدس سے پیدا کیا اور ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اختیار کیا۔ اور آدم علیہ السلام پر گزیدہ کیا اور کو فضیلت سے کیا دیا گیا اتنے میں حضرت جبریل علیہ السلام اور ترے اور یہ کہا کہ آپ کا رب فرماتا ہے اگر بیٹے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اختیار کیا تو آپ کو بیٹے اپنا حبیب کیا اور اگر میں

موسیٰ علیہ السلام سے زمین پر کلام کرنے کے طور پر کلام کیا کرتا تھا تو آپ سے مینے آسمان پر کلام کیا اور اگر مینے عیسیٰ علیہ السلام کو روح القدس سے پیدا کیا تو مینے آپکا نام مبارک قبل اس کے کہ مین مخلوق کو پیدا کروں دو ہزار برس پہلے پیدا کیا اور آپ آسمان پر اوس جگہ گئے کہ کوئی شخص آپ سے پہلے اوس جگہ نہیں گیا اور آپ کے بعد کوئی شخص اوس جگہ نہ جاوے گا۔ اور اگر مینے حضرت آدم علیہ السلام کو برگزیدہ کیا تو آپ کے ساتھ مینے انبیاء کو ختم کرویا اور مینے کسی ایسی مخلوق کو نہیں پیدا کیا کہ میرے نزدیک آپ سے اکرم ہو۔ اور آپکو مینے حوض کوثر اور شفاعت اور ناقہ اور تلوار اور تلج اور عصا اور حج اور عمرہ اور رمضان کا مہینہ اور شفاعت یہ کل عطا کیا یہاں تک عطا کیا کہ میرے عرش کا سایہ قیامت میں آپ پر محدود ہوگا۔ اور حمد کا تاج آپ کے سر پر معقود ہوگا اور مینے اپنے نام کے ساتھ آپکا نام قرین کیا کسی جگہ میرا ذکر نہیں کیا جاتا یہاں تک کہ میرے ساتھ آپکا ذکر کیا جاتا ہے۔ اور مینے دنیا اور اہل دنیا کو اس لئے پیدا کیا کہ آپکی جررگی اور آپکی منزلت جو کچھ میرے نزدیک ہے اوس کی معرفت میں اون کو وون اور اگر آپکو میں پیدا کرتا تو دنیا کو میں پیدا نہ کرتا۔

ابن عساکر نے حبار بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ اہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو کلام عطا فرمایا ہے۔ اور مجھکو اپنی رحمت عطا کی ہے اور مجھکو مقام محمود اور اوس حوض فی فضیلت دی جسپر لوگ وارد کئے جاویں گے۔ ابن عساکر نے اس سے روایت کی ہے کہ اہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ مجھکو رات میں لے گئے یعنی مجھکو معراج جوئی میرے رب نے مجھکو یہاں تک قریب کیا کہ میرے اور میرے رب کے درمیان مثل قاب قوسین کے یا اوس سے زیادہ قربت تھی اور مجھ سے فرمایا اے محمد کیا تم کو اس امر کا غم ہے کہ مینے تمکو آخر النبیین کیا ہے یعنی اپنے رب سے کہا کہ مجھکو اسکا غم نہیں ہے میرے رب نے فرمایا کیا تمکو اپنی امت کا غم ہے کہ مینے اوس کو امتوں سے آخر پر پیدا کیا ہے مینے اپنے رب سے کہا مجھکو اسکا غم نہیں ہے

میرے رب نے فرمایا کہ اپنی امت کو خبر کرو کہ میں نے اون کو آخر اہم اس لئے کیا ہے کہ اون کے سامنے اور امتوں کو فضیحت کروں گا اور اون کو اور امتوں کے سامنے فضیحت نہ کروں گا۔

## باب

شیخ غزالدین نے کہا ہے کہ آپ کے خصائص میں سے یہ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے انواع وحی کے ساتھ کلام کیا ہے وحی تین قسم ہے ایک رویا یا ضاوت ہے دوسرے بے واسطہ کلام ہے تیسرے جبریل علیہ السلام کے واسطے سے کلام ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوس اختصاص میں ہے کہ آپ کے آگے اور پیچھے ایک ایک مہینہ کے راستہ پر آپ کے رعب سے نصرت دی گئی ہے اور آپ کو جوامع الکلم دے گئے ہیں اور روئے زمین کے خزانوں کی کنجیاں آپ کو دی گئیں اور ہر ایک شے کا علم آپ کو دیا گیا ہے مگر پانچ چیزوں کا علم نہیں دیا گیا اور یہ کہا گیا ہے کہ پانچ چیزوں کا علم بھی دیا گیا ہے اور روح کا علم آپ کو دیا گیا ہے۔ اور وہ جال کے امروں میں آپ سے وہ شے بیان کی گئی ہے جو کسی نبی سے آپ سے پہلے بیان نہیں کی گئی اور آپ کا اسم مبارک احمد ہوا ہے اور حضرت اسرافیل کا آپ کے پاس اترنا۔ اس آخر کو ابن سبع نے شمار کیا ہے۔ اور آپ کے لئے نبوت اور سلطنت کے درمیان جمع کیا گیا ہے۔

احمد اور ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبکہ وہ شے دی گئی جو انبیاء میں سے کسی کو نہیں دی گئی جبکہ رعب کے ساتھ نصرت دی گئی اور جبکہ روئے زمین کی کنجیاں دی گئیں۔ اور میرا نام احمد رکھا گیا اور مٹی میرے لئے طہور کی گئی۔ اور میری امت خیر الامم کی گئی۔

مسلم نے ابو ہریرہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں انبیاء پرچے چیزوں سے تفصیلت دیا گیا ہوں۔ مجھکو جوامع الکلم عطا کئے گئے۔ اور رب کے ساتھ مجھکو نفرت دی گئی۔ اور میرے لئے غنیمتیں حلال کی گئیں اور زمین میرے لئے مسجد اور طہور کی گئی اور میں صبح خلوق کی طرف بھیجا گیا۔ اور میرے ساتھ نبی ختم ہو گئے۔

بزار نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھکو وہ پانچ چیزیں دی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو وہ چیزیں نہیں دی گئیں۔ مجھکو رب کے ساتھ نفرت دی گئی۔ اور جوامع الکلم مجھکو عطا کئے گئے۔ اور غنیمتیں میرے لئے حلال کی گئیں حضرت علی نے کہا کہ رخصتانوں کو میں بھول گیا اور اسی حدیث کی روایت ابو نعیم نے کی ہے اون دونوں فضیلتوں کو ذکر کیا ہے ایک فضیلت یہ ہے کہ میں امیض اور اسود و احمر کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ اور دوسری فضیلت یہ ہے کہ کل زمین میرے لئے مسجد اور طہور کی گئی ہے۔

طبرانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دشمن پر ایک مہینے کے راستہ پر دیکھے ساتھ نفرت دے گئے تھے۔

طبرانی نے سائب بن یزید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ فضیلتوں سے کل انبیاء پر مجھکو تفصیلت دی گئی ہے میں کاۃ الناس کی طرف بھیجا گیا اور میری شفاعت میری امت کے لئے ذخیرہ کی گئی ہے۔ اور رب کے ساتھ مجھکو اون فضیلتوں پر نفرت دی گئی ہے۔ جو میرے آگے اوپر ہے ایک ایک مہینہ کی مسافت پر ہیں۔ اور کل زمین میرے لئے مسجد اور طہور کی گئی جو اور غنیمتیں میرے لئے حلال کی گئیں ہیں اور مجھ سے پہلے کسی کے واسطے حلال نہیں ہوئیں۔

ابو نعیم نے عبادہ ابن الصامت سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکان سے ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھکو یہ بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھکو ملائکہ سے مدد دی ہے اور نفرت



میرے پاس آئی ہے اور میرے سامنے رعب کیا گیا ہے اور میرے پاس غلبہ اور قدرت اور ملک آیا اور میرے اور میری امت کے لئے غنیمتیں طیب ہوئی ہیں اور ہم سے پہلے کے لئے غنیمتیں طیب نہیں ہوئیں۔ امام غزالی رحمہ اللہ نے احیاء العلوم میں کہا ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے نبوت اور ملک اور غلبہ جمع ہونے کے سبب باقی انبیاء سے آپ افضل تھے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب سے دنیا و دین کی صلاح کو اکمل کیا۔ اور انبیاء میں سے کسی نبی کے واسطے سیف اور ملک نہ تھا۔

پیغمبر نے تمنا وہ سے اللہ تعالیٰ کے قول و قتل رب او غلنی مدخل صدق و اخرجنی خراج صدق و ارجل لی من لدنک سلطانا نصیر میں روایت کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ سے خراج صدق سے نکالا اور آپ کو مدینہ میں مدخل صدق میں داخل کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ علم ہوا کہ آپ کو اس امر نبوت کی طاقت نہیں ہے مگر سلطان غلبہ اور حجت اور قدرت اور ملک کے ساتھ ہیں کتاب اللہ اور حدود و کتاب اللہ اور فرائض کتاب اللہ اور اقامت کتاب اللہ سے سلطان نصیر یعنی حجت اور قدرت کو آپ کو اللہ تعالیٰ سے چاہا اس لئے کہ سلطان وہ عزت ہے جو منجانب اللہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس عزت کو اپنے بندوں کے درمیان اسطور سے کیا ہے کہ اگر وہ نہ ہوتی تو بعض بعض کو لوٹ کہوٹ لیتا اور آدمیوں میں جو شخص قوت والا ہوتا وہ ضعیف کو کھا جاتا۔

شیخین نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا ہے کہ جبکہ رعب اساتہ نصرت دی گئی۔ اور جبکہ جوامع الکلم عطا کئے گئے اور اوس میں کیا کہ میں سورہا تمہارے زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائی گئیں اور میرے سامنے رکھ دی گئیں۔ ابو ہریرہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے چلے گئے اور تم لوگ اُن خزانوں کو زمین سے نکالتے ہو۔ ابن نہباب نے کہا کہ جبکہ یزید بن جحش الکلمہ میں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے لئے اُن امور کو کثیرہ جمع کرتا ہے جو آپ سے پہلے وحی میں امر واحد یا

دو امرون میں یا اوس کی مثل میں لکھے جاتے تھے۔

طبرانی نے سند حسن کے ساتھ اور بیہقی نے (کتاب الزہد) میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جبریل علیہ السلام کو کھٹا تھے آپ نے فرمایا اے جبریل آل محمد کے واسطے نیک مٹھی گہون کا آنا ہے اور نہ ایک ہتیلی بھر ستو میں آپ کا یہ کلام اوس سے زیادہ سریع نہ تھا کہ آپ نے ایک ایسی آواز آسمان سے سنی جیسے دیوار گر پڑتی ہے آپ کے پاس اسرافیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ آپ نے جو کچھ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اوس کو سنا آپ کے پاس زمین کے جمیع ترانوں کی گنجیوں کے ساتھ جھکو بھجا ہے اور جھکو یہ امر کیا ہے کہ تہامہ کے پہاڑ یا قوت اور زمر و اور سوتا اور چاندی کر کے آپ کے ساتھ چلاؤں جہاں آپ جاویں وہ پہاڑ آپ کے ساتھ رہیں اگر آپ ایسا چاہتے ہیں تو میں کر سکتا ہوں اگر آپ چاہیں تو نبی بادشاہ ہو کر رہیں یا چاہیں نبی عبد ہو کر رہیں جبریل علیہ السلام نے آپ کی طرف اشارہ کیا کہ آپ تواضع اختیار کریں آپ نے تین بار فرمایا کہ میں نبی عبد ہو کر رہنا چاہتا ہوں۔

طبرانی نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میرے پاس آسمان سے وہ فرشتہ اور ترازو مجھے پہلے کسی نبی کے پاس وہ نہیں اور نہ تھا اور نہ میرے بعد کسی کے پاس وہ فرشتہ اور ترازو گاہ وہ فرشتہ اسرافیل علیہ السلام ہیں اوس فرشتہ نے مجھ سے کہا کہ میں آپ کے رب کا رسول ہوں آپ کے پاس آیا ہوں جھکو یہ امر کیا ہے کہ آپ کو اس امر میں اختیار دوں اگر آپ چاہیں تو نبی عبد ہو کر رہیں اور اگر آپ چاہیں نبی بادشاہ ہو کر رہیں میں نے جبریل علیہ السلام کی طرف دیکھا اور مخون سے میری طرف یہ اشارہ کیا کہ آپ تواضع کریں اگر میں یہ کہتا کہ میں نبی بادشاہ ہو کر رہوں گا تو پہاڑ سوتا ہو کر میری ساتھ چلتے احمد و ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور ابو نعیم نے حیا بر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا کی گنجیاں میرے پاس ایک ابلق گھوڑے پر لائی گئیں اوس گھوڑے کو جبریل علیہ السلام لائے اور سپر سندس کا قطیفہ تھا



اون کے ساتھ نور کا ایک جامہ وان تھا وہ چمک رہا تھا اور رضوان نے اکر عرض کیا کہ یہ  
 خزائن دنیا کی کنجیاں ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کی طرف مشورہ  
 چاہنے والے کی طور پر دیکھا جبریل علیہ السلام نے اپنے دونوں ہاتھوں سے زمین کی  
 طرف اشارہ کیا کہ آپ تواضع کریں اپنے فرمایا اسے رضوان ان کنجیوں کی مجھکو حاجت  
 نہیں ہے آپکو یہ ندا کی گئی کہ آپ اپنی نگاہ اوپر اٹھا کر دیکھئے اپنے اوپر نگاہ اٹھائی کیا ایک  
 اپنے دیکھا کہ آسمانوں کے دروازے عرش تک کھول دئے گئے ہیں۔ اور جنت عدن  
 ظاہر ہو گئی ہے اپنے انبیاء کے منازل اور اون کے غرنے دیکھے کیا ایک اپنے منازل کو  
 دیکھا کہ کل انبیاء کے منازل سے فوق ہیں اپنے فرمایا کہ میں راضی ہو گیا علمایہ گمان کرتے  
 ہیں کہ اس آیت کو رضوان نے نازل کیا ہے۔ تبارک الذی ان شارب جعل لک خیرا  
 من ذلک آخر آیت تک۔ ابن عساکر نے کہا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے۔ اسحاق کذاب ہے  
 اور جو یہ ضعیف ہے۔

ابن ابی غیبہ نے اپنی (مسند میں اور ابویعلیٰ نے ابو موسیٰ سے روایت کی ہے کہا ہے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فاتح الکلم اور جوامع الکلم اور خواتم الکلم  
 مجھکو عطا کئے گئے ہیں۔

احمد اور طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ ابن عمر سے اونھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم سے روایت کی ہے اپنے فرمایا ہے کہ ہر شے کی کنجیاں مجھکو دی گئی ہیں مگر پانچ چیزوں کی  
 نہیں دی گئیں ان اللہ عنده علم الساعة آخر آیت تک۔

احمد اور ابویعلیٰ نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ تمہارے نبی کو پانچ چیزوں کی  
 کنجیاں دی گئی ہیں غیر پانچ چیزوں کے جو اس آیت میں مذکور ہیں۔ ان اللہ عنده علم الساعة  
 آخر آیت تک۔

احمد نے ابو سعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی نبی نہیں بھیجا گیا مگر اوس نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہو اور میں جو ہوں مجھ سے دجال کے امر میں وہ شے بیان کی گئی ہے جو کسی سے بیان نہیں کی گئی دجال اعمور بے یعنی کاڑا ہے اور تمہارا رب اعمور نہیں ہے۔

فصل بعض علما اس طرف گئے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پانچ چیزوں کا بھی علم دیا گیا تھا اور قیامت کے وقت کا علم اور روح کا علم دیا گیا تھا اور آپ کو ان چیزوں کے علم کو چھپانے کے واسطے امر کیا گیا تھا

## باب

ابن سیع نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ امر ہے کہ آپ بھوکے سونے تھے اور صبح کو کھانا کھائے ہوئے اوٹھتے تھے۔ اور کوئی شخص نہ تھا جو قوت کے ساتھ آپ پر غالب ہوتا۔ اور آپ جبوقت طہور کا ارادہ فرماتے اور پانی نہیں پاتے تو آپ اپنی انگشتان مبارک کو پہلا دیتے تھے آپ کے انگشتان مبارک سے پانی جاری ہو جاتا تھا یہاں تک کہ آپ طہارت کر لیتے تھے اور یہ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے واسطے محبت اور خلعت اور کلام کے درمیان جمع کیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ سے اوس جگہ کلام کیا ہے کہ جس جگہ کوئی مقرب فرشتہ اور کوئی مرسل نبی نہیں گیا تھا۔ اور یہ امر تھا کہ چلتے وقت آپ کے واسطے زمین لپٹی تھی۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کو شرح صدر ہوا اور آپ کا گناہ ساقط کیا گیا اور آپ کا ذکر بلند کیا گیا آپ کے ذکر کو رخصت یوں ہوئی کہ آپ کا اسم مبارک کا اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک کے ساتھ اقتران ہوا اور آپ سے ایسے حال میں مغفرت کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے کیا کہ آپ زندہ تھے اور چلتے پھرتے اور صحیح تھے اور آپ حبیب الرحمن ہیں اور اولاد آدم علیہ السلام کے

سردار ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اکرم المخلوق میں ان صفات سے آپ  
باقی انبیاء اور ملائکہ سے افضل ہیں اور آپ کے سامنے اپنی تمام امت پیش کی گئی یہاں تک  
کہ اپنے کل امتیوں کو دیکھ لیا اور جو شے آپ کی امت میں ہونے والی تھی یہاں تک  
کہ قیامت قائم ہوگی آپ کے سامنے پیش کی گئی اور آپ بسم اللہ اور سورہ فاتحہ اور آیتہ  
الکرسی اور سورہ بقرہ کو خواتیم اور مفصل اور سبع طوال کے ساتھ مختص ہوئے ہیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے الم نشرح لک صدرک ووضنا عنک وذرک الذی القض ظہرک ورضنا  
لک ذکرک اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لیغفر لک اللہ اتقدم من ذنبک وماناخر۔

بزار نے حیدر سند کے ساتھ ابوہریرہ سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا  
کہ میں نبیاً پرچہ چیزوں سے فضیلت دیا گیا ہوں کسی نبی کو جو مجھے پہلے تھا وہ چیزیں عطا نہیں  
کی گئیں۔ میرے لگے اوپر بچھلے گناہ بخشے گئے اور غنیمتیں میرے واسطے حلال ہوئیں۔ اور میری  
امت خیر الامم کی گئی۔ اور کل روئے زمین میرے واسطے مسجد و پاک کی گئی۔ اور مجھ کو خیر عطا کی گئی  
اور مجھ کو میرے رعب سے نفرت دی گئی۔ قسم ہے اوس ذات کی جسکے قبضہ قدرت میں میری  
جان ہے۔ تمہارا صاحب قیامت کے دن صاحب لوا الحمد ہے اور اوس لوا کے نیچے حضرت آدم  
ہوں گے آدم سے کم درجہ جو لوگ ہیں اونکی کیا حقیقت ہے۔ شیخ غزالدین ابن عبدالسلام نے کہا کہ  
کہ آپ کے خصائص میں سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مغفرت کی خبر دی اور یہ نقل نہیں کیا گیا کہ  
اس خبر کی مثل اللہ تعالیٰ نے انبیاء میں سے کسی کو خبر دی ہو بلکہ ظاہر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو  
مغفرت کی خبر نہیں دی اس پر دلیل انبیاء کا یہ قول ہے کہ موقف میں نفسی نفسی کہیں گے۔ اور ابن کثیر نے  
اپنی تفسیر میں آیت فتح کے مقام پر کہا ہے کہ یہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف میں  
میں سے ہے جن خصائص میں آپ کے سوا کوئی خریک نہیں ہے۔ اور طبرانی۔ اور بیہقی اور ابویہ  
ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے

رب سے ایک سوال کیا اور میں اس امر کو دوست رکھتا ہوں کہ خاص اوس سوال کو اللہ تعالیٰ سے  
میں ذکر تا۔ یعنی اپنے رب سے عرض کیا اسے میرے رب مجھے پہلے بہت رسول تھے اور میں  
وہ رسول تھا جو مردہ کو زندہ کرتا تھا۔ اور اون میں سے وہ رسول تھا جو ہر اوس کی مسخر کی گئی تھی  
اللہ تعالیٰ نے مجھ سے یہ فرمایا الم اجدک یتیمًا قاصرًا تک الم اجدک معنالا فہد تک۔ الم اجدک عالمًا  
فانغنیک الم اشرح لک صدرک ووضعت غنک وذرک الم ارفع لک ذکرك۔ یعنی عرض کی اے  
میرے رب بیشک ایسی ہی ہے۔

ابن سعد نے مجمع بن جاریہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ عقلم غنمان میں تھے میں نے آدمی کو  
دیکھا کہ وہ اپنے سوار یوں کے جانوروں کو دوڑا رہے ہیں اور ہانکتے ہیں یکایک میں نے سنا وہ  
یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اوترو میں نے اپنی سواری کے جانور کو آدمی کے  
ساتھ ہانکایا یہاں تک کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چھوٹے یکایک بیٹے آپکو ایسے  
حال میں پایا کہ آپ سورہ انا فتحنا لک فتحا مینا پڑھ رہے ہیں جبکہ سورہ فتح کو جبریل علیہ السلام نے نازل  
کیا جبریل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ میں آپکو مبارک باد دیتا ہوں جبکہ جبریل علیہ السلام نے آپکو  
تہنیت دی تو کل مسلمانوں نے آپکو تہنیت دی ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور ابو یعلیٰ اور ابن عباس  
ابو نعیم نے ابو سعید الخدری سے اور متھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ تعالیٰ  
کے قول در فخالک و ذکرک میں روایت کی ہے کہا ہے کہ جبریل علیہ السلام نے مجھے کہا کہ  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو وقت میرا ذکر کیا جاتا ہے میرے ساتھ آپکا ذکر کیا جاتا ہے۔

ابن ابی حاتم نے قتادہ سے اس آیت کے معنی میں روایت کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ  
آپ کے ذکر کو دنیا اور آخرت میں بلند کیا ہے پس کوئی خطیب اور کوئی کلمہ شہادت پڑھنے والا  
اور کوئی نمازی نہیں ہے مگر اشہدان لا الہ الا اللہ و اشہدان محمد رسول اللہ پکارتا ہے۔  
ابو نعیم نے اس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا  
کہ امر آسمانی سے جس چیز کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم فرمایا جبکہ اوس سے میں نے فراموش پائی تو

میں نے عرض کیا اب میرے رب مجھ سے پہلے کوئی نبی تھا مگر تو نے اس کا اکرام کیا تو نے ابراہیم  
 علیہ السلام کو غلیل اور موسیٰ علیہ السلام کو کلیم کیا اور داؤد علیہ السلام کے واسطے پہاڑ ونگو  
 مسخر کیا اور سلیمان علیہ السلام کے واسطے آفریاطین کو مسخر کیا۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کے واسطے  
 مردوں کو زندہ کیا۔ تو نے میرے لئے کیا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا میں نے ان کل چیزوں سے  
 افضل جو فتنے ہیں وہ بکو نہیں دی وہ یہ ہے کہ میں ذکر نہیں کیا جاتا مگر میرے ساتھ آپکا ذکر  
 کیا جاتا ہے۔ اور یہ ہے کہ میں نے آپکی امت کے سینوں کو ناجیل کیا ہے آپکی امت کے  
 لوگ قرآن شریف کو ظاہر چھپتے ہیں اور میں نے یہ ناجیل کسی امت کو نہیں دین اور میں نے اپنے فرشتوں  
 قرآن میں سے ایک کلمہ آپکی طرف نازل کیا وہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہے اور معراج کی حدیث  
 میں جو سابق گزربھی ہے یہ وارد ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب عزوجل کی شتاک  
 اور کہا جیج حمد ثابت ہے اللہ تعالیٰ کے واسطے وہ اللہ تعالیٰ جس نے مجھ کو عالمین اور کائنات  
 کے واسطے رحمت کر کے بھیجا۔ اور پھر وہ قرآن نازل کیا جس میں ہر فتنے کا بیان ہے۔ اور میری  
 امت کو ایسا غیر امت کیا جو آدمیوں کی ہدایت کے واسطے نکالی گئی ہے اور میری امت کو امت  
 وسط کیا۔ اور میری امت کو ایسا کیا کہ وہ لوگ اکثر ہیں ام اور اولین ام میں۔ اور میرے لئے شرح  
 صدر کیا۔ اور میرا گناہ معاف کیا۔ اور میرے لئے میرے ذکر کو بلند کیا۔ اور مجھ کو قاتح اور خاتم کیا۔  
 یہ جرن کر ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ اس حمد کے سبب سے تم سب انبیاء سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم بڑھ گئے۔ اور اس حدیث میں یہ وارد ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ سے فرمایا کہ آپ  
 سوال کیجئے آپنے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ تو نے ابراہیم علیہ السلام کو غلیل اختیار کیا اور ابراہیم کو غلیل  
 عطا کیا۔ اور موسیٰ علیہ السلام سے کلام کرنے کے طور پر تو نے کلام کیا اور تو نے داؤد علیہ السلام کو  
 غلیل عطا فرمایا اور ان کے لئے لوہے کو نرم کیا اور پہاڑ ان کے مسخر کئے اور سلیمان علیہ السلام کو  
 غلیل عطا کیا۔ اور انس اور جن اور فریاطین اور ہواؤں کے مسخر کی۔ اور تو نے ان کو عیسیٰ  
 علیہ السلام کو



تورات اور انجیل تسلیم کی اور اون کو وہ رتبہ دیا کہ اندھے مادر زاد اور مبروص کو صحت دیتے تھے اور اون کو اور اون کی ان کو شیطان جبریم سے پناہ میں رکھا شیطان کو اون دو لون پر راستہ نہ تھا یہ سن کر آپکے رب تبارک و تعالیٰ نے فرمایا کہ بیٹے آپکو خلیل اختیار کیا ہے اور خلیل تورات میں حبیب الرحمن مکتوب ہے۔ اور آپکو مینے کافۃ الناس کی طرف بھیجا۔ اور آپکی امت کو ایسا کیا کہ وہی لوگ آخرین ہیں اور وہی اولین ہیں۔ اور مینے آپکی امت کو ایسا کیا ہے کہ کوئی خطیہ اون کا معاف نہ ہو گا یہاں تک کہ وہ یہ شہادت دین گے کہ آپ میرے عبد اور میرے رسول ہیں۔ اور آپکو مینے خلقت میں اول النبیین کیا ہے۔ اور لعنت میں اون سے آخر کیا ہے۔ اور آپکو بنے سبع المثانی عطا کی ہے اور کسی نبی کو جو آپ سے پہلے تھا وہ عطا نہیں کی۔ اور وہ خزانے جو میرے عرض کے نیچے ہیں آپکو مینے اون میں سے سورہ بقرہ کے خواتیم عطا کئے ہیں آپ سے پہلے کسی نبی کو مینے وہ خواتیم عطا نہیں کئے۔ اور آپکو مینے فاتح اور خاتم کیا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے رب نے مجھکو چھ چیزوں کے ساتھ فضیلت دی ہے۔ میرے دشمنوں کے دلوں میں ایک مہینہ کی نفست سے میرا رب والا ہے۔ اور میرے لئے غنائم حلال ہوئے اور مجھ سے پہلے کسی کے لئے غنائم حلال نہیں ہوئے۔ اور کل زمین میرے واسطے مسجد اور پاک کی گئی۔ اور فروع کلام اور جوامع الکلام مجھکو عطا کئے گئے اور میری امت میرے سامنے پیش کی گئی اور مجھ سے امت کوئی تالیع اور مہجوع مخفی نہ رہا۔

طبرانی نے حذیفہ بن اسید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تجلی شعب اس حجرہ کے پاس میری امت جو اول ہوگی اور جو آخر ہوگی میرے سامنے پیش کی گئی سایل نے پوچھا یا رسول اللہ آپکے سامنے وہ لوگ پیش کئے گئے ہونگے جو پیدا کئے گئے ہیں وہ لوگ کیونکر پیش کئے گئے ہوں گے جو پیدا نہیں کئے گئے آپ نے فرمایا کہ طہین میں اون سب کی صورتیں میرے لئے بنائی گئیں تم لوگوں میں سے جو کوئی اپنے

صاحب کو پہچانتا ہے میں اوس سے زیادہ ہر ایک انسان کو پہچانتا ہوں۔  
 و آرقطنی نے اور طبرانی نے (اوسط) میں بریدہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر وہ آیت نازل کی گئی جو سلیمان علیہ السلام کے بعد کسی نبی پر  
 میرے سوا وہ آیت نازل نہیں کی گئی وہ آیت بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے۔

ابن مرویہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک آیت جو کتاب اللہ سے ہے  
 آدمیوں نے اوس کو بھلا دیا وہ آیت سوائی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی پر نازل نہیں ہوئی  
 مگر یہ کہ سلیمان بن داؤد علیہا السلام ہیں جن پر وہ نازل ہوئی ہے وہ آیت بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے۔  
 ابو عبیدہ اور ابن الضریس دونوں نے قرآن شریف کے فضائل میں حضرت علی بن ابی طالب  
 کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ تحت عرش جو خزانہ ہے آیت الکرسی اوس خزانہ میں سے  
 تمہارے نبی کو دینی گئی ہے اور تمہارے نبی سے پہلے کسی کو آیت الکرسی عطا نہیں کی گئی۔

ابو عبیدہ نے کعب سے روایت کی ہے یہ کہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چار آیتیں  
 عطا کی گئی ہیں یعنی موسیٰ علیہ السلام کو وہ عطا نہیں کی گئیں وہ آیتیں للہدانی السموات ومانی الارض  
 ختم سورہ بقرہ تک یہ تین آیتیں ہیں اور آیت الکرسی ایک آیت ہے۔

احمد اور طبرانی اور بیہقی نے (دعجب) میں حذیفہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آیتیں سورہ بقرہ کے آخر سے اوس خزانہ سے جو تحت عرش ہے مجھ کو عطا  
 کی گئی ہیں مجھ سے پہلے کسی نبی کو وہ آیتیں عطا نہیں کی گئیں۔ اور احمد نے ابو زر سے اس حدیث کی  
 مثل مرغوفہ روایت کی ہے۔

طبرانی نے عقبہ بن عامر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ دو آیتیں سورہ بقرہ کے آخر کی  
 (بسم الرسول سے اوس کے خاتمہ تک جو میں ان آیتوں میں مکرر نظر کرو اور ان کے معانی سمجھو  
 کہ اوس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیتوں کے سبب سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برگزیدہ کیا کہ  
 حاکم نے معقل بن یسار سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

کہ فاتحہ الکتاب اور سورہ بقرہ کے خواتم تحت عرش سے مجھکو عطا کئے گئے اور مفصل ناقلہ کے  
مطور پر ہے۔

مسلم نے ابن عباس سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک ترختہ  
آیا اور اس نے کہا کہ انگوڑو نوزون کی بشارت ہوا پکودہ دو نوزوئے گئے کہ آپ سے پہلے کسی  
نبی کو وہ نوز نہیں دئے گئے وہ دو نوز فاتحہ الکتاب اور سورہ بقرہ کے خواتم ہیں۔

بیہقی نے واٹد بن سق سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
فرمایا کہ تورات کی جگہ سبع طوال مجھکو عطا کئے گئے اور زبور کی جگہ کئی سورتیں اور انجیل کی جگہ ثانی  
اور مفصل کے ساتھ مجھکو فضیلت دی گئی ہے۔

ابن جریر اور ابن مرویہ نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول ولقد اتیناک سبعاً من المثانی  
میں روایت کی ہے کہ اسے کہ وہ سبع طوال ہیں اور وہ کسی کو عطا نہیں کئے گئے مگر نبی صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کو اور موسیٰ علیہ السلام کو اون میں سے دو دئے گئے۔

حاکم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سبع  
مثانی اور طوال دئے گئے ہیں اور موسیٰ علیہ السلام کو چبے دئے گئے۔

ابن مرویہ نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول سبع من المثانی میں روایت کی ہے کہ اسے  
کہ مراد سبع طوال ہیں موسیٰ علیہ السلام کو چبے دی گئے تھے جبکہ موسیٰ علیہ السلام نے الواح کو  
وہ لایا تو دو چلے گئے اور چار باقی رہ گئے۔

ابن مرویہ نے اللہ تعالیٰ کے قول سبع من المثانی میں ابن عباس سے روایت کی ہے  
کہ اسے کہ تمہارے نبی کے واسطے سبع مثانی ذخیرہ کئے گئے اور آپ کے سوا کسی نبی کے واسطے ذخیرہ  
نہیں کئے گئے۔

بیہقی نے (شعب) میں اور ابن عساکر نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اور موسیٰ علیہ السلام کو

نجوی کرنے والا اختیار کیا۔ اور جھکو حبیب اختیار کیا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا جھکو میری غرت اور میرے جلال کی قسم ہے کہ میں اپنے خلیل اور اپنے نجوی کرنے والے پر اپنے حبیب کو اختیار کروں گا۔

عبد اللہ بن احمد نے (زوائد الزہد) میں اور ابو نعیم نے ثابت البنانی سے روایت کی ہے کہ فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم اور میں اپنے رب کا حبیب ہوں۔

ابو نعیم نے (معرف) میں عبد الرحمن بن غنم سے روایت کی ہے کہ فرمایا ہے کہ ہر لوگ مسجد میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے یکا یک ایک ابر نظر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتہ نازل ہوا اور اس نے کہا کہ آپ کی ملاقات کے باب میں اللہ تعالیٰ سے میں ہمیشہ اذن چاہتا تھا جبکہ اذن کا وقت آگیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اذن دیا کہ میں آپ کو یہ بشارت دوں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ سے اکرم کوئی نہیں ہے۔

بیہقی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ فرمایا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کو رسول اللہ تعالیٰ کے پاس اکرم المخلوق ہوں گے۔ بیہقی نے عبد اللہ بن سلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک اکرم ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

### باب

ابو نعیم نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ ہے کہ آپ کے اور انبیاء کے درمیان خطاب میں فرق واقع ہوا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے واو علیہ السلام فرمایا فلا تتبع الہوی فیضلک عن سبیل اللہ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے فرمایا وما یطیق عن الہوی ہوا سے اللہ تعالیٰ نے بعد قسم کہانے کے آپ کی تائید کی ہے اور موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے فرمایا ہے مقرب متکم لما خفتم اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے فرمایا واؤیکم بکت الذین کفروا آخر آیت تک اللہ تعالیٰ نے مکہ سے آپ کے خروج اور ہجرت کا احسن

عبارت سے گناہ کیا ہے اور ایسی ہی اپنے قول میں اخراج کو آپ کے دشمن کی طرف نسبت کیا ہے۔  
اور فرمایا ہے اذا خرج الذین کفروا من قرطبہ التي اخرجک اور آپ کو اس فرار سے یا وہ نہیں کیا  
جس میں آپ کی ایک ذرا ذلت تھی انتہی کلام۔

## باب

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر  
جس نے آپؐ کو نبی کیا یہ فرض کیا کہ اپنی سرگوشی کے رو برو صدقہ کو پیش کرے اور انبیاء میں سے  
کسی کے واسطے یہ معین نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یا ایھا الذین آمنوا اذنا جیتم الرسول فقد  
بین یدیٰ خیرکم صدقہ۔ اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے اس آیت کے معنی میں روایت  
کی ہے کہا ہے کہ مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کرنے میں کثرت کیا  
یہاں تک سوال کئے کہ آپؐ پر دشواری ہو گئی اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے نبی سے اس  
مشقت کی تخفیف کرے جبکہ وہ ارشاد فرمایا تو کثیر آدمیوں نے بخل کیا اور سوال کرنے سے باز  
رہے اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد ارشاد فرمایا (آخر آیت تک نازل کیا اور آدمیوں پر توسیع فرمائی اور پھر  
تنگی نہیں کی۔

سعید بن منصور نے مجاہد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
سرگوشی کی اس نے ایک دینار تصدق کیا جس شخص نے پہلے یہ کیا وہ حضرت علی ابن ابی طالب  
کرم اللہ وجہہ تھے پھر رخصت نازل ہوئی فاذلکم تغفلوا و تاب اللہ علیکم۔

## باب

ابو نعیم نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ  
نے تمام عالم پر آپ کی طاعت مطلقاً فرض کی ہے اس فرضیت میں نہ کوئی شرط ہے اور نہ کوئی استثنای  
فرمایا ہے واما انکم الرسول فقد وہ واما ہا کہ عند فانتہوا۔ اور فرمایا ہے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ  
اور اللہ تعالیٰ نے قول اور فعل میں مطلقاً آپ کی پیروی آدمیوں پر واجب کی ہے اس میں کوئی

استثنائین سب سے زیادہ ہے لہذا ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پیغمبر کی تعظیم استثنائی اور فرمایا  
 لہذا ان کے لئے سب سے زیادہ ہے کہ فرمایا الا قول ابراہیم لا بیہ۔ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ  
 آپ کے صحابہ میں سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اسم مبارک کو اپنے اسم مبارک کے ساتھ اپنی  
 کتاب میں اپنی طاعت اور اپنی معصیت اور اپنے خرافات اور اپنے احکام اور اپنے وعدہ اور اپنے  
 وعید کے ذکر کے وقت از روئے بزرگی اور تعظیم کے قرین کیا اور فرمایا طبع اللہ واطیعوا رسولہ۔  
 واطیعوا اللہ ورسولہ ان کنتم مومنین۔ واطیعوا اللہ ورسولہ انما المؤمنون الذین امنوا باللہ ورسولہ۔  
 برآۃ من اللہ ورسولہ۔ واذ ان من اللہ ورسولہ۔ استجبوا للہ وللرسول۔ ومن یعص اللہ ورسولہ  
 شاقوا اللہ ورسولہ۔ ومن یطاع اللہ ورسولہ۔ ومن یطاع اللہ ورسولہ۔ ومن یطاع اللہ ورسولہ۔  
 ولا رسولہ۔ یجاءون اللہ ورسولہ ما حرم اللہ ورسولہ۔ قل الانقل لہم وللرسول۔ فان لدیہم للرسول  
 فزودہ الی اللہ والرسول اما ہم اللہ ورسولہ۔ سبیوتینا اللہ من فضلہ ورسولہ۔ انما ہم اللہ ورسولہ  
 من فضلہ کذبوا اللہ ورسولہ۔ انما اللہ علیہ وانتم علیہ۔

## باب

ابن سبغ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ ہے کہ اللہ  
 سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی کتاب میں آپ کا وصف آپ کے ایک ایک عضو سے کیا ہے اللہ تعالیٰ  
 آپ کے وجہ مبارک کے باب میں فرمایا ہے قد نزی قلب وجہک فی السماء اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی  
 آنکھوں کے باب میں فرمایا ہے لا تمدن عینک اور آپ کی زبان مبارک کے باب میں فرمایا ہے۔  
 فانما یرتاه بلسانک اور آپ کے ہاتھ اور گروں مبارک کے باب میں فرمایا ہے ولا تجعل یدک مخلوۃ  
 الی عتقک اور آپ کے سینہ اور پشت مبارک کے باب میں فرمایا ہے الم تشرک لک صدوک ووضعتا  
 عنک ووزک الذی انقض ظہرک اور آپ کے قلب شریف کے باب میں فرمایا ہے نزلہ علی قلبک اور  
 آپ کے خلق شریف کے باب میں فرمایا ہے وانک لعلی خلق عظیم۔

## باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے وہ شے ہے جسکی روایت بڑا اور طبرانی ابن عباس سے کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چار وزیرون سے جھکودودی ہے ووزیر اہل آسمان سے ہیں کہ جبریل اور میکائیل علیہما السلام ہیں۔ اور ووزیر اہل زمین سے ہیں کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ ہیں وہ حدیث جسکی ابن ماجہ اور ابونعیم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے یہ ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حیوۃ راستہ چلتے تھے تو آپکے اصحاب آپکے آگے چلتے تھے اور آپکی پشت مبارک ملائکہ کے واسطے چھوڑ دیتے تھے کہ آپکو پیچھے ملائکہ چلتے تھے وہ حدیث جسکی روایت حاکم اور ابن عساکر نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کی ہے یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر ایک نبی کو سات رفیق عطا کئے گئے اور جھکودہا رفیق عطا کئے گئے حضرت علی سے کسی نے پوچھا وہ چودہا رفیق کون لوگ ہیں حضرت علی نے کہا کہ میں اور حمزہؓ اور میرے دو بیٹے اور جعفرؓ اور عقیلؓ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور مقدادؓ اور سلمانؓ اور عمارؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ ہیں۔

واقطنی نے (موتلف) میں جعفر بن محمد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ کوئی نبی نہیں ہے مگر اوس نے اپنے بعد ایک دعائے مستجاب اپنے اہل بیت میں چھوڑی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعد ہم اہل بیت میں دو مستجاب دعائیں چھوڑی ہیں ایک دعا ہم اہل بیت کے شہید کے واسطے ہے۔ اور دوسری دعا ہماری حاجتوں کے لئے ہے وہ دعا کہ ہماری شہادت کے لئے ہے یا وہ یا عالم نزل یا الہی وآلہ آبائی یا حی یا قیوم اور وہ دعا کہ ہماری حاجتوں کے لئے ہے یہ ہے یا من کیفی من کل شئ ولا یکنی منہ شیء یا اللہ رب محمد اقض عنی الدین۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپکی کنیت کے ساتھ کنیت حرام ہے اور کہا گیا ہے کہ آپکے اسم مبارک کے ساتھ نام رکھنا حرام ہے دوسرے انبیاء میں یہ امر ثابت نہیں ہوا کہ ان کے نام اور کنیت رکھنے کی حرمت ہو۔

ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری کنیت اور نام کو جمع نہ کرو اس لئے کہ میں ابو القاسم ہوں اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے اور میں قسمت کرتا ہوں۔  
 احمد نے عبد الرحمن بن ابی عمرۃ الانصاری سے انھوں نے اپنے چچا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری کنیت اور میرا اسم جمع نہ کرو۔

احمد نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقیع میں تشریف رکھتے تھے ایک مرویے یا ابوالقاسم کہنے پکارا اپنے اوس کی طرف ٹرکے ویکھا اوس مرویے کہا کہ میں نے آنکھوں میں پکارا ابوالقاسم آپ سے میری مراد نہیں ہے نہ اپنے فرمایا میری نام پر نام رکھو اور میری کنیت سے کنیت نہ رکھو۔

حاکم نے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ انصاریں سے ایک مرویے کا پید ہوا اوس نے اوس کا نام محمد رکھا انصاریں نے منکر غضب کیا اور انصاریں نے کہا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس باب میں حکم چاہیں گے انصاریں نے آپ سے اوس کا ذکر کیا اپنے فرمایا انصاریں نے اچھا کیا پھر اپنے فرمایا کہ میرے نام کے ساتھ نام رکھو اور میری کنیت کے ساتھ کنیت نہ رکھو سو اس کے نہیں ہے کہ میں قاسم ہوں تم لوگوں کے درمیان قسمت کرتا ہوں۔ امام شافعی رحمہ نے فرمایا ہوں کہ کسی کے واسطے سزاوار نہیں ہے کہ ابوالقاسم کنیت رکھے اس میں یہ امر مساوی ہے کہ ابوالقاسم نام محمد ہو یا محمد نہ ہو۔ امام راضی رحمہ نے فرمایا ہے کہ ایہ دین میں سے وہ علمائے جنہوں نے اسم اور کنیت کے درمیان جمع کرنے کو کراہیت پر عمل کیا ہے اور تنہا اسم کو یا کنیت کو جائز رکھا ہے (یعنی یا کنیت اپنی رکھی جاوے یا نام رکھا جاوے) اور امام مالک رحمہ اس طرف گئے ہیں کہ آپ کے بعد کنیت رکھنا جائز ہے اس وجہ سے کہ وہ معنی جس سے ایذا پہنچا مفہوم ہوتی ہے آپ کو بعد ذیل ہو گیا ہے اور آپ کی حیات میں وہ معنی موجود تھا کہ اگر کوئی شخص ابوالقاسم کسی کی کنیت رکھ کر پکارتا تو اس گمان سے کہ آپ کو پکار رہا ہے آپ متوجہ ہوتے اور فی نقبہ دوسرے شخص کو اوس نے

۱۵ اصل صحیح ہے  
 ۱۶ صحیح حدیث کا ہے  
 ۱۷ ایک ہو گیا ہے  
 ۱۸ اصل صحیح ہے  
 ۱۹ غلطی ہے





ابن ابی عاصم نے ابن ابی ذریجہ کے طریق سے جہم بن عثمان سے اور مخون نے ابن خثیب سے اور مخون نے اپنے باپ سے اور مخون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے اپنے فرمایا کہ جو شخص میرے نام کے ساتھ نام رکھے گا وہ میری ایسی برکت کی امید رکھے جو اس پر وہ برکت پہنچتی رہے گی اور وہ برکت روز قیامت تک چلی جائے گی۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ یہ جائز ہے کہ آپ کی قسم اللہ تعالیٰ کو دیا جائے

بخاری نے اپنی سنن میں اور بیہقی نے (دلائل اور دعوات) میں روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ اور ابو نعیم نے (معرقہ) میں عثمان بن حنیف سے یہ روایت کی ہے کہ ایک نابینا مرد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کی آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا کیجے کہ مجھ کو عافیت دے آپ نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو اس امر کو آخرت پر رکھ اور اگر تو چاہتا ہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں اور اس نے عرض کی اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی آپ نے امر فرمایا کہ وضو کرے اور اچھے طور سے وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور اس دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے اللہم انی اسالک والتوجہ الیک بنیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی الرحمۃ یا محمد انی التوجہ الیک الی ربی فی حاجتی ہذہ فیقضیہا لی اللہم شفعی جیسے ارشاد ہوا تھا اور اس مروی نے کیا وہ ایسی حال میں کھڑا ہوا کہ بینا ہو گیا تھا۔

بیہقی نے اور ابو نعیم نے (معرقہ) میں ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد حضرت عثمان بن عفان کے پاس کسی حاجت سے آتا جاتا تھا اور حضرت عثمان اس کی طرف التفات نہیں کرتے تھے اور اس کی حاجت پر نظر نہیں کرتے تھے اور اس نے عثمان بن حنیف سے ملاقات کی اور اون سے اس کی شکایت کی عثمان بن حنیف نے اس سے کہا کہ تم کو

لوٹا لاؤ اور وضو کرو پھر مسجد میں جاؤ اور دو رکعت نماز پڑھو پھر دعا پڑھو اللہم انی اسالک والتوجہ

ایک نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم بنی الرحمۃ یا محمد انی التوجہ بک الی ربی فیحضی لی حاجتی اور اسوقت  
 تم اپنی حاجت کو ذکر و پھر تم جاؤ یہاں تک کہ میں جاؤں یہ سن کر وہ گیا اور جیسے عثمان بن حنیف نے  
 کہا تھا اس نے کیا پھر وہ حضرت عثمان بن عفان کے دروازہ پر آیا دربان آیا اور اس نے  
 اس کو روکا ہاتھ پکڑا اور اس کو حضرت عثمان کے پاس داخل کیا حضرت عثمان نے اپنے ساتھ  
 اس کو اپنے پر بٹھلایا اور اس سے کہا تیری جو حاجت ہے میں اس میں غور کرتا ہوں پھر وہ  
 حضرت عثمان کے پاس سے نکلا اور اس نے عثمان بن حنیف سے ملاقات کی اور کہا  
 جزاک اللہ خیر حضرت عثمان میری حاجت پر نظر نہیں کرتے تھے اور نہ میری طرف التفات  
 کرتے تھے یہاں تک کہ نبوت آئی کہ میں نے اس سے کلام کیا عثمان بن حنیف نے سن کر کہا تم نے  
 حضرت عثمان سے کیا کلام کیا ہے ولیکن میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے حال میں دیکھا  
 کہ آپ کے پاس ایک نابینا آیا اور اس نے اپنی بصر کے جلتے رہنے کی شکایت کی آپ نے اس کو پوچھا  
 کیا تو صبر کر سکتا ہے اس نابینا نے عرض کی یا رسول اللہ میرا کوئی رہبر نہیں ہے مجھ پر یہ امر  
 و فتور ہے آپ نے اس سے فرمایا کہ وضو کا لوٹا لاؤ اور وضو کرنا اور دو رکعت نماز پڑھو پھر یہ دعا  
 مانگو۔ اللہم انی اسالک التوجہ الیک نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم بنی الرحمۃ یا محمد انی التوجہ بک الی  
 ربی فیجلی لی عن بصری اللہم شفعنی فی نفسی۔ عثمان نے کہا واللہ ہم لوگ آپس میں سے اسہی جدا  
 نہیں ہوئے تھے یہاں تک کہ وہ نابینا مرد داخل ہوا وہ ایسا صحیح تھا گویا اس کو کچھ ضرر نہ تھا۔  
 شیخ عبدالدین ابن عبدالسلام نے کہا ہے کہ یہ سزاوار ہے کہ یہ امر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر معتقد  
 ہو اس لئے کہ آپ اولاد آدم علیہ السلام کے سردار ہیں اور بغیر آپ کے اور نبیا اور ملائکہ اور اولیا  
 میں سے جو لوگ ہیں اللہ تعالیٰ کو ان کی قسم نہویا دے اس لئے کہ وہ آپ کے درجہ میں نہیں ہیں  
 اور یہ سزاوار ہے کہ یہ خصوصیت ان خصوصیات میں سے جن کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم منحوس ہیں آپ کے علوی درجہ اور مرتبہ پر تنبیہ ہو۔

باب

عنه نفسه  
 ذیہ کما فی شہادہ  
 ایک کلمہ اور ایک کلمہ

ماوردی نے اپنی (تفسیر) میں کہا ہے کہ ابن ابی ہریرہؓ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ شان ہے کہ آپ پخطا کا اطلاق جائز نہیں ہے اور آپ کے سوا جو انبیاء سے ہیں اور پخطا کا اطلاق جائز ہے اس لئے کہ آپ خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہے جو آپ کی خطا کو جائز بخلاف اور انبیاء علیہم السلام کے کہ ان کی خطا دوسرے انبیاء جان سکتے تھے اس واسطے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے آپ کو خطا سے بچایا اور امام شافعیؒ نے کہا ہے کہ حق یہ امر ہے کہ آپ کے اجتہاد و خطبہ صحیح ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہو گا آپ کی صاحبزادی میں اور آپ کی ازواج مطہرات کو تمام نساء عالمین پر فضیلت ہے اور آپ کی ازواج کا ثواب اور عقاب المضاعف ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یا سائر النبی ستن کا حد من النساء اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یا سائر النبی من یات منکم وواثیقین۔

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کل عورتوں کی خیر مریم علیہا السلام ہیں اور دکل عورتوں کی خیر حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام ہیں۔

حدیث ابن ابی اسامہ سے عروہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مریم علیہا السلام اپنے نساء عالم کی خیر ہیں اور فاطمہ اپنے نساء عالم کی خیر ہیں۔

ابو نعیم نے ابوسعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حضرت فاطمہ سیدتنا اہل جنت کی ہیں۔

ابو نعیم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور عثمن سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا اے فاطمہ اللہ تعالیٰ تمہارے غضب کے سبب سے غضب کرتا ہے اور تمہاری خوشنودی کے سبب سے خوشنود ہوتا ہے۔

ابو تیم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہاب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فاطمہ نے اپنی فرج کو پارسانی سے رکھا اللہ تعالیٰ نے اون کو اور اون کی قریش کو آتش و دوزخ پر حرام کیا ابن حجر نے کہا ہے کہ جس حدیث کے ساتھ استدلال کیا جاتا ہے کہ آپ کی بنات کو آپ کی ازواج مطہرات پر تفضیل ہے وہ وہ حدیث ہے جسکی ابو یعلیٰ نے ابن عمر سے روایت کی ہے ابن عمر نے کہا کہ عمر نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حصہ عثمان سے اچھے کے ساتھ یہاں کیا اور عثمان نے حصہ سے اچھی کے ساتھ یہاں کیا (یعنی عثمان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اچھے میں حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی ہوئیں اور حصہ سے رسول اللہ صاحب کی صاحبزادی اچھی ہیں وہ عثمان کی بی بی ہوئیں)۔

طبرانی نے ابی امامہ سے روایت کی ہے کہاب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چار گروہ ایسے ہیں جن کو دوبار جردیا جائے گا ایک گروہ ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے آخر حدیث تک علماء نے کہا ہے کہ دوبار جرد آخرت میں ہے اور کہا گیا ہے کہ ایک جرد دنیا میں ہے اور دوسرا جرد آخرت میں ہوگا۔ اور علماء نے عذاب کے المضاعف ہونے میں اختلاف کیا ہے کہا گیا کہ ایک عذاب دنیا میں ہے اور ایک عذاب آخرت میں اور آپ کی ازواج کے سوا جو قوت کوئی دنیا میں عقوبت دیا جاوے گا تو آخرت میں عذاب نہ دیا جاوے گا اس لئے کہ حد و گناہ کے کفارات میں اور مقاتل نے کہا ہے کہ دنیا میں دو حدیں ہیں۔ سعید بن جبیر نے کہا ہے ایسی جو شخص ازواج نبی کو قذف کرے گا دنیا میں اسکو عذاب المضاعف ہے قذف کی حد میں ایک سو ساٹھ دورہ اسکو مار دیا جائے گا اور شغاسے قاضی عیاض میں بعض ائمہ سے روایت ہے کہ یہ امر نبی حد قذف سوا حضرت عائشہ کے خاص ہے حضرت عائشہ کا قذف کرنے والا قتل کیا جاوے گا۔ اور کہا گیا ہے کہ وہ شخص جو آپ کی باقی ازواج میں سے ایک کو بھی قذف کرے گا وہ قتل کیا جاوے گا۔ صاحب تلخیص نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لَنْ اَشْرَكَ لِحَبْطِ عَمَلِكِ اور آپ کے غیر کا عمل باطل ہوگا مگر کفر پر موت کے ساتھ اور شغاسے کہاب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے باب میں فرمایا لَعْدُ کِتْرَکْنِ اَلْیَمِّمْ اَخْرَیْتُ تَمَّ۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس خصوصیت میں ہے کہ آپ کو اصحاب کے  
سوائے انبیاء کے عالمین پر تفضیل ہے

ابن جریر نے کتاب السنۃ میں جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے اصحاب کو سوا مرسلین اور انبیاء کے جمیع عالمین سے  
برگزیدہ کیا ہے اور میرے اصحاب میں سے ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم  
برگزیدہ کیا ہے اور ان کو میرے اصحاب میں خیر کیا ہے اور میرے اصحاب میں کل خیر میں اور  
میری امت کو کل امتوں سے برگزیدہ کیا ہے اور میری امت میں سے چار فرقوں کو چاہے پہلا  
اور دوسرا اور تیسرا فرقہ پے درپے پے یا متفرق ہے اور چوتھا فرقہ دینی اکیلا ہے (مجموعہ)  
کہا ہے کہ اصحاب میں سے ہر ایک اس ہر ایک سے افضل ہے جو اس کے بعد ہے اگرچہ اس  
بعد والے نے علم اور عمل میں ترقی کی ہو۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کے  
دو شہرہوں کو باقی شہروں پر فضیلت ہے اور اس امر کے ساتھ آپ کو خصوصیت ہے  
کہ وہ جال اور طاعون اور دونوں شہروں میں داخل نہ ہو گا۔ اور آپ کو اس امر کے  
ساتھ خصوصیت ہے کہ آپ کی مسجد کو باقی مسجدوں پر فضیلت ہے اور اس امر کیساتھ  
آپ کو خصوصیت ہے کہ جس جگہ میں آپ دفن ہوئے ہیں وہ جگہ کعبہ اور عرش سے  
افضل ہے۔

احمد نے عبد اللہ بن الزبیر سے روایت کی ہے کہ کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ  
میری اس مسجد میں ایک نماز اور ہزار نمازوں سے جو اس کے غیر مسجد میں پڑھی جاوے افضل ہے  
مگر مسجد حرام کو وہ مستثنیٰ ہے اور مسجد حرام میں ایک نماز اور سو نمازوں سے جو میری اس مسجد میں

پڑھی جاوے سونمازون سے افضل ہے۔

ترمذی نے عبداللہ بن عدی سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا  
اسے کہ واللہ تو اللہ تعالیٰ کے شہرہوں میں اچھا شہرہ ہے اور جو زمین کہ اللہ تعالیٰ کو دوست ہے تو اس  
اللہ تعالیٰ کو زیادہ دوست ہے۔

جاکم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا کی  
اسے میرے اللہ تعالیٰ تو مجھ کو ایسی جگہ سے نکالا جو مجھ کو زیادہ دوست بنی جگہوں میں جو جگہ اچھی ہے  
وہاں تو مجھ کو مسکن دے۔

احمد نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ  
کہ منخلہ اور مدینہ منورہ کو ملائکہ دھانپے ہوئے ہیں اور ان کے ہر ایک نقب پر ایک فرشتہ ہے مدینہ اور مکہ  
میں طاعون اور وصال داخل نہ ہوگا۔ علمائے کہا ہے کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان تقضیل میں سوار رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کے محل خلاف ہے آپ کی قبر شریف بالاجماع خیر البقاع ہے بلکہ کعبہ سے وہاں  
بلکہ ابن عقیل جنبل نے ذکر کیا ہے کہ آپ کی قبر شریف عرش سے افضل ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کی شریعت میں  
غنیمتین حلال ہوئیں اور کل رومی زمین مسجد کی گئی اور مٹی طاہر کی گئی اور وہ بعض وضو  
نیمہ ہے ووقوفوں میں سے یہ ایک قول ہے۔

یہ تین چیزیں غنایم کا حلال ہونا اور زمین کا سند ہونا اور مٹی کا طاہر ہونا مستعد احادیث میں آئے آپ کی زمین  
اور ان شمار میں جو ایک ذکر کے باب میں آئے نچلے ہیں کہ نذرات اور انجیل میں آچکا ذکر ہے ان  
چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے

طبرانی نے ابوالدرداء سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزیں  
کے ساتھ مجھ کی قبر ہلست گی گہ سے من اور میری امت نماز میں صفین باندھتے ہیں جیسے ملائکہ صفین

ط  
میں جس کی حد تک  
چھوٹی ہوئی ہے  
میں نقب سب سے اچھا  
نعمتوں میں سے

باندہ تھے مین۔ اور مٹی میرے واسطے وضو کی گئی اور کل زمین میرے لئے مسجد کی گئی۔ اور میرے  
 واسطے خیمتین حلال کی گئی مین۔ علیہ نے کہا ہے کہ استدلال کیا جاتا ہے کہ وضو اس امت کے  
 خصائص سے ہے اس حدیث کے ساتھ استدلال کیا جاتا ہے کہ جو صحیحین مین ہے کہ پیغمبر صلی  
 قیامت کے دن ایسے حال مین بلائی جاوے گی کہ وضو کے آثار سے اون کی پیشانی مین اور ہاتھ پاؤں  
 روغن ہون گئے یہ قول علیہ کا یوں رو کیا گیا ہے کہ وہ امر جس کے ساتھ غزوہ و تخیل مختص ہے وہ  
 اصل وضو نہیں ہے اصل وضو کو نہ ہوگا حال یہ ہے کہ حدیث مین یہ وارد ہے کہ میرا وضو کرا اور اون  
 انبیاء کا وضو ہے جو مجھ سے پہلے تھے۔ ابن حجر نے کہا ہے کہ اس رو کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے  
 اور بر تقدیر ثبوت اس حدیث کے یہ حدیث احتمال رکھتی ہے کہ وضو انبیاء علیہم السلام کے خصائص  
 مین سے ہونہ انبیاء کی امتوں کے واسطے مگر اس امت کے خصائص مین سے وضو ہو۔ شیخ حلال الدین  
 سیوطی فرماتے مین یہ کہتا ہوں کہ اس احتمال کی تائید وہ حدیث کرتی ہے جو آگے اس باب  
 مین آچکی ہے کہ آپکا ذکر قورات اور انجیل مین ہے اور آپ کی امت کی صفت مین ہے کہ اپنے ہاتھوں اور  
 پیروں کا وضو کریں گے۔ اس حدیث کو ابو نعیم نے ابن مسعود سے مروی روایت کیا ہے۔ اور دارقطنی  
 کعب الاحبار سے اور بیہقی نے روایت وہب سے کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی  
 امت پر یہ فرض کیا گیا ہے کہ ہر ایک نماز مین طہارت کریں جیسے کہ انبیاء پر فرض کیا گیا تھا پھر بنے و کہا کہ  
 طہرانی نے (داوسط) مین اس سند سے کہ جہمین ابن لہیعہ نے بریدہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کا پانی مانگا پھر ایک ایک عضو کو دھویا اور اپنے فرمایا کہ یہ  
 وہ وضو ہے کہ اللہ تعالیٰ نماز کو قبول نہیں کرتا ہے مگر اس کے ساتھ پھر اپنے ہر ایک عضو کو دو بار  
 دھویا اور فرمایا کہ جو امتین تم سے پہلے تھیں یہ اون کا وضو ہے پھر اپنے ہر ایک عضو کو تین تین بار  
 دھویا اور فرمایا کہ یہ میرا وضو ہے اور اون انبیاء کا وضو ہے جو مجھ سے پہلے تھے اس حدیث مین اس  
 امر کی تصریح ہے کہ وضو اہم سابقہ کی واسطے تھا پھر اس مین ہمارے لئے اون سے خصوصیت ہے  
 اور خصوصیت وضو مین ہر ایک عضو کا تین تین بار دھونا ہے جیسے کہ انبیاء کی واسطے تھا۔



یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ پانچ وقتوں کی نماز میں آپ کے واسطے جمع ہوئیں اور کسی کے لئے جمع نہیں ہوئیں اور اس خصوصیت میں ہے کہ اول آپے عشا کی نماز پڑھی ہے اور آپے پہلے کسی نبی نے عشا کی نماز نہیں پڑھی۔

طحاوی نے عبد اللہ بن محمد بن عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی حجر کا وقت تھا آدم نے دو رکعتیں پڑھیں پس صبح کی نماز ہو گئی اور اسحاق علیہ السلام کا ظہر کے وقت فدیہ دیا گیا ابراہیم علیہ السلام نے چار رکعتیں پڑھیں پس ظہر کی نماز ہو گئی اور عزیر علیہ السلام وفات کے بعد اٹھائے گئے اور ان سے پوچھا گیا کہ بشت اور مغنوں نے جواب دیا یوما و سوقت اور مغنوں نے آفتاب کو دیکھا کہا ابو بعض یوم اور مغنوں نے چار رکعتیں پڑھیں پس عصر کی نماز ہو گئی اور داؤد علیہ السلام کی مغفرت مغرب کے وقت کی گئی اور مغنوں نے چار رکعتیں پڑھیں مشقت سے تھک گئے تیسری رکعت میں بیٹھ گئے پس مغرب کی نماز تین رکعتیں ہو گئیں اور اول جس شخص نے آخر عشا کی نماز پڑھی ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں۔

بخاری نے ابو موسیٰ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات عشا میں ویرکی بیان تک کہ آدھی رات ہو گئی پھر آپ مکان سے باہر تشریف لائے جبکہ آپ نے اپنی نماز ادا کر لی جو لوگ آپ کے پاس حاضر ہوئے تھے اور ان سے آپ نے فرمایا کہ تم کو بشارت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت تم پر ہے وہ نعمت یہ ہے کہ تمہارے سوا کوئی شخص نہیں ہے کہ اس گہڑی نماز پڑھے یا آپ نے یہ فرمایا اس گہڑی میں تمہارے سوا کسی نے نماز نہیں پڑھی۔

احمد اور نسائی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز عشا میں تاخیر کی پھر آپ مکان سے مسجد کی طرف تشریف لائے یکایک آدمیوں کو ایسے حال میں پایا کہ نماز کا انتظار کر رہے ہیں آپ نے ان سے فرمایا تم سب نماز کرو ان اہل دیان میں

کوئی شخص نہیں ہے کہ اس گہری اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہو۔

آبوداؤد نے اور ابن ابی شیبہ نے (مصنف) میں اور بیہقی نے اپنی (سنن) میں معاذ بن جبل سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات صلوٰۃ عظمیٰ یعنی عشاء میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ گمان کرنے والے نے یہ گمان کیا کہ آپ نماز پڑھ چکے ہیں پھر آپ مکان سے باہر آئے اور آپ نے فرمایا کہ اس نماز میں تم لوگ تاخیر کرو اسلئے کہ اس نماز کو سب تم لوگ تمام استیلائی فضیلت دئے گئے ہو اور یہ نماز تم سے پہلے کسی امت نے نہیں پڑھی ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ اور آئین کہنے اور روئے بقبلہ ہونے نماز میں اور صرف باندھنے میں جیسے ملائکہ صرف باندھتے ہیں اور تحیہ سلام کے ساتھ مخصوص ہیں۔

مسلم نے حذیفہ اور ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ ہم سے پہلے تھے اللہ تعالیٰ نے اون کو جمعہ سے گمراہ کیا ہو کہ واسطے روزِ شنبہ تھا اور بقضایٰ کی واسطے روزِ یکشنبہ اللہ تعالیٰ ہم کو گونہ کو لایا اور ہم کو اوس نے جمعہ کے واسطے ہدایت کی اور جمعہ اور شنبہ اور یکشنبہ کو پیدا کیا اور اسی طور سے وہ لوگ روزِ قیامت میں ہمارے تابع ہوں گے۔ ہم لوگ اہل دنیا سے آخر میں ہیں اور قیامت کے دن اہل دنیا سے اول ہیں تمام غلامی سے پہلے ان کے واسطے حکم الہی جاری کرو یا گیا ہے۔

ابن عساکر نے ربیع بن انس کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے جو بائین علمائے بنی اسرائیل سے سنیں اور وہ باتوں کے باب میں ہم سے زیادہ دیکر کیا گیا ہو کہ محیی بن ذکریا علیہما الصلوٰۃ والسلام پانچ کلمات کے ساتھ پیچھے گئے تھے جو شخص نے ان کے وقت تک ان کلمات کے ساتھ عمل کرنا قیامت کے دن اوس سے حساب نہ ہوتا۔ ایک یہ کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی شے کو شریک نہ کریں

دوسرے نماز پڑھیں تیسرے صدقہ دین چوتھے روزہ رکھیں پانچویں اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں ساوا اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ پانچوں عطا کیں اور ان کے ساتھ پانچ چیزیں دوسری زیادہ عطا کیں ایک جمعہ دوسرے جمعہ تیسرے طاعت چوتھے ہجرت پانچویں جہاد۔

احمد نے اور بیہقی نے انہی دس میں حضرت عائشہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ کسی شے پر ہم سے حسد نہ کریں گے جیسے اونٹوں نے جمعہ ہم سے حسد کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ہر جمعہ کی ہدایت کی اور وہ لوگ جمعہ سے گمراہ رہے اور اس قبلہ پر ہم سے حسد کر رہے گئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر جمعہ کو اس کی ہدایت کی اور وہ اس سے گمراہ رہے اور وہ لوگ ہم سے اس قول پر رشک کریں گے کہ ہم امام نے بھیجے ہیں کہیں گے۔

ابن ماجہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آپ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہود نے کسی شے پر تم سے حسد نہیں کیا جتنا حسد سلام اور آمین کہنے پر کیا ہے۔

طبرانی نے (وسط) میں معاویہ بن جبل سے یوں روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہود نے مسلمانوں سے ان تین چیزوں سے کسی افضل چیز حسد نہیں کیا ایک رسول اللہ دوسرے اقامت صفوف اور تیسرے امام کے پیچھے فرض نماز میں الحمد کے بعد جو آمین کہتے ہیں۔

حارث بن ابی اسامہ نے انہی (مسند) میں انس سے روایت کی ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں مجھ کو عطا کی گئی ہیں۔ صفوں میں نماز مجھ کو عطا کی گئی ہے اور سلام مجھ کو عطا کیا گیا ہے سلام اہل جنت کا تحیہ ہے اور آمین مجھ کو عطا کی گئی ہے اور جو لوگ تم سے پہلے تھے کسی کو آمین عطا نہیں کی گئی مگر یہ ہے کہ ہارون علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آمین عطا کی ہوا اس لئے کہ موسیٰ علیہ السلام دعا مانگتے تھے اور ہارون علیہ السلام آمین کہتے تھے۔

ابن ابی شیبہ اور بیہقی اور ابو نعیم نے حدیث سے روایت کی ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو تین چیزوں سے آدمیوں پر فضیلت دی گئی ہے کل زمین ہمارے واسطے مسجد کی گئی ہے اور کل زمین کی مٹی ہمارے واسطے پاک کی گئی ہے اور ہمارا

صفین ملائکہ کی صفوں کی مثل کی گئی ہیں اور وہ تینین جو آخر سورہ بقرہ کے ہیں اوس خزانہ سے  
جھکود ی گئی ہیں جو تحت عرش ہے مجھے پہلے کسی کو اوس خزانہ سے نہیں عطا کی گئیں اور نہ  
میرے بعد کسی کو عطا کی جاوین۔

یہ باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذان و اقامت کیسے مختص ہیں

سعید بن منصور نے ابو عمیر بن انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میرے چچے انصار میں سے  
تھے اونھوں نے مجھ کو خبر دی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کی واسطے اہتمام فرمایا کہ آپ  
آمیون کو کیونکر نماز کے لئے جمع کریں آپ سے کسی نے کہا کہ حضور نماز کے وقت ایک جھنڈا کھڑا  
کیجئے آپ کو یہ بات پسند نہ آئی پھر آپ سے کسی نے بوق کو ذکر کیا یہ بھی آپ کو پسندیدہ معلوم نہ ہوا۔ اور  
آپ نے فرمایا کہ بوق یہو کے امر سے ہے پھر آپ سے آمیون نے ناقوس کو ذکر کیا یہ بھی آپ کو پسندیدہ  
معلوم نہ ہوا آپ نے فرمایا کہ یہ انصار سے کے امر سے ہے عبداللہ بن زید آپ کے پاس سے ایسے  
حال میں پلٹے کہ وہ اس امر کا اہتمام کر رہے تھے اون کے خواب میں اذان دکھائی گئی۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ نماز میں رکوع کو ساتھ اور نماز میں جماعت کما تہر رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختصاص ہے۔

مفسرین کی ایک جماعت نے اللہ تعالیٰ کے قول وارکوعوا مع الراکین میں یہ ذکر کیا ہے کہ رکوع کی  
مشروعیت نماز میں اس علت کے ساتھ خاص ہے۔ اور بنی اسرائیل کی نماز میں رکوع منہر ہے  
اس واسطے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے ساتھ رکوع کی عطا  
ام فرمایا ہے۔ شیخ جلال الدین رح فرماتے ہیں میں یہ کہتا ہوں کہ رکوع کے لئے اوس حدیث کے  
ساتھ استدلال کیا جاتا ہے جس کو بزار نے اور طبرانی نے (اوسط) میں حضرت علی کرم اللہ بہہ سے  
روایت کیا ہے کہا ہے کہ وہ پہلی نماز میں ہم نے رکوع کیا تب عصر کی غار سے جیسے پوچھا اور کیا

یہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ مجھ کو امر کیا گیا ہے اور استدلال کی وجہ یہ ہے کہ آپ نے اس کے قبل ظہر کی نماز پڑھی اور قبل فرض ہونے نماز پنجگانہ کے اپنے قیام اللیل میں نماز پڑھی اور اس کے بعد بھی پڑھی سابقہ نماز کا بلا رکوع کے ہونا اس امر کا قرینہ ہے کہ اہم سابقہ کی نماز کو صحیح تعالیٰ تعیٰ اور ابن فرشتہ نے (شرح صحیحین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول میں ذکر کیا ہے کہ جو شخص ہماری نماز پڑھے گا اور ہمارے قبلہ کے طرف منہ کرے گا وہ ہم لوگوں میں سے ہے آپ نے اپنے قول (ہماری نماز سے) اس نماز سے ارادہ فرمایا ہے جو جماعت کے ساتھ پڑھی جاوے اس لئے کہ وہ نماز جو تنہا پڑھی جاتی ہے وہ اون لوگوں میں موجود تعیٰ جو ہم سے پہلے تھے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم ربنا لک الحمد کہنے کے ساتھ مختص میں۔

یہ سبق نے اپنی (سنن) میں حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہود نے ہم سے کسی غصے پر وہ حسد نہیں کیا جو حسد کہ تین چیزوں پر کیا ہے ایک سلام کرنے پر دوسرے آمین کہنے پر تیسرے اللہم ربنا لک الحمد کہنے پر۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ تعلین پہنکر نماز پڑھنے میں آپ کو خصوصیت تھی۔

سعید بن منصور نے شدا بن اوس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی تعلینوں میں نماز پڑھو اور یہو کے ساتھ تشبیہ نہ کرو اور اس حدیث کی روایت ابو داؤد نے اور بیہقی نے اپنے (سنن) میں اس لفظ سے کی ہے کہ یہود کی مخالفت کرو اس لئے کہ یہود اپنے موزوں اور تعلینوں میں نماز نہیں پڑھتے ہیں۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ محراب میں نماز پڑھنا آپ کے لئے مکروہ تھا اور جو لوگ کہ ہم سے پہلے تھے وہ محراب میں نماز پڑھتے تھے

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فتاوتہ الملائکۃ وہو قائم یصلی فی المحراب ۔

ابن ابی شیبہ نے (مصنف) میں ابو موسیٰ الجثنی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت ہمیشہ خیر کے ساتھ رہے گی جب تک کہ وہ اپنی مسجدوں کو مذابح نہ بنائیں گے جیسے کہ نصاریٰ نے مسجدوں میں مذبح بنائے ہیں ۔

ابن ابی شیبہ نے عبید بن ابی جعد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب یہ کہتے تھے کہ قیامت کے علامتوں میں یہ امر ہے کہ مسجدوں میں مذابح اختیار کئے جائیں گے یعنی مسجدوں میں طاق بنا دیں گے ۔

ابن ابی شیبہ نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ان محرابوں سے ڈرو اور اپنے آپ کو بچاؤ ۔

ابن ابی شیبہ نے ابو ذر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ قیامت کے نشانیوں میں سے یہ امر ہے کہ مسجدوں میں مذابح بنائے جاویں گے ۔

ابن ابی شیبہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ روایت کی ہے کہ حضرت علی نے نماز کو طاق مسجد میں مکروہ سمجھا ہے اور اسی حدیث کی مثل حسن اور ابراہیم الغنوی اور سالم بن ابی الجعد اور ابی خالد الوائلی روایت کی ہے ۔

طبرانی نے اور بیہقی نے اپنے (سنن) میں ابن عمر سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ان مذابح یعنی محرابوں سے بچو ۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لاحول ولاقوۃ اور بوقت مصیبت انا للہ وانا الیہ راجعون تو کہیں غیری اللہ اکبر قتل صلوۃ میں کہنے کے ساتھ تھیں یا لاحول ولاقوۃ کہنے کی حدیث باب شہرح صلاۃ وروقع ذکر میں آگے آچکی ہے اور طبرانی نے ابن عباس سے

روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کو وہ شے عطا کی گئی ہے کہ وہ شے کسی کو اور امتوں میں سے نہیں عطا کی گئی وہ شے یہ ہے کہ مصیبت کے وقت وہ انا للہم وانا الیہ راجعون کہیں۔

عبدالرزاق نے اور ابن جریر نے اپنی تفسیر میں سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کو وہ شے عطا کی گئی ہے کہ وہ شے کسی کو اور امتوں میں سے نہیں عطا کی گئی وہ شے یہ ہے کہ مصیبت کے وقت وہ انا للہم وانا الیہ راجعون کہیں کیا گیا کیا تم لوگ حضرت یعقوب علیہ السلام کے قول کو نہیں سنتے ہو کہ یا اسقانی یوسف فرمایا تھا۔

عبدالرزاق نے (مصنف) میں روایت کی ہے کہ ہجو عمر نے ابان سے خیروی سے کہا ہے کہ کسی کو تکبیر عطا نہیں کی گئی مگر اس امت کو۔

آئین ابی شیبہ نے (مصنف) میں ابو العالیہ سے روایت کی ہے اور اس سے کسی نے سوال کیا کہ انبیاء علیہم السلام کس چیز کے ساتھ نماز شروع کرتے تھے کہا کہ توحید اور تسبیح اور تہلیل کے ساتھ نماز شروع کرتے تھے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گناہ استغفار پڑھنے سے بخشے جاتے ہیں اور گناہ کی مذمت اور ان کے واسطے توبہ ہے اور وہ لوگ صدقات اپنے بیٹیوں میں کہاویں گے اور ان صدقات پر ان کو ثواب دیا جاوے گا۔ اور دنیا میں ان کے ثواب کے لئے تعمیل ہوگی باوجودیکہ ان کے لئے آخرت میں ثواب کا ذخیرہ ہوگا۔ اور جو عا مانگین گے ان کے لئے قبولیت ہوگی۔

اکثر ان خصال کی حدیثیں اس باب میں کہ بکا ذکر قرات اور انجیل میں ہے آگے آچکی ہیں اور قربانی کعب سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس امت کو تین خصلتیں دی گئی ہیں وہ خصلتیں عطا نہیں کی گئیں مگر انبیاء علیہم السلام کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا جاتا تھا بلغ ولا تخرج وانت فہید علی ذہب

واعاجب اور اس امت سے فرمایا اجعل سلیم فی الدین من حرج اور فرمایا لکنوا شہداء علی الناس اور فرمایا دعونی استجب لکم۔

تسائی اور حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے ابوہریرہ سے اللہ تعالیٰ کے قول وما کنت بجانب الطور اونا وینامین روایت کی ہے کہا ہے کہ امت محمدیہ کے لوگ یہ مذاکے گئے یا مہ محمد استجب لکم قبل ان تدعونی واعطیکم قبل ان تسألونی۔

ابونعیم نے عمرو بن عبیدہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بنی بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس قول وما کنت بجانب الطور اونا وینامین کو پوچھا کیا نذاتھی اور رحمت کیا تھی اپنے فرمایا وہ کتاب تھی جسکو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے لکھا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے مذاکی یا امت محمدیہ سے رضی عنہ غیبی عطیتکم قبل ان تسألونی وغفرت لکم قبل ان تستغفرونی فمن یقنی مسلم یشہدان لا الہ الا اللہ وان محمدًا عبدی ورسولی او غلۃ الجنۃ۔

احمد اور حاکم نے ابن مسعود سے مرفوعہ روایت کی ہے کہ تذا مت تو یہ ہے۔ بعض علمائے کہا ہے کہ تذا مت کا تو یہ ہوتا اس امت کے خصائص میں سے ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساعت اجابت اور لیلۃ القدر اور شہر رمضان کے ساتھ اور اون پانچ خصلتوں کے ساتھ کہ جنہیں کفارہ ہے اور عید اضحیٰ اور نحر کے ساتھ اختصاص تھا اور اہل کتاب کے لئے فوج تھا اور لحد کے ساتھ اختصاص تھا اور اہل کتاب کے لئے شق تھا اور حج اور تعبیل افطار اور اکل اور شرب اور فجر تک اباحت جماع کے ساتھ اختصاص تھا اور یوم عرفہ کے ساتھ اختصاص تھا اسکو امام قنوی نے شرح التعریف میں ذکر کیا ہے۔ اور یوم عرفہ کا روزہ دو سال کا کفارہ ہے اسکو ساتھ آپکو اختصاص تھا۔ نووی نے (شرح الہذب) میں کہا ہے کہ لیلۃ القدر اس امت کے ساتھ تخصیص لیلۃ القدر کا



اللہ تعالیٰ نے شرف زیادہ کیا ہے لیلۃ القدر جو لوگ کہ ہم سے پہلے تھے اون کے لئے نہیں تھی امام مالک رحمہ اللہ نے (موطائین) کہا ہے مجھ کو یہ خبر پچھو سچ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آدمیوں کی عمریں اون سے قبل دکھائی گئیں یا جب اللہ تعالیٰ نے چاہا دکھایا گویا آپ نے یہ دیکھا کہ آپ کی امت کی عمروں میں او تنہی کمی ہے کہ اون کو سوا چوبیسین میں وہ اپنے طول عمر میں عمل کو پچھوئے ہیں یہ لوگ اون کے اوس عمل کو نہ پچھوئینگے سوا اللہ تعالیٰ نے آپ کو لیلۃ القدر عطا کی جو ہزار مہینوں سے اچھی ہے اور اس کے بہت سے شواہد ہیں جنکو میں نے تفسیر مسند میں بیان کیا ہے۔

دیکھیں انہی نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کو لیلۃ القدر عطا فرمائی اور جو لوگ کہ اون سے پہلے تھے اون کو لیلۃ القدر عطا نہیں کی۔

آپن جریر نے عطا سے اللہ تعالیٰ کے قول کتب علیکم الصیام کہا کتب علی الذین من قبکم احکم متقون ایام معد ووات میں روایت کی ہے کہا ہے کہ ہر مہینہ میں تین دن کا روزہ تپہ فرض کیا گیا ہے اور اس سے پہلے آدمیوں کا روزہ تھا پھر اللہ تعالیٰ نے رمضان کا مہینہ فرض کیا۔

آپن جریر نے سدی سے اللہ تعالیٰ کے قول کما کتب علی الذین من قبکم میں روایت کی ہے کہا ہے کہ وہ لوگ جو ہم سے پہلے تھے نصاریٰ میں کہ اون میں رمضان فرض کیا گیا تھا۔ اور اون پر یہ فرض کیا گیا تھا کہ سو سنہ کے بعد نہ پھریں اور نہ کھائیں اور رمضان کے مہینہ میں وہ اپنی عورتوں سے مجامعت نہ کریں سوان احکام سے نصاریٰ پر مذہب ان کے روزے سخت ہو گئے نصائے آپس میں جمع ہوئے اور انھوں نے جائزوں اور گرمیوں کے درمیان ایک فصل میں روزے ٹہرائے اور کہا کہ ہم بیس روز اور زیادہ کرویں گے اون بیس دنوں سے اوس فعل کا ہم کفارہ دیں گے جو ہم نے کیا ہے جیسے نصائے کرتے تھے مسلمان ہمیشہ وہی عمل کرتے تھے یہاں تک کہ ابی قیس بن صرمہ اور حضرت عمر کے امر سے جو کچھ واقع ہوا وہ ہوا پس اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو رمضان میں پینا اور کھانا اور جماع طلوع فجر تک حلال کیا۔

اصغہبانی نے (ترغیب) میں ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے مہینہ میں میری امت کو دو پانچ خصلتیں دی گئی ہیں جو امت کے ان سے پہلے تھیں وہ خصلتیں اس کو عطا نہیں کی گئیں۔ صائم کے دیان کی بواللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی بو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ اور روزہ داروں کے واسطے فرشتہ افطار تک مغفرت چاہتے ہیں اور خیاطین ماروزہ خچروں سے باندھے جاتے ہیں سو جس چیز کی طرف وہ پھرتے تھے رمضان میں اس چیز کی طرف نہیں پھرتے۔ اور رمضان میں ہر روز اللہ تعالیٰ اپنی جنت کو آراستہ کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ قریب ہے کہ میرے صالح بندوں سے رزق کی مودعت ماقط کر دی جاوے اور اسے جنت قری طرف لوگ آویں اور رمضان کی آخر رات میں مسلمانوں کی مغفرت کی جاتی ہے اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ کیا وہ رات لیلۃ القدر ہے آپ نے فرمایا نہیں لیکن عمل کرنے والے کا اجر و فائز نہیں کیا جاتا ہے مگر اس کے عمل کے انقضائے وقت۔

حاکم نے روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیف کہا ہے ابن عمرؓ سے یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کو عید انھی کے واسطے امر کیا گیا ہے اس عید کو اللہ تعالیٰ نے اس امت کی واسطے پیدا کیا ہے۔

مسلم نے عمرو بن العاصؓ سے اور معونؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ ہمارے روزوں اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان سحر کے کہانے نے فضل کر دیا ہے۔

ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہیشہ یہ دین غالب رہے گا جب تک کہ آدمی افطار میں عجلت کریں گے۔ ابو یہود اور نصارے افطار میں تاخیر کرتے ہیں ابن ابی حاتم نے اور ابن المندہ نے اپنی اپنی تفسیر میں مجاہد اور عکرمہؓ سے روایت کی ہے دو وزن راویوں نے کہا ہے کہ نبی اسرائیل کے واسطے فرج تھا اور تم لوگوں کے واسطے تخریب ہے پھر یہ پڑھا۔ قدیمو ہا۔ اور فضل لربک وانحر۔

چارون محدثین نے ابن عباس سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا  
لحد ہمارے لئے ہے اور ہمارے غیر کے لئے شق ہے۔

آحمد نے جریر بن عبداللہ البجلی سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا  
کہ لحد ہمارے واسطے ہے اور شق اہل کتاب کے واسطے ہے۔

مسلم نے ابی قتادہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوم عاشورہ کے  
روزہ کو کسی نے پوچھا آپ نے فرمایا کہ گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ کرتا ہے اور کسی نے یوم  
عزہ کے روزہ کو پوچھا آپ نے فرمایا کہ گزشتہ سال اور باقی سال کا کفارہ کرتا ہے۔ علمائے کہا ہے  
کہ یوم عزہ کا روزہ ایسا ہی ہے اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔ اور یوم  
عاشورہ کا روزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سنت ہے پس ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کی سنت موسیٰ علیہ السلام کی سنت پر اجر میں مضاعف کی گئی اور اس قول کے قریب وہ  
حدیث ہے جسکی حاکم نے سلمان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ  
میں نے تورات میں پڑھا ہے کہ طعام کی برکت وہ وضو ہے جو طعام سے پہلے ہو آپ نے فرمایا کہ  
طعام کی برکت وہ وضو ہے جو طعام سے پہلے اور طعام کے بعد ہو۔ اور حاکم نے نیشاپور کی  
تاریخ میں حضرت عائشہ سے مرفوعہ روایت کی ہے کہ وضو طعام سے پہلے ایک حسنہ ہے اور بعد طعام  
وضو دو حسنات ہیں۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ نماز میں کلام کرنے کی حرمت اور روزہ میں کلام  
کرنے کی اباحت آپ کے اختصاص سے ہے یہ امر اس کے برعکس ہے جو ہم سے  
پہلے تھا نبی نماز میں کلام کرتے تھے اور روزہ میں کلام نہیں کرتے تھے۔

سمیع بن منصور نے اپنی (سنن) میں محمد بن کعب القرظی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں ایسے حال میں تشریف لائے کہ آدمی نماز میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابین

کلام کرتے تھے جیسے اہل کتاب نماز میں اپنے حوائج کے باب میں کلام کرتے ہیں یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی وقوموا للہ قانتین۔

ابن جریر نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول وقوموا للہ قانتین میں روایت کی ہے کہا ہے کہ اہل دین نماز میں کلام کرتے تھے اور تم مسلمان لوگ نماز میں اسطور سے قیام کرو کہ اللہ تعالیٰ واسطے مطیع ہو۔ اور ابن العربی نے (شرح ترمذی) میں کہا ہے کہ ہم سے پہلے جرانتین تھیں اون کا روزہ کلام اور کھانے اور پینے سے اساک تھا وہ لوگ حرج میں تھے اللہ تعالیٰ نے اس امت کیواسطے نصف دماز روزہ کا حذف کرنے سے کہ وہ رات ہے اور رات کے نصف روزہ کے حذف کرنے سے کہ وہ کلام سے اساک ہے اور زانی کی اور اس امت کو کلام کرنے کے واسطے رات میں خلعت وی۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کی امت خیر الائم اور آخر الائم ہے اور امتیں اس امت کے سامنے فضیحت ہوئیں اور اس امت کے لوگ فضیحت نہیں ہوئے اور اس امت کے لوگوں کو اون کی کتاب سینون میں محفوظ رکھنے کی توفیق دی گئی اور اس امت کا نام اللہ تعالیٰ کے دو اسماء مبارک سے اشتقاق کیا گیا ایک المسلمون ووسر المؤمنون ہے اور ان کے دین کا نام اسلام رکھا گیا اور اس وصف کے ساتھ کوئی موصوف نہیں ہوا مگر انبیاء علیہم السلام نہ اون کی امتیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لکنتم خیر امتہ اخرجت للناس اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا لقد یسرنا القرآن للذکر اور اللہ تعالیٰ عزوجل نے فرمایا ھو سالم المسلمین من قبل۔

احمد اور ترمذی نے اس معنی میں روایت کی ہے اور اس حدیث کو حسن کہا ہے اور ابن ماجہ اور حاکم نے مساویہ بن حیدہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اونھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے

۱۔ ابن جریر نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اہل دین نماز میں کلام کرتے تھے اور تم مسلمان لوگ نماز میں اسطور سے قیام کرو کہ اللہ تعالیٰ واسطے مطیع ہو۔ اور ابن العربی نے (شرح ترمذی) میں کہا ہے کہ ہم سے پہلے جرانتین تھیں اون کا روزہ کلام اور کھانے اور پینے سے اساک تھا وہ لوگ حرج میں تھے اللہ تعالیٰ نے اس امت کیواسطے نصف دماز روزہ کا حذف کرنے سے کہ وہ رات ہے اور رات کے نصف روزہ کے حذف کرنے سے کہ وہ کلام سے اساک ہے اور زانی کی اور اس امت کو کلام کرنے کے واسطے رات میں خلعت وی۔

آپ اللہ تعالیٰ کے قول کنتم خیر امتہ اخرجت للناس میں فرماتے تھے کہ تم لوگ ستر امتوں کو پورا کرنا ہو تم اون امتوں کے خیر مو اور اون امتوں سے اللہ تعالیٰ کو نزدیک اکرم ہا بنی حاتم ذابی بن کعب سہرخت کی کہنا ہے کہ کوئی امت اسلام میں استجابت و عا میں اس امت سے اکثر نہیں تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کنتم خیر امتہ اخرجت للناس۔

ابن راہویہ نے اپنی (مسند) میں اور ابن ابی شیبہ نے (مصنف) میں کچھ روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت عمر کا ایک یہودی مرد پر کوئی حق تھا اور اس کے پاس حق طلب کرنے کے واسطے گئے اور عمر نے یوں قسم کھائی قسم ہے اوس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشر سے برگزیدہ کیا ہے میں تجھ کو نہ چھوڑوں گا یہودی نے کہا واللہ اللہ تعالیٰ نے محمد کو بشر سے برگزیدہ نہیں کیا حضرت عمر نے یہودی کے ایک طباطبہ مارا یہودی بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا سنا سے عمر تم نے جو یہودی کے طباطبہ مارا ہے اسکو اس کے عوض میں راضی کرو اور یہودی سے خطاب فرمایا اے یہودی آدم صغی اللہ میں اور ابراہیم خلیل اللہ میں اور موسیٰ نجی اللہ میں اور عیسیٰ روح اللہ میں اور میں حبیب اللہ ہوں اے یہودی تو اللہ تعالیٰ کے دو نام لیتا ہے اون و اونون ناموں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے میری امت کا نام رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وہ نام اسلام ہے اور اس نام کے ساتھ میری امت کا نام المسلمین اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ کا نام مومن ہے اور اس نام کے ساتھ میری امت کا نام اللہ تعالیٰ نے مومنین رکھا ہے اے یہودی تم لوگوں نے ایک دن کو طلب کیا اور وہ دن ہمارے لئے ابھو دن ذخیرہ کیا گیا اور تمہارے واسطے کل کا دن ہے اور تمہارے لئے کل کے بعد کا دن ہی اے یہودی تم اولین لوگ ہو اور ہم آخرین الباقین روز قیامت میں ہیں جنت انبیاء پر ہم پر جب تک کہ میں جنت میں داخل نہ ہوں اور جنت کل امتوں پر حرام ہے جب تک کہ جنت میں میری امت داخل نہ ہو اور وہ حدیث آگے آپ کی ہے کہ اونکی انجیلیں اون کے سینوں میں ہیں اوس باب میں وہ حدیث آئی ہے کہ آپ کا ذکر نورات اور انجیل میں ہے اور وہ حدیث حسین یہ ذکر ہے کہ امت محمد تو الامم ہے

لے خا ب جوں یوں اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے  
کلام کیا اور وہ جیسا  
اس لئے اسکے بعد  
یہودی کے لئے شہید اور  
فدا دی گئے تھے  
بکشتہ ذابا ہوا

قریب آتی ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ عمامہ میں شملہ چھوڑنے اور کمر پر تہمد باندھنے کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختصاص ہے اور یہ دونوں طریقے ملائکہ کی علامت ہے۔

تہمد باندھنے کا ذکر ان حدیثوں میں آگے آچکا ہے کہ آپ کی امت کا وصف اس باب میں آیا ہے جس میں یہ ہے کہ آپ کا ذکر تورات اور انجیل میں ہے اس حدیث کا لفظ یہ ہے یا تڑون علی دسائیم وہ اپنی کمر پر تہمد باندھینگے۔

دیکھیں نے عمرو بن شعیب کے طریق سے روایت کی ہے اون کے باپ نے اون کے دادا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ تہمد باندھو جیسے میں نے ملائکہ کو دیکھا ہے کہ اپنے رب کے پاس نصف پٹنی تک تہمد باندھتے ہیں۔

طبرانی نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ عماموں کو اپنے ذمہ لازم کرلو اور اپنی پٹلیوں کے پیچھے اور سکا شملہ چھوڑو اس لئے کہ عمامہ ملائکہ کی علامت ہے ابن عساکر نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف کے عمامہ باندھا اور اون کے عمامہ میں سے عشر کے پتے کی مثل چھوڑا پھر اپنے سر پر لٹایا کہ میں نے ملائکہ کو عمامہ باندھتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور ابن تیمیہ نے ذکر کیا ہے کہ شملہ کی اصل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ اپنے رب کو دیکھا کہ آپ کے دونوں شانوں کے درمیان اپنا ہاتھ رکھے ہوئے ہے تو اپنے اوس جگہ کا اکرام شملہ سے کیا لیکن عراقی نے کہا ہے کہ میں نے اس قول کی اصل نہیں پائی۔ یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ وہ بارگناہ جو پہلی امتوں پر تھا آپ کی امت سے معاف کیا گیا اور وہ چیزیں جنہیں پہلی امتوں پر مشدد کیا گیا تھا آپ کی امت کو وہ بہت چیزیں حلال کی گئیں اور دین میں اون پر کوئی تنگی

نہین کی گئی۔ اور خطا اور نسیان اور جس فعل پر اون کو کراہت ہو اوس کا مواخذہ  
 اوٹھالیا گیا اور اپنے نفس سے جو باتیں کرتے ہیں اون کا مواخذہ اوٹھالیا گیا  
 اور یہ امر ہے کہ جو کوئی ایک سیہ کا قصد کرے وہ سیہ نہین لکھا جاوے گا بلکہ  
 حسنہ لکھا جاوے گا اور جو کوئی حسنہ کا قصد کرے گا حسنہ لکھا جاوے گا اور اگر  
 حسنہ کرے گا تو دس حسنات لکھے جاوین گے اور توبہ کے قبول ہونے میں قتل  
 نفس معاف کیا گیا۔ اور نجاست کی جگہ کا قطع کرنا اور چوتھائی مال زکوٰۃ میں دینا  
 معاف کیا گیا۔ اور جس چیز کے ساتھ وہ دعا کریں اون کی دعا قبول کیجاوے گی۔ اور  
 قصاص اور دیت کے درمیان انکو اختیار مشروع کیا گیا۔ اور چار مکاح مشروع  
 کئے گئے۔ اور غیر ملت میں اون کو نکاح کے لئے رخصت دی گئی۔ اور بونڈی  
 کے مکاح اور حایض کی مخالطت کی واسطے سواوطی کے اون کو رخصت دی گئی۔  
 اور عورت کے ساتھ جس پہلو سے چاہیں مباشرت کرنے کی رخصت دی گئی۔  
 اور کشف عورت اور تصویر اور خمر کا پینا اون پر حرام کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ماجعل علیکم فی الدین من حرج اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یرید اللہ بکمال یسر  
 ولایرید بکم العسر اور اللہ عزوجل نے فرمایا ہے ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا ولا تحمل علینا اصر  
 کما حملتہ علی الذین من قبلنا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ویضع عنہم اصرهم والاغلال الّتی کانت  
 علیہم اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب وعودۃ الداع  
 اذا وعاہن آخر آیت تک۔

ابن ابی عاتم نے اپنی تفسیر میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابو ہریرہ نے ابن عباس  
 کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ماجعل علیکم فی الدین من حرج کیا ہمارے اوپر حرج نہین ہے کہ ہم سب  
 کرتے ہیں ہم سب کرتے ہیں ابن عباس نے کہا بیشک حرج ہے ولیکن وہ اصر یعنی بارگناہ جو نبی کریم  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے رکھ دیا گیا ہے۔

فرمایا ہے اپنی تفسیر میں محمد بن کعب سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو مبعوث نہیں کیا اور کسی رسول کو نہیں بھیجا اور نہ لوگوں پر کتاب نازل فرمائی مگر اس نبی پر جو پہلی کتاب نازل کی ہے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ہے ان تہدوا فی انفسکم و تحفوا یحاسبکم بہ اللہ آخر آیت تک ائمہ اپنے انبیاء اور رسولوں کے پاس آئین اور اون سے یہ کہتی تھیں جن باتوں سے ہمارے نفوس باتیں کرتے ہیں ہم سے اون کا مواخذہ کیا جاوے گا اور ہمارے جوارح نے وہ عمل نہیں کیا ہے پس وہ لوگ کافر ہو جاتے اور گمراہ ہو جاتے تھے جبکہ یہ آیت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی جو امر کہ پہلی امنوں پر سخت ہوا تھا مسلمانوں پر سخت ہوا مسلمانوں نے پوچھا یا رسول اللہ جو باتیں ہمارے نفوس کرتے ہیں کیا ہم سے اون کا مواخذہ ہوگا حال یہ ہے کہ ہمارے جوارح نے وہ عمل نہیں کیا ہے اپنے فرمایا بیشک مواخذہ ہوگا تم لوگ ایسے حال میں متروا اور اطاعت کرو کہ اپنے رب کی طرف متوجہ ہونے والے ہو پس وہ اللہ تعالیٰ کا قول آمن الرسول آخر آیت تک ہے اللہ تعالیٰ نے نفس کی باتوں کی اون کو معافی دی مگر وہ فعل جو اون کے جوارح نے کیا ہے اوس کا مواخذہ ہوگا انفس کے لئے جو کام خیر کا کرے گانفع ہوگا اور جو کام شر کا کرے گا اوس کے لئے ضرر ہوگا۔

مسلم اور ترمذی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا ہے جبکہ یہ آیت ان تہدوا فی انفسکم و تحفوا یحاسبکم بہ اللہ نازل ہوئی مسلمانوں کے دلوں میں اس سے وہ غشے داخل ہوئی کہ کسی غشے سے وہ داخل نہیں ہوئی مسلمانوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا اپنے فرمایا تم لوگ سمعنا و اطعنا و سلمنا کہو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے دلوں میں ایمان القا کیا اللہ تعالیٰ نے آمن الرسول آخر آیت تک نازل فرمائی۔

قیس بن سیر سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے واسطے میری امت کی طرف سے وہ بات جو اون کے نفوس نے کی جب تک کہ اون نفوس نے اوس بات کو کسی سے نہیں کہا یا وہ فعل نہیں کیا جو اون کے نفوس میں تھا معاف کیا ہے۔



آحمد، ورا بن حبان، اور حاکم اور ابن ماجہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کی خطا اور نیکیاں اور جس فعل پر اون کو کراہت ہو محاف کیا ہے۔

ابن ماجہ نے ابو ذر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کی خطا اور نیکیاں کو اور جس فعل پر اون کو کراہت ہو مجھے محاف کیا ہے۔

آحمد نے اور ابو بکر شافعی نے۔ (غیلا نیات) میں اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے حذیفہ بن یمان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن سجدہ کیا اپنے سجدہ سے

سرزد اوٹھایا یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ کا نفس سجدہ میں قبض کر لیا گیا جبکہ اپنے سر اوٹھایا یہ فرمایا کہ میرے رب نے میری امت کے باب میں مجھے مشورہ چاہا کہ اون کے ساتھ کیا معاملہ کیا جاوے

میں نے کہا اے رب توجہ چاہے وہ کرتی ہی غلط ہے اور تیرے بندے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے دوسری بار مجھے مشورہ چاہی میں نے اپنے رب سے وہی کہا جو پہلے کہا تھا پھر تیسرے رب نے مجھے تیسری بار

مشورہ چاہی میں نے اپنے رب سے وہی کہا جو پہلے کہا تھا میرے رب نے مجھے کہا کہ اپنی امت کے باب میں آپ کو ہرگز ہرگز میں رسوا نہ کروں گا اور مجھ کو یہ بشارت دی کہ میری امت سے اول

جو لوگ کہ میرے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے ستر ہزار ہوں گے اور ہر ایک ہزار کے ساتھ ستر ہوں گے اون کے ذمہ کوئی حساب نہ ہوگا۔ پھر میری پاس فرشتہ کو بھیجا اور فرمایا کہ آپ وہاں پہنچیں

وہاں پہنچ کر کہاجاؤں گی اور آپ سوال کریں آپ کو عطا کیا جائیگی۔ مجھ کو یہ عطا کی کہ میرا اکلا اور بچھلا گناہ بخش دیا اور میں زندہ ہوں اور صبح ہوں چلتا پھرتا ہوں اور میرا شرح صدر کیا۔ اور مجھ کو یہ عطا کی کہ میری امت

ذلیل اور رسوا نہ کی جاوے گی اور نہ مغلوب کی جاوے گی۔ اور مجھ کو ثواب عطا کی جو کہ جنت میں ایک نہر ہے میری حوض میں بہر آتی ہے اور مجھ کو قوت اور نصرت اور وہ ثواب عطا کیا جو میرے سامنے

ایک مہینہ کے راستہ پر دوڑتا ہے۔ اور مجھ کو یہ عطا کی کہ جنت کے داخل ہونے میں میں اول الانبیاء ہوں گا اور غنیمت میری امت کے لئے پاک ہوئی۔ اور بہت سے چیزیں اون چیزوں میں سے جن کی وجہ سے

اون لوگوں پر سختی کی گئی جو ہم سے پہلے تھے ہمارے لئے حلال کی گئیں اور دین میں ہم لوگوں پر کچھ تنگی نہیں کی گئی مینے شکر کے لئے کوئی چیز نہیں پائی مگر یہ سجدہ۔

ابن السند نے اپنی تفسیر میں اور بیہقی نے (شعب) میں ابن مسعود سے روایت کی ہے اونکے پاس بنی اسرائیل اور اوفن چسہ نوکھا ذکر کیا گیا جن کے ساتھ بنی اسرائیل کو فضیلت دی گئی تھی ابن مسعود کہا کہ جو وقت بنی اسرائیل میں سے کوئی شخص گناہ کرتا صبح کو وہ اٹھتا تو اوس کے گناہ کا کفارہ اوس کے دروازہ کی چوکت پر لکھا ہوا ہوتا تھا۔ اور تمہارے گناہوں کا کفارہ ایک قول ہے جو تم لوگ کہتے ہو اللہ تعالیٰ سے منفرت چاہتے ہو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کو دیتا ہے قسم ہے اوس ذات کی جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ نے ہر ایک ایسی آیت عطا کی ہے جو میرے نزدیک دنیا اور مہیا ہے زیادہ دوست ہے وہ آیت یہ ہے والذین اذا قتلوا قالوا

ابن جریر نے ابو العالیہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک مرد نے عرض کی یا رسول اللہ کلش ہمارے کفارے بنی اسرائیل کے کفاروں کی مثل ہوتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو چیز تمکو اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے وہ خیر ہے بنی اسرائیل کی یہ شان تھی کہ جو وقت کوئی اون میں کا خطا کرتا تو اوس اور اوس کے کفارہ کو اپنے دروازہ پر لکھا ہوا پاتا تھا اگر اوس خطا کا وہ کفارہ دیتا تو دنیا میں اوس کے کو رسوائی اور ذلت ہوتی تھی اور اگر اوس کا کفارہ نہ دیتا تو اوس کے لئے آخرت میں رسوائی اور ذلت ہوتی تھی اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو اوس سے اچھی عطا کی ہے فرمایا وہ عطا یہ ہے ومن لعل سورۃ النظم نفسہ آخر آیت تک اور پانچ نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اون گناہوں کے کفارے میں جو نمازوں اور ان دونوں درمیان صادر ہوتے ہیں۔

ابن ابی حاتم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اون لوگوں کے قصہ میں روایت کی ہے جنہوں نے گو سالہ ہستی کی تھی کہا ہے کہ اون جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ ہمارے گناہ کی کیا توبہ ہے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ بعض تمہارا بعض کو قتل کرے یہی توبہ ہے اون جنہوں نے سیکین لین اور ہر ایک مرد اپنے بھائی اور اپنے باپ اور اپنی ماں کو قتل کرنے لگا۔ اور وہ پرواہ نہیں کرتا تھا کہ کون

قتل کیا گیا۔ ابن ماجہ نے عبدالرحمن بن حسنہ سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو اگر پیاب لگ جاتا تو اس جگہ کو قینچیوں سے قطع کر ڈالتے تھے ایک مرد اسرائیل نے اونکو منع کیا اس کو قبر میں عذاب دیا گیا۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت ابو موسیٰ سے کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں سے کسی کو جب وقت پیاب لگ جاتا تو اس جگہ کو مقررہ سہ کات ڈالتا تھا۔

ابن ابی شیبہ نے (مصنف) میں حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک یہودی عورت میرے پاس آئی اور اس نے یہ کہا کہ قبر کا عذاب پیاب سے ہے مرنے والے اس سے کہا تو جھوٹ کہتی ہے اس نے کہا بیشک عذاب ہوتا ہے پیاب سے جلد بدن اور کپڑا قطع کیا جاتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے سچ کہا ہے۔

احمد اور مسلم اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اس سے روایت کی ہے کہ یہودی لوگوں کی کسی عورت کو جب وقت حیض آتا تو مکانوں میں نہ اس کو کھانا کھلاتے اور نہ اس سے جملع کرتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے پوچھا اللہ تعالیٰ نے ویسا لونگ عن الحیض آخر آیت تک نازل فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حیض میں عورتوں سے جو کچھ چاہو وہ کرو مگر جماعت نہ کرو یہود نے منکر کہا کہ یہ مرد کیا ارادہ کرتا ہے کہ ہمارے امر سے کسی شے کو نہیں چھوڑتا ہے مگر اس میں ہمارا خلاف کرتا ہے اور کتب تفسیر میں ہے کہ نصارے حیض میں حایضہ عورتوں سے جملع کرتے تھے اور حیض سے پردہ نہیں کرتے تھے اور یہود ہر ایک شے میں حایضہ عورتوں سے دور رہتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان دونوں امور کے درمیان میانہ روی کے واسطے امر فرمایا۔

ابوداؤد اور حاکم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اہل کتاب عورتوں کے پاس نہیں آتے تھے مگر ایک طرف سے اور یہ طریقہ اون کا اس شے کے لئے زیادہ تر تھا جیسے کہ عورت ہوتی ہے اور نصار کا یہ قبیلہ جو تھا اس نے اہل کتاب کا یہ فعل اختیار کیا تھا اور یہ گمان کرتے تھے کہ

اہل کتاب کو علم میں اون کے غیر فضیلت ہے اللہ تعالیٰ اس قول کو تزل کیا ناسکم حرف لکم فاذا احکم انی  
 شتم یعنی اپنی عورتوں سے اون کے سنانے سے یا پیچھے سے یا چٹ ٹاکر جطور پر چاہو جمع کرو۔  
 ابن ابی شیبہ نے (مصنف) میں قرۃ الہدائی سے روایت کی ہے کہاہے کہ یہودی عورت کو  
 بٹھا کر اس سے جماع کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے پس یا یت ناسکم حرف لکم فاذا احکم انی شتم نازل ہوئی  
 اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو رخصت دی کہ عورت کے پاس اون کے فروج میں جماع کریں جس طرح چاہیں  
 اون کے سنانے سے یا اون کے پیچھے سے جماع کریں۔

ابو یوسف نے (معرفہ) میں انس سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عثمان بن مظعون سے  
 کہا کہ ہم پر رہبانیت فرض نہیں کی گئی ہے اور میری امت کی رہبانیت یہ ہے کہ وہ مسجدوں میں نہانے کے  
 انتظار میں بیٹھیں اور حج کریں اور عمرہ لاویں۔

احمد اور ابوالحلی نے انس سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک مجی کے  
 واسطے رہبانیت تھی اور اس امت کی رہبانیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرے۔

ابو داؤد نے ابی امامہ سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مروتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے  
 کہا کہ سیاحت کے باب میں آپ مجھ کو اذن دیجئے اپنے فرمایا کہ میری امت کی سیاحت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے  
 راستہ میں جہاد کرے۔

اتین المبارک نے عمارہ بن خزیہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس  
 سیاحت کا ذکر کیا گیا آپ نے فرمایا کہ ہمارے واسطے اللہ تعالیٰ نے سیاحت کو جہاد فی سبیل اللہ اور اس  
 تکبیر کے ساتھ تبدیل کیا جو ہر ایک ہلندی پر کہیں۔

ابن جریر نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہاہے کہ اس امت کی سیاحت روز سے ہیں۔  
 بخاری نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہاہے کہ بنی اسرائیل میں قصاص مقتولین کے باب  
 میں تھا اور اون میں دیت نہیں تھی اللہ تعالیٰ نے اس امت سے فرمایا کہتے علیکم القصاص فی القتل  
 فمن عفی له من اخیه فمی عفوہ ہے کہ قتل عدو میں دیت قبول کی جاوے ذلک تخفیف من ربکم ورحمتہ

اور قصاص سے ہے کہ جو لوگ تم سے پہلے تھے اون پر فرض کیا گیا تھا۔

آپن جریر نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی اسرائیل پر قصاص چاہتا تھا اور قصاص دینا فرض تھا اور کسی نفس کے قتل یا جرح میں نبی اسرائیل کے درمیان دیف نہ تھی وہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے وکبتا علیہم فیہا ان النفس بالنفس آخرایت تک اور اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت سے تخفیف کی قتل نفس اور زخم میں اون سے دیف قبول کی گئی وہ تخفیف اللہ تعالیٰ کا یہ قول وذلک تخفیف من ربکم ورحمہ ہے۔

آپن جریر نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ اہل تورات پر قتل میں قصاص تھا یا عفو اور ان کے آپس میں زخموں کا تاوان دینا تھا یا اہل انجیل پر قتل نفس میں عفو تھا اس کے ساتھ اون کو امر کیا گیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اس امت کی واسطے قتل اور عفو اور دیف ٹھیرائی ہے اگر وہ چاہیں تو دیف خود بخود اللہ تعالیٰ اون کے لئے حلال کرتا ہے اور اون سے پہلے کسی امت کے لئے دیف نہ تھی۔

آپن ابی شعیبہ نے مصنف میں کہا ہے کہ ہم کو کعب نے سفیان سے اونہون نے لیث سے لیث نے مجاہد سے حدیث کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں سے اس امت پر وسعت کی ہے اون میں سے یہ ہے کہ وہ نصرانیہ اور لوٹھی کے ساتھ صلح کریں۔

سلف پہنچنے والے وہب بن منبہ سے روایت کی ہے کہ جبوقت اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سرگوشی کے واسطے اپنے قریب کیا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اسے میرے رب میں تورات میں ایک ایسی امت کا ذکر پاتا ہوں غیر امتہ آخرجت للتاس یعنی وہ امت غیر امتہ اور اوس کا نظہ روموں کی ہدایت کے واسطے ہوا ہے معروف کے ساتھ وہ لوگ امر کریں گے اور منکر سے نہی کریں گے اور وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں گے اور لوگوں کو تو میری امت کو دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ احمد کی امت ہے موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اسے میرے رب تورات میں ایسی امت کو میں پاتا ہوں کہ اون کی انجیل میں اون کے سینوں میں ہونگی اور انجیلوں کو وہ یاد دہی پڑھیں گے اور اون سے پہلے جو لوگ تھے اپنی کتابوں کو دیکھ کر پڑھتے تھے اور غلط نہیں کرتے تھے

لے میں سے ہے  
مجاہد بن جابر

اور ان لوگوں کو تو میری امت کروے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ احمد کی امت ہے موسیٰ علیہ السلام  
 عرض کی اے میرے رب میں تو رات میں ایسی امت کو پاتا ہوں کہ وہ لوگ اول کتاب اور آخر کتاب  
 ایمان لا دین گے اور وہ لوگ ضلالت کے سرواڑوں سے جنگ کریں گے یہاں تک کہ امور کذاب یعنی  
 و جال سے جنگ کریں گے ہاؤن لوگوں کو میری امت کروے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ احمد کی امت ہو  
 موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے میرے رب میں تو رات میں ایسی امت کو پاتا ہوں کہ وہ لوگ پتھر  
 پیٹھوں میں اپنے صدقات کھا دیں گے اور ان لوگوں سے پہلے وہ لوگ تہہ کہ جسوقت وہ اپنا  
 صدقہ نکالتے تو اللہ تعالیٰ اوس صدقہ پر آگ کی پھینکا وہ اوس کو کھالیتی یعنی جلادیتی تھی اور اگر وہ صدقہ  
 قبول نہ ہوتا تو آگ اوسکو نہ جلاتی اور ان لوگوں کو میری امت کروے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ احمد کی امت ہو  
 موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے میرے رب میں تو رات میں ایسی امت کو پاتا ہوں کہ جسوقت ان میں  
 کوئی شخص سیئہ کا قصد کرے گا وہ سیئہ اوس کے ذمہ نہیں لکھا جائے گا اور اگر وہ اوس سیئہ کو کرے گا  
 تو اوس کے ذمہ ایک سیئہ لکھا جاوے گا اور اگر ان میں کا کوئی شخص ایک حسنہ کا قصد کرے گا تو  
 اگر اوس کو نہ کرے گا تو اوس کے واسطے ایک حسنہ لکھا جاوے گا اور اگر اوس کو نہ کرے گا تو اوس کے لئے  
 دس حسنات اوس کی مثل لکھے جاویں گے یہاں تک کہ سات سو تک اور سپر زیادتی حسنات کی ہوگی۔  
 اور ان لوگوں کو میری امت کروے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ احمد کی امت ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض  
 کی اے میرے رب میں تو رات میں ایسی امت کو پاتا ہوں کہ وہ لوگ مستحیج ہیں اور ان کے لئے دعا  
 مستجاب ہے اور ان لوگوں کو میری امت کروے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ لوگ احمد کی امت ہے۔  
 یہی سنی ہے کہ ہے کہ وہ بے بن غیہ نے داؤد علیہ السلام کے ہتھ میں جوئے اللہ تعالیٰ نے داؤد بنی  
 علیہ السلام کو دہر میں وحی کی کہ اوس کے باب میں ذکر کیا ہے اسے داؤد تمہارے بعد وہ نبی آوے گا  
 جس کا نام احمد ہو گا اور محمد ہو گا اور وہ طاہر و پاک اور نبی ہو گا۔ اور میں اوس پر کبھی غضب نہ کروں گا۔ اور  
 وہ میری نافرمانی کبھی نہ کرے گا۔ اور اوس کے اگلے اور پچھلے گناہ قبل اس کے کہ وہ میری نافرمانی کرے  
 میں بخشد میں اوس کی امت مرحومہ ہے میں ان کو نافرمانی میں اجر کی مثل نہیں دے جاؤں میں انہما کو

دیا ہے۔ اور اون پرینے وہ خرائض فرض کئے ہیں جو بنی انبیا اور رسولوں پر فرض کئے تھے۔ یہاں  
 تک کہ وہ قیامت کے دن میرے پاس ایسے حال میں آویں گے کہ اون کا نور انبیا کے نور کی مشابہت ہوگا۔  
 اون کا وہ نور اس لئے ہوگا کہ میں اون پر فرض کیا ہے کہ میرے واسطے ہر ایک نمازین طہارت کریں جیسے  
 میں نے انبیا پر اون سے پہلے طہارت فرض کی تھی اور میں نے اون کو غسل جنابت کے واسطے امر کیا ہے جیسے  
 اون سے پہلے انبیا کو غسل جنابت کے لئے امر کیا تھا۔ اور میں نے اون کو حج کے واسطے امر کیا ہے جیسے اون  
 سے پہلے میں نے انبیا کو حج کے لئے امر کیا تھا۔ اور میں نے اون کو جہاد کے واسطے امر کیا ہے جیسے میں نے اون سے پہلے  
 رسولوں کو جہاد کے لئے امر کیا تھا۔ اے ہادوؤں میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فضیلت دی ہے۔ اور  
 آپ کی امت کو کل امتوں پر فضیلت دی ہے۔ میں نے امت محمدیہ کو چہ خصلتیں دی ہیں اون کے سوا  
 امتیں ہیں اون کو میں نے وہ خصلتیں عطا نہیں کیں۔ خطا اور نسیان کا اون سے مواخذہ نہ کروں گا۔ اور  
 ہر ایک وہ گناہ جس کو اون معفون نے بغیر قصد گناہ کا اس مواخذہ نہ کروں گا۔ جبوقت وہ اوس گناہ کی مجھے  
 مغفرت چاہیں گے اون کو میں بخش دوں گا۔ اور جس شے کو وہ اپنی آخرت کے واسطے نفس کی خوشی سے  
 آگے بھیج دیں گے میں اضعاف مضاعف اوس کے اجر کی اون کے واسطے عجلت کروں گا اور اون کے  
 لئے میرے پاس اضعاف مضاعف موجود ہوگا۔ اوس سے افضل ہوگا۔ اور جبوقت وہ بلاؤں کی  
 مصائب پر صبر کر کے انا للہ وانا الیہ راجعون کہیں گے تو اون کو میں وہ صلوات اور رحمت اور عطا  
 عطا کروں گا جو جنات النعیم کی طرف رہبر ہوں گے۔ اور اگر مجھ سے وہ وعاظ انگین گے تو اون کی دعا قبول  
 کروں گا یا وہ اوس کے قبول کے اثر کو دنیا میں دیکھ لینگے یا اوس دعا کے باعث وہ برائی جو اون کو  
 پہونچنے والی ہوگی میں اون سے اوس کو پسروں گا۔ یا اون کے لئے آخرت میں اوس دعا کو ذخیرہ رکھوں گا  
 اور وہ حدیثیں کہ آپ کی امت کے لوگ سیدہ یا حسنہ کا قصد کریں گے اوس باب میں آگے آپ کی امت میں جس  
 باب میں بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر تورات اور انجیل میں ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کی امت بہو کہ  
 سے ملاک نہ کی جاوے گی اور نہ غرق سے اور جس عذاب سے اون سے پہلے لوگوں کو

عذاب دیا گیا تھا اون کو عذاب نہ دیا جاوے گا اور اون پر کوئی دشمن ایسا اون کا  
مسلط نہ کیا جاوے گا کہ اون کا ملک مباح کر لے اور آپ کی امت ضلالت پر جمع نہ ہوگی  
اس سے یہ امر پیدا ہوا ہے کہ آپ کی امت کا اجماع حجت ہے اور اون کا اختلاف  
رحمت ہے۔ اور اون سے پہلے لوگوں کا اختلاف عذاب تھا۔

مسلم نے فرمایاں سے روایت کی ہے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ  
نے میرے لئے زمین کو جمع کیا یعنی زمین کے مشرق و مغربوں کو دیکھا۔ اور بیٹے یہ دیکھا کہ میری امت کا  
ملک زمین کی ہر قدر کو پہنچا جس مقدار میں زمین میرے لئے جمع کی گئی ہے۔ اور جہکے سونے اور چاندی  
کے دو خزانے عطا کئے گئے اور بیٹے اپنی امت کے لئے اپنے رب سے یہ سوال کیا کہ اون کو عام قحط  
سالی سے ہلاک نہ کرے اور اون پر کسی دشمن کو اون کے نفوس کے سوا مسلط نہ کرے کہ وہ اون کے  
ملک کو مباح کرے میرے رب نے جہکے یہ کل عطا فرمایا۔

ابن ابی شیبہ نے سعد سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیٹے اپنے  
رب سے یہ سوال کیا کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرے اللہ تعالیٰ نے جہکے یہ عطا کیا۔ اور بیٹے اپنے  
رب سے یہ سوال کیا کہ میری امت کو غرق سے ہلاک نہ کرے میرے رب نے جہکے یہ عطا کیا۔ اور بیٹے  
یہ سوال کیا کہ اون کے آپس میں جنگ نہ ہو و ہا میری روکی گئی۔

واری اور ابن عساکر نے ابن عمر بن قیس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جہکے وہ وقت دیا جو رحمت کیا گیا ہے اور منتخب کرنے کے طور پر جہکے منتخب کیا پس  
ہر لوگ ایسے آخرین میں کہ قیامت کے دن کل سے سابق ہوں گے۔ اور میں نبیر فرمے کہ بات کہتا ہوں  
ابراہیم خلیل اللہ میں اور موسیٰ صغی اللہ میں اور میں حبیب اللہ ہوں اور میرے ساتھ قیامت کے دن  
لواء حمود ہوگا۔ اور یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے اب میں جہد سے وعدہ کیا ہے۔ اور قرین حق ہے  
اللہ تعالیٰ نے اون کو نجات دی ہے اون کو عام قحط میں مبتلا نہ کرے گا اور اون کا دشمن ان کا استیصال  
نہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ نے اون کو ضلالت پر جمع نہ کرے گا۔



سہ ماہیہ سے اصل کتاب  
مکتوبت چوتھی ہے

آحمد اور طبرانی نے ابو بصرة الغفاری سے روایت کی ہے اور بخون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے اپنے فرمایا کہ بیٹے اللہ تعالیٰ ہے یہ سوال کیا کہ میری امت کو ضلالت میں نہ کرے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو یہ عطا کیا۔ اور بیٹے یہ سوال کیا کہ اون کو قحط سالیوں سے ہلاک کر دے جیسے کہ اون سے پہلے امتوں کو قحط سالیوں سے ہلاک کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو یہ عطا کیا۔ اور بیٹے اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کیا کہ میری امت پر اون کے دشمن کو غالب نہ کرے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو یہ عطا کیا۔ اور بیٹے یہ سوال کیا کہ عدو کو اون پر غلبہ نہ دے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو یہ عطا کیا۔ اور بیٹے اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کیا کہ میرے امت کو مختلف گروہوں کے ساتھ مخلوط نہ کرے۔ اور بعض کو بعض کا خوف اور سختی نہ چکھا دے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اس سوال سے منع کیا۔

حاکم نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ اس سوال اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس امت کو ضلالت پر کبھی جمع نہ کرے گا۔

حاکم نے ابن عباس سے روایت کی ہے اور بخون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے اپنے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری امت کو ضلالت پر کبھی جمع نہ کرے گا۔

مسلم شیخ نصر المقدسی نے (کتاب الحجۃ المین) روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کا اختلاف رحمت ہے۔

خطیب نے (ردۃ الملوک) میں اسمیل بن جلالہ سے روایت کی ہے کہ اس نے ہارون الرشید سے مالک بن انس سے کہا کہ ہم ان کتابوں کو لکھتے ہیں اور افاق اسلام میں اون کو پراگندہ کرتے ہیں تاکہ ہم امت کو ان پر راغب نہ کریں مالک بن انس نے فرمایا ہے امیر المؤمنین علماء کا اختلاف اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت پر رحمت ہے ہر ایک عالم اوس فتنے کا اتباع کرتا ہے جو فتنے اوس کو نزدیک صحیح ہوتی ہے اور ہر ایک عالم ہدایت پر ہے۔ اور ہر ایک عالم اللہ تعالیٰ کا راہ راہ کرتا ہے۔

## باب

ابو یعلیٰ نے حضرت عافیتہ سے روایت کی ہے کہ اس سوال اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

علاء بن ابی ریحہ  
عبد بن عبد اللہ بن عبد

فرمایا کہ گزرجی ہوئی، متین سو امتیں تھیں کہ جو بوقت وہ کسی بندہ خدا کی واسطے خیر کی ساتھ شہادت دیتی تھیں اوس بندہ کے لئے جنت واجب ہو جاتی تھی اور میری امت سے بچاس آدمی وہ امت میں کہ جو بوقت کسی بندہ خدا کے لئے خیر کے ساتھ گواہی دینگے اوس کے لئے جنت واجب ہوگی

بخاری اور ترمذی اور نسائی نے حضرت عمر بن الخطاب سے روایت کی ہے کہ اے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کسی مسلمان کی واسطے چار آدمی خیر کے ساتھ گواہی دینگے اللہ تعالیٰ اوس کو جنت میں داخل کرے گا۔ ہم اصحاب نے پوچھا اگر تین آدمی گواہی دیں آپ نے فرمایا چہرے آدمی گواہی دیں وہ بھی جنتی ہے ہم نے پوچھا اگر دو آدمی گواہی دیں آپ نے فرمایا اگر دو آدمی گواہی دیں وہ بھی جنتی ہے ہم نے ایک سے سوال نہیں کیا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ طاعون اپنی امت کی واسطے رحمت اور شہادت ہے اور جو لوگ کہ اون سے پہلے تھے طاعون اون پر عذاب تھا۔

فیخین نے اسامین زید سے روایت کی ہے کہ اے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون ایک عقوبت ہے جو بنی اسرائیل کے ایک گروہ اور اون لوگوں پر بھیجی گئی تھی جو تم سے پہلے تھے۔

بخاری نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ اے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے طاعون کو پوچھا آپ نے فرمایا کہ طاعون ایک عذاب ہے کہ اللہ تعالیٰ احیہ جاتا ہے اوس کو بھیجتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے طاعون کو مومنین کی واسطے رحمت کیا ہے کوئی شخص نہیں کہ طاعون واقع ہوا وہ اپنے شہر میں صبر اور احتساب کی حالت میں ٹھہرے اور یہ علم اوس کو ہو کہ اوس کو کوئی صدمہ یا آفت نہ پہنچے گی مگر وہ کہ اللہ تعالیٰ نے اوس کو لکھ دیا ہوگا مگر اوس کو ایک شہید کا اجر ملے گا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کی امت کا ایک طائفہ ہمیشہ حق پر رہے گا۔ اور آپ کی امت کے لوگوں میں اقطاب اور اوتاد اور نجباء اور ابدال رہیں گے اور اس امر کے ساتھ آپ مختص ہیں کہ آپ کی امت میں سے وہ مختص ہو گا جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کو نماز پڑھاویگا اور اس امر کے ساتھ آپ مختص ہیں کہ آپ کی امت میں وہ لوگ ہوں گے کہ ملائکہ کے قائم مقام سبح میں ہوں گے اور طعام مستغنی رہیں گے اور وہ جہاں سے جنگ کریں گے۔

شیخین نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے کہ آپ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر غلبہ پانے والا ہو گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر آویگا یعنی اس گروہ کو موت آویگی۔

ابونعیم نے (عنہ) میں ابن عمر سے روایت کی ہے کہ آپ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ہر ایک قرن کی واسطے میری امت میں سے سابقین ہوں گے۔

ابونعیم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ آپ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے تین سو آدمی ہیں جن کے قلوب آدم صلی اللہ کے قلب پر پلینڈ ہیں۔ اور مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے چالیس آدمی ہیں جن کے قلوب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قلب پر پیدا ہوئے ہیں۔ اور مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے ساٹھ آدمی ہیں جن کے قلوب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قلب پر پیدا ہوئے ہیں۔ اور مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے پانچ آدمی ہیں جن کے قلوب حضرت جبریل علیہ السلام کے قلب پر پیدا ہوئے ہیں۔ اور مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے تین آدمی ہیں جن کے قلوب حضرت میکائیل علیہ السلام کے قلب پر پیدا ہوئے ہیں اور خلق میں اللہ تعالیٰ کا ایک آدمی ہے جس کا قلب حضرت اسرافیل کے قلب پر پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے سب سے زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور پانی برساتا ہے اور نباتات وغیرہ لگاتا ہے اور بلا کو دفع کرتا ہے۔

طبرانی نے (وسط) میں اس سے روایت کی ہے کہ آپ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا ہے کہ کل روئے زمین چالیس مردون سے ہرگز ہرگز خالی نہ رہے گی مثل خلیل الرحمن کے ہونگے اور ان کے سبب تم کو بارش ہوگی۔ اور ان کے سبب تم لوگ نصرت پاؤ گے۔ ورنہ میں سے کوئی شخص نہیں مرے گا مگر اوس کی جگہ اللہ تعالیٰ دوسرے کو بدل دیگا۔

آجھ نے اپنی دستہ میں عبادہ بن الصامت سے اور عنون نے بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے اپنے فرمایا ہے کہ ابدال اس امت میں تیس مرد خلیل الرحمن کے مثل ہوں گے جو وقت کوئی مرد اور ان میں کا مرے گا اللہ تعالیٰ اوس کی جگہ ایک مرد کو بدل دیگا۔ ابو الزناؤ نے کہا ہے جب کنیت چلی گئی ایسی حالت میں کہ انبیاء علیہم السلام کل زمین کے اوتا و تپے اللہ تعالیٰ نے ان کی جگہ امت محمدیہ میں سے چالیس مردون کو خلیفہ کیا جن کو ابدال کہتے ہیں ایک مرد اور ان میں کا نہیں مرے گا مگر اللہ تعالیٰ اوس کی جگہ دوسرے کو پیدا کرے گا کہ وہ اوس کا خلیفہ ہوگا اور وہ مرد اوتا و تپے الارض میں شیخ جلال الدین فرماتے ہیں کہ میں نے ایک تالیف مستقل میں اس پر کلام کو ضبط دیا ہے۔

ابو یعلیٰ نے عمار سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت ہمیشہ حق پر غالب رہے گی یہاں تک کہ عیسیٰ بن مریم علیہا السلام نازل ہوں گے اس امت کا امام عیسیٰ علیہ السلام سے کہے گا کہ آپ آگے بڑھئے یعنی امامت کیجئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرما دیئے کہ آپ امامت کے لئے احق ہیں آپ کے بعض لوگ بعض ایسے امر پر امر میں کہ اللہ تعالیٰ نے جس کے سبب اس امت کو مکرم کیا ہے۔ اور اس حدیث کو مسلم نے اس کے طریق کے ساتھ روایت کیا ہے مسلم کی روایت میں ہے کہ اس امت کا امیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہے گا کہ آپ آئے اور ہم کو نماز پڑھائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے میں نماز نہیں پڑھاتا بعض تمہارے بعض پر امر میں یہ امامت اللہ تعالیٰ کے اکرام کرنے کی وجہ سے اس امت کے لئے ہے۔

بخاری نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں جو وقت ابن مریم علیہا السلام تم لوگوں میں نازل ہونگے اور تمہارا امام تم لوگوں میں سے ہوگا۔

آجھ نے صحیح سند سے حضرت عائشہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اوس رنج و مشقت کو ذکر فرمایا جو وہ جہال کے سلسلے ہوگی، اصحاب نے پوچھا، وہ سدن کو نہ شامل فرمادے گا۔  
 آپ نے فرمایا کہ وہ لڑکا جو سخت قوت و دہ ہوگا اور اپنے اہل کو پانی پلا دے گا لیکن طعام و سدن نہ ہوگا۔  
 اصحاب نے پوچھا کہ مومنین کا طعام و سدن کیا ہوگا آپ نے فرمایا تسبیح اور تکبیر اور تہلیل اور احمد ہے  
 اسار بنف یزد کی حدیث سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے، اور اوس میں یون وارو ہے مگر مومنین کی  
 وہ شے کفایت کرے گی جو شے اہل آسمان کو قسم تسبیح اور تقدیس سے کفایت کرتی ہے اور ظہرانے نے  
 اسار بنف عیس کی حدیث سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے اور اوس میں یون وارو ہے مگر اللہ تعالیٰ  
 اور سدن مومنین کو تسبیح کے ساتھ بنگاہ رکھے گا جیسے ملائکہ کو تسبیح کے ساتھ  
 بنگاہ رکھتا ہے۔ اور حاکم نے ابن عمر کی حدیث سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے  
 اور مومنین کے اس وصف کی حدیث کہ وہ جہال سے جنگ کریں گے اوس باب میں آگے چلکی ہے  
 جس میں یہ بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر تورات اور انجیل میں ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کی امت کو قرآن  
 شریف میں یا ایہا الذین امنوا خطاب کر کے ندا کی گئی ہے اور باقی امتوں کو یا ایہا المسلمین  
 خطاب کر کے ندا کی گئی اور یہ ہے کہ ملائکہ آسمان پر اون کی اذان اور لبیک کو سنتے ہیں اور  
 وہ لوگ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی بہت حمد کرتے والے ہیں اور ہر ایک نبی پر اللہ تعالیٰ کی  
 تکبیر کہتے ہیں اور ہر ایک اوتارنے کی جگہ پر اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں اور ہر ایک امر کے  
 ارادہ کے وقت یہ کہتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ اور جو وقت وہ غضب کرتے ہیں تو  
 لا الہ الا اللہ کہتے ہیں۔ اور جو وقت آپس میں متنازع کرتے ہیں تو سبحان اللہ کہتے ہیں۔ اور  
 اون کے مصاحف اون کے سینوں میں ہیں اور اون میں کے سابق لوگ ہر ایک  
 امر میں سابق ہیں اور اون میں کے وہ لوگ جو میاں و عوی رکھتے ہیں نجاف پانے والے  
 ہیں اور اون میں کے ظالم منفور ہیں اور اون میں سے کوئی شخص نہیں ہے مگر وہ مجرم  
 ہے اور وہ لوگ اہل جنت کے رنگارنگ کے لباس پہنیں گے اور وہ نماز کیو سطرے آفتاب کی

مرامت کریں گے اور وہ لوگ ایسی امت ہیں جو وسط ہے اور اللہ تعالیٰ کے ترکیہ کرنے کے سبب سے وہ عدول ہیں اور جو وقت وہ کافرون سے جنگ کرتے ہیں تو ملائکہ اون کے پاس حاضر رہتے ہیں۔ اور اون پر وہ شے فرض ہوئی ہے جو انبیاء اور رسولوں پر فرض ہوئی تھی وہ وضو ہے اور غسل جنابت ہے اور حج ہے اور جہاد ہے اور نوافل سے اونکو وہ ثواب دیا گیا ہے جو انبیاء کو دیا گیا اکثر ان امور کا ذکر اوس باب میں آگے اچکا ہے جس باب میں یہ ہے کہ آپکا ذکر تورات اور انجیل میں ہے وہ اون آثار کے ضمن میں ہے جن میں آپکا اور آپکی امت وصف ہے۔

ابن ابی حاتم نے غشیہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ تم لوگ قرآن شریف میں یا ایہا الذین امنوا کیا پڑھتے ہو اس لئے تورات میں یا ایہا الساکین آیا ہے دینی اپنی مخلوق کو تورات میں مسکین فرمایا اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اہل ایمان سے مخاطب کیا ہے۔

ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا میں روایت کی ہے کہا ہے کہ وہ لوگ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کتاب جو نازل فرمائی ہے اوس کا اون کو وارث کیا ہے اون میں کا جو شخص ظالم ہے اوسکی مغفرت کی گئی ہے اور جو شخص میانہ رو ہے اوس سے آسانی سے حساب لیا جاوے گا۔ اور اون میں کا جو شخص سابق ہے وہ بغیر حساب جنت میں داخل ہوگا۔

تسمید بن منصور نے حضرت عمر ابن الخطاب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جبوقت حضرت عمر اس آیت کے ساتھ استدلال کرتے تھے فرماتے تھے تم لوگ سن لو کہ ہم لوگوں میں جو شخص سابق ہے وہ سابق ہے اور جو شخص میانہ رو ہے وہ ناجی ہے اور ہم لوگوں میں کے ظالم کی مغفرت کی گئی ہے۔ اور اس حدیث کی روایت ابن لال نے حضرت عمر سے مروی ہے۔

## باب

فتح خراسان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے ہے کہ آپکی امت

سابقہ امتوں سے عمل میں اقل اور اجر میں اکثر ہے۔

قیسین نے ابن عمر سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو امتیں پہلے  
تم سے گزر گئی ہیں اور یہ تہما رہی بقائیں ہیں مگر ایسی جیسے کہ عصر کی نماز سے غروب کے وقت تک  
اہل تورات کو قرات دی گئی اور منحون تھے اور اس کے ساتھ عمل کیا یہاں تک کہ جس وقت نصف دن ہو گیا  
وہ اس کے عمل سے عاجز ہو گئے اور ان کو اون علون کا اجر قیراط قیراط کر کے دیا گیا۔ پھر اہل انجیل کو انجیل  
دی گئی اور منحون تھے عصر کی نماز تک عمل کیا پھر وہ عمل سے عاجز ہو گئے اور ان کو قیراط قیراط کر کے اجر دیا گیا۔  
پھر ہم لوگوں کو قرآن شریف دیا گیا ہم نے غروب شمس تک عمل کیا بلکہ اس عمل کے اجر میں دو دو قیراط  
دئے گئے۔ اہل کتاب نے کہا ہے ہمارے رب ان لوگوں کو تو نے دو دو قیراطین عطا کیں اور ہم کو ایک  
ایک قیراط عطا کیا اور ہم لوگ عمل میں اکثر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے پوچھا کیا میں نے تمہارے اجر کو  
کچھ کم کر کے تم پر ظلم کیا؟ اہل کتاب نے کہا نہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ میرا فضل ہے کہ میں نے امت محمدیہ کو  
دو قیراط عطا کئے ہیں جبکہ میں چاہتا ہوں دیتا ہوں۔

## باب

امام فخر الدین رازمی رح نے کہا ہے کہ نبی علیہم السلام میں سے جس نبی کا معجزہ اظہر تھا اس نبی کی  
امت کا ثواب اقل ہو گا امام مدوح کے اس قول کے باب میں ابن السکن نے کہا ہے کہ امام صاحب  
کی مراد یہ ہے کہ اس معجزہ کے واضح ہونے اور اس کے ظہور اسباب اور قلت ثواب اور قلت فکر  
کے سبب سے اس نبی کی تو کم تصدیق کی بہ نسبت قلت ثواب ہوگی مگر اس امت کے ثواب کی  
قلت نہ ہوگی اس لئے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات اظہر ہیں اور باقی امتوں سے ہمارے  
ثواب اکثر ہیں۔

## باب

السلام  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ  
السلام کی قوم کے حق میں فرمایا ومن قوم موسیٰ امتہ یهدون بالحق ویریدون لون اور آپ کی امت کے حق میں فرمایا

ومن خلقنا امتہ یبدون بالحق ویبدلون۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کی امت کو علم اول اور علم آخر دیا گیا ہے اور آپ کی امت پر علم کے خزانے کھول دئے گئے ہیں اور آپ کی امت کو اسناد حدیث اور اسباب اور اعراب الفاظ دئے گئے ہیں اور تصنیف کتب دی گئی ہے اور آپ کی امت کے علم ابنی اسرائیل کے انبیاء کی مثل ہیں۔

یہ حدیث کہ میں الواح میں ایک ایسی امت کو پاتا ہوں کہ جسکو علم اول اور علم آخر دیا گیا ہے اس باب میں آگے چکی ہے جس باب میں یہ ہے کہ انکا ذکر تورات اور انجیل میں ہے۔

ابودوزعمہ نے اپنی تاریخ میں شعی بن مائع الاصبحی سے روایت کی ہے کہ اس امت پر ہر ایک شے فتوح کی جائے گی یہاں تک کہ روئے زمین کے خزانے اون پر فتح کئے جائیں گے آخر حدیث تک اور ابن حزم نے کہا ہے کہ وہ نقل جو ثقہ نے ثقہ سے کی ہے اور وہ نقل اتصال کے ساتھ ہے ازربنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچتی ہے اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بخش کیا ہے نہ باقی اہل مل کو۔ اور امام نووی رحمہ نے تقریب میں کہا ہے کہ اسناد حدیث اس امت کا خصیصہ ہے۔ اور ابوالجبار جباری نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو اون تین چیزوں کے ساتھ مخصوص کیا ہے کہ اون خیر کو اس امت سے پہلے جو امتیں ہیں اون میں سے کسی کو عطا نہیں کیا۔ ایک اسناد حدیث دوسرے اسباب تیسرے اعراب الفاظ ابن العربی نے (شرح ترمذی) میں کہا ہے کہ اس امت کی تصنیف تصرف کرنے اور تحقیق کی ہے اور امتوں میں سے ہرگز وہ شخص نہیں ہو کہ اس حد کی انتہی کی ہو۔ اور اس امت کی برابری اسکی مدت میں کسی نے تقریب مسایل اور تدفیع مطالب میں کی ہے۔

## باب

عبداللہ بن احمد نے (زوائد الزہد) میں مالک بن وینار سے روایت کی ہے کہ ہجویر بن جویہ ہے کہ اس امت کا ایمان تین دن سے زیادہ تکلیف کسی امر میں نہ اٹھائیگا یاں تک کہ اسکو کشتن اور کنگہ نہ ہو۔ یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ سے پہلی بار



زمین شق ہوگی اور بیہوشی سے آپ سب سے پہلے افاقہ پاوین گے۔ اور آپ ستر ہزار فرشتوں میں خسر کئے جاوین گے اور آپ براق پر خسر کئے جاوین گے اور موقف میں آپ کے نام مبارک کے ساتھ اذان و بجاویگی اور جنت کے اعظم حلون میں سے آپ کو دو محلے پہنائے جاوین گے۔ اور آپ کا مقام عرش کی وہی طرف سے ہوگا۔

مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا قیامت کے دن کل اولاد آدم کا میں سردار ہوگا اور پہلے جس سے زمین شق ہوگی وہ میں ہوں اور میں اول شافع ہوں اور اول مقبول الشفاعۃ ہوں۔

فقہین نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کل آدمی بیہوش ہو جاوین گے اور سب سے پہلے مجھ کو ہوش آوے گا۔

ابن المبارک اور ابن ابی الدینار نے کعب سے روایت کی ہے کہ ہے کہ کوئی غیر ہند، اس جو طلع ہوئی مگر ستر ہزار فرشتے آسمان سے اترتے ہیں اور اپنے بازو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف پر ہاتھ پین اور اسکو ڈھانپ لیتے ہیں اور آپ کے لئے مغفرت چاہتے ہیں اور آپ پر درود بھیجتے ہیں یہاں تک کہ ان کو رات ہو جاتی ہے چونت اون کو رات ہو جاتی ہے تو وہ آسمان پر عروج کرتے ہیں اور ستر ہزار فرشتے میطوڑ سے آسمان سے اترتے ہیں یہاں تک کہ ان کو صبح ہو جاتی ہے اور ان فرشتوں کا آسمان سے اترنا اور آسمان پر چلا جانا اس وقت تک رہے گا کہ قیامت قائم ہوگی جب وقت قیامت کا دن ہوگا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ستر ہزار فرشتوں میں بکھیلے۔

طبرانی نے اور حاکم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء چار پائون پر خسر کئے جاوین گے اور میں براق پر خسر کیا جاؤں گا۔ اور بلال جنت کے ناقون ہیں ایک ناقہ پر اوٹھائے جاوینگے محض اذان اور شہادت حقہ کے ساتھ نذاکرین گئے یہاں تک کہ جس وقت بلال شہیدان محمد رسول اللہ کہیں گے تو اولین اور آخرین مومنین ان کی شہادت وہی ہوگی۔ مومنوں میں جن کی شہادت قبول کیا ہوگی ان کی شہادت قبول کی جاوے گی اور جن کی شہادت روکی جاوے گی

اون کی شہادت کی جاوے گی۔

ابن زبیر نے فضائل اعمال میں اکثر بن مرہ المحضری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہو کا ناقہ صالح علیہ السلام کے واسطے مبعوث کیا جاوے گا وہ دوسرے اپنی قبر کے پاس سے سوار ہون گے یہاں تک کہ وہ ناقہ انکو خشر میں پہنچا دے گا معاذ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا آپ ناقہ عضب پر سوار ہون گے آپ نے فرمایا ہین اوس پر سوار نہ ہون گا میری بیٹی اوس پر سوار ہوگی اور میں براق پر سوار ہوگا مجھکو اور انبیاء کے سوا اوس براق کے ساتھ اوسدن خصوصیت وحی جاوے گی اور بلال جنت کے ناقون میں سے ایک ناقہ پر اوٹھائے جاوے گئے اوس کی پیٹھ پر اذان دینے کے وقت کل انبیاء اور اون کی امتیں شہدان لا الہ الا اللہ و اشہدان محمد رسول اللہ سنیں گے تو یہ کہیں گے ہم بھی اس پر شاہد ہیں۔

سلسلہ ابورہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو وقت قیامت کا دن ہوگا جنت کے حلون میں سے ایک حلقہ مجھکو عطا کیا جاوے گا پھر میں عرش کی دہنی طرف کھڑا ہوں گا میرے سوا کسی کو خلاقی میں سے یہ مجال نہ ہوگی کہ اوس مقام میں کھڑا ہو۔

ابو نعیم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اول جن شخص کو لباس پہنایا جاوے گا حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام عرش کی طرف منہ کر کے بیٹھیں گے پھر میرا لباس لایا جاوے گا میں اوس کو پہنوں گا میں عرش کی دہنی طرف اوس مقام پر کھڑا ہوں گا کہ میرے سوا کوئی شخص اوس مقام پر نہ ہوگا اور اولین اور آخرین میرے اوس مقام پر بیٹھ کرین گے۔

بیہقی نے (کتاب الاسماء والصفات) میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اول جسکو جنت کے حلون میں سے حلقہ پہنایا جاوے گا حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں پھر مجھکو حلقہ جنت دیا جاوے گا میں اوس حلقہ کو پہنوں گا کوئی نبی اور کسی قیامت نہ کر سکے گا۔

ابو نعیم نے ام کرز سے روایت کی ہے کہا ہے جتنے سلسلے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابو نعیم نے  
ابن زبیر سے

فرماتے تھے کہ میں سید المرسلین ہوں مجھ کو حق وہ سبوت کئے جاویں گے۔ اور جبوقت وہ محض پرورد ہوں گے میں اون سے پہلے وار ہوں گا اور میں اون کو بشارت و اون کا جوقت وہ مایوس ہونگے۔ اور جبوقت وہ سجدہ کریں گے میں اون کا امام ہوں گا۔ اور جبوقت وہ مجتمع ہوں گے تو رب تعالیٰ سے بیٹھنے کی جگہ میں اون سے اقرب ہوں گا میں کھڑا ہوں گا اور کلام کروں گا میرا رب میری تصدیق کرے گا میں شفاعت کروں گا میرا رب میری شفاعت قبول کرے گا اور میں سوال کروں گا میرا رب مجھ کو عطا کرے گا۔

واری اور ترمذی اور ابویعلیٰ اور بیہقی اور ابونعیم نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبوقت آدمی اٹھائے جاوینگے میں خروج میں اول الناس ہوں گا اور جبوقت وہ آویں گے میں اون کا قاید ہوں گا (یعنی آگے) اون کے رہوں گا اور وہ میرے پیچھے آویں گے اور جبوقت وہ خاموش ہوں گے میں اون کا خطیب ہوں گا۔ اور جبوقت اون سے حساب لیا جاوے گا میں اون کا شافع ہوں گا۔ اور جبوقت وہ مایوس ہو جاویں گے میں اون کو بشارت و اون کا لوا می کرم میرے ہاتھ میں ہو گا جنت کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی لوائی حمد میرے ہاتھ میں ہو گا اور میں اپنے رب کے پاس اکرم اولاد آدم علیہ السلام ہوں گا اور یہ فخر کی بات نہیں ہے۔ اور ہزار غلمان میری خدمت کریں گے وہ ایسے ہوں گے گویا لوہے کے رکتوں میں۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیتوں کے بیان میں ہے آپ مقام محمود کے ساتھ مختص ہیں۔ اور آپ کے دست مبارک میں لوائے حمد ہو گا اور آدم اور اون کے سوا کل مخلوق آپ کے لوا کے نیچے ہو گی۔ اور آپ اوس روز امام النبیین ہوں گے اور انبیاء کے خطیب اور اون کے قاید ہونگے اور آپ اول شافع اور اول مشفع ہوں گے۔ اور آپ پہلے سب سے اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے۔ اور سب سے پہلے آپ کو سجدہ کے لئے امر کیا جاوے گا۔ اور سب سے پہلے آپ اپنا سر مبارک سجدہ سے اٹھائیں گے اور تبلیغ رسالت پر آپ کوئی گواہ طلب نہ کیا جاوے گا۔ اور تبلیغ رسالت پر کل انبیاء سے گواہ طلب ہوں گے اور فصل قضائین آپ شفاعت عظمیٰ کے ساتھ مختص ہوں گے اور ایک قوم کو شفاعت کر کے جنت میں بفرما

حساب آپ داخلِ نرائین گے اور موحیدین میں سے جو لوگ کہ دوزخ کے مستحق ہو گئے ہونگے آپ اور ان کی شفاعت فرما دیں گے کہ وہ دوزخ میں داخل نہ ہوں اور آدمیوں کے درجاتِ جنت میں بلند ہونے کے لئے آپ شفاعت فرما دیں گے اور جو کفار کہ ہمیشہ دوزخ میں ہوں گے، ان کے عذاب کی تخفیف کے لئے آپ شفاعت فرما دیں گے اور اس کے ساتھ آپ مختص امین کہ مشرکین کے اطفال کی آپ شفاعت کریں گے کہ انکو عذاب نہ دیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے عسیٰ ان یثقل ربک مقاماً محموداً احمد نے ابو ہریرہ سے اور بخاری نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے اپنے فرمایا ہے کہ میں روز قیامت میں اولاد آدم علیہ السلام سید ہوں اصحاب سے خطاب کر کے اپنے فرمایا کیا تم لوگ جانتے ہو میرا سید اولاد آدم ہونا کس سبب سے ہے اللہ تعالیٰ اولین اور آخرین کو ایک زمین پر جمع کرے گا اور بلائے والا اور کو اپنی آواز سناوے گا۔ اور ان کو چیرے، ان میں سے نگاہ گزرا دے گی اور آفتاب قریب ہو جاوے گا اور آدمیوں کی کٹھن اور سختی اور سدرہ بچونچے کی کہ ان کو طاقت نہ ہوگی اور اوس کا تحمل نہ کر سکیں گے بعض آدمی بعض سے کہیں گے جو مصیبت اور سختی تمکو پہونچی ہے اور تم اوس میں مبتلا ہو کیا تم اوسکو نہیں دیکھتے ہو تمکو کما مصیبت پہونچی ہے۔ کیا تم اوس شخص کو نہ دیکھو گے جو تمہاری شفاعت تمہارے رب سے کرے بعض آدمی بعض کے پاس جا دیں گے اور کہیں گے کہ تمہارے باپ آدم علیہ السلام میں وہ شفاعت کرینگے پس آدم علیہ السلام پاس وہ آدمین گے اور ان سے کہیں گے اے آدم آپ ابو البشر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اسچھ دست قدرت سے پیدا کیا ہے اور اپنی روح آپ میں بھونکی ہے اور ملائکہ کو امر کیا اور مخلوق آپ کو سجدہ کیا ہے آپ ہماری شفاعت اپنے رب سے کیجئے جس مصیبت میں ہم لوگ مبتلا ہیں کیا آپ اوس کو نہیں دیکھتے ہیں جو مصیبت ہمکو پہونچی ہے کیا آپ کو نہیں دیکھتے ہیں آدم علیہ السلام اوس سے کہیں گے کہ آجکے دن میرے رب نے ایسا غضب کیا ہے کہ اس سے پہلے اوسکی مثل غضب نہیں کیا اور اوسکی مثل اس کے بعد ہرگز ایسا غضب نہ کرے گا۔ اور میرے رب نے مجھکو ایک درخت سے منع فرمایا تھا میں نے نافرمانی کی اور نفسی نفسی کہیں گے اور کہیں گے میرے سوا دوسرے شخص کے پاس

جاؤ۔ تم لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ آدمی نوح علیہ السلام کے پاس آویں گے اور اذن سے کہیں گے اے نوح اہل زمین کی طرف جو رسول پہنچے گئے تھے اون میں آپ اول ہیں اور اہل کائنات اللہ تعالیٰ نے عبد شکور رکھا ہے آپ اپنے رب کے پاس جا کے ہماری شفاعت کیجئے جس مصیبت میں ہم لوگ ہیں کیا آپ نہیں دیکھتے ہیں جو مصیبت ہم کو پہنچی ہے کیا آپ نہیں دیکھتے ہیں۔ نوح علیہ السلام کہیں گے کہ میرے رب نے آج کے دن غضب کرنے کے طور پر ایسا غضب کیا جو جسکی مثل اس سے پہلے غضب نہیں کیا اور اس کے بعد اسکی مثل ہرگز ہرگز غضب نہ کرے گا۔ حال یہ ہے کہ میری ایک دعا تھی جو مستجاب ہوتی تھی اپنی قوم پر وہ دعا کی میری قوم ہلاک ہو گئی نفسی نفسی کہیں گے اور کہیں گے کہ تم لوگ میرے سوا اور کے پاس جاؤ تم لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ آدمی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آویں گے اور اذن سے کہیں گے اے ابراہیم اہل زمین میں سے آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور اس کے خلیل ہیں جس حالت میں ہم لوگ ہیں کیا آپ نہیں دیکھتے ہیں جو مصیبت ہم کو پہنچی ہے کیا آپ کو نہیں دیکھتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کہیں گے کہ میرے رب نے آج کے دن ایک نوح غضب سے ایسا غضب کیا ہے کہ اس سے پہلے جسکی مثل غضب نہیں کیا اور اس کے بعد اسکی مثل ہرگز ہرگز غضب نہ کرے گا اور وہ اپنے چند بیٹوں یا وکرین گے اور نفسی نفسی کہیں گے اور کہیں گے میرے سوا اور کے پاس جاؤ تم لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ آدمی موسیٰ علیہ السلام کے پاس آویں گے اور کہیں گے اے موسیٰ آپ رسول اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے ساتھ کلام کرنے سے آچکے آویں سے برگزیدہ کیا ہے اپنے رب کے پاس جا کے ہماری شفاعت آپ کیجی جس حالت میں ہم لوگ ہیں کیا آپ نہیں دیکھتے ہیں اور جو مصیبت ہم کو پہنچی ہے کیا آپ اس کو نہیں دیکھتے ہیں موسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ میرے رب نے آج کے دن ایک نوح غضب کرنے کی شان سے ایسا غضب کیا ہے کہ اس کے قبل جسکی مثل غضب نہیں کیا اور اس کے بعد اسکی مثل ہرگز ہرگز غضب نہ کرے گا۔ میں نے ایک ایسے نفس کو قتل کیا ہے جس کے قتل کے واسطے ہم کو امر نہیں کیا گیا تھا نفسی نفسی

کہیں گے اور کہیں گے میرے سوا اور کس کے پاس جاؤ تم لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ آدمی عیسیٰ  
 علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور اون سے کہیں گے اے عیسیٰ آپ رسول اللہ ہیں اور آپ اللہ تعالیٰ  
 کا وہ کلمہ ہیں جسکو مریم علیہا السلام کی طرف القا کیا تھا، اور آپ اللہ تعالیٰ کی روح ہیں اور آپ نے  
 گہوارہ میں آدمیوں سے کلام کیا تھا آپ اپنے رب کے پاس جہاں کے ہماری شفاعت کیجئے جس  
 حالت میں ہم لوگ ہیں کیا آپ نہیں دیکھتے ہیں اور جو مصیبت ہو چکی ہے کیا آپ اوس کو نہیں  
 دیکھتے ہیں عیسیٰ علیہ السلام اون سے کہیں گے کہ میرے رب نے حج کے دن ایک نوع غضب سے  
 ایسا غضب کیا ہے کہ اسکے قبل اسکی مثل غضب نہیں کیا اور اسکے بعد اسکی مثل ہرگز غضب نہ کرے گا  
 عیسیٰ علیہ السلام کسی گناہ کو ذکر نہیں کریں گے اور عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ میرے سوا اور کس  
 جاؤ تم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ آدمی آپ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے محمد  
 آپ رسول اللہ ہیں اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ بخش دی ہیں آپ  
 اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے جو مصیبت کہ ہو چکی ہے کیا آپ نہیں دیکھتے ہیں جس حالت  
 میں ہم ہیں کیا آپ اوس کو نہیں دیکھتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں مخلوق کی مصیبت دیکھ کر کھڑا ہو جاؤں گا اور  
 میں عرش کے نیچے آؤں گا اور اپنے رب کے واسطے سجدہ میں گر دوں گا اللہ تعالیٰ اپنے خدا اور اوس  
 حسن ثنا کو جو پھر کھول دے گا اور جو الہام کرے گا کہ مجھ سے پہلے کسی پر اون خداوند حسن ثنا کی کتاب  
 نہیں کی ہوگی مجھے کہا جاوے گا اے محمد آپ اپنا سر سجدہ سے اٹھائے آپ سوال کیجئے آپ کو عطا کیا ویگی  
 آپ شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جاوے گی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس وقت یا رب امتی  
 امتی یا رب امتی یا رب امتی کہیں گے آپ سے کہا جاوے گا اے محمد آپ اپنی امت  
 میں سے اون لوگوں کو جو کچھ حساب نہیں ہے جنت کے دروازوں میں سے دھننے دروازے سے  
 داخل کیجئے حال یہ ہو گا کہ آپ کی امتی اوس دروازے کے سوا جنت کے اور دروازوں میں سے جو دروازے  
 ہیں دوسرے آدمیوں کے شریک ہوں گے۔ پھر آپ نے فرمایا قسم ہے اوس ذات کی جسکو قبضہ قدرت  
 میں میری جان ہے جنت کے دروازوں کے دو کوڑوں کے درمیان اوس قدر فاصلہ ہے جس قدر

مکہ اور حبر کے درمیان ہے یا مکہ اور بصرے کے درمیان جتنا فاصلہ ہے اتنا فاصلہ اون کو اڑون میں  
 قیامت کے دن مومنین جمع کئے جاویں گے اور اوس دن کے واسطے اون کو ابھام کیا جاوے گا۔  
 یا اوس دن کے لئے ابھام کریں گے اور کہیں گے کاش ہماری شفاعت ہمارے رب سے کی جاتی تاکہ  
 ہمارا رب ہماری اس جگہ سے ہم کو نجات دیتا مومنین آدم علیہ السلام کے پاس آویں گے اور اون سے  
 کہیں گے اے آدم آپ ابو البشر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا کیا ہے اور ملائکہ  
 سے آپ کو سجدہ کرایا ہے اور ہر ایک شے کا نام آپ کو سکھایا آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے  
 تاکہ ہمارا رب اس جگہ سے ہم کو نجات دے کر راحت دے آدم علیہ السلام مومنین سے کہیں گے کہ میں  
 تمہاری شفاعت نہیں کر سکتا اور اپنی اوس خطا کو یاد کریں گے جو اون سے صادر ہوئی تھی اور اوس  
 خطا سے اپنے رب سے حیا کریں گے اور فرماویں گے لیکن تم لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ اسکو  
 کہ وہ اول وہ رسول ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کی طرف مبعوث کیا ہے مومنین نوح علیہ السلام  
 کے پاس آویں گے نوح علیہ السلام اون سے کہیں گے میں تمہاری شفاعت نہیں کر سکتا اور اپنی  
 اوس خطا کو یاد کریں گے کہ اپنے رب سے اونھوں نے اوس نے کس سوال کیا تھا جس نے کاؤ کو  
 علم تھا اور اوس خطا کی وجہ سے اپنے رب سے حیا کریں گے اور کہیں گے کہ تم لوگ حضرت ابراہیم  
 علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ خلیل الرحمن ہیں مومنین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آویں گے  
 وہ کہیں گے کہ میں اس مرتبہ میں نہیں ہوں جو تمہاری شفاعت کروں لیکن تم موسیٰ علیہ السلام کو  
 پاس جاؤ وہ عبد میں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کلام کیا ہے اور اون کو قورات عطا فرمائی جو مومنین  
 حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاویں گے موسیٰ علیہ السلام کہیں گے میں اس درجہ میں نہیں ہوں جو  
 تمہاری شفاعت کروں اور اوس نفس کو یاد کریں گے جسکو نیز حق اونھوں نے قتل کیا تھا اور اوسکی  
 وجہ سے اپنے رب سے حیا کریں گے اور کہیں گے لیکن تم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس  
 جاؤ وہ عبد اللہ اور اللہ کے رسول اور اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور اوس کی روح میں مومنین حضرت عیسیٰ

علیہ السلام کے پاس جاوین گے وہ کہیں گے میں اس درجہ میں نہیں ہوں جو تمہاری شفاعت کروں  
 و لیکن تم لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ وہ اللہ تعالیٰ کے ایسے عبد ہیں کہ اللہ تعالیٰ  
 ان کے لکھے اور پھیلے گناہ بخش دے میں لوگ میرے پاس آوین گے میں کھڑا ہو جاؤں گا اور مومن  
 کی دو قطاروں کے درمیان جاؤں گا یہاں تک کہ میں اپنے رب کے پاس آؤں جاؤں گا جو وقت  
 میں اپنے رب کو دیکھوں گا اس کے لئے میں سجدہ میں کروں گا اللہ تعالیٰ جتنی دیر چھوڑنا چاہے گا جبکہ  
 سجدہ میں چھوڑے گا پھر کہا جاوے گا اے محمد آپ اپنا سر سجدہ سے اٹھائے اور کہیے آپ کی بات سنی  
 جاوے گی شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جاوے گی اور آپ سوال کیجئے آپ کو عطا کی جاوے گی  
 میں اپنا سر سجدہ سے اٹھاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس حمد کے ساتھ کروں گا جو حمد اللہ تعالیٰ نے جبکہ  
 تعلیم کرے گا پھر میں شفاعت کروں گا اور اللہ تعالیٰ میرے واسطے ایک حد مقرر کرے گا میں مومنین کو  
 جنت میں داخل کروں گا پھر اللہ تعالیٰ کی طرف دوسرے بار میں پلٹ کے آؤں گا جو وقت میں اپنے  
 رب کو دیکھوں گا میں سجدہ میں کروں گا اللہ تعالیٰ جتنی دیر جبکہ سجدہ میں چھوڑنا چاہے گا جبکہ سجدہ میں  
 چھوڑے گا پھر میرا رب مجھے فرماوے گا اے محمد آپ اپنا سر سجدہ سے اٹھائے آپ کہیے آپ کی بات  
 سنی جاوے گی آپ شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جاوے گی آپ سوال کیجئے آپ کو عطا کی جاوے گی  
 میں اپنا سر سجدہ سے اٹھاؤں گا اور اس حمد کے ساتھ اپنے رب کی حمد کروں گا جو حمد کہ جبکہ میرا رب سکھایا  
 پھر میں شفاعت کروں گا میرے واسطے ایک حد مقرر کی جاوے گی مومنین کو میں جنت میں داخل کروں گا  
 پھر تیسری بار میں پلٹ کے آؤں گا جو وقت میں اپنے رب کو دیکھوں گا سجدہ میں کروں گا جتنی دیر تک  
 جبکہ سجدہ میں میرا رب چھوڑنا چاہے گا سجدہ میں چھوڑے گا پھر مجھے کہا جاوے گا اے محمد آپ اپنا سر  
 سجدہ سے اٹھائی اور آپ کہیے آپ کی بات سنی جاوے گی اور آپ سوال کیجئے آپ کو عطا کی جاوے گی اور آپ  
 شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جاوے گی میں اپنا سر سجدہ سے اٹھاؤں گا اور اس حمد کے ساتھ  
 اپنے رب کی حمد کروں گا جو حمد کہ میرا رب جبکہ سکھائے گا پھر میں شفاعت کروں گا میرے واسطے ایک حد  
 مقرر کی جاوے گی میں مومنین کو جنت میں داخل کروں گا پھر چوتھی بار میں پلٹ کے آؤں گا اور اپنے



رب سے کہوں گا اسے میرے رب کوئی باقی ذرہ یا گروہ شخص جسکو قرآن نے روکا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا، اور اس کے قلب میں ایک جو کے وزن کی برابر خیر ہوگی وہ دوزخ سے نکلے گا پھر دوزخ سے وہ شخص نکلے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور اس کے قلب میں ایک گیسون کے وزن کی برابر خیر ہوگی پھر دوزخ سے وہ شخص نکلے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور اس کے ولین ایک وزہ کی وزن کی برابر خیر ہوگی۔

احمد نے صحیح سند سے اس سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی صراط سے کسبہ کرتے ہیں میں بھڑا کر انتظار کرتا رہوں گا کیا ایک میرے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام آدین گے اور کہیں گے کہ یہ انبیاء ہیں اسے محمد آپ کے پاس آئے ہیں وہ سوال کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ صحیح امتون کے درمیان اس غم کی وجہ سے حسین وہ ہیں تعزیتی کروے جس جگہ چاہے ان کو بھیجے امتون کی یہ حالت ہوگی کہ عرف ان کے وہ انون تک پہنچ گیا ہو گا مومن پر وہ عرق ایسا ہوگا جیسے زکام کی حالت ہوتی ہے اور کافر اس عرق سے ایسی حالت میں ہوگا کہ اس کو موت ڈالنا پڑی ہوگی آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرما دیں گے کہ آپ منتظر رہیے یہاں تک کہ میں پلٹ کر آجاؤں یہ فرما کر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلے جا دیں گے اور عرش کے نیچے کھڑے ہو جاویں گے آپ وہ تقرب پاویں گے کہ نہ کوئی فرشتہ برگزیدہ پاوے گا اور نہ کوئی نبی مرسل اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام کو وحی کرے گا اور یہ فرماوے گا کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ اور آپ سے کہو کہ اپنا سرحدہ اوٹھائے اور آپ سوال کیجئے آپ کو عطا کی جاوے گی اور آپ شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جاوے گی میں اپنی امت کے حق میں شفاعت کروں گا ننانوے آدمیوں میں سے ایک انسان کو نکالوں گا اور میں اپنے رب کے پاس شفاعت کے لئے آتا جاتا رہوں گا اور میں کسی مقام میں کھڑا ہوں گا مگر شفاعت کروں گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو یہ عطا فرماوے گا کہ مجھے فرماوے گا اسے محمد اپنی امت سے خلق اللہ میری اسکو جنت میں داخل کیجئے جس نے ایک ہی دن اخلاص کی حالت میں لا الہ الا اللہ کے ساتھ شہادت دی ہے اور اس حالت پر مر گیا ہے۔

احمد اور ابو یعلیٰ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 فرمایا ہے کہ کوئی نبی نہ تھا مگر اوس کے لئے ایک دعا تھی کہ دنیا میں اوس دعا کی روانی چاہی یا اوس کو  
 پورا کر لیا اور میں نے اپنی امت کی شفاعت کی دعا کو دنیا میں چھپا رکھا اور میں قیامت کے دن  
 سید اولاد آدم ہوں گا اور مجھ کو اس کا فخر نہیں ہے اور میں پہلا دو شخص بنی تمیم سے زمین فتح ہوگی اور  
 مجھ کو اس کا فخر نہیں ہے اور میرے ہاتھ میں لوئے حمد ہوگا اور اس کا فخر مجھ کو نہیں ہے آدم علیہ السلام  
 اور ان کے سوا جو لوگ ہوں گے وہ میرے لڑکے نیچے ہوں گے اور مجھ کو اس کا فخر نہیں ہے اور  
 قیامت کا دن آدمیوں پر راز ہوگا بعض آدمی بعض سے کہیں گے کہ بھوک آدم علیہ السلام ابو البشر کے  
 پاس لے چلو تاکہ وہ ہمارے رب سے ہماری شفاعت کریں ہمارا رب ہمارے درمیان حکم فرماوے  
 آدم علیہ السلام ان سے کہیں گے کہ میں تمہاری شفاعت نہیں کر سکتا میں اپنی خطا کے سبب سے  
 جنت سے نکالا گیا ہوں اور آج کے دن مجھ کو کوئی شے غم نہیں ڈالتی ہے مگر میرا نفس و لیکن تم  
 لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ اول انبیاء میں لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آویں گے اور ان کو  
 کہیں گے کہ آپ ہماری شفاعت ہمارے رب سے کیجئے تاکہ ہمارے درمیان حکم کرے نوح علیہ السلام کہیں گے  
 کہ میں تمہاری شفاعت نہیں کر سکتا میں اپنے فرزند کے واسطے سوال کیا تھا مجھ کو آج کے دن کوئی شے غم میں  
 نہیں ڈالتی ہے مگر میرا نفس و لیکن تم لوگ ابراہیم خلیل الرحمن کے پاس جاؤ آدمی حضرت ابراہیم علیہ السلام  
 کے پاس آویں گے اور ان سے کہیں گے اے ابراہیم آپ ہماری شفاعت ہمارے رب سے کیجئے  
 تاکہ ہمارے درمیان حکم کرے ابراہیم علیہ السلام کہیں گے میں تمہاری شفاعت نہیں کر سکتا میں نے  
 اسلام میں تین جھوٹ بولے ہیں واللہ میں نے ان جھوٹوں کے ساتھ جفا و نہ نہیں کیا مگر اللہ تعالیٰ کے  
 دین کی طرف سے ایک قول ابراہیم کا دانی مقیم ہے دوسرا قول ایسا کہ ابراہیم کہتا ہے تیرا قول آج کا  
 یہ ہے کہ جہوت وہ بادشاہ کچا پاس آئے تھے اور اوس بادشاہ نے چکی عورت کو پوجا تھا کہ یہ کون ہے  
 تو اپنے کہا تھا انتہی یعنی میری بہن ہے اور ابراہیم علیہ السلام کہیں گے کہ آج کے دن مجھ کو کوئی غم میں  
 نہیں ڈالتی ہے مگر میرا نفس و لیکن تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے

اون کو اپنی رسالت اور اپنے کلام کے ساتھ برگزیدہ کیا ہے آدمی موسیٰ علیہ السلام کے پاس آویں گے اور اون سے کہیں گے اے موسیٰ آپ وہ شخص ہیں جسکو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام کے ساتھ برگزیدہ کیا ہے آپ ہماری شفاعت اپنے رب سے کیجئے موسیٰ علیہ السلام کہیں گے میں تمہاری شفاعت نہیں کر سکتا میں نے ایک نفس کو بغیر نفس کے قتل کیا ہے اور آج کے دن مجھکو کوئی شے غم میں نہیں ڈالتی ہے مگر میرا نفس ولیکن تم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ روح اللہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کا کلمہ میں آدمی عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آویں گے اور اون سے کہیں گے کہ آپ ہماری شفاعت اپنے رب سے کیجئے تاکہ ہمارے درمیان حکم کرے عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ میں تمہاری شفاعت نہیں کر سکتا میں اللہ تعالیٰ کے سوالہ مانا گیا تھا (یعنی اُنکی قوم نے اُنکو اپنا مسیحا و اختیار کیا تھا) وہ فرماویں گے آج کے دن مجھکو کوئی شے غم میں نہیں ڈالتی ہے مگر میرا نفس ولیکن تم لوگ یہ بتاؤ کہ جو متاع ایک طرف میں ہوا اور اس پر بھری لگی ہو جب تک مہر نہ توڑی جاوے تھے کیا اس پر کسی کو قدرت ہو سکتی ہے آدمی کہیں گے کہ قدرت نہیں ہو سکتی عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آج کے دن وہ حاضر ہیں اور اون کے اگلے پچھلے گناہ بخشدئی گئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی میرے پاس آویں گے اور کہیں گے اے محمد آپ ہماری شفاعت اپنے رب سے کیجئے تاکہ ہمارے درمیان حکم کرے میں اون سے کہوں گا کہ میں ہی شفاعت کے لئے ہوں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ شفاعت کے لئے اون دے گا جس شخص کو چاہے گا اور اس کی شفاعت سے راضی ہو گا جو حق اللہ تعالیٰ یہہ ارادہ کرے گا کہ اپنی خلق کے درمیان حکم دے منادی کرے والا پکارے گا کہ امد کہان ہیں اور اون کی امت کہان ہے ہم آخرین اولین میں ہم کل امتوں کے آخر میں اور جن لوگوں سے حساب لیا جاوے گا ہم اولیٰ ہوں گے امتیں جو راسعین ہوں گی ہمارے لئے راستہ چھوڑ دیں گی اور وہ آپس میں سے ہٹ جائیں گے ہم ایسی شان سے گزر جاویں گے کہ حضور کے اندر سے نر جھلین ہوں گے گلہ امتیں ہکو دیکھ کر کہیں گی کہ قریب یہ یہ کل امت انبیاء ہوں ہم لوگ جنت کے دروازوں کے پاس آویں گے میں دروازہ جنت کا حلقہ پکڑوں گا اور دروازہ کھٹکھٹاؤں گا پھر چھا جاوے گا آپ کون میں کہوں گا میں محمد ہوں میں اپنے رب عزوجل کے

پاس آؤں گا۔ میرا رب اپنی کرسی پر ہو گا میں سجدہ میں کروں گا اور اپنے رب کی اون حماد سے حمد کروں گا کہ کسی نے جو مجھے پہلے تھا اون حماد سے حمد نہ کی ہو گی اور نہ اون حماد سے کوئی میرے بعد حمد کرے گا کہا جاوے گا اے محمد اپنا سر سجدہ سے اٹھائے اور سوال کیجئے اُپکو عطا کی جاوے گی اور آپ کیجئے آپ کی بات سنی جاوے گی اور آپ شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جاوے گی میں کہوں گا رب امتی امتی کہا جاوے گا کہ جن لوگوں کے دلوں میں اتنا اتنا متعال ایمان ہے اون کو نکال لیجے پھر میں اپنے رب کے پاس پلٹ کے آؤں گا اور سجدہ کروں گا اور جو میں نے پہلے کہا تھا وہ کہوں گا کہا جاوے گا کہ آپ اپنا سر سجدہ سے اٹھائے اور آپ کیجئے آپ کی بات سنی جاوے گی اور آپ سوال کیجئے اُپکو عطا کی جاوے گی اور آپ شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جاوے گی میں کہوں گا رب امتی امتی میرا رب کہے گا کہ جن لوگوں کے دلوں میں اتنا اتنا ایمان متعال کی برابر ہو اور اول لوگوں کے حکمت سے کم ہے اون کو نکال لیجئے پھر میں پلٹ کے آؤں گا اور سجدہ کروں گا اور پہلے میں نے جو کچھ کہا تھا اس کی مثل کہوں گا کہا جاوے گا کہ آپ اپنا سر اٹھائی اور آپ کیجئے آپ کی بات سنی جاوے گی اور آپ سوال کیجئے اُپکو عطا کی جاوے گی اور آپ شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جاوے گی میں کہوں گا رب امتی امتی مجھے کہا جاوے گا کہ جن لوگوں کے دلوں میں اتنا اتنا ایمان برابر متعال کی ہو اور اون لوگوں سے جواول اور دوم تھے کم ہو اون کو دوزخ سے نکال لیجئے۔

طبرانی نے (اوسط) میں اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انبیاء کے واسطے سونے کے منبر ہوں گے وہ اون منبروں پر بیٹھیں گے اور میرا منبر باقی رہے گا میں انہیں نہیں بیٹھوں گا اور اپنے رب کے سامنے اس خوف سے کہڑا رہوں گا کہ میرا رب مجھ کو جنت میں بھیجے اور میری امت باقی رہے میں رب امتی امتی کہوں گا اللہ تعالیٰ فرماوے گا اے محمد آپ کیا ارادہ کرتے ہیں میں آپ کی امت کے ساتھ کیا معاملہ کروں میں کہوں گا اے رب اون کا حساب بھلے فرماوے میں شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ مجھ کو اون مروون کے اعمال کے مستانہ و نیکو جاوے گا

جو دوزخ کی طرف بھیجے گئے ہوں گے یہاں تک کہ مالک خادق دوزخ کہے گا اسے محمد اپنے رب کے غضب کے واسطے میں نے دوزخ میں آپ کی امت میں سے کچھ باقی نہیں چھوڑا۔

بخاری نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ اسے کہل آدمی قیامت کے دن اپنے پاؤں کی انگلیوں پر کھڑے ہو کر باگھٹنیوں سے اپنے نبی کے پیچھے پھریں گے اور کہیں گے اسے فلاں ہماری شفاعت کر اسے فلاں ہماری شفاعت کر یہاں تک کہ شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک منتهی ہوگی شفاعت کا دن وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود میں مبعوث کرے گا۔

اور بھی بخاری نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ اسے کہل آدمی نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ آفتاب یہاں تک قریب آجائے گا یہاں تک کہ پسینا نصف کان تک پہنچے گا اس درمیان کہ آدمی اس حالت میں ہوں گے وہ آدم علیہ السلام سے استغاثہ کریں گے آدم علیہ السلام کہیں گے کہ میں صاحب شفاعت نہیں ہوں پھر آدمی نورس علیہ السلام کے پاس جاویں گے وہ بھی علیہ السلام جواب دیں گے پھر آدمی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جا کر کہیں گے آپ شفاعت کریں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ خلق کے درمیان حکم کرے گا آپ جاویں گے یہاں تک کہ جنت کے دروازہ کے حلقہ کو پکڑیں گے اس دن اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود میں مبعوث کرے گا کل اہل جمع آپ کی تشریف کریں گے۔

بخاری نے ابو یوسف نے (بعث) میں حدیث سے روایت کی ہے کہ اسے کہل آدمی نے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کل آدمیوں کو ایک زمین پر جمع کرے گا اور کوئی نفس کلام نہ کرے گا: دل جو شخص ملایا جاوے گا وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں گے آپ کہیں گے لبیک وسعدیک والآخر فیہ لبیک والآخر لبیس لبیک واللہدی من

ہدیہ وعبدک بین یدیک وبینک والیک لانجا منک الا لبیک تبارک وتعالیٰ لبیک رب البیت اس وقت آپ شفاعت کریں گے پس وہ مقام اللہ تعالیٰ کا یہ قریب ہے مسیحا یسوع ربک مقام محمود

ابن ابی شیبہ نے اور ابن عباس نے (سنن) میں سلمان سے روایت کی ہے کہ اسے آفتاب کی قیامت کے دن دس برس کی حرارت و بجائے گی پھر آفتاب آدمیوں کی کھوپڑیوں کے قریب ہو جائے گا یہاں تک کہ آفتاب تو سینہ ہو جائے گا یعنی دو کمانوں کے گوشہ کی مقدار میں قریب ہو جائے گا اور

آدمی غرق کرین گے یہاں تک کہ سینا زمین پر آدمی کے قد کی برابر ٹپک کر آجاوے گا پھر وہ  
 سینا اوپر کو اونچا ہو گا یہاں تک کہ مرد و غرق کرے گا سلمان نے کہا یہاں تک سینا بھونچے گا  
 کہ مرد غرق غرق کرے گا جو وقت آدمی اوس حالت کو دیکھیں گے جس حالت میں وہ ہوں گے  
 بعض بعض سے کہے گا جس مصیبت میں تم لوگ ہو کیا تم نہیں دیکھتے ہو اپنے باپ آدم علیہ السلام  
 کے پاس آؤنا کہ تمہارے رب سے تمہاری شفاعت کرین آدمی آدم علیہ السلام کے پاس آؤنگے  
 اور اون سے کہیں گے اے ہمارے باپ آپ وہ شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست  
 قدرت سے پیدا کیا ہے اور آپ میں اپنی روح بھونکی ہے اور اپنی جنت میں آپ کو ٹھہرایا ہے آپ  
 اٹھیے اور ہماری شفاعت اپنے رب سے کیجئے جس حالت میں ہم لوگ ہیں آپ اوس کو دیکھتے  
 ہیں آدم علیہ السلام اون سے کہیں گے میں تمہاری شفاعت نہیں کر سکتا آدمی اون سے پوچھیں گے  
 کس کے پاس جانے کے لئے آپ ہمارے فرماتے ہیں آدم علیہ السلام کہیں گے کہ عبد شاکر کے  
 پاس جاؤ آدمی نوح علیہ السلام کے پاس آویں گے اور اون سے کہیں گے اے اللہ تعالیٰ کے  
 بنی آپ وہ شخص ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو عبد شاکر پیدا کیا ہے اور جس حالت میں ہم لوگ ہیں آپ  
 اوس کو دیکھتے ہیں آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے نوح علیہ السلام کہیں گے کہ میں  
 تمہاری شفاعت نہیں کر سکتا آدمی اون سے پوچھیں گے کہ کس کے پاس جانے کے لئے آپ ہمارے  
 حکم دیتے ہیں نوح علیہ السلام کہیں گے کہ تم لوگ ابراہیم خلیل الرحمن کے پاس جاؤ آدمی ابراہیم  
 علیہ السلام کے پاس آویں گے اور اون سے کہیں گے اے خلیل الرحمن جس حالت میں ہم لوگ  
 ہیں آپ ہمارے دیکھتے ہیں آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے ابراہیم علیہ السلام کہیں گے  
 میں تمہاری شفاعت نہیں کر سکتا آدمی اون سے پوچھیں گے کہ کس کے پاس جانے کے لئے آپ  
 ہمارے کہتے ہیں ابراہیم علیہ السلام کہیں گے کہ تم لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ وہ  
 ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اون کو اپنی رسالت اور اپنے کلام کے ساتھ برگزیدہ کیا ہے آدمی موسیٰ  
 علیہ السلام کے پاس جاویں گے اور اون سے کہیں گے کہ جس حالت میں ہم لوگ ہیں آپ اوس

۱۵ غرض  
 جان اور آواز  
 ملتی ہیں معدت  
 سر ۱۲

دیکھتے ہیں آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے موسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ میں تمہاری شفاعت نہیں کر سکتا آدمی اور ان سے پوچھیں گے کس کے پاس جانے کے لئے آپ ہکو امر کرتے ہیں موسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ تم لوگ کلمۃ اللہ اور روح اللہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ آدمی عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آویں گے اور ان سے کہیں گے اے کلمۃ اللہ اور روح اللہ جس حالت میں ہم لوگ ہیں آپ اوسکو دیکھتے ہیں آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ میں تمہاری شفاعت نہیں کر سکتا آدمی پوچھیں گے کہ کس کو پاس جانے کے لئے آپ ہکو امر کرتے ہیں عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ تم لوگ اوس عبد کے پاس جاؤ جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ نے فتح کی ہے اور اگلے پھیلے گناہ بخشدی ہیں اور آج کے دن وہ ایسی حالت میں آویں گے کہ بے خوف ہوں گے اور ستودہ ہوں گے آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آویں گے اور آپ سے کہیں گے اے نبی اللہ آپ وہ شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے سبب فتح کی ہے اور آپ کے اگلے پھیلے گناہ بخشدی ہیں اور آپ اس مقام میں ایسی حالت میں آئے ہیں کہ آپ کو امن ہے جس حالت میں ہم لوگ ہیں آپ اوسکو دیکھتے ہیں آپ اپنی رب سے ہماری شفاعت کیجئے آپ فرما دیں گے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں آپ آدمیوں کو رو دتے ہوئے نکلتے یہاں تک کہ جنت کے دروازہ تک پہنچیں گے اور جنت کے دروازہ کا حلقہ جو سونے کا ہو گا اوس کو پکڑیں گے اور آپ دروازہ کھٹ کھٹائیں گے کوئی پوچھے گا یہ کون شخص دروازہ جنت کھٹ کھٹا رہا ہے آپ جواب دیں گے میں محمد ہوں آپ کے واسطے جنت کا دروازہ کھول دیا جاوے گا آپ آویں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو جاویں گے اور سجدہ کے باب میں آپ اوزن چاہیں گے آپ کو اوزن دیا جاوے گا آپ سجدہ کریں گے آپ کو نذاری جاوے گی اے محمد آپ اپنا سر سجدہ سے اٹھائی آپ سوال کیجئے آپ کو عطا کی جاوے گی اور آپ شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جاوے گی اور آپ دعا کیجئے آپ کی دعا کی اجابت ہوگی اللہ تعالیٰ اوس وقت اوس ثنا اور تحمید اور تجمید کی آپ پر کنشائش کرے گا کہ خلافت میں سے کسی کے واسطے آپ کی کنشائش

تہین کی ہوگی اور نہ انکی جاوے گی اسے محمدؐ آپ اپنا سر اوٹھائی آپ سوال کیجئے آپکو عطا کی جاوے گی  
 آپ شفاعت کیجئے آپکی شفاعت قبول کی جاوے گی اور آپ دعا کیجئے آپکی دعا قبول کی جاوے گی  
 آپ اپنا سر مبارک مجددہ سے اوٹھائیں گے اور آپ دو بار یا تین بار امتی امتی فرما دیں گے۔ آپ  
 اوس شخص کے حق میں جس کے دل میں منقار وانہ یا منقار جو یا منقار وانہ رائی ایمان ہوگا شفا  
 کریں گے یہ مقام محمود ہے۔

طبرانی نے (کبیر) میں اور ابن ابی حاتم اور ابن مردیہ نے عقبہ بن عامر سے روایت کی ہے  
 کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو وقت اللہ تعالیٰ اولین اور آخرین کو  
 جمع کرے گا اور ان کے درمیان حکم فرماوے گا اور حکم سے فارغ ہو جاوے گا مومنین کہیں گے کہ  
 ہمارے رب نے ہمارے درمیان حکم فرمایا اور حکم سے فارغ ہو گیا ہماری شفاعت ہمارے رب سے  
 کو شفع کرے گا آدمی کہیں گے کہ آدم علیہ السلام شفاعت کریں گے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے  
 ہاتھ سے پیدا کیا ہے اور ان سے کلام کیا ہے آدم علیہ السلام کے پاس آویں گے اور ان سے  
 کہیں گے کہ ہمارے رب نے حکم دیدیا ہے اور حکم سے فارغ ہو گیا ہے اور آپ اٹھیں اور ہمارے  
 رب سے ہماری شفاعت کیجئے آدم علیہ السلام کہیں گے کہ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ تو  
 نوح علیہ السلام کے پاس آویں گے نوح علیہ السلام آدمیوں کو ابراہیم علیہ السلام کی طرف رہبری  
 کریں گے آدمی ابراہیم علیہ السلام کے پاس آویں گے وہ موسیٰ علیہ السلام کی طرف رہبری کریں گے  
 آدمی موسیٰ علیہ السلام کے پاس آویں گے وہ عیسیٰ علیہ السلام کی طرف رہبری کریں گے آدمی  
 عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آویں گے وہ یحییٰ کہیں گے کہ میں تمہاری رہبری غریبی امی کی طرف کرتا  
 ہوں آدمی میرے پاس آویں گے اللہ تعالیٰ مجھکو ان وں دے گا کہ میں اوس کے پاس پہنچوں گا  
 میری جگہ سے ایسی پاکیزہ ترخو شبو بھلے گی کہ جس کو کسی نے ہرگز نہ سونگھا ہوگا یہاں تک کہ میں  
 اپنے رب کے پاس آؤں گا اللہ تعالیٰ میری شفاعت قبول کرے گا اور میرے سر کے بالوں سے  
 میرے لئے ایسا نوزیدہ کرے گا کہ پاؤں کے ناخنوں تک وہ نوز ہوگا۔



ابن ابی عاصم نے (سننہ) میں انس سے روایت کی ہے انس نے مرفوعاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ میں اپنے رب کے پاس شفاعت کرتا ہوں گا اور میرا رب میری شفاعت قبول کرتا رہے گا یہاں تک کہ میں کہوں گا اے میرے رب! اون لوگوں کے حق میں میری شفاعت قبول فرما جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا اللہ تعالیٰ فرماوے گا کہ یہ امر نہ آپ کے واسطے سزاوار ہے اور نہ کسی کے واسطے جھکنا اپنی عزت اور اپنے جلال اور اپنی رحمت کی قسم ہے میں دوزخ میں کسی کو نہ چھوڑوں گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہو گا۔

احمد اور طبرانی سے عباد بن الصامت سے عبادہ - نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد میں نے کسی نبی اور کسی رسول کو پیدا نہیں کیا مگر اوس نبی اور رسول نے مجھ سے ایک خواہش چاہی میں نے اوس نبی اور رسول کی خواہش عطا کی اسی آپ سوال کیجے آپ کو عطا کی جاوے گی میں نے عرض کی میرا سوال میری امت کی شفاعت دوزخ قیامت ہے ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ شفاعت کیا شے ہے آپ نے فرمایا میں کہوں گا اے میرے رب میری شفاعت وہ ہے جس کو تیرے پاس بیٹے چھپایا ہے اللہ تعالیٰ فرماوے گا بیشک اللہ تعالیٰ میری بقیہ امت کو دوزخ سے نکلے گا اور اون کو جنت میں داخل کرے گا۔

احمد اور طبرانی اور بزار نے معاذ بن جبل اور ابی موسیٰ اشعری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے رب نے اس امر کے درمیان مجھ کو اختیار دیا کہ میری نصف امت کو جنت میں داخل کرے یا میں شفاعت کروں میں نے اون کے لئے شفاعت کو اختیار کیا اور مجھ کو یہ معلوم ہوا کہ شفاعت اون کے لئے زیادہ وسیع ہے اور شفاعت اون لوگوں کے لئے ہے جو کہ مر گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کچھ شرک نہیں کرتے تھے۔

طبرانی نے (اوسط) میں ابوبکر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے فرمایا ہے کہ میں جہنم کے پاس آؤں گا اور اوس کا دروازہ کھٹ کھٹاؤں گا میرے واسطے اوس کا دروازہ کھولا جاوے گا میں اوس میں داخل ہوں گا اور اللہ تعالیٰ کی حمد اوس میں جاری کروں گا کہ کسی نے اوس کی حمد مجھ سے پہلے اوس کی مثل نہ کی ہوگی اور نہ میرے بعد کوئی شخص اوس کی حمد کرے گا پھر دوزخ سے اوس لوگوں کو نکالوں گا جنھوں نے اخلاص کی حالت میں لا الہ الا اللہ کہا ہوگا۔

ابو یعلیٰ نے عوف بن مالک سے اور جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے اپنے فرمایا ہے کہ ہکو چار چیزیں عطا کی گئی ہیں کہ وہ چار چیزیں کسی کو جو ہم سے پہلے تھے عطا نہیں کی گئیں اور میں نے اپنے رب سے پانچویں چیز کا سوال کیا میرے رب نے مجھ کو وہ عطا کی وہ پانچویں چیز کیا اچھی چیز ہے ہر ایک بنی اپنی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا اور اپنی قوم سے تجاوز نہیں کرتا تھا اور میں حج آدمیوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں اور ایک جہینہ کی مسافت پر ہمارا دشمن ہم سے ڈرتا ہے اور کل زمین ہمارے واسطے پاک اور مسجد پیدا کی گئی ہے اور ہمارے واسطے خمس حلال کیا گیا ہے اور میں نے اپنے رب سے یہ سوال کیا ہے کہ میرے رب سے کوئی بندہ میری امت کا جو اوس کی توحید کرتا ہے نہ ملے گا مگر اوس کو میں جنت میں داخل کروں گا۔

آدم اور ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے ابو موسیٰ اشعری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں کسی بنی کو مجھ سے پہلے وہ پانچ چیزیں عطا نہیں کی گئیں میں احمر اور اسود یعنی گورے اور کالے کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں اور ایک جہینہ کی مسافت پر مجھ کو نصرت دی گئی ہے اور کل زمین میرے واسطے مسجد اور طہور پیدا کی گئی ہے اور میرے واسطے غنیمتیں حلال کی گئی ہیں اور جو لوگ کہ مجھ سے پہلے تھے اوس کو کئے غنیمتیں حلال نہیں ہوئیں اور مجھ کو شفاعت عطا کی گئی اور کوئی بنی نہیں ہے مگر اوس نے شفاعت کو مقدم کیا ہے اور میں نے اپنی شفاعت کو موخر کیا ہے میں نے اوس شفاعت کو اوس شخص کو دیا گروانا ہے جو شخص میری امت میں سے ایسے حال میں مرے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کچھ

شرک ذکر سے گا۔

ابن ابی شیبہ اور ابو یعلیٰ اور ابو نعیم اور بیہقی نے ابو ذر سے روایت کی ہے کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھ کو پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں کسی بنی کو جو مجھ سے پہلے تھا وہ چیزیں عطا نہیں کی گئیں۔ راوی نے اس حدیث کو ابو موسیٰ کی حدیث کی مثل ذکر کیا مگر ابو ذر کی حدیث میں یہ ہے ابو ذر نے پانچوں شے کے بیان میں یہ کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے کہا گیا کہ آپ سوال کیجے آپ کو عطا کی جاوے گی میں نے اپنی دعا کو جو امت کی شفاعت کیوں ہے قیامت کے دن تمہی چاہا یا جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کچھ شرک نہیں کیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ وہ شفاعت اوس کو پانے والی ہے۔

احمد اور طبرانی نے (اوسط) میں اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے ام حبیبہ سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد میری امت جس چیز سے ملے گی اور بعض بعض کا خون پیئگا مجھ کو کھلایا گیا اور یہ امور اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلے ہی واقع ہو چکے ہیں نبی اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کیا کہ اون کے باب میں قیامت کے دن مجھ کو شفاعت کا والی کرو اللہ تعالیٰ مجھ کو والی کر دیا۔

مسلم نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابراہیم علیہ السلام کا قول من تبعنی فانہ متی ومن عصاۃ فانک عفو رحیم اور عیسیٰ علیہ السلام کا قول ان تعذبہم فانہم سباوک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم پڑھا اور آپ نے اپنے دو لون ہاتھ اٹھائے اور امتی امتی فرمایا پھر آپ روئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبریل تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ اور آپ سے کہدو کہ میں آپ کو آپ کی امت کے معاملہ میں خوشنود کروں گا اور آپ کے ساتھ برائی نہ کروں گا۔

بزار نے اور طبرانی نے (اوسط) میں حضرت علیؑ سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میں اپنی امت کی ضرور شفاعت کروں گا یہاں تک کہ میرا رب مجھ کو نہ کرے گا۔

اے محمدؐ کیا آپ راضی ہو گئے میں کہوں گا اے میرے رب میں راضی ہو گیا۔

طبرانی نے (اوسط) میں حسن سند سے ابی سعید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو پانچ چیزیں عطا کی گئیں کہ وہ پانچ چیزیں کسی نبی کو جو مجھ سے پہلے تھا عطا نہیں کی گئیں میں احمد اور اسود کی طرف بھیجا گیا ہوں اور ہر ایک نبی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور مجھ کو ایک مہینہ کی مسافت پر رب سے نصرت دی گئی اور مجھ کو غنیمتیں کھلائی گئیں اور غنیمت کو کسی نے جو مجھ سے پہلے تھا نہیں کھایا اور کل زمین میرے لئے پاک اور مسجد کی گئی اور غنیموں میں سے کوئی نبی نہیں ہے مگر اس کو ایک دعا دی گئی ہے اور اس نبی نے اس دعا کی تعمیل کی ہے اور میں نے اپنی دعا کو جو امت کی شفاعت ہے آخر پر رکھا ہے جو شخص ایسے حال میں مر گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کچھ شریک نہیں کرتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ وہ دعا اس کو پہنچنے والی ہے۔

ابن ابی شیبہ اور ابویعلیٰ نے صحیح سند سے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اون لہو لب کو نبیوں کے واسطے جو بشر کی وزیت سے ہیں سوال کیا کہ اون کو عذاب نہ دے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو عطا کیا۔ ابن عبد البرؒ کہا ہے کہ وہ لہو لب کرنے والے لڑکے میں اس لئے کہ اون کے اعمال لہو لب کی مانند غیر شرط کے ہیں اور غیر قصد اور غم کے اون سے صادر ہوتے ہیں۔

احمد اور ابن ابی شیبہ اور ترمذی اور حاکم نے ابی ابن کعب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو وقت قیامت کا دن ہو گا میں انبیاء کا امام اور اون کا خطیب اور اون کا صاحب شفاعت ہوں گا یہ میں بغیر فخر کے کہتا ہوں۔

مسلم نے ابی ابن کعب سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے پاس میرے رب نے فرشتہ کو بھیجا کہ میں قرآن شریف کو ایک حرف پڑھوں میں نے اس پیام کو اپنے رب کی طرف پہنچا دیا اور میں نے کہا اے میرے رب میری امت پر اس امر کو

آسان کر پھر دوسری بار میری طرف وہ حکم پہیرا گیا کہ میں قرآن شریف کو دو حرفون پر پڑھوں  
میں نے کہا اسے میرے رب میری امت پر اس امر کو آسان کر پھر تیسری بار میری طرف وہ  
حکم پہیرا گیا کہ میں قرآن شریف کو سات حرفون پر پڑھوں اور یہ فرمایا کہ آپ کے ہر ایک پہیرنے کے  
عوض میں جو میں نے پہیرا ہے ایک سوال کی اجازت ہے آپ سوال کیجئے میں نے کہا اللہ  
اعظم لامتی اور دوسرے سوال کو میں نے روز قیامت تک آخر میں رکھا اور قیامت وہ دن  
جس میں مخلوق میری طرف راغب ہوگی یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی راغب ہونگی۔  
حاکم نے اور بیہقی نے (کتاب الرویہ) میں عبادہ بن الصامت سے روایت کی ہے  
کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں روز قیامت میں سید الناس  
ہوں گا اور مجھ کو اس کا فخر نہیں ہے کوئی شخص نہ ہوگا مگر وہ قیامت کے دن میرے جھنڈے  
کے نیچے ہوگا اور کنشایش کا انتظار کرتا ہوگا اور میرے ساتھ لوائے حمد ہوگا میں جاؤں گا اور  
میرے ساتھ کل آدمی جاوین گے یہاں تک کہ میں جنت کے دروازہ پر آؤں گا اور میں  
اوس کا کھولنا چاہوں گا کہا جاوے گا کہ یہ کون ہے میں کہوں گا میں محمد ہوں کہا جاوے گا  
کہ محمد کو مر جا ہے جس وقت میں اپنے رب کو دیکھوں گا اوس کے واسطے سجدہ میں گرؤں گا  
اور اوس کی طرف دیکھوں گا۔

ابونعیم اور ابن عساکر نے حذیقہ بن الیمان سے روایت کی ہے کہ صاحب نے پوچھا  
یا رسول اللہ ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور عیسیٰ اللہ تعالیٰ کا کلمہ میں اور اللہ تعالیٰ کی رخص ہیں  
اور موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے کلام کرنے کے طور پر کلام کیا ہے خاص کر آپ کو  
کیا عطا کیا گیا ہے آپ نے فرمایا کہ کل اولاد آدم علیہ السلام قیامت کے روز میرے جھنڈے  
کے نیچے ہوں گے اور ان لوگوں میں کا پہلا میں ہوں گا جن کے واسطے جنت کے دروازے  
کھولے جاوین گے۔

بخاری نے اپنی (تاریخ) میں اور طبرانی نے (وسط) میں اور بیہقی اور ابونعیم نے

جابر بن عبد اللہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میں مرسلین کے آگے چلون گا اور وہ میرے پیچھے پیچھے ہوں گے مجھ کو اس بات کا فخر نہیں ہے اور میں خاتم النبیین ہوں اور مجھ کو اس بات کا فخر نہیں ہے اور میں اول شافع اور اول مشفع ہوں اور مجھ کو اس بات کا فخر نہیں ہے واری اور ترمذی اور ابونعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ کچھ آدمی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے بیٹھ کر اچکا انتظار کر رہے تھے اور انھوں نے اپنا پسینہ نکال کر کہا اؤن میں سے بعض نے کہا کہ تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے خلیل اختیار کیا ہے ابراہیم اوس کے خلیل ہیں اور دوسرے نے کہا کہ اؤن میں سے چیز اس سے زیادہ تعجب کی ہے کہ اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام سے کلام کرنے کے طور پر کلام کیا ہے اور دوسرے نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں اور دوسرے نے کہا کہ آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے برگزیدہ کیا ہے اتنے میں آپ اصحاب کے پاس باہر گئے اور آپ نے فرمایا کہ میں تمہارا کلام سنا کہ ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں اور وہ ایسہی ہیں اور موسیٰ نبی اللہ ہیں اور وہ ایسہی ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں اور وہ ایسہی ہیں اور آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے برگزیدہ کیا ہے اور وہ ایسہی ہیں تم لوگ سنو کہ میں حبیب اللہ ہوں اور مجھ کو اس کا فخر نہیں ہے اور میں قیامت کو لوٹے ہو گا اور اٹھائے ہوں گا اوس کے نیچے آدم علیہ السلام ہوں گے اؤن کے سوا کون ہے اور مجھ کو اس کا فخر نہیں ہے اور میں روز قیامت میں اول شافع اور اول مشفع ہوں گا اور مجھ کو اس کا فخر نہیں ہے اور میں پہلا وہ ہوں گا جو کہ جنت کے قتل کو حرکت دے گا اور اس کا مجھ کو فخر نہیں ہے اللہ تعالیٰ میرے واسطے جنت کے دروازے کھول دے گا اور مجھ کو جنت میں داخل کرے گا اور میرے ساتھ فقراء مومنین ہوں گے اور مجھ کو اس کا فخر نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کے پاس میں اکرم اولین اور آخرین ہوں اور مجھ کو اس کا فخر نہیں ہے۔

ابونعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں جن اور انس اور ہر ایک امر اور اسو کے طرف بھیجا گیا ہوں اور میرے واسطے سوا

انبیاء کے فیئینین حلال کی گئی ہیں اور کل زمین میرے واسطے مسجد اور پاک کی گئی ہو اور میرے آگے جو ملک اور دشمن ایک مہینہ کے فاصلہ پر ہیں رعب سے اون پر مجھکو نصرت دی گئی ہے۔ اور سورہ بقرہ خواتیم مجھکو عطا کئے گئے ہیں اور وہ خواتیم عرش کے خزانوں میں سے تھے اون کے ساتھ اور انبیاء کے سوا مجھکو خصوصیت دی گئی ہے اور مجھکو تورات کی جگہ مثانی اور انجیل کی جگہ مسین اور زبور کی جگہ حوایم دئے گئے اور مجھکو مفصل کے ساتھ فضیلت دی گئی اور میں دنیا اور آخرت میں اولاد آدم علیہ السلام کا سردار ہوں اور مجھکو فخر نہیں ہے اور میں پہلا وہ شخص ہوں کہ مجھ سے اور میری امت سے زمین شق ہوگی اور مجھکو اس کا فخر نہیں ہے اور قیامت کے دن میرے ہاتھ میں لوہے کا ورد ہوگا اور کل انبیاء اس کے نیچے ہوں گے اور مجھکو اس کا فخر نہیں ہے اور قیامت کے روز مجھکو جنت کی کنجیاں دی جاویں گی اور میرے ساتھ شفاعت آواز کی جاوے گی اور مجھکو اس کا فخر نہیں ہے اور جو مخلوق جنت کی طرف جاوے گی اس سے میں آگے جاؤں گا اور مجھکو اس کا فخر نہیں ہے اور میں کل امام ہوں گا اور میری امت میرے نشان قدم پر چرے گی یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ قیامت کے دن ہر ایک سبب اور ہر ایک نسب منقطع ہو جاوے گا مگر آپ کا نسب اور نسب باقی رہے گا۔

حاکم اور ہیثمی نے حضرت عمر سے روایت کی ہے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ قیامت کے دن ہر ایک سبب اور ہر ایک نسب منقطع ہو جاوے گا مگر میرا سبب اور میرا نسب باقی رہے گا کہا گیا ہے کہ اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ آپ کی امت کے آدمی قیامت کے دن آپ کے ساتھ نسبت کئے جاویں گے اور باقی انبیاء کی امتیں اون کے ساتھ نسبت نہیں کی جاویں گی اور کہا گیا ہے کہ آپ کے ساتھ ہر نسبت کی جاوے گی اس سے مخلوق متفق ہوگی اور کل انساب سے متعلق نہ ہوگا اور اس قول کی تائید زہری نے کرتی ہے جبکہ روایت کی ہے۔ ۱۷

علم من تمام راوی  
حدیث کا تمام من ہے جہاں  
من سبب جگہ جہاں  
متی ہے ۱۷

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ سب سے پہلے آپ صراط سے گزریں گے اور سب سے پہلے آپ جنت کا دروازہ کھٹ کھٹائیں گے اور سب سے پہلے آپ جنت میں داخل ہوں گے اور آپ کے بعد آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنت میں داخل ہوں گی اور آپ کے سوا چچہ بھائی کے ہر ایک بال میں نور ہوگا اور اہل عیسیٰ کو حکم کیا جاوے گا کہ وہ اپنی بہن بنت مریم کی صاحبزادی صراط سے گزر جائیں۔

اپنے نور کی حدیث اس باب میں کہ آپ کا ذکر تورات اور انجیل میں ہے آگے آچکی ہے۔ اور اس باب میں عتبہ کی حدیث بھی سابق باب میں آگے آچکی ہے اور شیخین نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جہنم کا بل کبڑا کیا جاوے گا اور میں سب سے پہلے اس پر سے گزروں گا۔

ابو نعیم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حقیقت قیامت کا دن ہوگا کہ جاوے گا اسے اہل عیسیٰ کو حکم کیا جاوے گا کہ وہ اپنی بہن بنت مریم کی صاحبزادی صراط سے گزر جائیں وہ ایسی شان سے صراط سے گزریں گی کہ دوسرے چاروں میں اور ہے ہوں گی۔

ابو نعیم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حقیقت قیامت کا دن ہوگا کہ جاوے گا اسے اہل عیسیٰ کو حکم کیا جاوے گا کہ وہ اپنی بہن بنت مریم کی صاحبزادی صراط سے گزر جائیں وہ ایسی شان سے صراط سے گزریں گی کہ دوسرے چاروں میں اور ہے ہوں گی۔

مسلم نے انس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب سے پہلے میں جنت کا دروازہ کھٹ کھٹاؤں گا۔

مسلم نے انس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ



قیامت کے دن میں جنت کے دروازہ پڑھ لگا اور اس کو کھلو اور گا خانہ جنت پوچھ گیا آپ کو بن میں کہوں گا میں محمد ہوں خانہ جنت کہے گا کہ آپ کے واسطے جھکو امر کیا گیا ہے اور آپ سے پہلے میں کسی کے واسطے جنت کا دروازہ نہ کھولوں گا۔

یہ بھی اور ابو نعیم نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن کل آدمیوں سے پہلے میری کھوپری سے زمین شق ہوگی اور جھکو اسکا خرنہیں ہے اور جھکو اسے حمد عطا کیا جاوے گا اسکا خرنہیں ہے اور روز قیامت میں کل آدمیوں کا میں سر وار ہوں گا اسکا خرنہیں ہے اور اول میں جنت میں داخل ہوں گا اور اسکا خرنہیں ہے۔

طبرانی نے (اوسط) میں حسن سند کے ساتھ حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انبیاء جنت حرام کی گئی ہیں یہاں تک کہ میں داخل ہوں اور جنت کل امتوں پر حرام کی گئی ہے یہاں تک کہ جنت میں میری امت داخل ہو اور طبرانی نے اس حدیث کی مثل ابن عباس کی حدیث سے روایت کی ہے۔

ابو نعیم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میں سب سے اول جنت میں داخل ہوں گا اسکا خرنہیں ہے اور جنت میں میرے پاس اول حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا داخل ہوں گی۔ اور فاطمہ کی مثل اس امت میں ایسی ہے جیسے مریم علیہا السلام کی مثل نبی اسرائیل میں ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ثرا و وسیلہ کے ساتھ مختص ہیں اور اس امر کے ساتھ آپ کو اختصاص ہے کہ جنت میں آپ کے منبر کے قیام قائم ہوں گے اور جنت کی بلند جگہوں میں ایک بلند جگہ آپ کا منبر ہوگا اور آپ کے منبر اور قبر شریف کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے انا اعطیناک الکثر۔ ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جھکو بہت سی خصلتیں عطا کی گئی ہیں میں اور ان کا

ذکر فرمے نہیں کرتا ہوں میرے اگلے پچھلے گناہ بخشت دی گئے اور میری امت خیر الامم پیدا کی گئی اور مجھ کو جوارح الکلم دے گئے۔ اور میرے رعب سے مجھ کو نفرت دی گئی اور کل زمین میرے واسطے مسجد اور مہر کی گئی۔ اور مجھ کو کوفہ دی گئی جس کے کوزے ستاروں کی تعداد کے موافق ہیں۔

مسلم نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس وقت تم موزن کو سنو کہ اذان دیتا ہے موزن جو کہے اوس کی مثل تم کو پھر تم مجھ پر درود بھیجو پھر تم میرے واسطے وسیلہ کا سوال کرو وسیلہ جنت میں ایک ایسی منزلت ہے کہ وہ منزلت سزاوار نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک ہی بندہ کے لئے میں امید کرتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں۔ جو شخص میرے لئے وسیلہ کو چاہے گا اوس پر میری شفاعت حلال ہوگی۔

عثمان بن سعید الدارمی نے (کتاب الروعی المجمل) میں عبادہ بن الصامت سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت النعیم کے غرقات میں سے اللہ تعالیٰ مجھ کو اعلیٰ غرض میں قیامت کے دن رخت دے گا مجھے فوق کوئی نہ ہو گا مگر حاطان عرش۔

بیہقی نے ام سلمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے منبر کے قوائم جنت میں نایت اور قایم ہیں۔ اور حاکم نے اس حدیث کی مثل ابی واقد اللیثی کی حدیث سے روایت کی ہے۔

ابن سعد نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرا منبر جنت کی بلند جگہوں میں سے ایک جگہ پر ہے۔

تفحین نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بائیں میرے مکان اور میرے منبر کے جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کی امت دنیا میں آخر ہے اور قیامت کے دن یہ لوگ اول ہیں تمام خلائق سے پہلے اللہ تعالیٰ اودن کے واسطے حکم کرے گا اور موقوف میں وہ ایک بلند رشتہ پر ہوں گے اور حضور کی

آٹھارے وہ ایسی خان سے آدین گے کہ عز و تجلین ہوں گے اور دنیا اور برزخ میں عذاب کی عجلت کی جاوے گی تاکہ قیامت میں گناہ سے پاک اور خالص ہو کے آدین اور اپنے گناہوں کے ساتھ اپنی قبروں میں داخل ہوں گے اور قبروں سے بلا گناہ کے نکلیں گے اور مومنین کی استغفار کے سبب گناہوں سے پاک ہو جاویں گے اور اون کے اعمال نامے دہنے ہاتھوں میں دئے جاویں گے اور اون کی ذریت و وڑتی ہوگی اور اون کا نور اون کے سامنے رہے گا۔ اور سجد کے اثر سے اون کے چہروں میں علامت ہوگی اور اون کے واسطے انبیاء کی مثل دو نور ہوں گے اور میزان میں وہ کل آدمیوں سے زیادہ بہاری ہوں گے اور بخلاف تمام امتوں کے کہ اون کے لئے اوس شے کا نفع ہوگا جس کے لئے اونھوں کو شش کی ہوگی اور اون کی کو شش عمل میں نہوگی بخلاف تمام امتوں کو کہ عمل عین بڑی کو شش اونھوں نے کی ہوگی۔

نور کی حدیث اوس باب میں آگے آچکی ہے جس میں یہ بیان ہے کہ آپکا ذکر تورات اور انجیل میں ہے اور ابن ماجہ نے ابو ہریرہ اور حذیفہ سے روایت کی ہے وہ دونوں راویوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اہل دنیا سے ہم لوگ آخر میں اور قیامت کے دن ہم اول ہیں اس امت کے لوگوں کے واسطے تمام مخلوق سے پہلے حکم کیا گیا ہے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت عبداللہ بن سلام سے کی ہے کہا ہے کہ جبوقت قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ مخلوق کو گروہ گروہ کر کے اٹھاوے گا اور ایک ایک بنی کو مہوٹ کرے گا یہاں تک کہ احمد اور اون کی امت ٹہرنے کی جگہ میں کل امتوں سے آخر امت ہوگی پھر جنم پر پل رکھا جاوے گا پھر متاوی کرنے والا پکارے گا احمد اور اون کی امت کہاں ہے آپ یہ سن کر کھڑے ہو جاویں گے اور آپ کی امت کے لوگ نیک اور بد آپ کے پیچھے جاویں گے وہیل کو لے لیں گے اللہ تعالیٰ اون کو دشمنوں کی انگلیوں اندھی کر دے گا اور اون کے دشمن یا دشمن اور وہی جانب سے جہنم میں گرین گے احمد بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صالحین نجات پائیں گے

اور آپ کے ساتھ ملائکہ ہوں گے جنت میں صالحین کو اور ان کے منازل میں ٹھکانا دیں گے اور وہ ملائکہ ہوں گے کہ یہ آپ کی وہی طرف اور یہ بائیں طرف رہے گا اور آپ اپنے رب تک پہنچیں گے اور آپ کے واسطے ایک کرسی اللہ تعالیٰ کی وہی طرف ڈالی جاوے گی پھر منادی کرنے والا پکارے گا کہ اے ابن عیسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی امت کہان ہے آخر حدیث تک۔

ابن جریر اور ابن مردودہ نے جابر بن عبد اللہ سے اور بخاری نے ابن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے اپنے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن میں اور میری امت ایک ایسے پشتہ پر ہوں گی کہ جیسے خلائق کو اوپر سے دیکھتے ہوں گے اور آدمیوں میں سے کوئی شخص نہ ہوگا مگر وہ اس امر کو سو رہتا ہوگا کہ وہ ہم میں سے ہوتا اور نبیوں میں سے کوئی نبی نہ ہوگا جسکی تکذیب قوم نے کی ہوگی مگر میں اور میری امت یہ مشہات وین گے کہ اوس نبی نے اپنے رب کی رسالت اپنی امت کی طرف پھونچا دی ہے۔

عکب بن مالک سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی قیامت کے دن سر کے جاوین گے میں اور میری امت ایک ٹیلہ پر ہوں گے میرا رب مجھکو منبر پر پہناتا دے گا پھر مجھکو اذن دے گا پھر جواب کہ اللہ چاہے گا کہ میں کہوں میں کہوں گا وہ مقدم مقام محمود ہے۔

بخاری نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے لوگ قیامت کے دن وضو کے آثار سے غزلجلیں گے نام سے پکاری جاوینگے۔

مسلم نے حدیث سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرا حوض اس سے زیادہ دور و دراز ہے جیسے ایلہ عدن سے دور ہے اس سے زیادہ دور ہے میں اوس حوض سے مردوں کو ہانگون گا یعنی حوض پر اون کو نہ آنے دن کا جیسے کہ مرد و عیال و منکر اپنے حوض سے ہانک رہتا ہے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ آپ ہمکو پچھانیں گے آپ نے فرمایا بیشک تم لوگ میرے پاس ایسی حالت میں آؤ گے کہ وضو کے اثر سے غزلجلیں ہوں گے تمہارے سوا کسی کے لئے

کوئی علامت نہیں ہے۔

آحمد اور بزار نے ابی الدرداء سے روایت کی ہے کہ اہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن جس شخص کو سجدہ کے واسطے اذن دیا جاوے گا میں اس کو پہچانوں گا اور اس کو سجدہ سے سزا دے گا وہ میں ہوں گا میں اپنے سامنے دیکھوں گا اور امتوں کے درمیان اپنی امت کو پہچانوں گا اور اپنے پیچھے سے اس کی مثل اپنی امت کو پہچانوں گا اور اپنی وہی جانب سے اس کی مثل اپنی امت کو پہچانوں گا اور اپنے بائیں جانب سے اس کی مثل اپنی امت کو پہچانوں گا ایک مرد نے پوچھا یا رسول اللہ آپ اپنی امت کو اور امتوں میں جو نوح علیہ السلام کے وقت سے آپ کی امت کے زمانہ تک ہو گی کیونکر پہچانیں گے آپ نے فرمایا کہ میری امت کے لوگ وضو کی نشانی سے غرہ تجلین ہوں گے اور ان کے سوا کوئی شخص غیر عجل نہ ہو گا اور میں یوں پہچانوں گا کہ ان کے نامہ اعمال ان کے ہونے یا نہ ہونے کے واسطے ہوں گے اور ان کو میں یوں پہچانوں گا کہ ان کی وزیت ان کے سامنے دوڑتی ہوگی۔

آحمد نے صحیح سند کے ساتھ ابی ذر سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اپنی امت کو قیامت کے دن اور امتوں کے درمیان حضور پہچانوں گا اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ آپ اپنی امت کو کیونکر پہچانیں گے آپ نے فرمایا کہ میں ان کو یوں پہچانوں گا کہ ان کے اعمال نامے دہنے ہاتھوں میں ہوں گے اور ہجو کے اثر سے ان کے چہروں میں علامت ہوگی اور ان کو پہچانوں گا۔ اور ان کو اس توڑ سے پہچانوں گا جو ان کے سامنے دوڑتا ہوگا۔

طبرانی نے اسلمین انس سے روایت کی ہے کہ اہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت امت مرحومہ ہے اپنی قبروں میں اپنے گناہوں کے ساتھ داخل ہوگی اور قبروں سے ایسے حال میں نکلے گی کہ کوئی گناہ اوپر نہ ہو گا مومنین جو اس امت کے واسطے منتظر ہیں گے اس کے سبب سے گناہوں سے پاک ہو جاوے گی۔

آحمد نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ اہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا ہے کہ قیامت کے دن کوئی شخص حساب نہیں کیا جاوے گا سوا اسکی مغفرت کی جاکے گی۔ مسلمان شخص اپنا عمل اپنی قبر میں دیکھے گا۔ حکیم ترمذی نے کہا ہے کہ مومن اپنی قبر میں حساب کیا جاوے گا۔ تاکہ کل کے روز اس پر موقف میں آسان ہو اور وہ برزخ میں گناہ سے پاک ہو جاوے گا۔ تاکہ قبر سے نکلتے گا اور اس سے اعمال کا بدلہ لے لیا گیا ہوگا۔

طبرانی نے (اوسط) میں روایت کی ہے اور حاکم نے اسکو صحیح حدیث کہا ہے عبد اللہ بن یزید الانصاری سے روایت ہے او تمون نے کہا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ اس امت کا عذاب اس کی دنیا میں گزرا ہے (ابو یعلیٰ نے اور طبرانی نے (اوسط) میں ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے یہ امت مرحومہ ہے اس پر کوئی عذاب نہیں ہے مگر وہ جس کے ساتھ اپنے نفسوں کو عذاب دیا یعنی جو کچھ عذاب ہوگا ان کے ہاتھوں سے ان پر ہوگا نہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

ابو یعلیٰ اور طبرانی نے ایک مروی روایت کی جو صحابہ میں سے ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس امت کی عقوبت تلوار سے ہے۔

ابن ماجہ نے اور بیہقی نے (بحث) میں انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ امت مرحومہ ہے اس کا عذاب اس کے ہاتھوں سے ہے جو وقت قیامت کا ان ہوگا ہر ایک مسلمان مرد کو ایک مرد مشرکین سے دیا جاوے گا اور اس سے کہا جاوے گا کہ وہ زخ سے بچنے کے لئے یہ مشرک تیرا فدیہ ہے۔

اصغہانی نے (ترغیب) میں لیث سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام نے کہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میزان میں اٹل الناس ہوگی اس امت کی زبانیں اس کلمہ کی مطیع ہوں گی کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے وہ کلمہ ان کی زبانوں پر ثقیل تھا وہ کلمہ لا الہ الا اللہ ہے۔

ابن ابی حاتم نے مکرہ سے اللہ تعالیٰ کے قول۔ لیس للانسان الا ما سمیٰ میں روایت کی ہے

کہا ہے کہ ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام کے صحیفوں میں اون کی امتوں کے واسطے یہ امر تھا لیکن یہ امت جو ہے تو اس کے لئے وہ ختم ہے جس کے لئے اسے کشت کی ہے مگر اس امت کی کوشش ہی کیا ہے جو کہا جاوے کہ اس امت نے یہ کوشش کی ہے جیسے کہ اور امتوں نے کوشش کی ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کی امت ہر ایک سے پہلے جنت میں داخل ہوگی اور جس کام میں وہ اللہ سے داخل ہوئے ہوں گے اون کی مغفرت کی جاوے گی اور دوسری امت کے جن لوگوں سے زمین شق ہوگی اون سے پہلے یہ لوگ ہونگے کہ زمین سے نکلیں گے۔

پہلی اور تیسری امت کی حدیث قریب میں آگے آچکی ہے اور دوسری امت کی حدیث جو ابن مسعود روایت کی گئی ہے وہ شب معراج میں آچکی ہے۔

## باب

فتح عزالدین ابن عبدالسلام نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ۔ امر ہے کہ آپ کی امت میں سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونگے اور انبیاء میں سے کسی نبی کے واسطے سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ اثر ثابت نہیں ہوا فقہین نے ابن عباس سے روایات کی ہے کہا ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکان سے محل کے ہماری طرف تشریف لائے اور فرمایا کہ جملہ امتیں میرے سامنے پیش کی گئیں ایک نبی میرے پاس سے ایسے حال میں گزرتا تھا جس کے ساتھ ایک مرد ہوتا تھا اور ایک نبی ایسے حال میں گزرتا تھا جس کے ساتھ دو مرد ہوتے تھے اور ایک نبی ایسے حال میں گزرتا تھا جس کے ساتھ کوئی نہ تھا اور ایک نبی ایسی حالت میں گزرتا تھا جس کے ساتھ ایک گروہ ہوتا تھا میں نے کثیر عام مخلوق کو دیکھا میں نے یہ امید کی کہ یہ میری

امت جہتی مجھے کہا گیا کہ یہ موسیٰ اور ارون کی قوم ہے پھر مجھے کہا گیا کہ آپ دیکھیے میں نے  
کثیر خلوق کو دیکھا جس نے افق کو گیسر لیا تھا مجھے کہا گیا کہ آپ ایسی ہی ایسی ہی دیکھتے جائے  
میں نے کثیر عام خلوق کو دیکھا مجھے کہا گیا کہ یہ لوگ آپ کی امت ہیں اور ان کے ساتھ وہ ستر ہزار  
لوگ ہیں جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔

ترمذی نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو حسن حدیث کہا ہے ابی امامہ نے  
روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ  
میرے رب نے مجھے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت میں سے ایسے ستر ہزار آدمی جنت  
میں داخل ہوں گے۔ جن کے ذمہ کچھ حساب نہ ہو گا اور میں نے اپنے رب سے زیادتی  
طلب کی میرے رب نے مجھ کو عطا کی کہ ستر ہزار آدمیوں میں سے ہر ایک آدمی کے ساتھ  
ستر ہزار آدمی ہوں گے میں نے پوچھا اے میرے رب کیا میری امت اس مقدار کو پہنچے  
گی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کے واسطے اس تعداد کو اعراب میں سے کامل کر دوں گا اور اس سے  
آگے اچکا ہے کہ یہ امر آپ کی اوس صفت سے ہے جو تورات میں ہے اور اسکا بیان غلطان  
بن عاصم کی حدیث میں اوس باب میں آیا ہے جس میں یہ ہے کہ آپ کا ذکر تورات اور انجیل میں

## باب

شیخ غزالہ دین نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ  
امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت کو عادل حکام کا مرتبہ دیا ہے اور آپ کی امت کے لوگ اور  
آدمیوں پر اس طور سے گواہی دیں گے کہ ان کے رسولوں نے ان کو تبلیغ رسالت کی ہے  
اور یہ وہ خصوصیت ہے کہ انبیاء میں سے کسی نبی کے واسطے ثابت نہیں ہوئی یہاں تک شیخ  
غزالہ دین کا قول ہے اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کدھک جملنا کم امتہ وسطا لکنوا شہداء  
علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیدا۔

تجاری اور ترمذی اور نسائی نے ابو سعید الخدری سے روایت کی ہے کہ آپ رسول اللہ



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن نوح علیہ السلام پکارے جاویں گے اور اون سے پوچھا جاوے گا کیا آپ نے تبلیغ رسالت کی تھی وہ فرماویں گے بیشک پس اونکی امت پکاری جاوے گی اور اون سے پوچھا جاوے گا کیا تمکو رسالت کی تبلیغ نوح علیہ السلام کی تھی وہ یہ کہیں گے کہ ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا اور ہمارے پاس کوئی نہیں آیا نوح علیہ السلام سے پوچھا جاوے گا کہ اپنی شہادت کون لوگ دین گے نوح علیہ السلام کہیں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی امت کے لوگ شہادت دین گے پس اللہ تعالیٰ وہ قولی بہ جو جزائے دوزخ کے لکے جلتا کہ امت وسطا لکنو تو اس شہدار علی الناس ویكون الرسول علیکم شہدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وسطا یعنی عادل ہے میری امت بتلائے جاویں گی اور نوح علیہ السلام کی تبلیغ رسالت کی شہادت دیگی۔ اور میں یہ گواہی دوں گا کہ تم لوگوں نے سچی گواہی دی ہے۔

احمد اور نسائی اور بیہقی نے ابو سعید الخدری سے روایت کی ہے کہہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن ایک نبی آوے گا اوس کے ساتھ ایک مرد ہوگا اور ایک نبی آوے گا اوس کے ساتھ دوسرا ہوگا اور دوسے اکثر ہوں گے اور انبیاء سے پوچھا جاوے گا کیا تم نے تبلیغ رسالت کی تھی وہ یہ کہیں گے بیشک پس اونکی قومیں بلائی جاویں گے اور اون سے پوچھا جاوے گا کیا تم لوگوں کو ان انبیاء نے تبلیغ رسالت کی تھی وہ کہیں گے تبلیغ رسالت نہیں کی انبیاء سے پوچھا جاوے گا کہ کون لوگ تمہاری شہادت دین گے کہ تم نے تبلیغ رسالت کر دی ہے انبیاء علیہم السلام کہیں گے کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہادت دے گی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت بلائی جاوے گی وہ یہ گواہی دین گے کہ انبیاء علیہم السلام نے تبلیغ رسالت کر دی ہے امت محمد سے پوچھا جاوے گا تم کو کیونکر علم ہوا کہ انبیاء نے اپنی امتوں کو تبلیغ رسالت کر دی ہے وہ کہیں گے کہ ہمارے پاس ہمارے نبی ایک ایسی کتاب لائے تھے جس نے ہمارے نبی سے کہ انبیاء نے رسالت کی تبلیغ

کر دی ہے ہم نے اس کتاب کی تصدیق کی ہے اور اس سے کہا جاوے گا کہ تم نے سچ کہا وہ قول  
اللہ تعالیٰ کا جو اس واقعہ کی خبر دیتا ہے یہ ہے۔ وکذلک جعلناکم امتہ وسطا لکنونوا مشہدا  
علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیدا۔

## باب

طہرانی نے (اوسط) میں ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہوا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کی حرارت میری امت پر نہیں ہے مگر کام کی  
حرارت کی مثل۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور خصائص میں سے  
کہ آپ امت کو عوض اور خصائص کے ساتھ مخصوص ہیں اور وہ خصائص واجب  
اور محرمات اور مباحات اور کرامات کی قسم سے ہیں اور ان کا ذکر آگے  
نہیں آیا ہے اس نوع کو فقہاء کی ایک جماعت نے اپنی تصنیف میں تنہا  
ذکر کیا ہے اور ہمارے اصحاب شافعیہ نے اس کا تعرض کتب فقہیہ میں  
باب محکام میں کیا ہے اور تمام و کمال اس کو جمع نہیں کیا ہے اور میں  
اسجگہ اس کو پورے طور سے انشاء اللہ تعالیٰ بیان کروں گا جس پر زیادتی  
ممکن نہ ہوگی۔ تم یہ جان لو کہ میں ہر ایک اس شے کو ذکر کروں گا کہ جس کے  
باب میں کسی عالم نے کہا ہے کہ یہ امر آپ کے خصائص میں سے ہے براہ ہے  
کہ اس پر ہمارے اصحاب شافعیہ ہوں یا نہ ہوں اور ان خصائص کی  
صحت اور علمائے کی ہے یا صحت نہیں کی ہے اس لئے کہ ایسے اقوال  
پورے طور سے جمع کرنا اور لوگوں کا جواب ہے جو علما کے کلام کا تتبع کریں والے

ہوتے ہیں اور کلام کا استیعاب کرتے ہیں اگرچہ وہ جاہل لوگ جن کی  
ہمت قاصر ہوتی ہے جو وقت اسکی مثل کلام کو دیکھتے ہیں اوس کے مورد  
پر انکار سے سہاورت کرتے ہیں۔

یہ قسم واجبات کی ہے۔ اور آپ کا اختصاص اون کو ساتھ جو جو اس میں  
یہ حکمت ہے کہ ان واجبات کے سبب درجات کی زیادتی اور قربت  
حدیث صحیح میں اللہ تعالیٰ سے یہ روایت کی گئی ہے کہ تقرب و محو ٹہنے والوں پر جو  
میں نے فرض کی ہے اوس فرض کی ادا کی مثل کسی چیز کے ساتھ ہرگز ہرگز مجھے تقرب  
نہ و محو ٹہنگے (یعنی جو چیز کہ میں نے اون پر فرض کی ہے ویسی کوئی چیز اون کے تقرب کی  
وزیہ نہیں ہے میرا فرض اون کے تقرب کا بڑا وزیہ ہے) اور ایک حدیث میں  
یہ ہے کہ ایک فرض کا ثواب ستر مندوبوں کے ثواب کی برابر ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ  
رات کی نماز اور وتر اور فجر اور چاشت کی نماز اور مسواک کرنا اور اضمحیہ  
آپ پر واجب تھا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ومن اللیل تہجد بہ نافلة لک۔ طبرانی نے ابی امامہ سے اس  
آیت شریفہ کے باب میں روایت کی ہے کہ تہجد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے  
نافلہ تھا اور تم لوگوں کے واسطے تہجد فضیلت ہے۔

طبرانی نے اوسط میں اور بیہقی نے اپنی کتاب (سنن) میں حضرت عائشہ سے  
یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین چیزیں ہیں کہ وہ  
مجھ پر فرائض ہیں اور تم لوگوں کو واسطے سنتیں ہیں ایک درود مسواک کرنا تیسرا قیام لیل

احمد اور بیہقی نے اپنی کتاب (سنن) میں ابن عباس سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین چیزیں ہیں کہ مجھ پر وہ فرائض ہیں اور تمہارے واسطے بطور میں ایک قربانی دوسرے کو تر اور تیسری چیز چاشت کی دو رکعتیں ہیں۔  
دارقطنی اور حاکم نے ابن عباس سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا ہے کہ تین چیزیں ہیں کہ وہ مجھ پر فرائض ہیں اور تم لوگوں کے واسطے نفل میں سحر اور وتر اور فجر کی دو رکعتیں۔

احمد اور بزار نے دوسری وجہ سے ابن عباس سے مرفوعاً روایت کی ہے اپنے فرمایا ہے کہ فجر کی دو رکعتوں اور وتر کے واسطے مجھ کو امر کیا گیا ہے اور تمہارے ذمہ چاشت کی نماز نہیں ہے۔

احمد اور عبید نے اپنی (مسند) میں ابن عباس سے مرفوعاً روایت کی ہے اپنے فرمایا ہے کہ چاشت کی دو رکعتوں کے واسطے مجھ کو امر کیا گیا ہے اور تم کو ان کے واسطے امر نہیں کیا گیا۔ اور مجھ کو قربانی کے واسطے امر کیا گیا ہے اور قربانی تم پر فرض نہیں کی گئی اور احمد کے لفظ میں یون وارو ہے کہ مجھ پر قربانی فرض کی گئی ہے اور تم لوگوں پر فرض نہیں کی گئی۔

احمد اور طبرانی نے تیسری وجہ سے ابن عباس سے مرفوعاً روایت کی ہے اپنے فرمایا ہے کہ تین چیزیں ہیں کہ مجھ پر فیض ہیں اور وہ تم لوگوں کے واسطے نفل ہیں وتر اور فجر کی دو رکعتیں اور چاشت کی دو رکعتیں۔

ابوداؤد اور ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم نے اور بیہقی نے اپنی (سنن) میں عبد اللہ بن خطلہ الغسیل سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر ایک نماز کے واسطے وضو کے ساتھ امر کیا جاتا تھا آپ ظاہر ہوتے یا غیر ظاہر ہوتے جبکہ یہ امر آپ پر وضو ہوا تو آپ کو ہر ایک نماز کے وقت مسواک کرنے کے واسطے امر کیا گیا

اور وضو آپکو منعاف کیا گیا مگر حدیث سے وضو کے لئے امر کیا گیا۔

فائدہ یہ ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹ پر وتر پڑھے مین۔ بعض علمائے کہا ہے کہ اگر وتر آپ پر واجب ہوتے تو آپکا فعل اونٹ پر جائز نہ ہوتا اور امام نووی نے (شرح المہذب) مین کہا ہے کہ یہ واجب ہوا آپ کے ساتھ خاص تھا اسکی کرنے کا جواز اونٹ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصایص سے تھا۔

فائدہ بیہی نے اپنی کتاب سنن مین سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وتر پڑھے مین اور وتر تمپر واجب نہیں مین اور اپنے قربانی کی ہے اور قربانی تمپر واجب نہیں ہے اور آپنے چاشت کی نماز پڑھی ہے وہ نماز تمپر واجب نہیں ہے اور آپنے ظہر کے قبل نماز پڑھی ہے وہ تمپر واجب نہیں ہے یہ امر اس بات کی آگاہی دیتا ہے کہ جس نماز کو آپ زوال کے وقت پڑھتے تھے آپ کے خصایص مین سے ہے اور آپ پر وہ نماز واجب تھی۔

دیلی نے (مسند الفرووس) مین اوس سند سے روایت کی ہے حسین نوح بن ابی مریم ہے اور ذوالفناح اعاذیف ہے ابن عباس سے مروی روایت ہے کہ وتر مجھپر فرض ہے اور وتر تم لوگون کے واسطے تطوع ہے اور قربانی مجھپر فرض ہے اور وہ تمہارے واسطے تطوع ہے اور جمعہ کے دن غسل مجھپر فرض ہے اور وہ تمہارے واسطے تطوع ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے کہ مشورہ آپ پر واجب تھا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وشارہم فی الامر ابن عدی نے اور بیہی نے (فصب) مین ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حیو ق آیتہ شریفہ وشارہم فی الامر نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگ سنا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول و دونوں مشورہ سے غنی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے مشورہ کو میری امت کے واسطے رحمت کیا ہے۔

حکیم ترمذی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو آدمیوں کی مدارات کے واسطے امر فرمایا ہے جیسے کہ مجھ کو کتابت فرایض کے واسطے اللہ تعالیٰ نے امر فرمایا ہے۔

ابن ابی حاتم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ اس کثرت سے مشورہ فرماتے تھے کہ سینے آدمیوں میں سے کسی کو مشورہ میں آپ سے زیادہ مشورہ کرنے نہیں دیکھا۔

حاکم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بغیر مشورہ کے میں کسی کو اپنا خلیفہ ٹھہراؤ تو خود زمین ابن ام عبد کو اپنا خلیفہ مقرر کرتا۔

احمد نے عبد الرحمن بن غنم سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ اگر تم دونوں کسی مشورہ میں جمع ہو گے تو میں تم دونوں سے خلاف نہ کروں گا۔

حاکم نے حباب بن المنذر سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو خصلتوں کے واسطے اشار کیا اپنے اوں و وزن خصلتوں کو مجھ سے قبول فرمایا میں آپ کے ساتھ یوم بدر میں گیا اپنے پانی کے پیچھے لشکر جمع کیا میں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا وحی سے آپ نے یہ شکر پانی کے پیچھے جمع کیا ہے یا رائے سے آپ نے فرمایا اسے حباب راجح میں نے جمع کیا ہے میں نے عرض کی رائے یہ ہے کہ پانی کو آپ اپنے پیچھے کیجے اگر آپ مضطرب ہو تو پانی کی طرف مضطرب ہوں گے آپ نے اس بات کو مجھ سے قبول کیا اور جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور انھوں نے کہا دو امرون میں سے کو نہا امر آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہو

آپ دنیا میں اپنے اصحاب کے ساتھ رہیں گے یا اپنے رب کے پاس اوس مقام میں کہ جنات النعیم سے ہے اور آپ کے رب نے آپ سے اوس کا وعدہ فرمایا ہے آپ نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ آپ ہمارے ساتھ رہیں یہ امر ہکو زیادہ دوست ہے اور آپ ہکو ہمارے دشمن کے عیوب سے خبر دیتے رہیں اور آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرماویں تاکہ ہکو اللہ تعالیٰ اون پر نصرت دے اور ہکو آسمان کی خبر کی آپ خبر دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے حباب تکو کیا ہو گیا ہے کہ تم کچھ نہیں کہتے ہو میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کے رب نے آپ کے واسطے جو جگہ اختیار کیا ہے آپ اوس کو اختیار فرمائی آپ نے اس بات کو مجھ سے قبول فرمایا۔

ابن سعد نے بھی بن سعید سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم بدرین اوسمون سے مشورہ کیا حباب بن المنذر کھڑے ہو گئے اور اونھوں نے عرض کی کہ ہم لوگ اہل حرب ہیں میں یہ مناسب دیکھتا ہوں کہ آپ پانیون سے پارا وتر جاویں مگر ایک پانی سے پارہ اتریں ہم دشمنوں سے اوس پر مقابلہ کریں گے۔ راوی نے کہا کہ آپ نے یوم قرظہ او یوم نصیر میں اصحاب سے مشورہ کیا حباب بن المنذر کھڑے ہو گئے اور یہ کہا کہ میں یہ مناسب دیکھتا ہوں کہ آپ قصور کے درمیان اتریں اور ان لوگوں کی خبر اون لوگوں سے اور اون لوگوں کی خبر ان لوگوں سے قطع کر دیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حباب بن المنذر کے قول کو اختیار کیا۔

حاکم نے عبد الحمید بن ابی عیسیٰ بن محمد بن ابی عیسیٰ سے اونھوں نے اپنے باپ سے اور اون کے باپ نے اون کے دادا سے حدیث کی ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابن الاشرف کے واسطے کون شخص میری مدد کرے گا اوس نے اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کو رسول کو یاد دای ہے محمد بن مسلمہ نے عرض کی کیا آپ اس بات کو دوست رکھتے ہیں کہ میں اوکو قتل کروں آپ یہ سن کر خاموش ہو گئے پھر اپنے فرمایا کہ سعد بن معاویہ کے پاس جاؤ اور اون سے

مشورہ کو دین اور ان کے پاس گیا اور ان سے اس واقعہ کو میں نے ذکر کیا اور انھوں نے مجھ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی برکت پر پہلے جاؤ۔ اور وی نے کہا ہے کہ آپ جن امور میں اصحاب سے مشورہ فرماتے تھے علمائے اون میں اختلاف کیا ہے ایک قوم نے کہا ہے کہ آپ خاص کج رویوں اور اس رنج اور سختی میں جو دشمن سے پہونچتی تھی اصحاب سے مشورہ کیا کرتے تھے۔ اور دوسرے علمائے کہا ہے کہ امور دنیا اور دین میں آپ اصحاب سے مشورہ کیا کرتے تھے اور دوسرے علمائے کہا ہے امور دین میں مشورہ کیا کرتے تھے اور یہ اس لئے تھا کہ احکام دینی کی علتوں اور اجتہاد کے طریق سے اون کو متنبہ کریں۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ دشمنوں سے صبر کرنا آپ پر واجب تھا اگرچہ اون کی تعداد کثیر ہوتی اور امر منکر کی تعمیر واجب تھی اور یہ وجوب خوف کی وجہ سے آپ سے ساقط نہیں ہوتا تھا بخلاف آپ کے غیر کے جو آپ کی امت سے ہو خوف کے سبب یہ وجوب اوس سے ساقط ہو جاتا ہے۔

ان دو وزن امور کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے آپ کے محفوظ رکھنے اور نگاہ رکھنے کا وعدہ کیا تھا اور فرمایا تھا واللہ یحصک من الناس دشمن آپ تک شر سے نہیں بچ سکتے تھے اگرچہ قلیل ہوتے یا کثیر اس لئے دشمن کے مقابلہ میں صبر اور امر منکر کی تعمیر پر واجب تھی۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ مسئلہ ان میں سے جو شخص عسرت کی حالت میں مرتا اوس کا دین ادا کرنا آپ پر واجب تھا۔

ابن ماجہ نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مال چھوڑا وہ مال اوس کے اہل کے لئے ہے اور جس شخص نے



دین یا کوئی زمین چھوڑی اوس کا دین میرے ذمہ واجب ہے اور اوس کی زمین میری طرف منتقل کی جاوے گی۔

نہین نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ جو غرور مریجا تا اور اوس پر دین ہوتا آپ کے پاس وہ لایا جاتا آپ پوچھتے کیا اس نے اپنے دین ادا کرنے کے لئے کچھ چھوڑا ہے اگر کہا جاتا کہ اس نے اپنے قرض کی ادائے واسطے چھوڑا ہے تو آپ اوس پر نماز پڑھتے ورنہ مسلمانوں سے فرماتے کہ تم لوگ اپنے س دوست کی نماز پڑھ لو جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر فتوح کئے آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں مومنین کے ساتھ اذان کے نفذ سے ادنیٰ ہوں جو شخص مومنین سے مرگیا اور اپنے ذمہ دین چھوڑے گا اوس کی قضا چھپر واجب ہوگی اور جو شخص مال چھوڑے گا وہ اوس کے وارثوں کے لئے ہوگا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ پر اپنی بی بیوں کی تنہا واجب تھی اور اپنی اختیار کی ہوئی بی بی کا روک رکھنا اور اوس کی طلاق کی تحریم واجب تھی۔

احمد اور مسلم اور نسائی نے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایسے حال میں داخل ہوئے کہ آپ کے اطراف میں آنکی بی بیان تھیں اور آپ اوس وقت ساکت تھے عمر نے کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ضرور کلام کروں گا یقین ہے آپ ہنسن گے عمر نے کہا یا رسول اللہ کاش آپ زید کی بیٹی عمر کی بیٹی دیکھتے اوس نے مجھ سے ابھی نفقہ طلب کیا میں نے اوس کی کروں پر مارا یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسے اور فرمایا کہ یہ عورتیں جو میرے اطراف میں ہیں نفقہ چاہ رہی ہیں یہ سن کر حضرت ابو بکر عایشہ کی طرف کھڑے ہوئے تاکہ ان کو ماریں اور حضرت عمر غصہ کی طرف مارنے کو وسطے کھڑے ہوئے یہ دونوں حضرات ان بی بیوں سے کہتے تھے کہ تم دونوں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اوس چیز کا سوال کرتی ہو جو آپ کے پاس نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اختیار کو نازل کر دیا جو آپ نے حضرت عائشہ سے ابتدا کی اور فرمایا کہ میں تم سے ایک امر کا ذکر کرنے والا ہوں میں اس امر کو دوست رکھتا ہوں کہ تم اوس میں عجلت نہ کرو یہاں تک کہ اپنے مان باپ سے مشورہ کرو حضرت عائشہ نے پوچھا وہ کیا امر ہے آپ نے اون کے سامنے یا ایہا النبی قل لا ذوا جک ان کنتن ترون الحیاۃ الدنیا و زمینہا کو رکھا حضرت عائشہ نے سنکر عرض کی کیا آپ کے معاملہ میں میں اپنے مان باپ سے مشورہ کروں گی بلکہ میں اللہ تعالیٰ اور اوس کے رسول کو اختیار کروں گی۔

ابن سعد نے ابو جعفر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بیوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد عورتیں ہم سے گران جہروں والی نہ ہوں گی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے واسطے اون کے اس قول سے غیرت کی اور آپ کو یہ امر کیا کہ اون سے کنارہ کرین پندرہ اونیس<sup>۱۹</sup> دن اون سے جدائی اختیار کی پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ امر کیا کہ آپ اون کو اختیار کرین اپنے اون کو اختیار کر لیا۔

ابن سعد نے عمرو بن شعیب سے عمرو نے اپنے باپ سے اون کے باپ نے اون کے دادا روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بی بیوں کو اختیار دیا تو حضرت عائشہ سے اپنے ابتدا کی آپ کو جمیع ازواج نے اختیار کیا مگر عامریہ نے آپ کو اختیار نہیں کیا اور اپنی قوم کو اختیار کیا عامریہ اس کے بعد کہتی تھی کہ میں خقیقہ ہوں اور وہ اونٹوں کی سیلگیا چلتی تھی اون کو پہنچی تھی اور ازواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نے کے واسطے اون چاہتی تھی اور اون سے سوال کرتی تھی اور کہتی تھی کہ میں خقیقہ ہوں۔

ابن سعد نے ابن مناح سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سواہر کے جمیع عورتوں نے اختیار کیا اوس نے اپنی قوم کو اختیار کیا اوس کی عقل جاتی رہی تھی ہر ایک کہ وہ مر گئی۔

ابن سعد نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ابن ابی یونس کو اختیار دیا اور ابی یونس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو اختیار کیا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی لا تَحِلُّ لَکَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدِ اللّٰهِ تَعَالٰی نے فرمایا ہے کہ اون نوزبی بیون کے بعد جنھوں نے آپکو اختیار کیا ہے غیر اون بی بیون کے جو عورتیں ہیں آپ پر اون کا نزوج حرام کیا گیا۔ ابن سعد نے ابو بکر بن عبدالرحمن بن الحارث بن الہشام اور حسن اور مجاہد اور ابو امامہ بن سہل سے روایت کی ہے ان علماء نے اللہ تعالیٰ کے قول لا تَحِلُّ لَکَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدِ کے معنی میں کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اذواج پر روک دئے گئے اور ان بی بیون کے بعد آپ نے کوئی بی بی نہیں کی۔

ابن سعد نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات نہیں پائی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپکے واسطے یہ امر حلال کر دیا کہ عورتوں میں سے جتنی عورتوں کو چاہیں اون سے نزوج کریں مگر ذات محرم کو حلال نہیں کیا تحلیل نسا اللہ تعالیٰ کے اس قول سے ہے ترجی من تشاء منہن آخر آیت تک اور ابن سعد نے اس حدیث کی مثل ام سلمہ اور ابن عباس اور عطاء بن یسار اور محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب سے روایت کی ہے۔ ابن سعد نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ آیت ترجی من تشاء منہن نازل ہوئی میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اجل میں آپ ارادہ فرماتے ہیں میری عت کرتا ہے۔ اور علماء تجیز کے نکتہ میں اختلاف کیا ہے امام غزالی رحمہ نے فرمایا ہے کہ غیرت سینوں میں عداوت پیدا کرتی ہے اور قلب کو نفرت دلاتی ہے اور اعتقاد کو سست کرتی ہے۔ امام رافعیؒ نے کہا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو غنا اور فقر کے درمیان مختار کیا آپنے فقر کو اختیار کیا اور اپنے نفس ہمارے کے واسطے صبر کو اختیار فرمایا اور جس صبر اختیار کرتے سے اللہ تعالیٰ نے آپکو اون بی بیون کے تجیز پر امر کیا تاکہ آپ فقر اور ضرر پر اون پر جبر نہ کریں بعض علماء نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اون بی بیون کا امتحان تجیز پر کیا تاکہ اوس کے رسول کے واسطے وہ بی بی نہیں ہوں۔ روضہ وغیرہ میں کہا ہے جبکہ ابی بی بیون کو اختیار دیا گیا اور جنھوں نے آپکو اختیار کیا

اللہ تعالیٰ نے اون کے اس حسن صنیعت پر اون کے ساتھ جنت سے بدلہ کیا اور فرمایا  
 فان الله اعد للחסنات منكن اجرا عظیما اور اس کے ساتھ بدلہ دیا کہ اون کی موجودگی میں نبی  
 رسول پر تزوج کو حرام کیا اور اون کے عوض میں دوسری بی بیوں کے ساتھ استبدال  
 حرام کیا اور فرمایا لا تحل لك النساء من بعد۔ اور یہ نہیں ہے کہ اون کے بعض میں سے  
 ازواج تبدیل کی ہوں پھر اللہ تعالیٰ نے اس حکم کو اپنے قول یا ایہا النبی انا احللنا لك  
 اذواجك کے ساتھ منسوخ کر دیا تاکہ ترک تزوج سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات  
 اون بی بیوں پر منت ہو (آپ کی منت اون بی بیوں پر ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو  
 اور بی بیان حلال کر دین اور اپنے دوسری بی بیوں کے ساتھ پھر بکھل نہیں کیا)  
 احمد اور ترمذی اور ابن حبان اور حاکم نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ آپ  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات نہیں پائی یہاں تک کہ آپ کے واسطے  
 اور عورتیں حلال ہو گئیں اس حدیث کی اسناد صحیح ہے علمائے اختلاف کیا ہے کیا آپ کو  
 واسطے جمع نسأ حلال ہو گئی تھیں یا فقط مہاجرات حلال ہوئی تھیں اور یہ اختلاف ظاہر آیات  
 دو وجہوں پر ہے اون دو وزن وجہوں کو مالدوسی نے بیان کیا ہے ثانی وجہ یہ امر بھی  
 آپ کی خصوصیت سے ہے کہ آپ پر اون عورتوں کا نکاح حرام تھا جنہوں نے ہجرت  
 نہیں کی تھی اور اس کی تائید وہ حدیث کرتی ہے جس کی روایت ترمذی نے ام ہانی سے  
 کی ہے ام ہانی نے کہا کہ میں آپ کے واسطے حلال نہیں کی گئی تھی اس لئے کہ میں نے ہجرت نہیں  
 کی تھی۔ اور اول وجہ کہ جملہ عورتیں آپ پر حلال کی گئی تھیں اسکو ترجیح اسطور پر دی گئی ہے  
 کہ نکاح کے باب میں آپ امت سے زیادہ وسعت رکھتے ہیں۔ پس یہ جائز نہیں ہے کہ عام  
 میں آپ اون سے ناقص رہیں (نقصان جب ہی ہوگا کہ جمع عورتیں حلال نہ ہوں اور  
 مہاجرات حلال ہوں) اور اول وجہ کو اسطور پر ترجیح دی گئی ہے کہ بعد کو آپ صغیر سے تزوج کیا حال یہ تھا کہ  
 صغیر مہاجرات میں سے نہیں تھیں اور اول وجہ کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ یہ امر کہ آپ

مہاجرات ہی نہال تھیں نہ کس عورتیں آپ جو بزرگی میں اوس میں اور آپکا جو منصب ہے یہ اوس کا متانی نہ ہو گا دس دلیل سے کہ آپ کتابیہ سے نکاح نہیں کرتے تھے حال یہ ہے کہ کتابیہ آپکی امت کو مباح ہے۔

اور ثانی وجہ سے یہ جواب دیا گیا ہے کہ مرجح یہ دلیل ہے کہ صفیہ کی تزویج آیت مذکورہ کے نزول سے قبل تھی آپنے صفیہ کے ساتھ سٹھ مہینے میں غیر میں تزویج کیا تھا اور آیت مذکورہ سٹھ مہینے نازل ہوئی۔ فتح جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ ہمارے علمائے کہا ہے کہ نبی رضی اللہ عنہ کے بعد آپ کو مباح کیا گیا تھا۔ لیکن آپنے تبدیل نہیں کیا۔ اور ابو حنیفہ رحمہ نے خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ تحریم وواجب ہے منوع نہیں ہوئی اور ہمارے نزدیک دونوں وجہوں میں کی ایک وجہ وہ ہے جبکہ تصریح امام شافعیؒ نے کتاب الاہتمام کی ہے اور اوس کے ساتھ ماوروی نے قطعی حکم کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اول بی بیوں کی طلاق جنھوں نے آپکو اختیار کیا تھا حرام تھی جیسے کہ اوس عورت کا روک کر رکھنا حرام تھا جو آپ سے اعراض کرتی۔ اور ہمارے اصحاب شافعیہ نے دو وجہیں اوس بی بی کے باب میں حکایت کی ہیں جس نے آپ سے فراق کو اختیار کیا اور وہ بی بیوں کی ایک وجہ یہ ہے کہ وہ بی بی آپ پر ہمیشہ کو حرام ہوگی اس لئے کہ اوس نے دنیا کو آخرت پر اختیار کیا پس وہ عورت آپکی ازواج میں سے آخرت میں نہ ہوگی اس تقدیر پر یہ امر آپ کے خصائص میں سے ہے اس لئے کہ ایک شخص آپکی امت کا جہت اپنی زوجہ کو مختار کرے گا اور وہ عورت اپنے نفس کو اختیار کر لے گی۔ اس اختیار کو طلاق گروائیں گے وہ عورت ہمیشہ کے لئے اوس شخص پر حرام نہ ہوگی کہ بعد عدت کے دوسری سے نکاح کر لے گی اگر بعد کا شوہر طلاق دیدے گا تو پہلے شوہر کے ساتھ اوس کا نکاح حلال ہو جاوے گا۔

### باب

کہا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصالیوں میں سے یہ امر ہے کہ جہت

ایسی شے کو دیکھیں جو آپ کو پسندیدہ معلوم ہو تو آپ پر یہ واجب ہے کہ لبیک فرما دیں اس لئے کہ عیش جو ہے وہ آخرت کا عیش ہے اس کو امام راضی نے حکایت کیا ہے۔

اور اون خصایص میں سے یہ ہے کہ آپ پر فرض صلوٰۃ کاملہ کی اور واجب ہے جس میں خلل نہ ہو۔ اس کو ماوروی وغیرہ نے ذکر کیا ہے۔ اور اون خصایص میں سے یہ ہے کہ آپ وحی کی حالت میں دنیا سے لے جاتے تھے اور آپ سے صلوٰۃ اور صوم اور تمام احکام شرعیہ ساقط نہیں ہوتے تھے اس کو ابن القاص نے (تلخیص) میں ذکر کیا ہے اور قتال نے ذکر کیا ہے اس کی حکایت نووی نے (زوائد الروضہ) میں کی ہے اور ابن سیع نے اس کے ساتھ قطعی حکم کیا ہے۔ اور اون خصایص میں سے یہ ہے کہ آپ پر تمام ہر ایک اس نفل کا لازم ہے جس میں آپ نے شروع کیا ہے اسکو (روضہ) میں حکایت کیا ہے اور اسکی اصل روضہ میں ہے اور اون خصایص میں سے یہ ہے کہ آپ کو آدمیوں کے ساتھ نفس شریف اور کلام کے ساتھ معاشرت تھی باوجود اس حالت کے مشاہدہ حق کی رویت کے مطالب تھے۔ اور اون خصایص میں سے یہ ہے کہ آپ کو تنہا علم کی اتنی تکلیف دی گئی تھی جتنی تکلیف کہ تمام آدمیوں کو دی گئی تھی۔ اور اون خصایص میں سے یہ ہے کہ آپ مخالف کو اذان و لایل سے دفع کریں جو احسن ہوں اور اون خصایص میں سے یہ ہے کہ آپ کے قلب مبارک پر بارگاہی مثل عجب آجاتا تھا۔ آپ اللہ تعالیٰ سے ہر روز ستر بار مغفرت چاہتے تھے ان تمام خصایص کو ابن القاص نے جو بارے اصحاب شافعیہ سے ہیں اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے اور ابن سیع نے ذکر کیا ہے۔ اور جرجانی نے (شافی) میں ایک یہ وجہ حکایت کی ہے کہ امامت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں اذان سے افضل ہے بخلاف آپ کے غیر کے اسکو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سہوا اور غلط پر قرار نہیں پکڑتے ہیں بخلاف آپ کے غیر کے کہ سہوا اور غلط پر اس کو قرار دیتا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ وجہ اس کی سزاوار ہے کہ اس کے ساتھ قطعی حکم کیا جاوے اور یہ وجہ تفضیل میں اقامت اور اذان کے درمیان آپ کے غیر کے حق میں محل خلاف گروانی جاوے۔

اسلام اس صفت میں ممتاز ہے  
واقع ہوا چاندنا و زین علیہ  
اور زین الدین کے لئے شرف  
اسلام اور زین الدین کے لئے  
اسلام اور زین الدین کے لئے  
اسلام اور زین الدین کے لئے  
اسلام اور زین الدین کے لئے  
اسلام اور زین الدین کے لئے

## محرمات کی قسم

محرمات کا فائدہ تکرمیم ہے اس لئے کہ سفاسف امور سے تنزیہ ہے اور مکادیم اخلاق پر برا نگینہ کرتا ہے اور یہ بزرگی اس لئے ہے کہ ترک محرم کا اجر مکروہ کے ترک سے اکثر ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے موالی اور آپ کی آل کے موالی پر صدقہ اور زکوٰۃ حرام ہے۔

مسلم نے عبدالمطلب بن ربیعہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ صدقات نہیں ہیں مگر آدمین کے میل اور یہ صدقہ محمد اور آل محمد کے واسطے حلال نہیں ہیں۔

ابن سعد نے ابوہریرہ اور حضرت عائشہ اور عبد اللہ بن بسر سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہدیہ کو قبول فرماتے تھے اور صدقہ کو قبول نہیں کرتے تھے۔

ابن سعد نے حسن سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اور میرے اہل بیت پر صدقہ کو حرام کیا ہے۔

اسحق نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جبوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پاس کھانا آپ کے غیر اہل کے پاس سے لایا جاتا تو آپ اوس کو پوچھتے تھے اگر کھا جاتا کہ ہدیہ ہے تو آپ کھا لیتے اور اگر کھا جاتا صدقہ ہے تو آپ نہ کھاتے۔

طبرانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زر قم نہری کو محصول یعنی صدقات پر عامل بنایا اور مخون نے ابورافع بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چاہا کہ میری پیروی میں ابورافع بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے آپ نے فرمایا اسے ابورافع صدقہ محمد اور آل محمد پر حرام ہے اور اس حدیث کی روایت احمد اور ابو داؤد نے ابورافع کی حدیث سے کی ہے اور اس حدیث میں یہ ہے کہ صدقہ ہمارے واسطے حلال نہیں ہے۔ اور قوم کا مولی قوم کو نفوس ہے۔

ابن سعد اور حاکم نے اس حدیث کی روایت حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کی ہے اس حدیث کا صحیح کہا ہے حضرت علی نے کہا کہ میں نے حضرت عباس سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیجئے کہ آپکو صدقات پر عامل مقرر فرما دیں حضرت عباس نے آپ سے سوال کیا آپ نے فرمایا کہ میں نہیں ہوں کہ تمکو ہاتھوں کے وہوں پر عامل کروں۔

ابن سعد نے عبد الملک بن مغیرہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے بنی عبد المطلب صدقہ آدمیوں کا میں ہے صدقہ کو تم لوگ نہ کہاؤ اور صدقہ کا م نہ اختیار کرو۔

مسلم اور ابن سعد نے عبد المطلب بن ربیعہ بن الحارث سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں اور فضل بن عباس اُسے اور ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ہم اس لئے آئے ہیں کہ آپ ہکوان صدقات پر امیر بنادیں آپ سُن کر ساکت ہو گئے اور آپ نے اپنا سر مبارک مکان کی چہت کی طرف اٹھایا اور دیکھتے رہے یہاں تک کہ ہم نے ارادہ کیا کہ آپ سے کلام کریں زینب نے اپنے پرہ کے اوس طرف سے ہکوا اشار کیا گویا زینب ہکوا آپ سے کلام کرنے کو منع کرتی تھیں آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ صدقہ محمد کے واسطے حلال نہیں ہے اور نہ آل محمد کو پہلے صدقہ حلال ہے۔ صدقہ نہیں ہے مگر آدمیوں کے میں۔ علمائے کہا ہے جبکہ صدقہ آدمیوں کا میں ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منصب شریف صدقہ سے منہرہ کیا گیا اور آپ کو منصب سے آپ کے منصب کی تنزیہ آپ کی آل کی طرف منجر ہوئی ہے۔ اور بھی یہ امر ہے کہ صدقہ اوس تہم کی سبیل پر عطا کیا جاتا ہے جو صدقہ لینے والے کی ذلت پر مبنی ہے۔ اسوجہ سے صدقہ کو اوس غنیمت کے ساتھ بدل کیا ہے جو بطریق عزت اور اوس شرف کے لی گئی ہے غنیمت لینے والے کی عزت اور جس سے غنیمت لی گئی ہے اوس کی ذلت پر مبنی ہے۔ علمائے سلف نے اس میں اختلاف کیا ہے کہا ہے کیا انبیاء علیہم السلام اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شریک ہیں یا انبیاء علیہم السلام کے سوا آپ اس کے ساتھ مختص ہیں اور



انبیاء اس میں شریک نہیں ہیں اول قول یعنی انبیاء صدقہ نہ لینے میں آپ کے ساتھ شریک ہیں یہ قول حسن بصری رح کا ہے۔ اور ثانی قول کہ یہ امر آپ کے ساتھ مختص ہے۔ یہ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کا قول پھر زکوٰۃ اور صدقہ تطوع بہ نسبت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر ہے کہ آپ کو اس کا کہا نا حلال نہیں ہے لیکن آپ کی آل جہیز اس کی نسبت ہمارا مذہب یہ ہے کہ ان پر حرام نہیں ہے سوئی زکوٰۃ کے ولیکن صدقہ تطوع جو ہے وہ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے حلال ہے یہ اصح روایت میں ہے۔ اور ایک وجہ میں ہمارے نزدیک صدقہ تطوع بھی ان پر حرام ہے اور یہ مالکیہ کا مذہب ہے اور وجہ ثالث میں یہ ہے کہ وہ صدقہ تطوع بھی ان پر خاصۃً حرام ہے نہ عامہً لہذا لوگوں کو کہ ان پر حرام نہیں ہے۔ جیسے مساجد اور کنون کے پانی میں۔ کہ عام لوگوں کو نماز اور استعمال کے لئے مباح میں۔ اور ابن الصلاح نے ابو الفرج الشرحی کے مالی سے یہ حکایت کی ہے کہ کفارہ اور نذر ہاشمی کو دیا جاوے اس میں دو قول میں اور اس امر میں کہ ہاشمی زکوٰۃ پر عامل بنائے جائیں اور اس میں دو وجہیں ہیں اصح وجہ یہ ہے کہ ہاشمی کے لئے وہ ممنوع ہے یعنی ہاشمی زکوٰۃ پر عامل نہ بنایا جاوے۔ اس باب میں وہ احادیث جو سابقہ آچکی ہیں صریح ہیں۔

## باب

احمد نے عمران بن حصین الضبی سے یہ روایت کی ہے کہ ان سے ایک مرد نے یہ حدیث کی کہ ایک قبیلہ کے دو بوڑھے مرد تھے ان کا ایک بیٹا تھا کہ چلا گیا اور بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جا ملا ان دو وزن بوڑھوں نے مجھے کہا کہ آپ کے پاس تم جاؤ اور اس لڑکے کو آپ سے طلب کرو اگر آپ اس کے دینے سے انکار فرماویں اور آپ اس کا قدیہ چاہیں تو اس کا قدیہ آپ کو دیدویں آپ کے پاس آیا اور میں نے اس لڑکے کو آپ سے طلب کیا اپنے فرمایا وہ وہ ہے اس کو اس کے باپ کے پاس لے جاؤ میں نے عرض کی یا نبی اللہ اس کا قدیہ لیجئے آپ نے فرمایا کہ یہ امر صلاحیت نہیں رکھتا ہے کہ ہم آل محمد و اولاد اسمعیل میں سے ہر کسی کی قیمت کا رہنہ کہا وین یہ حکم جو اس حدیث میں مذکور ہے میں نے فقہاء میں سے کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ کسی

اس حکم پر تنبیہ کی ہو۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ جس چیز میں کریم ہو جاتی ہے اور اس کا کھانا حرام تھا اور جو ہون میں سوا یک درجہ میں ہے

اتحاد اور تمام نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو ایوب کے پاس اور سے ابو ایوب کہ پس جس وقت آپ کھانا کھاتے تھے پچھلے کھانا ابو ایوب کے پاس بھیجتے تھے وہ کھانے میں آپ کے دست مبارک کی جگہ کو دیکھتے تھے کہ آپے بیان سے کہنا کھانا ہے ابو ایوب ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ میں نے آپ کی انگشتان مبارک کا نشان نہیں دیکھا پھر فرمایا کہ اس کہانے میں بہن تھا ابو ایوب نے پوچھا کیا بہن حرام ہے آپ نے فرمایا حرام نہیں ہے تم میری مثل نہیں ہو میرے پاس فرشتہ آتا ہے (بہن کی بو کی وجہ سے آپ نے وہ کھانا بوس نہیں فرمایا تھا)

شعبہ جابر سے روایت کی ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک ہانڈی لائی گئی جس میں سبز ترکاریاں پکی ہوئی تھیں اون ترکاریوں میں اپنے بوبانی آپ نے دریافت فرمایا بقول کی قسم میں سے ہانڈی میں جوئے تھی اس کی آپ کو خبر دی گئی آپ نے فرمایا کہ اس کو میرے بعض اصحاب کے پاس لے جاؤ جبکہ آپ نے دیکھا کہ اون صحابی ترکاری کے کھانے سے کراہت کی آپ نے اون سے فرمایا کہ تم کہا لو میں اس لئے نہیں کہتا ہوں کہ میں اس شخص سے مناجات کرتا ہوں کہ جس سے تم مناجات نہیں کرتے ہو یعنی اللہ تعالیٰ سے میں مناجات کرتا ہوں اس لئے میں یہ بوجہ ترکاری نہیں کھاتا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ

آپ کو تکلیف لگا کے کھانا کھانا حرام تھا وہ وجہوں میں سے ایک وجہ میں سے ہے۔

بخاری نے ابو حنیفہ سے روایت کی ہے کہ آپ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سنو میں تکلیف لگا کر کھانا نہیں کھاتا ہوں۔

ابن سعد نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ آپ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہرگز ایسی حالت میں نہیں دیکھے گئے کہ تکلیف لگا کر کھانا کھاتے ہوتے۔

ابن سعد اور ابو یعلیٰ نے حسن سند سے حضرت عائشہ سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ اگر میں چاہتا تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلتے میرے پاس فرشتہ آیا اگر میں اس سونے کو روک لیتا تو کعبہ کی مساوی ہوتا۔ اس فرشتہ نے یہ کہا کہ آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے اور آپ سے یہ فرماتا ہے کہ اگر آپ چاہیں نبی بادشاہ زمین یا اگر آپ چاہیں نبی عبد میں میری طرف جبریل علیہ السلام نے اشارہ کیا کہ آپ اپنے نفس کو منکسر کیجئے میں نے فرشتہ سے کہا کہ میں نبی عبد ہو کر رہنا چاہتا ہوں حضرت عائشہ نے کہا کہ اس کے بعد آپ تکلیف لگا کے کھانا نہیں کھاتے تھے اور فرماتے تھے میں اس طور پر کھاتا ہوں جیسے عبد کھاتا ہے اور میں اس طور پر بیٹھتا ہوں جیسے عبد بیٹھتا ہے۔

ابن سعد نے زہری سے روایت کی ہے کہ آپ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک فرشتہ آیا جو اس کے قبل وہ فرشتہ آپ کے پاس نہیں آیا تھا اور اس فرشتہ کے ساتھ حضرت جبریل علیہ السلام تھے اس فرشتہ نے کہا اور جبریل علیہ السلام اور فرشتہ خاصوش تھے آپ کے رب نے آپ کو اس امر کے درمیان اختیار دیا ہے کہ آپ نبی بادشاہ ہو کر رہیں اور اس کے درمیان اختیار دیا ہے کہ آپ نبی عبد ہو کر رہیں آپ نے حضرت جبریل کی طرف مشورہ چاہتے ہوئے کی مثل دیکھا جبریل علیہ السلام نے یہ اشارہ کیا آپ تواضع کریں آپ نے فرمایا بلکہ میں نبی عبد ہونا چاہتا ہوں اصحاب نے یہ زعم کیا ہے کہ جیسے آپ نے وہ کلام فرمایا

تب سے تکلیہ لگانے آپ نے کہا نا نہیں کہا یا یہاں تک کہ دنیا کو چھوڑا (یعنی آپ نے وفات پائی)  
 طبرانی اور ابو نعیم اور بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں  
 نبی کے پاس فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کو بھیجا اوس فرشتہ کے ساتھ حضرت جبریل علیہ السلام  
 تھے اوس فرشتہ نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس امر کے درمیان اختیار دیا ہے کہ آپ عبد بنی  
 اور اس امر کے درمیان اختیار دیا ہے کہ آپ با و شاہ بنی ہون بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت  
 جبریل علیہ السلام کی طرف مشورہ چاہتے والے کی طور پر متوجہ ہوئے جبریل علیہ السلام نے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اشارہ کیا کہ آپ تواضع کیجئے اپنے اوس فرشتہ سے فرمایا کہ  
 میں عبد بنی رہوں گا اس کلمہ کے بعد آپ نے تکلیہ لگا کے کہا نا نہیں کہا یا یہاں تک کہ آپ اپنے  
 رب سے ملے (یعنی وفات پائی)

ابن سعد نے عطاء بن یسار سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایسے حال میں آئے کہ آپ اعلیٰ مکہ میں تکلیہ لگائے ہوئے کہا نا کہا  
 رہے تھے جبریل علیہ السلام نے کہا اے محمد یہ ملوک کا کہا نا کہا ہے کی وضع ہے یہ من کر رسول  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ گئے۔

ابن عدی اور ابن عساکر نے اس سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایسے حال میں آئے کہ آپ تکلیہ لگا کے کہا رہے تھے جبریل علیہ السلام نے  
 کہا کیا آپ نعمت سے تکلیہ لگاتے ہیں آپ سید ہے ہو کر بیٹھ گئے اس کے بعد آپ ایسی حالت  
 میں نہیں دیکھے گئے کہ تکلیہ لگائے ہوئے اپنے فرمایا کہ میں ایک عبد ہوں جیسے عبد کہا نا کہا تاہم  
 میں کہا نا کہا تاہوں اور جیسے عبد پانی پیتا ہے میں پانی پیتا ہوں۔ خطابی نے کہا ہے کہ اس جگہ  
 تکلیہ لگانے سے مراد یہ ہے کہ جو چھوٹا آپ کے نیچے بچھایا جاتا تھا اوس پر تکلیہ لگائے آپ بیٹھے ہوئے  
 تھے اور اس کو بیہقی اور ابن وحیہ اور قاضی عیاض نے ثابت کیا ہے اور محققین سے اس کو ثابت  
 کیا ہے۔ اور بعض علماء نے کہا ہے کہ تکلیہ لگا کے کہانے سے مراد یہ ہے کہ پہلو کی طرف چمکی ہوئی کہا نا

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس اختصاص میں ہر کتابت افشاء کرچکا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے الذین يتبعون الرسول النبي الامي اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وما كنت تتلو من قبله من كتاب ولا تخطه بيمينك اذا لا رتاب المبطلون اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وما علمناه الشعر وما ينبغي له اور ابن ابی حاتم نے مجاہد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اہل کتاب اپنی کتابوں میں یہ امر پڑتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہاتھ سے نہیں لکھینگے اور کسی کتاب کو نہیں پڑھیں گے یہ آیت شریفہ نازل ہوئی وما كنت تتلو من قبله من كتاب ولا تخطه بيمينك۔ امام راضی نے کہا ہے کہ پڑھنے اور لکھنے کی تحریم کی طرف قول متوجہ نہیں ہوتا ہے مگر حیثیت کہ ہم یہ کہ آپ اچھے طور پر لکھتے اور پڑھتے تھے امام راضی کے اس قول کا نزوی نے درود مذہب متین کی کیا ہے اور کہا ہے کہ ان دونوں کی تحریم مطلق نہ ہوگی اگرچہ آپ اچھے طور پر نہ لکھ سکیں اور نہ پڑھ سکیں اور لکھنے پڑھنے کی طرف جو توسل ہے اس کی تحریم مرا ہوگی۔ اور صواب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ لکھنا جانتے تھے اور نہ پڑھنا جانتے تھے اور بعض علماء اس کے خلاف کی طرف گئے ہیں اور اوغون نے اس قضیہ کی حدیث سے تمسک کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ تحریر فرمایا تھا ہذا ما صلح علیہ محمد بن عبد اللہ اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کے لکھنے سے مراد یہ ہے کہ آپ نے کتابت کے واسطے امر فرمایا تھا۔

طبرانی نے عوف بن عبد اللہ بن عتبہ سے اوغون نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات نہیں پائی یہاں تک کہ آپ نے پڑھا اور لکھا۔ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ اور طبرانی نے کہا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے۔ حافظ ابو الحسن علی نے کہا ہے کہ میں یہ گمان کرتا ہوں کہ اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات نہیں پائی یہاں تک کہ عبد اللہ بن عتبہ نے پڑھا اور لکھا یعنی آپ کے زمانہ میں وہ عاقل تھے لکھ پڑھ لے تھے۔ اور اطراف (المسعودی) مشقی میں قضیہ کی حدیث میں واقع ہوا ہے کہ نبی صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے کتاب کو یعنی لکھے ہوئے کا تذکرہ لیا اور آپ لکھ نہیں سکتے تھے۔ آپ نے رسول اللہ کی بیگمہ لفظ محمد لکھا۔ اور عمر بن شعیبہ نے اپنی کتاب (کتاب المین) میں ذکر کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے یوم حدیبیہ میں لکھا اور اس سے پہلے آپ کتابت تہذیب جانتے تھے اور یہ امر آپ کے معجزات میں سے ہے کہ کتابت کا علم اوسی وقت آپ کو ہو گیا اور اس قول کے ساتھ محدثین کی ایک جماعت نے کہا ہے ان محدثین میں سے ابو ذر ہر وہی اور ابو الفتح یثیابوری اور تثنیٰ ابو الولید النخعی اور قاضی ابو جعفر المنانی الاصولی ہیں۔ ابو الولید نے کہا ہے کہ آپ کے زیادہ تر موکرہ معجزات میں سے یہ امر ہے کہ بغیر سیکھنے کے آپ لکھیں۔ اور بعض محدثین نے کہا ہے کہ اوس دن کتابت کے ساتھ بغیر عالم ہونے کے لکھا تھا۔ اور لکھتے وقت آپ کو کتابت کے حروف کا تمیز نہ تھا لیکن آپ نے اپنے دست مبارک میں قلم لیا اور اپنے قلم کے ساتھ ان حروف اور الفاظ کو لکھا جن کا تمیز نہیں کیا کیا ایک دیکھا گیا کہ وہ کتابت آپ کی ظاہر اور جہت مجرب مراد تھی۔ اور اوس حدیث کی قسم سے کہ اس امر پر ولایت کرتا ہے کہ آپ پر شعر کہنا حرام تھا وہ حدیث ہے جسکی ابو داؤد نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ میں اوس امر کی پرواہ نہیں کرتا ہوں کہ جو میں نے کیا ہے اگر میں نے تریاق پیسا ہے یا تموید لٹکا یا ہے یا اپنے دل سے شعر کہا ہے۔

ابن سعد نے زہری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے حال میں کہ اصحاب مسجد بنا رہے تھے یہ شعر فرمایا۔

ہذا الحال لاحال خیر ہذا البر بنا و اطہر

زہری کہتے تھے کہ آپ نے شعر کی قسم سے کچھ نہیں کہا ہے مگر آپ سے پہلے جو شعر کہا گیا تھا یعنی جو شاعرین نے کہا تھا اوس شعر کو آپ نے پڑھا ہے اور یہ شعر آپ نے کہا ہے۔

ابن سعد نے عبد الرحمن بن ابی الزناد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عباس بن مرواس سے فرمایا کہ اپنے اس قول سے خبر دو۔ اصح نہیں و نہیب العید۔ بین الاقرع و عینہ ابو بکر صدیق نے کہا میرے باپ اور ابن آپ پر قہار ہوں یا رسول اللہ آپ نہ شاعر ہیں اور نہ شاعر کے



چاہتے ہو تو مدینہ میں ٹھہرے رہو اگر مشرکین ہم پر چڑھ آویں گے ہم اون سے مدینہ میں جنگ کریں گے۔  
 اصحاب نے کہا واللہ عہد جاہلیت میں ہم پر وہ تہین چڑھے کیا اسلام میں وہ ہم پر چڑھ آویں گے  
 آپ نے فرمایا اس وقت تک اختیار ہے اصحاب چلے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی  
 زہ مبارک پہنچی اصحاب نے کہا کہ ہم نے کیا کام کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ کو  
 اصحاب آپ کے پاس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ آپ جو چاہیے وہ کیجئے اختیار ہے اپنے فرمایا  
 کیا اب میں اپنی رائے کے موافق کروں کسی نبی کے واسطے سزاوار نہیں ہے کہ وہ اپنی زہ پہنکر  
 بے جنگ کے اوتارے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ  
 اپنے احسان کے بدلہ میں کسی سے زیادتی چاہیں یہ حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ لا تمنن تستكثر ابن جریر نے ابن عباس سے اس آیت کے معنی میں روایت  
 کی ہے کہا ہے کہ ایسی عطا نہ کرو جس کے ساتھ اس سے افضل ڈھونڈو علمائے اس امر پر اجماع کیا  
 کہ یہ حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔

ابن ابی حاتم نے ضحاک سے اللہ تعالیٰ کے قول وما آتیتم من ربا میں روایت کی ہے کہا ہے کہ  
 یہ حلال رہا ہے کہ ایک شے ہدیہ کی جاوے تاکہ اس شے سے افضل بدلہ دیا جاوے اس کو  
 اس سے قطع ہے اور نہ اس سے اس کو ضرر ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سے بھی کمی ہوگی

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ جس شے سے  
 آدمی متمتع پاتے ہیں اس شے کی طرف نگاہ دراز کرنا آپ کو حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ولا تمدن علیک الدنیا متغایہ اذواجاہنہم الا یہ حکم ہے جبکہ امام رافعی نے  
 (مصابہ الا بفساح) سے نقل کیا ہے اور امام نووی نے اصل (روعدہ) میں اور ابن القاضی نے



ذلتیں، مین اس کے ساتھ قطعی حکم کیا ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ جس شخص پر دین ہو اور اس پر ناز پڑھنا آپ کو حرام ہے۔

یہ حکم اول اسلام میں تھا پھر اس لئے نسخ کر دیا گیا کہ فرائض حاصل ہو گئی اور اس کی حدیث قسم واجباً میں آگے آگئی ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ جو عورت آپ سے کارہ ہوتی آپ کو اور اس کا زوک کے رکھنا حرام تھا۔

نجمی نے حضرت عائشہ سے یہ روایت کی ہے کہ چون کی بیٹی جب وقت آپ کے پاس داخل ہوئی اور آپ اس کے پاس گئے اور اس نے اعوذ باللہ منک کہا آپ نے فرمایا تو نے عظیم کے ساتھ بلا لگی تو اپنے اہل کے پاس چل جا ابن ملجم نے آپ کے خصایص میں کہا ہے کہ اس واقعہ سے سمجھا جاتا ہے کہ جس عورت نے آپ کی صحبت سے کراہت کی آپ پر اور اس کا کھل حرام ہے اور اس کی شہادت ایک جاب بخیر ہے جس کا بیان آگے آچکا ہے۔

ابن سعد نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ آپ کے جب وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی عورت سے منگنی کرنی چاہتے اور آپ کا پیام روک دیا جاتا آپ دوسری بار پیام نہیں بھیجتے آپ اپنے ایک ملازم سے منگنی چاہی اور اس نے کہا میں اپنے باپ سے مشورہ کرتی ہوں وہ اپنے باپ سے ملی اور اس نے اس کو اذن دیدیا پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملی اور اس نے آپ سے کہا میرے باپ نے اذن دیدیا آپ نے اس سے فرمایا کہ ہم نے تیرے سوا اور کو اپنا لحاف بتالیا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ کتا بیکہ کھل آپ کو حرام ہے

ابو داؤد نے اپنی کتاب نامیخ میں مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے معنی میں لائحہ عمل لک النساء  
من بعد میں روایت کی ہے کہا ہے کہ نساء سے اہل کتاب کی عورتیں مراد ہیں۔

سعید بن منصور نے مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے قول لائحہ عمل لک النساء من بعد کے معنی میں لکھا  
کی ہے کہا ہے کہ یہ یہودی عورتیں اور نہ نصرانی عورتیں۔ یہ سزاؤں نہیں ہے کہ یہ عورتیں امہات  
المؤمنین ہوں اصحاب اہل بیت نے کہا ہے کہ آپ کی ازواج امہات المؤمنین ہیں اور آخرت  
میں آپ کی ازواج ہیں آپ کے ساتھ آپ کے درجہ میں جنت میں ہوں گی اور اس لئے کتابیہ سے  
مکاح حرام ہے کہ آپ اُس سے اشرف ہیں کہ اپنا پانی کافروں کو رحم میں رکھیں اور کافروں کو نکاح  
حرام ہے کہ آپ کی صحبت سے کراہت کرتی ہے اور اس لئے کافروں سے نکاح حرام ہے کہ اللہ تعالیٰ  
عورتوں کی اباحت میں آپ کے لئے ہجرت شرط کی ہے اور فرمایا ہے اللاتی باجرن ملک وہ عورتیں  
جنہوں نے آپ کے ساتھ ہجرت کی ہے جس وقت آپ پر وہ سلسلہ عورت حرام کی گئی ہے جس نے  
ہجرت نہیں کی تو غیر مسلمہ اولیٰ حرام ہے۔ اور ابو اسحاق نے جو ہمارے اصحاب شافعیہ سے  
میں کہا ہے کہ اگر آپ کتابیہ سے نکاح کرتے تو ضرور اسکو آپ کی کراہت کی وجہ سے اسلام کی بدست  
میرتی اور بعض ہمارے اصحاب شافعیہ اس طرف گئے ہیں کہ کتابیہ لونڈی کے ساتھ بھی خلوت حرام ہے  
لیکن کتابیہ لونڈی کے باب میں قول حلت ہے۔ ماوروی نے دعاوی امین کہا ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی لونڈی ریحانہ سے قبل اس کے مسلمان ہونے کے متبع حال  
کیا ہے اس صورت پر کیا آپ پر یہ واجب ہے کہ آپ اس کو اس امر کے درمیان اختیار دیں  
کہ وہ مسلمان ہو جاوے اور آپ اس کو روک کے رکھیں یا وہ اپنے دین پر قائم رہے اور  
آپ اس سے مفارقت کریں۔ اس میں دو وجہیں ہیں اون وجہوں میں کی ایک وجہ یہ ہے  
بیشک وہ آخرت میں آپ کی ازواج سے ہوگی۔ اور ثانی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے دین پر قائم رہی وہ  
آپ کی زوجہ آخرت میں نہ ہوگی اس لئے کہ جو وقت آپ نے ریحانہ پر اسلام عرض کیا اور اس نے انکار  
کیا آپ نے اس کو اپنی ملک سے زایل نہیں کیا اور آپ نے استمتاع پر قیام فرمایا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ جس مسلمان عورت نے ہجرت نہیں کی ہے اس کا نکاح آپ پر حرام ہے۔  
 ترمذی نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو حدیث حسن کہا ہے اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصناف عورت سے مخالفت فرمائی ہے وہ عورتیں جو مومنہ اور مہاجرہ ہوں اور ان سے نہیں کہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لا تکل لک النساء من بعد ولا ان تبدل بهن من ازواج ولو عجبتک حسنہن الا ملک یمینک پس آپ کے واسطے جو ان مومنہ عورتیں اللہ تعالیٰ نے حلال فرمائیں اور وہ مومنہ عورت حلال کی جس نے اپنے نفس کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہبہ کیا اور ایک عورت دین والی جو اسلام کے غیر امتیچہ آپ پر حرام کی گئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا یا ایہا النبی انا اسئلناک ازواجک اللہ تعالیٰ کے قول خالصہ لک من دون المؤمنین تک اور اصناف عورت ان عورت کے سوا حرام کی گئیں۔

## باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ ہے کہ مسلمہ لونڈی کے ساتھ آپ کو نکاح کرنا حرام ہے یہ اصح روایت میں ہے اس لئے مسلمان لونڈی سے نکاح کا جو گناہ کے خوف سے ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گناہ سے معصوم ہیں اور لونڈی کے نکاح کا جائز ہونا حرہ کے ہر کی قدرت مفقود ہونے کے ساتھ مشروط ہے۔ آپ کا نکاح ہر کا مطلق نہیں ہے اور اس لئے لونڈی سے آپ کو نکاح کرنا حرام ہے کہ جو شخص لونڈی کے ساتھ نکاح کرے گا تو اس کا ولد لونڈی سے پیدا ہوگا وہ رقیق ہوگا اور آپ کا منصب اس سے منزہ ہے کہ آپ کا ولد لونڈی سے پیدا ہوا اور وہ رقیق ہو۔ امام رافعیؒ نے کہا ہے کہ جس شخص نے یہ تجویز کیا ہے اس نے کہا ہے کہ گناہ کا خوف شرط نہیں کیا جائے گا مگر امت کے حق میں اور ایسی ہی قدرت مہر کا مفقود ہونا امت کے

حق میں شرط کیا جاوے گا اس صورت پر آپ کو بخلاف امت کے ایک لونڈی پر زیادتی جائز ہو  
اور اگر آپ کا کھلج لونڈی کے ساتھ فرض کیا جاوے اور وہ ولد کو جنے تو وہ ولد رقیق نہ ہوگا۔  
اور ولد کی قیمت لونڈی کے سید کے واسطے واجب لازم نہ ہوگی یہ صحیح روایت پر ہے اس لئے کہ  
رق متعذر ہے۔ امام نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں اگر کھلج غرور  
تقدیر کیا جاوے تو آپ پر ولد کی قیمت لازم نہ ہوگی۔ ابن الرضہ نے (مطلب) میں کہا ہے  
کہ کھلج غرور کے تصور کا امکان اور آپ کا وطی کرنا اس میں نظر ہے جو وقت ہم نے کہا کہ وطی  
شہد کی حرام ہے باوجودیکہ وطی شہد میں گناہ نہیں ہے پس یہ جائز ہوگا کہ آپ کی جانب ہر ذرا سے  
محفوظ رکھی جائے اور یہ جائز ہے کہ کھلج غرور کے جواز کے واسطے کہا جاوے اس لئے کہ بالاجماع  
الغم منقوض ہے جیسے نسیان سے غم نہیں ہوتا ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے۔  
کہ انکھون سے اشارہ کرنا آپ کو حرام ہے۔

ابوداؤد اور نسائی اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے  
اور بیہقی نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم فتح میں  
آومیون کو امن دیا مگر چار آومیون کو امن نہیں دیا اور ان میں سے عبد اللہ بن ابی مرثد ہے وہ  
حضرت عثمان بن عفان کے پاس چھپ رہا۔ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آومیون کو  
بیعت کے واسطے بلایا حضرت عثمان عبد اللہ کو اپنے ہمراہ لائے اور عرض کی یا رسول اللہ عبد اللہ سے  
بیعت لیجئے آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا تین بار اس کی طرف دیکھا ہر بار کے دیکھنے میں آپ  
عبد اللہ کی بیعت سے انکار کرتے تھے تیسری بار کہ بعد آپ نے اسی سے بیعت لی پھر آپ اپنے  
اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تم لوگوں میں کوئی مرزئہ نہ تھا کہ اس کی طرف کھڑا  
ہوتا جس نے مجھ کو دیکھا تھا کہ میں نے اس کی بیعت سے اپنا ہاتھ روک لیا تھا وہ مرد اس کو قتل

کرواۓ اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کے نفس مبارک میں جو بات تھی ہلکو اور سر کا علم نہیں  
 ہوا یعنی آپ اس کا قتل چاہتے تھے ہم نے اس بات کو نہیں جانا آپ نے آنکھ سے نہ دیکھ کر نہیں  
 فرمایا کہ ہم اوس کو قتل کروا لیتے اپنے دایا کہ نبی کے واسطے یہ امر سزاوار نہیں ہے کہ آنکھ پر اس کے اشارہ  
 کرے اور ابن سعد نے ابن المسیب سے اس حدیث کے طریق پر مرسل روایت کیا ہے۔ وایت کی ہے  
 اوس کے آخرین یہ ہے۔ آپ نے فرمایا آنکھ سے ایسا کرنا خیانت ہے نبی کے واسطے یہ جائز نہیں ہے  
 کہ وہ ایسا کرے۔ امام رافعی نے کہا ہے کہ غایتہ الاعین آنکھ کا اشارہ مباح امر کی طرف کہ قتل اور  
 ضرب کی قسم سے ہو برخلاف اوس حالت کے جو ظاہر موتی ہے اور اوس کے ساتھ حال خبر و تباہی  
 اسطور پر اشارہ اگرنا آپ کے غیر حرام نہیں ہے مگر امر ممنوع میں غیر پر بھی حرام ہے اور اس کے  
 ساتھ صاحب (تفخیص) نے اس امر پر استدلال کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے  
 واسطے جائز تھا کہ جنگ میں قلعہ کرتے اور معظّم نے اس قول کا خلاف کیا ہے۔ امام رافعی نے  
 کہا ہے کہ یہ امر مشہور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبوقت سفر کا ارادہ کرنے لگے تو بغیر  
 اوس سفر کے توبہ یعنی کنایہ کرتے تھے اور یہ صحیحین میں کعب بن مالک کی حدیث سے وارد ہے  
 ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ رمز کرنے والے پر عیب لگانا ہے بخلاف ابہام کے جو عظیم امور میں  
 کیا جاوے وہ عیب نہیں ہے۔ (شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں میں کہتا ہوں کہ یہ بھی سننے  
 (دلائل) میں ابو ہریرہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو بکرؓ سے مدینہ  
 میں اپنے داخل ہونے میں فرمایا اؤ میوں کو مجھ سے نالہ و اس لئے کہ نبی کے واسطے یہ سزاوار نہیں ہے  
 کہ وہ جھوٹ کہے جبوقت ابو بکر سے کوئی شخص پوچھتا آپ کو کہ میں تو وہ کہہ دیتے میں باغی ہوں  
 یعنی راہ و ٹہوڑے والا ہوں یا طالب ہوں جبوقت کوئی پوچھتا وہ کوئی شخص ہے جو آپ کے  
 ساتھ ہے ابو بکر کہہ دیتے کہ راہبر ہے مجھ کو راستہ بتلاتا ہے اور یہ اس امر پر ولایت کرتا ہے کہ امور  
 خاصہ میں بھی انبیاء کو توریہ سزاوار نہیں ہے وہ بات جو ابو بکر نے کہی وہ جھوٹ نہیں ہے اور وہ  
 توریہ ہے اور ان کی اس سے مراد کہ مجھ کو راہ بتلانے والا ہے بخیر کاراستہ ہے ولیکن مکالم

کذب اسوجہ سے رکھا گیا ہے کہ کذب کی صورت پر ہے اس کے ساتھ حدیث قول ابراہیم علیہ السلام کی جو شفاعت کے باب میں ہے واضح ہوگی کہ میں نے تین جھوٹ کہے ہیں اور یہ تین جھوٹ نہیں ہیں مگر تواریات ظاہریہ ہے کہ تواریت سے انکو مانتے ہیں انبیاء علیہم السلام کے خصائص میں سے ہے اس واسطے حضرت ابراہیم علیہم السلام نے ان تین تواریتوں کو اپنے نفس پر شمار کیا ہے اور فرمایا کہ میں نے تین جھوٹ کہے ہیں۔

## باب

ابن مسیح نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے اسکو شمار کیا ہے کہ جسوقت آپ تکبیر سنیں اغارت آپ چرام ہے اور اس امر پر استدلال اس حدیث سے کرتے ہیں جسکی روایت شیخین نے انس سے کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت کسی قوم سے غزا کرتے ہیں کہ ساتھ لے کر غذا نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی اور آپ دیکھ لیتے اگر اذان سنتے تو ان کے غذا سے رک جاتے اور اگر اذان نہیں سنتے تو ان پر پڑھائی کرکے لوٹ کرتے تھے۔

## باب

جس نے میں قضائی نے ذکر کیا ہے آپ کے خصائص میں سے یہ ہے کہ مشرکین کے ساتھ امانت قبول کرنا آپکو حرام ہے۔

بخاری نے اپنی تاریخ میں حبیب بن یساف سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک طرف کو تشریف لے گئے میں اور میری قوم کا ایک مرد آپ کے پاس آیا ہم نے عرض کیا کہ ہم اس امر کو مکروہ سمجھتے ہیں کہ ہماری قوم حاضر ہونے کی جگہ حاضر ہوا اور ہم ان کے ساتھ آجلیگہ حاضر ہوں اپنے پرچھا کیا تم دونوں مسلمان ہو گئے ہو چنے عرض کیا ہم مسلمان نہیں ہوئے ہیں آپ نے فرمایا تمہاری امانت ہکو منظور نہیں ہم مشرکین کے ساتھ مشرکین پرورد نہیں چاہتے ہیں۔

## باب

اور قاضی نے آپ کے صحابہ میں سے اسکو شمار کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو پڑھ لکھتے تھے۔

فیہن سنے ثمان بن بشیر سے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کا مدنیہ مولف نے لکھا ہے

## مباحات کی قسم

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس اختصاص میں ہے کہ عصر کے بعد آپ کو نماز مباح ہے۔

روندہ میں کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو رکعتیں ظہر کے بعد فوت ہو گئیں آپ نے اون دونوں رکعتوں کو عصر کے بعد قضا کیا پھر آپ نے اون رکعات پر مواظبت کی یعنی اونکو اپنے نفس مبارک پر لازم کر لیا آپ کے اختصاص میں اس مادہ سے کہ ساتھ دو جہین میں اون دونوں جہوں میں سے صبح و جہیز ہے کہ آپ کو اون کے ساتھ اختصاص ہے۔

مسلم نے اور بیہقی نے اپنی (سنن) میں ابوسلمہ سے روایت کی ہے اونھوں نے اون دو بعدون کو جو عصر کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرنے تھے حضرت عائشہ سے پرہا اونھوں نے فرمایا کہ اون دو رکعتوں کو آپ عصر کے قبل پڑھتے تھے پھر آپ اون دو رکعتوں سے غافل ہو گئے پس اون کو عصر کے بعد پڑھا پھر اون کو عصر کے بعد قائم رکھا اور آپ جسوقت کوئی نماز پڑھتے تو اوس کو ثابت رکھتے تھے (یعنی کبھی ترک نہیں فرماتے تھے)

احمد و ابویعلیٰ اور ابن حبان نے صحیح سند کے ساتھ حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی پھر آپ میرے مکان میں داخل ہوئے اور آپ نے دو رکعتیں پڑھیں میں نے پوچھا رسول اللہ آپ نے وہ نماز پڑھی جسکو آپ نہیں پڑھتے تھے آپ نے فرمایا کہ خالد میرے پاس آئے ظہر کے بعد جو دو رکعتیں میں پڑھا کرتا تھا اون کے

یہ روایت صحیح ہے اور ابیہقی نے اسکو صحیح کہا ہے

اون کے پڑھنے سے انھوں نے مجھ کو غافل رکھا میں نے اب اون کو پڑھا میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلوٰۃ علیہ وسلم یہ دو رکعتیں ہم سے فوت ہو جاویں کیا ہم ان کو قضا کریں اپنی فرمایا تم قضا کرو۔ یہ بتی نے اپنی سنن ابن حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عصر کے بعد نماز پڑھتے تھے اور اوس کے پڑھنے سے مخالفت کرتے تھے اور آپ روزہ پر روزہ رکھتے تھے اور اوس کے رکھنے سے اور اون کو منع فرماتے تھے (یعنی ہجوم وصال رکھنے سے دوسروں کو مخالفت کرتے تھے)

شیخین نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے دو رکعتیں ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کو سرائ اور علانیہ نہیں ترک کرتے تھے۔ وہ دو رکعتیں صبح کے قبل اور دو رکعتیں عصر کے بعد ہیں۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ نماز میں آپ صغیرہ لڑکی کو اپنے آغوش میں لئے رہتے تھے یہ اون احادیث میں وارو ہے جن کو بعض علمائے ذکر کیا ہے۔

شیخین نے ابو قتادہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی اور آپ اللہ بنت زینب جو آپ کی صاحبزادی کی صاحبزادی تھیں اون کو لئے ہوئے نئے صلوٰۃ آپ سجدہ کرتے تو امامہ کو رکبہ دیتے اور صلوٰۃ آپ قیام فرماتے تو اون کو اٹھا لیتے تھے۔ بعض علمائے کہا ہے کہ یہ امر آپ کے خصائص میں سے ہے اسکو ابن حجر نے صحیح بخاری کی شرح میں نقل کیا ہے

## باب

امام ابو حنیفہؒ اس طرف گئے ہیں کہ غائب شخص پر نماز پڑھنا آپ کے خصائص میں سے ہے اور اس پر تجاشی کی نماز کو حل کیا ہے اور کہا ہے کہ آپ کے سوا کسی کو ایسی نماز پڑھنی جائز نہیں ہے۔

## باب



علماء کے ایک گروہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے ہے کہ اپنے بیٹھکر آدمیوں کو نماز پڑھائی ہے جیسے صحیحین کی حدیث میں ہے اور بیٹھکر نماز پڑھانے سے آدمیوں کو نہی کی ہے اور وار قطنی نے اور بیہقی نے اپنی سنن میں جابر الجعفی کے طریق سے شعبی سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص میرے بعد بیٹھکر امامت نہ کرے۔ وار قطنی نے کہا ہے کہ اس حدیث کو سوا جابر الجعفی کے اور علماء نے روایت نہیں کیا ہے جابر الجعفی مشرک سب سے اوپر حدیث مرسل ہے اس حدیث کے ساتھ جمعیت قائم نہ ہوگی۔ ۱۰ اور امام شافعی نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے اس حدیث کے ساتھ احتجاج کیا ہے اس نے جان لیا ہے کہ اس حدیث میں حجت نہیں ہے اس لئے کہ یہ حدیث مرسل ہے اور اس لئے اس حدیث کے ساتھ حجت نہیں ہے کہ یہ حدیث اس مرد سے روایت کی گئی ہے کہ جس کے روایت کرنے سے آدمی اعتراض کرتے ہیں۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ صوم وصال کو پورا کر دینے میں ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صوم وصال سے تم لوگ بچو صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ وصال فرماتے ہیں یعنی روزہ روزہ رکھتے ہیں اور ہکو من فرماتے ہیں اپنے فرمایا کہ میں تمہاری مثل نہیں ہوں میں غیب باغی کرتا ہوں میرا رب مجھ کو کھانا کھلاتا ہے اور پانی پلاتا ہے۔ اس حدیث کے معنی میں اختلاف کیا گیا ہے۔ کہا گیا ہے کہ کھانا کھلانے اور پانی سے مراد حقیقت ہے آپ کے واسطے کہا نا اور پانی جنت سے آتا تھا جنت کا کھانا کھانے والا اظفار نہیں کرتا ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ کھانا اور پانی حجاز ہے اور مراد یہ ہے کہ آپ میں کھانا کھانے والے اور پانی پینے والے کی قوت پیدا کی جاتی تھی یا کھانے اور پینے کی قوت آپ میں پیدا کی جاتی تھی پھر یہ امر ہے کہ جب وہ علماء اس پر متفق ہیں کہ متواتر روزہ بلا کھانے اور پینے کے آپ کے حق میں مباحات سے ہے۔ اور امام الحرمین

کہا ہے کہ صوم وصال آپ کے حق میں قربت ہے۔ اس جگہ ایک لطیفہ ہے جس پر صاحب المطلب تہنیتیہ کی ہے وہ لطیفہ یہ ہے کہ آپ کی خصوصیت صوم وصال کے مباح ہونے کے ساتھ آپ کی کل امت پر اوس کی اباحۃ آپ کی کل امت کی افراد میں ہے ایک فرد پر اباحۃ ہے اس لئے کہ صلحا میں سے کثیر لوگ ہیں جن سے صوم وصال مشہور ہے کہا ہے کہ صوم وصال کے واسطے نہیں بحسب جمیع امت متوجہ ہے۔

**قائدہ** ابن حبان نے اپنی صحیح میں کہا ہے کہ اس حدیث کے ساتھ اوس حدیث کے بطلان پر استدلال کیا جائے گا جو یہ وارد ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھوک سے اپنے شکم مبارک پر پتھر باندھتے تھے اس لئے کہ آپ کو آپ کے رب کی طرف سے کھانا کھلایا جاتا تھا اور پانی پلایا جاتا تھا جسوقت آپ صوم وصال رکھتے تھے یہ کیوں کہ ہر سکناکہ عدم صوم وصال کے ساتھ آپ بھوکے چھوڑ دئے جاتے تاکہ آپ اپنے شکم مبارک پر پتھر باندھتے ابن حبان نے کہا ہے کہ حدیث کا لفظ ہمیں ہے مگر لفظ حجر ذائے منقوطہ کے ساتھ اور حجر کنارہ تمہد کو کہتے ہیں اس لفظ میں راء جملہ کے ساتھ تصغیف ہو جاتی ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ کہ کلام مفصل میں ایک زمانہ کے بعد آپ استننا کرین۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَلَا تَقُولَنَّ شَيْءٌ اَنْى فَاَعْلَ ذَالِكْ غَدَا لَا اِنَّ شِىْءَا اللّٰهُ وَاَوْكَرْبِكَ اَوْ اَلَيْتَ بطبرانی اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے اس آیت میں روایت کی ہے کہا ہے جسوقت آپ استننا کو بھول جاوین جسوقت آپ کو یاد آوے آپ استننا کر لین اور کہا ہے کہ یہ استننا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خاصہ ہے اور ہم لوگوں میں سے کسی کے واسطے یہ جائز نہیں ہے کہ استننا کرے مگر اپنی قسم کے ساتھ استننا کو ملاوے (قسم کے بعد استننا کسی کو جائز نہیں ہے)۔

## باب

اور آپ کے خصایص میں ہے جیسے شیخ عزالدین ابن السلام وغیرہ نے کہا ہے کہ آپ کے لئے یہ امر جائز ہے کہ اپنے اور اپنے رب سبحانہ کے درمیان ضمیر میں جمع کرین جیسے آپ کا یہ قول ان کیون <sup>اللہ</sup> اور رسولہ <sup>الحب</sup> الیہ مما سواہا ہے اور آپ کا قول ومن یصہا فاندلای سفر الا نفسه ہے کہ لفظ یصہا <sup>من</sup> ضمیر ثانیہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اوس کے رسول کی طرف راجع ہے اللہ تعالیٰ اور رسول کے درمیان جمع ہے اور جمع آپ کے غیر کو متنع ہے بوجہ آپ کے قول کے کہ خطیب نے خطبہ میں یون کہا تھا من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یصہا فقد غوی اپنے فرمایا تو برا خطیب ہے تو یہ کہوں بعض اللہ ورسولہ اور یصہا نہ کہو کہ تجھ کو اللہ تعالیٰ اور اوس کے رسول کے درمیان ضمیر سے جمع کرنا سزاوار نہیں ہے علمائے کہا ہے کہ آپ کے غیر سے ضمیر ون کا جمع کرنا منع کیا گیا ہے نہ آپ کے واسطے اسلمی کہ آپ کا غیر جہوت ضمیر ون کو جمع کرے گا تو جمع کا اطلاق اللہ تعالیٰ اور اوس کے رسول کو ساقط ہوئے گا وہم پیدا کرے گا بخلاف آپ کے کہ آپ جہوت ضمیر ون میں اللہ تعالیٰ اور اپنے آپ کو جمع کرین گے تو آپ کا وہ منصب ہے جس کی طرف اسکا اہتمام راستہ نہیں پاتا ہے۔

## باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصایص میں سے یہ ہے کہ آپ پر ذکوۃ واجب نہیں ہے شیخ تاج الدین بن عطاء اللہ شیخ صوفیہ طریقہ شاذلیہ نے اپنی کتاب دائنوبرم میں کہا ہے کہ انبیاء علیہم السلام پر ذکوۃ واجب نہیں ہے اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہیں احون کی کوئی ملک نہیں سوا اس کے نہیں ہے کہ اون کے نفوس مقدسہ میں اللہ تعالیٰ کی ولایتون میں سے جو شے تھی اوس کی وہ غباروت دینے شے اور اوس کے خرچ کرنے کے وقت میں اوسکو خرچ کرتے تھے اور اوس کے غیر محل میں اوس کو منع کرتے تھے ذکوۃ نہیں ہے مگر طہارت اوس شخص کے لئے کہ قریب ہے کچھ اون لوگوں میں سے ہر جن پر طہارت واجب ہوئی ہے اور انبیاء علیہم السلام بسبب اپنی معصیت کے پلیدی سے برابر ہیں۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی کے چار خنساء اور خمس خمس اور غنیمت کے ساتھ مختص ہیں اور اس امر کے ساتھ مختص ہیں کہ قبل قسمت غنیمت کے جاریہ وغیرہ جس شے کو غنیمت میں سے آپ اختیار کریں اوس کو چن لین۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مَا فَازَ اللَّهُ عَلَى رَسُولٍ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ عَرَفَانِ لِلَّهِ خُمُسُهُ وَلِلرَّسُولِ اَحَدٌ اور خنیین نے عمر سے روایت کی ہے کہا جی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اس فی میں اوس فے کے ساتھ خاص کیا تھا جس شے کو آپ کے سوا کسی کو عطا نہیں کیا تھا فرمایا مَا فَازَ اللَّهُ عَلَى رَسُولٍ مِنْهُمْ فَاَوْفَقْتُمْ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَكِنَّ اللَّهَ يُطَهِّرُ عَلَى مِنَ شَيْءٍ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پس یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے خالص تھا آپ اپنے اہل ہر ایک سال کا نقد صرف کرتے تھے اور جو باقی رہتا آپ اوس کو لے کر اللہ تعالیٰ کے مال کی جگہ میں رکھ دیتے تھے اس کے ساتھ اپنے اپنی زندگی میں عمل کیا پھر آپ نے وفات پائی۔ ابو بکر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میں ولی ہوں جو عمل کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس میں کیا تھا حضرت ابو بکر الصدیق نے اوس میں عمل کیا۔

ابو داؤد اور حاکم نے عمرو بن عبسہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگوں کی غنیمتوں میں سے مثل اوس کی جو تم لیتے ہو میرے واسطے حلال نہیں ہے۔ مگر خمس اور خمس لینا تم لوگوں کے حق میں مردود ہے یعنی جائز نہیں ہے۔

آپین سعد اور ابن عباس نے عمر بن الخطاب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جبکہ بنو قریظہ بروے بنائے گئے وہ بروے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں پیش کئے گئے اور میں ریحانہ بنت زید بن عمرو تھی آپ نے ریحانہ کے واسطے امر فرمایا وہ صلحہ کی گئی۔ حال یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ہر ایک غنیمت میں سبہم صغی تھا۔

اس صغی اوس کو کہا کہ  
یہ کہ میں نے پہلے تو  
اوس کو اپنے خنساء  
اور اس کو اپنے خنساء

پیہتی نے اپنی دستن امین ابوسعید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ کوئی نکاح جائز نہیں ہے مگر ولی اور شہوہ اور عہر کے ساتھ مگر وہ نکاح کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ہے وہ بغیر ان امور کے جائز ہے۔ اور سبھی یہ بھی وہ حدیث لائے ہیں جس کی روایت مسلم نے اس سے کی ہے کہ جو وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفیہ سے بیاہ کیا آدمیوں نے کہا ہم نہیں جانتے ہیں کہ آپ نے صفیہ سے تزوج کیا ہے یا اون کو ام ولد اختیار کیا ہے اصحاب نے کہا اگر آپ اون کا پر وہ کرائیں گے تو وہ آپ کی بی بی ہوں گی اور اگر آپ صفیہ کو بچپائی میں گے تو وہ ام ولد ہوں گی جبکہ اپنے سوا ہونے کا ارادہ کیا تو صفیہ کو بچپایا اصحاب نے یہ پہچان لیا کہ آپ نے صفیہ سے تزوج کیا ہے۔ اور ولایت کی وجہ اس حدیث سے ظاہر ہے جیسے کہ تم دیکھتے ہو علمائے کہا ہے کہ ولی امت کے نکاح میں اختیار نہیں کیا گیا ہے مگر اس لئے کہ ہتھالی کی محافظت ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہتھالوں سے فوق میں دینی آپ کی مانند کوئی نہیں ہے۔ اور نکاح میں گواہ مقبر نہیں ہیں مگر اس لئے کہ طرفین کے انکار سے امن ہو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ شان ہے کہ نکاح کرنے کے بعد آپ نکاح سے انکار نہیں کریں گے اور اگر عورت نکاح کے بعد انکار کرے گی تو آپ کے قول کے برخلاف اس کے قول کی طرف رجوع نہیں کیا جاوے گا بلکہ عراقی نے (شرح مہذب) میں کہا ہے کہ نکاح کے بعد عورت آپ کی تکذیب سے کافر ہو جاوے گی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ہر ایک عورت کی تزویج کا اختیار اپنی ذات سے تھا اور زوج اور زوجہ طرفین کی ولایت بغیر اذن عورت کے اور بغیر اذن اس کے ولی کے بوجہ اللہ تعالیٰ کے اس قول النبی اولی بالمؤمنین من انفسہم کے آپ کو ہے۔

## باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حلالی کرنے کے سبب عورت آپ کو حلال ہو جاتی تھی آپ اس کے پاس بغیر عقد کے وفال ہو کر

جاگیر دیا تھا اور وہ جاگیر آجکے دن تک اون کی خدمت کے قبضہ میں ہے اور بعض دایمون اون کے مشورے کرتے کا ارادہ کیا امام عزانی رحمہ اللہ نے اوس والی کے کفر کے ساتھ فتویٰ دیا اور کہا کہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت کی زمین جاگیر دیتے تھے تو دنیا کی زمین اولیٰ ہے کہ کسی کی جاگیر میں دین

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ مکہ میں جنگ کرنا اور مکہ میں قتل کرنا آپکو مباح ہے اور مکہ میں بغیر احرام کے آپکو داخل ہونا مباح ہے اور امن دینے کے بعد مکہ میں قتل کرنا آپ کے واسطے مباح ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لا اقم ہذا البلد وانت حل ہذا البلد۔ فہنئین نے اس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سال فتح میں مکہ میں ایسے حال میں داخل ہوئے کہ آپ کے سر مبارک مغفرتھا جبکہ آپ نے مغفرتھارا ایک مرد آیا اوس نے کہا کہ ابن خطل استار کعبہ کو پکڑے ہوئے ہے آپ نے فرمایا اوس کو قتل کر ڈالو۔

فہنئین نے ابو شریح العدوی سے روایت کی ہے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے یوم فتح مکہ میں آپ فرماتے تھے کہ مکہ کو اللہ تعالیٰ نے حرم بنایا ہے آدمی کو اوس کو حرم نہیں بنایا کسی مرد کے واسطے جو اللہ تعالیٰ اور روز قیامت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے حلال نہیں ہے کہ مکہ میں وہ خوریزی کرے اور اوس کو یہ حلال نہیں ہے کہ مکہ معظمہ میں کاکوئی درخت کاٹے اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موافق قتال کے واسطے رخصت ہوے تو اوس سے یہ کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اذن دیا ہے تمکو اذن نہیں دیا ہے۔

مسلم نے حیا بن عبد اللہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ یوم فتح میں مکہ میں ایسے حال میں داخل ہوئے کہ آپ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا اور بغیر احرام کے تھے ابن القاص نے کہا ہے کہ امان کے بعد آپکو یہ جائز تھا کہ آپ قتل کریں۔ امام رافعی نے کہا ہے کہ ابن القاص کے اس قول میں خطا ہے کہ آپ امان کے بعد قتل کریں اور علماء نے کہا ہے کہ جس نبی پر انکھ کے اشارے سے

کسی امر کا کہنا حرام ہو تو اس کے واسطے یہ کیوں کر جائز ہوگا کہ جسکو اس نے امن دیا ہے او کو قتل کر دے۔  
 یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ اپنے  
 علم سے حکم دین اور اپنے نفس شریف کی واسطے اور اپنے فرزند کے واسطے  
 حکم دین اور اس شخص کی شہادت قبول کرین جو شخص آپ کے واسطے اور آپ کے  
 فرزند کے واسطے شہادت دے اور آپ اپنے نفس کے واسطے اور اپنے  
 فرزند کے واسطے شہادت دین اور آپ بدیہ قبول کرین بخلاف تمام حکام کے  
 کہ ان کو یہ امور جائز نہیں ہیں۔

پہلی قسم کے باطل کے باب میں ہندو جو ابی سفیان کی حدیث اور اپنے اوس قول کو لائے ہیں کہ  
 اپنے ہندو سے فرمایا تھا کہ تم اپنے نوہر کے مال سے اوس قدر مال اپنے نفس اور اپنی اولاد کو واسطے  
 لے لو جو امر معروف کے سبب نکلے اور تمہاری اولاد کو کفایت کرے۔ اور پہلی اوس حکم کے باب میں  
 جو اپنے اپنے نفس شریف کے واسطے فرمایا اور اس شخص کی شہادت کے قبول کے بارے میں  
 جو آپ کے واسطے غمہادت دے خرید کی شہادت کی اوس حدیث کو لائے ہیں جو آگے آئے والی  
 اور پہلی نے کہا ہے کہ جسوقت یہ جائز ہوگا تو یہی جائز ہوگا کہ اپنے فرزند کے واسطے آپ حکم دین اور  
 قبول بدیہ کی حدیث آگے آچکی ہے۔

### باب

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصایص میں سے یہ ہے کہ غضب کی حالت میں آپ کو حکم اور  
 فتویٰ دینا مکروہ نہ ہوتا تھا اس لئے کہ پہلی غضب کے آپ پر اوس نے کا خوف نہیں کیا جاتا تھا  
 جس نے کا خوف ہم لوگوں پر کیا جاتا ہے (یعنی غضب کی حالت میں آپ کی عقل شریف غالب ہوتی تھی  
 اس وجہ سے غلط کا اندیشہ اسے غریب میں نہ تھا) اس کو ثوری نے و شرح مسلم میں نقطہ کی  
 حدیث کے قریب ذکر کیا ہے آپ نے اوس میں ایسے غضب کی حالت میں فتویٰ دیا تھا کہ آپ کے

و روزن رضا سرخ ہو گئے تھے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ قوت شہوت کو ساتھ روزہ میں آپکو بوسہ لینا جائز تھا اور روزہ میں بوسہ لینا آپکے غیر کو حرام ہے۔

نہین نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ آپ روزہ دار ہوتے اور بوسہ لیتے تھے تم لوگوں میں کون شخص اپنی حاجت کا مالک ہو سکتا ہے جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی حاجت کے مالک تھے۔ دینی بوسہ لینے کی حالت میں آپ اپنے نفس شریف کو جماع کی خواہش سے روک سکتے تھے اور لوگوں کو ایسی حالت میں اپنے نفس پر قدرت نہیں ملتی تھی کہ مسلمان اور ابن ماجہ نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مباشرت کرتے تھے اور آپکا روزہ ہوتا تھا آپ اپنی حاجت کے واسطے تم لوگوں سے زیادہ مالک تھے۔

بیہقی نے اپنی (مسنن) میں حضرت عائشہ سے روایت کی ہے آپ حضرت عائشہ کا بوسہ لیتے اور اون کی زبان چوسے تھے اور آپکا روزہ ہوتا تھا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ خوشبو کا استعمال احرام کی حالت میں آپکو جائز تھا اسکو مالکیہ نے ذکر کیا ہے۔

نہین نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مفارقین خوشبو کی بک کو میں ایسے حالین دیکھ رہی ہوں کہ آپ احرام کی حالت میں ہیں مالکیہ نے کہا کہ خوشبو کی عادت اجرام کے بعد آپکے خصایص میں سے ہے اسلئے کہ خوشبو جماع کے و داعی میں سے ہے آپنے آویسوں کو خوشبو کے استعمال سے احرام کیے بعد منع فرمایا ہے۔ اور آپ اپنی حاجت کے واسطے آویسوں سے زیادہ مالک تھے اسلئے آپنے خوشبو کا استعمال احرام کے بعد فرمایا۔

یہ مباشرت  
جامع ترمذی و ابن ماجہ  
حدیث مسند میں ہے  
اسلئے حدیث کی حالت  
اور حدیث میں ہے  
اسلئے حدیث میں ہے  
اسلئے حدیث میں ہے



اور اس لئے آپؐ نے خود بخود استقبال فرمائی کہ آپکو خوشبو دوست تھی آپکو رخصت وی گئی تھی کہ احرام میں خوشبو لگاویں اور اس لئے خوشبو کے لئے رخصت وی گئی تھی کہ ملائکہ آپکے قرب میں وحی کی وجہ سے رہتے تھے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ جنابت کی حالت میں آپکو مسجد میں ٹھہرنا جائز تھا اور چٹ لیٹ کے سونے کی حالت میں آپکا وضو نہیں توڑتا تھا اور عورتوں کے چھونے سے آپکا وضو نہیں توڑتا تھا و وجہوں میں سے ایک وجہ میں رشخ جلال الدین فرماتے ہیں م میرے نزدیک یہ اصح مذہب ہے۔

ترمذی اور بیہقی نے ابی سعید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ میرے اور تمہارے سوا کسی کو حلال نہیں ہے کہ اس مسجد میں جنب ہو۔  
 قرآن نے سعد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ میرے سوا اور تمہارے سوا کسی کو حلال نہیں ہے کہ اس مسجد میں جنب ہو۔  
 ابویعلیٰ نے حضرت عمر بن الخطاب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین ایسی خصلتیں عطا کی گئی ہیں اگر اون میں سے ایک خصلت میرے واسطے ہوتی وہ مجھکو اس سے زیادہ دوست ہوتی کہ مجھکو سرخ اونٹ عطا کئے جاتے د عرب کو سرخ اونٹ بڑی دولت تھی م ایک یہ کہ حضرت علیؑ کی تزویج حضرت فاطمہ سے ہوئی دوسرے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اون کی سکونت مسجد میں ہوئی چوتھے مسجد میں اون کے واسطے حلال ہوتی ہے وہ مجھکو مسجد میں حلال نہ ہوگی تیسرے یوم خیبر میں حضرت علیؑ کو جھنڈا عطا کیا گیا۔

بیہقی نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ مسجد جنب اور عایض کے واسطے حلال نہ ہوگی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ کو جھنڈا عطا کیا گیا۔

اور حضرت حسن اور حضرت حسین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے لئے۔

ذیہر بن بکارسنے (اخبار مدینہ) میں ابی حاتم الانجمی سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو امر فرمایا کہ ایک پاک مسجد بناؤں اور میں کوئی شخص سکونت نہ کرے مگر حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام اور اللہ تعالیٰ نے مجھ کو یہ امر کیا کہ میں ایک طاہر مسجد بناؤں اور میں کوئی سکونت نہ کرے مگر میں اور علی اور علی کے دو بیٹے فرزند۔

ابن مساکر نے حابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا کہ جو کام مسجد میں مجھ کو حلال ہے وہ تم کو حلال ہے۔

ابن مساکر نے حضرت ام سلمہ سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس مسجد کو جنب کے واسطے حلال نہیں کرتا ہوں اور نہ عایض کے واسطے مگر محمد اور محمد کی اولاد اور علی اور فاطمہ گیدائے۔

یہ بھی نے اپنے (سنن) میں حضرت عائشہ سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس مسجد کو نہ عایض کی واسطے حلال کرتا ہوں اور نہ جنب کے واسطے مگر محمد اور آل محمد کی واسطے یقیناً میں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رات میں وضو کیا اور نماز پڑھی پھر آپ سو گئے یہاں تک کہ آپ کے خزانوں کی آواز میں نے سنی پھر آپ کے پاس موذن آیا اور اس نے اذان دی آپ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور وضو نہیں کیا۔

بزار نے ابن مسعود سے یہ روایت کی ہے کہ آپ ایسے حال میں سو جاتے تھے کہ سچہ کرتے ہوتے تھے پھر آپ کھڑے ہو جاتے اور آپ نماز پڑھنے لگتے۔

ابن ماجہ اور ابویعلیٰ نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چٹ لیٹ کے سو جاتے یہاں تک کہ آپ بڑھنے کے طور پر ساتس لیتے پھر آپ کھڑے ہو جاتے اور نماز پڑھتے تھے۔ اور وضو نہیں کرتے تھے اسکی علت یہ ہے کہ آپ کی چٹیاں مبارک سوتی یقیناً اور

آپ کا قلب مبارک نہیں سوتا تھا۔

ابن ماجہ نے حضرت عائشہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بعض بی بیوں کا بوسہ لیا پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا اور ابن ماجہ کا ایک لفظ میں جس کی روایت حضرت عائشہ سے کی ہے یہ ہے کہ آپ وضو کرتے تھے اور بوسہ لیتے تھے اور وضو نہیں کرتے تھے۔ عبدالحق نے کہا ہے کہ اس حدیث کے واسطے میں کوئی ایسی علت نہیں جانتا کہ جو ترک بوسہ کو واجب کرے۔

تسائی نے صحیح سند کے ساتھ حضرت عائشہ سے روایت کی ہے یہ کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے حال میں نماز پڑھتے کہ آپ کے سامنے سطور سے رہتی تھی جیسے چٹاوا سامنے ہوتا ہے یہاں تک کہ جو وقت آپ وقف پڑھنے کا ارادہ کرتے تو اپنے پاس لئے مبارک سے جھک کر منقبہ کر دیتے تھے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کو جائز ہے کہ جس شخص کو چاہیں بغیر سبب لعنت کریں اس کو ابن القاص اور امام الحرمین نے کہا ہے اور اس میں جو فوائد ہیں اون کا بیان۔

تبیحین نے ابوہریرہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی اے میرے اللہ میں تجھ سے ایک عہد لیتا ہوں تو اس عہد کے خلاف مجھ سے معاملہ نہ کرے میں نہیں ہوں مگر ایک بشر جس کسی مومن کو میں ایذا دوں یا اس کو برا کہوں یا اس پر لعنت کر دوں یا اس کو ورثہ ماروں یا اس کو اپنا وارث کرے واسطے وہ زکوٰۃ اور صلۃ اور قربت کر دے جو کہ جس سبب ترقیامت کے دن اس کو اپنی قربت دے۔

اتحاد نے صحیح سند کے ساتھ انس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد کو حضرت حفصہ کے سپر کیا اور فرمایا کہ تم اس کی حفاظت کیجو وہ غافل ہو گئیں وہ چلا گیا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا بابت اللہ تعالیٰ قطع کر دے وہ سن کر بے چین ہو گئیں آپ نے اون کی بے قصہ راجی دیکھ کر فرمایا کہ میں نے اپنے رب تبارک و تعالیٰ سے سوال کیا ہے میری امت میں سے جو کوئی انسان ہو اور میں اوس پر دنا کروں اللہ تعالیٰ اوس و عا کو اوس کے لئے مغفرت کر دے طبرانی نے معاویہ سے روایت کی ہے کہ اسبے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اے میرے اللہ تعالیٰ جس شخص پر میں نے جاہلیت میں لعنت کی ہے پھر وہ اسلام میں داخل ہو گیا ہے تو اوس لعنت کو اوس کے لئے اپنی قربت کر دے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ جس کے کہانے اور پانی کو چاہیں زور کے ساتھ لے لیں اور کھانے اور پانی کے مالک بچ بزل واجب ہے اگرچہ محتاج ہو اور اوس کو چاہے کہ اپنی جان اپنی جان پر فدا کرے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے النبی اولی بالمؤمنین من انفسہم علما کی ایک جماعت نے ذکر کیا ہے کہ اگر کوئی قالم اچھا قصہ کرے تو جو شخص آپ کے پاس حاضر ہو اوس پر یہ واجب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ورے اپنے نفس کو آپ کے واسطے خرچ کرے جیسے کہ یوم خیر میں حضرت طلحہ نے اپنے نفس کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کی تھی کہ مشرکین اور آپ کے درمیان آگے تھے اور مشرکین کی تلوار اپنے ہاتھ پر رکھی اور اپنا ہاتھ ضائع کر دیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اون کے حملہ سے بچایا تھا اور اگر آپ کسی عورت کے نکاح کرنے میں رغبت کریں اور اگر وہ عجز و غموہر ہے تو اس پر واجب ہے کہ وہ آپ کے امر کو قبول کرے اور اوس کے ساتھ سنگینی نہ کرے آپ کے غیر ہر حرام ہے اور اگر کوئی عورت غموہر والی ہے تو اوس کے غموہر پر اوسکی طلاق واجب ہے تاکہ آپ اوس سے نکاح کریں سابقہ آیت کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کی وجہ سے یا ایہا الذین امنوا استجبوا للہ وللرسول ایسا ہی اوس آیت کے ساتھ ماوروی نے اسبتلال کیا ہے۔ اور امام غزالی نے بوجہ واجب ہونے طلاق کے زید کے قصہ کے ساتھ استلال کیا ہے اور امام غزالی نے کہا ہے

خدا یا اس میں سے ہر ایک کے عورت کے چھوڑ دینے کی تکلیف اس کے شوہر کو دینی چاہے عورت کے شوہر کی جانب سے شوہر کے ایمان کا امتحان ہے اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگوں میں کا کوئی شخص مومن نہ ہو گا جب تک کہ میں اس کو اس کے اہل اور اس کی اولاد اور جمع آدمیوں سے زیادہ دوست نہ رہوں گا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے آزمائش بشریت کی بلا اور منع اشرار ختم اور دل کی اس چھپی بات کیساتھ ہوگی جو ظاہر کے خلاف ہے۔ یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چار عورتوں کے نکاح سے اکثر کے ساتھ مختص ہیں یہ اجل ہے۔

ابن سعد نے محمد بن کعب القرظی سے اللہ تعالیٰ کے قول یا کان علی النبی من حرج فیما فطر اللہ سنتہ اللہ فی الذین خلوا من قبل میں روایت کی ہے کہا ہے اللہ تعالیٰ کی مراد یہ ہے کہ آپ عورتوں میں سے جتنی عورتیں چاہیں ان سے نکاح کریں یہ فریضہ ہے۔ اور انبیاء میں سے جو لوگ تھے ان کی یہ سنت ہے حضرت سلیمان ابن داؤد علیہما السلام کی ایک ہزار بی بیان تھیں۔ اور حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک سو بی بیان تھیں۔

یہ سچے سچے (سنن) میں اللہ تعالیٰ کے قول یا ایھا النبی انا اعلانک ازواجک اللہ تعالیٰ قول خالصہ لک من دون المؤمنین تک میں کہا ہے کہ باوجود آپ کی ازواج کے کہ وہ مستعد تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کو جو کسی کی بی بی نہیں تھیں حلال کیا جس دن کہ اللہ تعالیٰ نے حلال کیا وہ عورتیں آپ کے چچا کی بیٹیوں اور چھوٹی کی بیٹیوں اور امون کی بیٹیوں اور خالہ کی بیٹیوں سے تھیں۔ علمائے کہا ہے جبکہ حر کو عیدہ فضیلت ہے اور اس فضیلت کی وجہ سے اوتنی عورتوں سے اکثر مباح ہونا چاہتا ہے جتنی عورتوں کو عیدہ مباح ہونا چاہتا ہے تو یہ واجب ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس فضیلت کی وجہ سے جو کہ جمیع امت پر ہے امت جتنی عورتیں اپنے لئے مباح ہونا چاہتی ہے آپ اپنے لئے امت سے اکثر عورتیں مباح ہونا چاہیں۔

اور قرطبی نے اپنی تفسیر میں حکایت کی ہے کہ اسے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تاناؤ سے تعزین  
 حلال کی گئی تھیں اور اسباب میں بہت سے فائدے ذکر کئے ہیں۔ اور فوائد میں سے  
 یہ ہے کہ کثرت ازواج سے آپ کے محاسن باطن کی نقل ہے۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی  
 علیہ وآلہ وسلم مکمل الظاہر اور مکمل الباطن ہیں۔ اور ان فوائد میں سے یہ ہے کہ کثرت  
 ازواج سے اس شریف کی نقل جس پر مرد مطلع نہیں ہوئے ہیں اور ان فوائد میں  
 یہ ہے کہ کثرت ازواج سے آپ کی مصاہرت کے سبب قبیلوں کی برزگی ہے۔ اور  
 ان فوائد میں سے یہ ہے کہ آپ کو جو محنت و غم آپ کے دشمنوں سے بچو نہی ہے ازواج  
 کی کثرت کے سبب اس محنت اور غم سے آپ کو شرح صدر ہو گا یعنی دل کی فراخی اور شرح  
 ہو گا۔ اور ان فوائد میں سے یہ ہے کہ آپ پر رسالت کا بوجھ ہے اس بوجھ کے ساتھ  
 عورتوں کے ساتھ قیام کرنے میں تکلیف کی دیاوتی ہوگی پس کثرت ازواج آپ کی مشقت کے  
 واسطے اعظم ہوگی اور آپ کے اجر کے واسطے اکثر ہوگی۔ اور ان فوائد میں سے یہ ہے کہ کثرت  
 آپ کے حق میں غبارت ہے۔

علمائے کہا ہے کہ اپنے ایسے حال میں دام حبیبیہ سے نکل کر کیا کہ ان کا باپ آپ کا  
 دشمن تھا اور صفیہ سے اپنے ایسے حال میں نکل کر کیا کہ ان کا باپ اور چچا اور زوج قتل  
 کیا گیا تھا اگر یہ بی بی ہیں آپ کے باطن احوال سے اس امر پر مطلع نہ ہوتیں کہ آپ اکمل الخلق ہیں  
 تو طبایع بشری اس امر کی مقتضی ہو تیرید کہ ان بی بیوں کا میل ان کے باپوں اور انکی  
 قربت کی طرف ہوتا اور آپ کے پاس عورتوں کی کثرت میں آپ کے معجزات اور آپ کے کمال  
 باطن کا بیان ہے۔ جیسے کہ مردوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معجزات اور  
 کمال ظاہر کو پہچان لیا ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے  
 کہ آپ کو نکل بلا ولی اور بلا مشہود کے جائز ہے۔

بیہقی نے اپنی دسٹن امین ابو سعید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ کوئی نکاح جائز نہیں ہے مگر ولی اور شہود اور ہجر کے ساتھ مگر وہ نکاح کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ہے وہ بغیر ان امور کے جائز ہے۔ اور بھی بیہقی وہ حدیث لائے ہیں جس کی روایت مسلم نے اس سے کی ہے کہ جو وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفیہ سے بیاہ کیا آدمیوں نے کہا ہم نہیں جانتے ہیں کہ آپ نے صفیہ سے تزوج کیا ہے یا دون کو ام ولد اختیار کیا ہے اصحاب نے کہا اگر آپ ام ولد کا پر وہ کہیں گے تو وہ آپ کی بی بی ہوں گی اور اگر آپ صفیہ کو چھپائیں گے تو وہ ام ولد ہوں گی جبکہ آپ نے سوار ہونے کا ارادہ کیا تو صفیہ کو چھپایا اصحاب نے یہ پہچان لیا کہ آپ نے صفیہ سے تزوج کیا ہے۔ اور ولایت کی وجہ اس حدیث سے ظاہر ہے جیسے کہ تم دیکھتے ہو علمائے کہا ہے کہ ولی است کے نکاح میں اختیار نہیں کیا گیا ہے مگر اس لئے کہ ہتالی کی محافظت ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہتاون سے فوق ہیں (یعنی آپ کی مانند کوئی نہیں ہے) اور نکاح میں گواہ معتبر نہیں ہیں مگر اس لئے کہ طرفین کے انکار سے امن ہو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ شان ہے کہ نکاح کرنے کے بعد آپ نکاح سے انکار نہیں کریں گے اور اگر عورت نکاح کے بعد انکار کرے گی تو آپ کے قول کے برخلاف اس کے قول کی طرف رجوع نہیں کیا جاوے گا بلکہ عراقی نے (شرح مہذب) میں کہا ہے کہ نکاح کے بعد عورت آپ کی تکذیب سے کافرہ ہو جاوے گی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ہر ایک عورت کی ترویج کا اختیار اپنی ذات سے تھا اور ترویج اور زوجہ طرفین کی ولایت بغیر اذن عورت کے اور بغیر اذن اس کے ولی کے بوجہ اللہ تعالیٰ کے اس قول النبی اولی بالمؤمنین من انفسہم کے آپ کو ہے۔

## باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حلال کرنے کے سبب عورت آپ کو حلال ہو جاتی تھی آپ اس کے پاس بغیر عقد کے داخل ہو سکتے

بیہقی نے کہا ہے جبکہ اس کے ساتھ جو اذ ہو گیا تو اچکویہ جائز ہو گیا کہ عورت کے بغیر مشورہ کے آپ اوس پر عقد کر دیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فلا تقضیٰ ذیو طر انہما زوجنا کہا جبکہ زید نے اپنی خواہش اپنی عورت سے روک لی ہمتے اچکی تزویج اوس سے کر دی۔

بخاری نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت زینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج پر غر کیا کرتی تھیں اور یہ کہتی تھیں کہ تمہاری تزویج تمہارے اہل نے کی ہے اور میری تزویج اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں پر سے کی ہے۔

مسلم نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ حضرت زینب کی عدت منقضی ہو گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید سے کہا کہ تم جاؤ اور زینب کو میرے پاس داخل ہونے کو یاد دلاؤ زید زینب کے پاس گئے اور اون کو خبر کی زینب نے کہا کہ میں کچھ نہیں کرنے والی ہوں یہاں تک کہ میں اپنے رب سے مشورہ کروں یہ کہنے کے وہ اپنے ناز پڑھنے کی جگہ میں چلی گئیں اور قرآن نازل ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے یہاں تک کہ زینب کے پاس بغیر اون کے اون کے داخل ہو گئے۔

بیہقی نے علی بن الحسین سے اللہ تعالیٰ کے قول و تحفی فی نفسک ما اللہ یدیدہ کے معنی میں روایت کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اچکویہ اس بات کا علم دیدیا تھا کہ زینب اچکی ازواج میں سے ہون گی قبل اس کے کہ آپ زینب کے ساتھ تزویج کریں جبکہ زید آپ کے پاس آئے اور آپ سے اونھوں نے زینب کی نکاحیت کی اپنے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی بی بی کو اپنے پاس روک کر رکھو زید نے آپ سے عرض کی کہ میں نے آپ کو خبر کر دی ہے کہ میں زینب کی تزویج آپ سے کر دینے والا ہوں اور آپ اپنے نفس میں اوس شخص کو چھپاتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ ظاہر کرنے والا ہے (یعنی زید نے کہا کہ تزویج زینب کو آپ اپنی دلچسپی چھپاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اوس کو ظاہر کرنے والا ہے۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے حضرت ام سلمہ سے اونھوں نے حضرت زینب سے روایت



کی ہے اونھون نے کہا واللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بیوں میں سے میں کسی بی بی کی مثل نہیں ہوں وہ بی بیان ہر کے ساتھ یا ہی گئیں اور اون کا میاہ اون کے او لیانے کیا اور میری تزویج اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے ساتھ کی اور میرے باب میں کتاب نازل کی جس کو مسلمان پڑھتے ہیں وہ کتاب نہ تبدیل ہوگی اور نہ متغیر ہوگی۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے حضرت عائشہ نے کہا اللہ تعالیٰ ذینب بنت جحش پر رحم کرے اونھون نے اس دنیا میں وہ شرف پایا جس کی کوئی شرف نہیں پھونچتا وہ شرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انکی تزویج اپنے نبی کے ساتھ دنیا میں کی اور اس کے ساتھ قرآن شریف ناطق ہوا اور یہ شرف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں بی بیوں سے ایسے حال میں فرمایا کہ ہم بی بیوں آپ کے اطراف میں تعین تم سے زیادہ جلد میرے پاس پھونچنے والی وہ بی بی ہے جو ہاتھوں میں تم سے اطول ہے۔ (یعنی سخی ہے کہ اون کا ہاتھ خیر میں سب کے ہاتھوں سے دراز ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذینب کو اپنے پاس سرعت سے پھونچنے کی بشاعت دی ذینب جنت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ میں۔

ابن جریر نے شعبی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت ذینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کرتی ہیں میں تین امور کے سبب آپ پر ناز کرتی ہوں انکی بی بیوں میں سے کوئی عورت نہیں ہے جو وہ تین چیزوں سے آپ پر ناز کرے ایک امر یہ ہے کہ میرا اور آپ کا جدا ایک ہے۔ دوسرا امر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرا نکاح آپ کے ساتھ آسان کر دیا ہے اور تیسرا امر یہ ہے کہ میرے نکاح کے باب میں سفیر حضرت جبریل علیہ السلام ہیں۔

## باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل میں سے یہ ہے کہ آپ کا نکاح فقط ہبہ سے اور بلا ہر کے ابتداء اور انتہا آپ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وامرؤة مومنتہ ان وہیبت نفسہا

النبی ان اراد البی ان یستکھا حاحاح لک من دون المؤمنین۔

ابن سعد نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت میمونہ بنت الحارث نے اپنا نفس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہبہ کیا تھا۔

ابن سعد نے محمد بن ابراہیم الیتمی سے یہ روایت کی ہے کہ ام شریک نے اپنا نفس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہبہ کیا تھا۔ اپنے اون کو قبول نہیں فرمایا ام شریک نے کسی کے ساتھ تزویج نہیں کیا یہاں تک کہ وہ مر گئیں۔

ابن سعد نے اور یہ بھی نے اپنی (سنن) میں بھی سے اللہ تعالیٰ کے قول ترجی من تشاء منہن میں روایت کی ہے کہا ہے بہت سی عورتیں عین جنہون نے اپنے نفس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہبہ کئے تھے آپ اون میں سے بعض کے پاس داخل ہوئے اور بعض کو امید وار رکھا آپ کے بعد اون میں سے ام شریک نے نکاح نہیں کیا۔

سعید بن منصور نے اور یہ بھی نے اپنی (سنن) میں ابن السیب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کو ہبہ نفس حلال نہ ہو گا۔ کیا آپ کی طرف سے یہ کہنا بھی کافی ہو گا کہ دینے ہبہ کو قبول کیا مگر جیسے عورت کے طرف سے یہ کہنا کافی ہے کہ اپنے نفس کو ہبہ کیا یا آپ کی جانب لفظ نکاح شرط کیا جاوے گا۔ اس میں دو وجہیں ہیں اون پہلے میں سے اصح وجہ ثانی ہے کہ لفظ نکاح آپ کی طرف سے شرط کیا جاوے گا اور یہ اس وجہ سے ہے کہ ظاہر قول اللہ تعالیٰ کا ان یستکھا ہے اس لئے آپ کی جانب میں نکاح اعتبار کیا گیا ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ اپنی ازواج کے واسطے تقسیم اوقات نہ کرتا آپ کو میباح ہے یہ دو وجہوں میں سے ایک وجہ میں وارد ہے اور مذہب مختار بھی ہے اور امام غزالی اسکی صحت کی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ترجی ایک من تشاء منہن و تروی ایک من تشاء و من ابتغیہ

عن غزلت فلا جناح علیک۔

ابن سعد نے محمد بن کعب القرظی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ازواج کی قسمت میں فراخی کرنے والے تھے جس طور سے چاہتے ازواج کے درمیان تقسیم اوقات کرتے تھے آپ کا یہ عمل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے وذلک ادنیٰ ان تقرّبہن اذا علن ان ذالک من اللہ۔ بعض علمائے کہا ہے کہ آپ پر قسمت اوقات واجب ہونے میں لوازم رسالت سے غفلت ہے۔ اور یہ امر صحیح طور سے ثابت ہو چکا ہے کہ آپ ساعت و امدین اپنی بی بیوں کے پاس طواف کرتے تھے (یعنی اون سے معارفت کرتے تھے) اور یہ امر وجوب قسمت کا منافی ہے۔ اور ابن القشیری نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے کہ قسمت اوقات آپ پر واجب تھی پھر آیت مذکورہ کے ساتھ منسوخ کی گئی۔ اور اس امر میں کہ آپ پر ازواج کا نفقہ واجب ہے ووجہین میں امام نووی نے وجوب نفقہ کو صحیح کہا ہے اس صورت پر کہ آپ پر ازواج کا نفقہ واجب ہے اس کا اندازہ نہ کیا جاوے گا اس لئے کہ آپ اعدل الناس میں۔ بخلاف آپ کے غیر کے کہ نفقہ واجب ہونے کی حالت میں اس کا اندازہ کیا جانا ضرور ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ احرام کی حالت میں آپ کو مکحل جایز ہے۔

شیخین نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ہبیرہؓ سے ایسے حال میں حلق کیا کہ آپ احرام میں تھے۔ اس میں ایک وجہ ہے کہ امام دافنی نے اس کی حکایت کی ہے کہ غیر کی عقدہ اور عورت اس کی بہن اور اس کی چھوٹی اور اس کی خالہ اور اس کی بیٹی کے درمیان جمع آپ کو جائز ہے اور اصح قول صحیح صورتوں میں منع ہے۔ (یعنی انکا جمع کرنا جائز نہیں ہے) اور اسکی شاہد صحیحین کی وہ حدیث ہے جو بنت ام سلمہ کے باب میں ہے اور آپ کا وہ قول جو ام حبیبہ سے ایسے حال میں فرمایا تھا کہ اونہوں نے اپنی بہن کو

پیش کیا تھا کہ یہ جھکو حلال نہیں ہے تم لوگ اپنی بیویوں کو میرے سامنے پیش نہ کرو اور نہ اپنی بہنوں کو  
پیش کرو۔ اور یہ صبح ہو چکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ سے ایسی  
تھال میں تزوج کیا تھا کہ چہرہ یا سات برس کی تھین جس فٹے میں ابن خرم نے حکایت کی ہے یہ  
کہ ابن خیرمہ اس طرف گئے ہیں کہ یہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خاص ہو  
اور باپ کی واسطے یہ جائز نہیں ہے کہ اپنی بیٹی کا نکاح قبل بلوغ کے کرے اس مطلب کو ابن  
الملقن اپنے (مختصا ایضاً) میں لائے ہیں اور کہا ہے کہ یہ غریب امر ہے ابن خیرمہ کے غیر سے  
بھکو اس کا علم نہیں ہے کہ اوس نے ایسا کہا ہوا اور مجبور علمائے کہا ہے کہ یہ امر ہر ایک کے وہٹے  
جائز ہے کہ بولایت پدر صغیر و کے ساتھ نکاح کرے آپ کے مختصا ایضاً میں سے نہیں ہے بلکہ ابن  
المنذر نے نقل کیا ہے کہ اس پر اجماع ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے  
کہ اپنی لونڈی کو آزاد کرین اور اوس کی آزادی کو اوس کا ہر ٹھہراوین۔  
ثقیفین نے انس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفیہ کو آزاد  
کیا اور اون کے عتق کو اون کا ہر گر وانا۔

بیہقی نے اپنی (سنن) میں انس سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے صفیہ کو آزاد کیا اور اون سے تزوج کیا آپ سے کسی نے بوجھا کہ آپ نے کیا ہر ٹھہرایا  
آپ نے فرمایا صفیہ کا نفس صفیہ کا ہر ہے۔ ابن حبان نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے یہ امر کیا اور اس پر کوئی دلیل قائم نہیں ہوئی ہے کہ امت کے سوا آپ کے ساتھ یہ امر  
خاص ہے یہ امر امت کے واسطے اسوج سے مباح ہے کہ اس میں آپ کی تخصیص نہیں ہے۔  
میں یہ کہتا ہوں کہ ابن حبان کا یہ قول جو ہے میرے نزدیک وہی مختار ہے اور یہ امام احمد اور اسحاق  
مذہب رہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ

اجنبی عورات کی طرف دیکھنا اور اون کے ساتھ خلوت کرنا آپکو مباح ہے۔  
 ہجاء می بنے خالد بن ذکوان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بیعت بنت معوذ بن عوف نے کہا کہ  
 نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور میرے پاس ایسے حال میں داخل ہوئے کہ میرا بیاہ  
 کیا گیا تھا اور میرے بستر پر یوں بیٹھے جیسے تم انہیں بیٹھتے ہوئے ہیں کرمانی نے اس حدیث میں  
 کہا ہے کہ یہ محمول اس بات پر ہے کہ اس طور سے جانا اور اجنبیہ کے بستر پر آپکا بیٹھنا آیت حجاب کے  
 نازل ہونے سے پہلے تھا یا اجنبیہ کو دیکھنا حاجت کی وجہ سے جائز ہوا یا فتنہ سے امن کی حالت میں  
 اجنبیہ کو دیکھنا جائز ہو ابن حجر نے کہا ہے کہ وہ امر کہ دلائل قویہ سے ہم کو واضح ہوا ہے یہ ہے کہ  
 آپ کے خصایص میں سے یہ ہے کہ اجنبیہ کے ساتھ خلوت اور اس کو دیکھنا آپکو جائز ہے اور یہ ام حرام  
 بنت لمحان کے قصہ سے بھی جہاں ہے کہ آپ ام حرام کے پاس داخل ہوتے اور اون کے  
 پاس آرام فرماتے تھے اور وہ آپ کے سر مبارک میں حیرین دیکھتی تھیں اور آپ کے اور ام حرام کے  
 درمیان نہ محرمیت تھی اور نہ زوجیت اور ابن الملقن کی خصایص میں ہے اوغون نے ام  
 حرام کی حدیث کو ذکر کیا ہے کہ جن لوگوں نے علم انساب کا احاطہ کیا ہے اون کو یہ معلوم ہوا ہو  
 کہ ام حرام اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان کوئی محرمیت نہیں ہے اس کو حافظ شرف الدین  
 و ساطعی نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ام حرام اور اون کی بہن ام سلیم کے ساتھ خاص ہی  
 ابن الملقن نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معصوم ہیں پس یہ کہا جاوے گا کہ اجنبیہ کو ساتھ  
 خلوت کرنا آپ کے خصایص میں سے ہے۔ اور ہمارے بعض شیوخ شافعیہ نے اس کا رد کیا ہے  
 ابن الملقن کا قول ختم ہو گیا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ  
 عورتوں میں سے جس عورت کو چاہیں مردوں میں سے کسی مرد کو ساتھ  
 بغیر رضا مندی عورت کے اور بغیر رضا مندی او سکی باپ دادا کی جبر یا بیاہ دین  
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وماکان لمومن ولا مومنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امر ان یکن اہم الخ تو میں

امریج۔ کسی مومن مرد اور کسی مومنہ عورت کو سزاوار نہیں ہے کہ جو وقت اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کا رسول کسی امر کو جاری کرے انکو اپنے امر کا اختیار ہو، ہون کو خدا اور اس کے رسول کے حکم کا تابع ہوتا چاہئے۔ اور یہی اپنی دسمن امین اس باب میں اللہ تعالیٰ کے اس قول کو لائے ہیں۔ النبی اونی بالمومنین من القسہم اور وہ حدیث جس کی روایت بخاری، مسند ابوبکر، مسند ابی ہریرہ کی ہے یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی مومن نہیں ہے مگر دنیا اور آخرت میں اس کے ساتھ میں اولی ہوں۔ اور وہ حدیث جس کی شیخین نے سہل بن سعد سے روایت کی ہے یہ ہے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور اس نے اپنا نفس آپ کے حضور میں پیش کیا اپنے فرمایا کہ مجھ کو عورتوں سے کوئی حاجت نہیں ہے۔ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ مجھ کو اس کے ساتھ بیاہ دیجئے آپ نے فرمایا کہ قرآن شریف سے جو شے تیرے ساتھ ہے اس کے ساتھ میں تیرا بیاہ اس عورت سے کر دیا یعنی مجھ کو کچھ قرآن شریف یا وہ اسکا ہر میں ہے مقرر کیا

ابن جریر نے ابن عباس سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زینب بنت جحش کی منگنی اپنے جوان زید بن حارثہ کے ساتھ چاہی زینب نے کہا کہ میں دید سے نکاح کرنے والی نہیں ہوں اس درمیان کہ آپ اور زینب بائین کر رہے تھے اللہ تعالیٰ نے اپنی رسولؐ پر یہ آیت نازل کی واما کان لکون ولا مومنہ آخر آیت تک زینب نے پوچھا یا رسول اللہ کیا آپ میرے ساتھ نہیکے تزوج سے راضی ہیں آپ نے فرمایا بیشک زینب نے کہا کہ اس وقت میں رسول اللہ کی نافرمانی نہ کروں گی

ابن سعد نے محمد بن کب الفرغی سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ ذو البجادین نے ایک عورت سے منگنی چاہی اس عورت نے عبد اللہ سے تزوج نہیں کیا حضرت ابو بکر اور حضرت عمر نے اس باب میں اس عورت سے سوال کیا اس نے انکار کیا یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی آپ نے عبد اللہ سے فرمایا کہ مجھ کو یہ خبر نہیں پہنچی ہے کہ تم فلاں کا کر کرتے ہو۔

اور مخون نے عرض کی بیشک میں اوس کا تذکرہ کرتا ہوں آپ نے فرمایا میں نے تمہاری تزویج اور نکاح  
ساتھ کر دی وہ عورت عبد اللہ کے پاس داخل کی گئی۔

## باب

صورت مذکورہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ سزا وار ہے کہ اپنی صاحبزادیوں کے سوا  
کسی کی صغیرہ لڑکی کی تزویج کر دین۔ یہی سنی ہے اپنی (سنن) میں ابن عباس سے یہ روایت کی ہے  
کہ عمارہ بنت حمزہ بن عبد المطلب کہ میں تخمین جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمرہ قضیہ میں تشریف  
لائے حضرت علی کرم اللہ وجہہ عمرہ کو باہر لائے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ آپ ان کے  
ساتھ میاہ کر لیجئے آپ نے فرمایا کہ یہ میرے دو وہ شریک بہائی کی لڑکی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے عمرہ کی تزویج سلمہ بن ابی سلمہ کے ساتھ کر دی۔ یہی سنی ہے کہ نکاح کے باب میں  
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صغیرہ یا غیر صغیرہ کے نکاح کر دینے میں وہ اختیار ہے جو آپ کے غیر کو نہیں  
اس لئے آپ عمرہ کے نکاح کر دینے میں ولی ہوئے۔ نہ عباس عمرہ کے چچا۔

## باب

یہی سنی ہے اپنی (سنن) میں سلمہ بن ابی سلمہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے ام سلمہ سے شادی کرنا چاہا ام سلمہ نے کہا کہ میرے اولیا میں سے کوئی خواہ نہیں ہے  
آپ نے فرمایا کہ اپنے بیٹے سے کہو کہ وہ تمہاری تزویج کر دے ام سلمہ کی تزویج اون کے بیٹے نے  
کر دی اور وہ اوس دن صغیرہ تھے مانع نہیں ہوئے تھے۔ یہی سنی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کو نکاح کے باب میں وہ اختیار تھا کہ آپ کے غیر کو نہ تھا۔

## باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ ہے کہ اچھا طلاق دینا تین طلاقوں  
میں منحصر نہیں ہے دو وجہوں میں سے ایک وجہ میں یہ ہے جیسے کہ ایک اور وجہ کی تعداد کا انحصار  
نہیں ہے اور عصر کی صورت پر اگر ایک زوجہ کو اپنے تین طلاقیں دیں غیر اس بات کے کہ وہ

اُسکے غیر کے ساتھ کلاچ کرے کیا آپ کو وہ بی بی حلال ہوگی۔ اسمین دو جہین ہیں اون میں کی ایک وجہ یہ ہے کہ بغیر دوسرے کے ساتھ کلاچ کرنے کے طلاق کے بعد آپکو وہ مطلقہ بی بی حلال ہوگی اوس سبب سے کہ آپکے ساتھ یہ امر مخصوص ہے کہ آپکی بی بیین غیر شخص پر حرام ہیں دوسری وجہ یہ ہے کہ مطلقہ بی بی کبھی آپکو حلال نہ ہوگی۔

## باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ ہے کہ آپنے اپنی لونڈی ماریہ کو حرام کر دیا وہ آپ پر حرام نہیں ہوئیں اوس قول میں کہ مقاتل نے کہا ہے ماریہ کی تحریم کے بعد آپ پر کفارہ لازم نہیں ہوا اس لئے کہ آپکی مسخرت کی گئی ہے اور آپکے سوا امت میں سے اگر کوئی شخص اپنی لونڈی کو حرام کر دے گا تو اسکو کفارہ لازم ہوگا۔

## باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ ہے کہ آپنے اپنی امت کی طرف قربانی کی ہے اور کسی کے واسطے یہ جائز نہیں ہے کہ غیر کی طرف سے بغیر اوس کا اذن کی قربانی کرے حاکم نے ابو سعید الخدری سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کبش اقرن مصلیٰ میں ذبیح کی پھر فرمایا اللہم ذبا عنی وعن من لم تقض من امتی۔ اسے میرے اللہ تعالیٰ یہ قربانی میری طرف سے اور میری امت کے اون لوگوں کی طرف سے ہی بخواتم قربانی نہیں کی ہے۔

حاکم نے حضرت عائشہ اور ابو ہریرہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو کھٹون کی قربانی کی دو دن میں سے ایک کبش کو ذبح کیا اور فرمایا اللہم عن محمد وامتہ من شہد لک بالتحید ولی بالبراء۔ اسے میرے اللہ تعالیٰ یہ قربانی محمد کی جانب سے اور محمد کی امت کے اون آدمیوں کی جانب سے ہے جنہوں نے تیری تحید کی اور میری تبلیغ رسالت کی گواہی دی ہے۔



حاکم نے اس حدیث کی روایت علی بن الحسین سے کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے  
 علی بن الحسین نے کہا ہے لکھنا منسکام ہم نا سکوا اس کا معنی یہ ہے کہ ہر ایک امت کی واسطے  
 ہم نے قربانی گردانی ہے کہ وہ اس کو ذبح کرتے ہیں۔ بچے؛ یوراف نے یہ حدیث کی ہے کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وقت قربانی کرتے تھے تو دو کنبین یعنی مینڈھے سپید سیاہ  
 رنگ سیگون والی مول لیتے تھے جب وقت نماز پڑھ چکے تو اون میں سے ایک کنبش کو ذبح کرتے  
 پھر فرماتے تھے اللہم ہذا عن امتی جمیعاً من منہدک بالتوحید ولی بالبلغاء پھر دوسرا کنبش  
 لایا جاتا رہتا اس کو آپ ذبح کرتے اور فرماتے اللہم ہذا عن محمد و آل محمد پھر اس کو مساکین کو  
 کھلانے اور آپ اور آپ کے اہل اس میں سے کھاتے تھے ہم لوگ برسوں ٹھہرے رہے اللہ تعالیٰ  
 ہمارے قرض کی اور اسباب مشیت کی کفایت کی آپ کی وجہ سے بنی ہاشم میں کاکوئی شخص  
 قربانی نہیں کرتا تھا۔

## باب

ابن القاص نے کہا ہے کہ آپ کے خصایص میں سے یہ ہے کہ اپنے طعام النجاء دکھایا ہے  
 باوجودے کہ اس کے کھانے سے اپنے ہی کی ہے۔ یہی نے اسکا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ  
 امت کی واسطے وہ مباح ہے اور اس سے نہی ثابت نہیں ہوئی۔

## باب

ابن مسیح نے کہا ہے کہ آپ کے خصایص میں سے یہ ہے کہ جو شخص آپ کو گالی دے یا کہے  
 یا آپ کی بھوکے اس کا قتل آپ کو جائز ہے یہ امر قضاء لغفہ کی طرف رجوع کرنے والا ہے۔  
 آپ کی کرامات کی قسمیں یعنی وہ بزرگدین جو آپ کی ذات مقدس کے ساتھ  
 مخصوص تھیں۔ یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انہیں  
 اختصاص میں ہے کہ آپ کی میراث کسی کو نہیں دی جاوے گی اور آپ کا  
 مال آپ کی وفات کے بعد آپ کے نفقہ پر قائم ہے۔

شیخین نے ابو بکر صدیق سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا  
(ہماری میراث کوئی نپاؤے گا جو شے بھنے چھوڑی ہے وہ صدقہ ہے) اس مال سے آں عمرہ صلعم  
کھا دیں گے۔ اور میں واللہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ سے جن حالت پر کہ ہوں اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں تھا کچھ متغیر نہ کروں گا۔ اور میں ضرور اس صدقہ میں وہ عمل  
کروں گا جو عمل کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا تھا۔

شیخین نے ابو ہریرہ سے اور مخون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی  
ہے اپنے فرمایا ہے میرے وارثین کسی دینار اور کسی درہم کو آپس میں تقسیم نہ کریں گے جو چیز کہ  
میں نے اپنے بعد چھوڑی ہے وہ میری بی بیوں اور میرے عاملوں کی مونت ہے اہل  
کہ میرا متروکہ صدقہ ہے صدقہ میراث نہیں ہو سکتا

طبرانی نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی  
کریم اللہ وجہ سے فرمایا کیا تم اس امر سے راضی نہیں ہو گے کہ تم مجھے بمنزل ہارون کے موسیٰ  
علیہ السلام سے ہو مگر یہ ہے کہ تہ بنوت ہے اور نہ میراث۔

**قائدہ** قاضی عیاض نے حسن بھری سے حکایت کی ہے کہنا ہے کہ یہ خصوصیت ہمارے  
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خاص ہے بخلاف باقی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے کہ اور  
انبیاء کی میراث ان کے وارث پاتے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وورث سلیمان داؤد

اور حضرت زکریا علیہ السلام کا قول رب ہب لی من لدنک ولیا یرثنی ویرث من آل یعقوب  
اس صورت پر یہ خصوصیت انہی ان خصال میں غریب کی چاؤے گی جن کے سبب سے  
آپ اور انبیاء سے ممتاز ہیں۔ لیکن صواب وہ امر ہے کہ جس پر جمیع علما متفق ہیں وہ یہ ہے  
کہ انبیاء کے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا ہے یہ جمیع انبیاء کے واسطے اویں وجہ ہے کہ  
نسائی نے زہری کی حدیث سے مرفوعہ روایت کی ہے انا معاشر الانبیاء لانا نیرث ہم انہما کے  
معاشر میں ہماری میراث کوئی نہیں پاتا۔ اور اوپر کی دونوں آیتوں کا جواب یہ ہے کہ ان دونوں

آیتن میں میراث سے مراد نبوت اور علم کی میراث ہو۔ اور امین ماجہ نے ابوالمدرود سے روایت کی ہے اور بخون نے کہا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ان العلماء ہم ورثۃ الانبیاء علیہم السلام کے وارثین ہیں اس لئے کہ انبیاء علیہم السلام نے میراث میں نہ کوئی دینا چھوڑا اور نہ کوئی درہم۔ انبیاء نے میراث میں علم چھوڑا ہے جس شخص نے علم اخذ کیا اس نے وافر حظ لیا اور اس حکمت میں کہ انبیاء میراث نہیں چھوڑتے ہیں بہت سی وجوہ ذکر کئے گئے ہیں اور ان وجوہ میں سے ایک وجوہ یہ ہے کہ انبیاء کا قرابت و انبیاء کی موت کی تمتنا کرے اگر وہ یہ متنا کرے گا تھلاک ہو جاوے گا اور ان وجوہ میں سے ایک وجوہ یہ ہے کہ انبیاء کی نسبت یہ گمان نہ کیا جاوے کہ دنیا کی اون کو رغبت ہے اور دنیا کو اپنی وارثتوں کے واسطے جمع کیا ہے اور ان وجوہ میں سے ایک وجوہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں اور زندہ کی میراث نہیں دیکھائی اس لئے امام الحرمین اس طرف گئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مال ابھی ملک پر باقی ہے اس میں سے آپ کے اہل پر نفقہ کیا جاوے گا جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو اپنی حیات میں نفقہ کرتے تھے اس لئے کہ آپ زندہ ہیں اور اس سبب سے حضرت ابو بکر الصدیق آپ کے مال میں سے آپ کے اہل اور آپ کے خادموں پر خرچ کرتے اور ان ضرورتوں میں صرف کرتے تھے جن ضرورتوں میں آپ اپنی زندگی میں صرف کیا کرتے تھے۔ اور نووی وغیرہ صنفاس کو ترجیح دی ہے کہ اس مال کی ملکیت دلیل ہو گئی اور وہ مال جمیع مسلمانوں کے واسطے صدقہ ہے اس کے ساتھ وارثین مختص نہ ہوں گے اعداد اس سے بعض علماء نے قیام دوسری خصوصیت اخذ کی ہے وہ یہ ہے کہ آپ کے واسطے آپ کے وفات کے بعد آپ کے جمیع مالی گے ساتھ تصدق مباح کیا گیا ہے بخلاف آپ کی امت کے کہ ان کو مرنے کے بعد ثلث مال تصدق کرنا مباح ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کی اخراجات اہل المؤمنین ہیں۔

آپ کی ازواج مطہرات اجمہات المؤمنین ہیں یہ اس امر میں ہے کہ اون کے ساتھ بخل حرام ہے اور اون کا احترام اور اون کی اطاعت مؤمنین پر واجب ہے اور ان کی طرف نظر کرنا اور نظر کی مثل حرام نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسہم آپ کی ازواج مؤمنون کی مائین ہیں اور یہ قرارت کیا گیا ہے کہ آپ مؤمنون کے باپ ہیں۔ امام بغوی نے کہا ہے کہ آپ کی ازواج مؤمن مردون کی مائین ہیں اور عورتون کی اس لئے کہ مان ہونے کا فائدہ مردون کے حق میں ہے کہ وہ بخل ہے اور عورتون کے حق میں وہ فائدہ مفقود ہے کہ عورت کا عورت کے ساتھ بخل نہیں ہوتا ہے۔

ابن سعد اور بیہقی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے اون کو مان کہا اور منہون نے فرمایا کہ میں تمہارے مردون کی مان ہوں تمہاری عورتون کی مان نہیں ہوں ابن سعد نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ تم لوگوں میں سے مرد اور عورتیں جو میں میں اون کی مان ہوں اور اس کے ساتھ علماء کے ایک گروہ نے حکم کیا ہے کہ ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مؤمن مردون اور عورتون کی مائین ہیں اس لئے کہ احترام اور تعظیم کا فائدہ عورتون میں بھی موجود ہے امام بغوی رحم نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حرمت اور تعظیم میں جمیع مردون اور عورتون کے باپ ہیں۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کی ازواج مطہرات کے جسمون کو چادر و غیرہ میں دیکھنا اور اون سے منہ در منہ سوال کرنا حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے واذا سالتہم عن ما فاسکونہن من وراء حجاب (رومنہ) میں امام ربیع اور بغوی کا اتباع کیفہ ہے کہا ہے کسی کے واسطے یہ حلال نہ ہوگا کہ آپ کی ازواج سے سوالی کو سے مگر پردہ کے اس طرف سے لیکن آپ کی ازواج کے سوا جو عورتیں ہیں جو جائز ہے کہ اون سے منہ در منہ سوال کیا جاوے۔ فقہی عیاض سے اور نزدیکی رحم سے (شرعاً مسلم)

کہا ہے کہ چہرہ اور دو ذن ہاتھوں کے چھپانے میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازدواج مخصوص کی گئی ہیں اور ان پر حجاب فرض ہے اس میں کسی عالم کو خلاف نہیں ہے اور ان کو چہرہ اور ہاتھوں کا شہادت اور غیر شہادت کے لئے کھولنا جائز نہیں ہے اور نہ یہ جائز ہے کہ وہ انچھو کو ظاہر کریں اور ان پر یہ فرض ہے کہ وہ بھی رہیں مگر بزد کی ضرورت سے اور ان کو پرہ سے نکلنا جائز ہے لڑی نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازدواج حروف آدمیوں کی واسطے بیوقوف و عورتوں کی واسطے بیوقوف حروف عورت کو نکلی نہیں تو انچھو چھپاتی ہیں جبکہ حضرت زینبہ وفات پائی تو ان کے جسم کے چھپانے کے واسطے اور ان کی نش پر ایک قہ بنا دیا گیا تھا۔

بخاری نے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے کہ اس کے بعد کہ پرہ کیا گیا اپنی حاجت کے واسطے باہر نکلیں اور حضرت سودا ایک ایسی چھپہ عورت تھیں کہ جو شخص اور ان کو پہچانتا تھا اس پر وہ مخفی نہیں رہ سکتی تھیں اور ان کو حضرت عمر نے دیکھا اور کہا اسے سودا اسنو اللہ تم ہم سے نہیں چھپ سکتی ہو تم غور کو دتم کیونکہ باہر نکلتی ہو حضرت سودا نے کہا یہ سنتی ہی میں سمٹ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف پلٹ آئی آپ عشاء کا کھانا کھا رہے تھے اور آپ کے دست مبارک میں ایک ہڈی تھی میں نے کہا باول میں اپنی بعض حاجت کی واسطے باہر نکلی تھی عمر نے مجھ سے ایسا ایسا کہا پس اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی بھیجی کہ وہ ہڈی آپ کے ہاتھ میں تھی اور آپ نے اس کو اپنے دست مبارک سے نہیں رکھا تھا آپ نے مجھ سے فرمایا کہ تم عورتوں کے لئے اذن دیا گیا کہ تم اپنی حاجت کی واسطے باہر نکلو۔

ابن سعد نے عبدالرحمن بن عوف سے روایت کی ہے کہ اس کے بعد کہ حضرت عمر نے جبکہ اور حضرت عثمان بن عفان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اس سنہ میں پہنچا جس سنہ میں حضرت عمر نے وفات پائی وہ اور ان کو چھپاتے تھے حضرت عثمان اور ان کے گھر چلتے تھے وہ کسی کو نہیں چھوڑتے تھے کہ ان کے قریب جاسکے اور نہ کوئی اور ان کو دیکھ

اس سے مراد ہے  
فہم انہی کو تون پر  
نہا کہ جسے بیک  
یا ان پر اس کو  
کوشش کیا  
ایک شخص نے ان کی  
نہی سے ان کو تون کے  
میں عورتوں کی  
چاند چھوڑی  
ہوئی ہے

سکنا تھا مگر بد بصر سے یعنی دور سے اون پر نگاہ پڑتی تھی اون کے پاس کوئی نہیں جاسکتا تھا اور حضرت عبدالرحمن اون کے پیچھے چلتے تھے جیسے حضرت عثمان عمل کرتے تھے اون کی مثل حضرت عبدالرحمن کرتے تھے اور آپ کی ازواج ہو جو جن میں سوار تھیں اور یہ دونوں حضرت اون کو کھانڈیوں میں اوتار دیتے تھے اور یہ دونوں کسی کو نہیں چھوڑتے تھے کہ اون کے قریب بیٹھ کر بیٹھ سکیں۔

ابن سعد نے ام سعد بنت خالد بن خلیف سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے حضرت عمر کی خلافت میں حضرت عثمان اور عبدالرحمن بن عوف کو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں کو اون دونوں نے حج کرایا میں نے اون کے ہو جو جن پر سبز چادرین پڑی دیکھیں اور آپ کی ازواج عورتوں کے گھیرے میں تھیں (یعنی اون کے اُس پاس عورتیں تھیں اور وہ بیچیں تھیں) اون کے آگے آگے حضرت عثمان اپنے اونٹ پر چارہے تھے جس وقت ان کے قریب کوئی جاتا تو وہ پکار کے یہ کہتے تھے پرے ہٹ پرے ہٹ اور عبدالرحمن ابن عوف اون کے پیچھے پیچھے جاتے تھے اور جیسے حضرت عثمان کرتے تھے ویسے ہی وہ بھی کرتے تھے۔

ابن سعد نے مسور بن مخرمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے حضرت عثمان کو ایسے حال میں دیکھا کہ وہ ازواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے آگے تھے جو آدمی کہ اون کے سامنے سے آتے تھے وہ اون کو دور بٹا دیتے تھے یہاں تک کہ وہ آدمی جہاں تک نگاہ پہنچتا ہے وہاں تک ہٹ جاتے تھے اور آپ کی ازواج گزر جاتی تھیں۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسی اختصاص میں ہے کہ آپ کی ازواج پر آپ کے بعد یہ واجب ہے کہ اپنے مکانوں میں بیٹھی رہیں اور باہر نکلنا اون پر حرام ہے اگر چہ حج یا عمرہ کی واسطے نکلنا ہو۔ ووقوفون میں سے یہ ایک قول میں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وقرن فی بیوتکم۔ ابن سعد نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہابے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیویوں سے حجۃ الوداع میں فرمایا ہذا الحجۃ ثم ظہور الحصر یہ حج ہے پھر سفر سے روکدئے جانے کا ظہور ہوگا۔ کہاہے کہ کل بی بیہیں حج کرتی تھیں مگر حضرت سوہہ اور حضرت زینب حج نہیں کرتی تھیں یہ دونوں بی بیان کہتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہکو کوئی سواری حرکت نہیں دے گی۔

ابن سعد نے ابن سیرین سے روایت کی ہے کہابے کہ حضرت سوہہ نے ۱۰۱۱ھ میں نے حج کیا اور عمرہ لیا پس میں اپنے گھر میں بیٹھی رہوں گی جیسے کہ جھکو اللہ تعالیٰ نے امر فرمایا ہو اور حضرت سوہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کے ساتھ عمل کرتی تھیں جس سال آپ نے فرمایا تھا ہذا الحجۃ ثم ظہور الحصر حضرت سوہہ نے حج نہیں کیا یہاں تک کہ اونحنون نے وفات پائی۔

ابن سعد نے عطار بن یسار سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیویوں سے فرمایا کہ تم عورتوں میں جو کوئی بی بی اللہ تعالیٰ سے ڈرے گی اور کوئی فعل ایسا کہ ظاہر قرآن میں ہو نہ کرے گی اور اپنے بورہ پر ہمیشہ بیٹھی رہے گی وہ آخرت میں میری زوجہ ہوگی۔ ابن سعد نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن کے طریق سے ابو جعفر سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے اذواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حج اور عمرہ سے منع کیا۔

ابن سعد نے حضرت عمر سے روایت کی ہے کہابے کہ ہکو عمر نے حج اور عمرہ سے منع کیا یہاں تک کہ حبرقت آخر سال تھا تو ہکو اذن دیا ہم نے اون کے ساتھ حج کیا۔ جبکہ عثمان والی امر خلافت ہوئے ہم نے اون سے اذن چاہا عثمان نے کہا جو امر حرم مناسب دیکھتی ہو وہ کرو اونحنون نے ہکو اپنے ساتھ حج کرایا مگر دو عورتیں ہم میں سے حج کو نہیں گئیں ایک زینب دوسری سوہہ کہ بعد وفات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنے مکان سے باہر نہیں نکلیں اور ہم سب عورتیں پردہ کرتی تھیں۔

سفیان بن عیینہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی مدین معتدات کے  
 معنی میں تھیں اور معتدہ کی واسطے رہنے کی جگہ یعنی گھر ضرور ہے پس آپ کی ازواج کے واسطے  
 جب تک کہ وہ زندہ رہیں مکاتون کی سکونت ٹھہرائی گئی اور اپنے رقاب کی وہ مالک نہیں تھیں۔  
 یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے  
 کہ آپ کا بول و برازا اور خون طاہر ہے۔

عظرف نے اپنے جزمین اور طبرانی اور ابو نعیم نے سلمان الفارسی سے روایت  
 کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس داخل ہوئے یکایک اونھوں نے  
 عبد اللہ بن زبیر کو دیکھا کہ اون کے ساتھ ایک طشت ہے طشت میں جرخ ہے وہ اونکو  
 پی رہے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون سے پوچھا تمہارا کیا حال ہے کہ تم نے  
 خون پی لیا ہے عبد اللہ بن زبیر نے عرض کی کہ میں نے اس امر کو دوست رکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کے خون میں سے میرے پیٹ میں رہے آپ نے فرمایا ویلک من الناس  
 وویل للناس مشک تھکوا و میون سے خرابی ہوگی اور آدمیوں کو تم سے خرابی ہوگی۔ اے عبد اللہ  
 تھکوا آتش و دوزخ میں نہ کرے گی مگر اوس قدر کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے قسم یہ ہے وان  
 منکم الا و اروا۔

ابن تہان نے (ضعفا) میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ بعض قریش کے ایک  
 لڑکے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پچنے لگائے جبکہ وہ پچنے لگانے سے  
 منع کیا اوس نے خون کو لیا اور اوس کو لے گیا اور پی لیا پھر وہ آیا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے اوس کے چہرہ کو دیکھا اور اوس سے دریافت فرمایا تیرا پہلا ہوتو نے  
 توں کیا کیا: اوس نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے قصد کیا کہ آپ کا خون زمین پر بٹوون  
 سو وہ خون میرے پیٹ میں ہے آپ نے سن کر فرمایا تو چلا جاتو نے اپنے نفس کو آتش  
 و دوزخ سے بچا لیا۔



وآر قطنی نے اپنی (سنن) میں اسما بنت ابوبکر الصدیق سے روایت کی ہے کہ اس نے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پچھنے لگائے اور اپنا خون میرے پیٹے کو دیا اور اس نے  
اوس کو پی لیا آپکے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور آپکو خبر کی آپنے پوچھا تم نے  
کیا کیا اوس نے کہا آپکا خون زمین پر پڑا تو اس امر کو میں نے مکروہ جانا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
فرمایا کہ تمکو آتش دورخ مس نہ کرے گی اور اوس کے سر پر آپنے ہاتھ پھیرا اور فرمایا ویل الناس  
منک و ویل ملک من الناس۔

بقدر اور ابو یعلیٰ اور ابن ابی غشیہ نے اور بیہقی نے اپنی (سنن) میں اور طبرانی نے سفینہ  
روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پچھنے لگائے اور مجھ سے فرمایا کہ خون  
زمین میں چھپا دو میں گیا اور میں نے اوس کو پی لیا پھر میں آیا آپنے پوچھا تم نے کیا کیا میں نے  
عرض کیا اوس کہ میں نے غایب کر دیا آپنے فرمایا کیا تم نے اوس کو پی لیا میں نے عرض کی  
میشک میں نے پی لیا آپنے سن کر تبسم فرمایا۔

بقدر اور طبرانی اور حاکم نے اور بیہقی نے اپنی (سنن) میں حسن سند سے عبد اللہ بن مسعود  
روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پچھنے لگائے اور مجھ کو خون دیا اور مجھ  
فرمایا کہ تم جاؤ اور اس کو چھپا دو میں گیا اور میں نے اوس کو پی لیا پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کے پاس آیا آپنے مجھ سے پوچھا تم نے کیا کیا میں نے عرض کی کہ اوس کو میں نے چھپا  
دیا آپنے پوچھا شاید تم نے اوس کو پی لیا میں نے عرض کی میں نے اوس کو پی لیا۔

حاکم نے ابو سعید الخدری سے روایت کی ہے کہ یوم احد میں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک زخم چھو نچا میرا پ آپکے پاس آیا اور اوس نے آپکے چہرہ مبارک  
جو خون بہتا تھا اوس کو اپنے منہ سے چوسا اور نگل گیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا  
کہ میں شخص کو یہ امر مسرور کرے کہ وہ اوس شخص کو دیکھے کہ میرا خون اوس کے خون میں  
غلو ہو رہا ہے وہ مالک بن سنان کو دیکھے۔ اور اس حدیث کی روایت ابن السکنی نے اور طبرانی نے

(اوسط) میں اس لفظ سے کیا ہے اپنے فرمایا کہ اوس کا خون میرے خون کے ساتھ مخلوط ہوا ہے اور یہ ہے کہ اوس کو آتش و دوزخ میں نہ کرے گی۔

ابو یعلیٰ اور حاکم اور دارقطنی اور طبرانی اور ابو نعیم نے ام ایمن سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات میں مٹی کے ایک طرف کی طرف کھڑے ہوئے اپنے اوس میں پیشاب کیا میں رات میں ایسے حال میں اوس میں کہ پیاسی تھی اور ظفر میں کچھ تھامیں نے پنی لیا جب آپ صبح کو اوس میں سے اٹھ کر نکلے آپ نے اوس کو دھو کر دیکھا کہ اوس میں کچھ تھامیں تھیں اور فرمایا سنو تمہارا پیٹ کبھی درد نہ کرے گا۔ اور ابو یعلیٰ کا لفظ یہ ہے کہ رُج کے بعد تم کبھی اپنے پیٹ کے درد کی شکایت نہ کرو گی۔

طبرانی اور بیہقی نے صحیح سند سے حکیمہ بنت امیر سے اوس خون نے اپنی مان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک پیالہ لکڑی کا تھا آپ اوس میں پیشاب کیا کرتے تھے اور اوس کو اپنے تخت کے نیچے رکھ دیا کرتے تھے آپ اوس میں سے اٹھ کر اوس کو برہ و دھو کر اوس کو نہیں پایا اپنے اوس قدح کو پوچھا کہاں ہے اوس میں نے کہا کہ اوس کو برہ حضرت ام سلمہ کی اوس خاومر نے جو سرزمین حبشہ سے اون کے ساتھ آئی ہے پی لیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چار دہار کے ساتھ وہ آتش و دوزخ سے منع کی گئی ہے۔

طبرانی نے (اوسط) میں سلمیٰ ابورافع کی بی بی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غسل کیا اپنے آپ کے غسل کا پانی پی لیا اور سینے اٹھ کر اوس میں سے اٹھ کر اوس کو برہ و دھو کر اوس کو نہیں پایا اپنے اوس قدح کو پوچھا کہاں ہے اوس میں نے کہا کہ اوس کو برہ حضرت ام سلمہ کی اوس خاومر نے جو سرزمین حبشہ سے اون کے ساتھ آئی ہے پی لیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چار دہار کے ساتھ وہ آتش و دوزخ سے منع کی گئی ہے۔

تجین نے اس سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ یوم النحر میں اپنے مرنے مبارک منڈے امر فرمایا کہ اوس میں سے اٹھ کر اوس کو برہ و دھو کر اوس کو نہیں پایا اپنے اوس قدح کو پوچھا کہاں ہے اوس میں نے کہا کہ اوس کو برہ حضرت ام سلمہ کی اوس خاومر نے جو سرزمین حبشہ سے اون کے ساتھ آئی ہے پی لیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چار دہار کے ساتھ وہ آتش و دوزخ سے منع کی گئی ہے۔

ابن سیرین رحمہ اللہ کہتا ہے کہ آپ کے مرنے مبارک میں سے اگر ایک بال میرے پاس ہوتا تو وہ میرے نزدیک دنیا اور مافیہا سے زیادہ دوست ہوتا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کا بیٹھکر نماز نفل پڑھتا ویسا ہے جیسا کہ کھڑا رکھ کر نماز نفل پڑھتا ہے۔

مسلم اور ابوداؤد نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ مجھ سے حدیث کی گئی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مرد کی نماز ایسی حالت میں کہ وہ بیٹھکر پڑھے نصف نماز ہے میں آپ کے پاس آیا اور میں نے آپ کو بیٹھکر نماز پڑھتے ہوئے پایا میں نے عرض کی یا رسول اللہ مجھ سے ایسا کہا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ مرد ایسی حالت میں کہ بیٹھکر نماز پڑھے اور ہی نماز ہے اور آپ بیٹھے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں آپ نے فرمایا بیشک ایسی ہی ہے لیکن میں تم میں سے کسی کی شان میں یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کا عمل آپ کے واسطے نافذ ہے۔

احمد نے صحیح سند سے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے اور ان سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روزہ کو پوچھا وہ بخون نے فرمایا کیا تم لوگ آپ کے عمل کی مثل عمل کرو گے آپ کی شان یہ ہے کہ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ بچتے گئے ہیں آپ کا عمل آپ کے لئے نفل تھا (مزید فرمایا) احمد نے اور طبرانی نے ابوامامہ سے اللہ تعالیٰ کے قول نافذہ لک میں روایت کی ہے کہ آپ کے نفل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے خاص تھا۔

پیچھے نے مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے قول نافذہ لک میں روایت کی ہے کہ آپ کے نفل کسی کے واسطے نہیں ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے خاص ہے اس وجہ سے کہ آپ کی شان یہ ہے کہ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ بخندے گئے ہیں پس جو عمل کہ فرض کے سوا آپ نے کیا وہ اس وجہ سے نافذ ہے کہ آپ کفارہ و ذنوب میں نافذ نہیں اور کرتے ہیں اور کل آدمی سوا صلوة و کتب کے آپ کے نفل کو کفارہ و ذنوب میں اور کرتے ہیں۔ پس آدمیوں کے واسطے نفل نہیں ہیں اور

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے نوافل خاص میں۔ اور مفسرون نے اللہ تعالیٰ کے قول  
 تاخلفہ لک میں کہا ہے کہ نفل ثواب فرائض پر زیادتی سے مراد ہے بخلاف آپ کے غیر کے تہجد کے  
 کہ اس کا تہجد اس نقصان کا جبر کرنے والا ہے جو فرائض کی طرف راستہ پاتا ہے اور رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مفروضات کی طرف غل راستہ نہیں پاتا ہے کہ آپ اس سے مطمئن  
 یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ  
 مصلی اپنے اس قول السلام علیک ایھا النبی کے ساتھ آپ سے خطاب  
 کر سکتا ہے اور تمام آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھنے میں خطاب نہیں کر سکتا  
 اور مصلی پر یہ واجب ہے کہ جبوقت آپ اسکو بلاوین وہ آپ کے قول کو  
 قبول کرے اور حاضر ہو اس فعل سے اس کی نماز باطل نہ ہوگی۔

بخاری نے سعید بن السلی الاصبہانی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 اون کو پکارا وہ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے اونھوں نے نماز پڑھ لی پھر آپ کے پاس آئے اپنے  
 اون سے پوچھا کہ جبوقت میں نے تمکو بلایا کس چیز نے مسدود امر قبول کرنے سے تمکو منع کیا۔  
 اونھوں نے عرض کی میں نماز پڑھ رہا تھا اپنے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ عزوجل نے یہ نہیں فرمایا ہے  
 یا ایھا الذین امنوا استجبوا للیہ وللرسول اذا دعاکم لآخر آیت تک پھر اپنے فرمایا سنو تمکو میں  
 قرآن شریف کا عظم سورة سکھاتا ہوں راوی نے کہا گو یا وہ اس سورة کو بھول گیا تھا یا نہجانب  
 اللہ وہ سورة اس کو بھلا دی گئی تھی راوی نے کہا میں نے عرض کی یا رسول اللہ وہ کون سورۃ  
 جو آپ نے تمکو بتلائی تھی اپنے فرمایا الحمد رب العالمین اور یہ سورة سچ ثنائی اور قرآن عظیم ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ  
 آپ کے عہد میں جس شخص نے ایسے حال میں کلام کیا کہ آپ خطبہ پڑھتے ہوئے  
 تو اس کا جمعہ باطل ہو گیا اور اس امر کے ساتھ آپ مختص میں کہ کسی شخص کو  
 آپ کی مجلس سے آپ کے بلا اذن جانا جائز نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اَللّٰهُمَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَاَذْكَوْا فَاَمْسَهُ عَلٰی اَمْرٍ جَامِعٍ لَمْ يَزِدْهُ مِنْهُ حَتٰی سَيِّئًا ذَنْوًا فَرَّآ اَمْرًا تَكُنْ اَبْنُ اَبْنٰی حَاتِمٌ نَّعْنُ مَقَاتِلُ بْنُ حَبَّانٍ سَے روایت کی ہے کہ ہے کہ آپ کے جمع کے دن اس کے بعد کہ آپ خطبہ مشروح کرین مروء کے واسطے صلاحیت نہیں رکھتا ہے کہ مسجد باہر جاوے مگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اذن کے ساتھ اور جہوقت کوئی شخص اصحاب میں سے مسجد سے جانے کا ارادہ کرتا تو اپنی اٹھلی سے جی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اشارہ کرتا تھا بغیر اس کے کہ آپ اس مروء سے حکم کرین اس کو اذن دے دیتے تھے اس لئے کہ اصحاب میں سے اگر کوئی مروء ایسے حال میں حکم کرتا کہ آپ خطبہ پڑھتے ہوئے تو اس کا جہد باطل ہو جاتا ۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ پر کذب کہنا ایسا نہیں ہے جیسا کہ آپ کے غیر پر کوئی کذب کہے اور آپ کا اختصاص اس امر کے ساتھ ہے کہ جو شخص آپ پر کذب کہے گا کذب کہنے کے بعد اگرچہ وہ توبہ کرے اس کی روایت قبول نہ کی جاوے گی اور آپ اس امر کے ساتھ مختص ہیں کہ آپ پر جو شخص کذب کہے گا وہ کافر ہو جاوے گا یہ اس قول میں وارد ہے جو شیخ ابو محمد جوینی نے کہا ہے ۔

ثَعْنَيْنِ نے منیر بن شعبہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر جھوٹ کہنا ایسا نہیں ہے جیسا کہ کسی پر جھوٹ کہا جاوے جو شخص عداً مجھ پر جھوٹ کہے اس کو چاہئے کہ اپنا ٹھکانا وہ بزم میں بناوے ۔ نوادی وغیرہ نے کہا ہے کہ آپ پر کذب کہنا گناہ کبیرہ سے ہے یہ صحیح قول ہے کہ آپ پر کذب کہنے والا کافر ہو گا اور یہی قول جہور کا ہے اور جو جہنی نے کہا ہے کہ وہ کفر ہے اگرچہ اس کذب سے کاذب توبہ کرے ایک جماعت طرف لگئی ہے اسی جماعت سے امام احمد اور حیرنی اور کثیر خلائیق ہے کہ کاذب کی روایت کبھی قبول نہیں کی جاوے گی اگرچہ کاذب کا حال نیک ہو جاوے بخلاف اس نائب کے کہ آپ کے

غیر پر جھوٹ کہے اور انواع فسق سے توبہ کرے یہ کذب اوس قسم سے ہے کہ مخالف اوس کذب کے ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غیر پر ہے۔ شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ فن حدیث میں یہ وہ قول ہے جس پر اعتماد کیا گیا ہے جیسا کہ میں نے اس کو شرح التقریب اور شرح الفیتہ الحدیث میں بیان کیا ہے اگرچہ امام نووی نے اس کے خلاف کو ترجیح دی ہے یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کے سامنے تقدیم کرنی اور آپ کی آواز سے فوق آواز کرنی اور پکار کے آپ سے باتیں کرنا اور حجر و ن کے اوس طرف سے آپ کو پکارنا اور دور سے آپ کو آواز دینا حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یا ایہا الذین آمنوا لا تقدموا علی رسولنا فی حق ما نزلنا من ربنا ولا تنسوا ما تعلّموا من اللہ ورسولہ و اتقوا اللہ ان اللہ شہید علیم۔ یا ایہا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تنجروا بالقول کمنہ بعضکم ببعض ان تحبط اعمالکم و انتم لا تعلمون ان الذین لیفتنون اصواتہم عند رسول اللہ اولئک الذین استحق اللہ قلوبہم التقویٰ لہم مغفرت و اجر عظیم۔ ان الذین ینادونک من وراء الحجاب اکثرہم لا یعقلون۔ ولو انہم صبروا حتی تخرج الیہم لکان خیر لہم واللہ غفور رحیم۔ ابو نعیم نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول لا یجعلوا عدا الرسول بینکم کہ عدا بعضکم بعضا میں روایت کی ہے دور سے پکار کے یوں آواز دینا یا با القاسم یہ منہ سے دلیکن جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حجرات میں فرمایا ہے ان الذین لیفتنون اصواتہم عند رسول اللہ آخر آیت تک علما کی ایک جماعت نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف کے پاس بھی آواز بلند کرنا مکروہ ہے اس لئے کہ آپ کی حرمت و وفات کی حالت میں ویسی ہے جیسی کہ آپ کی زندگی کی حالت میں تھی۔

ابن حمید نے روایت کی ہے کہ ابو جعفر المنصور نے امام مالک سے سجدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مناظرہ کیا اور ابو جعفر خلیفہ کے سامنے اس سے ابن پانسو تو اربعین تھیں ابو جعفر سے

امام مالک نے کہا یا امیر المؤمنین اس مسجد میں آپ اپنی آواز بلند نہ کیجئے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو ادب سکھایا ہے اور فرمایا ہے لا ترفعوا اصواتکم آخر آیت تک اور اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کی مدح کی ہے اور فرمایا ہے ان الذین یفعلون اصواتہم آخر آیت تک اور ایک قوم کی خدمت کی ہے اور فرمایا ہے ان الذین ینادونک من درار الحجرات آخر آیت تک اور تحقیقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حرمت ایسے حال میں کہ اپنے دفات پائی و سیپہی جیسے کہ آپ کی زندگی کی حالت میں تھی امام مالک سے یہ سن کر خلیفہ نے فروتنی کی۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ جس شخص نے آپ کی ہانت کی وہ کافر ہو گیا اور جو شخص آپ کو گالی دی برکھے وہ قتل کیا جاوے گا۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے اپنی امتین ابو یزہ سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد نے حضرت ابوبکر الصدیق کو گالی دی میں نے کہا اے خلیفہ رسول اللہ کیا میں اسکی گردن مار دوں آپ نے فرمایا کہ یہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کے واسطے جائز نہیں ہے۔

ابن عدی اور بیہقی نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ اس نے کوئی شخص کسی کو گالی دینے سے قتل نہ کیا جاوے گا مگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دینے سے قتل کیا جاوے گا۔

بیہقی نے ابن عباس سے یہ روایت کی ہے کہ ایک اندھے کی ام ولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں تھی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں غیبت کی کثرت کرتی اور آپ کو برا کہتی تھی اندھے نے اس ام ولد کو قتل کر ڈالا یہ واقعہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کیا گیا آپ نے فرمایا کہ میں یہ نہ باوت دیتا ہوں کہ اس ام ولد کا خون معاف ہے۔

ابو داؤد اور بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ اس نے ایک یہودی عورت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برا کہتی تھی اور آپ کی بڑائی کرتے میں مبالغہ کرتی تھی ایک مرتبہ

اوس کا گلا گھونٹ ڈالا یہاں تک کہ وہ مر گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس عورت کا خون باطل کر دیا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کی محبت اور آپ کے اہل بیت اور آپ کے اصحاب کی محبت واجب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قل ان کان آباکم وابتاکم اللہ تعالیٰ کے قول حب الیکم من اللہ ورسولہ وجباؤ فی سبیلہ فتریعوا تمک تینخین نے انس سے روایت کی ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگوں میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں کو اوس کے باپ اور اوس کے بیٹے اور حج آدمیوں میں سے زیادہ دوست نہ ہو جاؤں۔ اور ابن الملقن کی عبارت (خصایص) میں یہ ہے کہ آپ کی امت پر یہ واجب ہے کہ آپ کو اعلیٰ درجات محبت سے دوست رکھیں۔

ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت عباس بن عبد المطلب سے روایت کی ہے کہ آپ کے قریبی ایک گروہ سے ہم ملا کرتے تھے اور وہ باتیں کرنے ہوتے مجھ کو دیکھ کر وہ اپنی باتیں موقوف کر دیتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس واقعہ کو ذکر کیا یہ سن کر آپ کہڑے ہو گئے اور آپ نے اللہ تعالیٰ کی نینا کی جس کا وہ اہل ہے پھر آپ نے فرمایا کہ مومن کا کیا حال ہے کہ وہ باتیں کرتے ہوتے ہیں جو وقت وہ میرے اہلیت میں سے کسی مرد کو دیکھتے ہیں تو اپنی بات کو قطع کر دیتے ہیں واللہ کسی مرد کے دل میں ایمان داخل نہ ہو گا جب تک کہ وہ میرے اہلیت کو اللہ تعالیٰ کے واسطے اور مجھ سے جوادگی قریبت ہے اور جس کے سبب سبب ہو گا تینخین نے انس سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انصار کی محبت ایمان کی نشانی ہے اور منافق کی نشانی انصار کا بغض ہے۔

ابن ماجہ نے ہمارے روایت کی ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے



فرمایا ہے جو شخص انصار کو دوست رکھے گا اوس کو اللہ تعالیٰ دوست رکھے گا۔ اور جو شخص انصار سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اوس سے بغض رکھے گا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کی بیٹیوں کی اولاد آپ کی طرف نسبت کی جاتی ہے کہ آپ کی اولاد ہے اور غیر کی بیٹیوں کی اولاد اوس کی طرف نسبت نہیں کی جاتی ہے نہ ہمسری میں اور نہ غیر ہمسری میں۔

حاکم نے جابر سے روایت کی ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کہ ہر ایک ان کے بیٹوں کا عصبہ ہوتا ہے مگر قاطمہ کے دونوں بیٹوں کا کوئی عصبہ نہیں ہے مین اور نون کا ولی اور عصبہ ہوں۔

ابو یعلیٰ نے اوپر کی حدیث کی مثل قاطمہ کی حدیث سے روایت کی ہے اور امام بیہقی اس باب میں آپ کے اوس قول کی حدیث کو لائے ہیں جو حضرت حسن کے حق میں ہے وہ یہ ہے کہ میرا یہ بیٹا سید ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ قول جو حضرت علی سے آپ نے فرمایا تھا جس وقت کہ حضرت حسن پیدا ہوئے تھے۔ اے علی تم نے میرے بیٹے کا کیا نام رکھا ہے اور اسی ہی جیوقت حضرت حسین پیدا ہوئے تھے آپ نے حضرت علی سے پوچھا تھا تم نے میرے بیٹے کا کیا نام رکھا ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کی بیٹیوں پر شادی نہیں کی جاوے گی۔

شعین بن مسور بن عمرو سے روایت کی ہے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسے حال میں سنا ہے کہ آپ منبر پر تھے یہ فرماتے تھے کہ ہنی ہشام

بن منیرہ نے اس باب میں وزن چاہا کہ اپنی لڑکی کا حلیج علی بن ابی طالب کے ساتھ کر دین  
میں اون کو وزن نہ دوں گا پھر اون کو وزن نہ دوں گا پھر اون کو وزن نہ دوں گا اگرچہ کہ اگرچہ  
ابی طالب یہ ارادہ کریں کہ میری بیٹی کو عطلاق دے دیں اور بنی ہشام کی بیٹی کے ساتھ نخلج  
کریں میری بیٹی میرا گوشت پارہ ہے جو شے اس کو ناپسند ہے وہ مجھ کو ناپسند ہے اور جو  
چیز اس کو پسند آتی ہے وہ مجھ کو پسند آتی ہے۔ ابن حجر نے کہا ہے کہ بسید نہیں ہے کہ یہ امر  
آپ کے خصائص میں سے ہو کہ آپ کی بیٹیوں پر تزویج منع ہو۔

حارث بن اسامہ نے علی بن الحسین سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت علی نے یہ  
ارادہ کیا کہ ابوجہل کی بیٹی سے منکشی کریں یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا  
کہ کسی کو یہ جائز نہیں ہے کہ رسول اللہ کی بیٹی پر عدو اللہ کی بیٹی سے شادی کرے۔

حاکم نے ابوخلفہ سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ابوجہل کی بیٹی کو  
ماٹھکایہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھونچتی تپنے فرمایا فاطمہ میرے گوشت کا ٹکڑا ہے  
جو شخص فاطمہ کو ایذا دے گا وہ تحقیق مجھ کو ایذا دے گا۔ یہ حدیث مرسل ہے اور قوی ہے  
احمد اور حاکم اور بیہقی نے عبید اللہ بن ابی رافع سے اور بخاری نے مسور سے روایت  
کی ہے کہ حسن بن حسن نے مسور کے پاس کسی کو بھیجا اون کی بیٹی کے ساتھ شادی چاہی پوچھنے  
کہا واللہ مجھ کو کوئی نسب اور کوئی سبب اور کوئی دامن سے زیادہ دوست نہیں ہے ولیکن  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فاطمہ میرے گوشت کا ٹکڑا ہے جو شے فاطمہ کو  
منقبض کرتی ہے وہ شے مجھ کو منقبض کرتی ہے اور جو شے فاطمہ کو منبسط کرتی ہے وہ مجھ کو  
منبسط کرتی ہے حل یہ ہو آپ کے پاس حضرت فاطمہ کی بیٹی ہیں اگر میں اپنی بیٹی آپ کے ساتھ بیاہ  
دون گا تو یہ امر اون کو منقبض کرے گا وہ بھیجا ہوا مسور کا عذر قبول کر کے چلا گیا۔

## باب

تین عساکر نے حارث کے طریق سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ کہا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ شخص دو نرخ میں داخل نہ ہو گا جس میں سے  
خاندان میں ترموج کیا یا میں نے اس کے خاندان میں ترموج کیا۔

حارث بن ابی اسامہ نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث  
کہا ہے ابن ابی ادنی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا  
میں نے اپنے رب سے یہ سوال کیا کہ میں اپنی امت میں سے کسی کا اپنے خاندان میں ترموج  
نکروں اور میں اپنی امت میں سے کسی کے خاندان میں ترموج نہ کروں مگر وہ میرے ساتھ جنت  
میں ہو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو یہ عطا کیا اور حارث نے اس حدیث کی مثل ابن عمر کی حدیث سے  
روایت کی ہے۔

ابن راہویہ نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اس کو صحیح حدیث کہا ہے  
ابو یوسف نے عمر بن الخطاب سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ  
ام کلثوم کے ساتھ شادی کرنے کی درخواست کی حضرت علی نے ام کلثوم کا بیاہ حضرت عمر کے  
ساتھ کر دیا حضرت عمر ہاجرین کے پاس آئے اور ان سے فرمایا کیا تم لوگ ام کلثوم بنت ابی طالب کی  
تہنیت مجھ کو نہ کرو گے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ  
ہر ایک نسب اور ہر ایک سبب قیامت کے دن منقطع ہو جاوے گا مگر میرا نسب اور میرا  
منقطع نہ ہو گا میں نے اس امر کو دوست رکھا کہ قیامت کے دن میرے اور رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کے درمیان نسب اور سبب رہے۔

ابو یعلیٰ نے مسور بن محرز سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
فرمایا ہے کہ اسباب اور انساب اور واماویہ منقطع ہو جاویں گی مگر میری واماوی منقطع نہ ہو گی  
یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ  
آپ کی انگشتی مبارک کا نقش اور ون کی انگشتی پر نقش کرنا حرام ہے۔

ابن سعد نے انس سے روایت کی ہے کہ آپؐ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک انگوٹھی بڑائی اور اس پر محمد رسول اللہ نقش کیا اور آپؐ نے فرمایا کہ جس نے ایک انگوٹھی بڑائی اور اس پر ہم نے ایک نقش کھودا ہے کوئی شخص وہ نقش انگوٹھی پر نکھو دے۔

ابن سعد نے طاؤس سے روایت کی ہے کہ آپؐ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک انگوٹھی دی اور اس پر محمد رسول اللہ نقش کیا اور فرمایا کہ کوئی شخص میری انگوٹھی کے نقش پر نقش نکھو دے۔

بخاری نے اپنی تاریخ میں انس سے اور بخاری نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپؐ نے فرمایا ہے کہ مشرکین کی آگ سے روشنی نہ طلب کرو اور اپنی انگوٹھیں میں عربی کے نقش نہ کرو بخاری نے اپنی تاریخ میں کہا ہے (عربی) سے مراد محمد رسول اللہ ہیں)

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ علیہ وآلہ وسلم صلوٰۃ خوف کے ساتھ مختص ہیں۔

ایک طائفہ کے مذہب میں ہے اور لوگوں میں سے امام ابو یوسف صاحب امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے اس قول واذکنت فیہم فاقمت لہم الصلوٰۃ آخر آیت تک میں مسلمانوں میں آپؐ کے ہونے کی قید لگائی گئی ہے اس میں من حیث المعنی یہ حکمت ہے کہ خدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایسی فضیلت ہے کہ کوئی شخص اس فضیلت کی برابر نہیں آدس فضیلت کی وجہ سے نظم صلوٰۃ کی تغیر بیان تک احتمال رکھتی ہے کہ انفراد حاصل نہیں ہو سکتا اور آپؐ کے سوا جو امام ہیں کوئی امام آپؐ کے مقام میں نہیں ہے پس جو شخص کہ آپؐ کے سوا جماعت میں اس کا دوسرے کے ساتھ تبدیل کر دینا سہل ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپؐ ہر ایک ایسے گناہ سے جو کبیرہ ہے یا صغیرہ ہے عذر ہے یا سہو ہے معصوم ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے مزا پاپے لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک واما آخر سبکی رحم نے اس کی تغیر میں کہا ہے کہ اسٹ نے اس پر راجع کیا ہے کہ جو شے تبلیغ رسالت سے تعلق رکھتی ہے انبیاء علیہم السلام اور میں معصوم ہیں کہ خطا نہیں ہوتی اور تبلیغ کے سوا کیا برگناہ اور صغیر گناہ جو ایسے ردیلہ ہیں کہ انبیاء کے مرتبہ کو گرا دیں اور انبیاء اور صغیر گناہ پر ہمیشہ قائم رہیں اور اسے وہ معصوم ہیں ان چاروں اقسام پر جمیع علما کا اتفاق ہے (یعنی کبیرہ اور صغیرہ عمدہ ہوں یا سہو ہوں) اور ان صغیر گناہ میں اختلاف کیا گیا ہے جو انبیاء علیہم السلام کا مرتبہ بہت نہیں کرتی ہیں معتزلہ اور غیر معتزلہ کے کثیر علما ان صغیر کے جواز کی طرف کئے ہیں اور مذہب مختار میں اسکی مخالفت ہے اس لئے کہ ہم لوگ انبیاء علیہم السلام کی اقتدا کے ساتھ اس پر ایک شے میں مامور ہیں جو کہ قول اور فعل کی قسم سے ہے اور ان سے صادر ہوتی ہے انبیاء سے وہ فعل کیونکہ واقع ہو گا جو سزاوار نہ ہو اور اس میں اقتدا کے واسطے امر کیا جاوے۔

سبکی رحم نے کہا ہے کہ جس نے ایسے صغیرہ کا انبیاء علیہم السلام سے صادر ہونا جائز رکھا ہے اس نے کسی نص سے اور کسی دلیل سے تجوز نہیں کیا ہے یہ اس آیت سے اخذ کیا ہے جو انجاء پکی ہے وہ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک واما آخر ہے۔ سبکی رحم نے کہا ہے کہ اس آیت کے ماقبل اور مابعد کے ساتھ میں نے تامل کیا یعنی اسکو اسطور سے پایا کہ کوئی احتمال نہیں رکھتے ہے مگر ایک وجہ کا وہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بزرگی بغیر اس کے ہے کہ اس جگہ کوئی گناہ ہو لیکن یہ ارادہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اخروی جو نعمتیں اس کے بندوں پر ہیں وہ جمیع نعمتیں اس آیت میں گہری جاوین جمیع اخروی نعمتیں وہ غے ہیں ایک سلیبہ ہے جو گناہوں کی منفرت ہے اور دوسری ثبوتیہ ہے جسکی انتہی نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول کے ساتھ اسکی طرف اشارہ کیا ہے و تیم ننتہ علیک اور دنیا کی جمیع نعمتیں دو شے ہیں ایک نعمت دینیہ ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنی اس قول کے ساتھ اشارہ کیا ہے وہ یہ ایک مراحا مستقیما ہے اور دوسری نعمت دینیہ ہے

وہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے وینصرک اللہ نصر اعزیزاً اس کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدر عالی کی تعظیم اور نعمتوں کے اذاع کے پورا کرنے سے جو آپ کو دی گئی ہیں اور آپ کے غیر متعلقہ طور پر دی گئی ہیں منظم ہو گئی ہے اس واسطے اس امر کو اس فتح میں کی غایت گروانا ہے جس فتح کو منظم اور منظم کیا ہے اور اس کی اسناد اپنی طرف فون عظمت سے (فتحنا) کے ساتھ کی ہے اور اسکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے اپنے قول (لک) کے ساتھ خاص کیا ہے یعنی (انا فتحنا لک فتحنا) سبکی رح نے کہا ہے کہ ان مطالب کے مثل کی طرف ابن عطیہ نے سبقت کی (یعنی مجھ سے پہلے بیان کئے ہیں) فرمایا ہے ابن عطیہ نے کہا ہے کہ اس قول کا معنی سوا اس کے نہیں ہے کہ اس حکم کے ساتھ آپ کی بزرگی ہے اور البتہ ذل و ب نہیں ہیں پھر ابن عطیہ نے کہا ہے کہ بر تقدیر جواز گناہ کے کوئی شک اور کوئی ارباب نہیں ہے آپ سے کوئی گناہ صداور نہیں ہوا اور اس کے خلاف کیونکر خیال کیا جاوے اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان و مایطق عن الہوی ان ہوا لا وی یوحی ہے۔ لیکن آپ کا فضل جرح ہے تو صحابہ کرام کا جلع آپ کے کہ آپ کا اتباع اور آپ کی پیروی ہر ایک آپ کے اس فعل میں کی جاوے جو فعل آپ کرتے تھے قلیل ہو یا کثیر ہو۔ صغیر ہو یا کبیر ہو صحابہ کے نزدیک اونس میں کوئی توقف اور کوئی بحث نہیں تھی ہر ایک کہ آپ سر اور خلوت میں جو فعل کرتے صحابہ اس کے معلوم کرنے اور اسکو اتباع کرنے پر عرص کرتے تھے آپ سے صحابہ کو اس کا علم ہوتا یا علم نہ ہوتا اور صحابہ کرام کا جو احوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محتاجو شخص اونس میں تامل کرے گا تو اللہ تعالیٰ سے وہ اس امر کی حیا کرے گا کہ اس کے دل میں خلاف اس کے کوئی فتنہ خطرہ کرے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت عمرو بن شعیب کے طریق کی ہے اور اسکو صحیح حدیث کہا ہے عمرو نے اپنے باپ سے اون کے باپ نے اون کے دادا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا آپ مجھ کو اذن دیتے ہیں کہ جہات میں آپ سے سنوں اور کو کلبہ لون اپنے فرمایا ہے شک لکھو میں نے پوچھا کیا آپ کی خدمتوں دی اور غضب کی حالت میں

بھی لکھیں آپ نے فرمایا بیشک دو وزن حالتون میں لکھو اس لئے کہ یہ سزاوار نہیں ہے کہ میں رضا اور غضب کے وقت اور کچھ کہوں میں دو وزن حالتون میں حق بات کہتا ہوں۔

ابن عساکر نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہیں کہتا ہوں مگر حق بعض اصحاب نے آپ سے عرض کی کہ آپ ہم سے ظرافت بھی فرماتے ہیں آپ نے فرمایا ظرافت میں بھی میں کوئی بات نہیں کہتا ہوں مگر حق بات۔

## باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ ہے کہ فعل مکروہ سے آپ منبرہ ہیں۔ ابن السبکی نے (جمع الجوامع) میں کہا ہے کہ عصمت کی وجہ سے آپ کا فعل غیر محرم ہے اور تنزیہ کی وجہ سے غیر مکروہ ہے اور وہ فعل جو ہمارے حق میں مکروہ ہے اور اس کو آپ نے کیا ہے وہ بیان جواز کے لئے کیا ہے پس وہ فعل آپ کے حق میں تبلیغ رسالت کی وجہ سے واجب ہے یا وہ فعل آپ کے واسطے فضیلت ہے کہ اس فعل پر آپ کو واجب کا یا فضل کا ثواب دیا جاوے گا۔

## باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جبرائیل کے خصائص میں سے یہ ہے کہ ان پر جنون کا عارضہ ہونا تجویز نہیں کیا جاتا ہے بخلاف انما کے (یعنی بے ہوش ہو جانے کے) اس لئے کہ جنون عقل کا نقصان ہے اور بے ہوشی ایک مرض ہے۔ اور شیخ ابو حاد رحنے کہا ہے کہ وہ انما جس کا زمانہ طویل ہوا انہی پر وہ بھی تجویز نہیں کیا جاوے گا اور بلقینی نے (حواشی الروضۃ) میں اس قول کے ساتھ قطعی حکم کیا ہے۔ اور سبکی رح نے اس امر پر تنبیہ کی ہے کہ وہ اغیار انبیاء علیہم السلام حاصل ہو وہ اس اغما کی مثل نہیں ہے جو آدمیوں میں سے کسی کو حاصل ہوتا ہے انبیاء علیہم السلام کا اغما نہیں ہے مگر فقط حواس ظاہریہ پر بیاریوں کا غلبہ ان کے قلب پر نہیں ہو سکی نے کہا ہے یہ وارد ہوا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی آنکھیں سوتی ہیں انبیاء کے دل نہیں

سرتے ہیں جو وقت اور ان کے قلوب اور اس خواب سے محفوظ رکھے گئے اور ان کی صحت کی گئی جو ان سے زیادہ خفیف ہے تو ان سے بطریق اولیٰ محفوظ اور معصوم رہیں گے کیوں کہ قول ختم ہو گیا یہ قول بالتحقیق نفیس ہے۔ اور زیادہ مشہور یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا احکام معصوم ہے جیسا کہ مودی نے دروضہ میں اس کو کہا ہے اسکی دلیل اول کتاب میں لکھی آچکی ہے سبکی نے کہا ہے کہ انبیاء علیہم السلام پر ناسیاتی ہی جائز نہیں ہے اسلئے کہ ناسیاتی ایک نقصان ہے اور ہرگز کوئی ناسیاتی نہیں ہوا اور وہ قول جیہ حضرت شعیب علیہ السلام سے ذکر کیا گیا ہے کہ آپ ضرر پہتے وہ قول ثابت نہیں ہو ہے لیکن حضرت یعقوب علیہ السلام کے باب میں جو ذکر کیا گیا ہے کہ ناسیاتی تھے اور ان کی آنکھوں پر ایک پردہ آگیا تھا وہ ذلیل ہو گیا تھا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ کہ آپ کا رویا وحی ہے اور جو چیز کہ آپ نے دیکھی وہ حق ہے۔

طبرانی نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جو شے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خواب میں یا اپنی بیداری میں دیکھی ہے وہ حق ہے۔  
حاکم نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے معنی میں تخریج کی ہے انی روایت احد عشر کو کیا کہا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا رویا وحی ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ خواب میں آپکی رویت حق ہے۔

خفین نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے مجھ کو خواب میں دیکھا تحقیق اس نے مجھ کو دیکھا اس کی شیطانی میری صورت میں متقل نہیں ہو سکتا ہے۔ قاضی ابوبکر نے کہا ہے کہ اس حدیث کا معنی یہ ہے



کہ خواب میں آپکو دیکھنا صحیح ہے وہ خواب اضغاث احلام نہیں ہیں اور دوسرے علماء نے کہا ہے کہ اس حدیث کا معنی یہ ہے حقیقۃً آپکو خواب میں دیکھا اور بعض علماء نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس امر کے ساتھ مختص ہیں کہ خواب میں آپکی رویت صحیح ہے اور شیطان اس امر سے منع کیا گیا ہے کہ آپکی خلقت کے ساتھ صورت پکڑے تاکہ آپکی زبان سے خواب میں جھوٹ نہ کہے جیسے کہ اس کو منع ہے کہ بیداری میں آپکی صورت پکڑے یہ امر آپکے اکرام کی وجہ سے ہے اور امام نووی کی شرح مسلم میں یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اس فعل کے واسطے اس کو امر فرماتے ہیں جو آپکے نزدیک مذہب ہو یا اس کو منہی عنہ سے مانعت فرماتے ہیں یا اسکی ہدایت فعل مصلحت کی طرف فرماتے ہیں علماء میں اس امر میں خلاف نہیں ہے کہ اس شخص کو اس فعل کے ساتھ جس کے واسطے آپنے امر فرمایا ہے عمل کرنا مستحب ہے۔ اور فتاویٰ (مناطی) میں یہ ہے کہ اگر کسی انسان نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اس صفت پر دیکھا جو آپ سے نقل کی گئی ہو اور اس نے آپ سے حکم کا سوال کیا آپنے اسکو خلاف اس کے مذہب کے فتویٰ دیا اور وہ فتویٰ نہ مخالف نص ہے اور نہ مخالف اجماع ہے اس میں دو وجہیں ہیں اول میں کی ایک وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول کے ساتھ عمل کرے اس لئے کہ وہ قیاس پر مقدم ہے اور ثانی وجہ یہ ہے کہ عمل نہ کرے اس لئے کہ قیاس دلیل ہے اور خواب پر بہرہ و سہ نہیں ہے خواب کی وجہ سے دلیل ترک نہیں کی جاوے گی اور استاد ابواسحاق اسفرائینی کی کتاب الجبل میں یہ ہے کہ اگر کسی مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور کسی امر کے واسطے آپنے اس کو امر فرمایا جو فتوہ مرد خواب سے میدار ہو تو کیا آپکے امر کا امثال اس پر واجب ہوگا اسمین دو وجہیں ہیں۔ ایک وجہ میں امثال منع ہے واثم لئے کہ خواب میں عدم ضبط رائے ہے رویت میں شک نہیں ہے اس لئے کہ خبر قبول نہیں کی جاتی ہے مگر اس شخص سے جو ضابطہ اور مکلف ہے سوسنے والا شخص اس کے خلاف ہے۔ اور

قتادی قاضی حسین مین اس کی مثل اوس صورت مین ہے کہ اگر تیسوین رات شعبان کو کسی  
 آپکو دیکھا اور اپنے اوس کو خبر دی کہ کل کا دن رمضان سے ہے کیا یہ دیکھنے سے کل کے  
 دن صوم واجب ہوگا اور قاضی شریح کی کتاب (دروختہ الاحکام) مین ہے کہ اگر کسی نے  
 نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا اپنے اوس سے فرمایا کہ فلان کا فلان کے ذمہ اتنا  
 اتنا مال ہے یا فرض ہے کیا سامع کو یہ واجب ہوگا کہ اس کے ساتھ وہ غنہاؤت اس مین  
 دو روہین مین۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے  
 کہ دو روہ کی فضیلت آپ کے ساتھ مختص ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ان اللہ و ملائکته یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلم و سلوا  
 سلم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 فرمایا ہے کہ جو شخص ایک بار مجھ پر دو پیچے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار دو پیچے گا۔  
 احمد نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ آپ کہے کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم پر ایک دو پیچے گا اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ اوس دو روہ کے عوض ستر بار دو روہ  
 بھیجے گئے بندہ چاہے اس سے کم کرے یا کثرت کرے۔

حاکم نے ابو طلحہ سے روایت کی ہے اسکو صحیح حدیث کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا اوس نے مجھ سے کہا کہ آپ کا رب فرماتا ہے  
 کیا یہ امر آپ کو راضی نہ کرے گا کہ آپ کی امت مین سے کوئی شخص آپ پر دو روہ نہ بھیجے گا مگر مین اوس پر  
 دس بار دو روہ بھیجوں گا اور کوئی شخص آپ پر سلام نہ بھیجے گا مگر اوس پر مین دس بار سلام بھیجوں گا  
 طبرانی نے عمر ابن الخطاب سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ  
 حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا کہ جو شخص آپ پر ایک بار دو روہ بھیجے گا

اللہ تعالیٰ دس بار اوس پر درود بھیجے گا اور اوس کے دس درجے بلند کرے گا۔

بخاری اور ابویعلیٰ نے عبدالرحمن بن عوف سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اوس کے عوض دس حسنت لکھے گا۔

قاضی اسماعیل نے عبدالرحمن بن عمرو سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اوس کے لئے دس حسنت لکھے گا اور اوس کے دس نیات شکار دیکھا اور اوس کے دس درجے بلند کرے گا۔

اصطہانی نے درغیب امیر محمد بن عمیر سے اسخون نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ جو شخص ایک بار درود صدق دل سے مجھ پر بھیجے گا اللہ تعالیٰ اوس پر دس بار درود بھیجے گا اور اوس کے دس درجے بلند کرے گا اور اوس پر درود کے عوض اوس کے لئے دس حسنت لکھے گا۔

احمد اور ابن ماجہ نے عامر بن ربیع سے روایت کی ہے کہا ہے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص مجھ پر درود بھیجے گا جب تک وہ درود پڑھتا رہے گا ملائکہ اوس پر درود بھیجتے رہیں گے بندہ اوس کی قلت کرے یا کثرت کرے۔

ترمذی اور ابن حبان نے ابن مسعود سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن مجھ سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر درود بھیجنے میں اکثر ہوں گے۔

آحمد اور ترمذی نے حمین بن علی سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نبیل وہ شخص ہے جس کے پاس میرا ذکر کوئی کرے اور وہ مجھ پر درود بھیجے۔ ابن ماجہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا اوس نے جنت کا راستہ خطا کیا۔

ترندی سنے ابوہریرہ سے اس نے سنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے اپنے  
فرمایا ہے کہ کسی مجلس میں کوئی قوم نہیں بیٹھی اور اس قوم نے اللہ تعالیٰ کا ذکر اس مجلس میں  
نہیں کیا اور اپنے نبی پر درود نہیں پڑھا مگر اس قوم کے لوگوں پر ظلم ہو گا اللہ تعالیٰ اگر چاہے گا  
اون کو عذاب دے گا اور اگر چاہے گا اون کی مغفرت کرے گا۔

ترندی اور حاکم نے ابن کعب سے روایت کی ہے کہا ہے میں نے عرض کی یا رسول اللہ  
میں آپ پر درود بھیجنے کی کثرت کرتا ہوں میں اپنا درود آپ کے لئے غذا و مین کتنا کہوں اپنے  
فرمایا جتنا تم چاہو آپ سے میں نے عرض کی ربع حصہ اپنے فرمایا جتنا چاہو اگر تم زیادہ کرو گے  
تمہارے لئے وہ خیر ہے میں نے عرض کی نصف حصہ اپنے فرمایا جتنا تم چاہو اگر تم زیادتی  
کرو گے وہ تمہارے لئے خیر ہے میں نے عرض کی دو ثلث حصہ اپنے فرمایا جتنا تم چاہو اگر  
تم زیادتی کرو گے تمہارے لئے وہ خیر ہے میں نے عرض کی کہ میں کل درود اپنا آپ کے واسطے  
کروں گا اپنے فرمایا اس وقت تمہارے غم کو کفایت ہوگی اور تمہارے گناہ بخشتے جا دیں گے۔

قاضی اسمعیل نے درود شریف کی فضیلت میں یعقوب بن زید بن طلحہ القیمی سے روایت  
کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے رب کی طرف سے ایک  
آنے والا آیا اور اس نے کہا کہ بندگان خدا میں سے کوئی بندہ نہیں ہے جو وہ آپ پر  
ایک بار درود بھیجتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس پر دس بار درود بھیجتا ہے ایک  
مرد آپ کے پاس آکر کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی یا رسول اللہ میں اپنی نصف دعا آپ کے لئے  
کرتا ہوں اپنے فرمایا اگر تو چاہے تو نصف کر اس نے پوچھا کیا دو ثلث اپنی دعا سے آپ کے  
واسطے ذکر و ناسی فرمایا اگر تو چاہے تو دو ثلث کر اس نے پوچھا کیا اپنی کل دعا آپ کے  
واسطے ذکر و ناسی فرمایا اس وقت اللہ تعالیٰ تیرے دنیا اور آخرت کے غم کو کفایت کریگا۔

بیہقی نے دغیب امین اس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا کہ اس شخص کی تاک رگڑی جاوے

جس کے پاس آپکا ذکر کیا گیا اور اس نے آپ پر درود نہیں بھیجا۔

قاضی اسمعیل نے عرض سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمانوں کو یہ بخل کافی ہے کہ کوئی قوم میرا ذکر کرے اور وہ لوگ مجھ پر درود نہیں بھیجیں۔ اور بھی قاضی اسمعیل نے جعفر بن محمد سے جعفر نے اپنے باپ سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس میرا ذکر کسی نے کیا اور اس نے مجھ پر درود نہیں بھیجا اور اس نے جنت کا راستہ خطا کیا۔

قاضی اسمعیل نے اور اصفہانی نے (ترغیب) میں ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگ مجھ پر درود بھیجو اس لئے کہ تمہارا درود تمہارے واسطے ذکوۃ ہے (یعنی گناہوں سے تم کو درود پاک کرے گا)

اصفہانی نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھ پر درود بھیجو اس لئے کہ تمہارا مجھ پر درود بھیجنا تمہارے واسطے کفارہ ذنوب ہے۔ اصفہانی نے خالد بن طہان سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اس کی ایک سو حاجتیں روا کی جائیں گی۔ قاضی اسمعیل نے اور بیہقی نے (دفعہ الايمان) میں ابو سعید سے اور نمون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ کسی قوم کے لوگ نہیں ہیں جو وہ بیٹھتے ہیں اور پھر وہ اٹھتے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہیں بھیجتے ہیں مگر قیامت کے دن ان پر حسرت ہوگی اور اگر وہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے البتہ ثواب نہ کھیں گے۔

اصفہانی نے (ترغیب) میں انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن قیامت کے ہولوں اور قیامت کے جگہوں سے زیادہ نجات پانے والا وہ شخص ہوگا جو کہ دار دنیا میں تم لوگوں سے دیا و کثرت سے مجھ پر درود بھیجنے والا ہوگا اللہ تعالیٰ اس کے اور ملائکہ میں درود کی کفایت تھی اللہ تعالیٰ اور ملائکہ مجھ پر

دروہیجتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو درود کے ساتھ اس لئے مخصوص کیا ہے کہ درود بھیجنے سے اون کو ثواب عطا فرماوے۔

اصغہانی نے حضرت ابو بکر الصدیق سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا ایک غلام آزاد کرنے سے افضل ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت جانون کی جانون سے افضل ہے یا اپنے یہ فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں تلوار مارنے سے افضل ہے۔

بخاری اور اصغہانی نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبکو شتر سوار کے قدح کی مثل نہ کرو اس لئے کہ شتر سوار اپنے قدح کو بھر لیتا ہے اور اس کو رکھ دیتا ہے اگر پینے کی حاجت ہوتی ہے تو پنی لیتا ہے یا وضو کی حاجت ہوتی ہے تو وضو کر لیتا ہے ورنہ اس کو بڑھ دیتا ہے۔ لیکن تم لوگ جبکو اول دعا اور اوسط دعا اور آخر دعا میں یا کرو۔

اصغہانی نے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی دعا نہیں ہے مگر اس کے اور آسمان کے درمیان ایک حجاب ہوتا ہے یہاں تک کہ دعا مانگنے والا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اپنی آل پر درود بھیجتا ہے جو وقت وہ ایسا کرتا ہے تو وہ حجاب پھٹ جاتا ہے اور وہ دعا آسمان میں داخل ہو جاتی ہے اور اگر اس نے آپ پر اور اپنی آل پر درود نہیں بھیجا تو وہ دعا پلٹ آتی ہے۔

ترمذی نے حضرت عمر ابن الخطاب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان پھیری رہتی ہے اس دعا میں سے کچھ تھے اوپر کو نہیں چڑھتی یہاں تک کہ تم اپنے بنی پر درود بھیجو تب وہ دعا اوپر کو چڑھتی ہے۔

قاسمی اسمعیل نے سعید ابن المسیب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ کوئی دعا نہیں ہے جس کے قبل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہیں بھیجا جاتا ہے مگر وہ دعا آسمان اور زمین کے

درمیان معلق رہتی ہے۔

طبرانی نے حیدر سند سے ابو الدرداء سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص صبح کے وقت اودھتتا ہے اور مجھ پر دس بار درود بھیجتا ہو اور جمعہ کو اس کو شام ہوتی ہے وہ دس بار درود بھیجتا ہے قیامت کے دن میری شفاعت اور اس کو پاوے گی۔

بیہقی نے دشنب (میں انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات میں تم لوگ مجھ پر درود کثرت سے بھیجنا شروع ایسا کرے گا اس کے لئے میں قیامت کے دن گواہ ہوں گا یا یہ فرمایا کہ قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا۔

بہارِ شریعت

طبرانی نے ابو عبد الرحمن بن عمرو سے حدیث روای میں روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنی امت کے ایک مرد کو صراط پر دیکھا کہ وہ اس طور پر رز رہا تھا جیسے درخت نما کی شاخ لرزتی ہے اس کے پاس وہ درود آیا جس کو اس نے مجھ پر بھیجا تھا اس کا لرزہ ٹھہر گیا۔

دیلمی نے انس سے مرثد روایت کی ہے اپنے فرمایا ہے کہ جو شخص کثرت سے مجھ پر درود بھیجے گا وہ عرش کے سایہ میں ہوگا۔

بیہقی نے صحیح سند سے ابوامامہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر ایک جمعہ کے دن تم لوگ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ ہر ایک جمعہ کے دن میری امت کا درود جو مجھ پر بھیجتے ہیں میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے جو شخص میری امت کا صلوة میں اکثر ہو گا میں اس نے مجھ پر درود کثرت سے بھیجی ہوگی وہ میری میں مجھ سے زیادہ قریب رہے گا۔

ابو عبد اللہ نمیری نے درود کی فضیلت میں عبد اللہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہا ہے کہ

عرش کی جگہوں میں سے ایک فراع جگہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آدم علیہ السلام کیواسطے  
 ایک موقوف ہوگا اور ان کے جسم پر وہ سبز کپڑے ہوں گے گویا وہ کھجور کے ایک لمبے درخت  
 معلوم ہوتے ہوں گے وہ اس شخص کو دیکھتے ہوں گے جو ان کی اولاد میں سے ہوگا اور اس کو  
 جنت کو کوئی لیجاتا ہوگا اور اس شخص کو دیکھتے ہوں گے جو ان کی اولاد میں سے ہوگا اور اس کو  
 دوزخ کی طرف کوئی لیجاتا ہوگا اور اس درمیان کہ آدم علیہ السلام اس حالت پر ہوں گے بیکار  
 ایک مرد کو دیکھیں گے جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے ہوگا اور اس کو دوزخ کی  
 طرف کوئی لے جاتا ہوگا آدم علیہ السلام پکاریں گے اے احمد اے احمد آپ جواب دیں گے  
 لیلیک یا ابو البشر آدم علیہ السلام کہیں گے کہ یہ مرد آپ کی امت میں کا ہے اس کو دوزخ کی طرف  
 لئے جاتا ہے میں اپنی کمر باندھوں گا اور ملائکہ کے پیچھے سرعت سے جاؤں گا اور کہوں گا اے  
 میرے رب کے پیچھے ہو تو تم ٹھہر جاؤ وہ جواب دیں گے کہ ہم سخت بات کہنے والے اور  
 سختی کرنے والے ہیں ہم وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہرگز کہا ہے ہم اس کی نافرمانی نہیں  
 کرتے ہیں اور جس کام کے واسطے ہم کو امر کیا جاتا ہے ہم وہ کام کرتے ہیں جو حق نبی صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم یا اس پر جاوین گے آپ اپنی ریش مبارک بائیں ہاتھ سے پکڑیں گے اور آپ  
 اپنا منہ عرش کی طرف لاویں گے اور عرض کریں گے اے میرے رب تو نے تحقیق مجھ سے  
 یہ وعدہ کیا ہے کہ تو میری امت کے معاملہ میں جھکے رہو اور خوار نہ کرے گا عرش کے پاس سے  
 نذا آوے گی کہ تم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرو اور اس بندہ کو مقام کی طرف  
 پہرہ دو میں اپنی کمر سے کاغذ کا ایک ایسا ٹکڑا نکالوں گا کہ وہ روشن چمکتا ہوا انگلی کے سرے  
 کی برابر ہوگا میں اس کو میزان کے دہنے پلہ میں ڈال دوں گا اور میں بسم اللہ کہوں گا جس نیت  
 سیات سے بحاری ہو جاوین گے یہ نذا کی جاوے گی معد و معد جدہ و نقلت موازینہ کو جنت کی طرف  
 لے جاؤ وہ بندہ اور فرشتوں سے کہے گا کہ اے میرے خدا کے پیچھے ہو و اتنا ٹھہر جاؤ کہ میں  
 اس بندہ کے اپنے رب کے نزدیک کریم ہے پوچھ لوں وہ بندہ کہے گا کہ میرے باپ مان



آپ پر قربان ہوں آپکا چہرہ مبارک کس قدر اچھا ہے اور آپکا خلق کس قدر اچھا ہے آپ کون مین  
 اپنے میری نغزش کو عفو کیا اور اپنے میرے عبرت پر یا میرے آنسوؤں پر رحم کیا آپ فرماؤں گے  
 کہ میں تیرا بی محمد ہوں اور یہ تیرا وہ درود ہے کہ تو مجھ پر بھی کرتا تھا تو جتنا حاجت مند درود کی طرف  
 تھا درود نے تجھ کو پالیا۔

اصغہانی نے ابن مسعود سے مرفوعہ روایت کی ہے اپنے فرمایا ہے کہ جو بوقت تم دُکون  
 مین کا کوئی شخص اپنے وضو سے فارغ ہوا اس کو چاہیے کہ اشہدان لا الہ الا اللہ وان محمد  
 عبدہ ورسولہ کہے پھر وہ مجھ پر درود بھیجے جو بوقت وہ یہ کہے گا تو اس کے لئے رحمت کے  
 دروازے کھول دئے جائیں گے۔

اصغہانی نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 فرمایا ہے کہ جو شخص مجھ پر درود کتاب میں پڑھے گا جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا  
 ملائک ہمیشہ اس کے لئے استغفار پڑھتے رہیں گے اور اصغہانی نے زہبی حدیث کی روایت  
 ابن عباس سے بھی اس لفظ سے کی ہے کہ اس کے لئے وہ درود ہمیشہ جاری رہے گا  
 اور بھی اصغہانی نے کعب الاحبار سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ  
 علیہ السلام کو وحی بھیجی اسے موسیٰ کیا تم اس بات کو دوست رکھتے ہو کہ قیامت کے دن  
 تم کو تشنگی دہو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی بیشک اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا  
 کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔

ابن ابی الحسن الیہونی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے ابو علی الحسن بن علیہ  
 اوں کے مرنے کے بعد خراب میں دیکھا ان کو ہاتھوں کی انگلیوں پر کچھ نئے سنہرے  
 رنگ سے لکھی ہوئی تھیں میں نے ان سے اسکو پوچھا انہوں نے مجھ سے کہا اے میرے  
 پیارے بیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث میں میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھا کرتا  
 تھا اس لکھنے کے سبب میری ہاتھوں کی انگلیوں پر سونے سے لکھا گیا ہے۔

اصغہانی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے

## باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ امر ہے کہ آپ کے واسطے رحمت کی وعاما نگنی جاوے اس سے آپ کا منصب شریف جلیل ہے ابن عبد البر نے کہا ہے کہ کسی کو یہ جائز نہیں ہے کہ جو وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا جاوے وہ (رحمت اللہ) کہو اسلئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (من صلی علی) فرمایا ہے (من ترحم علی اور من وعلی) انہیں فرمایا ہے اگرچہ صلوٰۃ کا معنی رحمت ہے ولیکن تعظیم کی وجہ سے آپ اس لفظ کے ساتھ مخصوص کئے گئے ہیں جو لفظ کہ آپ نے فرمایا ہے اس سے غیر لفظ کی طرف عدول نہ کیا جاوے (یعنی صلی اللہ علیہ کی جگہ رحمۃ اللہ علیہ کہ) اور اس کی تائید اللہ تعالیٰ کا یہ قول کرتا ہے لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم لبعضا قول ابن عبد البر بیان تک تھا۔

ابن جریر نے بخاری کی شرح میں کہا ہے اور وہ اچھی بحث ہے اور اسکی مثل قاضی ابو بکر بن العربی نے جو مالکیہ سے ہیں اور صید لانی نے جو شافعیہ سے ہیں ذکر کیا ہے۔ پس ابو القاسم الانصاری شارح ارشاد نے کہا ہے کہ لفظ رحمت صلوٰۃ کی طرف مضاف کر کے کہنا جائز ہے اور معزو لفظ رحمت کہنا جائز نہیں ہے اور حنفیہ کی کتب میں سے ذخیرہ میں امام محمد رحم سے روایت ہے کہ امام محمد کے نزدیک ابہام نقص کی وجہ سے یہ لفظ کراہت رکھتا ہے اس لئے کہ رحمت اکثر نہیں ہوتی ہے مگر اس فعل کے واسطے جس پر ملامت کیجاتی ہے پس آپ کے غیر کے واسطے رحمۃ اللہ کہنا چاہیئے اور آپ کے واسطے صلی اللہ علیہ کہنا چاہیئے

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ جس شخص پر آپ چاہیں لفظ صلوٰۃ کے ساتھ صلوٰۃ بھیجیں اور آپ کے سوا کسی کو یہ جائز نہیں ہے کہ کسی پر ورو بھیجے مگر نبی پر یا فرشتہ پر۔

شیخین نے عبد اللہ بن ابی ادنی سے روایت کی ہے کہ ہے کہ جو وقت آپ کے پاس

کوئی قوم اپنے صدقے لاتی تھی آپ فرماتے تھے اللہم صل علیہم آپ کے پاس میرا باپ اپنا حق لایا اپنے فرمایا اللہم صل علی آل ابی اوفی۔

ابن سعد اور قاضی اسمعیل نے اور بیہقی نے اپنی (سنن) میں جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ کہتا ہے کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے میری عورت نے آپ سے بھار کے کہا یا رسول اللہ آپ مجھ پر اور میرے رنج پر درود بھیجئے آپ نے فرمایا صلی اللہ علیک وعلیٰ زوجک۔

قاضی اسمعیل نے اور بیہقی نے اپنی (سنن) میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ کہتا ہے کہ کسی پر درود بھیجنا صلاحیت نہیں رکھتا ہے مگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ولیکن مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے واسطے استغفار کے ساتھ دعا کی جاوے شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں ہمارے اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ غیر انبیاء پر صلوٰۃ ابتدا کر دہ ہے اور کہا گیا ہے کہ اگر کوئی جو نبی نے کہا ہے کہ سلام صلوٰۃ کے معنی میں ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اون دونوں نقطوں کو ایک دوسرے کا قرین کیا ہے (جیسے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ہے) غیر انبیاء کے غائب شخص پر سلام نہ بھیجا جاوے (یعنی غیر کہ علیہ السلام نہ کہا جاوے) اور بر سبیل خطاب لفظ سلام کے ساتھ کوئی باک نہیں ہے کہ جو مومنین زندہ ہیں اور جو مر گئے ہیں خطاب کر کے اون پر سلام بھیجا جاوے (جیسے السلام علیک) ہے

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ احکام میں سے جس حکم کے ساتھ جس شخص کو چاہیں آپ خاص کریں۔

ابوداؤد اور نسائی نے عمارہ بن خزمیۃ الانصاری کے طریق سے عمارہ کے چچا سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد اعرابی سے ایک گھوڑا خرید کیا اور آپ نے اوس کو اپنے پیچھے کر لیا تاکہ اوس کے گھوڑے کی قیمت اوس کو ادا کر دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سلام اللہ علیہ وسلم  
ابن عباس سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا اللہم صل علی آل ابی اوفی

و سلم نے چلنے میں سرعت کی اور اعرابی نے ویر کی آہستہ چلامردوں نے اعرابی کے آگے سے  
 آنا شروع کیا اور وہ اس گھوڑے کا مول کرنے لگے اور وہ نہیں جانتے تھے کہ بنی صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے گھوڑا مول لے لیا ہے یہاں تک کہ بعض نے اس مول پر جس کے عوض  
 بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھوڑا خرید کیا تھا اعرابی کو گھوڑے کا مول زیادہ کر دیا اس نے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکارا اور کہا کہ اگر آپ اس گھوڑے کو مول لیتے ہیں آپ  
 مول لے لیں یا میں اس کو بیچ ڈالوں جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعرابی  
 کے پکارنے کو سنا آپ کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ اعرابی آپ کے پاس آ پہنچا آپ نے اس سے  
 فرمایا کیا میں تجھ سے اس گھوڑے کو مول نہیں لے لیا اعرابی نے کہا واللہ میں ہرگز آپ کو  
 گھوڑا بیع نہیں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک میں تجھ سے گھوڑا خرید  
 کر لیا ہے آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اعرابی کو گھیرے تھے اور آپ اور اعرابی  
 دونوں اناللہ وانا الیہ راجعون کہتے تھے اور اعرابی نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ آپ گواہ لائیں  
 وہ یہ گواہی دے کہ میں نے یہ گھوڑا آپ کو بیچ ڈالا مسلمانوں میں سے جو شخص آیا اس نے  
 اعرابی سے کہا تجھ کو ہلاکت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں فرماتے ہیں مگر حق  
 یہاں تک کہ خزیمہ آئے اور انھوں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اناللہ فرما  
 رہے ہیں اور اعرابی اناللہ کہہ رہا ہے اور اعرابی نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ آپ کوئی ایسا گواہ لائیں  
 وہ یہ گواہی دے کہ میں نے آپ کو یہ گھوڑا بیچ ڈالا ہے خزیمہ نے سن کر کہا کہ میں یہ شہادت  
 دیتا ہوں کہ تو نے اس گھوڑے کو بیچ ڈالا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خزیمہ کی  
 طرف متوجہ ہوئے اور ان سے پوچھا کہ تم کس دلیل کے ساتھ گواہی دیتے ہو کہا یا رسول اللہ  
 آپ کی تصدیق کی دلیل سے گواہی دیتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خزیمہ کی تنہا  
 شہادت و مردوں کی شہادت ٹھہرائی۔

ابن ابی اسامہ نے اپنی (مسند) میں عثمان بن نفیر سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

علیہ وآلہ وسلم نے ایک اعرابی سے ایک گھوڑا خرید فرمایا اعرابی نے بیچ کی نفی کی خزیمہ بن ثابت آئے اور کہا اسے اعرابی میں خیمہ ہو گا وہی دیتا ہوں کہ تو نے اس کو بیچ ڈالا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے خزیمہ کہنے معاملہ کے وقت تم کو گواہ نہیں بنایا تم کیونکر شہادت دے سکتے ہو خزیمہ نے عرض کی کہ آسمان کی خبر جو آپ دیتے ہیں اوس پر میں آپ کی تصدیق کرتا ہوں کیا اس اعرابی پر میں آپ کی تصدیق نہ کروں گا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خزیمہ کی تنہا شہادت کو دوسروں کی شہادت کے مقابلہ میں قرار دیا اسلام میں کوئی مرد نہ تھا جسکی شہادت دوسروں کی شہادت کی برابر جائز ہوتی غیر خزیمہ بن ثابت کی شہادت کے ۔

تجاری نے اپنی تاریخ میں خزیمہ سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے واسطے یا جس شخص پر خزیمہ نے شہادت دی خزیمہ اوس کے لئے کافی ہیں ۔

قیغین نے براہ بن عازب سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قربانی کے دن ہم لوگوں میں خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ جو شخص ہماری نماز پڑھے گا اور ہماری قربانی کرے گا اوس نے قربانی کی اور جو شخص نماز سے پہلے قربانی کرے گا وہ قربانی نہ ہوگی گوشت کی بکری ہوگی یہ سن کر ابوہریرہ بن یسار کہہ پڑے ہو گئے اور عرض کی یا رسول اللہ قبل اس کے کہ نماز کو مکمل سے میں غلٹوں میں سے قربانی کی ہے میں نے یہ پیچا تاکہ آج کا دن کھانے پینے کا دن ہے میں نے عجلت کی اور میں نے کھانا کھایا اور اپنے اہل اود اپنے پڑوسیوں کو کہلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ گوشت کی بکری ہے ابوہریرہ نے عرض کی کہ میرے پاس بھیڑ کا دوسرا ایک بچہ ماہ ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے اچھا ہے کیا وہ بھیڑ کا بچہ میری طرف سے قربانی کے لئے کافی ہو گا آپ نے فرمایا بیشک اور تمہارے بعد کسی کے طرف سے قربانی کے لئے ایسی بھیڑ بزرگ نہ ہوگی ۔

مسلم نے ام عطیہ سے روایت کی ہے کہا ہے جب کہ یہ آیت یا ینک ان لایشکون باللہ

شیئاً ولا یصینک فی المعروف تک نازل ہوئی کہا کہ اس سے عام لوگ توجہ کرنے لگے میں نے عرض کی یا رسول اللہ اگر آل فلان اس حکم سے سستے کر دے جاوین اس لئے کہ اون لوگوں نے جاہلیت کے زمانہ میں میری مدد کی تھی اس سبب سے مجھ کو یہ لادہ ہے کہ میں اون کی مدد کروں آپ نے فرمایا (والآل فلان) امام نووی نے کہا ہے کہ ام عطیہ کو آل فلان کے باب میں خاصۃً رخصت و تبرؤ یہ قول محمول ہے شارح علیہ السلام کے واسطے یہ جائز ہے کہ عموم میں سے جس شخص کو چاہئے کہ اس سے ابن سعد اور حاکم نے عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت کی ہے عمرہ نے سہل حدیفہ کی بی بی سے روایت کی ہے سہل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سالم کا ذکر کیا کہ ابی حدیفہ کا وہ غلام ہے اور میرے پاس وہ داخل ہوا کرتا ہے آپ نے اون کو امر فرمایا کہ تم اپنا دورہ اوس کو پلاؤ اس کے بعد کہ وہ جنگ یدرین حاضر ہوا تھا اور بڑی عمر والا ہو گیا تھا سہل نے اپنا دورہ اوس کو پلا دیا۔

شیخین نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام ازواج نے اس بات سے انکار کیا کہ اس طور سے دورہ پلانے سے اون کے پاس کوئی شخص داخل ہوا اور تمام ازواج مطہرات نے کہا ہے کہ یہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے سالم کو بوسطہ خاصۃً رخصت تھا۔ اور حدیث کے ایک لفظ میں یہ ہے کہ یہ امر سہل بنت سہیل کے واسطے خاصۃً تھا۔ اور حاکم نے ربیعہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ سالم کی واسطے رخصت تھی۔

ابن سعد نے اصحاب بنت عیس سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ جعفر بن ابی طالب شہید ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم تین دن سوگ کے گھیرے پہنچو پھر تم چاہو وہ کرو ابن سعد نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عباس نے قبل اس کے کہ اون پر صدقہ نکالنا حلال ہو اوس کی تعمیل کے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا آپ نے اس باب میں اون کو رخصت دے دی۔

ابن سعد نے حکم بن عیینہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت

عباس سے دو سال کے صدقہ کے واسطے عجلت فرمائی۔

سعید بن مسعود نے ابو النعمان الاذوی سے روایت کی ہے کہ اسے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک عورت کا ایک سورہ قرآن پڑھ کر دیا اور فرمایا کہ کسی کے واسطے تیرے بعد سورہ قرآن مہر نہ ہوگا۔ یہ حدیث مرسل ہے اور اس میں وہ شخص راوی ہے جس کو کوئی نہیں پہچانتا۔ اور ابو داؤد نے کچھل سے روایت کی ہے کہ اسے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کے واسطے یہ جائز نہیں اور ابن عوانہ نے لیث بن سعد سے اسکی مثل روایت کی ہے۔

ابن سعد نے جعفر بن محمد سے اور مخون نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ اسے کہہ کر ام امین جوقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتی تھیں وہ (سلام لا علیکم) کہتی تھیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام امین کو یہ رخصت دی کہ وہ (السلام) کہیں۔ اور ابن سعد نے دوسری وجہ سے یہ روایت کی ہے کہ ام امین دشواری سے تلفظ کرتی تھیں۔

ابن سعد نے منذر الثوری سے روایت کی ہے کہ اسے کہہ کر حضرت علی اور حضرت طلحہ کے درمیان گفتگو واقع ہوئی حضرت طلحہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا جیسی حرات اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کی چھ مجھ میں وہ حرات نہیں ہے کہ آپ کے نام پر آپ نے نام رکھا ہے اور آپکی کنیت پر اپنے کنیت رکھی ہے حال یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس امر سے کہ آپکی امت میں سے آپ کے بعد کوئی شخص آپکا نام اور آپکی کنیت دونوں جمع کرے عانت فرمائی ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے قریش کے ایک گروہ کو بلایا اور مخون نے کہا کہ ہم اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد تمہارے ایک بڑے کا پیدا ہوگا اس کو میں نے اپنا نام اور اپنی کنیت خاص طور سے عطا کی ہے اور میری امت میں سے اس کے بعد کسی کو حلال نہ ہوگا کہ میرا نام اور میری کنیت کو وہ جمع کرے۔

ابن سعد نے منذر الثوری کے طریق سے روایت کی ہے کہ اسے کہہ کر ابن عمر نے محمد بن الحنفیہ سے سنا ہے وہ یہ کہتے تھے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو رخصت تھی حضرت علی نے عرض کی تھی یا رسول اللہ

اگر آپ کے بعد میرا کوئی لڑکا پیدا ہو گا تو میں آپ کے نام پر اوس کا نام رکھوں گا اور آپ کی کنیت کے ساتھ اوس کی کنیت کروں گا۔ آپ نے فرمایا بہتر۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ جس شخص کے درمیان آپ چاہتے مواخات کرتے تھے۔ اور اون کو درمیان توارث ثابت کرتے تھے یہ امر آپ کے سوا کسی کو جائز نہیں ہے۔

ابن جریر نے علی بن زید سے اللہ تعالیٰ کے اس قول (والذین عقدت ایہاکم) میں روایت کی ہے کہا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جن کو مواخات کی گروہ لگائی تھی جیسا کہ کوئی ایسا رحم نہیں آتا جو اون کے درمیان حائل ہوتا اون کا حصہ لوگ دیتے تھے۔ کہا ہے کہ وہ آج کے دن نہ ہو گا سوا اس کے نہیں ہے کہ ایک گروہ تھا جن کے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مواخات کرا دی تھی اور یہ مواخات منقطع ہو گئی اور یہ امر کسی کے لئے جائز نہ ہو گا مگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کہ آپ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخات کرائی تھی اور آج کے دن کسی کے درمیان مواخات نہیں کیا دے گی۔

## باب

ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ جو شخص مسجد نبوی میں نماز پڑھے تو آپ کی محراب اوس کے حق میں کعبہ کی مثل ہے کسی حال میں اوس سے عدول اجتہاد کے ساتھ جائز نہیں ہے۔ اور ایسی ہی اور تمام وہ جگہیں ہیں جہاں کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی ہے۔ اس باب میں راست اور چپ میں اجتہاد جائز نہ ہو گا بخلاف تمام شہروں کے کہ اون میں راست اور چپ میں اجتہاد جائز ہو گا یہ قول اصح وجوہ ہے۔

یہ باب اوس شخص کے بیان میں ہے جس کے ساتھ آپ کی اولاد اور آپ کی ازواج اور آپ کے اہلبیت اور آپ کے قبیلہ کو آپ کی وجہی شرف دیا گیا ہے۔



اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ انما یرید اللہ لیزہب عنکم ارجس اہل اللبیت ویطہرکم تطہیرا۔ اور اللہ تعالیٰ فرمایا ہے ومن یقتل من کن للہ ورسولہ وقل صالحا فواتہا جہار متین۔

حاکم نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میرے گہرین آیت انما یرید اللہ لیزہب عنکم ارجس اہل اللبیت نازل ہوئی ہے آپ نے حضرت علی اور حضرت فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹوں کے پاس کسی کو بھیج کر بڑایا اور یہ فرمایا کیونکہ میرے اہلبیت ہیں۔

حاکم نے عذیفہ سے مرفوعاً روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ ایک فرشتہ آسمان سے اتر آیا اور اس نے اللہ تعالیٰ سے یہ آواز چاہا کہ مجھ کو سلام کرے اور اس نے مجھ کو یہ بشارت دی کہ فاطمہ اہل جنت کی بی بیوں کی سیدہ ہیں۔

حاکم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جبوقت قیامت کا دن ہوگا ستادی کرنے والا عجاہون کے اوس طرف سے مذاکرے گا اے اہل جمع تم لوگ اپنی آنکھوں کو چھپا لو تاکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا گدہ جاوین آپ ایسے حال میں گزریں گے کہ دو سبز چادرین اوڑھے ہوگی۔

حاکم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے غضب کرنے سے غضب کرتا ہے۔ اور تمہاری رضا سے اللہ تعالیٰ رضا مند ہوتا ہے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت ابو سعید الخدری سے کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور اس نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت فاطمہ اہل جنت کی بی بیوں کی سردار ہیں مگر مریم بنت عمران ان سے مستثنیٰ ہیں۔

حاکم نے حضرت عائشہ سے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور اس نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مرض میں حضرت فاطمہ سے فرمایا کیا تم اس امر سے راضی نہ ہو گی کہ تم نسا عالمین کی اور نسا مومنین اور اس امت کی نسا کی سیدہ ہو۔

ابن سعد نے اسے براہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ  
فرزند ابراہیم پر نماز پڑھی اور فرمایا کہ ان کی دودھ پلانے والی ہے انکی رضاعت کو جنت میں پورا کرے گا  
اور ابراہیم صدیق ہیں۔

ابن سعد نے اسے براہ سے براہ سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے اپنے  
فرمایا کہ ابراہیم کی جنت میں دودھ پلانے والی ہے اور ان کی جتنی رضاعت باقی رہ گئی ہے اس کو  
جنت میں پورا کریں گے اور اپنے فرمایا کہ ابراہیم صدیق اور شہید ہیں۔

ابن ماجہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ ابراہیم ابن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
وفات پائی آپسے اور پرتنا پڑھی اور فرمایا کہ جنت میں انکی دودھ پلانے والی ہے اور اگر ابراہیم زندہ  
رہتے تو صدیق اور نبی ہوتے اور ان کے مومن قبطی لوگ ضرور عقیق ہو جاتے اور کوئی قبطی  
غلام نہ ہوتا۔

ابن سعد نے اس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اگر حضرت ابراہیم زندہ رہتے تو ضرور صدیق  
اور نبی ہوتے۔

حاکم نے ابو سعید سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے  
کہ حضرت حسن اور حضرت حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں مگر دو خالہ زاد بھائیوں کے سردار  
نہیں ہیں۔ اور حاکم نے اس کی مثل ابن مسعود سے روایت کی ہے۔

حاکم نے حذیفہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے اپنے فرمایا ہے  
کہ حضرت جبریل میرے پاس آئے اور کہا کہ حضرت حسن اور حضرت حسین اہل جنت کے جوانوں کے  
سردار ہیں۔

عارف بن ابی اسامہ نے محمد بن علی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت حسن اور حضرت حسین  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کشتی لڑی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے لگو اس حسن  
جلدی کر کہ حضرت فاطمہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ حسن کی اعانت کرتے ہیں گو یا حسن آپ کو محسن ہے

ابن سعد نے اسے براہ سے  
ابن ماجہ نے اسے براہ سے  
ابن حبان نے اسے براہ سے  
ابن کثیر نے اسے براہ سے

زیادہ دوست ہیں آپ نے فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام حسین کی اعانت کرتے ہیں اور میں اس امر کو دوست رکھتا ہوں کہ میں حسن کی اعانت کروں یہ حدیث مرسل ہے۔

ابن عساکر نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت حسن اور حضرت حسین کے پاس دو توفیق تھے ان توفیقوں میں حضرت جبریل علیہ السلام کے بازوؤں کے چھوٹے پروں میں کپرتھے۔ احمد نے اور حاکم نے اس حدیث کی ابن عباس سے روایت کی ہے اس کو صحیح حدیث کہا ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ افضل النساء اہل جنت حضرت خدیجہ بنت خویلد اور حضرت فاطمہ بنت محمد اور حضرت مریم بنت عمران اور حضرت آسیہ بنت مزاحم ہیں۔

حاکم نے انس سے اس حدیث کی تصریح کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے انس نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نساء عالمین سے چار عورتیں بزرگی میں تجھ کو کافی ہیں حضرت مریم اور حضرت آسیہ فرعون کی بی بی اور حضرت خدیجہ اور حضرت فاطمہ۔

حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے ابن عباس سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے بنی عبد المطلب میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ چاہا ہے کہ تم لوگوں میں جو قابل ہے اللہ تعالیٰ اوس کو اوس کے قول پر ثابت رکھے اور جو گمراہ ہے اوس کو اللہ تعالیٰ ہدایت کرے جو جاہل ہے اللہ تعالیٰ اوس کو عالم کرے اور یہ وعاک ہے کہ تم کو سخی اور غیج اور رحم والا کرے اگر کسی مرو نے رکن اور مقام کے درمیان دو وزن قدم برابر رکھے اور اوس نے نماز پڑھی اور روزہ رکھا اور وہ ایسے حال میں اللہ تعالیٰ سے ملا کہ اہل بیت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نفی رکھتا ہو گا وہ دوزخ میں داخل ہو گا۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت ابو سعید نے کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اہلبیت سے کوئی شخص نفی نہ رکھے گا مگر اللہ تعالیٰ اوس کو دوزخ میں داخل کرے گا۔

ابو یعلیٰ اور بزار اور حاکم نے ابو دز سے روایت کی ہے کہا ہے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وسلم سے سنبھلے آپ فرماتے تھے تم لوگ سن لو کہ میرے اہل بیت کی مثل تم لوگوں میں سقینہ فاطمہ علیہ السلام کی مثل ہے جو شخص سقینہ میں سوار ہوا اس نے نجات پائی اور جو اس سے رنگیا وہ غرق ہو گیا۔  
(یعنی مسلمانوں کو نجات کے لئے اہلبیت کا توسل چاہیے)

ترمذی نے اس حدیث کی روایت کی ہے اس کو حسن حدیث کہا ہے اور حاکم نے اس کو صحیح حدیث کہا ہے زید بن ارقم سے یہ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم لوگوں میں ثقلین کو چھوڑنے والا ہوں وہ ثقلین کتاب اللہ اور میری اہلبیت ہیں۔

حاکم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ستارے اہل زمین کے واسطے غرق ہونے سے امان ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کی وسطے اختلاف سے امان ہیں جسوقت میرے اہلبیت سے کوئی قبیلہ خلاف کرے گا وہ مختلف ہو جائے گا وہ لوگ شیطان کا گروہ ہو جائیں گے۔ اور اس حدیث کی روایت ابو یعلیٰ اور ابن ابی شیبہ نے مسلمین الا کوثر کی حدیث سے کی ہے۔

حاکم نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے رب نے میرے اہل بیت کے باب میں مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ ان میں سے جو لوگ توحید کے ساتھ اور میری رسالت کے چھوٹنے کا اقرار کرینگے اللہ تعالیٰ ان کو عذاب نہ لکھا۔  
حاکم نے جابر سے اور عروہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے اپنے فرمایا ہے کہ سید الشہداء حضرت حمزہ ہیں۔

حاکم نے عروہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت کے جوانوں کے سر وارا ابوسفیان بن الحارث بن عمار عبدالمطلب کے فرزند ہیں اور ابوسفیان بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کے بیٹے ہیں۔

طبرانی نے ابو امامہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک مرد اپنی جگہ سے اپنے بھائی کے واسطے کھڑا ہوتا ہے مگر نبی ہاشم کسی کے واسطے

نہیں کہڑے ہوتے ہیں۔

ابن عساکر نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے کوئی شخص اپنی جگہ سے ہرگز نہ کہڑا ہو مگر حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما یا اون کی وزیت کے واسطے کہڑا ہو۔

ابن ماجہ نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اصحاب کو گالی نہ دو قسم ہے اوس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی مثل احد کے سونا خرچ کرے گا اون میں سے کسی کی فضیلت نہ پاوے گا۔ اور نہ اوس کی نصف فضیلت کو پاے گا۔

طیالسی نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر کسی مرو کے پاس احد کی مثل سونا ہو اور وہ اوس سونے کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرے اور محتاجوں اور مساکین اور یتیموں میں خرچ کرے تاکہ میرے اصحاب میں سے کسی کی فضیلت اور تنہی پاوے کہ ون کی ایک ساعت کی مقدار میں ہو وہ کہی اوس کو نپاویگا۔ ابن ابی عمر نے اپنی (مسند) میں انس سے انس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ میرے اصحاب کی مثل میری امت میں ستاروں کی مثل ہے کہ ستاروں سے آویون کو راستہ کی ہدایت ہوتی ہے اور جیوقت ستارے غایب ہو جاتے ہیں تو آدمی تیر ہو جاتے ہیں (یعنی راستہ بھول جاتے ہیں)

عبد بن حمید نے اپنی (مسند) میں ابن عمر سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اصحاب کی مثل ستاروں کی مثل ہے جن سے آویون کو راستہ کی ہدایت ہوتی ہے جس کسی صحابی کے قول کے ساتھ تم لوگ عمل کرو گے تم ہدایت پاؤ گے۔

ابو یعلیٰ اور بزار نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اصحاب کی مثل نمک کی مثل ہے کھانا درست نہیں ہوتا مگر نمک کے ساتھ۔

ابن شیبہ نے اور طبرانی نے (اوسط) میں حذیفہ سے حذیفہ نے بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے اپنے فرمایا کہ میرے بعد میرے اصحاب سے لغزش ہوگی اوس لغزش کو اللہ تعالیٰ اون کے سابقہ اعمال کے سبب جو میرے ساتھ اوجھون نے کئے ہوں گے بخش دے گا۔ اوس لغزش کے ساتھ ایک قوم میرے بعد عمل کرے گی اللہ تعالیٰ اوس قوم کے لوگوں کو تاک کے بل اوندھا ووزخ میں ڈالے گا۔

ابن شیبہ نے انس سے روایت کی ہے کہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اصہار اور انصار کو تم لوگ چھوڑ دو برا نگہ جو شخص میرے اصہار اور اصحاب میں مجھ کو محفوظ رکھینگا اوس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عافیت ہوگا اور جو شخص میرے اصہار اور اصحاب میں مجھ کو محفوظ نہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اوس کو چھوڑ دے گا اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ چھوڑ دے گا قریب ہے کہ اوس کو پکڑے (یعنی گرفتار عذاب ووزخ کرے)

ابن عساکر نے انس سے روایت کی ہے کہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی نبی نہیں ہے مگر اوس کی نظیر میری امت میں ہے ابوبکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نظیر ہیں اور عمر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نظیر ہیں اور عثمان حضرت ہارون علیہ السلام کی نظیر ہیں اور علی میری نظیر ہیں۔ اور جس کو یہ امر مسرور کرے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کو دیکھے وہ ابودر کو دیکھے۔ ابن عساکر نے بریدہ سے روایت کی ہے کہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اصحاب میں سے جو کوئی کسی شہر میں مرے گا وہ اوس شہر کے لوگوں کا قاید اور ان کا امام اور ان کا نواز قیامت کے دن ہوگا۔

ابن عساکر نے اور بھی حضرت علی سے مرفوعہ روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ میرے اصحاب میں سے کوئی شخص کسی شہر میں دمرے گا مگر اوس شہر والوں کے واسطے نور ہوگا اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اوس کو اوس شہر والوں کا سردار کر کے اٹھا دے گا۔

دارقطنی نے اپنی (سنن) میں حضرت علی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی اہل بدر پر چبے

تکبیرین کجوتو اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور صحابہ پنج تکبیرین کجوتو اور باقی آسمان پر چار تکبیرین کہتے تھے (ماورجناہ بن)۔  
 حسن بن سفیان نے ابو الزہریرہ کے طریق سے حلیم سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قریش کو وہ نئے عطا کی گئی تھیں اور وہ میون کو عطا نہیں کی گئی۔

## باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (خصایں) میں سے یہ ہے کہ آپ کے کل صحابہ عظام  
 ہیں اس پر ان علما کا اجماع ہے جن پر اعتبار کیا جاتا ہے ان میں سے کسی ایک کی عدالت سے  
 بحث نہیں کی جاوے گی جیسے کہ راویان احادیث کی عدالت سے بحث کی جاتی ہے۔ اس کے  
 واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کے ساتھ استدلال کیا گیا ہے (خیال اس قرنی)  
 اور آپ کے خصایں میں سے یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جو شخص ایک  
 لحظہ جمع ہوا اس کے لئے صحبت ثابت کی جاتی ہے بخلاف تابعی کے صحابی کے ساتھ تابعی کو بطور  
 تابعی ہونے کا اسم ثابت ہوگا۔ مگر طول اجتماع سے صحابی کے ساتھ یہ اصح قول پراہل اصول کے نزدیک ہے  
 آپ کی صحبت اور صحابی کی صحبت میں فرق عظمت منصب نبوت اور نذر نبوت کا ہے آپ کی یہ شان نبوی کہ  
 وہ اعرابی جو احق ہوتا ہے جو آپ کی نگاہ مبارک پر پہننے کے حکمت کے ساتھ ناطق ہو جاتا تھا۔  
 اور آپ کے خصایں میں سے یہ امر ہے کہ آپ کی حدیث شریف کے جو لوگ حامل ہیں ان کے  
 چہرے ہمیشہ تروتازہ رہتے ہیں۔ بعض علما نے کہا ہے اہل حدیث میں سے کوئی شخص نہیں ہے  
 مگر اس کے چہرہ میں تازگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول شریف کی وجہ سے ہے۔  
 (نظر اللہ امر واسع مقابلتی فواعبا قاربا الی من لم یسمعہا یعنی اللہ تعالیٰ اس مرد کے چہرہ کو تروتازہ  
 رکھے جس نے میری قول کو سنا اور اس کو محفوظ رکھا پھر وہ قول اس شخص کی طرف اس نے  
 ادا کر دیا جس نے اس کو نہیں سنا تھا۔ اور علمائے حدیث حقا اور امر المؤمنین کے لقب کے  
 ساتھ مختص ہوتے ہیں۔ خطیب نے کہا ہے کہ حافظہ وہ لقب ہے جس کے ساتھ اہل حدیث تمام  
 علما کے درمیان مختص ہوتے ہیں۔

تہذیبی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا مانگی (اللہم ارزق خفائی) اسے میرے اللہ تعالیٰ تو میرے خلیفوں پر رحم کر کسی نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کے خلیفے کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا میرے خلیفے وہ لوگ ہوں گے جو میرے بعد آئیں گے اور میری حدیث اور میری سنت کو روایت کریں گے۔ اور میری حدیث اور میری سنت اور میں کو سکھائیں گے۔  
 اون معجزات اور خصائص کا ذکر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے وقت واقع ہوئے ہیں۔ یہ باب اس آیت کریمان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے وفات کی خبر دی ہے۔

احمد اور ابویعلیٰ اور طبرانی نے صحیح سند سے وانہ بن الاسقع سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہائے پاس مکان سے باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ تم لوگ یہ زعم کو نہ ہو کہ تم لوگوں کے بین اور وفات پاؤں گا۔ تم لوگ سن لو میں تم لوگوں سے وفات میں اول ہوں اور تم میرے پیچھے وفات پاؤ گے پھر آپ نے فرمایا کہ بعض تمہارا بعض کو ہلاک کرے گا۔

بخاری نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کے ہر مہینہ میں دس دن اعتکاف فرماتے تھے جبکہ وہ سال تھا جس میں آپ نے وفات پائی آپ نے بیس دن اعتکاف فرمایا اور حضرت جبریل علیہ السلام رمضان شریف کے ہر مہینہ میں آپ کے سامنے قرآن شریف پڑھتے تھے جبکہ وہ سال تھا جس میں وفات پائی حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ کے روبرو دوبار قرآن شریف پڑھا۔

فیضی نے حضرت عائشہ سے اور نمون نے حضرت فاطمہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ سے راز میں باتیں کیں اور فرمایا کہ حضرت جبریل ہر سال ایک بار قرآن مجید کو سناتے تھے اور اس سال میں دوبار مجھ کو سنایا ہے اور میں انہی کا گمان نہیں کرتا مہینہ گزرے تحقیق حاضر ہوئی ہے۔



شیخین نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ کو اپنی اوس بیماری میں بلایا جس بیماری میں آپ نے وفات پائی اور اون سے کسی شے کے ساتھ محقق باتین کی وہ رونے لگیں پھر اون کو بلایا اور اون سے آپ نے راز میں باتیں کیں وہ ہنس پڑیں میں نے حضرت فاطمہ سے اس واقعہ کو پوچھا اوغون نے کہا مجھ کو آپ نے یہ خبر دی کہ آپ اپنی اس بیماری میں قبض کئے جاویں گے یہ سن کر میں رو دی پھر آپ نے مجھ کو یہ خبر کی کہ آپ کے اہل میں اول میں ہوں جو آپ کے بعد وفات پاؤں گی میں اس بات سے ہنس دی۔

طبرانی اور بیہقی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مرض میں حضرت فاطمہ کو بلایا اور اسی ایک صلیت سرگوشی کی دور رونے لگیں پھر بچاؤ قسوس سرگوشی کی وہ ہنسنے لگیں میں نے حضرت فاطمہ سے پوچھا اوغون نے کہا کہ آپ نے اول بار مجھ کو یہ خبر کی کہ جبریل علیہ السلام آپ کو ہر ایک سال میں ایک بار قرآن شریف سناتے تھے اور اس سال دو بار قرآن شریف سنایا کہ جسے اور یہ خبر دی ہے کہ کوئی نبی نہ تھا اوس کے بعد کوئی نبی ہوا مگر اوس کے بعد اوس کی آوی عمر زندہ نہ رہا اور مجھ سے فرمایا اسے میری پیاری بیٹی مسلمانوں کی عورتوں میں سے کوئی عورت تم سے معصیت میں اعظم نہیں ہے صبر میں تنگواونی عورت نہ ہونا چاہئے۔ اور آخر بار میں مجھ سے سرگوشی کی اور مجھ کو یہ خبر دی کہ میں آپ سے ملنے میں آپ کے اہل میں سے اول ہوں اور آپ نے فرمایا کہ تم اپنی بت کی بی بیوں کی سیدہ ہو مگر حضرت مریم بنت عمران مستثنیٰ میں اس واسطے میں ہنس پڑی۔

احمد اور دارمی اور طبرانی اور بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ وہ اذاناء نصر اللہ والفتح نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ کو بلایا اور فرمایا کہ میرے نفس کو میرے وفات کی خبر دی گئی ہے حضرت فاطمہ سن کر رونے لگیں آپ نے فرمایا تم صبر کرو سلی کہ تم میرے پاس پہنچنے میں میرے اول اہل ہو وہ ہنس پڑیں۔

بخاری نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ نے اون سے اللہ تعالیٰ کے قول اذاجاء نصر اللہ والفتح کو پوچھا ابن عباس نے کہا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اول

حضرت عمرؓ نے کہا واللہ اس آیت سے میں نہیں جانتا کہ وہ امر جو تم کہتے ہو یعنی جو تم کو معلوم ہے وہی مجھ کو معلوم ہے۔

شیخین نے ابو سعید الخدری سے روایت کی ہے کہ اہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن آدمیوں کو خطبہ سنایا اور یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بندہ کو دنیا کے درمیان اور اس شے کے درمیان اختیار دیا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے بندہ نے اس شے کو اختیار کیا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے یہ سن کر حضرت ابو بکرؓ رونے لگے ہم نے ان کے رونے سے یوں تعجب کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ایک مرد کے مختار ہونے کی خبر دیتے ہیں اور یہ روتے ہیں پھر معلوم ہوا کہ جس بندہ کو اختیار دیا گیا تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر الصدیقؓ ہم سے زیادہ عالم تھے آپ نے فرمایا اسے ابو بکر تم نہ رو آدمیوں نے زیادہ امن دینے والے مجھ کو اپنی محبت اور اپنے مال کے ساتھ ابو بکرؓ میں اور اگر میں کوئی خلیل اختیار کرتا تو ابو بکرؓ کو اپنا خلیل بناتا لیکن میرے ان کے درمیان اسلامی اخوت ہے۔ مسجد میں کوئی دروازہ باقی نہ چھوڑا جاوے مگر بندہ کر دیا جاوے مگر باب ابو بکرؓ اپنی حالت پر ہے۔

بیہقی نے ابویعلیٰ سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ایک مرد کو اس کے رب نے اس امر کے درمیان مختار کیا کہ وہ دنیا میں زندہ رہے جب تک کہ وہ زندہ رہنا چاہے اور اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے درمیان مختار کیا اور اس مرد نے اپنے رب کی نفا کو اختیار کیا یہ سن کر حضرت ابو بکر الصدیقؓ رونے لگے اور کہا بلکہ ہم اپنے اموال اور اپنے بیٹے کو چھوڑ کر نکلتے۔

واقفی اور بیہقی نے عائشہ بنت سعد کے طریق سے ام درہ سے ام درہ نے حضرت اسم سکریہ روایت کی ہے کہ اہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکان سے باہر ایسی حالت میں نکلتے کہ اپنے سر مبارک پر ٹہنی باندھے تھے اور آپ منبر پر چڑھے اور اپنے فرمایا تم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں اس گہری عرض پر العتہ کہہ کر ابڑن۔ پھر اپنے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندہ دنیا کے درمیان اور اس شے کے درمیان مختار کیا گیا جو اللہ تعالیٰ کے



ابن مسعودؓ میں کہ سونے والا آدمی دیکھتا ہے جھکے دنیا کے خزانوں کی کنجیان وی گنیں پھر تہہ ہا  
بنی کو زبیا نے کئے نیچے راستہ لے گئے اور تم لوگ دنیا میں چھوڑ دے گئے۔ تم لوگ احمر اور  
اسفراور امیض خلیجوں کا کھاؤ گے۔

تجارتی نے عقبہ بن عامر سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکان سے ایک  
دن بہر تشریف لے گئے اپنے اپنے اصحاب یعنی وہ نماز پڑھ کر جو میت پر پڑھتے تھے پھر آپ منبر  
کے پاس بیٹھ کے آئے اور خرباکو میں تمہارا فرط ہوں اور تم لوگوں پر گواہ ہوں اور میں واللہ  
اب اپنے حق کو دیکھ رہا ہوں اور تحقیق کہلو زمین کے خزانوں کی کنجین عطا کی گئیں اور میں  
واللہ تم لوگوں پر خوف نہیں کرتا ہوں کہ میرے بعد تم شرک کرو گے ولیکن مجھ کو تم پر یہ خوف ہے  
کہ تم لوگ دنیا کی رغبت اسطر سے کرو گے کہ ایک دوسرے سے غالب رہے۔

ابن سعد اور ابن راہویہ نے یحییٰ بن جعدہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
فرمایا اسے فاطمہ کو نبی مبعوث نہیں کیا گیا مگر وہ شخص جو اس کے بعد نبی ہوا پہلے کی نصف عمر  
اوس آخر نبی نے پائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ تیرے چالیس سال کی عمر پائی ہے ابن حجر نے  
مطالب عالیہ میں کہا ہے اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی چالیس سال کی  
عمر نبوت میں تھی۔

ابن سعد نے ابراہیم النخعی سے روایت کی ہے کہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
فرمایا ہے کہ ہر ایک نبی اوس نبی کی نصف عمر زندہ رہتا ہے جو اوس سے قبل تھا۔ اور حضرت  
عیسیٰ علیہ السلام اپنی قوم میں چالیس سال ٹھہرے تھے۔

تجارتی نے اپنی لڑائی میں زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کسی نبی کو اللہ تعالیٰ نے نہیں بھیجا مگر وہ اوس نبی کی نصف عمر زندہ رہا  
جو اوس سے قبل تھا۔

احمد اور ابن سعد اور ابو یعلیٰ اور یحییٰ نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ ہے رسول اللہ

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے حجرہ کے پاس آئے تھم تو ایک ایسا کلمہ فرماتے تھے جس سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی تھیں ایک دن آپ میرے حجرہ کے پاس سے گزرے آپ نے کوئی بات نہیں کی مگر اپنے سر پر پٹی باندھ لی اور میں اپنے بستر پر سو رہی آپ گزرے اور مجھ سے دریافت فرمایا اے عائشہ تم کو کیا ہو گیا ہے کہ سر پر پٹی باندھ رہی ہیں میں نے عرض کی کہ میرے سر پر درد ہو آپ نے وارساہ فرما کے فرمایا کہ میرے سر پر بھی دروہے اور یہ اس وقت ہوا کہ جبریل علیہ السلام نے لکھو یہ خبر دی تھی کہ آپ وفات پانے والے ہیں۔

بزار نے عباس بن عبد المطلب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا زمیں نہایت مضبوط اور لمبی رسیوں کے ساتھ آسمان کی طرف کھینچی جاتی ہے میں نے اس خواب کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں بیان کیا آپ نے فرمایا کہ وہ واقعہ تمہارے پیغمبر کی وفات پر ہے یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وفات کے دن اور اپنی وفات کی جگہ کی خبر دی تھی۔

ابن عساکر نے کحول سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلال سے فرمایا سنو دو غنہ کے دن کے روز و نہ چھوڑو اس لئے کہ میں دو غنہ کے دن پیدا ہوا ہوں اور دو غنہ کے دن مجھ کو وحی پہنچی گئی ہے اور دو غنہ کے دن میں نے ہجرت کی ہے اور دو غنہ کے دن میری وفات ہوگی۔

احمد اور بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو غنہ کے دن پیدا ہوئے اور دو غنہ کے دن نبی کئے گئے اور مکہ سے ہجرت کی حالت میں دو غنہ کے دن نکلے اور مدینہ میں دو غنہ کے دن داخل ہوئے اور مکہ دو غنہ کے دن فتح کیا اور دو غنہ کے دن آپ نے وفات پائی

۱۔ اور ابو نعیم نے معقل بن یسار سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عام رومی زمین سے مدینہ میری ہجرت کی جگہ اور میرے خواب کی جگہ ہے۔

اس کا ترجمہ ہے  
کہ میں نے خواب میں دیکھا  
گویا زمین نہایت مضبوط  
اور لمبی رسیوں کے ساتھ  
آسمان کی طرف کھینچی  
جاتی ہے

زبیر بن بکارت نے (اخبار مدینہ) میں حسن سے روایت کی ہے کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ میری ہجرت کی جگہ ہے اور مدینہ میں میری وفات ہوگی اور مدینہ کو میرا حشر ہوگا۔ اور بھی زبیر بن بکارت نے عطاء بن یسار کی مرسل حدیث سے اس حدیث کی شکل روایت کی ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت کے ساتھ شہادت کی فضیلت عطا کی گئی۔

بخاری اور بیہقی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس مرض میں وفات پائی اوس میں آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں ہمیشہ اوس کبانگی بیماری پاتا ہوں جو میں نے خیرین کھایا تھا یہ وہ وقت ہے کہ میرے دل کی رگ اوس نہر سے کٹ گئی ہے۔

حاکم نے ام بشر سے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے ام بشر نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئی اور میں نے عرض کی میرے باپ مان آپ پر فدا ہوں آپ اپنے نفس شریف کو کس چیز کا تہمت لگاتے ہیں میں اپنے بیٹے کو کسی چیز کا تہمت نہیں کرتی ہوں مگر اوس طعام کا جسکو آپ کے ساتھ اوس نے خیر میں کھایا تھا اپنے فرمایا اوس بکری کے سوا میں کسی چیز کا تہمت نہیں کرتا ہوں میرے دل کی رگ کے انقطع کا یہ وقت ہے۔

ابن سعد نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آپ کو اوس مرض میں آئی جس میں آپ اپنے وفات پائی آپ اوس وقت

بخاری میں تھے ام بشر نے آپ کے جسم مبارک پر ہاتھ پیرا اور کہا کہ آپ کی تپ کی مثل جو آپ پر چڑھنے کی نہیں دیکھی آپ نے فرمایا جیسی ہمارے واسطے اجر مضاعف ہوتا ہے ویسی ہی ہم پر بلا مضاعف ہوتی ہے

آپ نے پوچھا اوی اس بیماری کو کیا کہتے ہیں میں نے کہا اوی یہ زعم کرتے ہیں کہ آپ کو ذات الجنۃ ہے اپنے فرمایا اللہ تعالیٰ ذات الجنۃ کو مجہر مسلط کرنے والا نہیں ہے ذات الجنۃ جنہیں پہلے مگر

شیطان کا چوتھا یا دواؤں کو مین میرا مرض اوس نواز لے کے کھانے سے بے جبکو مین نے اور تنہا ہرے بیٹے نے یوم خیر مین کھایا تھا ہمیشہ جبکو اوس سے تکلیف پہنچتی ہی ہے بیان تک کہ میری دل کی رگ کے انقطاع کا یہ وقت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی حالت میں وفات پائی کہ آپ شہید تھے۔

احمد اور ابن سعد اور ابو یعلیٰ اور طبرانی اور حاکم وریقی نے ابن سعد سے روایت کی ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ اگر میں نزاریون حنف کھاؤں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قتل قتل کئے گئے ہو جبکہ یہ فحلف اس سے زیادہ دوست مین کہ میں ایک حنف یون کھاؤں کہ آپ قتل نہیں کئے گئے اور یہ مین اس لئے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبی اختیار کیا تھا اور تمہید اختیار کیا تھا۔

ابن سعد نے ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ اصحاب نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ ہم آپ پر ذات الجنب کا خوف کرتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ذات الجنب کو مجھ پر مسلط نہ کرے گا اور ابن سعد نے ابن عباس سے اسکی مثل روایت کی ہے۔

ابن اسحاق اور ابن سعد اور یحییٰ نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ کسی نے آپ سے کہا کہ ہم یہ خوف کرتے ہیں کہ آپ کو ذات الجنب ہو آپ نے فرمایا کہ ولت الجنب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ذات الجنب کو مجھ پر مسلط نہ کرے گا۔

یہ باب اون واقعات کے بیان میں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرض میں واقع ہوئے ہیں۔

ابن سعد اور ابو یعلیٰ اور طبرانی اور یحییٰ نے ابن سعد سے روایت کی ہے کہ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سر کو باندھ دو غایہ مین مسجد کو جاسکون مین نے آپ کے سر مبارک پر ایک پٹی باندھ دی پھر آپ مسجد کی طرف تشریف لے گئے اور اپنے دونوں پاؤں گھسیٹا کر چلتے تھے۔ بیان تک کہ آپ اگر منبر پر بیٹھے پھر اپنے امانت کے بعد آویس بن مخاضہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تمہارے درمیان سے میرے غایب ہونے کا وقت آگیا ہے تم لوگ سن لو میں اب غیبت میں ہوں

بیٹ پر میں نے مارا ہے وہ اپنا بلا مجھ سے لے لے اور جس شخص کو میں نے مارا ہے یہ میرا مال  
موجود ہے اوس کو چاہئے کہ اس میں سے لے لے اور جس شخص کو میں نے آروں لگانے کا  
میری یہ آمر و موجود ہے اوس کو چاہئے کہ وہ گالی کا بدلہ لے لے اور کوئی نہتے والا نہ کرے نہ کہ  
بھگوان تمام لینے میں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے کینہ کا خوف ہے: جس نے  
کہ کینہ اور دشمنی یہی شان سے نہیں ہے اور نہ میرے خلق سے ہے پھر آپ نے فرمایا: سنو جس  
شخص نے اپنے نفس سے کوئی شے معلوم کی ہو اوس کو چاہئے کہ وہ بڑا ہو جاوے میں اکثر  
واسطے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں یہ سن کر ایک سرور کھڑا ہو گیا اور وہی نے عرض کیا: یا رسول اللہ  
میں البتہ منافق ہوں اور میں البتہ بخیل ہوں اور میں البتہ نامرد ہوں اور میں البتہ بہت سوتے  
والا ہوں اور میں البتہ بہت جھوٹ کہتے والا ہوں آپ نے اوس کے لئے یون و عافرائی  
اسے میرے اللہ تعالیٰ اس کو تو ایمان اور صدق نصیب کر اور اس سے اس کی فینہ اور سکو  
نفس کے بخل کو دور کر دے اور اسکی نامروی کو شجاعت کر دے فضل نے کہا ہے کہ انکی اس  
دعا کے بعد میں نے اوس کو غزوہ دین دیکھا ہمارے ساتھ کوئی مرد اوس سے زیادہ سخی نفس  
میں اور لڑائی میں زیادہ سخت اور خواب میں کمتر نہیں تھا اور ایک عورت گہڑی ہوئی اور اوس نے  
اپنی انگلی سے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا آپ نے اوس سے فرمایا کہ تو حضرت عائشہ کے مکان  
جا کہ میں تیرے پاس آتا ہوں پھر آپ اوس کے پاس تشریف لے گئے اور آپ نے  
ایک خانہ اوس کے سر پر رکھی پھر اوس کے لئے اپنے دعا کی حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اوس  
عورت کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کو تحقیق میں پہچانتی تھی یہ عورت مجھ سے  
کہتی تھی اسے عائشہ تم اپنی ناک کو چھو طہ سے ادا کرو۔

ابن سعد نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ جس پر  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ شدید مرض ہو۔

تحفین نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا



داخل ہوا آنکڑ شدید بخار تھا میں نے آپ کے جسم مبارک پر ہاتھ پہرا میں نے عرض کی یا رسول اللہ  
 آنکڑ شدید بخار ہے آپ نے فرمایا بیشک میں بخار کی اوتنی سختی اوتھا تا ہوں جیسے تم لوگوں میں کے  
 دوسروں کو بخار ہو میں نے عرض کی آپ کے لئے ضرور دوا جرہوں گے آپ نے فرمایا بے شک  
 ابن سعد نے ابوسعید الخدزی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کے پاس ایسے حال میں آئے یکایک ہم نے آپ پر تپ کی ایسی حرارت دیکھی جس کی شدت سے  
 قریب تھا کہ ہم لوگوں میں سے کسی کا ہاتھ آپ کے جسم مبارک پر تپا رہا تھا ہم لوگ یہ حالت  
 دیکھ کر سبحان اللہ کہنے لگے آپ نے فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام سے بلا میں اشد کوئی شخص نہیں ہے  
 جیسے کہ ہم لوگوں پر بلا کی شدت ہوتی ہے ویسی ہی ہمارا اجر مضاعف ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے  
 انبیاء میں سے ایک نبی ایسا ہوتا تھا جس پر چھڑی مسلط ہوتی تھی بیان تک کہ اس نبی کو وہ مار دیتا  
 تھی اور اللہ تعالیٰ کے انبیاء میں سے ایک نبی وہ ہوتا تھا جو کہ بالکل برہنہ ہوتا تھا وہ کوئی اوتنی  
 شے نہیں پاتا تھا جس سے اپنا ستر عورت کر سکتا مگر اوتنا کہیل پاتا جس کو وہ کرتا بنا لیتا تھا۔

سیدنا محمد بن عبد اللہ

احمد نے (زہد) میں حضرت عمر بن الخطاب سے روایت کی ہے کہا ہے میں نبی صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایسے حال میں داخل ہوا کہ آپ تپ زدہ تھے میں نے اپنا ہاتھ آپ کے کپڑے  
 پر رکھا میں نے تپ کی حرارت کپڑے کے اوپر سے پائی میں نے عرض کی یا نبی اللہ حبیبی شدید تپ  
 خاص آپ کو آئی ہے میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ اس سے زیادہ شدید تپ اوسکو آئی ہو آپ نے  
 فرمایا حبیبی تپ کی شدت ہے ویسی ہی ہمارے لئے اجر مضاعف ہے تمام آدمیوں سے بلا میں  
 انشد انبیاء علیہم السلام میں پھر صالحین ہیں۔

شیخین نے مسلم ابو موسیٰ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مریض  
 ہو گئے اور آپ پر آپکا مرض شدید ہو گیا آپ نے فرمایا کہ ابو بکر کو امر کرو تاکہ وہ آدمیوں کو نماز پڑھا دینا چھوڑ  
 عافیت نے عرض کی کہ حضرت ابو بکر نرم دل مرد ہیں جو وقت وہ آپ کے مقام میں کھڑے ہوں گے اور اگر  
 یہ طاقت نہ ہو گی کہ آدمیوں کو نماز پڑھا سکیں آپ نے فرمایا کہ ابو بکر کو امر کرو تاکہ وہ آدمیوں کو نماز پڑھا دینا

حضرت عائشہ نے اپنے اسی قول کا اعادہ کیا تو کینہ اپنے حضرت عائشہ سے فرمایا ابو بکر کہ امر کرو تاکہ وہ آدمیوں کو نماز پڑھانے اور یہ فرمایا تا کہ من بعد احب یوسف حضرت ابو بکر کے پاس پہنچا ہوا تھا اور حضرت ابو بکر صدیق نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات میں آدمیوں کو نماز پڑھائی۔

بخاری نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ اس باب میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کو پلٹایا آپ کے قول کے پلٹانے کی کثرت پر مجھ کو برا لگتی تھی نہیں کیا لگو اس امر نے کہ میرے دلیں یہ امر واقع نہیں ہوا کہ جو مرد اپنی جگہ نہڑا ہو گا آدمی آپ کے بعد کبھی اس کو وضو نہ رکھیں گے اور زمین پر گمان کرتی تھی کہ کوئی شخص آپ کی جگہ نہڑا ہو گا اگر نہڑا ہو گا تو اس کو آدمی غم جانینگے پس میں نے یہ ادا وہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو بکر سے کسی اور کی طرف عدول کریں یعنی اون کی جگہ کسی اور کو مقرر کریں۔

ابن سعد نے محمد بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ اس ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مرض میں حضرت ابو بکر صدیق سے فرمایا کہ آپ آدمیوں کو نماز پڑھاؤ اس کے بعد آپ نے اپنی بیماری میں خفت پائی اور ابو بکر نخل کے آدمیوں کو نماز پڑھا رہے تھے اون کو یہ معلوم نہیں ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں یہاں تک کہ آپ نے اپنا دست مبارک اون کو دونوں شانوں کے درمیان رکھا حضرت ابو بکر صدیق آپ کے تشریف لانے سے اپنی جگہ سے ہٹ گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اون کے وہنی طرف بیٹھ گئے حضرت ابو بکر نے نماز پڑھی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کی شانہ کے ساتھ نماز پڑھی یعنی اون کی اقدہ کی حقیقت آپ مکان کو پلٹے یہ فرمایا کہ کوئی نوجوان ہرگز قبض نہیں کیا گیا ہے یہاں تک کہ ایک مرد نے جو اس نبی کی امت سے ہے اس نبی کی امامت کی ہے۔

بیہقی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ اس ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اوس مرض میں جس میں وفات پائی حضرت ابو بکر صدیق کے سچے بیٹھے نماز پڑھی۔ بیہقی نے اس سے روایت کی ہے کہ اس ہے کہ آخر وہ نماز جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قوم

ساتھ ایک کپڑے میں جس کو اوپر سے اوڑھتے ہوئے تھے حضرت ابو بکر کے پیچھے پڑ ہی تھی۔ بہت ہی نے کہا ہے کہ یہ نماز و شنبہ کی صبح کی نماز ہے اور وہ وہ دن ہے جس میں آپ نے وفات پائی ہے۔ طبرانی نے شدا بن اوس سے روایت کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے اور آپ اس وقت نزع میں تھے آپ نے پوچھا اسے شدا تمہارا کیا حال ہے شدا نے عرض کی مجھ پر دنیا تنگ ہو گئی۔ آپ نے فرمایا کہ تمکو کچھ ضرر نہیں ہے تم سنیہ ملک شام قریب فتح ہو گا اور بیت المقدس قریب فتح ہو گا اور تم اور تمہارا ست بیٹے تمہارے بعد اشاء اللہ اہل شام میں امام ہوں گے۔

ابن سعد نے عمر بن علی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ اول جس دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیماری کو ظاہر فرمایا چار شنبہ کا دن تھا آپ کی بیماری یہاں تک کہ آپ قبض کئے گئے تیرا دن تھی۔

یہ باب اون آیتوں اور خصوصیتوں کے بیان میں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احتضار کے وقت واقع ہوئی ہیں۔

قیسین نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے حال میں فرماتے تھے کہ تندرست تھے وہ یہ ہے کہ کوئی نبی قبض نہیں کیا گیا یہاں تک کہ وہ اپنی جگہ جو جنت میں ہے دیکھ لیتا ہے پھر اس نبی کو اختیار دیا جاتا ہے حضرت عائشہ نے کہا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مرض موت نازل ہوا حال یہ تھا کہ آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا آپ بیہوش ہو گئے پھر آپ نے افاقہ پایا اور آپ نے اپنی نگاہ مبارک مکان کی چھت پر لگا دی اور فرمایا اللہم الرقیق الاعلیٰ اس وقت میں نے پہچانا کہ یہ وہی بات ہے جو آپ نے ہم سے کہی تھی اور وہ بات صحیح ہے۔

قیسین نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ ہم لوگ یہ باتیں کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات نہ پاویں گے یہاں تک کہ آپ کو دتیا اور آخرت کے درمیان اختیار دیا جاوے گا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ مرض تھا جس میں آپ نے وفات پائی آپ کو وہ بیماری عارض

ہوئی جس سے گلا بیٹھ گیا میں نے سنا آپ فرماتے تھے (مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین  
والصدیقین والاشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقاً) ہم نے یہ گمان کیا کہ آپ کو اختیار دیا گیا۔

بہت ہی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی  
حال میں بیہوش ہو گئے کہ آپ میرے آغوش میں تھے میں آپ کے چہرہ مبارک پر ہاتھ پھر رہی تھی۔  
اور آپ کے واسطے شفا کی دعا مانگتی تھی آپ نے فرمایا میں شفا نہیں چاہتا بلکہ اللہ تعالیٰ سے الرفض <sup>علیہ السلام</sup>  
الاسعد مع جبریل و میکائیل واسرافیل کا سوال کرتا ہوں۔

احمد اور ابن سعد اور ابونعیم نے صحیح سند سے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ کوئی نبی نہیں ہے مگر اس کا نفس قبض کر لیا جاتا ہے  
پھر اس کو خواب دکھایا جاتا ہے پھر اس نبی کا نفس اس کی طرف پھیر دیا جاتا ہے پھر اس  
نبی کو اختیار دیا جاتا ہے میں نے اس بات کو آپ سے سن کر یاد رکھا تھا میں اپنے سینہ سے آپ کو  
نکلیے لگائے ہوئے تھے میں نے آپ کی طرف نگاہ کی یہاں تک کہ آپ کی گردن مبارک ایک طرف کو جھک گئی  
میں نے اپنے دل میں کہا کہ آپ اپنے قضا کی اور وہ بات جو آپ نے فرمائی تھی میں نے اس کو پہچان لیا  
آپ کی طرف دیکھا یہاں تک کہ آپ اونچے ہوئے اور آپ نے دیکھا میں نے اپنے دل میں اس وقت کہا  
واللہ آپ ہم لوگوں کو اختیار نہ فرماویں گے آپ نے مع الرفض الاعلیٰ فی الجنة فرمایا اور اس حدیث کی  
روایت طبرانی نے (اوسط) میں اس لفظ سے کی ہے کہ آپ میری پیٹری سے اور میرے سینہ کے  
درمیان قبض کئے گئے اور میں نے یہ گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ قریب ہیں آپ کی روح مبارک آپ کو پھر دیکھا  
حضرت عائشہ نے کہا کہ ایسا ہی انبیاء علیہم السلام کے ساتھ کیا جاتا ہے آپ نے حرکت کی میں نے کہا انا جاکر  
دن اگر آپ کو اختیار دیا جاوے گا آپ ہم لوگوں کو ہرگز ہرگز اختیار نہ کریں گے۔

ابن سعد اور بہیقی نے واقفی کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھ سے حکم بن القاسم نے  
ابو الجحریت سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی بیماری کی شکایت  
نہیں ہوئی مگر آپ نے اللہ تعالیٰ سے عافیت چاہی یہاں تک کہ آپ کا وہ مرض تھا جس میں آپ نے وفات پائی

آپ شفا کے واسطے دعا نہیں مانگتے تھے اور اپنے نفس شریف سے خطاب کر کے فرماتے تھے ای  
نفس تجھ کو کیا ہو گیا ہے کہ تو ہر ایک جائے پناہ کے ساتھ پناہ ڈھونڈتا ہے راوی نے کہا کہ آپ کے  
مرض میں آپ کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور کہا کہ آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے اور اپنی  
رحمت پہنچاتا ہے اور فرماتا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو آپ کو میں شفا دیتا ہوں اور آپ کو کفایت کرتا ہوں اور  
اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو وفات دیتا ہوں اور آپ کی مین مغفرت کرتا ہوں آپ نے فرمایا اسکا میرے رکنے  
اختیار ہے وہ جو چاہے میرے ساتھ کرے۔

ابن سعد اور بیہقی نے جعفر بن محمد بن علی سے اور بخاری نے اپنے باپ سے روایت کی ہے  
کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے تین دن رہے تھے اس کے قبائلی جبریل  
علیہ السلام آپ کے پاس نازل ہوئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ نے تم کو آپ کے  
پاس اکرام اور آپ کی تعظیم کی وجہ سے اور خاص طور پر آپ نے مجھ کو بھیجا ہے اور آپ سزا و س  
بات کو پہنچاتا ہے جس کے ساتھ اسکو آپ سے زیادہ علم ہے اللہ تعالیٰ پر چھتا ہے کہ آپ اپنے  
آپ کو کیونکر پاتے ہیں آپ نے فرمایا اے جبریل میں اپنے آپ کو تنوم پاتا ہوں اور اسے جبریل میں اپنے  
آپ کو مکروب پاتا ہوں جبکہ دوسرا وہ تھا جبریل علیہ السلام آپ کے پاس نازل ہوئے اور پہلے آپ سے  
جو کچھ کہا تھا اسکی مثل کہا آپ نے فرمایا اے جبریل میں اپنے آپ کو تنوم پاتا ہوں اور اسے جبریل میں پتر  
آپ کو مکروب پاتا ہوں جبکہ تیسرا وہ تھا جبریل علیہ السلام آپ کے پاس نازل ہوئے اور ان کیساتھ  
ملک الموت تھے اور ان دونوں کے ساتھ وہ فرشتہ تھا جو ہر امین سکونت رکھتا ہے وہ آسمان  
ہرگز نہیں چڑھا اور زمین کی طرف ہرگز نہیں اترتا اس فرشتہ کا نام اسمیل ہے وہ ستر ہزار فرشتوں  
پر حکمران ہے اور ہر ایک فرشتہ ان ستر ہزار فرشتوں میں سے ستر ہزار فرشتوں پر حکمران ہے ان فرشتوں  
سے جبریل علیہ السلام نے آپ کے پاس سبقت کی اور کہا یا محمد اللہ تعالیٰ نے مجھ کو آپ کے پاس آپ کو اکرام  
اور آپ کی تعظیم کی وجہ سے اور خاص طور پر بھیجا ہے آپ سے اس نے مجھ کو پہنچاتا ہے جس نے کیسا  
آپ سے زیادہ عالم ہے اللہ تعالیٰ پر چھتا ہے کہ آپ اپنے آپ کو کیونکر پاتے ہیں آپ نے فرمایا اے جبریل میں اپنے آپ کو

مغوم پاتا ہوں اور اسے جبریل میں اپنے آپ کو کمرہ ب پاتا ہوں پھر ملک الموت نے دروازہ پر  
 اذن چاہا جبریل علیہ السلام نے کہا یہ ملک الموت ہیں آپ کے پاس آنے کے واسطے ذن چاہتے  
 ہیں آپ سے پہلے اور کسی آدمی کے پاس آنے کے واسطے خون نے اذن نہیں چاہا ہے اور آپ نے  
 بعد کسی آدمی کے پاس آنے کے لئے اذن نہ چاہیئے آپ نے جبریل سے فرمایا اذن کو اذن دے دو  
 ملک الموت مکان میں داخل ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو گئے  
 اور یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو آپ کے پاس بھیجا ہے اور مجھ سے یہ فرمایا ہے کہ جس باب میں  
 آپ مجھ کو اس فرما دین میں اپنی اطاعت اور اس باب میں کورن اگر آپ مجھ کو اس فرمائے کہ میں آپ کی جان  
 قبض کروں میں اوس کو قبض کروں گا اور اگر آپ مجھ کو اس فرمائے میں کو اپنی جان کو میں چھوڑ دوں  
 میں اوس کو چھوڑ دوں گا آپ نے پوچھا اسے ملک الموت کیا تم یہ کر سکو گے او منوں نے کہا بیشک  
 اس کے ساتھ مجھ کو امر کیا گیا ہے جبریل علیہ السلام نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی بقائے شریف کا مشیت  
 ہے اپنے فرمایا اسے ملک الموت جس چیز کے ساتھ نکلا امر کیا گیا ہے اوس کو جاری کرو جبریل علیہ السلام  
 اسلام علیک یا رسول اللہ کہہ کر یہ کہا کہ زمین پر چلنے کا میرا آخر وقت تھا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے بقیۃ الباقی پہلی بیت کے پاس کوئی آنے والا پایا اوس کا حس سنتے تھے اور  
 اوس کے جسم کو نہیں دیکھتے تھے اور میں نے اسلام علیکم یا اہل البیت ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہہ کر کہا  
 اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ہر ایک ہلاک ہوئے وہ ایسے ہی طرف سے ایک خلف ہے اور ہر ایک  
 مصیبت سے میرے اور ہر ایک فوت ہونے والے کی طرف سے ایک چیز کا باناتا ہے آپ لوگ  
 اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ ہر وہ رکھو اور خاص اللہ تعالیٰ ہی سے امید رکھو اس لئے کہ مصیبت زدہ وہ  
 شخص ہے جس کو ثواب حرام کیا گیا ہو آپ لوگوں کے واسطے ثواب ہے آپ مصیبت زدہ نہیں ہیں  
 یہ سب نے کہا ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام کا یہ قول کہ اللہ تعالیٰ آپ کی بقائے شریف کا مشیت ہے  
 اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تحقیق اپنی بقائے شریف کا ارادہ اسطورہ کیا ہے کو اپنی بقائے  
 اور اپنی کرامت کی زیادتی کے لئے آپ کو اپنی دنیا سے اپنی مساکی طرف پیروں سے سبق کی روایت کی



اور بخون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آخریات الصلوٰۃ الصلوٰۃ تھی کعب الاحبار نے سن کر کہا، نبیا علیہم السلام کا آخر عبد الیہا ہی ہوتا ہے۔

شیخین نے اس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موت حاضر ہوئی آپ کی آخر وصیت الصلوٰۃ الصلوٰۃ تھی اور یہ وصیت تھی کہ باندی غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کرو ان کلمات سے آپ کے سینہ مبارک میں غرغر ہوتا تھا اور آپ کی زبان مبارک ان کلمات کجاری نہیں کر سکتی تھی۔

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو آپ کی روح شریف کے نکلنے کے وقت واقع ہوئی ہے۔

بزار اور بیہقی نے صحیح سند سے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے دل اور میرے سینہ کے درمیان قبض کئے گئے جس وقت آپ کی روح شریف نکلی میں نے کوئی خوشبو یا دوس سے اطمینان ہرگز نہیں پائی۔

بیہقی نے عروہ سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر الصدیق نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ کی موت کے بعد بوسہ دیا اور کہا آپ کہتے پاکیزہ زندگی میں تھے اور کتنے پاکیزہ موت کی حالت میں ہیں ابن سعد اور بیہقی نے سعید بن السیب سے اس کی مثل روایت کی ہے۔

بیہقی نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جب دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی میں نے اپنا ہاتھ آپ کے سینہ مبارک پر رکھا جھکوئی جسم گزر گئے میں کھانا کھاتی ہوں اور وضو کرتی ہوں میرے ہاتھ سے مشک کی بو نہیں پھلتی ہے۔

بیہقی نے اور ابو نعیم نے واقدی کے طریق سے اون کے شیوخ سے روایت کی ہے اور بخون نے کہا ہے کہ آدمیوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موت میں شک کیا بعض نے کہا کہ آپ اپنے جوفات پائی اور بعض نے کہا آپ نے وفات نہیں پائی اسما بنت عمیس نے اپنا ہاتھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رکھا دو وزن شانون کے درمیان رکھا اور کہا کہ تعین آپ نے وفات پائی وہ خاتم نبوت جو آپ کے دو وزن شانون کے



درمیان تھی وہ اودٹھائی گئی خاتم نبوت کا اودٹھا لیا جانا وہ امر تھا جس سے آپ کی وفات پہچانی گئی اور اس حدیث کی روایت ابن سعد نے واقدی سے یون کی ہے کہ مجھ سے قاسم ابن اسحاق نے اپنی ماں سے اور اون کی ماں نے اون کے باپ قاسم بن محمد بن ابی بکر سے اور مخون نے ام معاویہ سے حدیث کی ہے یہ ہے جبکہ آپ کی وفات میں شک کیا گیا، اور باقی حدیث کو ادھر کی حدیث کے موافق ذکر کیا ہے ابو نعیم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ آپ جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیض کئے گئے ملک الموت آسمان پر ایسے حال میں گئے کہ رو رہے تھے حضرت علی فرماتے ہیں قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ پہچا ہے میں نے ایک ایسی آواز آسمان سے سنی کہ کوئی داعی اذکار رہا تھا۔

یہ باب اوس آیت کے بیان میں ہے کہ اہل کتاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کی خبر میں دی ہیں۔

بخاری نے جریر سے روایت کیا ہے کہ یمن میں تھا اہل یمن کے دوسروں سے یمن نے ملاقات کی دو دونوں بڑے سرور اور مردانے تھے یمن اون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں کر رہا تھا اون دونوں نے مجھ سے کہا کہ تم جو بات کہتے ہو اگر وہ حق ہے تحقیق تمہارے صاحب نے تین دن ہوئے وفات پائی میں آیا اور وہ دونوں میرے ساتھ آئے بیان کیا کہ مہرق ہم بعض راستہ میں تھے مدینہ منورہ کی طرف سے ایک جماعت ہلو کہلائی دیکھ ہم نے ان سے پوچھا انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیض کئے گئے۔

بہت سی دوسری وجہ سے جریر سے روایت کی ہے کہ آپ کے پیروکار ایک عالم مجھ سے یمن میں ملا اور اوس نے کہا کہ اگر تمہارا صاحب نبی تھا تو اوس نے دو شنبہ کے دن وفات پائی۔

بہت سی کتب بن عدی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس میں اہل حیرہ کے سفیروں میں آیا آپ نے ہم لوگوں کے دور و اسلام پیش کیا ہم لوگ مسلمان ہو گئے پھر ہم حیرہ کی طرف پلٹ گئے ہم نہیں نہیں سے تھے کہ ہمارے پاس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات

خبرائی میرے اصحاب مرتد ہو گئے اور انھوں نے کہا کہ اگر آپ نجی ہوتے تو وفات نہیں پاتے نہی  
اون سے کہا کہ آپ سے پہلے جو انبیا علیہم السلام تھے انھوں نے وفات پائی ہے اور میں  
اپنے اسلام پر ثابت قدم رہا پھر میں اپنے مقام سے نکلا مدینہ کا ارادہ کرتا تھا میں ایک راہب کے  
پاس سے گزرا اور میں نے اوس کو خبر کی اوس نے ایک کتاب نکالی اور اوس میں تلاش کیا کیا ایک  
اوس میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ صفت پائی جیسے کہ میں نے آپ کو جس صفت سے دیکھا تھا  
اور کیا ایک اوس کتاب میں آپ کی وفات کی خبر اوس وقت میں موجود پائی جس وقت میں کہنے  
وفات پائی تھی اس کے سبب میری بصیرت میرے ایمان میں شدید ہو گئی اور میں حضرت ابو بکر کے  
پاس آیا اور اوس کو اس واقعہ سے میں نے آگاہ کیا۔

ابن سعد نے واقعی کے طریق واقعی کے ضیوخ سے روایت کی ہے انھوں نے کہا کہ  
کہ عمرو بن العاص عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عامل تھے اوس کے پاس ایک یہودی  
آیا اور اوس نے کہا آپ مجھ کو خبر دیجئے کہ اگر میں آپ سے کچھ پوچھوں تو کیا آپ سے مجھ پر زکاۃ  
کیا جائے گا عمرو بن العاص نے کہا تم کو کچھ خوف نہ ہو گا یہودی نے کہا کہ میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ  
دیتا ہوں آپ یہ کیسے کہ آپ کو کس نے ہماری طرف بھیجا ہے انھوں نے کہا کہ اسے میرے اللہ تعالیٰ  
تم کو علم ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو بھیجا ہے یہودی نے کہا آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کیا آپ ضرور  
جلستے ہیں کہ وہ رسول اللہ ہیں عمرو نے کہا اسے میرے اللہ تعالیٰ تم کو علم ہے بیشک آپ رسول اللہ  
ہیں یہودی نے کہا جو بات آپ کہتے ہیں اگر وہ حق ہے تحقیق اوس رسول نے آج کے دن وفات  
پائی پھر عمرو کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کی خبر پہنچی۔

ابن سعد نے عارف بن عبد اللہ الخثعمی سے روایت کی ہے کہ اسے کہہ رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نے مجھ کو یمن کی طرف بھیجا اگر مجھ کو یہ گمان ہوتا کہ آپ وفات پاویں گے تو میں آپ کو نہیں  
جاتا ایک یہودی عالم میرے پاس آیا اور اوس نے یہ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی  
میں نے اوس سے یہاں تک وفات پائی اوس نے کہا آج کے دن حادثہ نے کہا اگر میرے پاس

ہتیار ہوتا تو تین اوس سے جنگ کرتا مین نہیں ہڈیاں اگر تھوڑے دنوں پہاں تک کہ حضرت ابو بکر الصدیق کی جانب سے ایک خط میرے پاس آنحضرت صلیع کی وفات کے باب میں آیا مین نے اوس سے ہودی عالم کو بلایا اور مین نے اوس سے یہ پوچھا کہ تو اس بات کو کہاں سے جانتا ہے اوس نے کہا کہ وہ بنی تھے ہم آپکا احوال کتاب میں پاتے تھے کہ وہ ایسے ایسے دن وفات پاویگے مین نے اوس سے پوچھا کہ آپ کے بعد ہم لوگ کیونکر ہوں گے اوس نے کہا کہ تمہارے غلبہ کی چکی میں تیس سال تک پہرے لگی اوس نے اس پر ایک دن بھی زیادہ نہیں کیا۔

ابن مساکر نے کعب الاحبار سے روایت کی ہے کہ اسے کہ مین مکان سے نکلا اسلام کا راہ و کرتا تھا مین نے صاحب قربات الحمیری سے ملاقات کی اوس نے مجھ سے پوچھا تم کہاں کا قصد کرتے ہو مین نے اسکو خبر کی اوس نے مجھ سے کہا اگر وہ بنی تھے تو اسوقت وہ ضرور مٹی کے نیچے ہین (یعنی اپنے وفات پائی ہے) کعب نے کہا مین نکلا یکایک ایک شتر سوار بھگولا اوس نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی۔

ابن مساکر نے ابو ذؤیب الہذلی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ ہم کو یہ خبر پہونچی کہ بنی ہللی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی بن اہل جی کے دل میں اس سے خوف اور اندیشہ پیدا ہو گئے اور مین طویل شب میں بیدار رہا پہاں تک جبکہ قرب سحر تھا مین سو گیا ایک ہالفت نے آواز دی وہ یہ اشعار پڑھتا تھا۔

خطب اہل اناخ فی الاسلام  
قبض النبی محمد فیه نسا  
بین الخلیل موقعہ الاطعام  
تذری الد موع علیہ بالتسجام

مین ایسے حال میں نیند سے چونک پڑا کہ خایف تھا مین نے آسمان کی طرف دیکھا مین نے کسی ستارہ کو نہیں دیکھا مگر سعد الذہج کو مین نے یہ جان لیا کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبض کئے گئے یا آپ وفات پانے والے مین مین مرید کو آیا اور اہل مدینہ کے روئے کا شور اس طرح تھا جیسے حاجی لوگ احرام میں لا الہ الا اللہ کہتے ہیں اور کا شور ہوتا ہے مین نے کہا ساکت ہو جاؤ کسی نے مجھ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبض کئے گئے۔

ابن مساکر نے ابو ذؤیب الہذلی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ ہم کو یہ خبر پہونچی کہ بنی ہللی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی بن اہل جی کے دل میں اس سے خوف اور اندیشہ پیدا ہو گئے اور مین طویل شب میں بیدار رہا پہاں تک جبکہ قرب سحر تھا مین سو گیا ایک ہالفت نے آواز دی وہ یہ اشعار پڑھتا تھا۔

یہ باب اون آیات کے بیان میں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غسل میں واقع ہوئی ہیں۔

ابن سعد اور ابو داؤد اور حاکم اور بیہقی نے اس حدیث کی روایت کی ہے اس کو دو وزن سے منقول حدیث کہا ہے اور ابو نعیم نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ آدمیوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غسل کا ارادہ کیا تو آپس میں اونھوں نے کہا واللہ ہم یہ نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم کپڑے اوٹاریں جیسے کہ ہم اپنے مردوں کے کپڑے اُتارتے ہیں یا ہم آپ کو ایسے حال میں غسل دیں کہ آپ کے کپڑے آپ کے جسم مبارک پر رہیں جبکہ اصحاب نے باہم اس معاملہ میں اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے اون سب کو اس طور سے سلا دیا کہ اون میں سے کوئی مرد باقی نہ تھا مگر اوس کی ذقن اوس کے سینہ پر تھی اور وہ سورا تھا پھر اون سے ایک کلام کرنے والے نے مکان کے ایک طرف سے کلام کیا لوگ وہ نہیں جانتے تھے کہ کلام کرنے والا کون شخص ہے اوس نے یہ کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے حال میں غسل دو کہ کپڑے آپ کے جسم مبارک پر رہیں۔

ابن ماجہ اور ابو نعیم اور بیہقی نے بریدہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دینے لگے منادی کرنے والے نے مکان کے اندر سے آدمیوں کو یہ ندا کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقیم نہ اوتارو۔

ابن سعد اور طبرانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی جر لوگ کہ آپ کو غسل دیتے تھے اونھوں نے آپس میں اختلاف کیا اونھوں نے کسی کہنے والے سے سنا وہ کہتا تھا وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ کون کہہ رہا ہے تم لوگ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے حال میں غسل دو کہ آپ کا مقیم آپ کے جسم مبارک پر رہے اور ابن سعد نے اس حدیث کی مثل شعبی اور غیلان ابن جریر اور حکم بن علیہ اور مفسر وغیرہم کی مرسل حدیث سے روایت کی ہے۔

ابن سعد اور بیہقی نے شعبی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیا حضرت علی آپ کو غسل دے رہے تھے اور یہ کہتے تھے میرے مان باپ آپ پر خدا ہون آپ زندگی اور موت دونوں حالتوں میں پاکیزہ رہے۔

ابو داؤد نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی اور ابن سعد نے سعید بن المسیب کے طریق سے حضرت علی رضی عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیا میں اس شخص کے دیکھنے کے لئے گیمبریت سے ہوتی ہے میں نے کچھ نہ دیکھا آپ زندگی اور موت دونوں حالتوں میں طیب تھے۔

احمد نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت علی رضی عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیا جو غسل سے دیکھی جاتی ہے اس کی قسم سے کوئی شخص آپ سے نہیں دیکھی حضرت علی نے کہا میرے باپ مان آپ پر خدا ہون آپ زندگی اور موت کی حالت میں کتنی پاکیزہ ہوئے ابن سعد اور ہزار اور بیہقی نے یزید بن بلال کے طریق سے حضرت علی رضی عنہ سے روایت کی ہے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصیت فرمائی کہ میرے سوا آپ کو کوئی شخص غسل نہ دے اس لئے کہ کوئی شخص میری عورت کو نہ دیکھے گا مگر اس کی آنکھیں اندھ ہی ہو جائیں گے حضرت علی نے فرمایا کہ میں نے آپ کا کوئی عضو نہیں لیا مگر اس کو تیس مرد میرے ساتھ پھیر رہے تھے یہاں تک کہ میں نے آپ کے غسل سے فراغت پائی۔

بیہقی نے ابو معشر کے طریق سے محمد بن قیس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت علی رضی عنہ نے فرمایا کہ ہم یہ ارادہ نہیں کرتے تھے کہ آپ کے کسی عضو کو اوٹھا دیں تاکہ اس کو غسل دیں مگر وہ عضو خود ہمارے واسطے اوٹھا دیا گیا یہاں تک کہ ہم آپ کی عورت تک دھوئے پھرنے میں نے مکان کی ایک جانب سے ایک آواز سنی کہ تم اپنے نبی کی عورت کو نہ کہو۔

بیہقی نے عیلام بن احرار سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت علی اور فضل و نون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دے رہے تھے حضرت علی کو دعا کی گئی کہ تم اپنی آنکھیں نہ ان کی طرف اٹھاؤ۔

ابن سعد نے عبداللہ بن الحارث سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت علی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیا وہ یہ کہنے لگے میرے باپ مان آپ پر فدا ہوں آپ زندگی کی حالت میں پاک تھے اور موت کی حالت میں پاک ہیں راوی نے کہا کہ ایسی طیب خوشبو مہکی جس کی مثل آدمیوں نے بزرگ نہیں پائی ہو ورنہ پانی نے ابن عباس سے اسکی مثل روایت کی ہے۔

ابن سعد نے عبداللہ بن الحارث سے روایت کی ہے کہابے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا کہ جس وقت میں وفات پاؤں تو تم مجھکو غسل دیجو حضرت علی نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے کسی میت کو ہرگز غسل نہیں دیا ہے اپنے فرمایا کہ تم غسل کے واسطے مہیا ہو جاؤ گے یا نہ فرمایا کہ تم کو غسل دینے میں آسانی ہو جاوے گی حضرت علی نے کہا میں نے آپکو غسل دیا میں کسی عضو شریف کو نہیں لیتا تھا اگر وہ عضو میرا تھا ہوتا تھا اور مقتل آپکی بغل پڑے ہوئے تھے یہ کہتے تھے ابے علی عجلت کرو میری پیٹھ منقطع ہو گئی ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ تنہا بغیر امام کے آپ پر نماز پڑھائی گئی اور بغیر وعائے معروف جنازہ کے آپ پر نماز پڑھائی گئی اور اوق آیات کے بیان میں جو اس نماز میں واقع ہوئے ہیں۔

ابن اسحاق اور بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہابے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی آپکے پاس مرو و داخل کئے گئے اور بخون نے جماعت کے طور پر پیر امام کے آپ پر نماز پڑھی یہاں تک کہ وہ فارغ ہو گئے پھر غور عین داخل کی گئیں اور بخون نے آپ پر نماز پڑھی پھر اڑکے داخل کئے گئے اور بخون نے آپ پر نماز پڑھی پھر غلام لوگ داخل کئے گئے اور بخون نے آپ پر جماعت کے طور پر نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نماز پڑھتے ہیں اون کی کسی نے امامت نہیں کی۔

ابن سعد اور بیہقی نے سہل بن سعد سے روایت کی ہے کہابے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

و آدم و سلم اپنے کفنون میں پیٹے گئے آپ اپنے تخت پر رکھ دی گئے پھر آپ اپنی قبر شریف کے کنارہ پر رکھ دی گئے پھر آدمی آپ کے پاس گروہ گروہ داخل ہوتے تھے اونکی کوئی شخص امامت نہیں کرتا تھا۔

ابن سعد اور ابن منیع اور حاکم اور بیہقی نے اور طبرانی نے (اوسط) میں ابن مسعود سے روایت کی ہے کہابے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیماری بھاری ہو گئی ہم نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ آپ کو کون شخص غسل دے گا آپ نے فرمایا کہ میرے اہل بیت کے قریب تر جو مرد ہیں وہ پھر ان سے جو قریب تر مرد ہیں وہ کثیر ملائکہ کے ساتھ غسل دیں گے کہ وہ ٹھکو دیکھتے ہوں گے اور تم ان کو نہ دیکھو گے ہم نے پوچھا کون شخص آپ پر نماز پڑھاوے گا آپ نے فرمایا کہ صبروت حم مجھ کو غسل دے چکو اور حنوط لگا دو اور کفن پہنا دو تو مجھ کو میرے اس تخت پر رکھ دو اور اس تخت کو میری قبر کے کنارہ پر رکھ دو پھر تم لوگ میرے پاس سے ایک ساعت کے لئے نکل کے چلے جائیو اس لئے کہ اول حضرت جبریلؑ نماز پڑھینگے پھر میکائیلؑ پھر اسرافیلؑ علیہا السلام پھر الہوت ملائکہ کے لشکر کے ساتھ نماز پڑھیں گے پھر چاہیے کہ میرے اہل بیت مجھ پر نماز پڑھیں پھر تم آدمیوں کو فوج فوج اور فرزا فرزا میرے پاس داخل کیجو ہم نے پوچھا آپ کو اپنی قبر شریف میں کون داخل کریگا آپ نے فرمایا میرے اہل بیت اور کثیر وہ ملائکہ مجھ کو قبر میں داخل کریں گے جن کو تم نہ دیکھو گے اور وہ ٹھکو دیکھیں گے۔ بیہقی نے کہا ہے کہ اس حدیث کے ساتھ سلام الطویل متفرع ہے کہ اس نے عبد الملک بن عبد الرحمن سے روایت کی ہے بیہقی کا تعقب ابن حجر نے (مطالب عالیہ) میں اسطور پر کیا ہے کہ ابن منیع نے اس سند کے ساتھ حدیث کی روایت مسلم بن صالح کے طریق سے عبد الملک سے کی ہے پس یہ طریق سلام طویل کی متابعت ہے اور اس حدیث کی روایت بڑانے دوسری وجہ سے ابن مسعود سے کی ہے۔

ابن سعد نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت اپنے تخت پر رکھے گئے حضرت علی نے فرمایا کہ کوئی شخص آپ کی امامت نہ کرے گا اس لئے کہ آپ

زندگی اور موت کی حالت میں تمہارے امام ہیں آدمی آپ کے پاس گروہ گردہ داخل ہوتے تھے اور نصف نصف آپ پر نماز پڑھتے تھے اور ان کا کوئی امام نہیں تھا وہ کل آدمی بکیر کہتے تھے اور یہ کہتے تھے السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللہم انا نشہدان قد بلغنا انزل الیہ ونفع

لامتہ وجاہدنی سبیل اللہ حتی اعز اللہ دینہ ونفع لامتہ وجاہدنی سبیل اللہ وامت کلمتہ اللہم فاجعلنا من تبعنا من تبعنا بعدہ وجمع بیننا و بینہ۔ اسے ہمارے اللہ تعالیٰ ہم لوگ گواہی دیتے ہیں کہ جو چیز آپ پر نازل کی گئی تھی آپ نے اس کو مخلوق کو پھر نچا دیا اور امت کو نصیحت کی اور اپنے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایسی کوشش اور جہاد کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو عزت دی اور آپ نے امت کو نصیحت کی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوشش اور جہاد کیا اور اللہ تعالیٰ کا کلمہ پورا ہو گیا اسے ہمارے اللہ تعالیٰ بکرو اور لوگوں میں سے کرو سہ کہ جو چیز آپ پر نازل ہوئی ہے اور سکا وہ اتنا کرتے ہیں اور آپ کے بعد دین پر بکرتا ہے اور قایم رکھے اور ہمارے اور آپ کے درمیان جمع کر اس دعا کو سن کر آدمی آمین آمین کہتے تھے یہاں تک کہ کل مردوں نے آپ پر نماز پڑھی پھر مردوں نے پھر لڑکوں نے نماز پڑھی۔ اور ابن سعد اور بیہقی نے محمد بن ابراہیم الیسی سے اس کی مثل روایت کی ہے۔

ابن سعد نے ابو حازم المدنی سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب وقت <sup>نماز</sup> آتا تھا نے قبض کیا مہاجرین فوج فوج داخل ہوئے آپ پر نماز پڑھتے اور باہر نکل آتے تھے پھر مہاجرین کی مثل انصار داخل ہوئے اور نماز پڑھ کے نکل آئے پھر اہل مدینہ داخل ہوئے اور نماز پڑھ کے نکل آئے یہاں تک کہ جب وقت مردانہ سے فارغ ہو گئے تو عورتیں داخل ہوئیں وہ چلاقی تعین اور بے صبری کرتی تعین جیسے کہ بغض موقع پر عورتوں سے فریاد و جرح ہوتی ہے۔ عورتیں ایسی حالت میں تعین کہ انہوں نے وہم سے ایک آواز سنی وہ سب متفرق ہو گئیں اور ساکت ہو گئیں یکایک انہوں نے سنا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ہر ایک ہلاک ہونے والے کی طرف سے صبر و شکیبائی ہے اور ہر ایک معصیت کا عزم نہیں ہے اور ایک چیز



جو فوت ہوئی ہے اوس کا خلف ہے اور مجبور وہ شخص ہے جس کا جبر نقصان ثواب سے کیا ہوا  
مصلحت زدہ وہ شخص ہے جس کا جبر نقصان ثواب سے نہ کیا ہو۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ  
آپ کے دفن میں ایام کی تاخیر ہوئی اور آپ اپنے مکان میں جس جگہ قبض  
کئے گئے تھے دفن کئے گئے اور آپ کی قبر شریف میں فرش کیا گیا اور پھر  
دفن میں جو آیات واقع ہوئی ہیں اون کا بیان۔

ابونعیم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
دوشنبہ کے دن وفات پائی اور شب جمعہ کو دفن کئے گئے۔

ابن سعد نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوشنبہ  
کے دن وفات پائی آپ باقی اوس روز اور شب کو اور دوسرے دن رکھے رہے یہاں تک کہ  
شب میں دفن کئے گئے۔

یہ بھی نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم اپنے تخت پر اوس وقت سے کہ اقلب دوشنبہ کے دن یابل بڑوال تھا شنبہ  
کے دن اوس وقت تک کہ آفتاب غلبہ ہوا کہے ہوئے تھے آدمی ایسے حال میں آپ پر نماز  
پڑھتے تھے کہ آپ کا تخت قبر شریف کے کنارہ پر رکھا ہوا تھا۔

ابن سعد نے سہل بن سعد الساعدی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم نے دوشنبہ کے دن وفات پائی اور آپ دوشنبہ کے روز ٹھیرے رہے  
یہاں تک کہ چار شنبہ کے دن دفن کئے گئے اور ابن سعد نے اسی حدیث کی مثل عثمان بن محمد  
الاخمس سے روایت کی ہے اور یہ بھی نے اس کی مثل معمر بن سلیمان سے منتر نے اپنے باب  
سے روایت کی ہے۔

ابن سعد نے ابراہیم بن سعد سے روایت کی ہے اور ان سے کسی نے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتنے دن زمین پر چھوڑ دئے گئے تھے کہا تین دن ۔

بیہقی نے کچھل سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی تین دن آپ ٹھہرے رہے ۔ آپ دفن نہیں کئے جاتے تھے آدمی آپ کے پاس گروہ گروہ داخل ہوتے تھے آپ پر نماز پڑھتے تھے صف نہیں باندھتے تھے اور نہ کوئی نماز پڑھنے والا اونکے سامنے نماز پڑھتا تھا یعنی کوئی امام نہ تھا ۔

ابن سعد اور بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دفن کے باب میں اختلاف کیا کسی کہنے والے نے کہا کہ انکو اپنی مسجد میں دفن کرو اور کسی کہنے والے نے کہا کہ انکو بقیع میں دفن کرو حضرت ابو بکر نے کہا کہ میں نے سنایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ کوئی نبی نہیں مرا مگر اوس جگہ دفن کیا گیا جس جگہ کہ وہ قبض کیا گیا تھا جس بستر پر آپ نے وفات پائی تھی وہ اٹھا لیا گیا اور اوس کے نیچے آپ کے لئے قبر کھودی گئی اس حدیث کے متعدد طریق میں موصول و مرسل دونوں ہیں ۔

ابن سعد نے ابن ابی لیکن سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہرگز کسی نبی کی وفات نہیں کی مگر وہ نبی اوس جگہ دفن کیا گیا جس جگہ اوس کی روح قبض کی گئی ۔

بیہقی نے سالم بن عبیدہ سے روایت کی ہے سالم اصحاب صفہ سے تھے کہا ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی حضرت ابو بکر الصدیق آپ کے پاس داخل ہوئے پھر وہ باہر نکل آئے اور ان سے کسی نے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی اور نہ فرماتے کہا بیشک آدمیوں کو یہ علم ہوا کہ جیسا کہ حضرت ابو بکر نے فرمایا ہے ویسہی واقع ہوئے کسی نے ان سے پوچھا کہ ہم لوگ آپ پر کس طور سے نماز پڑھیں حضرت ابو بکر نے کہا تم لوگ جماعت جماعت آؤ اور آپ پر نماز پڑھو آدمیوں کو علم ہوا کہ جیسا آپ نے فرمایا ہے ویسہی نماز پڑھی جاوے گی آدمیوں نے پوچھا کیا آپ

وفن کئے جاوینگے حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا بیشک آدمیوں نے پوچھا آپ کہاں دفن کئے جاوین گے  
حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا اوس جگہہ دفن کئے جاوین گے جس جگہہ اللہ تعالیٰ نے آپکی روح قبض  
کی ہے اس لئے کہ آپکی روح مبارک قبض نہیں کی گئی مگر طیب جگہہ میں آدمیوں کو یہ علم ہوا کہ حضرت  
ابو بکرؓ نے جو فرمایا ہے آپ وہیں دفن کئے جاوین گے۔

ابو بکرؓ نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ آپ کے دفن کرنے میں اصحاب نے  
اختلاف کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ دوست وہ جگہہ ہے  
جس میں اللہ تعالیٰ کا جتنی قبض کیا گیا ہے۔

اتحاد اور ابن سعد اور بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ آدمیوں نے یہ  
ارادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے قبر کھودیں مدینہ طیبہ میں دو مرد تھے ایک  
ابو عبیدہ جو ضرعؓ بناتا تھا دوسرا ابو طلحہ جو لحد بناتا تھا حضرت عباس نے دو مردوں کو بلایا ایک کو  
ابو عبیدہ کی طرف اور دوسرے کو ابو طلحہ کی طرف بھیجا اور یہ دعا کی اسے میرے اللہ تعالیٰ تو اپنے  
رسول کے واسطے بہتری کر ابو طلحہ ملگیا وہ آیا اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کے واسطے لحد تیار کی۔

ابن سعد نے عبد اللہ بن ابی طلحہ کے طریق سے ابو طلحہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے اصحاب نے شق اور لحد کے تیار کرنے میں اختلاف کیا اور یہ  
دعا کی اسے ہمارے اللہ تعالیٰ تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے بہتر امر اختیار کر ابو عبیدہ  
اور ابو طلحہ کے پاس اصحاب نے آدمی بھیجے کہ ان دونوں میں سے جو کوئی دوسرے سے پہلے آجاوے  
اوس کو چاہیے کہ وہ اپنا عمل کرے ابو طلحہ آگیا اور اس نے کہا واللہ میں اللہ تعالیٰ سے یہ امید  
کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے لہجونی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے لحد غیر کی ہے اس لئے کہ آپ  
لحد کو دیکھا کرتے تھے آپکو لحد پسندیدہ معلوم ہوتی تھی۔

ابن سعد اور عاکم و بیہقی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے خواب میں

سے بیہقی نے لکھا ہے  
نویسندگان نے لکھا ہے

دیکھا گیا تین چاند میرے حجرے میں اور تیس بن میں نے اس خواب کو حضرت ابو بکر سے پوچھا  
 انہوں نے فرمایا کہ تمہارے گہر میں تین شخص ایسے دفن کئے جاویں گے جو اہل زمین کے خیر ہو گئے  
 جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبض کئے گئے اور دفن کئے گئے تو حضرت ابو بکر نے کہا اے  
 عائشہ تمہارے چاندوں میں کئے یہ اچھے چاند ہیں۔

ابن سعد نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک  
 میں سرخ قطیف بچھا یا گیا۔ وکیع رح نے کہا ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے یہ خاصہ ہے  
 اس حدیث کی روایت مسلم نے بدون قول وکیع کے کی ہے۔

ابن سعد نے حسن سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ  
 میرا قطیف میری لحد میں میرے لئے فرش بچھا دیجو اس لئے کہ زمین انبیاء علیہم السلام کے جسموں پر مسلط  
 نہیں ہوتی ہے۔

بزار نے صحیح سند سے ابن سعید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ کچھ دھت نہیں گزرا تھا کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہم نے مٹی میں چھپا دیا تھا ہم نے اپنے دلون کو اوپر پاپا یا دینی ہمارے  
 دلون کی حالت بدل گئی۔

ابن سعد و حاکم اور بیہقی نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ وہ دن تھا جس دن رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی مدینہ منورہ کی ہر ایک خانے تاریک ہو گئی اور آپ کے دفن سے  
 ہم نے اپنے ہاتھوں کی مٹی نہیں جھاڑی تھی کہ ہم نے اپنے دلون کو اوپر پاپا یا۔

حاکم اور بیہقی نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جعد بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 وفات پائی میں اس دن حاضر ہوا تھا میں نے کوئی دن نہیں دیکھا کہ اس دن سے دنیا وہ قبیح ہو۔  
 یہ باب اس آیت میں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعزیت  
 میں واقع ہوئی ہے۔

حاکم نے اس حدیث کی زوایف کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے جابر بن عبد اللہ

کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی ملائکہ نے اہل بیت کو تعزیت دی ملائکہ کا حصہ وہ سنتے تھے اور اون کے جسم کو نہیں دیکھتے تھے ملائکہ نے کہا السلام علیکم اہل البیت ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ہر ایک مصیبت سے صبر و شکیبائی ہے اور ہر ایک فوت ہونے والے سے ایک خلف ہے تم لوگ اللہ تعالیٰ ہی پر اعتماد رکھو اور خاص اللہ تعالیٰ ہی سے تم لوگ امید رکھو محمدؐ وہ شخص ہے کہ جس کو ثواب حرام کیا گیا ہوا اس کے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔

حاکم اور بیہقی اور ابن ابی الدینار نے اس سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبض کئے گئے آپ کے اصحاب نے آپ کو چار طرف سے گھیر لیا اور آپ کے اطراف روئے اور جمع ہو گئے ایک ایسا مرد داخل ہوا جس کی واڑھی میں سپید اور سرخ بال تھے اچھیم اور گور تھا اصحاب کی گردنوں پر سے گزر کے آیا اور دو یا پھر اصحاب کی طرف متوجہ ہوا اور اون سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ہر ایک مصیبت سے صبر ہے اور ہر ایک فوت ہونے والے سے عوض ہے اور ہر ایک ہلاک ہونے والے سے خلف ہے اللہ تعالیٰ ہی سے تم انابت کرو اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف تم لوگ راغب ہو مصیبت زدہ وہ شخص ہے جس کے نقصان کا جبر ثواب سے نہ ہو یہ کہنے پلٹ گیا بعض نے بعض سے پوچھا کیا تم اس شخص کو پہچانتے ہو حضرت ابو بکر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا بیشک ہم پہچانتے ہیں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی حضرت خضر علیہ السلام ہیں اور اس حدیث میں ابن ابی الدینار کا لفظ ہے کہ حضرت ابو بکر نے کہا کہ بشایرہ حضرت خضر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی ہیں ہمارے پاس آپ کی تعزیت کو لکھتے ہیں۔

ابن ابی حاتم اور ابو نعیم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبض کئے گئے وہ وقت تا تم پرسی کا تھا کوئی آنے والا آیا جس کا حصہ آدمی سنتے تھے اور اس کا جسم نہیں دیکھتے تھے اس نے اگر السلام علیکم اہل البیت ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ہر ایک مصیبت سے صبر ہے اور ہر ایک ہلاک ہونے والے سے

ایک خلف ہے اور ہر ایک وہ شخص جو فوت ہوئی ہے۔ اس کے مرض کا پامنا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ  
 ہی کے ساتھ تم لوگ اعتقاد رکھو اور خاص اللہ تعالیٰ ہی سے تم لوگ امید رکھو اس لئے کہ محمد بن  
 شخص ہے جس کو ثواب حرام کیا گیا ہو حضرت علیؑ نے پوچھا تم لوگ بتاتے ہو یہ کہنے والا کوئی شخص ہے  
 یہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔

سیف بن عمرؓ نے (کتاب الروۃ) میں ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ کہا ہے کہ جبکہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی اہل بیتؑ نے اسخوڑ سے فریاد اور شور کیا جبکہ کو اہل  
 معصی نے سنا جبکہ اون کی فریاد کو سکون ہوا اور متحویں نے ور و زوہ پر ایک ایسے مرد کے سلام کر کے  
 سنا جس کی بڑی آواز تھی وہ یہ کہتا تھا السلام علیکم یا اہل البیت کل نفس ذائقۃ الموت واما تو من  
 اجور کم یوم القیامت تم لوگ آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ہر ایک کی طرف سے ایک خافت  
 اور ہر ایک خافت سے نجات ہے اللہ تعالیٰ ہی سے تم لوگ امید رکھو اور اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ  
 تم لوگ اعتقاد رکھو مصیب زدہ وہ شخص ہے جس کو ثواب حرام کیا گیا ہوا ہلیت نے اس کے  
 اس کہنے کو سنا اور رونے کو موقوف کر دیا پھر لوگ آواز دینے والے کی طرف متوجہ ہوئے مگر  
 نہیں دیکھا ہلیت پھر رونے لگے اور اہل بیت کو دوسرے مناوی کرنے والے نے مذاکی  
 اور اس نے کہا اے ہلیت تم لوگ اللہ کی یاد کرو اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرو تم غلصین  
 ہو گے اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ہر ایک مصیبت سے صبر ہے اور ہر ایک ہلاکت کا عرض ہے  
 اللہ تعالیٰ ہی سے بہرہ و ساد رکھو اور اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ اکتفا کرو اس لئے کہ مصیبت زدہ وہ  
 شخص ہے جس کو ثواب حرام کیا گیا ہو حضرت ابوبکر الصدیقؓ نے فرمایا کہ یہ حضرت خضر اور حضرت  
 الیاس علیہما السلام ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات میں حاضر ہوئے ہیں۔

ابن سعد اور ابن ابی شیبہ و ابویعلیٰ اور طبرانی نے حسن سند سے سہل بن سعدؓ سے روایت  
 کی ہے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد بعض آدمی بعض کو تحریق  
 دینگے آدمی یہ کہتے تھے کہ یہ کیا بات ہے جو کہنے فرمائی ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تبع کئے گئے بعض آدمیوں نے بعض سے ملاقات کی بعض بعض کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعزیت دیتے تھے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کی قبر شریف پر نماز پڑھنی حرام ہے۔

شیخین نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ اپنے اوس مرض میں فرماتے تھے جس مرض سے نہیں اٹھے لعن اللہ الیہو ووالضاریا احمذہ وواقبورا نبیاہم مساجد اللہ تعالیٰ یہود اور نصاریٰ پر لعنت بھیجتا ہے کہ ان لوگوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بن لیا ہے حضرت عائشہ نے فرمایا ہے کہ اگر یہ امر نہ ہوتا تو آپ اپنی قبر شریف کے ظاہر فرماتے (یعنی بلند بنانے کے لئے) امر فرماتے) سو اس کے نہیں ہے کہ انکو یہ خوف ہوا کہ میری قبر مسجد بنی جائے گی اس لئے قبر شریف کے ظاہر کرنے کے لئے حکم نہیں دیا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کے جسد مبارک کو گلنا نہیں ہے۔

ابن ماجہ اور ابونعیم نے اوس بن اوس الثقفی سے اور معمر بن جندب سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ تمہارے افضل و نون میں سے جو کادون ہے جبہ کے دن تم لوگ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ تمہاری صلوة یعنی درود میرے سامنے پیش کی جائیگا اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ کیونکر آپ کے سامنے ہماری درود پیش کی جائے گی حال یہ ہوگا کہ آپ اوس وقت تھک گئے ہوں گے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے اجساد دکھاوے۔

زمیر بن بکار نے (بخاری الدینہ) میں حسن سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص سے روح القدس نے کلام کیا ہے زمین کو یہ اذن نہیں دیا گیا کہ اس کا گوشت کھاوے۔

ذہیر اور یحییٰ نے ابو العالیہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے فرشتوں کو زمین نہیں گلاتی۔ اور ان کو زندہ جانور نہیں کھاتے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں اور آپ قبر میں نماز پڑھتے ہیں اور آپ کی قبر شریف پر ایک فرشتہ قیام ہے کہ جو شخص آپ پر سلام بھیجتا ہے وہ فرشتہ آپ کو سلام پہنچاتا ہے اور آپ اس شخص کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔

اصغہانی نے (ترغیب) میں ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص میری قبر کے پاس مجھ پر درود بھیجے گا میں اس کو خوش سونگا اور جو شخص مجھ پر ایسے حال میں درود بھیجے گا کہ وہ مجھ سے دور ہو گا وہ درود میرے پاس پہنچا دیا جائیگا۔ بخاری نے اپنی تاریخ میں اور اصغہانی نے علامہ سے روایت کی ہے کہا ہے میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کو تمام غلات کی ساعتیں اللہ تعالیٰ نے دی ہیں وہ میری قبر پر قائم رہے گا کوئی ایسا شخص نہ ہو گا جو مجھ پر درود بھیجے گا مگر وہ فرشتہ میرے پاس اس درود کو پہنچا دے گا۔

احمد اور نسائی نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور یحییٰ نے (مستدرک) میں اور ہزار نے ابن مسعود سے اور عنون نے شیخ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے اپنے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے ہیں جو زمین پر سیاحت کرتے ہیں میری امت کی طرف سے مجھ کو سلام پہنچاتے ہیں۔ اور ابن عدی نے ابن عباس کی حدیث سے اس کی مثل روایت کی ہے۔



قاضی اسماعیل نے (فضل صلوة) میں حضرت علی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس جگہ تم لوگ مجھ پر درود اور سلام بھیجتے رہو تمہارا درود اور تمہارا سلام مجھ کو پہنچ جاوے گا۔

اور بھی قاضی اسماعیل نے ایوب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ ایک اوس شخص پر جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتا ہے ایک فرشتہ موکل ہے یہاں تک کہ وہ فرشتہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ درود پہنچا دیتا ہے۔

اصفہانی نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات میں مجھ پر سو بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اوس کی سو حاجتوں کو روا کرے گا اوس کی ستر حاجتیں آخرت کی حاجتوں میں سے ہوں گی اور تیس حاجتیں دنیا کی حاجتوں میں سے ہوں گی اوس کے پھونچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو موکل کیا ہے کہ وہ اوس درود کو میری قبر پر اسطورہ پر داخل کرے گا جیسے تم لوگوں کے پاس ہدیے داخل ہوتے ہیں میرا علم میری موت کے بعد ویسا ہی ہے جیسا میرا علم میری حیات میں ہے۔

ابو یعلیٰ نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے قسم ہے اوس ذات کی کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے عیسیٰ بن مریم علیہا السلام ضرور نازل ہوں گے پھر وہ آکر میری قبر پر کھڑے ہو گے یا محمد کہیں گے دین ضرور اون کو جواب دوں گا۔

ابن راہویہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے کوئی شخص نہیں ہے کہ وہ آپ پر درود بھیجتا ہے یا آپ پر سلام بھیجتا ہے مگر آپ کو یہ خبر پہنچائی جاتی ہے کہ فلان آپ پر درود بھیجتا ہے اور فلان آپ پر سلام بھیجتا ہے۔

ابوداؤد نے ابو ہریرہ سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص نہیں ہے کہ وہ مجھ پر سلام بھیجتا ہے مگر اللہ تعالیٰ میری روح مجھ پر بھیجتا ہے ویسا ہے یہاں تک

کہ میں اوس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

ابو تقیم نے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہ اس نے لیا لی حرہ میں اپنے آپ کو دیکھا حال یہ تھا کہ سجدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں میرے سوا کوئی نہ تھا کسی نماز کا وقت نہیں آتا مگر میں قبر شریف سے اذان کی آواز سنتا تھا۔

زیر بن بکار نے (اعتبار المدینہ) میں سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ ایاہم الحرمین پیغمبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف میں اذان اور اقامت کی آواز میں سنتا تھا۔ یہاں تک کہ اومی پلٹ کے آئے۔

ابو یعلیٰ اور یحییٰ نے انس سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں وہ نماز پڑھتے ہیں۔

## باب

عائشہ نے اپنی (مسند) میں اور ابن سعد اور قاضی اسمعیل نے بکر بن عبد اللہ المزنی سے روایت کی ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری حیات تمہارے لئے خیر ہے اور میری موت تمہارے لئے خیر ہے تمہارے اعمال میرے سامنے پیش کئے جائینگے جو عمل کو نیک ہو گا میں اوس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کروں گا اور جو عمل کو برا ہو گا میں اللہ تعالیٰ سے تمہارے لئے مغفرت چاہوں گا اور بڑا کرنے صحیح سند سے ابن سعد کی حدیث سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

## باب

ابن سعد نے واقدی سے واقدی نے یحییٰ بن یحییٰ بن عبد اللہ بن عبد اللہ سے او معمر بن ابی ہاشم سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ سے فرمایا کہ جب وقت میں وفات پاؤں تو تم انا للہ وانا الیہ راجعون کہو اس لئے کہ ہر ایک انسان کے واسطے اس کلمہ کے سہ پہر ایک مصیبت کا معاوضہ ہے حضرت فاطمہ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا آپ کی طرف سے جو مصیبت ہوگی اس کا معاوضہ ہو

آپ نے فرمایا کہ میری مصیبت کا بھی معاوضہ ہے۔

اپنی سعد نے عطاء بن ابی رباح سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس وقت تم لوگوں میں کا کوئی شخص مصیبت میں مبتلا ہو اوس کو چاہیے کہ اپنی مصیبت کو میری مصیبت کے ساتھ یاد کرے اس لئے کہ میری مصیبت اعظم المصائب ہے۔

طبرانی نے (داوسط) میں حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکان کا پردہ اٹھایا اور آدمیوں کو دیکھا کہ حضرت ابو بکرؓ کے پیچھے تازہ پڑھ رہے ہیں اس سے آپ مسرور ہوئے اور آپ نے فرمایا الحمد للہ کہ کوئی نئی نہیں مرتب ہے یہاں تک کہ ایک مرد اوس کی امت کا اوس کی امانت کرتا ہے پھر آپ آدمیوں کے پاس آئے اور یہ فرمایا اے لوگو میرے بعد تم میں سے جو شخص کسی مصیبت میں مبتلا ہو اوس کو چاہیے کہ اپنی اوس مصیبت کے عوض جو اوس کو پہونچے میری مصیبت کے ساتھ صبر کرے اس لئے کہ میرے بعد میری امت میں سے کسی شخص کو میری مصیبت کی مثل ہرگز ہرگز مصیبت نہیں دی جاوے گی۔  
(یعنی میری مصیبت میری امت کے لئے بڑی مصیبت ہے)

میں نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے ابو ہشون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد فرمایا عجیب مصیبت ہے اوس مصیبت کے بعد ہم کو کوئی مصیبت نہیں پہونچی مگر جنت ہم نے اپنی اوس مصیبت کو یاد کیا جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبب سے ہم کو پہونچی تھی۔ وہ مصیبت حقیر ہو گئی۔

## باب

خطیب نے (رواة الک) میں حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ میرے باپ بیمار ہوئے ابو ہشون نے یہ وصیت کی کہ اون کو وفات کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف کے پاس لجاوین اون کے لئے اذن چاہیں اور یہ عرض کریں کہ یہ ابو بکرؓ ہیں یا رسول اللہ کیا آپ کے پاس دفن کئے جاوین اگر تم کو اذن دیا جاوے تم لوگ جھک کر دفن کرو جو اور اگر تم کو اذن

نڈیا جاوے تو تم لوگ جھکو بقیع کی طرف لیجاؤ اذن کی وفات کے بعد اذن کو دروازہ ہشتریف کی پاس لے گئے اور یہ کہا گیا کہ یہ ابو بکر مین انھوں نے یہ خواہش کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دفن کئے جاویں اور ہم لوگوں کو اذن انھوں نے وصیت کی ہے اگر ہم کو اذن دیا جاوے گا ہم لوگ داخل ہوں گے اور اگر ہم کو اذن نہ دیا جاوے گا ہم پلٹ جاویں گے ہم لوگوں کو یہ مذاہب لگی داوخلو اور کرامتہ اور ہم نے کلام سنا اور ہم نے کسی کو نہیں دیکھا خطیب نے کہا ہے کہ یہ حدیث تحقیق غریب ہے۔

ابن عساکر نے حضرت علی ابن ابی طالب سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ ابو بکر کی وفات حاضر ہوئی اور انھوں نے جھکو اپنے سر کے پاس بٹھایا اور مجھ سے کہا اسے علی حبس وقت میں مر جاؤں تم جھکو اوس ہاتھ سے غسل دیجو جس ہاتھ سے تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیا ہے اور آپ لوگ میرے حنوط لگا دیجو اور مجھ کو اوس مکان کے پاس لیجاؤ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور اذن چاہیو اگر تم لوگ دروازہ کو دیکھو کہ کھل گیا ہے تو تم جھکو داخل کیجو ورنہ جھکو مسلمانوں کے قبرستان کی طرف پھیر دیجو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان حکم کرے حضرت علی نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر کو غسل دیا گیا اور کفن پہنایا گیا جس شخص نے دروازہ کی طرف سبقت کی اولیٰ مین تھا میں نے عرض کی یا رسول اللہ یا ابو بکر مین اذن چاہتے ہیں میں نے دروازہ کو دیکھا کہ کھول دیا گیا میں نے کسی کہنے والے کو سنایا کہتا ہے داوخلو الحیب الی حبیبہ فان الحیب الی الحیب مستحاق۔ ابن عساکر نے کہا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے اس کی اسناد میں ابو الطاہر موسیٰ بن محمد بن عطاء القدسی کذاب ہے اوس نے عبد الجلیل مری سے روایت کی جو وہ مجھول ہے۔

اذن آیات کا ذکر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کے اصحاب کے عزوات اور عزرات کی نسل مواقع مین واقع ہوئی ہیں۔

ابو نعیم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں عمار بن الخضر کے ساتھ گیا اپنے

اون کی بہت سے خصلتیں دیکھیں مین نہیں جانتا ہوں کہ کونسی خصلت نیا وہ تعجب تاکہ سپہم  
 وریا کے کنارہ تک پہنچے اونھوں نے کہا اللہ تعالیٰ کا نام لو اور وریا میں گہس پڑو ہم نے اللہ  
 تعالیٰ کا نام لیا اور وریا میں گہس گئے ہم وریا سے پارا تر گئے پانی نے تو نہیں کیا مگر ہمارے اونھوں  
 تقوٰی کو جبکہ ہم لوگ پلٹے اور اون کے ساتھ ریگستان کی دھین میں ایسے حال میں گئے کہ  
 ہمارے ساتھ پانی نہ تھا ہم نے اون سے پانی کی شکایت کی اونھوں نے دو رکعت نماز پڑھی پھر  
 دعا مانگی یکایک سینے دیکھا کہ ابراہیم کی مثل موجود ہے پھر اوس نے اپنی مشک کو بڑے  
 بڑے وہانے کھول دئے ہم نے پانی پلایا اور ہم نے پانی پیا اور اپنے ساتھ پانی لے لیا اور علا  
 بن خضرمی مرگئے ہم نے اون کو ریت میں دفن کر دیا جبکہ ہم تھوڑی دور گئے ہم نے کہا کہ کوئی دیکھ  
 آجھا دے گا اور اون کو کھا جاوے گا ہم لوگ پلٹ کے آئے ہم نے اون کو نہیں دیکھا۔ اور  
 اس حدیث کی روایت ابن سعد نے اس لفظ سے کی ہے ابو ہریرہ نے کہا کہ میں نے ہلا کو  
 دیکھا کہ اونھوں نے اپنے گھوڑے پر وریا کو قطع کیا اور اس لفظ کے ساتھ روایت کی ہے کہ  
 علامہ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی آدمیوں کے واسطے ریت کے نیچے سے پانی او بل پڑا آدمی  
 سیراب ہو گئے اور کوچ کر دیا اور اون میں سے بعض مرد اپنا کچھ سامان بھول گیا وہ پلٹ کے  
 گیا اور اوس کو اوس نے لے لیا اور پانی نہیں پایا اور اس لفظ کے ساتھ روایت کی ہے کہ  
 علامہ ایسے حال میں مر گئے کہ ہم مقام غیر آب میں تھے اللہ تعالیٰ نے ہمارے واسطے ایک ابر کو  
 ظاہر کیا ہم کو پانی برسایا گیا ہم نے اون کو غسل دیا اور دفن کر دیا ہم پلٹ کے آئے تو چھنے اونکی  
 قبر کی جگہ نہیں پائی۔

ابو نعیم نے ابن البدقی سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ سعد نہر شیر پراترے اونھوں نے  
 کشتیوں طلب کیں تاکہ آدمیوں کو پارا و تارین اونھوں نے کسی شخص پر قدرت نہیں پائی وہاں کے  
 آدمیوں کو ایسے حال میں پایا کہ اونھوں نے کشتیوں کو اکٹھا کر لیا تھا صفر کے مہینہ کے چند  
 روز تک یہ لوگ تھیرے رہے یکایک نہر شیر میں پانی بڑھ گیا سعد نے خواب دیکھا کہ مسلمانوں کے

گھوڑے اوس نہر میں گھس پڑے اور پار اتر گئے حال یہ تھا کہ وجہ پانی کے بہنا اُسے عظیم امر کو لا تھا  
 (یعنی وجہ میں عظیم طوفان تھا) سعد نے اپنے خواب کی تاویل کے واسطے عبور پر عزم کیا اور اُدیون کو  
 اور اون سے کہا کہ میں نے یہ عزم کیا ہے کہ اس دریا کو قطع کر کے اون لوگوں کی طرف بھیج دوں  
 سب نے آپ کے کہنے کو قبول کر لیا سعد نے اُدیون کو دریا میں گھس نے کے واسطے اُذن دیا  
 اور کہا یہ کہو تعلقین باللہ وتوکل علیہ حبنا اللہ ونعم الوکیل لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر سب  
 لوگ وجہ میں گھس پڑے اور لچر پر سوار ہو گئے اور کھ سے جوش مار رہا تھا اور وجہ پانی کی کثرت سے  
 وجہ سے سیاہ تھا اور آدمی اپنے تیرنے کی حالت میں آپس میں باتیں کرتے جاتے تھے اور آپس میں ایک  
 دوسرے سے اس طور پر نزدیک ہو گئے تھے جیسے کہ زمین پر راہ چلنے میں وہ نزدیک سے باتیں کرتے  
 تھے اہل فارس نے اس امر سے جو اون کے حساب میں نہ تھا تعجب کیا اور اہل فارس سے جلدی کرنا  
 اور بڑے بڑے مال جو اون کے تھے اوس کے لینے کے واسطے اون کو مہلت نہیں دی یعنی اتنے  
 جلد بھیج گئے کہ وہ مال نہ لے سکے اور فارس میں پیلان ماہ صفر ۳۸۰ سترہ میں داخل ہو گئے جو مال اور  
 سامان کہ کسری کے مکاتون میں باقی رہ گیا تھا اور وہ مال جو شیرین نے جمع کیا تھا اور شیرین کے بعد  
 جن لوگوں نے مال جمع کیا تھا اوس کل مال پر مسلمانوں نے قبضہ کر لیا۔

ابونہیم نے ابو عثمان الہندی سے سعد نے جو اُدیون میں قیام کیا اور اون کو وجہ سے عبور کی طرف  
 بلایا اس باب میں روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگوں نے وجہ کو گھوڑوں اور چوپایوں سے وہاں  
 لپا یہاں تک کہ کوئی شخص دو دن کنارہ سے پانی کو نہیں دیکھتا تھا ہمارے گھوڑوں نے ہکا بھکا  
 فارس کی طرف نکال دیا گھوڑوں کی ایالوں سے پانی ٹپک رہا تھا اور گھوڑے بہت تھکے تھے جبکہ قوم کے  
 لوگوں نے یہ واقعہ دیکھا وہ چلے گئے کسی چیز کی طرف وہ نہیں مڑتے تھے راوی نے کہا ہے کہ اہل  
 فارس کی طرف پانی میں کوئی چیز نہیں گئی مگر ایک پیالہ جو پرانی رسی وغیرہ سے بندھا تھا وہ رسی قطع ہو گئی  
 اوس پیالہ کو پانی بہا لے گیا یکایک اُدیون نے دیکھا کہ ہوا اور موجیں اوس کو مار رہی تھیں یہاں تک کہ وہ  
 نہر کے کنارہ پر اُڑا پیا لے کے مالک نے اوس کو لے لیا۔

ابونعیم نے ابوبکر بن حفص بن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ وہ شخص جو سعد کو پانی میں لیجا رہا تھا مسلمان الفارسی تھے ان لوگوں کو گھوڑوں سے تیرایا اور وقت سعد کہہ رہے تھے حسبنا اللہ و نعم الوکیل واللہ یغفرن اللہ ولیہ ولیطہرن دینہ ولینہر من عدوہ اگر لشکر میں تاخیر مانی یا گناہ نہیں ہیں تو محسنات غالب آویں گے مسلمان نے سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہا کہ اسلام اس امر کا سزاوار ہے واللہ وریا مسلمانوں کا ایسا مطیع ہو گیا ہے جیسے خشک زمین اون کی مطیع ہو گئی ہے مسلمانوں پانی کو ٹوٹا نہپ لیا تھا یہاں تک کہ کنارہ سے پانی نہیں دیکھتا تھا اور مسلمان خشکی میں جو باتیں آپس میں کرتے تھے اوس سے زیادہ باتیں وریا میں کر رہے تھے اور وریا سے نخل آٹے کوئی چیز نہیں کھوئی اور اون میں سے کوئی نہیں ڈوبا۔

ابونعیم نے عمیر العسایدی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ آدمی وجہ میں گھس پڑے اور سپہیں قرین ہو گئے مسلمان سعد کے ایک جانب اون کے قرین تھے اون کو پانی میں لیجا رہے تھے اور سعد نے کہا ذلک تقدیر العزیز العظیم اور پانی اون کو آہستہ آہستہ لیجا رہا تھا راوی نے کہا یہ راٹھوڑا ہمیشہ سیدھا قائم تھا جو وقت وہ تھک جاتا تو اوس کے لئے ایک ٹیلہ پیدا ہو جاتا تھا وہ اوس ٹیلہ پر آرام لے لیتا تھا گویا وہ گھوڑا زمین پر تھا اس واقعہ سے زیادہ تعجب ناک سارین میں کوئی واقعہ نہ تھا اس لئے اس دن کو یوم جراثیم کہتے ہیں کوئی شخص نہیں ٹھکتا تھا اگر اوس کے واسطے کسی شے کی ایک بڑ پیدا ہو جاتی تھی وہ اوس پر آرام لے لیتا تھا۔

ابونعیم نے قیس بن حازم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ وجہ میں ہم ایسے حال میں گئے کہ وہ اونچا ہو رہا تھا جبکہ ہم وجہ کے کثیر پانی میں تھے گھوڑے کا سوار ورتک ٹھہر جاتا تھا وجہ کا پانی اوس کے گھوڑے کے تنگ کو نہیں چھوچتا تھا۔

ابونعیم نے حبیب بن صہبان سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ مسلمانوں نے یوم الفحل میں وجہ سے عبور کیا اہل فارس نے کہا کہ یہ لوگ جن میں اور انسان نہیں ہیں۔

احمد نے (دہمین) اور بیہقی نے سلیمان بن العفیرہ سے اور مخون نے حمید سے روایت کی ہے

میتھی نے اس کو صحیح حدیث کہا ہے یہ ہے کہ ابو سلمہ انخولانی وجہ کے طرف ایسے حال میں آئے کہ وجہ پانی کے بڑا دوسے لکڑیوں کو پھینکتا تھا ابو سلمہ پانی پر چلنے لگے اور احمد کا لفظ یہ ہے کہ ابو سلمہ اس پر کھڑے ہو گئے پھر اوغنون نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور شتاک اور یہ ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ نبی ستر کو دریا میں لے گیا پھر آپ نے کھوٹے کو ڈنٹا وہ ان کو لے کر پانی میں گھس رہا تھا آدمی اونکو پیچھے ہوئے یہاں تک کہ وجہ کو اوغنون نے قطع کیا اور اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور اس پر چھا کیا تم لوگوں نے اپنے سامان میں سے کوئی چیز کھو دی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ سے ہم دعا لگیں اللہ تعالیٰ اسکو تمہاری طرف پھیر دے۔

ابو یعلیٰ اور میتھی اور ابو نعیم نے ابو السفر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ خالد بن الولید حیرین اور ترے اون سے آدمین نے کہا کہ ذہیر سے ڈرتے رہو کہ عکوعی لوگ نہ پلاوین خالد نے فرمایا کہ ذہیر میرے پاس لے آؤ آدمی لائے اوغنون نے اس کو اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اس کو پی گئے اور بسم اللہ کہا اوکھو ذہیر نے کچھ تر نہیں دیا اور ابو نعیم نے اس حدیث کی روایت دوسری بہت وجہوں سے کی ہے اور کہا ہے سم ساعۃ یعنی وہ ذہیر قاتل لایا گیا جو خوراک ہلاک کر دے اور بھی ابو نعیم بخاری سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ خالد حضرت ابو بکر کی خلافت میں آئے حیرہ کا ارادہ کرتے تھے ان کے پاس اہل حیرہ نے عبد المسیح کو ایسے حال میں پہنچا کہ اس کے ساتھ سم ساعۃ تھا خالد نے اس سے کہا وہ ذہیر مجھ کو دو اوغنون نے اس کو اپنی ہتھیلی پر لے لیا پھر پڑھا بسم اللہ و اللہ رب الارض و السماء بسم اللہ الذی لا یضرع اسمہ وار پھر اس ذہیر میں سے کھالیا عبد المسیح اپنی قوم کی طرف پلٹ کے گیا اور کہا اے قوم وہ ذہیر قاتل کھالیا جو خوراک مار ڈالتا ہے خالد کو اس نے کچھ ضرر نہیں دیا ان لوگوں سے صلح کر لی وہ امر ہے کہ ان لوگوں کے واسطے کیا گیا ہے۔

ابن ابی الدینا نے صحیح سند سے غثیمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ خالد بن الولید کے پاس ایک مرد آیا اس کے ساتھ غمر کی ایک مشک تھی خالد نے یہ دعا کی اللهم اجعلہ عطرۃ خیر شہر ہو گیا اور ابن ابی الدینا کی ایک روایت میں اس طریق سے یہ وارو ہے کہ ایک مرد خالد کے پاس سے ایسے حال میں



گزر کر اوس کے ساتھ عمر کی مشک تھی خالد نے پوچھا یہ کیا ہے اوس نے کہا سر کر ہے خالد نے کہا اللہ تعالیٰ اس کو سر کر دے اوس میں نے دیکھا یکایک وہ سر کر موجود ہے اور حال یہ تھا کہ وہ شراب تھی۔

ابن سعد نے عمار بن وثار سے روایت کی ہے کہ اب ہے کہ کسی نے خالد بن الولید سے یہ کہا کہ آپ کے لشکر میں وہ لوگ ہیں جو شراب پیتے ہیں خالد نے اپنے لشکر میں گردش کی ایک مرو کے ساتھ عمر کی مشک دیکھی اوس سے پوچھا یہ کیا ہے اوس نے کہا سر کر ہے خالد نے دعا کی اللہم اجعل خلا مشگ اوس مرو نے کھولی یکایک اوس کو سر کر موجود پایا اوس مرو نے کہا کہ یہ خالد کی دعا ہے۔

پیچھے لے اور ابو نعیم نے ضعیف سند سے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے سعد بن وقاص کو عراق پر بھیجا وہ عراق میں چلے گئے یہاں تک کہ جب وقت نہ ہو حلو ان میں تھے عصر کی نماز کا وقت آگیا سعد نے اپنے مروذن فضلہ کو حکم دیا کہ اذان دین اور عتقون لے اذان دی اور اللہ اکبر اللہ اکبر کہا کسی جواب دینے والے نے فضلہ کو پہاڑ سے جواب دیا کہ برت کبیر یا فضلہ پھر فضلہ نے استہدان لا الہ الا اللہ کہا اوس جواب دینے والے نے کہا کہ کلمۃ الاخلاص ہے فضلہ نے استہدان محمد رسول اللہ کہا اوس جواب دینے والے نے کہا بعث النبی فضلہ نے حی علی الصلوۃ کہا اوس جواب دینے والے نے کہا کلمۃ مقبولۃ فضلہ نے حی علی الفلاح کہا اوس جواب دینے والے نے کہا البقا لا تہ احمد فضلہ نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا اوس جواب دینے والے نے کہا کبرت کبیر فضلہ نے لا الہ الا اللہ کہا اوس جواب دینے والے نے کہا کلمۃ حق علی النار فضلہ نے اوس سے خطاب کر کے کہا اے شخص میں نے تیرا کلام سنا تو بکرو اپنا چہرہ دکھلا پس پہاڑ ٹھٹ گیا اور ایک مرو سفید پھر اپور سفید ریش نکلا اوس کی کھوپڑی چکی کی مثل تھی فضلہ نے اوس سے پوچھا اے شخص تو کون ہے اوس نے کہا میں ذویب وصی عبد صالح عیسیٰ بن مریم علیہا السلام ہوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے میرے لئے طول بقا کی دعا کی تھی اور آسمان سے اپنے نازل ہونے کے زمانہ تک مجھ کو اس پہاڑ پر

سکونت پذیر کر لیا ہے بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں ہیں ہم نے کہا کہ آپ قبض کئے گئے وہ سن کر  
 ویر تک روتا رہا پھر اس نے پوچھا تم لوگوں میں کون شخص آپ کے بعد قائم ہوا ہم نے کہا ابو بکر  
 اس نے پوچھا وہ کہاں ہیں ہم نے کہا وہ قبض کئے گئے اس نے پوچھا اوں کے بعد تم لوگوں  
 میں کون شخص قائم ہوا ہم نے کہا حضرت عمر اس نے کہا حضرت عمر سے تم لوگ کہہ دو کہ توں اور  
 فضل میں آپ استقامت رکھیں اس لئے کہ امر قریب آپہنچا ہے سعد نے اس واقعہ کو حضرت  
 عمر کے پاس لکھا حضرت عمر نے سعد کو لکھا کہ تم نے سچ کہا ہے تحقیق میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ اس چار تین عیسیٰ بن مریم علیہم السلام کا ایک  
 وصی ہے اس حدیث کے دوسرے بہت طریق ہیں میں نے ان طریقوں کو الکلیت  
 علی الموضوعات میں بیان کیا ہے۔

ابو نعیم نے حارث بن عبد اللہ الازدی سے روایت کی ہے کہنا ہے جبکہ ابو عبیدہ بن الجراح  
 یرموک میں اترے اوں کے پاس صاحب حبش روم نے اپنے بڑے لوگوں میں سے ایک سرگرم  
 بیجا جس کا نام جریر تھا وہ ابو عبیدہ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں ماہان کا رسول ہوں آپ  
 طرف بھیجا گیا ہوں ماہان ملک روم کا عامل شام پر ہے ماہان آپ سے یہ کہتا ہے کہ آپ میرے  
 پاس ایک عاقل مرو کو بھیجئے جس چیز کا آپ لوگ ارادہ کرتے ہو ہم اس مرو سے پرچین ابو عبیدہ  
 نے خالد سے کہا کہ تم ماہان کے پاس جاؤ یہ امر غروب آفتاب کے وقت تھا خالد نے کہا کہ جبوقت  
 صبح کو اٹھوں گا اس کے پاس کل جاؤں گا تا کہ وقت آگیا مسلمان کہنے لگے ہر گئے نماز پڑھو  
 تھے وہ رومی مرد مسلمان کو دیکھتے لگا مسلمان نماز پڑھ رہے تھے اور وہ عاتک رہے تھے وہ  
 رومی اپنے صاحب کے پاس پلٹ کے ہمیں گیا پھر اس نے ابو عبیدہ سے پوچھا تم لوگ اس  
 دین میں کب داخل ہوئے ہو اور تم لوگ کب اس دین کی طرف بلائے گئے ہو ابو عبیدہ نے کہا کہ  
 کچھ اوپر تیس سال سے ہم داخل ہوئے ہیں ہم لوگوں میں سے وہ لوگ ہیں کہ جبوقت رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوں کے پاس آئے تھے وہ لوگ مسلمان ہوئے تھے اور ہم لوگوں میں سے

وہ لوگ ہیں کہ اوس کے بعد مسلمان ہوئے ہیں اور اس سے ابو عبیدہ سے پوچھا کیا تمہارے رسول نے تمکو یہ خبر دی ہے کہ اون کے بعد کوئی رسول آوے گا ابو عبیدہ نے کہا یہ خبر نہیں دی کہ کوئی رسول آوے گا لیکن یہ خبر دی ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور یہ خبر دی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آپ کی نبیارت اپنی قوم کو دی ہے رومی نے یہ سن کر کہا دانا علی ذلک من اشاہدین حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہم کو اوس نبی کی خبر دی ہے جو اونٹ پر سوار ہوگا اور میں اوس نبی کو گمان نہیں کرتا ہوں مگر تمہارے صاحب کو اوس نے کہا تمکو یہ خبر دیکھ کیا تمہارے صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں کچھ کہا ہے اور میرا مرین تم لوگ جو اوس میں تمہارا کیا قول ہے ابو عبیدہ نے کہا اللہ تعالیٰ کا قول یہ ہے ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم خلقتہ من تراب آخر آیت تک اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے یا اہل الکتاب لا تغلوا فی دینکم آخر آیت تک اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر ترجمان نے رومی زبان میں اوس مرو سے کی اوس رومی نے کہا کہ میں یہ شہادت دیتا ہوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات کی یہی صفت ہے اور میں یہ شہادت دیتا ہوں کہ آپ کے نبی صاوق میں دور آپ کے نبی وہی ہیں جن کی نبیارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہمکو دی ہے پھر وہ رومی مرد مسلمان ہو گیا۔

ابو جمیل نے عمرو بن العاص سے روایت کی ہے کہ اس نے کہ مسلمانوں کا لشکر گیا میں اون کا امیر تھا یہاں تک کہ ہم لوگ اسکندریہ میں اترے غلائے اسکندریہ میں سے ایک عظیم الشان شخص نے کہا کہ میرے پاس ایک مرد کو بھیجو کہ میں اوس سے گفتگو کروں میں اوس کی طرف گیا میں نے کہا ہم لوگ عرب ہیں اور ہم لوگ اہل بیت اللہ ہیں اور آدمیوں کے مقابلہ میں ہماری زمین زیادہ تنگ تھی اور عیش میں ہم زیادہ سختی میں تھے ہم لوگ مردار اور خون کھاتے تھے اور بعض ہمارا بعض کو لوٹ لیتا تھا یہاں تک کہ ہم لوگوں میں ایک ایسا مرد بھلا جو مال میں رہ ہم سے زیادہ ذکاوت والا ہے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں وہ ہم کو اون اسخیا کی واسطے حکم دیتا تھا جن اشیا کو ہم نہیں پہچانتے تھے اور جس دین پر ہم لوگ اہل ہمارے باپ دادا تھے ہمکو اوس

منع کرتا تھا ہم نے اوس کو بٹکا سمجھا اور اوس کو برا کہا اور ہم نے اوس مروگی تکذیب کی اور اوسکی بات سہم نے اوس پر رو کر دی بیان تک کہ ایک قوم ہماری قوم کے سوا اوس کی طرف گئی اور اون لوگوں نے کہا کہ ہم لوگ اپنی تصدیق کرتے ہیں اور آپ پر ہم ایمان لاتے ہیں اور اپنی پیروی ہم کرتے ہیں اور جو لوگ آپ سے جنگ کریں گے ہم لوگ اون سے جنگ کریں گے اور جو ہر دوسرے ہم لوگوں کی طرف خروج کیا اور ہم لوگوں نے اوس کی طرف خروج کیا ہم نے اوس سے بنا کیا وہ ہم پر غالب آگیا اور ہم مغلوب ہو گئے اوس مرد نے یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق سچ فرمایا ہمارے پاس ہمارے انبیاء اوس شخصے کی مثل لائے تھے جو تھے تمہارے رسول تمہارے پاس لائے تھے ہم لوگ اوس طریق پر تھے یہاں تک کہ ہم لوگوں میں جو ان لوگ ظاہر ہوئے وہ اپنے نفس کی خواہشوں پر عمل کرنے لگے اور انبیاء علیہم السلام کے ارکو چھوڑ دینے لگو اگر تم لوگ اپنے نبی کے ار پر عمل کرو گے تم سے کوئی شخص جنگ نہ کرے گا مگر تم اوس پر غالب آؤ گے اور تم پر کوئی شخص حملہ نہ کرے گا مگر تم اوس پر غالب ہو جاؤ گے پس مہوقت تم لوگ اوس ضل کی مثل کرو گے جو اون لوگوں نے اپنے نفس کی خواہشوں سے کیا تھا ہم لوگوں سے تم لوگ امتداد میں دیا گیا ہو گے اور نہ قوت میں ہم سے زیادہ سخت ہو گے۔

بخاری اور بیہقی نے اس سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت عمر ابن الخطاب مہوقت آدمی قحط میں مبتلا ہوتے تو حضرت عباس کے طفیل میں اللہ تعالیٰ سے پانی کے لئے دعا مانگتے تھے اور یہ کہتے تھے اللہم انکنا ننتزجک من اللہ تعالیٰ والیوم ہم نبینا ناسقنا پانی سے سیراب کئے جاتے تھے۔

حاکم نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت عمر نے حضرت عباس کے توسل سے عام الریاء میں بارش چاہی اور یہ دعا مانگی اللہم براعم نہیک نتوجہ الیک یا فاسقنا اون کو کچھ زمانہ نہیں گزرا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اون کو سیراب کیا حضرت عمر نے کہا اے لوگو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عباس کو اوس مرتبہ میں دیکھتے تھے جس مرتبہ میں بیٹا باپ کو دیکھتا ہے آپ

حضرت عباس کی تعظیم اور ترقیم کرتے تھے۔

تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اقتدا آپ کے چچا عباس کے باب میں کرو اور جو عادت کہ تم لوگوں میں نازل ہو عباس کو اللہ تعالیٰ کے طرف اوس میں وسیلہ ٹھہراؤ۔

ابن سعد اور سیہقی نے ثابٹ البنانی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ انس بن مالک کی زمین میں جو اون کا قیم تھا وہ انس بن مالک کے پاس آیا اور انس سے کہا کہ تنہا ہی زمین پیاسی ہو گئی ہے انس نے نماز پڑھی پھر دعا کی ایک ابراہیمؑ اور آیا اور قیم کی زمین کو اوس نے ڈانپ لیا اور برسا یہاں تک کہ اون کا حوض اور گڑھ بھر گئے یہ واقعہ گرمی کے موسم میں واقع ہوا پھر انس نے اپنے بعض اہل کو بھیجا اور اون سے کہا کہ تم لوگ دیکھو کہ ابر کھان چھوٹا ہے یکایک اونھوں نے دیکھا کہ اونکی زمین سے متجاوز نہیں ہوا ہے اور چھی اس حدیث کی روایت ابن سعد نے تمامہ بن عبد اللہ کے طریق سے کی ہے۔

ابن سعد نے نافع مولیٰ ابن عمر اور زید بن اسلم سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر ابن الخطاب نے منبر پر کہا یا ساریہ بن زئیم الجبل ظلم من استرعى الذیب الغنم۔ اے ساریہ بن زئیم ہمارا بکری چاہ لو اوس پر چڑھ جاؤ جس نے ہیر پیرے سے بکریوں کو چروایا اوس نے ظلم کیا پھر حضرت عمر نے خطبہ پڑھا یہاں تک کہ وہ فارغ ہو گئے اوسوں کو یہ علم نہیں ہوا کہ حضرت عمر خطبہ میں کیا بات کہتے تھے یہاں تک کہ ساریہ مدینہ کو حضرت عمر کے پاس آئے اور اونھوں نے کہا اے امیر المؤمنین ہم لوگ دشمن کا محاصرہ ایسے حال میں کئے ہوئے تھے کہ ہم لوگ بہت زمین میں تھے اور وہ لوگ بلند قلعہ میں تھے میں نے جو جس کے ایسی ہی ساعت میں ایک کفار نے سنا وہ ساعت وہی تھی جس میں حضرت عمر نے خطبہ پڑھتے وقت کلام کیا تھا حضرت عمر پکار رہے تھے یا ساریہ بن زئیم الجبل یہ سن کر میں نے اپنے محاب کو ہار پڑھا وہاں کچھ وقت نہیں گزرا کہ ایک ساعت یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہکو وقع دی۔ حضرت عمر سے کسی نے پوچھا کیا کلام تھا حضرت عمر نے کہا واللہ میں نے ساریہ کے واسطے کوئی بات نہیں کی مگر وہ کلام میری زبان پر آگیا۔

بآوردی اور ابن السکن نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ ساریہ بن زئیم حضرت عثمان کے پاس کھڑے ہوا

حضرت عثمان اوسق نہ پر تھے چچا نے حضرت عثمان کا عصا لے لیا اور اسکو توڑ ڈالا جو اڑس سال نہیں گزرے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھ میں مرض آکھ کر بھیج دیا آکھ کے دہن سے وہ مر گیا۔

آمین السکن نے قلیح بن سلیم کے طریق سے قلیح نے اپنی پھر پئی۔ دن کی پھر پئی نے اپنے باپ در پنے چچا سے روایت کی ہے کہ وہ دونوں حضرت عثمان کے پاس حاضر تھے حضرت عثمان کی طرف چچا و انفاری کتہڑا سیاہ تک کہ اون کے ہاتھ سے لڑی لے لی اور اس کو اپنے گھٹنے پر رکھا اور توڑ ڈالا اور اس پر چلائے اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی گھٹنے میں مرض پیدا کر دیا اور اس پر ایک سال نہیں گزرا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔

آمین سعد نے نف سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اس در میان کہ حضرت عثمان غنی پڑھ رہے تھے یکایک اون کی طرف جہاد انفاری کھڑا ہوا حضرت عثمان کے ہاتھ سے عصا لے لیا اور اس کو اپنے گھٹنے پر لکھ کر توڑ ڈالا اور اس گھٹنے میں مرض آکھ واقع ہو گیا۔

یہ جی نے حبیب بن مسلمہ سے روایت کی ہے کہ وہ ایک لشکر راہ پر گئے تھے جبکہ وہ دشمن کے پاس تھے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کوئی قوم ہم نہیں ہوتی ہے اور بعض دعا لگتے ہیں اور بعض آمین کہتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ اون کی دعا قبول کرتا ہے پھر دشمن نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور فتاکر اور یہ دعا پائی اللہم احسن واکمل اجل اجزنا اور الشہداء اور اس در میان کہ وہ اس حالت پر تھے یکایک دشمن کا امیر و ترائد حبیب کے پاس اون کے خیمہ میں داخل ہو گیا۔

آمین ابی الدینا اور جی نے حبیب سے روایت کی ہے کہ ایک دن حبیب نے ایک قلعہ کا مقابلہ کیا اور دشمن نے لاجل و لا قوت الا باللہ کہا اور اسی کلمہ کو مسلمانوں نے کہا وہ قلعہ پھٹ گیا۔

۱۷ اور ابو نعیم نے اس سے روایت کی ہے کہ ابو طلحہ ایک جزیرہ میں گئے اور وہاں میں سوار ہوئے وہ وہاں میں گئے آدمیوں نے اون کے لئے کوئی جزیرہ نہیں پایا میں اون کو دفن کر دیتے مگر سات دن کے بعد جزیرہ پایادہ سات دن تک متغیر نہیں ہوئے اون کو جزیرہ میں دفن کر دیا۔

آمین ابی الدینا اور جی نے لیث کے طریق سے ابن جحان سے یہ روایت کی ہے کہ سعد بن ابی وقاص نے نبی خدا میں کی ایک عورت سے نکاح کیا سعد اس کے پاس ایک دن آئے یکایک سعد نے ایک سانپ کو بستر پر بٹھا دیا اور اس

عورت نے مسدود سے پوچھا کیا اس کو آپ دیکھتے ہیں یہ سانپ جس وقت کہ میں اپنے اہل میں تھی میرے پیچھے پیچھے رہتا تھا  
نعمت نے اوس سے کہا خبردار ہو جان لے یہ میری عورت ہے میں نے اس سے جو من اپنے مال کے شادی کی ہے  
اور اللہ تعالیٰ مجھے اس کو حلال کیا ہے اور اس عورت سے جھگڑ کوئی شے حلال نہیں کی ہے تو چلا جا اگر تو پھر آویگا تو  
میں جھگڑ کو قتل کر ڈالوں گا وہ سانپ رنگے لگا یہاں تک کہ مکان کے دروازہ سے نکل گیا۔ اس کے بعد اوس عورت  
کی طرف پھر آیا۔

بیہقی نے عائشہ بنت انس بن مالک کے طریق سے روایت کی ہے عائشہ نے اپنی ماں ربیعہ بنت مسودہ بن مخرمہ  
نہایت کی ہے کہ اوس درمیان کہ میں قیلو کہ رہی تھی میں نے اپنا لحاف اپنے اوپر ڈال لیا تھا کیا ایک ایک مسود  
میرے پاس آگیا اور مجھ کو رو بہ چنے لگا۔ ربیعہ نے کہا اوس درمیان کہ وہ مجھ کو دیوچ رہا تھا آسمان سے ایک صحیفہ زرد رنگ  
کے درقون کا آیا کہ وہ نیچے اتر رہا تھا یہاں تک وہ آیا کہ اوس مسود کے پاس گرا اوس نے اس صحیفہ کو پڑھا۔ کیا ایک

اس نے یہ لکھا پایا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم من رب کلین الی کلین ابدا فذبح امتی بنت عبدی الصالح فانی لم اقبل  
لک علیہا سیلا اوس نے میرے چٹکی لی اور کہا کہ تو اب مرنے کے لائق ہے اوس چٹکی کا نشان ہمیشہ اون میں رہا یہاں  
کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ملین۔

آبن ابی الدین اور بیہقی نے دوسری وجہ سے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ اوس کے عقرار کی بیٹی انجو  
بستر پر چٹ بیٹھی ہوئی تھی اوس کو علم نہ ہوا اگر یہ کہ ایک رنگی اوس کے سینہ پر چست کر کے آ بیٹھا اور اوس نے اپنا ہاتھ  
اوس کے حلق پر رکھ دیا کیا ایک بنت عقرار نے ایک زرد رنگ صحیفہ دیکھا جو آسمان اور زمین کے درمیان گرا رہا ہے  
بنت عقرار نے کہا یہاں تک وہ صحیفہ اتر کر میرے سینہ پر آکر گرا اوس کو اوس رنگی نے لے لیا اور اوس کو پڑھا۔

کیا ایک اوس نے اوس صحیفہ میں یہ لکھا ہوا موجود پایا۔ من رب کلین الی کلین اجتنب فتنۃ العبد الصالح فانی لا اقبل  
لک علیہا۔ بنت عقرار نے کہا کہ وہ رنگی گھڑا ہو گیا اور اوس نے اپنے ہاتھ میرے حلق سے ہٹا لیا اور اوس نے اپنا  
ہاتھ میرے گھٹنے پر اور وہ سیاہ ہو گیا یہاں تک کہ میرا گھٹنا بکری کے سر کی مثل ہو گیا۔

آبن ابی الدین اور بیہقی نے یحییٰ بن حبیب سے روایت کی ہے کہ اوس جبکہ عروہ بنت عبد الرحمن کی وفات ہوئی  
میں گئی اون کے پاس تابعین سے بہت سے آدمی آئے عروہ اور قاسم کے مہج ہوئے کیا ایک آدمی نے چٹ

ایک اور سنی بیک ایک کالائو دیا دیکھا کہ وہ بہت سے لڑگو یا وہ کچھ کا ایک عظیم تنخواہ عمرو کی طرف اور تہا ہوا آیا  
 یک ایک ایک سفید چلی گری جس میں یہ لکھا ہوا جو رہا یا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم من رب کعب الی کعب لیس یک علی  
 نبات الصالحین سبیل جبکہ اوس نے اوس لکھے ہرے کو دیکھا وہ یہاں تک بلند ہوا کہ جس جگہ سے وہ اترتا ہوا  
 جگہ وہ چڑھ گیا۔

ابو نعیم نے طلق سے روایت کی ہے کہ اسے کہ اسے کہ میں حضرت ابن عباس کے پاس ایسے حال میں تھا کہ وہ زمزم  
 کے پاس بیٹھے ہوئے تھے یک ایک ایک سانپ آیا اوس نے کعب کے اطراف ایک ہفتہ تک طواف کیا پھر وہ مقام میں  
 آیا اور اوس نے دو رکعتیں پڑھیں ابن عباس نے اوس سانپ کے پاس یہ فرما کے کسی کو بھیجا کہ اللہ تعالیٰ بنے تیری جگہ  
 کو اور اکر اور تھکویہ معلوم ہو کہ ہمارے بہت سے غلام ہیں جن سے ہجو تجہیر خوف ہوتا ہے (یعنی وہ تھکوا یا اس پر بچار ہیں  
 یا ہلاک کرنے کی کوشش کریں اس لئے اون سے اندیشہ ہے) یہ سن کر وہ کوہان کی مثل اٹھا اور وہ آسمان میں  
 چلا گیا۔

ابو نعیم نے عطاء بن ابی رباح سے روایت کی ہے کہ اسے کہ اوس درمیان کہ عبداللہ بن عمرو مسجد حرام میں ہو یک ایک  
 ایک کوڑا لاسانپ اور غنوں نے دیکھا وہ آیا یہاں تک کہ اوس نے سات بار بیت اللہ شریف کا طواف کیا پھر وہ مقام  
 میں آیا گویا نماز پڑھتا ہے۔ عبداللہ بن عمرو نے یہاں تک کہ اوس کے پاس کوڑے ہوئے اوس سے فرمایا اے شخص غلیبی  
 تو نے اپنی عبادت کو ادا کر لیا ہے تھکوا اپنے شہر کے کم عقل لوگوں سے تجہیر خوف ہوتا ہے یعنی تھکوا سانپ تھکوا ادا کیے  
 وہ سانپ عبداللہ بن عمرو کی گفتگو سن کر ایک حلقہ میں گیا پھر آسمان میں چلا گیا۔

یہ باب اوس آیت کے بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے عہد سب تک

ہمیشہ آ رہی ہے

ابو نعیم نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی مرد کو حج قبول  
 نہیں کیا گیا مگر اوس کو نکلیں اور صالحی لکھیں۔

ابو نعیم نے اور بھی نے اپنی دستخط میں جو عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ اسے کہ میں نے رسول اللہ صلی





**۱۰ دود و طهارت**

١٠٠

اشترار

## معجزات نبی الوری

اردو ترجمہ پرو جلد

خصایع کبری

موقف

خاتم المحققين حجة الله في العالمين امام همام شيخ جلال الدين سيوطي<sup>رحم</sup>

جیکو

عالمینابہولوی محمد عبدالبارخان صاحب انصافی نظامی تنظیم حکمہ مقتدی مرقاٹھ مشی علی حضرت مروج نے صاف الفاظ میں صاحب قلوب صافیہ کے لئے مرتب کیا۔ یہ وہ عظیم الشان کتاب ہے جس کا نظیر مولفات اسلامیہ میں نہیں ہے یہ وہ غیر الوجود کتاب ہے جس کی آرزوی ہمیشہ علمائے محدثین کو رہی یہ وہ جامع تصانیف و معجزات رسالت مآب علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام ہے کہ مسلمانوں کے قلوب اس کے ہر حوالہ سے تازہ اور انگبین بخند می ہوتی ہیں۔ یہ وہ منظر اسرار کتاب ہے کہ قدرت مغلطاء و مدح و علی کا ایک عالم ہے۔ یہ وہ مگر ہر کتاب ہے کہ اس کے پڑھنے والوں اور سننے والوں کے واسطے سعادت بخیر و

[illegible]